تیسیر الباری
ترجمہ وتشریح
صحیح بخاری شریف
حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی، اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

نام کتاب ------ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

مؤلف ------ امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ------ علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالے

تصحیح و تحقیق ------ مولانا عبدالصمد ریالوی

طابع ------ بشیر احمد نعمانی

ناشر ------ ضیاء - احسان پبلشرز لاہور

جلد ------ دوم

صفحات ------ ۷۴۰ (کاپیاں ½ ۹۲)

تعداد ------ ایک ہزار

ایڈیشن ------ اوّل

تاریخ اشاعت ------ جون ۱۹۹۰ء

قیمت مکمل ------

مطبع ------

فہرست ابواب تیسیر الباری ترجمہ و شرح اردو صحیح البخاری جلد دوم

کتاب المناسک

حج اور عمرے کا بیان

ساتواں پارہ

كتابُ الصّوم

کتاب روزے کے بیان میں

آٹھواں پارہ

كتابُ البُيُوع

کتاب بیع کھوچ کے بیان میں

كِتَابُ السَّلَمِ

بیع سلم کا بیان

نواں پارہ

كتابُ الحوالاتِ

کتاب حوالوں کی۔

كتاب الكفالة في القرض والديون بالابدان وغيرهما

قرض و وغیرہ کی حاضر ضمانت اور مال ضمانت کے بیان میں۔

۵۵۴ كِتَابُ الوَكَالَةِ

وکالت کا بیان

مَا جَاءَ فِي الحَرْثِ وَالمُزَارَعَةِ

کھیتی اور بٹائی کا بیان

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

کتاب مساقات کے بیان میں۔

كتابُ فى الخُصُومَات

نالشوں اور جھگڑوں کا بیان

كتاب فى اللقطة

پڑی ہوئی چیز کے اٹھانے کا بیان۔

كتاب فى المظالم والغصب

لوگوں کے حقوق اور ان کی زبردستی چھین لینے کا بیان

دسواں پارہ

کتابُ الرّھن

رہن کا بیان

۷۰۷ فی العتق وفضلہ بردہ آزاد کرنے کا ثواب

کتاب المکاتب

مکاتب کا بیان

کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا

ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب دلانا

کتاب الشہادات گواہی کا بیان

کتابُ الصُّلح

صلح کا بیان

کتابُ الشُّروط

شرطوں کا بیان

تمت

جلد دوم

چھٹا پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان

بَابُ مَا قِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ

۱ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اِذْ خَلَقَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ؕ

۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ؕ

باب مشرکوں کی (نابالغ) اولاد کا بیان[1]

ہم سے حبان بن موسےٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی اُنہوں نے ابوالبشر جعفر سے انہوں نے سعید ابن جبیر سے اُنہوں نے عبداللہ بن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشرکوں کی اولاد (آخرت میں) کہاں رہے گی آپ نے فرمایا اللہ نے جب ان کو پیدا کیا تھا وہ خوب جانتا تھا اگر وہ بڑے ہوں تو کیسے کام کریں گے[2]

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی انہوں نے ابوہریرۃؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کہاں رہے گی۔ آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے وہ کیسے عمل کرنے والے تھے[3]

---

[1] مومنین کی اولاد تو بہشتی ہے لیکن کافروں کی اولاد میں جو نابالغی کی حالت میں مر جائیں بہت اختلاف ہے امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ وہ بہشتی ہیں کیونکہ بغیر گناہ کے عذاب نہیں ہو سکتا اور وہ معصوم مرے ہیں بعضوں نے کہا اللہ کو اختیار ہے۔ اور اس کی مشیت پر موقوف ہے چاہے بہشت میں لے جائے چاہے دوزخ میں بعضوں نے کہا اپنے ماں باپ کے ساتھ وہ بھی دوزخ میں رہیں گے بعضوں نے کہا خاک ہو جائیں گے بعضوں نے کہا اعراف میں رہیں گے بعضوں نے کہا ان کا امتحان کیا جائے گا واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

[2] مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے علم کے موافق سلوک کرے گا بظاہر یہ حدیث اس مذہب کی تائید کرتی ہے کہ مشرکوں کی اولاد کے بارے میں توقف کرنا چاہیئے امام احمد اور اسحاق اور اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور بیہقی نے امام شافعی سے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے ۱۲ منہ

[3] اگر اس کے علم میں یہ ہے کہ وہ بڑے ہو کر اچھے کام کرتے والے تھے تو بہشت میں جائیں گے ورنہ دوزخ میں بظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ اس کے علم میں جو ہوتا ہے وہ ضرور ظاہر ہوتا ہے تو اس کے علم میں تو یہی تھا کہ وہ بچپنے میں مر جائیں گے اور اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ قطعی بات تو یہی تھی کہ وہ بچپنے میں مر جائیں گے اور پروردگار کو اس کا علم بیشک تھا مگر اس کے ساتھ پروردگار یہ بھی جانتا تھا کہ اگر یہ زندہ رہتے تو نیک بخت ہوتے یا بدبخت ہوتے اور مشروطی امور کا واقع ہونا ضرور نہیں جیسے حضرت خضرؑ نے ایک نابالغ لڑکے کی نسبت یہ کہا تھا کہ اگر یہ لڑکا بڑا ہوتا تو شرارت اور کفر سے اپنے ماں باپ کو ستاتا ۱۲ منہ

۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ هَلْ تَرٰى فِيهَا جَدْعَاءَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اپنے پیدائشی دین (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا پارسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا بچہ (صحیح اور سالم) پیدا ہوتا ہے کبھی دیکھا کوئی بوچا پیدا ہوا ہے[1]۔

باب ۲

باب

۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأٰى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأٰى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسٰى كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابورجا عمران بن تیم نے انہوں نے سمرہ بن جندب ؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (صبح کی نماز) پڑھ چکتے تو ہماری طرف منہ کرتے اور فرماتے آج رات کو تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہو تو وہ بیان کرے اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرتا آپ جو اللہ کو منظور ہوتا اس کی تعبیر بیان فرماتے ایک دن ایسا ہوا آپ نے ہم سے بھی پوچھا کیا تم میں کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کیا جی نہیں آپ نے فرمایا مگر میں نے تو آج رات کو (خواب میں) دیکھا دو شخص (فرشتے) میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر بیت المقدس کی طرف لے گئے وہاں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص تو بیٹھا ہے اور دوسرا شخص لوہے کا آنکڑا ہاتھ میں لیے کھڑا ہے (امام بخاری نے کہا ہمارے بعضے ساتھیوں[2] نے موسیٰ بن اسمٰعیل سے یوں روایت کیا ہے) وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک گلپھڑے میں یہ آنکڑا گھسیڑتا ہے کہ اس کی گدی تک جا پہنچتا ہے پھر دوسرے گلپھڑے میں بھی اسی طرح گھسیڑتا ہے اتنے میں پہلا گلپھڑا جڑ جاتا ہے پھر دوبارہ اس میں گھسیڑتا ہے[3] میں نے

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے اپنا مذہب ثابت کیا کہ جب ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے تو اگر وہ بچپنے ہی میں مر جائے تو اسلام پر مرے گا اور جب اسلام پر مرا تو بہشتی ہوگا۔ اسلام کے دین میں سب سے بڑا جزو توحید ہے۔ تو ہر بچہ کے دل میں خدا کی معرفت اور اس کی توحید کی قابلیت ہوتی ہے اگر بری صحبت میں نہ رہے تو ضرور وہ موحد ہو لیکن مشرک ماں باپ اور عزیز واقربا اس فطرت سے اس کا دل پھرا کر شرک میں پھنسا دیتے ہیں ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا یہ بعضے ساتھی معلوم نہیں ہوئے کون تھے اور شاید عباس بن فضل استقاطی ہوں جنہوں نے اس حدیث کو موسیٰ بن اسمٰعیل سے روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں نکالا ۱۲ منہ

[3] اور اتنے میں دوسرا گلپھڑا اجڑ کر صحیح اور سالم ہو جاتا ہے پھر سہ بارہ اس میں گھسیڑتا ہے غرض برابر یہی ہو رہا ہے یہ دوزخ کا عذاب ہے معاذ اللہ اس کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے ۱۲ منہ

فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلٰی
قَفَاہُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِہٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ
فَیَشْدَخُ بِهَا رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ
الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَیْهِ لِیَاْخُذَهٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلٰی
هٰذَا حَتّٰی یَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ کَمَا
هُوَ فَعَادَ اِلَیْهِ فَضَرَبَهٗ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَا
انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰی نَقْبٍ مِّثْلِ التَّنُّوْرِ
اَعْلَاهُ ضَیِّقٌ وَّاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ
نَارٌ فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتّٰی کَادُوْا یَخْرُجُوْنَ
فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِیْهَا وَفِیْهَا
رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا
انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ
فِیْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَّعَلٰی وَسَطِ النَّهَرِ قَالَ یَزِیْدُ
ابْنُ هَارُوْنَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ جَرِیْرِ
ابْنِ حَازِمٍ وَّعَلٰی شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْهِ
حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهَرِ فَاِذَا
اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ
فِیْهِ فَرَدَّهٗ حَیْثُ کَانَ فَجَعَلَ کُلَّمَا جَاءَ
لِیَخْرُجَ رَمٰی فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ کَمَا کَانَ
فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی
اَتَیْنَا اِلٰی رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِیْهَا شَجَرَةٌ عَظِیْمَةٌ
وَّفِیْ اَصْلِهَا شَیْخٌ وَّصِبْیَانٌ وَّاِذَا رَجُلٌ قَرِیْبٌ
مِّنَ الشَّجَرَةِ بَیْنَ یَدَیْهِ نَارٌ یُّوْقِدُهَا فَصَعِدَا

اپنے ساتھ والوں سے پوچھا یہ ہے کیا انہوں نے کہا آگے تو چلو[1] خیر ہم ایک مرد پاس پہنچے جو چت پڑا ہوا ہے اور ایک دوسرا مرد اس کے سر پر فہر یا صخرہ (پتھر) لیے کھڑا[2] ہے اور اس سے اس کا سر پھوڑ رہا[3] ہے پتھر مارتے ہی (سر پھوڑ کر) لڑھک جاتا ہے مارنے والا اس کے لینے کو جاتا ہے ابھی لے کر نہیں لوٹتا کہ جس کو مارا تھا اس کا سر جڑ کر اچھا خاصا جیسے پہلے تھا ہو جاتا ہے پھر وہ لوٹ کر مارتا ہے اور میں نے (اپنے ساتھیوں سے) پوچھا یہ ہے کون انہوں نے کہا آگے تو چلو خیر ہم تنور کی طرح ایک گڑھے پر پہنچے اوپر سے تو اس کا منہ تنگ اور نیچے سے کشادہ اس کے تلے آگ سلگ رہی تھی جب آگ کی لپٹ اوپر تنور کے کنارے تک آئی تو اس کے اندر جو لوگ تھے وہ بھی اوپر اٹھ آتے نکلنے کے قریب ہو جاتے پھر جب دھیمی ہو جاتی تو لوگ بھی اندر لوٹ جاتے ان لوگوں میں کئی عورتیں اور مرد ننگے بھی تھے میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ ہے کیا انہوں نے کہا آگے تو چلو۔ خیر ہم پھر چلے ایک خون کی ندی پر پہنچے اس ندی میں ایک شخص کھڑا ہے اور ندی کے ایک عمدہ مقام پر؛ یزید بن ہارون اور وہب بن جریر راویوں نے جریر بن حازم سے یوں نقل کیا ندی کے کنارے، ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں وہ شخص جو ندی کے اندر تھا بڑھ آیا اور ندی سے نکلنے لگا۔ اس وقت دوسرے شخص نے ایک پتھر اس کے منہ پر مارا اور جہاں پر وہ تھا وہیں اس کو لوٹا دیا پھر ایسا ہی کیا جب اس نے نکلنا چاہا اس نے ایک پتھر اس کے منہ پر مار دیا وہ لوٹ کر اپنی جگہ جا رہا میں نے (اپنے ساتھیوں سے) پوچھا یہ معاملہ کیا ہے خیر ہم چلتے چلتے ایک ہرے بھرے باغیچہ پر پہنچے وہاں ایک بڑا درخت تھا اس کی جڑ میں ایک بوڑھا بیٹھا تھا اور کئی بچے اور اس درخت کے پاس ایک مرد اور تھا جو اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا خیر میرے دونوں ساتھی مجھ کو

[1] یعنی سب چیزیں دیکھ کر پھر اخیر میں سب کی کیفیت تم سے بیان کریں گے ابتدا دوزخ کی پوچھ پاچھ کیا۔ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا ۱۲ منہ [2] یہ راوی کا شک ہے کہ فہر کا لفظ کہا یا صخرہ کا فہر اس پتھر کو کہتے ہیں جس سے ہاتھ بھر جائے ۱۲ منہ [3] جیسے ناریل پھوڑتے ہیں ۱۲ منہ

بِیْ فِی الشَّجَرَۃِ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ
وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِیْهَا رِجَالٌ شُیُوْخٌ وَشَبَابٌ
وَنِسَاءٌ وَصِبْیَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِیْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِیْ
الشَّجَرَۃَ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا هِیَ اَحْسَنُ وَ
اَفْضَلُ فِیْهَا شُیُوْخٌ وَشَبَابٌ قُلْتُ
طَوَّفْتُمَانِی اللَّیْلَۃَ فَاَخْبِرَانِیْ عَمَّا رَاَیْتُ
قَالَا نَعَمْ اَمَّا الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشَقُّ شِدْقُهٗ
فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْکِذْبَۃِ فَتُحْمَلُ
عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ
اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ
فِیْهِ بِالنَّهَارِ یُفْعَلُ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَالَّذِیْ
رَاَیْتَهٗ فِی الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاۃُ وَالَّذِیْ
رَاَیْتَهٗ فِی النَّهْرِ اٰکِلُوا الرِّبٰوا وَالشَّیْخُ الَّذِیْ
فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَۃِ اِبْرَاهِیْمُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَهٗ
فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ
خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ دَخَلْتَ
دَارُ عَامَّۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ
فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرِیْلُ وَهٰذَا مِیْکَائِیْلُ
فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ
مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ
دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِیَ لَكَ عُمُرٌ

لے کر اس درخت پر چڑھے اور ایسے ایک گھر میں لے گئے کہ میں نے
اس سے اچھا اور اس سے عمدہ کوئی گھر ہی نہیں دیکھا اس میں بوڑھے
اور جوان اور عورتیں اور بچے (سب طرح کے لوگ) تھے پھر وہاں سے
نکال کر درخت پر چڑھا لے گئے اور ایک دوسرے گھر میں لے گئے
وہ پہلے گھر سے بھی اچھا اور عمدہ گھر تھا وہاں بوڑھے جوان (دو طرح کے
لوگ تھے) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم نے تو مجھ کو آج رات خوب
گھمایا اب جو میں نے دیکھا اس کیفیت تو بتلاؤ انہوں نے کہا اچھا
جس کا گلپھڑا تم نے دیکھا چیرا جا رہا تھا وہ (دنیا کا) ایک بڑا
جھوٹا شخص ہے جو جھوٹی بات بیان کرتا لوگ اس سے سن کر سب
طرف مشہور کر دیتے قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی اور جس
کا سر تم نے دیکھا پھوڑا جا رہا تھا وہ شخص ہے جس کو (دنیا میں) اللہ
نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن رات کو تو وہ سوتا رہا[1] اور دن کو اس پر عمل
نہیں کیا قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی اور تنور میں جو لوگ
تم نے دیکھے وہ زانی بدکار لوگ ہیں اور نہر میں جن کو دیکھا اور سود
خوار ہیں اور درخت کی جڑ میں جو بوڑھا دیکھا تھا وہ ابراہیم پیغمبر ہیں
ان کے گرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کے بچے ہیں اور وہ شخص جو آگ سلگا
رہا تھا مالک فرشتہ ہے دوزخ کا داروغہ اور پہلے جس گھر میں
تم گئے تھے وہ عام مسلمانوں کے رہنے کا گھر ہے اور یہ دوسرا
شہیدوں کے رہنے کا گھر ہے[2] اور میں جبرئیل ہوں اور یہ (میرا ساتھی)
میکائیل تم اپنا سر تو اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا دیکھا تو ابر کی طرح ایک
چیز میرے اوپر ہے انہوں نے کہا یہ تمہارا مقام ہے میں نے کہا مجھ کو
چھوڑ دو میں اپنے مقام میں جاؤں انہوں نے کہا ابھی دنیا میں رہنے کی تمہاری

---

[1] یعنی رات غفلت میں کاٹی نہ قرآن کی تلاوت کی نہ تہجد پڑھا اور دن کو دنیا کے کام کاج میں غرق رہ کر قرآن پر عمل نہ کر سکا ۱۲ منہ [2] اس سے معلوم ہوا کہ شہیدوں کا مقام بہت اعلیٰ ہے مگر یہ نہیں ثابت ہوتا کہ شہیدوں کا درجہ حضرت ابراہیمؑ سے بھی زیادہ ہے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کا اصل مقام اس سے اعلیٰ ہوگا اور وہ درخت کی جڑ میں بچوں اور لڑکوں کی نگرانی کے لیے بیٹھے ہوں گے ۱۲ منہ

لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ -

بَابُ مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

۵ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى اَبِي بَكْرٍ فَقَالَ فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِي اَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالَتْ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ اَرْجُوْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلٰى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيْهِ بِهٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبِيْ هٰذَا وَزِيْدُوْا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُوْنِيْ فِيْهِمَا قُلْتُ اِنَّ هٰذَا خَلَقٌ قَالَ اِنَّ الْحَيَّ اَحَقُّ بِالْجَدِيْدِ مِنَ الْمَيِّتِ اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتّٰى اَمْسٰى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ -

بَابُ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ بَغْتَةً

۶ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

کچھ عمر باقی ہے جس کو تم نے تیر نہیں کیا اگر تیر کر چکے ہوتے تو اپنے مقام میں آجاتے۔

باب پیر کے دن مرنے کی فضیلت[1]

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا میں ابوبکر صدیقؓ پاس (ان کی بیماری میں) گئی انہوں نے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا میں نے کہا تین دھوئے ہوئے سفید کپڑوں میں نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کس دن ہوئی تھی میں نے کہا پیر کے دن انہوں نے کہا آج کونسا دن ہے میں نے کہا پیر کا دن انہوں نے کہا مجھے بھی امید ہے کہ اب سے لے کر رات تک کسی وقت میں گزر جاؤں[2] پھر اپنے کپڑے پر نگاہ ڈالی جو بیماری میں پہنے تھے اس پر زعفران کا دھبا لگا تھا اور کہا یہ کپڑا دھو ڈالنا اور دو کپڑے اور لے لینا ان میں میرا کفن کر دینا میں نے کہا یہ کپڑا تو پرانا ہے انہوں نے کہا نیا کپڑا تو زندہ آدمی کے لیے زیادہ درکار ہے بہ نسبت مردے کے کیونکہ مردے کا کپڑا تو پیپ اور خون میں بھرنے کے لیے ہے[3] پھر اس روز ابوبکرؓ نہیں مرے یہاں تک کہ منگل کی رات آگئی اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

باب ناگہانی موت کا بیان

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے

---

[1] جمعہ کے دن کی موت کی فضیلت اسی طرح جمعہ کی رات کو مرنے کی فضیلت دوسری حدیثوں میں آئی ہے پیر کا دن بھی موت کے لیے بہت افضل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن وفات فرمائی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی دن مرنے کی آرزو کی مگر وہ منگل کی شب کو مرے ۱۲ منہ

[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح پیر کے دن موت کی فضیلت پاؤں یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ پیر کے دن ابوبکرؓ نے مرنے کی آرزو کی ۱۲ منہ

[3] یعنے مردے کو کچھ بناؤ سنگار کی ضرورت نہیں پڑتی اس کو نئے کپڑے کی اتنی حاجت نہیں ہوتی جتنی زندے کو ہے مردے کا کپڑا تو خون پیپ میں گل سڑ کر خراب خستہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ۔

اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سعد بن عبادہؓ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں ایک ہی ایکا مر گئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرنے پاتی تو کچھ خیرات کرتی اب اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو اس کو کچھ ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں[1]

بَابٌ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَقْبَرَهُ اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ اُقْبِرُهُ اِذَا جَعَلْتَ لَهُ قَبْرًا وَّقَبَرْتُهُ دَفَنْتُهُ كِفَاتًا يَكُوْنُوْنَ فِيْهَا اَحْيَاءً وَّيُدْفَنُوْنَ فِيْهَا اَمْوَاتًا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبروں کا بیان سورۂ عبس میں جو آیا ہے فاقبرہ تو عرب لوگ کہتے ہیں اقبرت الرجل اقبرہ یعنے میں نے اس کے لیے قبر بنائی اور قبرتہ کا معنے ہیں تے اس کو دفن کیا اور سورہ والمرسلات میں جو کفاتا کا لفظ[2] ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی بھی زمین میں بسر کرو گے اور مر کر بھی اسی میں گڑو گے۔

۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِيْ مَرَضِهٖ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ کو محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مروان یحییٰ بن ابی ذکریا نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (موت کے شروع) بیماری میں (دوسری بیبیوں سے معذرت کے طور پر فرماتے تھے[3] آج میں کہاں رہوں گا کل میں کہاں رہوں گا حضرت عائشہؓ کا دن آپ دور سمجھتے تھے[4] آخر میری باری ہی کے دن اللہ

---

[1] باب کی حدیث لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ مومن کے لیے ناگہانی موت سے کوئی ضرر نہیں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ مانگی ہے کیونکہ اس میں وصیت کرنے کی مہلت نہیں ملتی ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ ناگہانی موت مومن کے لیے راحت ہے اور بدکار کے لیے غصے کی پکڑ ہے ۱۲ منہ [2] اس تفسیر کو ترجمہ باب سے کوئی تعلق نہیں امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق چونکہ کفاتا کے معنے میں موت کا ذکر بھی شامل تھا اس کو یہاں بیان کر دیا ۱۲ منہ [3] یہ یتعذر کا ترجمہ ہے یا آپ کی کمال مروت اور عنایت اور خوش خلقی تھی کہ دوسری بیبیوں سے حضرت عائشہؓ کے گھر میں جانے کے لیے معذرت کرتے تھے حالاں کہ آپ پر باری باری رہنا واجب نہ تھا بعضی روایتوں میں لتیقدر ہے یعنے آپ پوچھتے تھے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس جانے میں کتنے دن باقی ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ بیمار تھے اور بیماری میں آپ کو حضرت عائشہؓ کے گھر میں زیادہ آرام ملتا تھا ۱۲ منہ [4] آپ کو انہی کے دن کا اشتیاق رہتا کہ ان کی باری کب آتی ہے اور یہ خیال کر کے کہ ان کی باری میں اب کتنی دیر ہے بار بار پوچھتے آج کس کی باری ہے؟ کل کس کی باری ہے۔ یہ آپ کی شروع بیماری کا ذکر ہے تو اس دوسری حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے دوسری بیبیوں سے اجازت لے کر اپنی بیماری کے دن حضرت عائشہ کے گھر میں بسر کیے ۱۲ منہ

يَوْمِي فَقَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي ‎۞

۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذٰلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَوْ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي ‎۞

۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا ‎:

۱۰ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللّٰهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے آپ کو اٹھا لیا میرے پہلو اور سینے کے بیچ میں اور میرے ہی گھر میں دفن ہوئے[۱]۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ہلال بن حمید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس سے اچھے ہو کر) نہیں اٹھے یوں فرمایا اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھول دی جاتی مگر آپ ڈرے یا لوگوں کو ڈر ہوا کہیں آپ کی قبر سجدہ نہ ہو جائے[۲] اور ہلال اس حدیث کے راوی نے کہا عروہ نے میری کنیت رکھ دی اور میری کوئی اولاد ہی نہ تھی[۳]۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابو بکر بن عیاش نے خبر دی انہوں نے سفیان بن دینار سے جو کھجور فروش تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو دیکھا وہ اونٹ کی کوہان کی طرح تھی[۴]۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا جب ولید بن عبدالملک بن مروان کی حکومت کے زمانہ میں حضرت عائشہؓ کے حجرے کی دیوار گری تو اس کو بنانے لگے ایک ٹانگ دکھلائی دی لوگ گھبرا گئے سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک قدم ہے اور کسی ایسے شخص کو نہ پایا جو اس کو پہچانتا ہو یہاں تک کہ عروہ بن زبیر نے ان سے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم نہیں ہے بلکہ حضرت عمرؓ کا قدم ہے[۵]

---

[۱] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے اس حدیث سے گھر میں دفن کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا ۱۲ منہ [۲] لوگ اس کی طرف سجدہ کرنے لگیں یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] حالانکہ کنیت اکثر اولاد ہونے کے بعد رکھی جاتی ہے اس سے امام بخاری کی غرض ہلال کا سماع عروہ سے ثابت کرنا ہے ۱۲ منہ [۴] ابو نعیم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کی قبریں بھی اسی طرح کی تھیں چنانچہ اہل حدیث اور امام احمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ اسی روایت کے رو سے قبر کو کوہان کی طرح بنانا افضل جانتے ہیں لیکن شافعی نے مسطح بنانا افضل کہا ہے ۱۲ منہ [۵] ہوا یہ کہ ولید کی خلافت کے زمانہ میں اس نے عمر بن عبدالعزیز کو جو اس کی طرف سے مدینہ کے عامل تھے یہ لکھا کہ ازواج مطہرات کے حجرے گرا کر مسجد کو وسیع کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بلند کر دو کہ نمازیں ادھر منہ نہ ہو عمر بن عبدالعزیز (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا -

۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ

اور اسی اسناد سے ہشام سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے (مرتے وقت) عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی مجھ کو پیغمبر صاحب اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے پاس نہ گاڑنا بلکہ بقیع میں میری سوکنوں کے پاس دفن کر دینا میں یہ نہیں چاہتی کہ ان کے ساتھ میری تعریف بھی ہوا کرے[1]

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو (اس وقت) دیکھا (جب وہ زخمی ہوئے) انہوں نے کہا عبداللہ تو ام المومنین عائشہؓ صدیقہ پاس جا اور کہہ عمرؓ تم کو سلام کہتا ہے پھر ان سے عرض کر کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں (عبداللہ گئے اور ایسا ہی پیغام پہنچایا) حضرت عائشہؓ نے کہا یہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر میں آج ان کو اپنے اُوپر مقدم رکھوں گی عبداللہ لوٹ کر آئے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہوا انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے اجازت دی حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو اس جگہ دفن ہونے کا بڑا خیال تھا اتنا خیال کسی بات کا نہ تھا جب میں مر جاؤں تو ایسا کرو میرا جنازہ اٹھا کر لے جاؤ اور حضرت عائشہؓ کو سلام کہو اور عرض کرو کہ عمرؓ آپ کے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے اگر وہ اجازت دیں تو مجھے وہاں[2] دفنا دو ورنہ مسلمانوں کے مقبرے میں دفن کر دینا دیکھو خلافت کا حق دار میں ان چند لوگوں سے بڑھ کر کسی کو نہیں پاتا جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک راضی رہے ہیں پھر یہ لوگ جس کو خلیفہ بنائیں میرے بعد وہی خلیفہ ہے اس کی بات سننا اور اس کا کہا ماننا حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ[3] حضرت علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کا نام لیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) نے یہ حجرے گرانے شروع کیے اس وقت ایک پاؤں اندر سے نمودار ہوا عروہ نے بتایا کہ یہ حضرت عمرؓ کا پاؤں ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی کسر نفسی تھی انہوں نے فرمایا میں اس لائق نہیں کہ لوگ میری تعریف کریں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونگی تو لوگ آپ کے ساتھ میرا بھی ذکر کریں گے اور دوسری بیبیوں پر میری ترجیح اور فضیلت بیان کریں گے کہ وہ سب بقیع میں دفن ہوئیں اور میں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۱۲ منہ ۲؎ سبحان اللہ یہ حضرت عمرؓ کی بڑی احتیاط اور حق شناسی تھی انہوں نے یہ خیال کیا کہ شاید حضرت عائشہؓ نے میری مروت سے اور یہ سمجھ کر کہ میں امیر المومنین ہوں اس کی اجازت دے دی ہو لیکن دل سے نہ چاہتی ہوں تو میرے بعد پھر اجازت لینا مرنے کے بعد پھر کچھ دباؤ نہیں رہتا ۱۲ منہ ۳؎ عشرہ مبشرہ میں سے یہی لوگ موجود تھے ابو عبیدہ بن الجراح کا انتقال ہو چکا تھا اور سعید بن زید گو زندہ تھے باقی بر صفحہ آئندہ

فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ
وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ
وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ
الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ
فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهِ فَقَالَ
لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذٰلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي أُوصِي
الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ
يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَ
أُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ
أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأُوصِيهِ
بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ
طَاقَتِهِمْ.

اور ایک انصاری جوان ان کے پاس پہنچا وہ کہنے لگا اے امیر المومنین
تم کو اللہ کی طرف سے خوشی ہی خوشی ہے خوش ہو جاؤ ایک تو اسلام
میں تمہارا جیسا درجہ ہے۔ وہ تم جانتے ہو پھر اُس کے بعد خلیفہ ہوئے
تو انصاف کرتے رہے پھر اُن سب کے بعد شہادت ملی حضرت عمرؓ نے کہا
میرے بھتیجے میری تو یہ آرزو ہے۔ کاش یہ خلافت برابر سرابر اُتر جائے
نہ مجھے کچھ ثواب ملے نہ میرے اُوپر کچھ وبال ہو[۱] میرے بعد جو خلیفہ
ہو میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ اگلے مہاجرین سے بھلائی کرتا ہے
ان کا حق پہچانے اور ان کی عزت کا خیال رکھے اور انصار کے ساتھ
بھی بھلائی کرے جنہوں نے مدینہ میں جگہ لی اور ایمان پر ثابت قدم رہے
یعنی ان میں جو نیک ہے اس کی نیکی کی قدر کرے اور جو ان میں قصور کرے
اُس کے قصور سے درگزر کرے میں یہ بھی خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ
اور اُس کے رسول کے ذمہ کا خیال رکھے[۲] اور کافر ذمیوں کا عہد پورا
کرے اُن سے نہ لڑے اُن کے سوا دوسرے کافروں سے لڑے۔ اور
طاقت سے زیادہ اُن کو تکلیف نہ دے۔

بَابُ ٦ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

باب جو لوگ مر گئے اُن کو برا کہنا منع ہے۔[۳]

١٢ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے
انھوں نے اعمش سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے

بقیہ صفحہ سابقہ مگر حضرت عمرؓ کے رشتہ یعنی چچا زاد بھائی ہوتے تھے۔ اس لیئے ان کا نام تک نہیں لیا دُوسری روایت میں ہے یوں فرمایا دیکھو میرے بیٹے کا خلافت میں کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ کا ایک یہی کام دیکھو اور اس کو معاویہؓ کے کام سے ملاؤ کر انھوں نے مرتے وقت زبردستی اپنے ناخلف بیٹے یزید سے بیعت کرا دی تو دونوں میں زمین آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ جو لوگ حضرت عمرؓ پر طعنے کرتے ہیں انکو یہ کاروائی ان کی دیکھ کر حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیئے جس شخص کی پاک نفسی اور عدالت کا یہ حال ہے۔ کہ حکومت کے ساتھ اپنے عزیزوں کی ذرا رعایت نہ کی اور اپنے خاص بیٹے کو ایک ادنیٰ سپاہی کے برابر رکھا ہو اور مرتے وقت بھی اس کو ترجیح نہ دی ہو۔ بھلا کسی کا منہ ہے۔ جو اس پر طعنے مارے سارے زمانہ کے بدمعاش اور اٹھائی گیرے اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے اور بزرگوں کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہیں۔ استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ منہ حواشی صفحہ ھذا **۱ ۵** اللہ اکبر خلافت اور حکومت ایسی ہی نازک چیز ہے حضرت عمرؓ نے اس کے عدل کے جھنڈے چلائی مگر مرتے وقت اسی کو غنیمت سمجھے کہ خلافت کا نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو برابر سرابر اتر جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو زمانہ گزرا اسکی نیکیاں قائم رہیں ۱۲ منہ **۲ ۵** یعنی کافروں سے عہد کرے اور انکو امان دے اور وہ جزیہ ادا کرتے رہیں تو پھر ان کو نہ ستائے اُن کے جان اور مال کی مسلمانوں کی طرح محافظت کی جائے ۱۲ منہ **۳ ۵** یعنی مسلمان جو مر جائیں۔ اُن کا مرے بعد عیب کرنا چاہیئے اگر کافر یا فاسق ہو تو انکا عیب کرنا درست ہے۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو تنبیہ ہو۔۔۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ۞

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مرگئے اُن کو بُرا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جیسے عمل کئے تھے ویسا بدلہ پا چکے[1] آدم بن ابی ایاس کے ساتھ اس حدیث کو علی بن جعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔ اور عبداللہ بن عبدالقدوس اور اور محمد بن انس نے بھی اُس کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى ۞

باب بُرے مردوں کی برائی بیان کرنا درست ہے[2]

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۞

ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے انھوں نے اعمش سے انہوں نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تیری خرابی ہو سارے دن تب یہ آیت اُتری تبت یدا ابی لہب وتب[3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں

بَابُ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ

باب زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور درستی سے ادا کرو نماز کو اور زکوٰۃ دو[4] اور عبداللہ بن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ نقل کیا[5] تو کہا وہ ہم کو نماز اور زکوٰۃ اور ناطہ جوڑنے اور حرامکاری

---

[1] اب ان کو برا کہتے ہیں کوئی فائدہ نہیں بلکہ ان کے عزیز و قریب اور رشتہ دار دوستوں کو ایذا دینا ہے۔ البتہ حدیث کے راویوں کا حال مرے بعد بھی بیان کرنا درست ہے کیونکہ اس میں دین کی حفاظت مقصود ہے۔ ۱۲ منہ [2] یہ باب لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ جس حدیث میں مردوں کی برائی بیان کرنا منع ہوا ہے۔ اُس سے مراد وہ مسلمان مرے ہیں جو بظاہر نیک گزرے ہوں لیکن کافروں اور فاسقوں کی برائی تو مرے بعد بھی کرنا درست ہے جیسے ابن عباسؓ نے ابولہب مردود کی برائی اُس کے مرے بعد بیان کی ۱۲ منہ [3] جب یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین یعنے اپنے قریب رشتہ داروں کو ڈرا تو آپ صفا پر چڑھے اور قریش کے لوگوں کو پکارا وہ سب اکٹھے ہوئے پھر آپ نے انکو خدا کے عذاب سے ڈرایا تب ابولہب مردود کہنے لگا تیری خرابی ہو سارے دن کیا تو نے ہم کو اسی بات کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ اُس وقت یہ سورت اُتری تبت یدا ابی لہب وتب یعنی ابولہب ہی کے دونوں ہاتھ ٹوٹے اور ہلاک ہُوا ۱۲ منہ [4] خود قرآن سے زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہوئی نماز کے ساتھ بیاسی جگہ قرآن میں زکوٰۃ کا بھی ذکر ہے اور وہ ایک رکن ہے اسلام کا اُس کا منکر کافر ہے۔ اور جو لوگ زکوٰۃ نہ دیں حاکم اسلام

(باقی برصفحہ آیندہ)

وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ ۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ ۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهُ مَالَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَّالَهُ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى

بھیجنے کا حکم دیتے ہیں۔

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انھوں نے زکریا بن اسحٰق سے انھوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انھوں نے ابو معبد نافذ سے انھوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا[۱] اور فرمایا یمن والوں سے (پہلے) کہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں پھر اگر وہ اس کو مان لیں تو اُن سے یہ کہہ کہ اللہ نے ہر دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں۔ پھر اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو اُن کو یہ بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مال کا صدقہ فرض کیا ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لیا جائے گا۔ اور انھیں کے محتاجوں کو دیا جائے گا۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب سے انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انھوں نے ابو ایوبؓ سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کوئی ایسا کام بتلایئے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے لوگ کہنے لگے اس کو کیا ہوا ہے (اس کے پوچھنے کی کونسی ضرورت ہے) آپ نے فرمایا کیوں ضرورت کیوں نہیں یہ تو بڑی ضروری بات ہے تو ایسا کر اللہ کو پوج اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز درستی سے ادا کر اور زکوٰۃ دیتا رہ اور ناطا جوڑتا رہ[۲] اور بہز بن اسد راوی نے یوں کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عثمان اور ان کے باپ عثمان بن عبداللہ نے اُن دونوں نے موسیٰ بن طلحہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان پر جہاد کر سکتا ہے ہجرت کے دوسرے سال زکوٰۃ فرض ہوئی ۱۲ منہ ۵ یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے شروع کتاب میں جس میں ہرقل بادشاہِ روم کا ذکر ہے ۱۲ منہ ۱ سنہ ۹ یا سنہ ۱۰ ہجری میں جب آپ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے ۱۲ منہ ۲ اس حدیث سے بھی زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہوئی قسطلانی نے کہا حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کافر کو زکوٰۃ دینا درست نہیں اسی طرح اگر اپنے شہر میں محتاج لوگ موجود ہوں تو دوسرے شہروں میں زکوٰۃ کا مال بھیجنا منع ہے۔ اگر ایسا کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی ۱۲ منہ ۳ بعضوں نے کہا یہ خود ابو ایوبؓ تھے بعضوں نے کہا کوئی اعرابی تھا۔ بعضوں نے کہا ابن منتفق ۱۲ منہ ۴ جب تو یہ کام کریگا تو تجھ کو بہشت مل جائے گی۔ امام بخاری نے اس حدیث زکوٰۃ کی فرضیت یوں نکالی کہ نماز کے بعد اُس کو بیان کیا دوسرے بہشت میں جانا زکوٰۃ دینے پر منحصر ہوا تو معلوم ہوا کہ جو زکوٰۃ نہ دے گا وہ دوزخ میں جائے گا اور دوزخ میں جانا اُسی چیز کے ترک سے ہوتا ہے۔ جو واجب ہو ۱۲ منہ

ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو۔

انہوں نے ابو ایوبؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث بیان کی امام بخاری نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ محمد بن عثمان صحیح نہ ہو بلکہ عمرو بن عثمان صحیح ہو۔[۱]

۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَوٰةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَوٰةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا۔

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید بن حیان سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلائیے جب میں اس کو کروں تو بہشت میں جاؤں آپ نے فرمایا اللہ کو پوجتا رہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا اور فرض نماز درستی سے ادا کرتا رہ اور فرض زکوٰۃ دیتا رہ[۲] اور رمضان کے روزے رکھتا رہ[۳] وہ گنوار کہنے لگا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں اس میں بڑھاؤں گا نہیں[۴] جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا اگر کسی کو بہشتی آدمی دیکھنا اچھا لگتا ہو۔ تو وہ اس شخص کو دیکھے۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے ابو حیان سے[۵] انہوں نے کہا مجھ سے ابو زرعہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی[۶]

۱۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی نے کہا ہم نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے عبد القیس قبیلے کے دچودہ یا چالیس لوگ آنحضرت

[۱] امام بخاری نے دوسری سند بہز کی اسی لئے بیان کی کہ حفص بن عمر کی طرح انہوں نے بھی شعبہ سے محمد بن عثمان کہا ہے اور صحیح یہ ہے کہ شعبہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور ٹھیک یوں ہے عمرو بن عثمان یحییٰ بن سعید قطان اور اسحٰق اور ابو اسامہ اور ابو نعیم سب نے عمرو بن عثمان کہا ہے اور امام بخاری نے تاریخ میں کہا کہ یہ صحیح ہے۔ اور دارقطنی اور نووی نے کہا کہ شعبہ نے اس میں غلطی کی اور صحیح عمرو ہے۔ ۱۲ منہ [۲] اس حدیث میں تو صاف اور صریح مذکور ہے کہ زکوٰۃ فرض ہے ۱۲ منہ [۳] حج کا ذکر نہیں کیا بعضوں نے کہا کہ راوی اس کو بھول گیا ۱۲ منہ [۴] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ اور گھٹاؤں گا بھی نہیں ۱۲ منہ [۵] ان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان ہے ۱۲ منہ [۶] مگر یحییٰ بن سعید قطان کی یہ روایت مرسل ہے۔ کیونکہ ابو زرعہ تابعی ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا اور وہیب کی روایت جو اوپر گذری وہ موصول ہے اور وہیب ثقہ ہیں ان کی زیادت مقبول ہے اس لیے حدیث میں کوئی علت نہیں ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْا إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ قبیلہ کی ایک شاخ ہیں ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافر حائل ہیں ہم سوا حرام مہینے کے (جس میں عرب لوگ جنگ نہیں کرتے تھے۔) اور دنوں میں آپ تک نہیں پہنچ سکتے۔ تو ہمیں ایک ایسی بات بتا دیجئے جس کو ہم خود بھی آپ سے سیکھ لیں اور (ہماری قوم کے) جو لوگ یہاں نہیں آئے ان کو بھی سکھائیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں[1]۔ اللہ پر ایمان لانا اور اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور آپ نے اُنگلی سے ایک کا اشارہ کیا اور نماز درستی سے اور زکوٰۃ دینا اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور سبز لاکھی مرتبان اور کریدی ہوئی لکڑی کے باسن اور روغنی باسن سے اور سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے حماد سے یوں روایت کی اللہ پر ایمان لانا اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انھوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ اور ابوبکر صدیق رضہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے کئی لوگ کافر ہو گئے[2] ابوبکر رضہ نے اُن سے لڑنا چاہا حضرت عمرؓ نے کہا۔ تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے مجھے لوگوں سے لڑنے کا اُسی وقت تک حکم ہے

[1] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے سلیمان اور ابوالنعمان کی روایت میں بالایمان باللہ کے بعد واو عطف نہیں ہے اور حجاج کی روایت میں واو عطف تھا جیسے اوپر گزرا ایمان باللہ اور شہادت ان لا الٰہ الا اللہ دونوں ایک ہی ہیں اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ یہ پانچ باتیں ہو گئیں اور حج کا ذکر نہیں کیا کیونکہ ان لوگوں پر شاید حج فرض نہ ہوگا اس حدیث سے بھی زکوٰۃ کی فرضیت نکلتی ہے کیونکہ آپ نے اسکا امر کیا اور امر وجوب کے لیے ہوا کرتا ہے مگر جب کوئی دوسرا قرینہ ہو جس سے عدم وجوب ثابت ہو حافظ نے کہا سلیمان کی روایت کو خود مؤلف نے مغازی میں اور ابوالنعمان کی روایت کو بھی خود مؤلف نے خمس میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنے بعض بت پرست بن گئے اور بعضے مسیلمہ کذاب کے تابع ہو گئے جیسے یمامہ والے اور بعضے مسلمان رہے مگر زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرنے لگے اور قرآن شریف کی یوں تاویل کرنے لگے کہ زکوٰۃ لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تھا۔ کیوں کہ اللہ نے فرمایا خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم اور پیغمبر کے سوا اور کسی کی دعا سے ان کو تسلی اور طہارت نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب یہ کہنے لگے تو انہوں نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے بچا لیا البتہ کسی حق کے بدل یہ اور بات ہے اب اُن کا حساب اللہ پر رہیگا[1] ابوبکرؓ نے کہا میں تو قسم خدا کی جو کوئی نماز اور زکوٰۃ میں فرق سمجھے گا[2] اُس سے ضرور لڑوں گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ (جیسے نماز بدن کا حق ہے) قسم خدا کی اگر یہ لوگ ایک بکری کا پٹھیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھ کو نہ دیں گے۔ تو میں اُس کے نہ دینے پر اُن سے ضرور لڑوں گا حضرت عمرؓ نے کہا۔ پھر خدا کی قسم اللہ نے ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا تھا (اور یہ خیال ان کا اللہ کی طرف سے تھا۔) میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے[3]

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى إِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ -

باب زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ براءت میں فرمایا اگر وہ توبہ کریں اور نماز درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ -

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انھوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جریر بن عبداللہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

باب زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براءت میں) فرمایا جو لوگ سونا اور چاندی گاڑ رکھتے

---

[1] یعنی دل میں ان کے ایمان ہے یا نہیں اس سے ہم کو غرض نہیں اس کی پوچھ قیامت کے دن اللہ کے سامنے ہوگی۔ اور دنیا میں جو کوئی زبان میں لا الہ الا اللہ کہے گا اس کو مومن سمجھیں گے اسی کے مال اور جان پر حملہ نہ کریں گے ۱۲ منہ [2] نماز کو فرض کہے گا۔ پر زکوٰۃ کو فرض نہ جانے گا۔ ۱۲ منہ [3] حضرت عمرؓ نے بعد کو ابوبکرؓ کی رائے سے اتفاق کیا اور سب صحابہ بھی متفق ہوگئے۔ اور زکوٰۃ نہ دینے والوں پر جہاد کیا ہمارے زمانہ میں بعض نادان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ صرف لا الہ الا اللہ کہہ دینے سے آدمی مومن ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کے دوسرے اصول کو مانے یا نہ مانے ان بے وقوفوں کا اس حدیث سے پورا رد ہوگیا لا الہ الا اللہ کہنا بیشک ایمان کی نشانی ہے۔ مگر اسی شرط کے ساتھ کہ اسلام کے دوسرے اصول اور ارکان کا انکار نہ کرے اگر اسلام کے ایک رکن کا بھی انکار کرے جیسے نماز یا روزے یا زکوٰۃ یا حج کا یا اللہ جل جلالہ کے صفات کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا یا قیامت یا حشر نشر یا ملائکہ کا یا حور یا قصور اور جنت کی نعمتوں اور دوزخ کے عذابوں کا تو وہ کافر ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج اُس سے مسلمانوں کی طرح برتاؤ نہیں کرسکتے نہ اُس سے شادی بیاہ درست ہے۔ ۱۲ منہ

وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۔

۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ ۞

۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اخیر آیت فذوقوا ما کنتم تکنزون تک یعنی اپنے گاڑنے کا مزہ چکھو۔[1]

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا اُن سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) اونٹ جن کی دنیا میں زکوٰۃ نہ دی ہو خوب موٹے تازے اچھے بن کر آئیں گے اور اپنے مالک کو پاؤں سے روندیں گے۔ اور اسی طرح بکریاں بھی جن کی زکوٰۃ نہ دی ہو۔ اچھی موٹی تازی بن کر اپنے مالک کو کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی آپؐ نے فرمایا بکریوں کا ایک حق یہ بھی ہے۔ کہ پانی پر پہنچ کر اُن کا دودھ دوہا جائے[2] آپ نے فرمایا ایسا نہ ہو۔ تم میں سے کوئی قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہو۔ مجھ کو پکارے اے محمدؐ مجھ کو بچاؤ میں کہوں گا۔ میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا تھا اور ایسا نہ ہو کوئی اونٹ اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے وہ بڑ بڑ کر رہا ہو پھر کہے محمدؐ مجھ کو چھڑاؤ میں کہونگا میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا تھا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن قاسم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں

[1] آیت میں کنز کا لفظ ہے کنز اس مال کو کہیں گے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائیگی اور اکثر صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ کہ آیت اہل کتاب اور مشرکین اور مومنین سب کو شامل ہے امام بخاری نے بھی اسی طرف اشارہ کیا اور بعضے صحابہ نے اس آیت کو کافروں سے خاص کیا ہے ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے منہ سے یہ جو پچاس ہزار کا جو دن ہوگا اس دن بھی کرتے رہیں گے کہ اللہ بندوں کا فیصلہ کرے اور وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لے یا بہشت میں یا دوزخ میں ۱۲ منہ [3] پانی پر اکثر غریب لوگ جمع رہتے ہیں۔ وہاں دودھ دوہنے سے یہ غرض ہے۔ کہ کچھ دودھ غریب مسکینوں کو بھی پلا یا جائے بعضوں نے کہا یہ حکم زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے تھا۔ جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو اب کوئی اور صدقہ یا حق واجب نہیں رہا ایک حدیث میں ہے۔ کہ زکوٰۃ کے سوا مال میں دوسرا حق بھی ہے۔ اس کو ترمذی نے فاطمہ بنت قیس سے نکالا ایک حدیث میں ہے۔ کہ اونٹوں کا بھی یہی حق ہے۔ کہ پانی کے کنارے ان کا دودھ دوہا جائے ۱۲ منہ؛

السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ بِشِدْقَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَةَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کو مال دے اور وہ اس زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اُس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر جس کی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے[1] (داغ) ہوں گے اُس کے گلے کا طوق ہو جائے گا پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ اُس کے بعد آپ نے سُورۂ آل عمران کی یہ آیت پڑھی جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے۔ اور وہ اس میں بخیلی کرتے ہیں تو یہ بخیلی اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں بلکہ اُن کے حق میں بری ہے۔ جس کے لئے بخیلی کرتے تھے۔ وہ قیامت کے دن قریب میں اُن کے گلے کا طوق ہونے والا ہے[2]۔

بَابُ مَآ اُدِّیَ زَكٰوتُهٗ فَلَیْسَ بِكَنْزٍ

باب جس مال کی زکوٰۃ دی جایا کرے اس کو کنز نہیں کہیں گے

لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے[3]۔

۲۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ اَخْبِرْنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ یُؤَدِّ زَكٰوتَهَا فَوَیْلٌ لَّهٗ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تُنَزَّلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّآ اُنْزِلَتْ

ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ شبیب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے خالد بن اسلم سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ نکلے تو ایک گنوار نے پوچھا مجھے اس آیت کی تفسیر بتلایئے والذین یکنزون الذہب والفضۃ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جس شخص نے چاندی سونا جوڑ رکھا اور اُسکی زکوٰۃ نہ دی اس کی خرابی ہوگی۔ اور یہ آیت زکوٰۃ کا حکم اترنے سے پہلے کی ہے۔ جب زکوٰۃ۔

[1] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ اس کے منہ پر دو نون کنا ندوں (چھالے) پھین ہوگا ۱۲منہ [2] یعنی حقیقۃً طوق ہوگا بعضوں نے کہا طوق ہونیسے مجازی معنی مراد ہے یعنی اس پر وبال ہوگا اور اس حدیث سے اس کا رد ہوتا ہے ۱۲منہ [3] یعنی اس مال سے یہ آیت متعلق نہیں ہے۔ والذین یکنزون الذہب والفضۃ معلوم ہوا اگر کوئی مال جمع کرے تو گنہگار نہیں بشرطیکہ زکوٰۃ دیا کرے تقوی اور فضیلت کے خلاف ہے۔ یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث ہے۔ جس کو امام مالکؒ نے ابن عمرؓ سے موقوفاً نکالا اور ابو داؤد نے ایک مرفوع حدیث نکالی۔ جس کا مطلب یہی ہے۔ ۱۲منہ [4] یہ حدیث اس باب میں آتی ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ اس کا دبانا اور رکھ چھوڑنا درست ہے۔ کیونکہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں بموجب نص حدیث زکوٰۃ نہیں ہے۔ پس اتنی چاندی کا رکھ چھوڑنا اور دبانا کنز نہ ہوگا۔ اور اس آیت میں سے اس کو خاص کرنا ہوگا۔ اور خاص کرنے کی وجہ یہی ہوئی کہ زکوٰۃ اس پر نہیں ہے تو جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی تو وہ بھی کنز نہ ہوگا کیونکہ اس پر بھی زکوٰۃ نہیں رہی۔ ۱۲منہ

جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِّلْأَمْوَالِ ۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتٰبِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ يَشْكُونِي فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ أَنِ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ

فرض ہوئی تو اللہ نے مالوں کو اس سے پاک کر دیا۔[1]

ہم سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن اسحاق نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ ابن ابی الحسن سے انہوں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے[2] اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوٰۃ ہے۔[3]

ہم سے علی بن ابی ہاشم نے بیان کیا انہوں نے ہشیم سے سنا انہوں نے کہا ہم کو حصین نے خبر دی انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے کہا میں ربذہ پر سے گذرا[3] وہاں مجھ کو ابوذر (صحابی) ملے میں نے پوچھا تم اس جگہ (شہر چھوڑ کر جنگل میں) کیوں رہنے لگے؟ انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا تھا وہاں مجھ میں اور معاویہ میں (جو حضرت عثمانؓ کی طرف سے شام کے حاکم تھے) اس آیت میں اختلاف ہوا الذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ معاویہؓ کہنے لگے یہ آیت اہل کتاب کے حق میں اتری میں نے کہا نہیں ہم مسلمانوں کے باب میں بھی اور اہل کتاب کے حق میں بھی[4]۔ خیر مجھ میں اور ان میں (خوب) بحث ہوئی انہوں نے حضرت عثمانؓ کو میری شکایت لکھی حضرت عثمانؓ نے مجھے لکھ بھیجا تم مدینہ میں چلے آؤ میں مدینہ میں آیا تو اتنے

[1] عبداللہ بن عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ آیت والذین یکنزون الذہب والفضۃ میں جو وعید ہے وہ انہی لوگوں کے لیے ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور سونا اور چاندی جوڑ رکھتے ہیں لیکن جو لوگ زکوٰۃ دیا کریں وہ کتنا ہی سونا چاندی اکٹھا کریں تو کچھ گنہگار نہ ہوں گے کیونکہ زکوٰۃ سے ان کا مال پاک اور صاف رہتا ہے اس کو کنز نہیں رکھیں گے اکثر صحابہ بلکہ سب اس مسئلہ میں ابن عمرؓ سے موافق ہیں صرف ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جو بڑے زاہد اور درویش اور تارک الدنیا تھے وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت مطلق ہے ہر مال جوڑنے والے کو شامل ہے زکوٰۃ دے یا نہ دے ان کا مذہب درویشانہ ہے کہ مال جوڑنا مسلمان کو کسی حال میں جائز نہیں جو آوے کھاوے اور کھلاوے اور اللہ پر بھروسہ رکھے وہ رزاق مطلق ہے جب تک جئیں گے دے گا ۱۲ منہ [2] ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے پانچ اوقیوں کے دو سو درم ہوئے یعنے ساڑھے باون تولے چاندی یہی چاندی کا نصاب ہے اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے صاع چار مد کا اور مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہندوستان کا وزن کے لحاظ سے ایک وسق پکے ساڑھے پانچ من کے قریب ہوتا تو پانچ وسق کے ایک کھنڈی سے کچھ زیادہ ہوئے ایک کھنڈی سے کم غلہ یا کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے ۱۲ منہ [3] ربذہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین منزل کے فاصلے پر ابوذر غفاریؓ وہیں جا کر رہتے تھے اور وہیں انتقال کیا ۱۲ منہ [4] یعنے آیت عام ہے جو کوئی سونا چاندی جوڑ رکھے مسلمان ہو یا کافر یہ آیت اس کو شامل ہے ۱۲ منہ

حَتّٰی کَاَنَّھُمْ لَمْ یَرَوْنِیْ قَبْلَ ذٰلِکَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِیْ اِنْ شِئْتَ تَنَحَّیْتَ فَکُنْتَ قَرِیْبًا فَذَاکَ الَّذِیْ اَنْزَلَنِیْ ھٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ اَمَّرُوْا عَلَیَّ حَبَشِیًّا لَسَمِعْتُ وَاَطَعْتُ ؎

بہت لوگ میرے پاس جمع ہونے لگے جیسے انہوں نے مجھ کو اس سے پہلے کبھی دیکھا ہی نہ تھا میں نے حضرت عثمانؓ سے اُس کا ذکر کیا اُنہوں نے کہا تم چاہو تو الگ ایک گوشے میں رہو مدینہ سے قریب میں اسی وجہ سے یہاں (جنگل میں) پڑا ہوں اور حضرت عثمانؓ تو بڑے شخص ہیں (اگر مجھ پر ایک حبشی کو سردار کریں تو میں اس کی بات سنوں گا اور اس کا کہا مانوں گا

۲۶ - حَدَّثَنَا عَیَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ جَلَسْتُ ح وَحَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّیْرِ اَنَّ الْاَحْنَفَ ابْنَ قَیْسٍ حَدَّثَھُمْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّیَابِ وَالْھَیْئَۃِ حَتّٰی قَامَ عَلَیْھِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْکَانِزِیْنَ بِرَضْفٍ یُحْمٰی عَلَیْہِ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ ثُمَّ یُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَۃِ ثَدْیِ اَحَدِھِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ کَتِفِہٖ وَیُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ کَتِفِہٖ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَۃِ ثَدْیِہٖ یَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰی فَجَلَسَ اِلٰی سَارِیَۃٍ وَّتَبِعْتُہٗ وَجَلَسْتُ اِلَیْہِ وَاَنَا لَا اَدْرِیْ مَنْ ھُوَ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید جریری نے انہوں نے ابوالعلاء یزید سے انہوں نے احنف بن قیس سے انہوں نے کہا دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے سعید جریری نے کہا ہم سے ابوالعلاء بن شخیر نے ان سے احنف بن قیس نے بیان کیا کہا میں قریش کے لوگوں کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا جس کے بال سخت کپڑے موٹے شکل بھی سیدھی سادی وہ اُن کے پاس کھڑا ہوا اور سلام علیک کی پھر کہنے لگا جو لوگ مال جمع کرتے ہیں اُن کو خوش خبری سنا ایک پتھر دوزخ کی آنچ میں سینکا جائے گا وہ اُن کی چھاتی کی بھٹنی پر رکھ دیا جائے گا اور ان کے مونڈھے کی اُوپر والی ہڈی سے پار ہو جائے گا اور ان کے مونڈھے کی اُوپر والی ہڈی پر رکھا جائے گا اور چھاتی کی بھٹنی سے پار ہو جاوے گا اسی طرح وہ پتھر ڈھلکتا رہے گا یہ کہہ کر اُس نے پیٹھ موڑی اور ایک ستون پاس جا بیٹھا میں اس کے پیچھے چلا اور اُس کے پاس جا کر بیٹھا مجھے معلوم نہ تھا یہ کون شخص ہے میں نے اُس

؎ حضرت ابوذر غفاری بڑے عالی شان صحابی اور زاہد اور درویشی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے ایسے بزرگ شخص کے پاس خواہ مخواہ لوگ بہت جمع ہوتے ہیں معاویہؓ نے ان سے یہ اندیشہ کیا کہ کہیں کوئی فساد نہ اٹھ کھڑا ہو حضرت عثمانؓ نے ان کو وہاں سے بلا بھیجا تو فوراً چلے آئے خلیفہ اور حاکم اسلام کی اطاعت فرض ہے ابوذرؓ نے ایسا ہی کیا مدینہ میں آئے تو یہاں شام سے بھی زیادہ ان کے پاس مجمع ہونے لگا حضرت عثمانؓ کو بھی وہی اندیشہ ہوا جو معاویہ کو ہوا تھا انہوں صاف تو یہ نہیں کہا کہ تم مدینہ سے نکل جاؤ مگر صلاح کے طور پر بیان کیا ابوذرؓ نے ان کی مرضی پا کر مدینہ کو بھی چھوڑا اور ربذہ ایک گاؤں میں جا کر رہ گئے اور تا دم وفات وہیں مقیم رہے آپ کی قبر بھی وہیں ہے امام احمد اور ابو یعلی نے مرفوعاً نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذرؓ سے فرمایا جب تو مدینہ سے نکالا جائے گا تو کہاں جائے گا تو کہاں جائے گا انہوں نے کہا شام کے ملک میں آپ نے فرمایا جب وہاں سے نکالا جائے گا پھر مدینہ میں آجاؤ گا آپ نے فرمایا جب پھر وہاں سے نکالا جائے گا تو کیا کرے گا ابوذرؓ نے کہا میں اپنی تلوار سنبھالوں گا اور ماروں گا آپ نے فرمایا میں تجھ کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں تو سن کے اور کہا مان لے اور جہاں وہ تجھ کو ہانکیں وہاں چلا جا ابوذرؓ نے اسی حدیث پر عمل کیا اور دم نہ مارا۔ منہ

فَقُلْتُ لَهُ لَا أَدْرِي الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ تَعْنِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا وَلَا وَاللهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْقَى اللهَ ۔

سے کہا میں سمجھتا ہوں تمہاری اس بات سے لوگ ناراض ہوئے اس نے کہا یہ لوگ تو بے وقوف ہیں مجھ سے میرے جانی دوست نے کہا میں نے کہا تمہارا جانی دوست کون ہے اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کون آپ نے فرمایا اے ابوذر کیا تو احد پہاڑ دیکھتا ہے یہ سن کر میں نے سورج کو دیکھا کتنا دن باقی ہے میں سمجھا کہ آپ کسی کام کے لیے مجھ کو بھیجنے والے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو اگر ہو تو میں سب اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں صرف تین اشرفیاں رکھ لوں[1]۔ اور یہ لوگ تو بے وقوف ہیں روپیہ اکٹھا کرتے ہیں اور میں تو خدا کی قسم نہ ان سے دنیا کا کوئی سوال کروں گا نہ دین کی کوئی بات پوچھوں گا یہاں تک کہ اللہ سے مل جاؤں[2]۔

بَابُ إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ ۔ باب ۱۲

باب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

۲۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دو ہی آدمیوں پر رشک کر سکتے ہیں ایک تو اس شخص پر جس کو اللہ نے روپیہ دیا اور اس کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرے وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن اور حدیث کا علم دیا وہ خود بھی ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

---

[1] شاید تین اشرفیاں اس وقت آپ پر قرض ہوں گی یا آپ کا روزانہ خرچ تین اشرفیوں کا ہوگا۔ حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مال جمع کرنے مگر یہ اولویت پر محمول ہے کیونکہ جمع کرنے والا کو زکوٰۃ دے تب بھی اس کو قیامت کے دن حساب دینا ہوگا اس لیے بہتر یہی ہے کہ جو کچھ آئے خرچ کر ڈالے ۱۲ منہ

[2] ابوذرؓ کا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو ان لوگوں سے کوئی غرض یا احتیاج نہیں ہے کہ میں اُن کی ناراضی کا اندیشہ کروں نہ میں ان سے کوئی دنیا کا مال متاع چاہتا ہوں نہ دین کا علم ان سے حاصل کرنا چاہتا ہوں پھر حق بات کہنے میں مجھے کونسا امر مانع ہے سبحان اللہ مسلمان مولویوں اور درویشوں کو حضرت ابوذرؓ کی طرح بے غرض اور متوکل رہنا چاہیے اور شریعت کی بات سنانے اور خدا کا حکم پہنچا دینے میں کسی کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہیے کوئی نواب یا امیر یا بادشاہ ناراض ہو جائے تو بیزار سے اپنی روٹی محنت مشقت سے پیدا کرے ان کی ناراضی یا رضامندی سے کچھ غرض نہ رکھے اگر عالم یا درویش میں یہ بات نہ ہو اور وہ دنیا داروں کی رعایت یا مروت کرے تو وہ خدا کا چور ہے ایسے عالم اور درویش سے دور بھاگنا چاہیے اس سے تو جاہل دنیا دار بہتر ہیں ہمارے زمانے کے مولوی اور مشائخ اکثر اسی بلا میں مبتلا ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ

[3] یعنے کاموں میں جیسے فقرا اور محتاجین کو کھلانے پلانے مدرسہ اور مشائخ اور سرا بنانے مجاہدین کے لیے جہاد کا سامان کر دینے طالب علموں کی خوراک اور پوشاک طیار کر دینے ۱۲ منہ

بَابُ ۱۳ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ
وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا
لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ
وَالطَّلُّ النَّدَى ۔

بَابُ ۱۴ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِنْ
غُلُولٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ
تَعَالَى قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ
يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ۔

بَابُ ۱۵ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ
لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔
۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

باب ریا کی نیت سے خیرات کرنا[1]
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانوں اپنی خیرات کو احسان
جتا کر اور فقیر کو ستا کر برباد نہ کرو اس شخص کی طرح جو لوگوں کے دکھاوے کے
لیے اپنا مال خرچتا ہے اور اس کو اللہ اور آخرت کے دن کا یقین نہیں اخیر
آیت واللہ لا یہدی القوم الکافرین تک[2]۔ ابن عباسؓ نے کہا اس آیت
میں جو صلدا کا لفظ ہے اُس کا معنے (صفا چٹ) یعنے اس پر کچھ نہ رہا اور
عکرمہ نے کہا وابل زور کا مینہ اور طل کہتے ہیں شبنم (اوس کو)[3]

باب چوری کے مال میں سے خیرات قبول نہ ہوگی وہی خیرات قبول
ہوگی جو حلال کمائی سے دی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورہ بقرہ میں فرمایا
نرمی سے جواب دے دینا اور فقیر کی سخت باتوں سے درگذر کرنا اس خیرات سے
بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ تو بے نیاز تحمل والا ہے[4]۔

باب حلال کمائی میں سے خیرات قبول ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اللہ سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے
اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا[5] جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے
اچھے کام کیے اور نماز درستی سے ادا کی اور زکوٰۃ دی اُن کو پروردگار
پاس اُن کا ثواب ملے گا نہ اُن کو ڈر ہوگا نہ غم۔
ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابوالنضر سالم بن
ابی امیہ سے سُنا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے
بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں
نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

---

۱ یعنی لوگوں کو دکھلانے کے لیے تاکہ لوگ تعریف کریں اور سخی کہلائیں ایسی خیرات سے بجائے ثواب کے اور عذاب ہوگا ۱۲ منہ ۲ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے احسان جتانے والے اور فقیر کو ستانے والے کی تشبیہ دی ریا کار کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ ریا کار کی خیرات اس سے بھی بڑھ کر لغو اور بے فائدہ اور برباد ہے ۱۲ منہ ۳ اس سورت میں آگے وابل اور طل کا لفظ آیا ہے امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق ان کی تفسیر کر دی ۱۲ منہ ۴ اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب چوری کے مال میں سے خیرات کرے گا تو جن لوگوں پر خیرات کرے گا اُن کو جب اس کی خبر معلوم ہوگی تو وہ رنجیدہ ہونگے اُن کو ایذا ہوگی ۱۲ منہ ۵ اس آیت کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اس کی توجیہ یوں کی ہے کہ آیت میں صدقات سے وہی صدقے مراد ہیں جو حلال مال سے دیئے جائیں کیونکہ اس کے آگے یہ بیان فرمایا ہے ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون اخیر تک ۱۲ منہ

تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ وَّقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

حلال کمائی سے ایک کھجور برابر صدقہ کرے اور اللہ حلال کمائی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے داہنے ہاتھ لیتا ہے[1] پھر صدقہ دینے والے کے فائدے کے لیے اس کو پالتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنا بچھیرا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ برابر ہو جاتا ہے عبدالرحمٰن کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن بلال نے بھی عبداللہ بن دینار سے روایت کیا[2]۔ اور ورقا نے اس کو عبداللہ بن دینار سے روایت کیا اس نے سعید بن لیسار سے اس نے ابوہریرہؓ سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مسلم بن ابی مریم اور زید بن اسلم اور سہیل نے اس کو ابو صالح سے روایت کیا اس نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابٌ ۱۶ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ ۞

باب اس زمانہ کے آنے سے پہلے جب کوئی صدقہ نہ لیگا صدقہ دینا

۲۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَّمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا ۞

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے معبد بن خالد نے کہا میں نے حارثہ بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خیرات کرو کیونکہ ایک زمانہ تم پر ایسا آنے والا ہے کہ آدمی خیرات لے کر چلے گا اور کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو اس کو قبول کرے جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا آج تو مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے[3]۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلَ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد ذکوان نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ تم میں دولت ریل پیل ہو کر ابل نہ پڑے یہاں تک کہ مالدار کو یہ فکر رہے گی اس کی خیرات کون لے گا اور کسی شخص کو خیرات دینے لگے گا تو وہ کہے گا مجھے کیا کرنا ہے

[1] حدیث میں ہے کہ اللہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یعنی ایسا نہیں کہ اس کے ایک ہاتھ میں دوسرے ہاتھ سے قوت کم ہو جیسے مخلوقات میں ہوا کرتا ہے اہل حدیث اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں کی تاویل اور تحریف نہیں کرتے اور ان کو اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں امام ترمذی نے کہا یوں کہنا کہ اللہ کے ہاتھ ہیں تشبیہ نہیں ہے بلکہ تشبیہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہیں ۱۲ منہ [2] سلیمان کی روایت کو خود مؤلف نے اور ابو عوانہ نے وصل کیا اور ورقا کی روایت کو امام بیہقی اور ابوبکر شافعی نے اپنی فوائد میں اور مسلم کی روایت کو قاضی یوسف بن یعقوب نے کتاب الزکوٰۃ میں اور زید بن اسلم اور سہیل کی روایتوں کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] قیامت کے قریب زمین کی ساری دولت باہر نکل آئے گی اور لوگ کم رہ جائیں گے ایسی حالت میں کسی کو مال کی احتیاج نہ ہوگی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت کو غنیمت سمجھو جب تم میں محتاج لوگ موجود ہیں اور جتنی ہو سکے خیرات کر لو حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قیامت کے قریب ایسے جلد جلد انقلاب ہوں گے کہ آج آدمی محتاج ہے کل امیر کبیر ہو گا ۱۲ منہ

۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ النَّبِيْلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْمُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْاٰخَرُ يَشْكُوْ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ إِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهُ أَلَمْ أُوْتِكَ مَالًا فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

ہم سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا ہم کو سعدان بن بشر نے خبر دی کہا ہم کو ابو مجاہد سعد طائی نے کہا ہم کو محل بن خلیفہ طائی نے کہا میں نے عدی بن حاتم سے سنا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں دو آدمی آپ پاس آئے ایک تو محتاجی کا شکوہ کرتا تھا اور دوسرا رستہ کی بے امنی کا[1]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رستہ کی بے امنی تو تھوڑی ہی مدت باقی ہے جب مکہ تک قافلہ روانہ ہو اور کوئی ضمانت کے طور پر ساتھ نہ ہو گا[2]۔ رہی محتاجی تو قیامت اس وقت تک برپا نہ ہو گی کہ تم میں سے کوئی اپنی خیرات لیے ہوئے گھومتا رہے گا اور کوئی ایسا نہ ملے گا جو خیرات قبول کرے پھر قیامت کے دن تم میں کوئی اللہ کے سامنے کھڑا ہو گا اس میں اور اللہ کے بیچ میں کوئی پردہ نہ ہو گا اور نہ کوئی درمیانی ترجمان ہو گا[3]۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیگا کیا میں نے تجھ کو (دنیا میں) روپیہ نہیں دیا تھا، وہ عرض کرے گا کیوں نہیں بیشک تو نے دیا تھا۔ پھر فرمائے گا کیا میں نے دنیا میں رسول نہیں بھیجے تھے، وہ عرض کرے گا کیوں نہیں تو نے بھیجے تھے پھر اپنے داہنے طرف دیکھے گا تو آگ بائیں طرف دیکھے گا تو آگ تم میں ہر شخص کو آگ سے بچنا چاہیے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی دے۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی کہے[4]

۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْأُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرٰى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً يَلُذْنَ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کوئی شخص خیرات کا سونا لیے ہوئے گھومتا پھرے گا پھر کسی کو نہ پائے گا جو وہ خیرات اس سے لے لے اور ایسا بھی ایک شخص نظر آئے گا جس کی پناہ میں چالیس

---

[1] کہ راہ میں مسافر کو لوٹ لیتے ہیں یعنی رہزنی کرتے ہیں ۱۲ منہ [2] لفظی ترجمہ یوں ہے یہاں تک کہ مکہ تک قافلہ نکلے گا اور کوئی خفیر ہمراہ نہ ہو گا خفیر کہتے ہیں اس شخص کو جو عرب کے ملک میں ہر ہر قبیلے میں سے جہاں تک اس کی حد ہوتی ہے قافلہ کے ساتھ رہتا ہے وہ رستہ بھی بتلاتا ہے اور لٹیروں سے حفاظت بھی کرتا ہے ۱۲ منہ [3] جو ترجمہ کر کے بندے کا کلام اللہ سے عرض کرے اور اللہ کا ارشاد بندے کو سنائے بلکہ خود اللہ جل جلالہ کلام فرمائے گا ۱۲ منہ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں اگر آواز اور حروف نہیں ہیں تو بندہ سنے گا کیسے اور سمجھے گا کیسے ۱۲ منہ [4] یعنے اگر خیرات نہ دے سکے تو نرمی کے ساتھ جواب دے بھائی اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے معاف کرو گھڑکنا جھڑکنا منع ہے ۱۲ منہ

بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ ؂

بَابُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالْقَلِيْلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ؂

۳۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيْرٍ فَقَالُوْا مُرَائِيٌ وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا فَنَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمُ الْاٰيَةَ ؂

۳۴ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عورتیں رہیں گی کیونکہ مرد کم ہوں گے عورتیں بہت ہوں گی۔[1]

باب کھجور کا ٹکڑا یا تھوڑا سا بھی صدقہ دے کر دوزخ آگ سے بچنا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو لوگ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اور نیت ٹھیک رکھ کر اپنے مال خرچ کرتے ہیں اُن کی خیرات کی مثال ایک باغ کی طرح ہے من کل الثمرات تک۔[2]

ہم سے ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو النعمان حکم بن عبد اللہ بصری نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سلیمان اعمش سے اُنہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے ابو مسعودؓ انصاری سے جب صدقہ کی آیت اُتری[3]۔ اُس وقت ہم حمالی (مزدوری) کیا کرتے تھے ایک شخص (عبد الرحمٰن بن عوفؓ) آئے اُنہوں نے بہت سی خیرات کی لوگ کہنے لگے یہ ریا کار ہے اور ایک دوسرا شخص (ابو عقیل) آیا اُس نے ایک صاع کھجور صدقہ دی تو لوگ کہنے لگے اللہ اس کے ایک صاع کا محتاج نہیں ہے تب سورہ براءۃ کی آیت اُتری جو لوگ خوشی سے صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعنہ کرتے ہیں اور اُن (غریب) مسلمانوں پر جن کو محنت کی کمائی کے سوا زیادہ مقدور نہیں آخیر آیت تک[4]۔

ہم سے سعید بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ یحییٰ بن سعید نے کہا ہم سے اعمش نے اُنہوں نے شقیق سے انہوں ابو مسعودؓ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم کو

---

[1] قیامت کے قریب یا تو عورتوں کی پیدائش بڑھ جائے گی مرد کم پیدا ہوں گے یا لڑائیوں کی کثرت سے مردوں کی قلت ہو جائے گی ۱۲ منہ [2] یہ آیت سورہ بقرہ ۳۶ رکوع میں ہے اس آیت اور حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ صدقہ تھوڑا ہو یا بہت ہر طرح اُس پر ثواب ملے گا کیونکہ آیت میں مطلق اموالہم کا ذکر ہے جو قلیل اور کثیر سب کو شامل ہے ۱۲ منہ [3] خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم بہا وتزکیہم اخیر تک ۱۲ منہ [4] پیٹھ پر بوجھ لاد کر محنت مزدوری کر کے کچھ کماتے تھے تاکہ اللہ کی راہ میں خیرات کریں ۱۲ منہ [5] یہ طعنہ مارنے والے کمبخت منافق تھے اُن کو کسی طرح چین ہی نہ تھا عبد الرحمٰن بن عوف نے اپنا آدھا مال آٹھ ہزار درہم تصدق کر دیئے تو ان کو ریاکار کہنے لگے ابو عقیل بے چارے غریب آدمی نے محنت مزدوری کی کمائی سے ایک صاع کھجور اللہ کی راہ میں دی تو اس پر ٹھٹھا مارنے لگے کہ اللہ کو اس کی احتیاج نہ تھی ارے مردود اللہ کو تو کسی چیز کی احتیاج نہیں آٹھ ہزار کیا آٹھ کروڑ بھی ہوں تو اُس کے آگے بے حقیقت ہیں وہ تو دل کی نیت کو دیکھتا ہے ایک صاع کھجور بھی بہت ہے ایک کھجور بھی کوئی خلوص کے ساتھ حلال مال سے دے تو وہ اللہ کے نزدیک مقبول ہے انجیل شریف میں ہے کہ ایک بڑھیا نے خیرات میں ایک دمڑی ڈالی لوگ اس پر ہنسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس بڑھیا کی خیرات تم سب سے بڑھ کر ہے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ ؞

۳۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ؞

۳۶- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

صدقہ کرنے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا وہاں مزدوری پر بوجھ اٹھاتا اور ایک مد اناج کماتا[۱] اور آج (ہم میں سے) کسی کے پاس ایک لاکھ درہم جمع ہیں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی نے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا انہوں نے کہا میں نے عدی بن حاتم سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (دوزخ کی) آگ سے بچو (صدقہ دے کر) گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا انہوں نے عروۃ بن الزبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت آئی مانگتی ہوئی[۲] اس کے ساتھ دو بیٹیاں تھیں اس کی میرے پاس کچھ نہیں تھا ایک کھجور تھی میں نے وہی اس کو دے دی اس نے وہ کھجور آدھی[۳] آدھی اپنی دونوں بیٹیوں کو دے دی اور خود کچھ نہیں کھائی پھر کھڑی ہو کر چل دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے میں نے یہ حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم میں جو کوئی ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی آفت میں پھنس جائے۔ تو وہ اس کے لیے (قیامت کے دن) دوزخ سے آڑ ہوں گے[۴]۔

---

[۱] اس میں سے صدقہ دیتا سبحان اللہ صحابہ کی محنت مزدوری کا ایک مد غلہ جو وہ اللہ کی راہ میں دیتے ہمارے ہزاروں لاکھوں روپیہ دینے سے زیادہ ثواب رکھتا تھا مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے ہمارے ملک کے وزن سے اڑھائی پاؤ کے قریب ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا اس عورت کا نام نہیں معلوم ہوا نہ اس کی بیٹیوں کے ۱۲ منہ [۳] یعنی اس کی بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی فکر رکھے ان کو کھلائے پلائے مصیبت اٹھائے ۱۲ منہ [۴] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس عورت نے ایک کھجور کے دو ٹکڑے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کو دئیے جو نہایت قلیل صدقہ ہے اور باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دوزخ سے بچاؤ کی بشارت دی میں کہتا ہوں اس کی تکلیف کی حاجت نہیں باب میں دو مضمون تھے ایک تو کھجور کا ٹکڑا دے کر دوزخ سے بچنا دوسرے قلیل صدقہ دینا تو عدی کی حدیث سے پہلا مطلب ثابت کیا اور حضرت عائشہؓ کی حدیث سے دوسرا مطلب انہوں نے بہت قلیل صدقہ دیا یعنی ایک کھجور ۱۲ منہ

بَابُ ۱۸ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلَى آخِرِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ الْآيَةَ ۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ ۔

بَابُ ۱۹ ۔ ۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ

باب تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینے کی فضیلت

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ منافقون میں) فرمایا اور ہم نے جو تم کو دیا اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ موت تم پر آن پڑے آخیر آیت تک اور (سورہ بقرہ میں فرمایا) مسلمانو ہم نے جو تم کو دیا اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آن پہنچے کہ جس دن نہ بیچ کھوچ ہو گی نہ دوستی نہ سفارش چلے گی آخیر آیت تک[1]۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابوزرعہ نے کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے ایک شخص[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ کس صدقے میں زیادہ ثواب ملے گا آپ نے فرمایا جب تو تندرستی کی حالت میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے محتاجی سے ڈر کر مالداری[3] کی طمع رکھ کر خیرات کرے اور اتنی دیر مت کر کہ جان حلق میں آ پہنچے اس وقت تو کہے فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اب تو فلانے کا مال ہو ہی چکا[4]۔

باب[5] ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی بیبیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم میں سب سے پہلے آپ سے کون ملے گا[6] آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں پھر وہ ایک چھڑی لے کر اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں تو سودہ

---

[1] ان آیتوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ صدقہ دینے میں جلدی کرنا چاہیئے ایسا نہ ہو موت آن دبوچے اس وقت کف افسوس ملتا رہے اگر جیتا رہے اور جیتا تو صدقہ دیتا یہ کرتا وہ کرتا باب کا مطلب بھی قریب قریب یہی ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ابوذرؓ تھے ۱۲ منہ [3] یعنے آدمی اچھی طرح صحیح و سالم چاق اور چست ہو مال کمانے کی خواہش ہو نفس بخیلی کر رہا ہو محتاجی کا اندیشہ لگا ہو آئندہ یہ توقع ہو کہ ہم مالدار ہو جائیں گے اگر مال جوڑتے رہیں گے ۱۲ منہ [4] یعنے اب تیرا مال کہاں رہا کوئی دم کا تو مہمان ہے جو کچھ تیرا مال متاع ہے وہ گویا دوسروں کا ہو گیا ۱۲ منہ [5] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا یہ اگلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ [6] یعنے سب بیبیوں میں پہلے کس بی بی کا انتقال ہوگا ۱۲ منہ

أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ ○

کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے نکلے بعد (جب سب بیبیوں میں پہلے حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا تو ہم سمجھے کہ ہاتھ کی لمبائی سے خیرات کرنا مراد تھا اور وہ سب بیبیوں میں پہلے آپ سے ملیں اور خیرات کرنا اُن کو بہت پسند تھا[1]۔

بَابُ ٢٠ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهِ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

باب لوگوں کے سامنے خیرات کرنا (جائز ہے) اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا جو لوگ رات دن اپنے مال چھپ کر اور کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں اُن کو اپنا ثواب اُن کے مالک کے پاس ملے گا نہ ان کو ڈر رہو گا نہ غم[2]۔

بَابُ ٢١ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَقَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○

باب چھپ کر خیرات کرنا (افضل ہے) اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (جو اوپر گذر چکی ہے) اور ایک وہ مرد جس نے اتنی چھپا کر خیرات کی کہ داہنا ہاتھ جو خرچ کرتا ہے بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں فرمایا اگر تم کھلم کھلا خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور جو چھپاؤ اور محتاجوں کو پہنچاؤ تو اور زیادہ اچھا ہے اللہ تمہاری برائیاں اُتار دے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

بَابُ ٢٢ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ○

باب اگر کسی نے نادانستہ (معلوم نہ تھا) مالدار کو صدقہ دے دیا تو اس کا ثواب مل جائے گا[3]۔

١٣٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

---

[1] وہ کاتی تھیں محنت مشقت کرتی تھیں اور جو اس سے حاصل ہوتا وہ اللہ کی راہ میں خیرات کر دیتیں اکثر علماء نے یہی کہا ہے کہ طول یدہا اور کانت کی ضمیروں سے حضرت زینب مراد ہیں گو اُن کا ذکر اس روایت میں نہیں ہے کیوں کہ اُس امر پر اتفاق ہے کہ آنحضرت کی وفات کے بعد سب بیبیوں میں پہلے حضرت زینب ہی کا انتقال ہوا لیکن امام بخاری نے تاریخ میں جو روایت کی اُس میں اُم المومنین سودہ کی صراحت ہے اور یہ مشکل ہے اور ممکن ہے یوں جواب دینا کہ جس جگہ میں یہ سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا وہاں حضرت زینب موجود نہ ہوں گی اور جتنی بیبیاں وہاں موجود تھیں ان سب میں پہلے حضرت سودہ کا انتقال ہوا اگر ابن حبان کی روایت میں یوں ہے کہ اس وقت کی سب بیبیاں موجود تھیں کوئی باقی نہ رہی تھیں اس حالت میں یہ احتمال چل نہیں سکتا واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] اس آیت سے علانیہ خیرات کرنے کا جواز نکلا گو پوشیدہ خیرات کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں ریا کا اندیشہ نہیں رہتا کہتے ہیں یہ آیت حضرت علیؓ کی شان میں اتری ان کے پاس چار اشرفیاں تھیں ایک دن کو دی ایک رات کو ایک علانیہ ایک چھپ کر ۱۲ منہ [3] یعنے نفل صدقے کا لیکن فرض صدقہ یعنے زکوٰۃ وہ اگر مالدار کو پہنچے گو اس کو معلوم نہ ہو بعد کو معلوم ہوا تو دوبارہ دینا چاہیئے اکثر اماموں کا یہی قول ہے لیکن ابوحنیفہ اور محمدؒ کے نزدیک دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں اُن کی دلیل یہی حدیث ہے ۱۲ منہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

بَابُ ۲۳ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ ۔

۱۴۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل کا) ایک شخص کہنے لگا میں (آج رات کو) ضرور خیرات کروں گا پھر وہ (رات کو اپنی خیرات لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں ڈال دی صبح کو لوگ باتوں میں کہنے لگے چور کو خیرات ملی یہ سن کر وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے۔ میں (آج رات کو) اور ایک خیرات کروں گا۔ خیر پھر (رات کو) اپنی خیرات لے کر نکلا اور ایک کنچنی کے ہاتھ میں ڈال آیا صبح کو لوگ باتیں بنانے لگے (عجیب بات ہے) رات کو ایک کنچنی کو خیرات ملی یہ سن کر اس نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے کنچنی کو خیرات پہنچے پر میں آج رات کو ضرور ایک خیرات ادا کروں گا پھر رات کو خیرات لے کر نکلا اور ایک مالدار آدمی کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ لگے باتیں کرنے دیکھو مالدار کو خیرات ملی یہ سن کر وہ بولا یا اللہ چور اور کنچنی اور مالدار ان سب کو خیرات پہنچنے پر تیرا شکر کرتا ہوں پھر ایک آنے والا اس کے پاس آیا اور کہنے لگا تیری تینوں خیراتیں قبول ہوئیں چور کی اس وجہ سے شاید وہ اس رات خیرات پا کر (چوری سے باز رہے کنچنی کی اس لیے شاید وہ زنا سے پرہیز کرے مالدار کی اس لیے کہ شاید وہ سوچے اس کو عبرت ہو اور اللہ نے جو اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔

باب اگر باپ ناواقفی سے اپنے بیٹے کو خیرات دیدے اس کو معلوم نہ ہو

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے کہا ہم سے ابوالجویریہ (حطان بن خفاف) نے اُن سے معن بن یزید صحابی نے بیان کیا اُنہوں نے کہا میں نے اور میرے باپ یزید اور میرے دادا (اخنس بن حبیب) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھایا اور میں ایک مقدمہ آپ کے پاس لے کر گیا ہوا یہ کہ میرے باپ یزید نے

ف ۱ جیسا تجھے منظور تھا ویسا ہی ہوا تیری کچھ حکمت اسی میں تھی کہ چور کو میری خیرات دلوا دی ۱۲ منہ ف ۲ یعنے خواب میں اس کو بتلایا گیا یا ہاتف غیب نے ندا دی یا اس زمانہ کے پیغمبر نے اس سے کہا ۱۲ منہ ف ۳ حدیث سے معلوم ہوا کہ ناواقفی سے اگر غیر مستحق کو صدقہ دیا جائے تو بھی اللہ قبول کر لیتا ہے دینے والے کو ثواب مل جاتا ہے اور اوپر گذر چکا کہ امام ابوحنیفہ اور محمد کے نزدیک فرض زکوٰۃ میں بھی یہی حکم ہے ۱۲ منہ

يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ ۔

خیرات کی کچھ اشرفیاں نکالیں اور مسجد میں ایک شخص[1] کے پاس رکھوا آیا میں اُس کے پاس گیا اور وہ اشرفیاں لے لیں۔ اپنے باپ پاس لایا۔ وہ کہنے لگا خدا کی قسم میرا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ خیرات تجھ کو پہنچے آخر میں اور وہ جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے[2] آپ نے فرمایا یزید تیری نیت پوری ہو گئی اور معن جو تو نے لیا وہ تیرا ہو گیا[3]۔

بَابُ ۲۴ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ ۔

باب داہنے ہاتھ سے خیرات دینا بہتر ہے۔

۱۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنہوں نے عبید اللہ عمری سے اُنہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے اُنہوں نے حفص بن عاصم سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا ایک تو عادل بادشاہ دوسرے وہ جوان جو جوانی کی امنگ سے اللہ کی عبادت میں رہا تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے[4] چوتھے وہ دو مرد جنہوں نے اللہ کے لیے محبت رکھی پھر اُس پر قائم رہے اور محبت ہی پر جدا ہوئے (مر گئے) پانچویں وہ مرد جس کو ایک شاندار خوبصورت عورت نے (بُرے کام کے لیے) بلایا وہ کہنے لگا میں اللہ سے ڈرتا ہوں چھٹے وہ مرد جس نے داہنے ہاتھ سے ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو اُس کی خبر نہ ہوئی[5] ساتویں وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] اُس نے مجھ کو مستحق سمجھ کر دے دیں ۱۲ منہ [3] معن کہتے تھے کہ تم نے فقیروں کو دینا چاہا تھا میں بھی فقیر ہوں میں نے لے لیا تو کیا یزید کہتے تھے واہ واہ میں نے فقیروں کے لیے یہ مال نکالا تھا نہ تیرے لیے ۱۲ منہ [4] امام اعظم اور امام محمد کا یہی قول ہے کہ اگر ناواقفی میں باپ بیٹے کو فرض زکوٰۃ بھی دے دے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ اعادہ واجب ہے اور اہل حدیث کے نزدیک ہر حال میں ادا ہو جاتی ہے بلکہ عزیز اور قریب لوگوں کو جو محتاج ہوں زکوٰۃ دینا اور زیادہ ثواب ہے سید علامہ نے کہا متعدد دلائل اس پر قائم ہیں کہ عزیزوں کو خیرات دینا زیادہ افضل ہے خیرات فرض ہو یا نفل اور عزیزوں میں خاوند اور اولاد کی صراحت ابوسعید کی حدیث میں موجود ہے ۱۲ منہ [5] ایک نماز پڑھ کر آتا ہے تو پھر دوسری نماز کے لیے مسجد میں جانے کا خیال ہے ۱۲ منہ [6] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یہ مبالغہ ہے یعنے ایسے پوشیدہ طور سے صدقہ دیا کہ اگر بائیں ہاتھ کو ایک عقل والا شخص فرض کیا جائے تو بھی اُس کو خبر نہ ہو بعضے بزرگان دین خیرات کا روپیہ چپکے سے مسجد میں رکھ کر چلے جاتے تاکہ کسی کو ان کا پتہ معلوم نہ ہو بعضے یوں کرتے کہ فقیر اور محتاج سے ایک روپیہ کی چیز دس روپیہ کو خرید کرتے تاکہ اُس کو فائدہ ہو اور ظاہر میں کوئی احسان نہ معلوم ہو ۱۲ منہ

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ؞

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا

بَابٌ ۲۵ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ ؞

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ

کے آنسو بہ نکلے[1]۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو سعید بن خالد نے کہا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خیرات کرو قریب میں تم پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ آدمی اپنی خیرات لے کر چلے گا ایک شخص زکوٰۃ دینے جائے گا وہ کہے گا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا آج تو مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں[2]۔

باب اگر کوئی شخص اپنے خدمت گار (نوکر یا غلام) کو صدقہ دینے کا حکم دے اپنے ہاتھ سے نہ دے اور ابوموسیٰ اشعری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے کہ وہ خدمت گار بھی صدقہ دینے والوں میں گنا جائے گا[3]۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بہ شرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو[4]۔ تو عورت کو بھی خیرات کرنے کا ثواب ملے گا جیسے خاوند کو اس مال کے کمانے کی وجہ سے

---

[1] دوسری حدیثوں میں آٹھواں وہ شخص مذکور ہے جو جہاد میں مسلمانوں کو بچا بچائے جب مسلمان بھاگ نکلیں نواں وہ جو بچپنے میں قرآن سیکھے اور بڑا ہو کر اس کو پڑھتا رہے دسواں وہ جو نماز کا وقت دریافت کرنے کیلئے سورج کو دیکھتا رہے گیارھواں وہ جو بات کرے تو علم کی بات کر خاموش رہے تو علم کے ساتھ یا رہے اں وہ سوداگر جو سوداگری اور معاملہ میں سچی بات کہے تیرہواں وہ جو تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرضہ کم کر دے چودھواں وہ جو مسجد میں ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے پندرہواں وہ جو قرضدار کو قرضہ معاف کر دے سولھواں وہ جو تنگدست قرضدار پر خیرات کرے یا اس کو مہلت دے سترھواں وہ جو بے ہنر شخص کی خبرگیری کرے جو ہنر نہیں سیکھ سکتا کہ اس سے اپنی روٹی کمائے اٹھارہواں جو مجاہدین کی مدد کرے انیسواں جو تنگدست قرضدار کی بیسواں جو مکاتب کی مدد کرے اس کے چھڑانے میں اکیسواں جو غازی کے سر پر سایہ کرے بائیسواں جو تکلیف کے وقت وضو کرے تیئسواں جو اندھیرے میں مسجد کو جائے چوبیسواں جو بھوکے کو کھانا کھلائے پچیسواں جو بھوکے کو پیٹ بھر کر کھلائے چھبیسواں جو سوداگر خرید اور فروخت میں جھوٹی تعریف یا جھوٹی برائی نہ کرے اور [illegible] اخلاق اچھے ہوں مسلمان اور کافر سب کے ساتھ اٹھائیسواں جو یتیم کی پرورش کرے انتیسواں جو بیوہ کی پرورش کرے ان کے سوا اور لوگ بھی مذکور ہیں اور حافظ اور قسطلانی نے اُن کو تفصیل سے بیان کیا ہے کل شخصوں کی جن کو آخرت میں اللہ اپنے سایہ میں رکھے گا تعداد ۷۰ شخصوں تک پہنچ گئی ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس میں خیرات دینے کا حکم ہے اور مطلق ہمیشہ فرد کامل پر محمول ہوتا ہے اور فرد کامل یہی ہے کہ داہنے ہاتھ سے خیرات دے ۱۲ منہ [3] اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا مالک مال کو اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی اتنی خیرات کرے جو خاوند کو ناگوار نہ ہو اور اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے ۱۲ منہ

وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

اور داروغہ کو بھی اتنا ہی اور کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرنے کا

بَابُ ٢٦ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرَ عَلٰى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذٰلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ ۞

باب صدقہ وہی عمدہ ہے جس سے آدمی مالدار رہے[1]۔ اور جو شخص محتاج ہو کر خیرات کرے یا اُس کے بال بچے محتاج ہوں (تو ایسی خیرات درست نہیں) اسی طرح اگر قرضدار ہو تو صدقہ اور آزادی اور ہبہ پر قرض ادا کرنا مقدم ہوگا اور اُس کا صدقہ اس پر پھیر دیا جائے گا اور اس کو یہ درست نہیں کہ (خیرات دے کر) لوگوں کا پیسہ تباہ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] جو شخص (پرایا) لوگوں کا پیسہ اُڑانے کی نیت سے لے تو اللہ اس کو برباد کر دے گا البتہ اگر صبر اور تکلیف اٹھانے میں مشہور ہو تو اپنی خاص حاجت کو مقدم کر سکتا ہے[3] جیسے ابوبکر صدیقؓ نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا[4]۔ اور اسی طرح انصاری اپنی حاجت پر مہاجرین کی حاجت کو مقدم کیا[5] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو تباہ کرنے سے منع فرمایا ہے[6] تو جب اپنا مال تباہ کرنا منع ہوا تو پرائے لوگوں کا مال تباہ کرنا کبھی درست نہ ہوگا اور کعب بن مالک نے (جو جنگ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے) عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی توبہ کو اس طرح پورا کرتا ہوں کہ اپنا سارا مال اللہ اور رسول پر تصدق کرتا ہوں آپ نے فرمایا (نہیں) کچھ تھوڑا مال رہنے دے وہ تیرے حق میں بہتر ہے کعب نے کہا بہت خوب میں اپنا خیبر کا حصہ رہنے دیتا ہوں[7]۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

ہم سے عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک

---

[1] یعنی اپنا ضروری خرچہ وغیرہ محفوظ رکھ کر باقی خیرات کرے یہ نہیں کہ خیرات کر کے خود محتاج ہو جائے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے باب الاستقراض میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [3] مثلاً آپ بھوکا رہے اور فقیر کو کھلا دے مگر یہ نہیں کر سکتا کہ اس کے بال بچے بھوکے رہیں اور وہ سارا کھانا فقیروں کو لٹا دے ۱۲ منہ [4] اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے نکالا حضرت عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقے کا حکم دیا میں نے اپنے دل میں کہا میں آج ابوبکر سے بڑھ کر رہوں گا اور اپنا آدھا مال آنحضرتؐ پاس لے آیا بعد ابوبکر سارا مال لے آئے تو آنحضرت صلعم نے مجھ سے پوچھا عمرؓ تم اپنے بال بچوں کے لیے کیا چھوڑ آئے میں نے عرض کیا آدھا مال ابوبکرؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں اپنے بال بچوں کیلئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں سبحان اللہ ۱۲ منہ [5] ان کو اپنے مال اور جائداد میں شریک کر لیا یہاں تک کہ ایک انصاری نے اپنے بھائی مہاجر سے کہا بھائی میرے نکاح میں دو بیبیاں ہیں تم دونوں کو دیکھو جو پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں تم اس سے نکاح کر لو اس حدیث سے خود امام بخاری نے کتاب الہبہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [7] کعب کی حدیث خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کی ہے آپ نے کعب کو سارا مال خیرات کر دینے سے منع فرمایا اور ابوبکرؓ کو اجازت دیدی کیونکہ ابوبکر کا ایمان اور توکل اعلیٰ درجہ کا تھا کعب کو

عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ ۔

نے اُنہوں یونس سے اُنہوں زہری سے اُنہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عمدہ خیرات وہی ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مال دار رہے اور پہلے اُن لوگوں سے شروع کر جو تیری نگہبانی میں ہیں۔[1]

۴۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَعَنْ وُّهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حکیم بن حزام سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اُوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے اپنے بال بچوں عزیزوں کو دے[2] اور عمدہ خیرات وہی ہے جس کو دے کر آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہے گا اللہ اس کو بچائے گا اور جو کوئی بے پرواہی کی دُعا کرے گا اللہ اس کو بے پرواہ کر دے گا موسیٰ نے اس حدیث کو وہیب سے اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا ہے

۴۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْئَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خیرات اور سوال سے بچنے کا اور سوال کرنے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اُوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ

[1] پہلے اپنے بال بچوں اور متعلقین کو کھلا پلا اُن کی خبر گیری کر ان سے جو بچے وہ خیرات کر ۱۲ منہ [2] دوسری حدیث میں ہے اپنے ماں باپ بہن بھائی پھر دوسرے رشتہ داروں کو ایک حدیث میں ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اشرفی ہے آپ نے فرمایا اپنے اُوپر خرچ کر اس نے کہا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنی بی بی پر خرچ کر کہنے لگا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کر کہنے لگا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنے غلام لونڈی پر خرچ کر کہنے لگا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اب تجھ کو اختیار ہے اس کو امام نسائی نے نکالا ۱۲ منہ ۔

الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ ـ

بَابٌ ۲۷ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطٰى لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ
لَا يُتْبِعُوْنَ مَا أَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا أَذًى اَلْآيَةَ ـ

بَابٌ ۲۸ مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيْلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَّوْمِهَا
۷۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ
عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ
قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ
يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيْلَ لَهُ فَقَالَ
كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ
فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ ـ

بَابٌ ۲۹ التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيْهَا ـ
۷۸ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ
قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ
مَعَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ

مانگنے والا ہے[1]۔

باب جو دے کر احسان جتائے اس کی مذمت کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے (سورہ بقرہ) میں فرمایا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے
ہیں پھر خرچ کیے پیچھے نہ احسان جتاتے ہیں نہ جس کو دیا اس کو ستاتے
ہیں اخیر آیت تک[2]۔

باب خیرات میں جلدی کرنا بہتر ہے
ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید سے
انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جلدی سے گھر میں تشریف
لے گئے تھوڑی دیر میں باہر نکلے میں نے آپ سے اس کا سبب
پوچھا یا کسی اور نے پوچھا آپ نے فرمایا خیرات کے مال میں سے
میں ایک سونے کا ٹکڑا گھر میں چھوڑ آیا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ وہ رات
کو میرے پاس رہے میں نے اس کو بانٹ دیا[3]۔

باب خیرات کے لیے لوگوں کو تحریک کرنا اور سفارش کرنا
ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم
سے عدی بن ثابت نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن
عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نکلے
(مدینہ کے باہر تشریف لے گئے) وہاں دو رکعتیں عید کی نماز کی پڑھیں
اس سے پہلے یا پیچھے نفل نہیں پڑھا پھر عورتوں کی طرف مڑے
ان کو نصیحت کی اور خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنا کنگن پھینکنے

---

۱ اس سے وہ قول رد ہوتا ہے جو لینے والے ہاتھ کو اونچا کہتے ہیں بعضے بزرگوں نے خیرات دیتے وقت یوں دی ہے کہ اپنا ہاتھ نیچے رکھا اور فقیر سے کہا کہ اوپر سے اٹھالے اور یہ ادب اور کسر نفس ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ظاہر ہے کیونکہ جب کوئی آدمی خود محتاج ہو کر خیرات کرے گا تو اس کو سوال کرنے کی ضرورت پڑے گی اور اپنا ہاتھ نیچا کرنا ہوگا ۱۲ منہ ۲ اس باب میں امام بخاری نے قرآن شریف کی آیت پر اکتفا کی اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید اُن کی شرط پر کوئی حدیث اُن کو نہ ملی ہوگی امام مسلم نے ابوذرؓ سے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں کرنے کا ایک تو وہ جو دے کر احسان جتائے دوسرے جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال چلائے تیسرے جو اپنی ازار لٹکائے ۱۲ منہ ۳ حدیث سے یہ نکلا کہ خیرات اور صدقے میں جلدی کرنا بہتر ہے ایسا نہ ہو موت آجائے یا مال باقی نہ رہے اور ثواب سے محروم رہ جائے ۱۲ منہ

الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ.

۴۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ

۵۰ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ.

۵۱ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ.

بَابٌ الصَّدَقَةُ فِيمَا اسْتَطَاعَ

۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

لگی کوئی بالی۔[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو بردہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے کہا ہم سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا یا کوئی شخص اپنی غرض بیان کرتا تو آپ (دوسرے لوگوں سے) فرماتے تم بھی سفارش کرو تم کو ثواب ملے گا اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا حکم دے گا۔[2]

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا (خیرات کو) مت روک ورنہ تیرا رزق بھی روکا جائے گا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے عبدہ سے یہی حدیث روایت کی اس میں یہ ہے مت گن ورنہ اللہ بھی تجھے شمار سے دے گا۔[3]

باب جہاں تک ہو سکے خیرات کرنا

ہم سے ابو عاصم (ضحاک) نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے

---

[1] باب کی مطابقت ظاہر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خیرات کرنے کے لیے رغبت دلائی ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ حاجت مندوں کی حاجت اور غرض پوری کرنا یا ان کے لیے سعی اور سفارش کرنا بڑا ثواب ہے کیونکہ خلق خدا کی راحت رسانی ہے جس سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں ہے اہل اللہ اور بزرگ لوگ ارباب حاجات کی سفارش کرتے ہیں کبھی دریغ نہیں کرتے اور ان کی حاجتیں پوری کرانے کے لیے امراء اور دنیاداروں کے پاس جانا بھی گوارا کرتے ہیں اور ذلت اور خفت بھی اٹھاتے ہیں مگر جو ثواب اس میں حاصل ہوتا ہے اس کے مقابلہ میں اس ذلت اور خفت کو کوئی چیز نہیں سمجھتے بلکہ خوش ہوتے ہیں البتہ فقراء اپنی خاص حاجتیں ارباب دنیا کے پاس نہیں لے جاتے بلکہ فقر و فاقہ میں بسر کر لیتے ہیں اور اپنی کل حاجتیں پروردگار ہی سے طلب کرتے ہیں سچے فقیر کی ایک بڑی شناخت یہ بھی بیان کی ہے کہ وہ دوسرے بندگان خدا کے کام اور حاجتیں پوری کرنے کے لیے دوڑتا پھرے محنت اور مشقت اٹھائے مگر اپنی کوئی حاجت کسی دنیادار کے پاس نہ لے جائے ۱۲ منہ [3] اور جو بے گنے بے حساب خیرات کرے گا اللہ بھی بے شمار رزق دے گا ۱۲ منہ

أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوعِي
فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ۔

بَابٌ ۳۱ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ۔

۵۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ
قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا
قَالَ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ فَكَيْفَ قَالَ
قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَ
جَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ
قَالَ سُلَيْمَانُ قَدْ كَانَ يَقُولُ الصَّلٰوةُ وَ
الصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ
الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هٰذِهِ أُرِيدُ وَلٰكِنِّي أُرِيدُ
الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ
عَلَيْكَ مِنْهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ
بَيْنَهَا وَبَيْنَكَ بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ
الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ
قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ
قُلْتُ أَجَلْ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ
فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا أَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي

اسماء بنت ابی بکرؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں آپ
نے فرمایا تھیلیوں میں بند کر کے روپیہ پیسہ مت رکھ ورنہ اللہ بھی تیرا
رزق بند کر کے رکھ لے گا جہاں تک ہو سکے خیرات کرتی رہ۔

باب خیرات سے گناہ اتر جاتے ہیں۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے
اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے
انہوں کہا حضرت عمرؓ نے فرمایا تم میں سے کس کو فتنوں کے باب
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے حذیفہؓ نے کہا
مجھ کو یاد ہے جس طرح آپ نے فرمایا حضرت عمرؓ نے کہا تیرا کیا کہنا
تو بڑا بہادر ہے[1]۔ اچھا کہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا میں
نے کہا آدمی کو اس کے گھر والوں بال بچوں (دوست) ہمسایوں
میں ایک فتنہ ہوتا ہے (ان کی محبت میں عبادت سے غافل رہتا
ہے) نماز اور صدقہ اور اچھی بات کہنے سے اس فتنے کا اتار ہو جاتا
ہے اعمش نے کہا ابو وائل کبھی یوں کہتے تھے نماز اور صدقہ اور اچھی
بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا یہ اتار ہیں اس فتنے کے حضرت
عمرؓ نے کہا میں اس فتنے کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر
کی موج کی طرح امنڈ آئے گا میں نے کہا امیر المومنین تم کو اس فتنے کا
ڈر نہیں تمہارے اور اس کے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے حضرت
عمرؓ نے کہا پھر وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا میں نے کہا نہیں
توڑا جائے گا انہوں نے کہا جب توڑا جائے گا تو پھر تو کبھی بند نہ ہو گا
میں نے کہا ہاں ابو وائل نے کہا ہم حذیفہ سے یہ پوچھنے میں ڈرے کہ
دروازے سے کیا مراد ہے ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو انہوں نے
پوچھا حذیفہ نے کہا دروازہ خود عمرؓ تھے ہم نے کہا کیا عمرؓ اس بات کو

[1] یعنی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر فتنوں اور فسادوں کو جو آپ کے بعد ہونے والے تھے پوچھتا رہتا دوسرے لوگوں کو اتنی جرأت نہ ہوتی
بے شک تو بہادری سے ان کو بیان کرے گا کیونکہ تو خوب جانتا ہے ۱۲ منہ۔

قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَّ ذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ۔

جانتے تھے انہوں نے کہا ہاں اس طرح (یقین کے ساتھ) جانتے تھے جیسے یہ کہ آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے وجہ یہ تھی کہ میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو اٹکل پچو بات نہ تھی ۔[1]

بَابٌ ۳۲ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب جس نے شرک (یا) کفر کی حالت میں خیرات کی پھر مسلمان ہو گیا ۔[2]

۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَّصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ أَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے، انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلائیے کفر کے زمانہ میں جو میں نے نیکیاں کی ہیں، جیسے خیرات کرنا، بردہ آزاد کرنا، ناطے والوں سے سلوک کرنا کیا اُن کا ثواب مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا تو جتنے نیک کام کر چکا ہے اُن کو قائم رکھ کر مسلمان ہوا ہے ۔[3]

بَابٌ ۳۳ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ۔

باب خدمت گار (بی بی، غلام، لونڈی، نوکر) اگر اپنے صاحب کے حکم سے خیرات کرے مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس کو ثواب ملے گا[4]

۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ

---

[1] یہ حدیث اُوپر گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صدقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ۱۲منہ [2] تو اس کو ثواب ملے گا بہت سے علماء نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ کافر نے جو نیکیاں کفر کے زمانہ میں کیں وہ سب لغو ہو جاتی ہیں کیونکہ کافر کی نیت صحیح نہیں اور نیت شرط ہے اعمال کی امام بخاری نے باب کی حدیث لاکران پر رد کیا اور یہ ثابت کیا کہ اگر کافر مسلمان ہو جائے تو کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا یہ اللہ جل جلالہ کی عنایت ہے اس میں کسی کا کیا اجارہ بادشاہ حقیقی کی پیغمبر نے جو فرمایا وہی قانون ہے ۱۲منہ [3] یعنے اسلام لانے سے تیری اگلی نیکیاں برباد نہیں ہو سکتیں بلکہ اور مضبوط ہو جاتی ہے اگر اسلام نہ لاتا تو وہ سب نیکیاں آخرت میں بیکار ہو جاتیں اس سے زیادہ تصریح دار قطنی کی روایت میں ہے اس میں یوں ہے جب کافر اسلام لاتا ہے اور اچھی طرح مسلمان ہو جاتا ہے تو اس کی ہر نیکی جو اس نے (اسلام سے پہلے) کی تھی لکھ لی جاتی ہے اور ہر برائی جو (اسلام سے پہلے) کی تھی میٹ دی جاتی ہے اس کے بعد ہر نیکی کا ثواب دس گنا سات سو گنے تک ملتا رہتا ہے اور ہر برائی کے بدل ایک برائی لکھی جاتی ہے مگر جب اللہ اس کو بھی معاف کر دے ۱۲منہ [4] یعنی بیکار مال تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو بھی ثواب ملے گا قسطلانی نے کہا خادم کے لفظ میں بی بی بھی آ گئی بعضوں نے خدمت گار اور بی بی میں فرق کیا ہے کہ بی بی بغیر خاوند کی اجازت کے اس کے مال میں سے خیرات کر سکتی ہے لیکن خدمت گار ایسا نہیں کر سکتا اکثر علماء کے نزدیک بی بی کو بھی اس وقت تک خاوند کے مال میں سے خیرات درست نہیں جب تک اجمالاً یا تفصیلاً اس نے اجازت نہ دی ہو اور یہی مختار ہے امام بخاری کے نزدیک یہ عرف اور دستور کے موافق ہے یعنی بی بی پکا ہوا کھانا وغیرہ ایسی تھوڑی چیزیں جن کے دینے سے کوئی ناراض نہیں ہوتا خیرات کر سکتی ہے گو خاوند کی اجازت نہ ملے مگر نقد اور بیش قیمت چیزیں بغیر خاوند کی اجازت کے خرچ [illegible]

زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ۔

خرابی نہ ڈالے[1] تو اس کو ثواب ملے گا (دینے کا) اور اس کے خاوند کو کمائی کا اور داروغہ کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا[2]

۵۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (خزانچی) داروغہ جو مسلمان اور امانت دار ہو صاحب کا حکم جاری کردے یا اس کا مال جو دلائے وہ پورا خوشی کے ساتھ اس کو دے جس کو دلایا گیا (اس میں سے اپنا حق نہ مانگے نہ دینے میں کنیا[3]) تو دو خیرات کرنے والوں میں کا ایک وہ ہوگا۔

بَابُ ۳۳ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ۔

باب عورت اپنے خاوند کے مال میں سے خیرات کرے یا اپنے خاوند کے گھر میں سے کسی کو کھلائے بشرطیکہ برباد کرنے کی نیت نہ ہو (تو اس کو ثواب ملے گا)

۵۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ح وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَازِنِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا ہم سے منصور بن معتمر اور اعمش دونوں نے بیان کیا انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے خیرات کرے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ حفص بن غیاث نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابووائل شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے (محتاج کو) کھانا کھلائے بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو تو عورت کو خیرات کا ثواب ملیگا

[1] مثلاً ایک لقمہ یا ایک روٹی خیرات کرے کہ خاوند کو تکلیف نہ ہو یہ نہیں کہ سارا کھانا اٹھا کر فقیروں کو دے دے اور گھر والے بھوکے رہیں ۱۲ منہ [2] داروغہ سے وہ مرد یا عورت مراد ہے جس کی حفاظت میں مودی خانہ رہتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنے ایسا ہوگا گویا دو شخصوں نے خیرات کی ایک تو مالک مال اور ایک اس کا داروغہ دونوں کو خیرات کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ۔

مِثْلُ ذٰلِكَ لَهٗ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَآ اَنْفَقَتْ۔

اور خاوند کو بھی اُتنا ہی اور داروغہ کو بھی اُتنا ہی خاوند کو کمانے کا اور عورت کو خرچ کرنے کا

۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابووائل شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرے تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو الگ ثواب ملے گا اور خاوند کو الگ کمانے کا اور داروغہ کو بھی اُتنا ہی[۱]

بَابٌ ۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب سورۂ واللیل کی اس آیت کا بیان

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى اَلْاٰيَةَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا۔

پھر جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور اللہ سے ڈرتا رہا اور اچھی بات یعنی اسلام کے دین کو سچا سمجھا تو ہم آسانی کی جگہ یعنی بہشت اس کے لیے آسان کر دیں گے۔ اور جس نے بخیلی کی اور آخرت کی پروا نہ کی، اخیر آیت تک اور فرشتوں کی اس دعا کا بیان یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے۔

۵۹ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے معاویہ بن ابی مزرد سے انہوں نے ابوالحباب سعید بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو بندوں پر گذرے جس دن صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) نہ اترے ہوں ان میں ایک تو یوں دعا کرتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے[۲] اور دوسرا یوں دعا کرتا ہے یا اللہ بخیل کا مال تباہ کر دے[۳]

[۱] امام بخاری نے اس حدیث کو تین طریقوں سے بیان کیا اور یہ تکرار نہیں ہے کیونکہ ہر ایک کے الفاظ جدا ہیں کسی میں اذا تصدقت المرأۃ ہے کسی میں اذا اطعمت المرأۃ ہے کسی میں من بیت زوجہا ہے کسی میں طعام بیتہا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تینوں کو برابر ثواب ملے گا لیکن دوسری روایت میں ہے کہ عورت کو مرد کا آدھا ثواب ملے گا قسطلانی نے کہا کہ داروغہ کو بھی ثواب ملے گا مگر مالک مال کی طرح اس کو دوگنا ثواب نہ ہوگا واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] یعنی جتنا مال اس نے نیک راہ میں خرچ کیا ہے تو اتنا ہی مال اس کو اور دے دوسری حدیث میں ہے کہ کسی بندے کا مال خیرات سے کم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۳] ابن ابی حاتم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری فاما من اعطیٰ واتقیٰ اخیر تک اور اس روایت سے باب میں اس آیت کے ذکر کرنے کی وجہ معلوم ہو گئی ۱۲ منہ

بَابُ ۳۶ مَثَلُ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ جُنَّتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَّتَانِ۔

بَابُ ۳۷ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا

باب صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ طاؤس سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو مردوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کُرتے (زرہیں) پہنے ہوں دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابوالزناد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال اُن دو شخصوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کُرتے چھاتیوں سے ہنسلیوں تک پہنے ہوں خرچ کرنے والا جب کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ کرتہ گویا پھیل جاتا ہے بالمبا چوڑا ہو کر سارا بدن ڈھانپ لیتا ہے انگلیوں تک بھی اور چلنے میں اس کے پاؤں کا نشان مٹتا جاتا ہے[1] اور بخیل جب کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ کر رہ جاتا ہے وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا عبداللہ بن طاؤس کے ساتھ اس حدیث کو حسن بن مسلم نے بھی طاؤس سے روایت کیا اس میں دو کرتے ہیں اور حنظلہ نے طاؤس سے دو زرہیں نقل کیا ہے اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں دو زرہیں ہیں[2]۔

باب محنت اور سوداگری کے مال میں سے خیرات کرنا بڑا ثواب ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو اپنی کمائی میں سے عمدہ چیز

---

[1] اتنا نیچا ہو جاتا ہے جیسے بہت نیچا کپڑا آدمی جب چلے تو زمین پر گھسیٹتا رہتا ہے اور پاؤں کا نشان میٹ دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ سخی آدمی کا دل روپیہ خرچ کرنے سے خوش ہوتا ہے اور کشادہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

[2] حسن بن مسلم کی روایت کو امام بخاری نے کتاب اللباس میں اور حنظلہ کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اور لیث بن سعد کی روایت اس سند سے نہیں ملی لیکن ابن حبان نے اُس کو دوسری سند سے لیثؒ سے نکالا کذا قال الحافظ ۱۲ منہ

مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَنِيٌّ حَمِيدٌ۔

بَابٌ ۳۸ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ۔

۶۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ۔

بَابٌ ۳۹ قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاةً

۶۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ

(اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے اگائیں آخر آیت غنی حمید تک[۱]۔

باب ہر مسلمان پر خیرات کرنا واجب ہے جس کے پاس مال نہ ہو اس کے لیے اچھی بات پر عمل کرنا یا اچھی بات دوسرے کو بتلانا بھی خیرات ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے باپ ابوبردہ عامر سے انہوں نے سعید کے دادا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مسلمان کو خیرات کرنا ضرور ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جس کے پاس مال نہ ہو آپ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور خیرات بھی کرے لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے آپ نے فرمایا تو اچھی بات پر عمل کرے[۲] اور بری بات سے باز رہے اس کے لیے یہی خیرات ہے۔

باب زکوٰۃ اور صدقہ میں کتنا مال دینا درست ہے اور ایک پوری بکری دینا۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے (ان کا نام نسیبہ تھا) ان کے پاس ایک بکری خیرات کی بھیجی گئی[۳] انہوں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں وہی گوشت ہے جو نسیبہ نے صدقہ کی بکری میں سے

[۱] امام بخاری نے اشارہ کیا اس روایت کی طرف جو مجاہد سے منقول ہے کہ کسب اور کمائی سے اس آیت میں تجارت اور سوداگری مراد ہے اور زمین سے جو چیزیں اگائیں ان سے غلہ اور کھجور وغیرہ مراد ہے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے ادب میں جو روایت نکالی اس میں یوں ہے کہ اچھی یا نیک بات کا حکم کرے ابو داؤد طیالسی نے اتنا زیادہ کیا اور بری بات سے منع کرے معلوم ہوا جو شخص نادار ہو اس کے لیے وعظ و نصیحت میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے ۱۲ منہ [۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھجوائی اس سے باب کا مطلب ثابت ہوا کہ پوری بکری صدقے میں دینا اب ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے اس بکری میں سے جو تھوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفہ کے طور پر بھیجا اس سے یہ نکلا کہ تھوڑا گوشت بھی صدقہ دے سکتے ہیں کیونکہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عائشہ کو بھیجنا کچھ صدقہ نہ تھا مگر ہدیہ تھا پس صدقہ کو اس پر قیاس کیا ابن منیر نے کہا امام بخاری نے یہ باب لا کر ان لوگوں کا رد کیا جو زکوٰۃ میں ایک فقیر کو اتنا دینا مکروہ سمجھتے ہیں کہ وہ صاحب نصاب ہو جائے امام ابوحنیفہ رح سے ایسا ہی منقول ہے لیکن امام محمد نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں ۱۲ منہ

هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

بَابُ زَكٰوةِ الْوَرِقِ۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۴۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو سَمِعَ اَبَاهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكٰوةِ

وَقَالَ طَاؤُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِاَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُوْنِيْ بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيْصٍ اَوْ لَبِيْسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

بھیجا ہے آپ نے فرمایا لاؤ اب اس کا کھانا درست ہوگیا[1]

باب چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی سے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عمرو بن یحیٰی مازنی سے انہوں نے اپنے باپ یحیٰی بن عمارہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ مہار اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیے چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (کھجور یا اناج یا میوہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے[2]

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے یحیٰی بن سعید نے کہا مجھ کو عمرو بن یحیٰی نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے سُنا انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث سنی[3]

باب زکوٰۃ میں (چاندی سونے کے سوا اور) اسباب کا لینا[4]

اور طاؤس نے کہا معاذ بن جبلؓ نے یمن والوں سے کہا زکوٰۃ میں مجھ کو جو اور جوار کے بدل سامان دو کپڑے جیسے کالی چادریں دھاری دار یا دوسرے لباس اس میں تم پر بھی آسانی ہوگی اور مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بھی بہتر ہوگا[5]۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ یعنے زکوٰۃ کا مال تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر حرام تھا مگر جب فقیر کو دے دیا اور فقیر نے اس میں سے کچھ تحفہ کے طور پر بھیجا تو وہ درست ہے کیونکہ ملک کے بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہے یہی مضمون بریرہؓ کی حدیث میں بھی وارد ہے جب بریرہؓ نے صدقہ کا گوشت حضرت عائشہؓ کو تحفہ میں بھیجا تھا تو آپؐ نے فرمایا ہو لہا صدقہ و لنا ہدیۃ ۱۲ منہ ۲؎ یہ حدیث ابھی اوپر باب زکوٰۃ خلیس یکسر میں گذر چکی ہے اور وسق اور اوقیہ کی مقدار بھی وہیں مذکور ہو چکی ہے پانچ اوقیہ دو سو درہم کے ہوتے ہیں ہر درہم چھ دانق کا ہر دانق آٹھ جو اور ۲/۵ جو کا تو درہم ۵۰ جو اور ۲/۵ جو کا ہوا بعضوں نے کہا درہم چار ہزار دو سو رائی کے دانوں کا ہوتا ہے اور دینار ایک درم اور ۳/۷ درم کا یا چھ ہزار رائی کے دانوں کا ایک قیراط ۱/۸ دانق کا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۳؎ اس سند کو بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عمرو بن یحیٰی کا سماع اپنے باپ سے معلوم ہو جائے جس کی اس میں صراحت ہے ۱۲ منہ ۴؎ جمہور علماء کے نزدیک زکوٰۃ میں چاندی سونے کے سوا دوسرے اسباب کا لینا درست نہیں لیکن حنفیہ نے اس کو جائز کہا ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ ۵؎ اس لیے کہ اول تو جو اور جوار کا مدینہ تک لاد کر لے جانے میں باربرداری کا خرچ بہت پڑتا دوسرے زکوٰۃ دینے والوں کو بھی اپنے گاؤں سے معاذ تک یہ غلہ لاد کر لانا دشوار ہوتا تیسرے اس وقت صحابہ کو مدینہ منورہ میں غلہ سے زیادہ کپڑوں کی احتیاج تھی تو معاذ نے زکوٰۃ میں اسی کا لینا مناسب سمجھا مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ روایت منقطع ہے طاؤس نے (باقی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرُعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِيْ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوْضِ۔

نے فرمایا خالد بن ولید نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ (سامان جنگ) اللہ کی راہ میں وقف کر دیے ہیں[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید کے دن) عورتوں کو فرمایا کچھ خیرات کرو اپنے زیور ہی میں سے سہی تو یہ نہیں فرمایا کہ اسباب کا صدقہ درست نہیں ہے پھر کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی کوئی گلے کا ہار اور آپ نے زکوٰۃ کے لیے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں کی[2]۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ عبد اللہ بن مثنیٰ نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ نے اُن سے انسؓ نے بیان کیا کہ ابو بکر صدیقؓ نے اُن کو فرض زکوٰۃ لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے رسولؐ کو دیا تھا اس نے یہ بھی تھا کہ جس پر ایک برس کی اونٹنی (زکوٰۃ بس) واجب ہو وہ اُس کے پاس نہ ہو دو برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے گی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اس کو دیدے گا اگر برس بھر کی اونٹنی جیسی زکوٰۃ میں دینا چاہیے اُس کے پاس نہ ہو اور نر اُونٹ دو برس کا ہو تو وہی لے لیا جائے گا اور نقد نہ دینا ہوگا[3]۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَاٰى اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ

ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی پھر آپ نے خیال کیا کہ عورتوں تک آواز

(بقیہ صفحہ سابقہ) معاذ سے نہیں سنا دوسرے یہ معاذ کا اجتہاد ہے اور صحابی کی رائے حجت نہیں ہے ۱۲ منہ۔:

[1] اس حدیث کو خود مؤلف نے آگے چل کر وصل کیا ہے اس سے امام بخاری نے یہ مطلب کہ زکوٰۃ میں اسباب دینا درست ہے اس طرح نکالا کہ اگر خالد نے ان چیزوں نے کو وقف کیا ہوتا تو ضرور ان میں سے کچھ زکوٰۃ میں دیتے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اگر خالد نے یہ وقف نہ کیا ہوتا تو زکوٰۃ میں کچھ چاندی سونا قیمت لگا کر نکالتے فلا حجۃ فیہ لبعضوں نے یوں توجیہ کی ہے کہ جب خالد نے مجاہدین کی سربراہی سامان سے کی اور یہ بھی زکوٰۃ کا ایک مصرف ہے تو گویا زکوٰۃ میں سامان دیا ہو المطلوب ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث موصولاً کتاب العیدین میں گذر چکی ہے اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ زکوٰۃ میں اسباب کا دینا درست ہے کیونکہ ان عورتوں کے سب زیور چاندی سونے کے نہ تھے جیسے ہار کہ وہ مشک اور لونگ سے بنا کر گلوں میں ڈالتیں مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ نفل صدقہ تھا نہ فرض زکوٰۃ کیونکہ زیور میں اکثر علماء کے نزدیک زکوٰۃ فرض نہیں ہے ۱۲ منہ

[3] یہ حدیث تفصیل کے ساتھ آگے آئے گی اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب واجب سے زیادہ اونٹنی زکوٰۃ میں ہی دینا درست ٹھہری تو اسباب کا دینا زکوٰۃ میں جائز ہوا مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں کوئی حجت نہیں بلکہ یہ ہماری دلیل ہے کیونکہ اگر زکوٰۃ میں قیمت کا لحاظ ہوتا تو پھر ان عمروں کے تفاوت کا معین کرنا ضرور نہ تھا ۱۲ منہ

النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ۔

بَابُ ۴۲ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔

بَابُ ۴۳ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَطَاءٌ إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا وَقَالَ سُفْيَانُ لَا تَجِبُ حَتَّى يَتِمَّ لِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً وَلِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي

نہیں پہنچی آپ ان کے پاس آئے بلال آپ کے ساتھ تھے اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے آپ نے اُن کو نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم دیا کوئی عورت پھینکنے لگی اور ایوب راوی نے اپنی کان اور حلق کی طرف اشارہ کیا[۱]۔

باب زکوٰۃ لینے وقت جو مال جدا جدا ہوں وہ اکٹھا نہ کیے جائیں

اور جو اکٹھا ہوں جدا جدا نہ کیے جائیں اور سالم نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے[۲]۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ نے اُن سے انسؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ کا بیان لکھ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی اس میں یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو ایک جا اور ایک جا مال کو جدا جدا نہ کیا جائے

باب اگر دو شخص شریک ہوں تو زکوٰۃ کا خرچہ حساب سے برابر برابر

ایک دوسرے سے مجرا لے اور طاؤس اور عطا نے کہا[۳] اگر دونوں شریکوں کے جانور الگ الگ ہوں اپنے اپنے جانور پہچانتے ہوں تو اُن کو اکٹھا نہ کریں گے[۴] اور سفیان ثوری نے کہا مشترک بکریوں میں زکوٰۃ نہ ہو گی جب تک ہر شریک کی چالیس بکریاں (یا اس سے زیادہ) نہ ہوں[۵]

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جو زیور ان کے کان اور گلے میں تھا وہ بلال کے کپڑے میں پھینکنے لگیں اور پر گزر چکا کہ ان کے بعضے زیور چاندی سونے کے نہ تھے جیسے گلے کے ہار وغیرہ پس معلوم ہوا کہ اسباب کا زکوٰۃ میں دینا درست ہے اور مخالفین جو اس جواب دیتے ہیں وہ گذر چکا ہے ۱۲منہ ۲۔ سالم کی روایت کو امام احمد اور ابو یعلی اور ترمذی وغیرہ نے وصل کیا ہے امام مالک نے موطا میں اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے مثلاً تین آدمیوں کی الگ الگ چالیس چالیس بکریاں ہوں تو ہر ایک پر ایک بکری زکوٰۃ کی واجب ہے زکوٰۃ لینے والا جب آیا تو یہ تینوں بکریاں ایک جگہ کر دیں اس صورت میں ایک ہی بکری دینا پڑے گی اسی طرح دو آدمیوں کی شرکت کے مال میں دو سو بکریاں ہوں تو اُن پر تین بکریاں زکوٰۃ کی لازم ہوں گی اگر وہ زکوٰۃ لینے والے جب آئے اس کو جدا جدا کر دیں تو دو ہی بکریاں دینا ہوں گی اس منع فرمایا کیونکہ یہ حق تعالے کے ساتھ فریب کرتا ہے معاذ اللہ وہ تو سب جانتا ہے ۱۲منہ ۳۔ اس کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں وصل کیا اور عبد الرزاق نے سفیان ثوری کی تعلیق کو وصل کیا ۱۲منہ ۴۔ بلکہ جدا جدا رہنے دیں گے اور اگر ہر ایک کا مال بقدر نصاب ہو گا تو اس میں سے زکوٰۃ لیں گے ورنہ نہ لیں گے مثلاً دو شریکوں کو چالیس بکریاں ہیں مگر ہر شریک کو اپنی اپنی بیس بکریاں علیحدہ اور معین طور سے معلوم ہیں تو کسی پر زکوٰۃ نہ ہو گی اور زکوٰۃ لینے والے کو یہ نہیں پہنچتا کہ دونوں کے جانور ایک جگہ کر کے ان کو چالیس بکریاں سمجھ کر ایک بکری زکوٰۃ کی لے ۱۲منہ ۵۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے لیکن امام احمد اور شافعی اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جب دونوں شریکوں کے جانور مل کر حد نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ لی جائے گی ۱۲منہ

اَبِی قَالَ حَدَّثَنِی ثُمَامَۃُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَہُ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّہُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَہُمَا بِالسَّوِیَّۃِ۔

کہا مجھ سے ثمامہ نے اُن سے انس رضؓ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضؓ نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی اس میں یہ تھا کہ جو مال دو شریکوں کا ہو تو وہ ایک دوسرے سے برابر برابر مجرا لیں[1]

بَابُ ۴۴ زَکوٰۃِ الْاِبِلِ۔

باب اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

ذَکَرَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّاَبُوْذَرٍّ وَّاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اس باب میں ابوبکر رضؓ اور ابوذر رضؓ اور ابوہریرہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روائتیں کیں ہیں[2]

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِہَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْھِجْرَۃِ فَقَالَ وَیْحَکَ اِنَّ شَاْنَہَا شَدِیْدٌ فَھَلْ لَّکَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّیْ صَدَقَتَہَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا مجھ سے ولید بن مسلم کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے ابوسعید خدری رضؓ سے ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو پوچھا (یعنے اگر آپ فرمائیے تو مدینہ میں ہجرت کر آؤں) آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ دیا کرتا ہے اُس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا تو پھر کیا ہے سمندروں کے اس پار (یعنے جس ملک میں تو رہے وہاں) عمل کرتا رہ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا

بَابُ ۴۵ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَّلَیْسَتْ عِنْدَہٗ۔

باب جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو۔[3]

۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی قَالَ حَدَّثَنِی ثُمَامَۃُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَہٗ فَرِیْضَۃَ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃُ الْجَذَعَۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ جَذَعَۃٌ وَّعِنْدَہٗ حِقَّۃٌ فَاِنَّہَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْحِقَّۃُ وَیَجْعَلُ مَعَہَا شَاتَیْنِ اِنِ اسْتَیْسَرَتَا لَہٗ اَوْ عِشْرِیْنَ

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہا مجھ سے ثمامہ نے اُن سے انس رضؓ نے بیان کیا کہ ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا یعنے جس کے پاس اتنے اونٹ ہو جائیں کہ چار برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا پڑے (یعنے ۶۱ سے ۷۵ تک) اور چار برس کی اونٹنی اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین برس کی ہو تو وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ اگر بکریاں اُس کے پاس ہوں تو دو بکریاں لے لی جائیں یا بیس درہم لیے جائیں اور جس کے پاس

---

[1] مثلاً دو شریکوں کی چالیس بکریاں ہوں تو زکوٰۃ لینے والا ایک بکری زکوٰۃ کی لے لے اب جس کے مال میں سے یہ بکری لی گئی ہو وہ اپنے شریک سے اس بکری کی آدھی قیمت وصول کرے یہ نہیں کہ ایک غریب آدھی بکری دے اور دوسرا شریک آدھی بکری ۱۲ منہ

[2] ان سب روائتوں کو خود امام بخاری نے اسی کتاب میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

[3] یعنی ۲۵ اونٹوں سے ۳۵ اونٹ تک ہوں ۱۲ منہ

دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ۔

اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو (۴۶ سے ۶۰ تک) اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی نہ ہو چار برس کی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ کا تحصیل دار اس کو بیس درم یا دو بکریاں دیدے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو وہ اس کے پاس نہ ہو دو برس کی اونٹنی ہو تو وہی اس سے لے لی جائے اور وہ بیس درم یا دو بکریاں اور تحصیل دار کو دے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو (۳۶ سے ۴۵ تک) لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو تین برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور تحصیل دار اس کو بیس درم یا دو بکریاں دیدے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو وہ اس کے پاس نہ ہو ایک برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ تحصیل دار کو بیس درم یا دو بکریاں اور دے۔

بَابُ ۴۶ زَكَاةِ الْغَنَمِ

۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ

باب بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

ہم سے محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انسؓ نے ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے جب انسؓ کو بحرین کا حاکم مقرر تو ان کو یہ پروانہ لکھ کر دیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

یہ وہ زکوٰۃ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کی اور جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا تو اس پروانہ کے موافق جس مسلمان سے زکوٰۃ مانگی جائے وہ ادا کرے اور اگر کوئی اس سے زیادہ مانگے تو ہرگز نہ دے چوبیس اونٹوں میں یا ان سے کم میں ہر پنجہ میں ایک بکری دینا ہوگی (پانچ سے کم میں کچھ نہیں) جب پچیس اونٹ ہو جائیں پینتیس اونٹوں تک تو ان میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہوگی جب چھتیس اونٹ ہو جائیں پینتالیس تک تو ان میں دو برس کی اونٹنی دینا ہوگی جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں

فِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

بَابٌ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

۷۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ

ساٹھ اونٹوں تک توان میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہوگی اکسٹھ اونٹ ہو جائیں پچھتر اونٹوں تک توان میں چار برس کی اونٹنی دینا ہوگی جب چھہتر اونٹ ہو جائیں نوے اونٹوں تک توان میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں دینا ہونگی جب اکیانوے اونٹ ہو جائیں ایک سو بیس اونٹوں تک توان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں جفتی کے قابل دینا ہونگی جب ایک سو بیس اونٹوں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس میں تین برس کی دینا ہوگی اور جس کے پاس چار ہی (یا چار سے کبھی کم) اونٹ ہوں توان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دے جب پانچ ہو جائیں تو ایک بکری دینا ہوگی اور جنگل میں چرنے والی بکریاں[1] جب چالیس ہو جائیں ایک سو بیس بکریوں تک تو ایک بکری دینا ہوگی جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو دو بکریاں دینا ہوں گی جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک تو تین بکریاں دینا ہوں گی جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سینکڑے پیچھے ایک بکری دینا ہوگی جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اُن میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا ہو گا (بشرطیکہ دو سو درم یا اُس سے زیادہ چاندی ہو) اگر ایک سو نوے درم برابر (یا ایک سو ننانوے) برابر چاندی ہو تو زکوٰۃ نہ ہو گی مگر خوشی سے کچھ مالک دینا چاہے (تو اور بات ہے)

باب زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار یا نر جانور نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیلدار اس کا لینا مناسب سمجھے[2]۔

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ نے اُن سے انس رضؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے اُن کو وہ زکوٰۃ

[1] زکوٰۃ انہی گائے بیل یا اونٹوں یا بکریوں میں واجب ہے جو آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چرلیتی ہوں اور اگر آدھے برس سے زیادہ ان کو گھر سے کھلانا پڑتا ہو توان میں زکوٰۃ نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک سوا ان تین جانوروں یعنے اونٹ گائے بکری کسی جانور میں زکوٰۃ نہیں ہے مثلاً گھوڑوں یا خچروں یا گدھوں میں ۱۲ منہ [2] مثلاً زکوٰۃ کے جانور سب مادیاں ہی مادیاں ہوں نر کی ضرورت ہو تو نر لے سکتا ہے یا کسی عمدہ نسل کے اونٹ یا گائے یا بکری کی ضرورت ہو گو اس میں عیب ہو مگر اس نسل لینے میں آئندہ فائدہ ہو تو لے سکتا ہے ۱۲ منہ

لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

بَابُ ٤٨ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ

۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّاللهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

بَابُ ٤٩ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

۷۴۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ

لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب دار جانور اور نر نہ نکالا جائے مگر جب تحصیلدار لینا چاہے

باب بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا[1]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ کہتے تھے ابوبکر صدیقؓ نے یہ کہا خدا کی قسم اگر وہ مجھے بکری کا بچہ نہ دیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (زکوٰۃ میں) دیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر اُن سے جہاد کروں گا عمرؓ نے کہا اور کچھ نہ تھا بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا تھا لڑنے کے لیے میں بھی سمجھ گیا کہ یہی حق ہے[3]

باب زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ اور چنے ہوئے مال نہ لیے جائینگے[4]

ہم سے اُمیہ بن بسطام نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے روح بن قاسم نے انہوں نے اسمٰعیل بن اُمیہ سے انہوں نے یحییٰ بن عبد اللہ صیفی سے انہوں نے ابومعبد نافذ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا معاذ تو اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) لوگوں پاس پہنچے گا تو سب سے پہلے اُن کو خدا کی عبادت کی طرف بلا (اس کی توحید کی طرف) جب وہ اللہ

---

[1] بکری کا بچہ اس وقت زکوٰۃ میں لیا جائے گا کہ تحصیلدار مناسب سمجھے یا کسی شخص کے پاس نر سے بچے ہی بچے رہ جائیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک نرے بچوں میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی وہ کہتے ہیں حضرت صدیقؓ کا فرمانا بطریق مبالغہ کے ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ واقعی زکوٰۃ میں بچہ دیا کرتے تھے ۱۲ منہ [2] لیث کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] پہلے پہل حضرت عمرؓ کو ان لوگوں سے جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے لڑنے میں تامل ہوا کیونکہ وہ کلمہ گو تھے لیکن ابوبکرؓ کو ان سے زیادہ علم تھا آخر کو حضرت عمرؓ بھی اُن سے متفق ہو گئے اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ صرف کلمہ پڑھنے سے آدمی کا اسلام پورا نہیں ہوتا جب تک اسلام کے تمام اصول قطعی فرائض کو نہ مانے اگر ایک قطعی فرض کا کوئی انکار کرے جیسے نماز یا روزہ یا زکوٰۃ یا جہاد یا حج تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس پر جہاد کرنا درست ہے ۱۲ منہ [4] کیونکہ ایسا کرنے سے لوگوں کو ناراضی پیدا ہوگی بلکہ اوسط درجہ کا مال لینا چاہیے نہ خراب اور نہ اعلیٰ البتہ اگر زکوٰۃ دینے والا اللہ کی راہ میں اپنا چن کر عمدہ سے عمدہ مال دے تو یہ اور بات ہے تحصیلدار اس کو لے لے ۱۲ منہ

اللّٰهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ۔

کو پہچان لیں تو اُن سے کہہ کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو اُن سے کہہ کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کے مالوں میں سے لی جائے گی اور ان کے فقیروں کو دی جائے گی[1] جب وہ اس کو بھی مان لیں تو اُن سے زکوٰۃ وصول کر اور ان کے عمدہ مالوں سے پرہیز کر[2]

بَابٌ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

باب پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۷۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن[3] بن ابی صعصعہ مازنی سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ مہار اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

بَابٌ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

باب گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُؤَارٌ يَجْأَرُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ۔

اور ابوحمید ساعدی[4] نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ قیامت کے دن میں تم کو وہ شخص دکھلا دوں گا جو اللہ کے پاس گائے اٹھائے ہوئے حاضر ہو گا وہ آواز کر رہی ہو گی اور ایک روایت میں خوار کے بدل جوار ہے سورۂ مومنون میں جو یجأرون ہے وہ اسی سے نکلا ہے یعنے گائے کی طرح چلا رہے ہوں گے۔

۷۶ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابوذرؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچا آپ نے فرمایا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا قسم اُس کی جس کے سوا کوئی بندگی

---

[1] بعضوں نے اس کے یہ معنے کیے ہیں کہ انہی کے ملک کے فقیروں کو اور انہوں نے ایک ملک کی زکوٰۃ دوسرے ملک کے فقیروں کو بھیجنا ناجائز رکھی ہے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ مراد مسلمان فقیر ہیں خواہ وہ کہیں ہوں یا کسی ملک کے ہوں اور انہوں نے زکوٰۃ کا دوسرے ملک میں بھیجنا درست رکھا ہے ۱۲منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یعنی بچنے ہوں عمدہ مال زکوٰۃ میں مت لے ۱۲منہ [3] محمد درحقیقت عبداللہ کے بیٹے ہیں اور عبدالرحمٰن ان کے دادا ہیں پھر عبدالرحمٰن عبداللہ بن ابی صعصعہ کے بیٹے ہیں اور ابوصعصعہ ان کے دادا ہیں ۱۲منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر باب ترک الحیل میں وصل کیا ہے ۱۲منہ

لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَّجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے لائق نہیں یا ایسی ہے کچھ آپ نے قسم کھائی جس کے پاس اُونٹ گائے بیل بکریاں ہوں وہ اُن کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن ان کو خوب موٹا اور بڑا کر کے لائیں گے وہ اپنے مالک کو پاؤں سے کچلیں گے اور سینگ سے ماریں گے جب (مندہ کا مندہ) سب اس پر سے گذر جائے گا اخیر کا جانور بھی نکل جائے گا تو پھر پہلا جانور آئے گا برابر ایسا ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو[۱]۔ اس حدیث کو بکیر بن عبد اللہ نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرۃؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[۲]۔

بَابُ ۵۲ الزَّكٰوةِ عَلَى الْاَقَارِبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَالصَّدَقَةِ۔

باب اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا[۳]

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کے حق میں فرمایا جو عبد اللہ بن مسعودؓ کی جورو تھیں اُس کو دوہرا ثواب ملے گا ناطا جوڑنے کا اور صدقہ کا۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحٰى وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ مدینہ میں سب انصار سے زیادہ مالدار تھے اُن کے باغ بہت تھے اور سب باغوں میں ان کو بیرحا کا باغ بہت پیارا تھا وہ مسجد کے سامنے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں جایا کرتے اور وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے انسؓ نے کہا جب یہ آیت سورۂ آل عمران کی اتری تم نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک پیاری چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو تو ابو طلحہ کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ یہ فرماتا ہے تم نیکی کو درجہ اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک پیاری چیزوں میں سے خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے سب مالوں میں بیرحا زیادہ پیارا ہے اور اسی کو میں اللہ کی راہ

---

[۱] فیصلہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ بعضوں کو بہشت کا حکم ہو جائے بعضوں کو دوزخ کا ۱۲ منہ [۲] اس کو امام مسلم نے وصل کیا اس حدیث سے باب کا مطلب یعنی گائے بیل کی زکوٰۃ دینے کا وجوب ثابت ہوا کیونکہ عذاب اسی امر کے ترک پر ہوگا جو واجب ہے ۱۲ منہ [۳] اہل حدیث کے نزدیک یہ مطلقاً جائز ہے جب اپنے رشتہ دار محتاج ہوں گو باپ بیٹے کو یا بیٹا باپ کو خاوند جورو کو یا جورو خاوند کو دے بعضوں نے کہا اپنے چھوٹے بچے کو فرض زکوٰۃ دینا بالاجماع درست نہیں اور امام ابو حنیفہ اور مالک نے اپنے خاوند کو بھی دینا درست نہیں رکھا اور امام شافعی اور امام احمد نے حدیث کے موافق اس کو جائز رکھا ہے مترجم کہتا ہے رشتہ داروں کو اگر وہ محتاج ہوں زکوٰۃ دینے میں دوہرا ثواب ملے گا ناجائز ہونا کیسا ہو منہ [۴] یہ حدیث آگے اسی کتاب میں موصولاً آتی ہے ۱۲ منہ

لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ تَابَعَهُ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ مَالِكٍ رَايِحٌ بِالْيَاءِ

میں خیرات کرتا ہوں اللہ سے اُمید ہے وہ مجھ کو اس کا ثواب دے گا اور وہ میرا ذخیرہ رہے گا یارسول اللہ آپ جس کام میں مناسب سمجھیے اس کی آمدنی خرچ کیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا واہ واہ شاباش یہ تو بڑی آمدنی کا مال ہے بڑے فائدے کا میں نے سنا جو تم نے کہا لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو ابوطلحہ نے کہا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر اپنے باغ کو اپنے ناتے داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا عبداللہ بن یوسف کے ساتھ اس حدیث کو روح نے بھی روایت کیا اور یحییٰ بن یحییٰ اور اسمٰعیل نے امام مالک سے رائح کے بدل رایح نقل کیا

۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحیٰ یا عید الفطر میں عیدگاہ کو تشریف لے گئے پھر (نماز پڑھ کر) لوٹے تو لوگوں کو وعظ سنائے ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا فرمایا لوگو خیرات کرو پھر عورتوں پر سے گذرے فرمایا عورتو تم بھی خیرات کرو کیوں کہ مجھ کو دکھلایا گیا دوزخ میں عورتیں بہت ہیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا تم کوستی کاٹتی بہت ہو در بات بات میں اللہ کی سنوار) اور خاوند کی ناشکری تمہارا شعار ہو گیا میں نے کم عقل اور ناقص دین والیوں میں تم سے بڑھ کر ہوشیار آدمی کی عقل کو کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا یہ فرما کر آپ گھر کو لوٹے جب گھر میں پہنچے تو عبداللہ بن مسعود کی جورو زینب آئیں انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی کسی نے کہا یارسول اللہ یہ زینب (دروازے پر کھڑی) ہے آپ نے فرمایا کونسی زینب کہا عبداللہ بن مسعود کی جورو آپ نے فرمایا اچھا اس کو آنے دو پھر اسے اذن دیا وہ آئی اور کہنے لگی یانبی اللہ آپ نے آج عید کے دن ہم کو خیرات کرنے

ل تو خیرات کا بھی ثواب ملے گا اور ناطا جوڑنے کا بھی ہر چند یہ صدقہ نفل تھا مگر امام بخاری نے زکوٰۃ کو بھی نفل صدقہ پر قیاس کیا ۱۲ منہ ۲ے رائح کا معنے بے کھٹکے آمدنی کا مال یا بے محنت اور مشقت کے آمدنی کا ذریعہ روح کی روایت خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں اور یحییٰ بن یحییٰ کی کتاب الوصایا میں اور اسمٰعیل کی کتاب التفسیر میں وصل کی ۱۲ منہ

لَهَا فَاذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنَّكَ اَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِيْ حُلِيٌّ لِيْ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهِ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ وَوَلَدَهُ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ

کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ زیور ہے میں اس کو خیرات کرنا چاہتی تھی لیکن میرا خاوند ابن مسعود کہتا ہے کہ وہ اور اس کا بیٹا اس خیرات کا زیادہ حق دار ہے ان سب لوگوں سے جن پر تو خیرات کرنا چاہتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مسعود سچ کہتا ہے تیرا خاوند اور تیرا بیٹا سب لوگوں سے جن پر تو خیرات کرنا چاہے زیادہ حق دار ہے[1]

بَابٌ ۵۳ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

باب مسلمان کو اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ دینا ضرور نہیں

۷۹ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے سلیمان بن یسار سے سنا انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے[2]

بَابٌ ۵۴ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

باب مسلمان کو اپنے غلام (لونڈی) کی زکوٰۃ دینا ضرور نہیں

۸۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِيْ عَبْدِهِ وَلَا فِيْ فَرَسِهِ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے خثیم بن عراک بن مالک سے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے خثیم بن عراک بن مالک نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ لازم نہیں ہے[3]

---

[1] اس حدیث سے صاف نکلا کہ اپنے رشتہ داروں پر خیرات کرنا درست ہے یہاں تک کہ بی بی بھی اپنے مفلس خاوند اور مفلس بیٹے پر خیرات کر سکتی ہے اور گو یہ صدقہ فرض زکوٰۃ نہ تھا مگر فرض زکوٰۃ کو بھی اسی پر قیاس کیا ہے بعضوں نے کہا جس کا نفقہ آدمی پر واجب ہو جیسے بی بی کا یا چھوٹے لڑکے کا تو اس کو زکوٰۃ دینا درست ہے اور چونکہ عبد اللہ بن مسعود زندہ تھے اس لیے ان کے ہوتے ہوئے بچے کا خرچ ان پر واجب نہ تھا لہذا ماں کو اس پر خیرات کرنا جائز ہوا واللہ اعلم منہ

[2] اہل حدیث کا محقق مذہب یہی ہے کہ غلاموں اور گھوڑوں میں مطلقاً زکوٰۃ نہیں ہے گو تجارت کے لیے ہوں مگر ابن منذر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے منہ

[3] اصل یہ ہے کہ زکوٰۃ انہیں جنسوں میں لازم ہے جس کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا یعنے چار پایوں میں سے اونٹ اور گائے بیل بکریوں میں اور نقد مال میں سے سونے چاندی میں اور غلوں میں سے گیہوں اور جو اور جوار اور میووں میں سے کھجور اور سوکھی انگور میں بس ان کے سوا اور کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں گو وہ تجارت اور سوداگری ہی کے لیے ہوں اور ابن منذر نے جو اجماع اس کے خلاف پر نقل کیا وہ صحیح نہیں ہے جب ظاہر یہ اہل حدیث اس مسئلہ میں مختلف ہیں تو اجماع کیونکر ہو سکتا ہے اور ابوداؤد کی حدیث اور دارقطنی کی حدیث کہ جس مال کو ہم بیچنے کے لیے رکھیں اس میں آپ نے حکم دیا کپڑے میں زکوٰۃ ہے ضعیف ہے حجت لینے کے لائق نہیں اور آیت قرآنی خذ من اموالہم میں اموال مطلق

بر صفحہ آئندہ

بَابُ ۵۵ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى

۸۱ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ

باب یتیموں پر صدقہ کرنا بڑا ثواب ہے۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے کہا ہم سے عطا بن یسار نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرداگرد (وعظ سننے کو) بیٹھے آپ نے فرمایا دیکھو مجھے اپنے بعد جس چیز کا تم پر ڈر رہے[۱] وہ دنیا کی زیب و زینت ہے جو (چار طرف سے) تم پر پھیل پڑے گی ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اچھی چیز سے بھی برائی پیدا ہوگی[۲] یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے لوگوں نے اس سے کہا ارے تجھے کیا ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیے جاتا ہے اور آنحضرت[۳] تجھ سے بات نہیں کرتے پھر جو ہم نے (غور سے) دیکھا تو آپ پر وحی اتر رہی ہے آپ نے چہرہ پر سے پسینہ پونچھا، پوچھا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ جیسے آپ کو اس کا پوچھنا اچھا لگا۔ پھر آپ نے فرمایا بیشک یہ بات تو ہے کہ اچھی چیز بری نہیں ہوسکتی مگر (بے موقع استعمال سے برائی پیدا کرتی ہے) دیکھو ربیع جو گھانس اگاتی ہے وہ کبھی جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے[۳] لیکن وہ جانور (جو ہری ہری دوب چرے) جب اس کی دونوں کوکھیں تن جائیں تو سورج کی طرف منہ کر کے پھر نپلا ہگے اور موتے اور چرتا رہے (وہ نہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے وہی مال مراد ہیں جن کی زکوٰۃ کی تصریح حدیث میں آئی ہے یہ امام شوکانی کی تحقیق ہے اور سید علامہ نے اسی کی تائید کی ہے اس بنا پر جواہر موتی مونگا یاقوت الماس اور دوسری صدہا اشیاء تجارتی میں جیسے گھوڑے گاڑیاں کتابیں کاغذ وغیرہ میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی مگر چونکہ آئمہ اربعہ اور جمہور علماء اموال تجارتی میں وجوب زکوٰۃ کی طرف گئے ہیں لہٰذا احتیاط اور تقویٰ یہی ہے کہ ان میں زکوٰۃ نکالے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ یعنے مال دولت تو اللہ کی نعمت ہے وہ عذاب کا سبب کیونکر ہوگی ۱۲ منہ ۲؎ صحابہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پوچھنے سے ناراض ہو دیے ۱۲ منہ ۳؎ یہ مثال دے کر آپ نے اس کو سمجھایا کہ دولت گو حق تعالیٰ کی نعمت اور اچھی چیز ہے مگر جب بے موقع اور گناہوں میں صرف ہوگی تو وہی دولت عذاب ہو جائے گی جیسے فصل کی ہری گھانس وہ جانور کے لیے بڑی عمدہ نعمت ہے مگر جو جانور ایک ہی مرتبہ گر کر اس کو حد سے زیادہ کھا جائے تو اس کے لیے زہر کا کام دیتی ہے جانور پر کیا منحصر ہے یہی روٹی جو آدمی کے لیے باعث حیات ہے اگر اس میں بے اعتدالی کی جائے تو باعث موت ہے تم نے دیکھا ہوگا قحط سے بھوکے لوگ جب ایک ہی مرتبہ کھانا پا لیتے ہیں اور جھک کر کھا جاتے ہیں تو پانی پیتے ہی دم توڑ دیتے ہیں اور ہلاک ہو جاتے ہیں یہ کھانا ان کے لیے زہر قاتل کا کام دیتا ہے ۱۲ منہ۔

وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ اَوْكَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ مَنْ يَّاْخُذُهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

مرتا اور یہ دنیا کا مال (ظاہر میں) ہرا بھرا شیریں ہے تو مالدار مسلمان اچھا ہے جب تک اس مال میں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کے ساتھ سلوک کرتا رہے یا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ شک یحییٰ بن ابی کثیر راوی کو ہوئی) اور دیکھو جو کوئی ناجائز طور سے مال کماتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے پھر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

بَابُ الزَّكٰوةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْاَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ قَالَهٗ اَبُوْسَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب خاوند کو اور جن یتیموں کو پرورش کر رہا ہو ان کو زکوٰۃ دینا یہ ابو سعید خدریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۸۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِيْ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے جو عبد اللہ بن مسعود کی بی بی تھیں اعمش نے کہا میں نے روایت ابراہیم نخعی سے بیان کی تو انہوں نے ابو عبیدہ سے روایت کی انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے جو عبد اللہ بن مسعود کی بی بی تھیں بالکل ایسی ہی روایت جیسے شقیق نے کی زینب نے کہا میں مسجد نبوی میں تھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا تم لوگ خیرات کرو اپنے زیور ہی میں سے دو اور زینب اپنے خاوند عبد اللہ بن مسعودؓ کو اور چند یتیموں کو جو اُن کی پرورش میں تھے خرچ دیا کرتیں انہوں نے اپنے خاوند سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میں اگر خیرات کا مال اپنے خاوند کو اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں دوں تو کیا درست ہوگا انہوں نے

۱؎ مطلب یہ ہے کہ جو جانور ایک ہی مرتبہ ربیع کی پیداوار پر نہیں گرتا بلکہ سوکھی گھانس پر جو بارش سے ذرا ذرا ہری ہو کر نکلتی ہے اس کے کھانے پر قناعت کرتا ہے اور پھر کھانے کے بعد سورج کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر اس کے ہضم ہونے کا انتظار کرتا ہے پیشاب یا پاخانہ کرتا ہے تو وہ ہلاک نہیں ہوتا اسی طرح دنیا کا مال بھی ہے جو اعتدال سے حلال و حرام کی پابندی کے ساتھ اس کو کماتا ہے اس سے فائدہ اٹھاتا ہے آپ کھاتا ہے اور دوسرے خلق خدا کو راحت پہنچاتا ہے وہ بچا رہتا ہے مگر جو حریص کتے کی طرح دنیا کے مال و اسباب پر گر پڑتا ہے اور حلال حرام کی قید اٹھا دیتا ہے آخر وہ مال اس کو ہضم نہیں ہوتا اور استفراغ کی ضرورت پڑتی ہے کبھی بدہضمی ہو کر اسی مال کی دھن میں اپنی جان بھی گنوا دیتا ہے اللہ تعالیٰ ایسی طمع اور حرص سے بچائے رکھے ۱۲ منہ ۲؎ اس کی ظاہری خوبصورتی پر فریب مت کھاؤ ہوشیار رہو حلوا کے اندر زہر لپٹا ہوا ہے ہمہ آنکہ در زمن تو این ست مگر تو طفلی ما خانہ رنگین ست ۱۲ منہ ۳؎ اس کو جوع البقر کی بیماری ہو گئی ہے کسی طرح دنیا کی حرص نہیں جاتی ۱۲ منہ ۴؎ یہ حدیث موصولاً باب الزکوٰۃ علی الاقارب میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۵؎ اس حدیث میں صدقہ یعنے خیرات کا لفظ ہے جو فرض صدقہ یعنی زکوٰۃ اور نفل خیرات دونوں کو شامل ہے امام شافعی اور ثوری اور صاحبین اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ سے ایک روایت ایسی ہی ہے کہ زکوٰۃ اپنے خاوند کو دینا

مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي أَنْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

کہا نہیں تم خود جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو آخر زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں وہاں ایک انصاری عورت (زینب ابومسعود انصاری کی بی بی) کو آپ کے دروازے پر پایا وہ بھی یہی پوچھنے آئی تھی جو میں پوچھنا چاہتی تھی اتنے میں بلال تمہارے سامنے سے نکلا ہم نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کیا اگر میں اپنے خاوند اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں خیرات دوں تو درست ہوگا اور ہم نے بلال رضؓ سے یہ بھی کہہ دیا کہ ہمارا نام نہ لینا بلال رضؓ نے آپ سے عرض کیا کہ دو عورتیں یہ مسئلہ پوچھتی ہیں آپ نے فرمایا کونسی عورتیں بلال رضؓ نے کہا زینب نامی آپ نے فرمایا کونسی زینب بلال نے کہا عبداللہ بن مسعود کی جورو آپ نے فرمایا بیشک درست ہے اور اس کو دوہرا ثواب ملے گا ایک تو ناطا جوڑنے کا دوسرا خیرات کا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ رضؓ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میں ابوسلمہ اپنے اگلے خاوند کے بیٹوں پر خرچ کروں تو درست ہے یا نہیں (وہ میرے بھی بیٹے ہیں) آپ نے فرمایا کیوں نہیں ان پر خرچ کر تو جو ان پر خرچ کرے گی اس کا ثواب تجھ کو ملے گا۔

بَابٌ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُعْتِقُ مِنْ زَكٰوةِ مَالِهِ وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنِ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكٰوةِ جَازَ وَيُعْطِي فِي الْمُجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ تَلَا إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ الْآيَةَ

باب اللہ تعالیٰ نے جو (سورہ براءت میں) فرمایا خیرات کا مال گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں میں اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے اس کا بیان اور ابن عباس سے منقول ہے آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ میں سے بردہ آزاد کر سکتا ہے اور حاجیوں کو دے سکتا ہے اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی زکوٰۃ کے مال میں سے اپنے باپ کو (جو غلام ہو) خرید کر آزاد کر دے تو درست ہوگا اور زکوٰۃ کا مال مجاہدین میں خرچ کیا جائیگا اور جس نے حج نہ کیا ہو اس

(بقیہ صفحہ سابقہ) خاوند کو اور بیٹوں کو دینا درست ہے بعضے کہتے ہیں ماں باپ اور بیٹے کو دینا درست نہیں اور ابوحنیفہ کے نزدیک خاوند کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں وہ کہتے ہیں کہ ان حدیثوں میں صدقہ سے نفل صدقہ مراد ہے ۱۲ منہ حواشی (صفحہ ہذا) ۱؎ وفی الرقاب سے یہی مراد ہے بعضوں نے کہا مکاتب کی مدد کرنا مراد ہے اور اللہ کی راہ سے مراد غازی اور مجاہد لوگ ہیں اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ حاجیوں کو بھی دینا فی سبیل اللہ میں داخل ہے ۱۲ منہ ۲؎ ابن عباس رضؓ کے اس قول کو ابوعبید نے کتاب الاموال میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

فِي أَنَّهَا أُعْطِيَتْ أَجْزَأَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي لَاسٍ حَمَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ۔

۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا

کو حج کرا دیتے ہیں پھر انہوں نے (سورہ توبہ کی) یہ آیت پڑھی انما الصدقات للفقراء اخیر تک اور کہا کہ ان میں سے جس میں زکوٰۃ کا مال دیا جائے کافی ہے[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں[2] اور ابولاس (زیاد خزاعی صحابی) سے منقول ہے ہم کو آنحضرت[3] صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹوں پر سوار کرا کے حج کے لیے بھیجا[4]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ تحصیل کرنے کا حکم دیا لوگوں نے آپ سے کہا ابن جمیل[4] اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب زکوٰۃ نہیں دیتے آپ نے فرمایا ابن جمیل یہ شکر نہیں کرتا کہ وہ محتاج تھا اللہ اور اس کے رسول کی برکت سے وہ مالدار بن گیا[5] رہا خالد تو اس سے زکوٰۃ مانگنا تمہارا ظلم ہے اس نے تو اپنی زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے[6] عباس بن عبدالمطلب تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں اُن کی زکوٰۃ انہی پر صدقہ ہے اور اتنا ہی اور (میری طرف[7] سے) شعیب کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی الزناد نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا اور ابن اسحاق نے ابوالزناد سے یوں روایت کی عباس پر یہ ہے اور اتنی ہی اور ابن جریج نے کہا مجھ کو

[1] قرآن شریف میں زکوٰۃ کے آٹھ مصرف مذکور ہیں فقرا۔ مساکین۔ عاملین۔ زکوٰۃ۔ مؤلفۃ القلوب۔ رقاب۔ غارمین۔ فی سبیل اللہ۔ ابن السبیل یعنے مسافر امام حسن بصری کے قول کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا ان میں سے کسی میں بھی زکوٰۃ کا مال خرچ کرے تو کافی ہوگا اگر ہو سکے تو آٹھوں قسموں میں دے مگر یہ ضرور نہیں ہے امام ابوحنیفہؒ اور جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور شافعیہ سے منقول ہے کہ آٹھوں مصرف میں زکوٰۃ خرچ کرنا واجب ہے گو کسی مصرف کا ایک ہی آدمی ملے مگر ہمارے زمانہ میں اس پر عمل مشکل ہے اکثر ملکوں میں مجاہدین اور مؤلفۃ القلوب اور رقاب نہیں ملتے اسی طرح عاملین زکوٰۃ ۱۲ منہ [2] یہ حدیث آگے موصولاً اسی باب میں آئے گی ۱۲ منہ [3] اس کو امام احمد اور ابن خزیمہ اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] ان کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ان کا نام حمید تھا بعضوں نے کہا عبداللہ ذہبی نے کہا وہ اپنے باپ ہی کے نام سے مشہور ہیں ۱۲ منہ [5] یعنے اسلام لانے سے پہلے محض قلاش اور مفلس تھا اسلام کی برکت سے مالدار بن گیا تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے میں کراہتا ہے اور خفا ہوتا ہے ۱۲ منہ [6] اب وقفی مال کی وہ زکوٰۃ کیوں دینے لگا اللہ کی راہ میں مجاہدین کو دینا یہ خود زکوٰۃ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ خالد تو ایسا سخی ہے کہ اس نے ہتھیار سامان گھوڑے وغیرہ سب راہ خدا میں دے ڈالے ہیں وہ بھلا فرض زکوٰۃ کیسے نہ دے گا تم غلط کہتے ہو کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتا ۱۲ منہ [7] یعنے یہ زکوٰۃ بلکہ اس کا دونا میں اُن پر سے تصدق کروں گا مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ عباسؓ کی زکوٰۃ بلکہ اس کا دونا روپیہ میں دوں گا وہ مجھ پر ہے کہتے ہیں حضرت عباسؓ دو برس کی زکوٰۃ پیشگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے چکے تھے اس لیے انہوں نے ان تحصیل کرنے والوں کو زکوٰۃ نہ دی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کو مہلت دو سال آئندہ ان سے ٹھہرا یعنے دو برس کی زکوٰۃ وصول کرنا ۱۲ منہ

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَهُ

بَابُ الْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا فَيَسْاَلَهُ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ۔

۸۷ - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ

عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے ایسے ہی حدیث بیان کی۔

باب سوال سے بچنے کا بیان۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انصار کے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا (روپیہ پیسہ مانگا) آپ نے اُن کو دیا پھر انہوں نے سوال کیا آپ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا آپ نے فرمایا دیکھو میرے پاس جو مال و دولت ہو وہ میں تم سے اٹھا نہیں رکھوں گا مگر جو کوئی سوال سے بچے تو اللہ بھی اس کو بچائے گا اور جو کوئی (دنیا کے مال سے) بے پرواہی کرے اللہ اس کو بے پرواہ کرے گا اور جو کوئی (اپنے اُوپر زور ڈال کر صبر کرے اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو کوئی نعمت نہیں ملی (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی اپنی رسی اٹھائے اور لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے[1] (اس کو بیچ کر اپنا پیٹ چلائے) تو وہ اس سے اچھا ہے کہ کسی سے جا کر سوال کرے وہ دے یا نہ دے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے پھر لکڑی کا گٹھا

---

[1] یعنے اس میں ہے علیہ و مثلہا معہا ہے صدقہ کا لفظ نہیں ہے ۱۲ منہ۔ حدیث سے نکلتا ہے کہ ہاتھ سے محنت کر کے کھانا کمانا نہایت افضل ہے علماء نے کہا ہے کہ کمائی کے تین اصول ہیں ایک زراعت دوسری تجارت تیسری صنعت و حرفت بعضوں نے کہا ان تینوں میں تجارت افضل ہے بعضوں نے کہا زراعت افضل کیونکہ اس میں ہاتھ سے محنت کی جاتی ہے اور حدیث میں ہے کہ کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں ہے جو ہاتھ سے محنت کر کے پیدا کیا جائے زراعت کے بعد پھر صنعت افضل ہے اس میں بھی ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے اور نوکری تو بدترین کسب ہے کبھی نوکری میں جو کام کرنا پڑتا ہے وہ جائز ہوتا ہے کبھی ناجائز مگر افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے کمائی کے عمدہ ذریعے تو چھوڑ دیئے ہیں اور نوکری پر مرتے جاتے ہیں جو غلامی سے کم نہیں ہے منہ

حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ -

اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اس کو بیچے اور اللہ اُس کی آبرو بچائے رکھے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ دیں یا نہ دیں۔

---

۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے حکیم بن حزام (صحابی) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ روپیہ) مانگا آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمایا حکیم یہ (دنیا کا) مال ہرا بھرا (ظاہر میں) بہت شیریں لیکن جو کوئی اس کو اپنا نفس سخی رکھ کر لے اس کو تو برکت ہو گی اور جو کوئی جی میں لالچ رکھ کر لے اس کو برکت نہ ہو گی اس کا حال اس شخص کا سا ہو گا جو کھائے اور سیر نہ ہو[1] اور اونچا دینے والا ہاتھ نیچے لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم بن حزام کہتے ہیں میں نے آپ سے یہ سن کر عرض کیا یارسول اللہ قسم اُس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں اب آپ کے بعد مرنے تک کسی سے کچھ نہیں لینے کا (حکیم اسی قول پر قائم رہے) ابوبکر صدیقؓ اپنی خلافت میں حکیم کو اُن کا معمول دینے کے لیے بلاتے وہ نہ لیتے پھر حضرت عمرؓ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو ان کا حصہ دینے کے لیے بلایا انہوں نے لینے سے انکار کیا آخر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا تم گواہ رہنا مسلمانوں میں حکیم کو ملک کی آمدنی میں سے ان کا حصہ دے رہا ہوں مگر وہ لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ غرض حکیم نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کی[2] یہاں تک کہ

---

[1] یعنے اس کو جوع البقر کا عارضہ ہو جو پائے کھا جائے مگر کسی طرح پیٹ نہ بھرے حریص آدمی کا دنیا میں یہی حال رہتا ہے کتنی ہی مال و دولت اس کو ملے سیری نہیں ہوتی اور زیادہ کی طمع اور لالچ بڑھتی ہے ۱۲ منہ [2] حکیم بن حزام مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ رہے یہاں تک کہ معاویہؓ کی امارت بھی دس سال تک انہوں نے دیکھی لیکن کسی سے کبھی ایک پیسہ بھی انہوں نے نہیں لیا نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنا تو حرام ہے اس پر زوال ہے لیکن جو شخص محنت مزدوری پر قادر ہو اور سوال کرے تو اس کے باب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا حرام ہے بعضوں نے کہا حلال ہے لیکن مکروہ ہے پر کئی شرطوں سے اپنے تئیں ذلیل نہ کرے مانگنے میں اصرار نہ کرے جس سے مانگے اس کو تکلیف نہ دے اگر یہ شرطیں نہ ہوں تو بالاتفاق حرام ہے ۱۲ منہ

تُوْفِیَ ؀

کہ مر گئے[1] ۔

بَابٌ ۵۹ مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ وَّفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ؀

باب اگر اللہ کسی کو بن مانگے اور بن دل لگائے اور امیدوار رہے کوئی چیز دلا دے تو اس کو لے لے) حق تعالیٰ نے (سورۂ والذٰریات میں فرمایا اُن کے مالوں میں مانگنے والے اور خاموش رہنے والے دونوں کا حق ہے[2]

۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَّاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ؀

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں زہری سے انہوں سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (کام کے بدل) کچھ تنخواہ مرحمت فرمانے میں عرض کرتا اُس کو دے دیجئے نا جو مجھ سے زیادہ اس کا محتاج ہے آپ فرماتے نہیں لے لے جب تیرے پاس دنیا کے مال میں سے کچھ آئے اور تجھ کو اُس کا خیال نہ لگا ہو نہ تو سوال کرے تو لے لے اور جو نہ ملے تو اُس کی پرواہ نہ کر

بَابٌ ۶۰ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا ؀

باب جو شخص خواہ مخواہ اپنی دولت بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے

۹۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَّقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے کہا میں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ (مرنے کے بعد) قیامت کے دن ایسی (بُری صورت میں) آئے گا کہ اُس کے منہ پر گوشت کا ایک تکہ بھی نہ ہو گا[3] اور آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے نزدیک آجائے گا ان کے بدنوں سے اتنا پسینہ نکلے گا جو کانوں تک پہونچ جائے گا اسی حال میں وہ (اپنی مخلصی کے لیے) آدم سے

---

[1] سبحان اللہ یہ بہت بڑا درجہ ہے کہ کوئی بغیر سوال کے بھی دے تو نہ لے اور اپنی محنت مزدوری سے روٹی پیدا کرے اور دوسری حدیث میں جو آگے آتی ہے کہ جب بغیر دل لگائے اور سوال کے کوئی چیز آئے تو لے لے اس سے مقصود اباحت ہے یعنی لے لینا درست ہے اور نہ لینا اور حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور محنت سے روٹی پیدا کرنا یہ اعلیٰ درجہ ہے بعضوں نے کہا بادشاہ سے لے لینا درست ہے بلکہ واجب ہے اوروں سے لینا ضرور نہیں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عہد کے بادشاہ بھی تھے لہٰذا حضرت عمرؓ کو قبول کرنے کا حکم فرمایا واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بن مانگے جو اللہ دے وے اس کا لینا درست ہے، ورنہ محروم یعنے خاموش فقیر کا حصہ کچھ نہ رہے گا ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے کہا بغیر سوال جو آئے اس کا لے لینا درست ہے بشرطیکہ حلال کا مال ہو اگر حلال ہونے میں شک ہو تو پھیر دینا پرہیزگاری ہے اور لے لینا بھی درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرہ رہن رکھ کر یہودی سے مال لیا حالانکہ یہودیوں کی کمائی اُس وقت اکثر حرام کی تھی اسی طرح کافروں سے جزیہ لینے میں حالانکہ وہ شراب اور سور کی تجارت کرتے ہیں سود کے معاملے کرتے ہیں ۱۲ منہ [4] بلکہ نری ہڈیاں ہی ہڈیاں ہونگی گویا سوال کرنے کی سزا میں اس کے منہ کی رونق مٹ دیجائے گی ایک بھیانک قبیح صورت میں اس کا حشر ہوگا جیسے مردہ قبر سے اٹھایا

ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمْشِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْأَلَةِ ٭

فریاد کریں گے پھر موسٰی سے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے[1] اور عبداللہ بن صالح نے اپنی روایت میں اتنا بڑھایا ہے مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی جعفر نے پھر آنحضرت خلق کا فیصلہ کرنے کے لیے سفارش کریں گے آپ چلیں گے یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا حلقہ تھام لیں گے اس دن اللہ تعالٰی آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا جتنے لوگ وہاں جمع ہوں گے سب اس کی تعریف کریں گے اور معلی بن اسد نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا انہوں نے نعمان بن راشد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلم سے جو ابن شہاب زہری کے بھائی تھے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اتنی حدیث بیان کی جو سوال کے باب میں ہے[2]

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَكَمِ الْغِنَى وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيمٌ ٭

باب اللہ تعالٰی کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے اور کتنے مال سے آدمی مالدار کہلاتا ہے اس کا بیان[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا[4] اس کو تونگری نہیں جو بے پرواہ بنا دے اور اللہ نے اسی صورت میں فرمایا خیرات تو ان محتاجوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں گھر گئے ہیں کسی ملک میں جا نہیں سکتے نہ جاننے والا اُن کے نہ مانگنے سے ان کو مالدار سمجھتا ہے اخیر آیت فان اللہ بہ علیم تک[5]

۹۱ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو محمد بن زیاد نے خبر دی کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسکین (اصل میں) وہ نہیں ہے جس کو ایک لقمے دو لقمے کی خواہش (در بدر) پھرتی رہتی ہے[6] لیکن مسکین وہ ہے جس کو احتیاج ہے اور مانگنے میں شرم کرتا ہے لگ

[1] اس روایت میں اختصار ہے دوسری روایتوں میں حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسٰی کا بھی ذکر ہے اور ان سب پیغمبروں کے جواب دینے کا بھی ۱۲ منہ [2] یعنے مزعہ لحم تک اس میں قیامت کا اور سورج کے قریب آنے کا ذکر نہیں ہے عبداللہ بن صالح کی روایت کو بزار اور طبرانی اور ابن مندہ نے وصل کیا اور معلی کی روایت کو امام بیہقی نے ۱۲ منہ [3] یعنے وہ حد کیا ہے جس سے سوال کرنا ناجائز ہو باب کی حدیث میں اس کی تصریح نہیں ہے شاید امام بخاری کو کوئی حدیث اس کے متعلق ایسی نہیں ملی جو اُن کی شرط پر ہو ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے نکالا صحابہ نے پوچھا تونگری جس سے سوال منع ہو گیا ہے آپ نے فرمایا جب صبح شام کا کھانا اس کے پاس موجود ہو ابن خزیمہ کی روایت میں یوں ہے جب ایک دن رات کا پیٹ بھر کر کھانا اُس کے پاس ہو بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے جن میں مالدار اس کو فرمایا ہے جس کے پاس پچاس درہم ہوں یا اتنی مالیت کی چیزیں ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اسی باب میں آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ [5] اس آیت میں اللہ تعالٰی نے ان محتاجوں کا ذکر فرمایا جو اصحاب صفہ کہلاتے تھے وہ رات دن مسجد نبوی کے سائبان میں پڑے رہتے ان کا شمار چار سو کے قریب تھا ہر ایک جہاد میں جایا کرتے اور خرچ نہ ہونے کی وجہ سے سفر کر کے کچھ روپیہ کمانے کی قدرت نہ تھی ۱۲ منہ [6] یعنے پورا مسکین نہیں ہے کیونکہ وہ در بدر پھر کر اپنی روزی پیدا کر لیتا ہے اُسکو احتیاج نہیں رہتی اور نہ تکلیف اٹھاتا ہے شریف آدمی جو سوال کرنے میں شرم کرتا ہے تکلیف پر صبر کیے رہتا ہے وہ پورا

لَہٗ غِنًی وَّ یَسْتَحِیْ وَلَا یَسْأَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا ۔

۹۲ - حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ کَاتِبُ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ کَتَبَ مُعَاوِیَۃُ اِلَی الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنِ اکْتُبْ اِلَیَّ بِشَیْءٍ سَمِعْتَہٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَتَبَ اِلَیْہِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ کَرِہَ لَکُمْ ثَلَاثًا قِیْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ

۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَیْرٍ الزُّھْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِیْھِمْ قَالَ فَتَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِیْھِمْ لَمْ یُعْطِہٖ وَھُوَ اَعْجَبُھُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُہٗ فَقُلْتُ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ فِیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ فِیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنِّیْ لَاُعْطِی

لپٹ کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے خالد حذا نے انہوں نے سعید بن عمرو بن اشوع سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ کے منشی (وراد) نے بیان کیا انہوں نے کہا معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا تم مجھے کوئی حدیث لکھ بھیجو جو تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انہوں نے جواب میں یہ لکھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کو تین باتیں ناپسند ہیں ایک بے فائدہ بک بک دوسرے روپیہ تباہ کرنا تیسرے بہت مانگنا[1]۔

ہم سے محمد بن غریر زہری نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن ابی وقاص نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور میں بھی وہاں بیٹھا تھا آپ نے ایک شخص (جعیل بن سراقہ) کو ان میں چھوڑ دیا کچھ نہیں دیا اور ان لوگوں میں مجھے وہی زیادہ پسند تھا آخر میں اُٹھ کر آپ کے پاس گیا اور آپ سے کان میں کچھ عرض کیا میں نے کہا یارسول اللہ آپ کو فلاں شخص کی طرف سے کیا خیال ہے اس کو کیوں چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو اس کو ایمان دار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا بعد اس کے میں جو اس کا حال جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے پھر عرض کیا یارسول اللہ فلاں شخص سے آپ کیوں خفا ہیں اس کو چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو اس کو ایمان دار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان سعد نے کہا پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا بعد اس کے جو حال اس کا میں جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے کہا یارسول اللہ آپ فلاں شخص سے کیوں خفا ہیں میں تو قسم خدا کی اس کو ایمان دار سمجھتا ہوں آپ نے

[1] بے فائدہ بک بک یعنی فضول باتیں کرتا ہے ناحق کی بڑبڑ لگائے جن میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا روپیہ تباہ کرنا یہ ہے کہ بیجا خرچ کرے نہ دنیا کی ضرورت میں نہ دین کے کاموں میں جیسے شادی بیاہ موت غمی کی رسومات میں لوگ بیکار روپیہ اڑاتے ہیں آتش بازی ناچ رنگ آرائش وغیرہ کھیل کود مثلاً پتنگ بازی مرغ بازی بٹیر بازی وغیرہ میں بہت مانگنا یہ ہے کہ بے ضرورت سوال کرتا رہے کہ جس کو اللہ نے دیا ہو مگر خواہ مخواہ بھی مال جمع کرنے کی طمع سے سوال کرتا پھرے اپنی محتاجی کا اظہار کرے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ابن اسحاق نے مغازی میں نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ نے عیینہ بن حصن اقرع بن حابس کو سو سو روپیہ دیئے اور جعیل کو کچھ نہیں دیا آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جعیل بن سراقہ باقی

الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ فَكُبْكِبُوا قُلِبُوا مُكِبًّا أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ كَبَّهُ اللهُ بِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ ؞

فرمایا اسلمان تین بار یہی گفتگو ہوئی آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرا شخص اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہوتا ہے میں یہ ڈرتا ہوں کہیں وہ اوندھے منہ دوزخ میں نہ گرایا جاوے اور یعقوب نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے صالح سے انہوں نے اسمٰعیل بن محمد سے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ محمد بن سعد سے سُنا وہ یہی حدیث بیان کرتے تھے انہوں نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ جوڑ کر میری گردن اور مونڈھے کے بیچ میں مارا اور فرمایا سعد ادھر آ میں ایک شخص کو دیتا ہوں (اخیر حدیث تک) امام بخاری نے کہا سورہ شعرا میں جو فکبکبوا کا لفظ ہے اس کا معنے یہ ہے اوندھے گرا دیئے گئے اور سورہ ملک میں جو مکبا کا لفظ ہے وہ اکب سے نکلا ہے اکب لازم ہے یعنے اوندھا گرا اور اس کا متعدی کب ہے کہتے ہیں کبہ اللہ لوجہہ یعنے اللہ نے اس کو اوندھے منہ گرایا کببتہ یعنے میں نے اس کو اوندھا گرایا امام بخاری نے کہا صالح بن کیسان عمر و بن زہری سے بڑے تھے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے ملے ہیں[۲]۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ ؞

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں پاس گھومتا رہتا ہے ایک لقمہ اور دو لقمہ اور ایک کھجور اور دو کھجور کی خواہش اس کو دربدر پھراتی ہے بلکہ (پورا اور اصلی) مسکین وہ ہے جس کو اتنی دولت نہیں ملتی کہ وہ بے پرواہ ہو جائے اور نہ کوئی اس کا حال جانتا ہے کہ اس کو خیرات دے اور نہ اٹھ کر سوال کرتا ہے۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابوصالح ذکوان نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی

بقیہ صفحہ سابقہ: عیینہ اور اقرع ایسے ساری زمین بھر لوگوں سے بہتر ہے لیکن میں عیینہ اور اقرع کو روپیہ دے کر دل ملاتا ہوں اور جعیل کے ایمان پر مجھ کو بھروسا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] شاید سعد پیٹھ موڑ کر چل دیئے ہوں تو آپ نے فرمایا سعد ادھر آ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے سعد اس بات کو قبول کر اور راضی رہ ۱۲ منہ [۲] باوجود اس کے انہوں نے یہ حدیث ابن شہاب زہری سے روایت کی جو ان سے عمر میں کم تھے ۱۲ منہ

يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُو وَأَحْسِبُهُ قَالَ إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ فَيَبِيعَ فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ[1]

بَابٌ ۶۲ خَرْصِ التَّمْرِ

۹۶ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا وَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّئٍ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتُكِ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ

لے کر میں سمجھتا ہوں یوں فرمایا پہاڑ پر جائے وہاں لکڑیاں بنے اس کو بیچ کر آپ کھائے اور خیرات بھی کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے

باب کھجور کا درختوں پر پختہ تخمینہ (اٹکل اندازہ) کرنا درست ہے[1]

ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے عباس بن سہل بن ساعدی سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے انہوں نے کہا ہم جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ وادی القریٰ میں پہنچے[2] دیکھا تو ایک عورت اپنے باغ میں (کھڑی) تھی[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا بھلا آنکو تو اس میں کتنی کھجور نکلے گی (لوگوں نے آنکا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق آنکی پھر اس عورت سے فرمایا یاد رکھیو اس میں سے جتنی کھجور نکلے جب ہم تبوک میں پہنچے تو آپ نے فرمایا ہوشیار ہو آج رات کو زور کی آندھی آئے تو کوئی کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو باندھ دے خیر ہم نے اونٹوں کو باندھ دیا اور زور کی آندھی چلی ایک شخص کھڑا ہوا تھا آندھی نے اس کو طے کے پہاڑوں پر جا پھینکا[4] اور ایلہ[5] کے بادشاہ (یوحنا بن روبہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سپید خچر تحفہ بھیجا[6] اور ایک چادر گذرانی اور آپ نے اس کے ملک کی حکومت اس کے نام لکھ دی جب آپ لوٹ کر پھر وادی القریٰ پر آئے تو اس عورت سے پوچھا تیرے باغ میں کتنا میوہ نکلا اس نے کہا (پورے) دس وسق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تھے پھر آپ نے فرمایا میں ذرا مدینہ کو جلدی جایا چاہتا ہوں تم میں جس کو جلد چلنا ہو وہ میرے ساتھ جلدی روانہ ہو سہل

---

[1] جب کھجور یا انگور یا اور کوئی میوہ درختوں پر پختہ ہو جائے تو ایک جاننے والے شخص کو بادشاہ یا حاکم بھیجتا ہے وہ جا کر اندازہ کرتا ہے اس میں اتنا زیادہ میوہ اترے گا پھر اسی کا دسواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر لیا جاتا ہے اس کو خرص کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ یہ جاری رکھا اور خلفائے راشدین نے بھی امام شافعی اور امام احمد اور اہلحدیث سب اس کو جائز کہتے ہیں لیکن حنفیہ نے برخلاف احادیث صحیح کے صرف اپنی رائے سے اس کو ناجائز قرار دیا ہے اُن کا قول دیوار پر پھینک دینے کے لائق ہے ۱۲ منہ [2] وادی القریٰ ایک بستی کا نام ہے مدینہ اور شام کے بیچ میں ۱۲ منہ [3] اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [4] جو تبوک سے کئی دن کی راہ پر واقع ہیں بعضے نسخوں میں جبلی کے بدل جبلی ہے یعنی طے کے پہاڑ پر ۱۲ منہ [5] ایلہ ایک شہر کا نام تھا سمندر کے کنارے پر ۱۲ منہ [6] کہتے ہیں اسی خچر کا نام دلدل تھا بعضوں نے کہا دلدل پر تو آپ جنگ حنین میں سوار تھے وہ ۸ھ میں ہوئی اور غزوہ تبوک ۹ھ ہجری میں ہوا بعضوں نے کہا حنین میں جس خچر پر سوار تھے وہ فروہ جذامی نے آپ کو گذرانا تھا ۱۲ منہ۔

أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهُ أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُوْرُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ يَعْنِي خَيْرًا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيْقَةٌ وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَا يُقَالُ حَدِيْقَةٌ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَمْرٌو ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔

بَابُ ۶۱۳ الْعُشْرِ فِيْمَا يُسْقٰى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا تَفْسِيْرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهٗ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ يَعْنِي حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَبَيَّنَ فِي هٰذَا وَوَقَّتَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُوْلَةٌ وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى

بن بکار نے ایک لفظ کہا اس کا معنے یہ تھا جب مدینہ دکھلائی دینے لگا تو فرمایا یہ طابہ ہے[1] جب احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں کیا تم کو بتلا دوں انصار کا کونسا گھرانہ بہتر ہے لوگوں نے کہا بتلائیے آپ نے فرمایا بنی نجار[2] پھر بنی عبد الاشہل کے گھرانے پھر بنی ساعدہ کے گھرانے یا بنی حارث بن خزرج کے اور انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے[3] امام بخاری نے کہا جس باغ کے گرد دیوار ہو (حصار) اس کو حدیقہ کہتے ہیں اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اس کو حدیقہ نہیں کہتے اور سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو نے بیان کیا آپ نے یوں فرمایا پھر بنی حارث بن خزرج کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا اور سلیمان نے سعد بن سعید سے روایت کیا انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں یوں ہے اُحد وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اُس کو چاہتے ہیں۔

باب جو بارانی کھیتی ہو یا ندی سے سینچی جائے اس میں دسواں حصہ واجب ہوگا۔ اور عمر بن عبد العزیز نے شہد کی زکوٰۃ نہیں لی[4]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کھیتی کو آسمان یا چشمے کا پانی دیا جائے یا وہ زمین خود بخود سیراب ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے اور جس کھیتی میں کنویں سے پانی دیا جائے اس میں سے بیسواں حصہ لیا جائے امام بخاری نے کہا یہ حدیث یعنے عبد اللہ بن عمر کی حدیث کہ جس کھیتی میں آسمان کا پانی دیا جائے دسواں حصہ ہے پہلی حدیث یعنی ابو سعید کی حدیث کی تفسیر ہے اس میں زکوٰۃ کی

[1] طابہ طیب سے مشتق ہے یہ مدینہ منورہ کا دوسرا نام ہے یعنے پاکیزہ اور عمدہ سبحان اللہ جنت کا ٹکڑا دنیا میں مدینہ منورہ ہے حق تعالیٰ وہاں موت نصیب کرے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ [2] انہی لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ننھیال تھی اور سب سے پہلے جب آپ مدینہ میں آئے یہ لوگ ہتھیار باندھ کر آپ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوئے ۱۲ منہ [3] سبھوں نے آپ کی مدد کی اُن کے سب گھرانے نور علیٰ نور ہیں سبحان اللہ مدینہ منورہ کے لوگوں کے چہرے پر اب تک حسن اور جمال برستا ہے دیکھتے ہی عاشق ہونے کو جی چاہتا ہے ۱۲ منہ [4] اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا کہ گھوڑوں اور شہد کی زکوٰۃ نہ لی جائے اور حنفیہ کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ لی جائے گی ۱۲ منہ

الْمُبْهَمِ إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبْتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلَّى فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ ۞

کوئی مقدار مذکور نہیں ہے اور اس میں مذکور ہے اور زیادتی قبول کی جاتی ہے، اور گول گول حدیث کا حکم صاف صاف حدیث کے موافق لیا جاتا ہے جب اس کا راوی ثقہ ہو جیسے فضل بن عباس رضؓ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے میں نماز نہیں پڑھی اور بلال رضؓ نے کہا پڑھی تو بلال رضؓ کا قول معتبر مانا گیا۔ اور فضل کا قول چھوڑ دیا گیا[1]۔

بَابُ ۶۴ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ

باب پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں[2]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے امام مالک نے کہا مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی صعصعہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ مہار اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیے چاندی سے کم میں زکوٰۃ ہے[3]۔

بَابُ ۶۵ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ ۞

باب جب کھجور درختوں سے کاٹیں اس وقت زکوٰۃ لی جائے اور زکوٰۃ کی کھجور کو بچے کا ہاتھ لگانا یا بچے کا اس میں سے کھانا۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے عمر بن محمد بن حسن اسدی نے روایت کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا جس وقت کھجور کٹتی تھی تو لوگ اپنی اپنی زکوٰۃ کی کھجوریں

---

[1] کیونکہ بلال کی حدیث میں ایک زیادتی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں اس لیے وہ قبول کی گئی اصول حدیث میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ثقہ اور ضابط شخص کی زیادتی مقبول ہے اسی بنا پر ابوسعید کی حدیث سے جس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ زکوٰۃ میں مال کا کون سا حصہ لیا جائے گا یعنے دسواں حصہ یا بیسواں حصہ اس حدیث میں یعنے ابن عمر کی حدیث میں زیادتی ہے تو یہ زیادتی واجب القبول ہوگی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ حدیث یعنے ابوسعیدؓ کی حدیث پہلی حدیث یعنی ابن عمرؓ کی تفسیر کرتی ہے کیونکہ ابن عمرؓ کی حدیث میں نصاب کی مقدار مذکور نہیں ہے بلکہ ہر ایک پیداوار سے دسواں حصہ یا بیسواں حصہ لیے جانے کا اس میں ذکر ہے خواہ پانچ وسق ہو یا اس سے کم ہو اور ابوسعید کی حدیث میں تفصیل ہے کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں تو یہ زیادتی ہے اور زیادتی ثقہ اور معتبر راوی کی مقبول ہے ۱۲ منہ

[2] اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ گیہوں اور جو اور جوار اور کھجور اور انگور میں جب ان کی مقدار پانچ وسق یا زیادہ ہو زکوٰۃ واجب ہے اور ان کے سوا دوسری چیزوں میں جیسے ترکاریاں میوے وغیرہ ہیں مطلقاً زکوٰۃ نہیں خواہ وہ کتنے ہی ہوں قسطلانی نے کہا میووں میں سے صرف کھجور اور انگور میں اور اناجوں میں سے ہر ایک اناج میں جو ذخیرہ رکھے جاتے ہیں جیسے گیہوں جو جوار مسور ماش باجرا لوبیا چنا وغیرہ ان سب میں زکوٰۃ ہے اور حنفیہ کے نزدیک پانچ وسق کی قید بھی نہیں ہے قلیل ہو یا کثیر سب میں زکوٰۃ واجب ہے اور امام بخاری نے یہ حدیث لا کر ان کا رد کیا ۱۲ منہ [3] وسق اور اوقیہ کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كَوْمًا مِّنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهٗ فِيْ فِيْهِ نَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَاْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے جاتے یہاں تک کہ کھجور کا ایک ڈھیر آپ کے پاس لگ جاتا ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اُس کھجور سے کھیل رہے تھے اتنے میں ایک نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ محمد کی آل زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتی[1]

بَابٌ ۶۶ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهٗ اَوْ نَخْلَهٗ اَوْ اَرْضَهٗ اَوْ زَرْعَهٗ وَقَدْ وَجَبَ فِيْهِ الْعُشْرُ اَوِ الصَّدَقَةُ فَاَدَّى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهٖ اَوْ بَاعَ ثِمَارَهٗ وَلَمْ تَجِبْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى اَحَدٍ وَّلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَّجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَّمْ تَجِبْ ۔

باب جو شخص اپنا میوہ یا کھجور کا درخت یا کھیت بیچ ڈالے حالاں کہ اس میں دسواں حصّہ یا زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اب وہ اپنے دوسرے مال سے یہ زکوٰۃ ادا کرے تو یہ درست ہے یا وہ میوہ بیچے جس میں صدقہ واجب نہ ہوا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میوہ اس وقت تک نہ بیچو جب تک اُس کی پختگی معلوم نہ ہو جائے تو پختگی معلوم ہو جانے کے بعد کسی کو بیچنے سے آپ نے منع نہیں فرمایا کہ زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو تو نہ بیچے اور واجب نہ ہوئی ہو تو بیچے[2]

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهٗ ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی کہا میں نے ابن عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اس کی پختگی کھل نہ جائے[3] اور ابن عمرؓ سے جب پوچھتے اس کی پختگی کیا ہے وہ کہتے جب یہ معلوم ہو جائے کہ آفت سے بچ رہے گا[4]

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع کیا جب

---

[1] معلوم ہوا کہ یہ زکوٰۃ فرض زکوٰۃ تھی کیونکہ وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر حرام ہے حدیث سے یہ نکلا کہ چھوٹے بچوں کو دین کی باتیں سکھلانا اور ان کو تنبیہ کرنا ضرور ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں مالک کو اپنے مال کا بیچنا درست ہے خواہ اُس میں زکوٰۃ اور عشر واجب ہو یا نہ ہوا ہو اور رد کیا شافعی کے قول کو جنہوں نے ایسے مال کا بیچنا جائز نہیں رکھا جس میں زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو جب تک زکوٰۃ ادا نہ کرے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث آگے اسی کتاب میں موصولاً آئے گی ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے اس حدیث کے عموم سے دلیل لی کہ میوہ کی پختگی کے جب آثار معلوم ہو جائیں تو اُس کا بیچنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً درست رکھا اور زکوٰۃ کے وجوب یا عدم وجوب کی کوئی قید آپ نے نہیں لگائی ۱۲ منہ [5] یعنے یہ یقین نہ ہو جائے کہ میوہ اب ضرور اُترے گا اور کسی آفت کا ڈر نہ رہے جس سے میوہ بالکل تباہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [6] مثلاً اس کا رنگ بدل جائے نرم ہو جائے اس میں سرخی یا زردی یا سیاہی آ جائے اور اس سے پہلے بیچنا اس لیے منع ہوا کہ کبھی کوئی آفت آتی ہے تو سارا میوہ خراب ہو جاتا ہے یا گر جاتا ہے اب گویا مشتری کا مال مفت کھا لینا ٹھہرا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ۞

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ قَالَ حَتَّى تَحْمَارَّ۔

بَابُ ۶۷ هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ ۞

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً ۞

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ

ان کی بختگی کھل نہ جائے۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک ان میں سرخی نہ آجائے۔

باب کیا آدمی اپنی چیز کو جو صدقہ میں دی ہو پھر خرید کر سکتا ہے اور دوسرے کا دیا ہوا صدقہ خریدنے میں تو کوئی قباحت نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص صدقہ دینے والے کو پھر اس کے خریدنے سے منع فرمایا لیکن دوسرے شخص کو منع نہیں فرمایا[۱]۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے کہ عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں خیرات دے دیا پھر دیکھا تو (بازار میں) وہ بک رہا ہے انہوں نے اس کو (دوبارہ) مول لینا چاہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا اپنی خیرات کو مت پھیر یہی سبب تھا کہ عبداللہ بن عمرؓ جب خیرات میں دی ہوئی چیز کو پھر خرید لیتے تو اس کو خیرات کر دیتے (اپنے استعمال[۲] میں نہ رکھتے)

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دے ڈالا جس کو دیا تھا اس نے اس کو خراب کر دیا[۳] میں نے اس کو پھر مول لینا چاہا میں سمجھا وہ سستا بیچ ڈالے گا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اب اس کو مت خرید اور اپنی خیرات مت پھیر اگرچہ وہ ایک روپیہ میں تجھے دے ڈالے کیونکہ خیرات دے کر پھر لینے والا

---

[۱] باب کی حدیثوں سے بظاہر یہ نکلتا ہے کہ اپنا دیا ہوا صدقہ خریدنا حرام ہے لیکن دوسرے کا دیا ہوا صدقہ فقیر سے فراغت کے ساتھ خرید سکتا اگر اپنا دیا ہوا صدقہ بھی ایک شخص ثالث سے لے تو اس کو بھی بعضوں نے جائز رکھا ہے جمہور علماء کہتے ہیں کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی ۱۲ منہ [۲] عبداللہ بن عمرؓ نے خیال کیا کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس کا فائدہ اٹھانے اور استعمال کرنے کے لیے نہ خریدے اگر اس نیت سے خریدے کہ دوبارہ خیرات کرے گا تو قباحت نہیں ۱۲ منہ [۳] اس کی خدمت اور داشت نہ کی دانہ چارے کی خبر برابر نہ لی وہ خراب ہو گیا ۱۲ منہ۔

كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ ۞

ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر چاٹنے والا۔

بَاب ۷۸ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کرام پر صدقہ کا حرام[1] ہونا

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے امام حسن بن علی علیہ السلام نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھی چھی اس لیے کہ وہ اس کو پھینک دیں پھر فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں ہم لوگ صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔

بَاب ۷۹ الصَّدَقَةُ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کی لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا درست ہے[2]۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا ۞

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مُردہ بکری دیکھی جو ام المومنین میمونہؓ کی لونڈی کو خیرات میں ملی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی کھال کیوں کام میں نہ لائے انہوں نے عرض کیا وہ مردار تھی آپ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے[3]۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے بریرہؓ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا اور بریرہؓ کے مالک یہ شرط کرنا چاہتے تھے کہ اس کا ترکہ وہ لیں گے حضرت عائشہؓ

[1] قسطلانی نے کہا کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ فرض زکوٰۃ آپ کی آل کے لیے حرام ہے امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے امام جعفر صادق سے شافعی اور بیہقی نے نکالا کہ وہ سبیلوں میں سے پانی پیا کرتے لوگوں نے کہا یہ صدقہ کا پانی ہے انہوں نے کہا ہم پر فرض زکوٰۃ حرام ہے ۱۲ منہ [2] کیوں کہ لونڈی غلام آل نہیں ہو سکتی بعضوں نے کہا آپ کی بی بیوں کے آزاد کردہ غلام اور لونڈی کو بھی صدقہ لینا درست نہیں امام ابوحنیفہ اور امام احمد اور بعض مالکیہ سے ایسا ہی منقول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک درست ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج کو بھی کیونکہ وہ آل میں داخل نہیں ہے لیکن ایک روایت میں حضرت عائشہؓ سے منقول ہے انہوں نے کہا ہم محمد کی آل ہیں ہم کو صدقہ کا مال حلال نہیں اس کو خلال نے نکالا البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے آزاد شدہ لونڈی اور غلاموں کو بھی صدقہ لینا درست نہیں۔ آل سے مراد بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں کیونکہ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ صدقہ ہم کو درست نہیں اور قوم کا مولیٰ یعنی آزاد شدہ غلام اور لونڈی بھی اسی قوم میں سے ہے ۱۲ منہ [3] اس کی کھال فائدہ اٹھانا جائز ہے ۱۲ منہ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ؏

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے ان سے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد کر دے) ترکہ تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت آیا میں نے کہہ دیا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہؓ کو خیرات میں ملا ہے آپ نے فرمایا اس کے لیے خیرات ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے؎۱۔

بَابٌ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ -

باب صدقہ جب محتاج کی ملک ہو جائے؎۲ (تو پھر سید کو اس میں سے کھانا درست ہے)۔

۱۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا ؏

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ انصاریہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ پاس گئے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں مگر گوشت ہے اس بکری کا جو آپ نے نسیبہ کو خیرات دی تھی اور نسیبہ نے (تحفہ کے طور پر) ہم کو بھیجا آپ نے فرمایا (لاؤ) خیرات تو اپنے ٹھکانے پہنچ گئی۔

۱۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس وہ گوشت لایا گیا جو بریرہؓ کو خیرات میں ملا تھا آپ نے فرمایا بریرہؓ پر یہ صدقہ تھا اور ہمارے لیے تحفہ ہے اور ابو داؤد طیالسی نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے؎۳

بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

باب مالداروں سے زکوٰۃ لینا اور محتاجوں کو دینا کہیں بھی ہوں؎۴

۱۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو زکریا بن اسحاق نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی سے انہوں نے ابو معبد (نافذ) سے جو غلام تھے ابن عباسؓ کے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ

؎۱ بریرہؓ حضرت عائشہؓ کی لونڈی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کی لونڈیوں کو خیرات دینا ثابت ہوا اور باب کا یہی مطلب تھا ۱۲ منہ ؎۲ مثلاً ایک جانور کسی محتاج کو خیرات دیا وہ اس کو لے کر چل دیا اب اس نے وہ جانور کاٹا اور اس کے گوشت میں سے خیرات دینے والے کو تحفہ کے طور پر کچھ بھیجا تو اس کا کھانا درست ہے کیونکہ جب خیرات محتاج کو پہنچ گئی اس کی ملک ہو گئی اب اس کا حکم خیرات کا سا نہ رہا ۱۲ منہ ؎۳ اس کو ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند میں وصل کیا امام بخاری نے اس اسناد کو اس لیے بیان کیا کہ اس میں قتادہ کے سماع کی انسؓ سے تصریح ہے ۱۲ منہ ؎۴ شاید امام بخاری کے نزدیک ایک ملک کی زکوٰۃ دوسرے ملک کے فقیروں کو بھیجنا درست ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اصح روایت میں یہ درست نہیں ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ الْكِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰٓى اَنْ يَّشْهَدُوْٓا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل سے فرمایا جب ان کو یمن کی طرف روانہ کیا تم کو اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) ملیں گے جب تو ان کے پاس پہنچے تو (پہلے) ان سے کہہ اس بات کی گواہی دو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد اُس کے پیغمبر ہیں اگر وہ یہ مان لیں تو پھر ان سے یہ کہہ اللہ نے اُن پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر یہ بھی مان لیں تو پھر اُن سے کہہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں کو دیدی جائے گی[1] اگر وہ یہ بھی مان لیں تو ان کے عمدہ عمدہ مالوں سے بچا رہ[2] اور مظلوم کی بد دعا سے بھی بچا رہ اللہ میں اور اس میں کوئی آڑ نہیں ہے[3]۔

بَابُ صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَدُعَآئِهٖ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اَلْاٰيَةَ۔

باب زکوٰۃ دینے والے کے لیے امام (حاکم) کا دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا اُن کے مال میں سے خیرات لے اُن کو اس خیرات سے پاک اور صاف بنا اور ان کے لیے دعا کر آخیر آیت تک۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ اس کے لیے دعا کرتے فرماتے یا اللہ فلانے کی آل پر رحم کر میرا باپ اپنی زکوٰۃ آپ پاس لیکر آیا تو آپنے فرمایا یا اللہ ابواوفیٰ کی آل پر رحم[4]

بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ

باب جو مال سمندر میں سے نکالا جائے[5] اور عبداللہ بن عباس رضہ نے کہا عنبر کو رکاز نہیں کہہ سکتے[6] عنبر تو ایک چیز ہے جس کو سمندر کنارے پر

---

[1] یعنے مسلمانوں محتاجوں کو وہ کہیں بھی ہوں معلوم ہوا زکوٰۃ کا فر کو دینا درست نہیں مگر نفلی صدقہ دینا درست ہے ۱۲ منہ [2] یعنے زکوٰۃ میں چن چن کے عمدہ مال نہ لے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [3] یعنے مظلوم کی دعا فوراً بارگاہ الٰہی تک پہنچ جاتی ہے اور ظالم کی خرابی آتی ہے سعدی بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال مے آید + ۱۲ منہ [4] یعنے خود اس پر چونکہ آل کا اطلاق خود اس پر ہوتا ہے جیسے حدیث میں ہے لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داؤد اور مراد خود داؤد علیہ السلام ہیں قسطلانی نے کہا آنحضرت صلعم کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ صلوٰۃ دوسروں پر بھیج سکتے تھے اوروں کے لیے یہ امر مکروہ ہے کہ بالانفراد کسی پر صلوٰۃ بھیجیں مثلاً یوں کہیں ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ [5] خواہ غوطہ مار کر محنت کر کے یا بے محنت اور مشقت کنارے پر آجائے ہر حال میں اس کا لینا درست ہے گو وہ چیز پہلے کسی کی ملک ہو لیکن دریا میں بہ جانے سے پہلا مالک اس سے ناامید ہو گیا ہو اب دریا سے جو چیزیں نکالی جاتی ہیں جیسے موتی مونگا عنبر وغیرہ جمہور علماء کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے شوکانی نے ۱۲ منہ [6] رکاز وہ خزانہ جو زمین سے نکلے اس میں پانچواں حصہ زکوٰۃ کا واجب ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ وَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ۔

پھینک دیتا ہے[1] اور امام حسن بصری نے کہا عنبر اور موتی میں پانچواں حصہ لازم ہے[2] حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں پانچواں حصہ مقرر فرمایا ہے تو رکاز اس کو نہیں کہتے ہیں جو پانی میں ہے اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس میں ایک دوسرے بنی اسرائیل کے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے (اللہ کے بھروسے پر) اس کو دے دیں اب جس نے قرض لیا تھا وہ سمندر پر گیا کہ سوار ہو کر جائے اور قرض خواہ کا قرض ادا کرے لیکن سواری نہ ملی آخر اس نے (قرض خواہ تک پہنچنے سے ناامید ہو کر) ایک لکڑی لی اس کو کریدا اور ہزار اشرفیاں اس میں بھر کر وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی اتفاق سے قرضخواہ کام کاج کو باہر نکلا سمندر پر پہنچا تو ایک لکڑی دیکھی اس کو گھر میں جلانے کے لیے لے آیا پھر پوری حدیث بیان کی جب لکڑی کو چیرا تو اس میں اشرفیاں پائیں[4]

بَابٌ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

وَقَالَ مَالِكٌ وَّابْنُ إِدْرِيسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ وَّقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَ

باب رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے اور امام مالکؒ[5] اور امام شافعیؒ نے کہا رکاز جاہلیت کے زمانے کا خزانہ ہے اس میں تھوڑا مال نکلے یا بہت پانچواں حصہ لیا جائے گا اور کان رکاز نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کان کے بارے میں فرمایا اس میں جو کوئی گر کر یا کام کرتے ہوئے مر جائے تو اس کی جان مفت گئی[6] اور رکاز میں پانچواں حصہ

---

[1] اس کو امام شافعی اور بیہقی نے وصل کیا قاموس میں ہے کہ عنبر ایک دریائی جانور کی لید ہے بعضوں نے کہا عنبر ایک دریائی گھانس ہے امام شافعی نے ام میں ایسا ہی نقل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ امام بخاری نے امام حسن بصری کے قول کا رد کیا کہ دریائی مال میں یعنے عنبر اور موتی وغیرہ میں جو انہوں نے پانچواں حصہ اس کو رکاز سمجھ کر لازم کیا ہے یہ ان کی غلطی ہے رکاز تو وہ مال ہے جو زمین میں سے نکلے نہ وہ مال جو دریا میں ہاتھ آئے ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ دریا میں بہ کر جو چیز آ جائے اس کا لے لینا درست ہے کیوں کہ اس شخص نے لکڑی کو لے لیا اور اس میں اشرفیاں بھی مل گئیں حالانکہ اس کو یہ یقین نہ تھا کہ یہ لکڑی یا اشرفیاں میری ہیں اس پر بعضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ لکڑی کے اندر تو خط ہوگا جو قرضدار شخص نے بھیجا ہوگا پس اشرفیاں تو اس نے پہچان لی تھیں کہ میرا ہی مال ہے اس لیے کہ اولیٰ یہ ہے کہ لکڑی کے لینے سے دلیل لی جائے کیونکہ جب اس نے لکڑی لی تھی اس کو معلوم نہ تھا کہ یہ میرا مال ہے اور جب لکڑی کا لینا درست ہوا جو دوسرے کی ملک تھی تو جو چیز خود دریا میں پیدا ہوا اور کسی کی ملک نہ ہو جیسے موتی مونگا عنبر سیپ مچھلی وغیرہ اس کا تو لینا بطریق اولیٰ درست ہوگا ۱۲ منہ [5] اس کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] یعنے کسی نے اپنی زمین میں کان کھودی اس میں کوئی گر کر مر گیا یا کام کرتے ہوئے مزدور وغیرہ تو اس مالک پر اس کے خون کا تاوان نہ ہوگا ۱۲ منہ

أَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكٰوةُ وَإِنْ وَجَدْتَ لُقَطَةً فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا فَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ الشَّيْءُ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ أَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَهُ وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ

١١٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

بَابُ ٧٥ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِيْنَ مَعَ الْإِمَامِ

[2] اور عمر بن عبداللہ بن عبدالعزیز خلیفہ کانوں سے چالیسواں حصہ لیا کرتے تھے دو سو روپیہ میں سے پانچ روپیہ[3] اور امام حسن بصری نے کہا جو رکاز دار الحرب میں پائے تو اس میں سے پانچواں حصہ لیا جائے اور جو امن اور صلح کے ملک میں ملے اس میں سے زکوٰۃ (چالیسواں حصہ لیا جائے) اور اگر دشمن کے ملک میں پڑی ہوئی چیز ملے تو اس کو پہنچوا دے (شاید مسلمان کا مال ہو) اگر دشمن کا مال ہو تو اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرے[4] اور بعضے لوگوں نے کہا معدن بھی رکاز ہے جاہلیت کے دفینہ کی طرح کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں ارکز المعدن جب اس میں سے کوئی چیز نکلے ان کا جواب یہ ہے اگر کسی شخص کو کوئی چیز ہبہ کی جائے یا وہ نفع کمائے یا اس کے باغ میں میوہ بہت نکلے تو کہتے ہیں ارکزت (حالاں کہ یہ چیزیں بالاتفاق رکاز نہیں ہیں) پھر ان لوگوں نے اپنے قول کے آپ خلاف کیا کہتے ہیں رکاز کا چھپا لینا کچھ برا نہیں پانچواں حصہ نہ دے[5]۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور سے جو نقصان پہنچے اس کا کچھ بدلہ نہیں اور کنوے کا بھی یہی حال ہے اور کان کا بھی یہی حکم ہے اور رکاز میں سے پانچواں حصہ لیا جائے

باب اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو بھی زکوٰۃ میں سے دیا جائے گا اور ان کو حاکم کو حساب سمجھانا ہو گا

[1] یہ حدیث آگے موصولاً اسی کتاب میں آتی ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا معدن یعنے کان رکاز نہیں کیونکہ آنحضرت نے رکاز کو معدن کے بعد علیحدہ بیان فرمایا ۱۲ منہ [2] اس کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں وصل کیا امام بخاری نے عمر بن عبدالعزیز کے اس فعل سے یہ دلیل لی کہ کان رکاز نہیں ہے اگر رکاز ہوتی تو اس میں سے پانچواں حصہ حدیث کے موافق لیتے نہ چالیسواں حصہ ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] قسطلانی نے کہا امام بخاری نے بعض الناس سے امام ابوحنیفہ کو مراد لیا اور ساری کتاب میں ان کا نام نہیں لیا ہے بلکہ بعض الناس سے تعبیر کیا ہے اور یہ پہلا موقع ہے ان موقعوں میں میں کہتا ہوں یہ اعتراض امام بخاری کا امام ابوحنیفہ پر صحیح نہیں ہے اول تو امام ابوحنیفہ نے ارکز المعدن کے معنے یہ نہیں بیان کیے ہیں کہ جب معدن میں سے کچھ نکلے نہ عرب کے محاورے میں ارکز المعدن کا یہ معنے ہے بلکہ ارکز المعدن کا معنے یہ ہے کہ معدن رکاز بن گئی تو ارکز میں صیرورت کی خاصیت ہے جو باب افعال کی خاصیتوں میں سے ایک خاصیت ہے، دوسرے یہ بھی صحیح نہیں کہ جس کو کچھ ہبہ ہے یا نفع کمائے تو اس کو ارکزت کہتے ہیں بلکہ عرب لوگ ارکز الرجل جب کہتے ہیں جب وہ کوئی رکاز پائے تیسرے امام ابوحنیفہ نے رکاز کا چھپانا اس وقت جائز رکھا ہے جب پانے والا شخص محتاج ہو اور اس کو بیت المال پر یہ دعوے ہو کہ اس کا حق بیت المال میں مارا گیا ہے تو وہ اپنے حق کے بدل اگر رکاز پائے تو اس کو چھپا لے سکتا ہے اور احتمال ہے کہ امام بخاری کی مراد بعض الناس سے کوئی اور لوگ ہوں کیونکہ امام ابوحنیفہؒ پر تو یہ اعتراض متوجہ نہیں ہوتا ۱۲ منہ۔

١٣ ١١- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَسْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعٰى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ ۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے اُنہوں نے ابو حمید ساعدیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے اسد قبیلے کے ایک شخص کو مقرر کیا جس کو (عبد اللہ) ابن اللتبیہ کہتے تھے جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا[1]

بَابٌ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ ۔

باب مسافر لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں سے کام لے سکتے ہیں ان کا دودھ پی سکتے ہیں

١٤ ١١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ تَابَعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا اُنہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عرینہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اجازت دی کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں اُن کا دودھ اور موت پییں انہوں نے کیا کیا چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کو ان کے تعاقب میں بھیجا وہ گرفتار ہو کر آئے آپ نے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا اور ان کو پتھریلے میدان میں ڈلوا دیا وہ پتھر چاب رہے تھے[2] قتادہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو قلابہ اور ثابت اور حمید نے بھی انس سے روایت کیا[3]

بَابٌ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ ۔

باب زکوٰۃ کے اونٹوں پر حاکم کا اپنے ہاتھ سے داغ دینا

١٥ ١١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے ابو عمرو اوزاعی نے کہا مجھ سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں صبح کو ابو طلحہ کے نومولود بچے عبد اللہ کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا کہ آپ کھجور چبا کر اس کے منہ میں دیں میں نے دیکھا آپ کے ہاتھ

[1] یہ شخص جب زکوٰۃ وصول کر کے آیا تو بعضے چیزوں کی نسبت کہنے لگا یہ مجھ کو تحفہ میں ملی ہیں اس حدیث کا پورا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاحکام میں آئے گا ۱۲ منہ

[2] یعنی پیاس کی شدت سے یا درد کی بے تابی سے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب زکوٰۃ کے جانوروں کا دودھ پینا درست ہوا تو سواری یا اور منفعت لینا بطریق اولیٰ درست ہوگا ۱۲ منہ

[3] تو اب قتادہ میں تدلیس کی عادت ہونے سے حدیث میں کوئی ضعف نہ رہا ثابت اور ابو قلابہ کی روایت کو خود امام بخاری نے وصل کیا اور حمید کی روایت کو امام مسلم اور نسائی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ۱۲ منہ

فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۷۰ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً ؕ

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ ؕ

بَابُ ۷۹ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۱۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ

بَابُ ۸۰ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ؕ

۱۱۱۸ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ؕ

میں داغ دینے کا آلہ تھا آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے[1]

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب صدقہ فطر کا فرض ہونا اور ابو العالیہ اور عطاء اور ابن سیرین نے بھی اس کو فرض کہا ہے[2]

ہم سے یحییٰ بن محمد بن السکن نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جہضم نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے عمر بن نافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض کیا ہر غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے کی طرف سے جو مسلمان ہوں اور عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے اس کے ادا کرنے کا حکم فرمایا[3]

باب صدقہ فطر کا مسلمانوں پر یہاں تک کہ غلام لونڈی پر بھی فرض ہونا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور یا جو کا ایک ایک صاع ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر بشرطیکہ مسلمان ہو فرض کیا[4]۔

باب صدقہ فطر میں اگر جو دے تو ایک صاع دے

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم صدقہ میں ایک صاع جو دیا کرتے (یعنے آنحضرت ؐ کے زمانہ میں)

[1] معلوم ہوا کہ جانور کو کسی ضرورت سے داغ دینا درست ہے اور رد ہوا حنفیہ کا جنہوں نے داغ دینا مکروہ اور اس کو مثلہ سمجھا ہے ۱۲ منہ [2] ابو العالیہ اور ابن سیرین کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور عطاء کے قول کو عبدالرزاق نے وصل کیا شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک اور ابن منذر نے کہا بالاجماع صدقہ فطر فرض ہے حنفیہ نے اس کو واجب کہا ہے اور مالکیہ نے اشہب سے نقل کیا کہ وہ سنت موکدہ ہے ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے کہا امام احمد اور مالک اور شافعی اور اہل حجاز کے نزدیک صاع ۵ ۱/۳ رطل کا ہوتا ہے اور رطل ۱۲۸ ۴/۷ درہم کا اور اول صورت میں صاع ۶۸۵ ۵/۷ درہم ہو دے اور دوسری صورت میں ۱۰۸۰ مسلمان کی قید سے معلوم ہوا کہ کافر غلام اور لونڈی کی طرف سے صدقہ فطر دینا ضرور نہیں ۱۲ منہ [4] غلام اور لونڈی پر صدقہ فرض ہونے سے یہ مراد ہے کہ ان کا مالک ان کی طرف سے صدقہ دے بعضوں نے کہا یہ صدقہ پہلے غلام لونڈی پر فرض ہوتا ہے پھر مالک انکی طرف اپنے اوپر اٹھا لیتا ہے ۱۲ منہ

باب ۸۱ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔

۱۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ

باب ۸۲ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ ؂

۱۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

باب ۸۳ صَاعٌ مِّنْ زَبِيْبٍ ؂

۱۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ أَبِي حَكِيْمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيْهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ أُرٰى مُدًّا مِّنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ ؂

باب ۸۴ الصَّدَقَةُ قَبْلَ الْعِيْدِ ؂

باب گیہوں یا دوسرا اناج بھی ایک صاع دینا چاہیئے

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری سے انہوں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے ہم فطر کا صدقہ ایک صاع اناج (گیہوں) کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع پنیر کا یا ایک صاع منقے کا نکالا کرتے

باب کھجور بھی ایک صاع دینا چاہیئے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کا عبداللہ نے کہا پھر لوگوں نے دو مد گیہوں (نصف صاع) اس کے برابر سمجھی

باب منقی بھی ایک صاع دینا چاہیئے

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی حکیم عدنی سے سنا انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے کہا مجھ سے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے بیان کیا انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع (اناج یا) گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع منقی کا دیا کرتے جب معاویہؓ (مدینہ میں) آئے اور گیہوں کی آمدنی ہوئی تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں اس کا ایک مد دوسرے اناج کے دو مد کے برابر ہے[2]

باب صدقہ عید سے پہلے دینا

---

[1] طعام سے اکثر لوگوں کے نزدیک گیہوں ہی مراد ہے بعضوں نے کہا جو کے سوا دوسرے اناج اور اہل حدیث اور شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ اگر صدقہ فطر میں گیہوں دے تو بھی ایک صاع دے اور حنفیہ نے اس مسئلہ میں معاویہ بن ابی سفیان کی تقلید کی ہے انہوں نے گیہوں کا آدھا صاع دینا کافی سمجھا ابو خزیمہ اور حاکم نے ابو سعیدؓ سے نکالا میں تو وہی صدقہ دوں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتا تھا یعنے ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو ایک شخص نے کہا یا دو مد یعنے نصف صاع گیہوں انہوں نے کہا نہیں یہ معاویہؓ کی ٹھہرائی ہوئی بات ہے نہ میں اس کو مانوں گا نہ اس پر عمل کروں گا ۱۲ منہ [2] معاویہ بن ابی سفیان کی یہ رائے تھی جو حدیث اور فرمان نبوی کے بالکل مقابل ہے عمل کے لائق نہیں ہو سکتی اور حنفیہ سے تعجب ہے کہ حدیث کو چھوڑ کر معاویہؓ کے اجتہاد پر چلیں حالانکہ ابو سعید صحابی بھی جو ان سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں اس کا انکار کیا ۱۲ منہ

۱۲۲- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ ؎

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے حفص بن میسرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز کے لیے لوگوں کے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر دینے کا حکم؎ کیا۔

۱۲۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ ؎

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ بن سعد سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانے کا (صدقہ کے لیے) نکالا کرتے ابو سعید نے کہا ان دنوں ہمارا کھانا یہی تھا جو اور منقیٰ اور پنیر اور کھجور۔

بَابٌ ۸۵ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

باب آزاد اور غلام پر صدقہ فطر کا واجب ہونا؎

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكّٰى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكّٰى فِي الْفِطْرِ ؎

اور زہری نے کہا؎ جو غلام لونڈی سوداگری کا مال ہوں تو ان کی (سالانہ) زکوٰۃ بھی دی جائے اور ان کی طرف سے صدقہ فطر بھی دیا جائے؎

۱۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطٰى شَعِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ (یا یوں فرمایا رمضان کا صدقہ) مرد عورت اور آزاد اور غلام ہر ایک پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا فرض کیا پھر لوگوں نے گیہوں کا آدھا صاع اس کے برابر سمجھ لیا اور عبداللہ بن عمرؓ صدقہ فطر کھجور میں سے دیا کرتے جب مدینہ والے کھجور کے محتاج ہو گئے (کھجور کم ملنے لگی) تو وہ جو دینے لگے اور عبداللہ بن عمرؓ یہ صدقہ چھوٹے اور بڑے

؎ یہ حکم اکثر علماء کے نزدیک استحبابی ہے ابن عیینہ نے کہا اللہ نے بھی اپنی کتاب میں پہلے صدقہ فطر کو بیان کیا پھر عید کی نماز کو فرمایا قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اور غروب آفتاب تک بھی صدقہ کی تاخیر درست ہے اور اس سے زیادہ تاخیر کرنا حرام ہے ۱۲ منہ ؎ پہلے ایک باب اس مضمون کا گذر چکا ہے کہ غلام وغیرہ پر جو مسلمان ہوں صدقہ فطر واجب ہے پھر اس باب کے دوبارہ لانے سے کیا غرض ہے معلوم نہیں ہوتی ابن منیر نے کہا پہلے باب سے امام بخاری کا مطلب یہ تھا کہ کافر کی طرف سے صدقہ فطر نہ نکالیں اس لیے اس میں قید من المسلمین اور اس باب کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان ہونے پر صدقہ فطر کس کس پر اور کس کس کی طرف سے واجب ہے ۱۲ منہ ؎ حافظ نے کہا اس تعلیق کو ابن منذر نے وصل کیا اور اس میں کا کچھ مضمون ابو عبیدہ نے کتاب الاموال میں نکالا ۱۲ منہ ؎ جمہور علماء کا یہی قول ہے اور حنفیہ کہتے ہیں تجارت کی لونڈی غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر مالک کو دینا ضرور نہیں ۱۲ منہ۔

يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتّٰى أَنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بَنِيَّ يَعْنِي بَنِي نَافِعٍ قَالَ كَانُوا يُعْطُونَ لِيُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَاءِ ۞

سب کی طرف سے دیتے یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی[1] اور عبداللہ بن عمرؓ ہر ایک فقیر کو جو یہ صدقہ قبول کرتا دیتے[2] اور لوگ عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے یہ صدقہ دیدیتے[3] امام بخاری نے کہا میرے بیٹوں سے نافع کے بیٹے مراد ہیں امام بخاری نے کہا وہ عید سے پہلے جو صدقہ دیدیتے تو اکٹھا ہونے کے لیے نہ فقیروں کے لیے۔

بَابٌ ۸۶ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

قَالَ أَبُو عَمْرٍو رَأَى عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَعَائِشَةُ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ أَنْ يُزَكّٰى مَالُ الْيَتِيمِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكّٰى مَالُ الْمَجْنُونِ

باب چھوٹے اور بڑے سب پر صدقہ فطر واجب ہونا

ابو عمرو نے کہا حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ اور حضرت عائشہ اور طاؤس اور عطاء اور ابن سیرین کے نزدیک یتیم کے مال میں سے زکوٰۃ دینا چاہیئے اور زہری نے کہا دیوانے کے مال میں سے بھی زکوٰۃ نکالی جائے

۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے کہا انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور چھوٹے بڑے آزاد غلام سب پر فرض کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

کتاب حج اور عمرے کے بیان میں

بَابٌ ۸۷ وُجُوبُ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۞

باب حج کی فرضیت اور اُس کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا لوگوں پر فرض ہے اللہ کے لیے خانہ کعبہ کا حج کریں جس کو وہاں تک راہ مل سکے اور جو نہ مانے (اور باوجود قدرت کے حج نہ کرے) تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے[4]

۱۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے

---

[1] حالانکہ نافع کو عبداللہ بن عمرؓ نے آزاد کر دیا تھا مگر وہ ان کے گھر میں رہتے تو اُن کی اُولاد کی طرف سے بھی تبرعاً عبداللہ صدقہ فطر ادا کر دیتے ۱۲ منہ [2] کچھ تحقیق نہ کرتے کہ واقعی وہ محتاج ہے یا نہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا کہ صدقہ فطر ان عاملوں کو دیدیتے جو زکوٰۃ کی تحصیل پر بادشاہ وقت کی طرف سے مامور ہوتے ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا عید سے پہلے بھی یہ صدقہ دینا درست ہے قسطلانی نے کہا لیکن رمضان سے پہلے اس کا دینا درست نہیں ۱۲ منہ [4] اس آیت سے امام بخاری نے حج کی فرضیت ثابت کی اور حج اسلام کے پانچ رکنوں میں سے ایک رکن ہے اور وہ ساری عمر میں ایک بار فرض ہے ۵ھ ہجری میں اس کی فرضیت کا حکم ہوا یا ۶ھ ہجری میں اب اس میں اختلاف ہے کہ حج قدرت کے ساتھ ہی فوراً واجب ہو جاتا ہے یا اس میں دیر کرنا بھی درست ہے حج کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور باوجود قدرت کے حج نہ کرنے والے کو بھی تغلیظاً کافر فرمایا ایک حدیث میں ہے جو کوئی قدرت کے ساتھ حج نہ کرے وہ کچھ تعجب نہیں اگر یہودی یا نصرانی ہو کر مرے ۱۲ منہ

يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ؞

نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا فضل بن عباس (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک (خوبصورت) عورت آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو جو گورے چٹے خوبصورت تھے) دیکھنے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ (بار بار) دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے کہا یارسول اللہ اللہ نے جو بندوں پر حج فرض کیا تو ایسے وقت کہ میرا باپ بوڑھا پھونس ہے وہ اونٹنی پر جم نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں یہ قصہ حج وداع کا ہے[1]

بَابُ ۸۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ ؞

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حج میں) یہ فرمانا لوگ پیدل چل کر تیرے پاس آئیں اور دُبلے اونٹوں پر دور دراز رستوں سے اس لیے کہ دین دنیا کے فائدے حاصل کریں امام بخاری نے کہا سورہ نوح میں جو فجاجا کا لفظ ہے اس کے معنے ہیں کھلے اور کشادہ رستے[2]۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهٗ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ قَائِمَةً ؞

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر ذوالحلیفہ میں سوار ہوتے جب وہ سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ لبیک پکارتے[3]

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو ولید بن مسلم

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ نیابۃً دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست ہے مگر وہ شخص دوسرے کی طرف سے حج کر سکتا ہے جو اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو اور حنفیہ کے نزدیک مطلقاً درست ہے اور ان کے مذہب کو وہ حدیث رد کرتی ہے جس کو ابن خزیمہ اور اصحاب سنن نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے لبیک پکارتے ہوئے سنا فرمایا کیا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پہلے اپنی طرف سے حج کر پھر شبرمہ کی طرف سے کر یوں اسی طرح کسی شخص کے مرجانے کے بعد بھی اس کی طرف سے حج درست ہے بشرطیکہ وہ وصیت کر گیا ہو اور بعضوں نے ماں باپ کی طرف سے بلا وصیت بھی حج درست رکھا ہے ۱۲ منہ

[2] اگلی آیت سورہ حج کی اس باب سے متعلق تھی اور چونکہ اس میں فج کا لفظ ہے اور فجاجا اسی کی جمع ہے جو سورہ نوح میں مراد ہے اس لیے اس کی بھی تفسیر بیان کر دی ۱۲ منہ

[3] امام بخاری کی غرض ان حدیثوں کے لانے سے یہ ہے کہ حج پاپیادہ اور سوار ہو کر دونوں طرح درست ہے بعضوں نے کہا ان لوگوں پر رد کیا جو کہتے ہیں حج پاپیادہ افضل ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ بھی پاپیادہ حج کرتے مگر آپ نے اونٹنی پر سوار ہو کر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی سب سے افضل ہے ۱۲ منہ ؞

الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ إِهْلَالَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ أَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِي حَدِيثَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسٰى ۔

نے خبر دی کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ جابر بن عبداللہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جب وہ آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی اس حدیث کو انس اور ابن عباس رضہ نے بھی روایت کیا یعنے اسی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو[1]

بَابُ ۸۹ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا وَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ ۔

باب پالان پر سوار ہو کر حج کرنا[2]

اور ابان نے کہا ہم سے مالک بن دینار نے بیان کیا انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو ان کے ساتھ بھیجا انہوں نے تنعیم سے ان کو عمرہ کرایا اور پالان کی پچھلی لکڑی پر ان کو بٹھا لیا اور حضرت عمرؓ نے کہا حج میں پالانیں باندھو حج بھی ایک جہاد ہے[3] اور محمد بن ابی بکرؓ نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضہ سے انہوں نے کہا انسؓ نے ایک پالان پر حج کیا اور وہ کچھ بخیل نہ تھے[4] اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک پالان پر سوار ہو کر حج کیا اسی پر آپ کا اسباب بھی لدا تھا[5]

۱۲۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اذْهَبْ بِأُخْتِكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَأَحْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے کہا ہم سے ایمن بن نابل نے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ لوگوں نے تو عمرہ بھی کیا اور میں نے عمرہ نہیں کیا آپ نے فرمایا عبدالرحمٰن اپنی بہن کو لے جا اور تنعیم سے عمرہ کرا لا عبدالرحمٰن نے اونٹنی پر ان کو پیچھے بٹھا لیا انہوں نے عمرہ کیا ۔

---

[1] انس رضہ اور ابن عباسؓ کی حدیثوں کا خود امام بخاری نے اسی کتاب میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ حج میں تکلف کرنا اور آرام کی سواری ڈھونڈھنا سنت کے خلاف ہے سادے پالان پر چڑھنا کافی ہے شغدف اور محمل اور عمدہ عمدہ کجاوے اور گدے اور تکیے ان چیزوں کی ضرورت نہیں عبادت میں جس قدر مشقت ہو اتنا ہی زیادہ ثواب ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ حج میں بھی نفس کو سفر کی تکلیفیں اور سختیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں ۱۲ منہ [4] یعنے یہ فعل ان کا بخیلی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ نفس پر بار ڈالنا اور سنت کی پیروی کرنا منظور رکھا ۱۲ منہ [5] تو سنت یہی ہے کہ اونٹ کے دونوں طرف دو تھیلوں میں اپنا اسباب رکھے اور پر پالان باندھ کر خود سوار ہو اسی طرح حج کرے شغدف اور شبری باندھنا دونوں سنت نہیں ہیں ۱۲ منہ ۔

بَابٌ ۹۰ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

بَابٌ ۹۱ فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ فِيْ مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَّسُرَادِقٌ فَسَأَلْتُهُ

باب مقبول حج کی فضیلت[1]

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پوچھا پھر کون سا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پوچھا پھر کون سا فرمایا مبرور (مقبول) حج

ہم سے عبد الرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ طحان نے کہا ہم کو حبیب بن ابی عمرہ نے خبر دی انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین سے انہوں عرض کیا رسول اللہ ہم جانتے ہیں کہ جہاد سب نیک عملوں سے بڑھ کر ہے تو ہم جہاد کریں آپ نے فرمایا نہیں عمدہ جہاد حج ہے مبرور رہو۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سیار ابو الحکم نے کہا میں نے ابو حازم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کے لیے حج کرے اور شہوت اور گناہ کی باتیں نہ کرے وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا[2]

باب حج اور عمرے کی میقاتوں کا بیان[3]

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا مجھ سے زید بن جبیر نے وہ عبد اللہ بن عمر پاس آئے ان کے ٹھکانے میں دیکھا تو انہوں نے ڈیرہ لگایا ہے قنات کھڑی کی ہے[4] زید نے

---

[1] حدیث میں مبرور کا لفظ ہے اختلاف ہے کہ حج مبرور کسے کہتے ہیں بعضوں نے کہا جس میں ریا نہ ہو خالص اللہ کے لیے ہو بعضوں نے کہا جس میں کوئی گناہ نہ کرے بعضوں نے کہا جس کے بعد حاجی گناہوں سے توبہ کرے بعضوں نے کہا جو حج خدا کی بارگاہ میں قبول ہو ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ حج مقبول سے حقوق العباد بھی معاف ہو جاتے ہیں بعضوں نے کہا حقوق اللہ معاف ہوتے ہیں نہ حقوق العباد واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج یا عمرے کا احرام باندھنا چاہیے اور وہاں سے بغیر احرام کے آگے بڑھنا جائز ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لینا درست ہے یا نہیں بعضوں نے کہا مکروہ ہے ۱۲ منہ [4] شائد ان کے ساتھ زنانہ ہو گا پردے کے لیے قنات کھڑی ہو گی ۱۲ منہ

مِنْ اَيْنَ يَجُوْزُ اَنْ اَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ؎

کہا میں نے ان سے پوچھا عمرے کا احرام کہاں سے باندھوں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لیے قرنؔ[1] اور مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ مقرر کیا ہے

بَاب ۹۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ؎

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا توشہ لو اچھا توشہ سوال سے بچنا ہے۔

۱۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا ؎

ہم سے یحییٰ بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے انہوں نے ورقاء بن عمرو سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا یمن کے لوگ حج کیا کرتے تھے اور توشہ (خرچ) ساتھ نہیں لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں جب مکہ میں پہنچتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری توشہ لیا کرو اچھا توشہ یہ ہے کہ آدمی سوال سے بچے اس حدیث کو ابن عیینہ نے عمرو سے انہوں نے عکرمہ سے مرسلا روایت کیا ہے[2]

بَاب ۹۳ مُهَلِّ اَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ؎

باب مکہ والے حج اور عمرے کا احرام کہاں سے باندھیں

۱۳۵- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاوس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے (احرام) باندھنے کا مقام) ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم مقرر کیا[3] یہ مقام ان ملک والوں کے لیے بھی ہیں اور جو دوسرے ملک والے ان پر سے گذریں ان کے لیے بھی جو حج اور عمرے کے ارادے سے آئیں[4] اور جو ان مقاموں کے اس طرف (مکہ کی جانب) رہتا ہو وہ جہاں سے

---

[1] قرن مکہ سے دو منزل پر طائف کے قریب ہے اور ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل پر ہے اور جحفہ مکہ سے پانچ منزل پر ہے یا چھ یا تین منزل پر قسطلانی نے کہا اب لوگ جحفہ کے مقابل رابغ سے احرام باندھ لیتے ہیں جو جحفہ کے برابر ہے کیونکہ جحفہ ویران ہے وہاں کی آب وہوا خراب ہے کوئی وہاں نہیں جاتا نہ اترتا ہے ۱۲ منہ [2] اس میں ابن عباس رضؓ کا ذکر نہیں ہے مرسل اسی حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے اور صحابی کا نام نہ لے ۱۲ منہ [3] یلملم ایک پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر ہندوستان سے جو لوگ مکہ کو جاتے ہیں وہ جہاز ہی میں سے اس پہاڑ کے برابر پہنچ کر احرام باندھ لیتے ہیں ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا کہ اگر تجارت یا اور کسی ضروری کام کے لیے مکہ جائے تو ان مقاموں پر سے احرام باندھنا ضرور نہیں لیکن حج یا عمرے کی نیت ہو اور میقات سے بغیر احرام کے آگے بڑھ جائے تو گنہگار ہوگا اور اس پر دم لازم آئیگا اور سعید بن

مِنْ مَكَّةَ.

بَابٌ ۹۴ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يُهِلُّوا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

۱۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

بَابٌ ۹۵ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّامِ

۱۳۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَالِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا.

بَابٌ ۹۶ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ

۱۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

چلے وہیں سے احرام باندھے مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں

باب مدینہ والوں کا میقات وہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں[1]۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا مجھ کو خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں

باب شام والے کہاں سے احرام باندھیں

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ (میقات) ٹھہرایا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم یہ مقام ان ملک والوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے بھی جو دوسرے ملکوں سے ان پر ہو کر آئیں جو حج یا عمرے کی نیت رکھتے ہوں جو لوگ ان کے ادھر رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اسی طرح مکے والے مکے سے

باب نجد والے کہاں سے احرام باندھیں

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے زہری سے یہ حدیث یاد رکھی انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے احمد ہمدانی نے کیا کہا ہم سے عبداللہ

---

[1] شاید امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ میقات سے پہلے احرام باندھنا درست نہیں ہے اسحاق اور داؤد کا بھی یہی قول ہے جمہور کے نزدیک درست ہے یہ میقات مکانی میں اختلاف ہے لیکن میقات زمانی یعنے حج کے مہینوں سے پہلے حج کا احرام باندھنا تو بالاتفاق درست نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] نجد وہ ملک ہے جو عرب کا بالائی حصہ تہامہ سے عراق تک واقع ہے بعضوں نے کہا جرش سے لے کر کوفہ کی نواح تک اس کی مغربی حد حجاز ہے ۱۲ منہ

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ ۔

بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے مہیعہ یعنے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ابن عمرؓ نے کہا لوگ کہتے تھے میں نے خود نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں

بَابٌ ۹۷ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ ۔

باب جو لوگ میقات کے ادھر (یا ورے) رہتے ہوں

۱۳۹ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ امیقات ٹھہرایا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن تو یہ مقام ان ملکوں والوں کے لیے ہیں اور باہر والوں کے لیے بھی جو ان پر ہو کر گذریں اور وہ حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو لوگ ان کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں مکہ والے خود مکہ سے

بَابٌ ۹۸ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ ۔

باب یمن والے کہاں سے احرام باندھیں

۱۴۰ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا اور شام والوں کے لیے جحفہ کو نجد والوں کے لیے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم یہ مقام ان ملک والوں کیلئے بھی ہیں اور ان غیر ملک والوں کیلئے بھی جو ادھر سے گذریں اور وہ حج یا عمرے کا قصد رکھتے ہوں پھر جو لوگ ان مقاموں سے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں مکہ والے مکہ سے

بَابٌ ۹۹ ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ۔

باب عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں[1]

[1] عراق وہ ٹکڑا ہے عرب کے ملک کا جو ایران اور فارس سے ملا ہوا ہے بصرہ اور کوفہ اور کربلا اور کاظمین اور حلہ اور بصرہ اور موصل یہ عراق کے بڑے بڑے شہر ہیں ۱۲ منہ

۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيْقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ ۞

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب یہ دونوں شہر (بصرہ اور کوفہ) فتح ہو دے تو لوگ حضرت عمرؓ پاس آئے کہنے لگے امیر المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لیے ایک حد باندھی ہے (میقات مقرر کیا ہے) ہمارا راستہ اُدھر سے نہیں ہے اور اگر ہم اُدھر سے جائیں تو مشکل ہوتی ہے حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کے برابر کوئی دوسرا مقام اپنے رستہ میں بناؤ آخر ذات عرق اُن کے لیے مقرر کر دیا[1]۔

بَابٌ الصَّلٰوةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ۞

باب ذوالحلیفہ میں (احرام باندھتے وقت نماز پڑھنا

۱۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے پتھریلے میدان میں اپنی اونٹنی بٹھائی وہاں نماز پڑھی (یعنے احرام کا دوگانہ ادا کیا) اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے

بَابُ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ پر سے گذر جانا[2]

۱۴۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے رستے سے (مدینہ سے) روانہ ہوا کرتے اور معرس کے رستے سے مدینہ میں آتے[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ سے) مکہ کو روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھا کرتے اور جب لوٹ کر آتے تو (رات کو) ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں ٹھہر جاتے

[1] یہ مقام مکہ سے بیالیس ۴۲ میل پر ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ مقام اپنی رائے اور اجتہاد سے مقرر کیا مگر جابر کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عراق والوں کا میقات ذات عرق مروی ہے گو اس کے مرفوع ہونے میں شک ہے اس روایت سے یہ بھی نکلا کہ اگر کوئی مکہ میں حج یا عمرے کی نیت سے اور کسی رستے سے آئے جس میں کوئی میقات راہ میں نہ پڑے تو جس میقات کے مقابل پہنچے وہاں سے احرام باندھ لے بعضوں نے کہا اگر کسی میقات کی برابری معلوم نہ ہو سکے تو جو میقات سب سے دور ہے اتنی دور سے احرام باندھے میں کہتا ہوں ابوداؤد اور نسائی نے باسناد صحیح حضرت عائشہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لیے ذات عرق مقرر کیا اور احمد اور دارقطنی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے بھی ایسا ہی نکالا پس حضرت عمرؓ کا اجتہاد حدیث کے مطابق پڑا ۱۲ منہ [2] شجرہ ایک درخت تھا قریب ذوالحلیفہ کے آنحضرتؐ اسی راہ سے آتے اور جاتے اب وہاں ایک مسجد بن گئی ہے ۱۲ منہ [3] معرس عرب کی زبان میں اس کو کہتے ہیں جہاں مسافر رات کو اترے یہ معرس ذوالحلیفہ کی مسجد کے تلے واقع ہے اور ذوالحلیفہ کی بہ نسبت مدینہ سے زیادہ قریب

بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ ‎۞

صبح تک وہیں رہنے ؎۱

بَابُ ۱۰۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ ‎۞

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ عقیق کا نالہ ایک برکت والا نالہ ہے؎۲۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِّنْ رَّبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ ‎۞

ہم سے ابو بکر بن عبد اللہ حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید اور بشر بن بکر تنیسی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے وادی عقیق کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آج رات کو میرے مالک کے پاس سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور کہنے لگا اس برکت والی وادی میں نماز پڑھ اور کہہ عمرہ حج میں شریک ہو گیا؎۳

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى الْمُنَاخَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِّنْ ذٰلِكَ ‎۞

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے خواب میں دیکھا آپ رات کو ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں اترے ہیں آپ سے کہہ رہے ہیں کہ تم برکت والے میدان میں ٹھہرے ہو موسیٰ بن عقبہ نے کہا سالم نے ہم کو بھی وہاں ٹھہرایا وہ اس مقام کو ڈھونڈھ رہے تھے جہاں عبد اللہ اونٹ کو بٹھایا کرتے یعنے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اترا کرتے وہ مقام اس مسجد کی نیچے کی طرف میں ہے جو نالے کے نشیب میں ہے اترنے والوں اور رستے کے بیچا بیچ

بَابُ ۱۰۳ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنَ الثِّيَابِ ‎۞

باب اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے ان کو تین بار دھو ڈالنا۔

؎۱ دن کی روشنی میں مدینہ میں داخل ہوتے سنت بھی ہے کہ مسافر جب دوسرے ملک سے کہیں آئے تو رات کو نہ جائے دن کو اپنے گھر میں داخل ہو اگر راستہ میں رات ہو جائے تو رات کو وہیں ٹھہر جائے ۱۲ منہ ؎۲ وادی عقیق بقیع کے قریب ہے مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ۱۲ منہ ؎۳ یعنے قران جائز ہے یعنے حج اور عمرہ دونو کا ایک ساتھ احرام باندھنا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے حج کے ساتھ عمرے کی بھی نیت کرے یعنے قران کر ۱۲ منہ ؎۴ نسخہ مطبوعہ مصر میں حدثنا محمد نہیں ہے صرف یوں ہے قال ابو عاصم حافظ نے کہا محمد سے محمد بن بشار مراد ہیں یا محمد بن معمر یا خود امام بخاری مراد ہیں اور اس روایت میں گو لفظ خلوق کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابواب العمرہ میں نکالا اس میں صاف یوں ہے علیہ اثر الخلوق ۱۲ منہ۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى فَجَاءَ يَعْلَى وَعَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ أَرَادَ الْإِنْقَاءَ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ ۞

ہم سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نبیل نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا ہم کو عطا بن ابی رباح نے ان کو صفوان بن یعلی نے خبر دی کہ ان کے باپ یعلی بن امیہ نے حضرت عمرؓ سے کہا مجھ کو دکھلاؤ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی ہے تو ایسا ہوا ایک بار آپ جعرانہ میں تھے آپ کے ساتھ کئی اصحاب بھی تھے اتنے میں ایک شخص[1] آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں ایک شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور اُس کے کپڑے میں (خوشبو لتھڑی ہوئی) سن کر ایک گھڑی تک آپ خاموش رہے آپ پر وحی آنے لگی حضرت عمرؓ نے یعلی کو اشارہ کیا وہ آئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑا سب طرف سے گھیر دیا گیا ہے یعلی نے اپنا سر اُس کے اندر ڈال کیا دیکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ سرخ ہو رہا ہے۔ اور آپ خرانٹے لے رہے ہیں پھر یہ حالت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا وہ شخص کہاں گیا جو عمرے کا مسئلہ پوچھتا تھا لوگ اس کو بلا لائے آپ نے فرمایا جو خوشبو تیرے لگی ہو اس کو تین بار دھو ڈال اور کرتہ یا چغہ اتار ڈال اور حج میں جن باتوں سے پرہیز کرتا ہے عمرے میں بھی کر ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا آنحضرتؐ نے جو اس کو تین بار دھونے کا حکم دیا اس سے یہ غرض ہے کہ خوب صفائی ہو جائے انہوں نے کہا ہاں[2]

بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَتَرَجَّلَ وَيَدَّهِنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ وَيَتَدَاوَى بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ

باب احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا اور جب احرام کا قصد کرے تو کیا کپڑے پہنے اور کنگھی کرے تیل ڈالے اور ابن عباسؓ نے کہا محرم خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے اور آئینہ دیکھ سکتا ہے اور جن چیزوں کو کھا سکتا ہے جیسے تیل گھی وغیرہ ان سے دوا بھی کر سکے[3] اور عطا بن ابی رباح نے کہا انگوٹھی پہن سکتا ہے اور ہمیانی باندھ

[1] حافظ نے کہا اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن ابن فتحون نے ذیل میں طرطوشی کی تفسیر سے نقل کیا کہ اس کا نام عطاء بن منیہ تھا ابن فتحون نے کہا اگر یہ صحیح ہو تو وہ یعلی بن اُمیہ کا بھائی ہے جو راوی ہے اس حدیث کا ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو احرام کے وقت خوشبو لگانا جائز نہیں سمجھتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوشبو کے اثر کو تین بار دھو ڈالنے کا حکم فرمایا امام مالک اور امام محمد کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے گو اس کا اثر احرام کے بعد باقی رہے وہ کہتے ہیں یعلی کی حدیث ۸ھ ہجری کی ہے اور ۱۰ھ ہجری یعنی حجۃ الوداع میں حضرت عائشہؓ نے احرام باندھتے وقت آپ کے خوشبو لگائی اور یہ آخری فعل پہلے حکم کا ناسخ ہے ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا دارقطنی کی روایت میں یوں ہے اور حمام میں جا سکتا ہے اور داڑھ میں درد ہو تو دوا لگا سکتا ہے پھوڑا پھوڑ سکتا ہے اگر ناخن ٹوٹ گیا ہو تو اتنا نکال سکتا ہے پھول سونگھنے میں اختلاف ہے اسحاق نے کہا درست ہے امام احمد نے اس میں توقف کیا شافعی نے حرام کہا حنفیہ مالکیہ مکروہ کہتے ہیں

وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بِالتُّبَّانِ بَأْسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَعْنِي لِلَّذِينَ يَرْحَلُونَ هَوْدَجَهَا ‹

سکتا ہے[1] اور ابن عمرؓ احرام کی حالت میں طواف کر رہے تھے ان کے پیٹ پر کپڑا بندھا ہوا تھا[2] اور حضرت عائشہؓ نے جانگیا پہننا جائز رکھا[3] امام بخاریؒ نے کہا ان لوگوں کے لیے جو ان کا ہودہ اونٹ پر کسا کرتے تھے

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ‹

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر احرام باندھتے وقت بالوں میں سادہ تیل ڈالتے (بن خوشبو کا) منصور نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا بیان کیا انہوں نے کہا ابن عمرؓ کے فعل کو تو کیا کرے گا[4] مجھ سے تو اسود نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث نقل کی گویا میں دیکھ رہی ہوں احرام کی حالت میں جو خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگوں میں چمکتی رہتی

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ‹

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا میں احرام باندھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اسی طرح جب آپ احرام کھول ڈالتے طواف الزیارۃ سے پہلے[5]

بَابُ ۱۰۵ مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا ‹

باب بالوں کو جما کر احرام باندھنا[6]

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو امام شافعی نے طاؤس کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا یہ حضرت عائشہؓ کا اجتہاد ہے جمہور علماء کے نزدیک احرام میں جانگیا پہننا درست نہیں کیونکہ جانگیا اور پاجامہ کا ایک ہی حکم ہے ۱۲ منہ [4] ابراہیم نخعی کا مطلب یہ ہے کہ ابن عمرؓ نے جو احرام لگاتے وقت خوشبو سے پرہیز کیا اور سادہ بن خوشبو کا تیل ڈالا تو ہمیں ان کے اس فعل سے کوئی غرض نہیں جب آنحضرتؐ کی حدیث موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ احرام باندھتے وقت آپ نے خوشبو لگائی یہاں تک کہ احرام کے بعد بھی اس کا اثر آپ کی مانگ میں رہا اس روایت سے حنفیہ کو سبق لینا چاہیئے ابراہیم نخعی ابوحنیفہؒ کے استاذ الاستاذ ہیں انہوں نے حدیث کے خلاف عبداللہ بن عمر کا قول فعل رد کر دیا تو اور کسی مجتہد یا فقیہ کا قول حدیث کے خلاف کب قابل قبول ہوگا ۱۲ منہ [5] دسویں تاریخ جب جمرۂ عقبہ کی رمی کرے سر منڈا لے تو عورتوں کے سوا اور سب چیزیں جن کا احرام میں پرہیز تھا درست ہو جاتی ہیں طواف الزیارۃ کے بعد عورتوں سے بھی صحبت کرنا درست ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [6] احرام باندھتے وقت اس خیال سے کہ بال پریشان نہ ہوں ان میں گرد غبار زیادہ نہ سمائے بالوں کو گوند یا خطمی یا کھلی اور لعاب سے جما لیتے ہیں عربی زبان میں اس کو تلبید کہتے ہیں ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا ۔

وسلم بالوں کو جمائے ہوئے لبیک پکار رہے تھے

بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھنا

۱۵۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی مسجد ہی کے پاس سے احرام باندھا یعنے لبیک پکاری[1]

بَابُ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

باب محرم کو کون سے کپڑے پہننا درست نہیں ہیں

۱۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْأَرْضِ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص[2] نے عرض کیا یا رسول اللہ محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا کرتہ نہ پہنے نہ عمامہ نہ پاجامہ نہ کن ٹوپ (یا باران کوٹ) اور نہ موزے مگر جس کو جوتیاں نہ ملیں تو وہ موزے ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ کر پہن سکتا ہے اور وہ کپڑا بھی (احرام میں) نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہو[3] امام بخاری نے کہا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے نہ اپنا بدن کھجلائے[4] اور جوؤں کو سر یا بدن سے نکال کر زمین پر ڈال دے (اُن کو مارے نہیں)

بَابُ الرُّكُوبِ وَالْإِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

باب سواری پر حج کرنا اور سواری پر ایک ساتھ بیٹھنا درست ہا

۱۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے

---

[1] اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ سے احرام باندھا بعضے کہتے ہیں ذوالحلیفہ کی مسجد سے جہاں دوگانہ احرام کا ادا کیا بعضے کہتے ہیں جب مسجد سے نکل کر اونٹنی پر سوار ہوئے بعضے کہتے ہیں جب آپ بیداء کی بلندی پر پہنچے یہ اختلاف نہیں ہے کیونکہ ان تینوں مقاموں میں آپ نے لبیک پکاری ہوگی بعضوں نے اول اور دوسرے مقام کی نہ سنی ہوگی بعضوں نے اول کی نہ سنی ہوگی تو ان کو یہی گمان ہوا کہ یہیں سے احرام باندھا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] ورس ایک زرد گھاس ہوتی ہے خوشبودار اس پر سب کا اتفاق ہے کہ محرم کو یہ کپڑے پہننا ناجائز ہیں حنابلہ کہتے ہیں اگر کسی کو تہبند نہ ملے تو پاجامہ پہن لے لیکن جب تہبند مل جائے تو پاجامہ اتار ڈالے اسی طرح سر پر سیا ہوا کپڑا پہننا محرم مرد کو ناجائز ہے لیکن عورتوں کو درست ہے ۱۲ منہ [4] یعنے اس طرح کہ اُس سے جوں یا اور کسی جانور کے مرنے کا ڈر ہو لیکن خفیف کھجلانا منع نہیں ۱۲ منہ

وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ۔

بَابٌ ۱۰۹ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ

وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبَدِّلَ ثِيَابَهُ ۔

۱۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ أَنْ تُلْبَسَ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ

کہا مجھ سے میرے باپ جریر بن حازم نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ عرفات سے مزدلفہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسامہ بن زید سوار تھے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک آپ نے فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھایا دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں[۱]

باب محرم چادر اور تہ بند کون کون سے پہنے اور حضرت عائشہ رضؓ نے احرام کی حالت میں کم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے[۲] اور کہتی تھیں عورت احرام کی حالت میں اپنے ہونٹ نہ چھپائے نہ اپنے منہ پر برقعہ ڈالے نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں ورس یا زعفران لگی ہو[۳] اور جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہا کسم کو میں خوشبو نہیں سمجھتا[۴] اور حضرت عائشہ رضؓ نے کہا عورت احرام کی حالت میں زیور کالا اور گلابی کپڑا اور موزہ پہن سکتی ہے[۵] اور ابراہیم نخعی نے کہا عورت احرام میں کپڑے بدل سکتی ہے[۶]

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے کنگھی کر کے بالوں میں تیل لگا کر چلے (ظہر اور عصر کے بیچ میں ہفتہ کے دن) اور اپنی تہ بند پہنی اور چادر اوڑھی آپ کے اصحاب رضؓ نے بھی تہ بند اور چادر پہنی آپ نے چادروں اور نہ تہ بندوں سے بالکل منع نہیں کیا مگر ہاں اس کپڑے سے منع کیا جو زعفران میں رنگا ہوا ہو زعفران بھی اتنی کہ بدن پر جھڑ رہی ہو خیر صبح کے وقت آپ ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب وہ بیداء پر آپ کو لے کر پہنچی تو آپ نے اور آپ کے

۱؎ اس وقت لبیک موقوف کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو سعید بن منصور نے قاسم بن محمد کے طریق سے باسناد صحیح وصل کیا اور جمہور علماء کسم کا رنگ محرم کے لیے جائز سمجھتے ہیں لیکن ابو حنیفہ نے اس سے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خوشبو ہے اگر کوئی کسم کا رنگا ہوا کپڑا احرام میں پہنے تو اس پر دم لازم ہوگا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ اس کو امام شافعی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵؎ اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے اور موزے کے جواز کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶؎ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۷؎ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ محرم کو چادر اور تہ بند پہننے کی اجازت ہوئی ۱۲ منہ

وَقَلَّدَ بُدْنَهُ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا مِنْ رُءُوْسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيْبُ وَالثِّيَابُ ؀

اصحاب نے احرام باندھا (لبیک پکاری) اور اونٹوں کے گلے میں ہار ڈالے اُس وقت ذیقعد مہینہ کے پانچ دن باقی تھے[1] خیر آپ مکہ میں اس وقت پہنچے جب ذی الحجہ کے چار دن گذر گئے تھے (اتوار کے دن صبح کو آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ دوڑے اور چونکہ آپ قربانی کے اونٹ ساتھ لائے تھے ان کے گلے میں ہار ڈالے تھے اس لیے احرام نہ کھول سکے پھر آپ مکہ کے بالائی حصہ میں حجون[2] پہاڑ کے پاس اُترے اور حج کا احرام باندھے رہے طواف کرنے کے بعد پھر آپ کعبے کے پاس بھی نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے[3] اور آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے بال کترا ڈالیں اور احرام کھول دیں مگر یہ حکم انہی لوگوں کو دیا جن کے ساتھ قربانی کا اونٹ نہ تھا جس کو ہار پہنایا ہو اور جس کے ساتھ اس کی بی بی تھی اس کو اپنی بی بی سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا سب درست ہو گیا

بَابٌ ۱۱ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى أَصْبَحَ

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؀

باب ذوالحلیفہ میں (مدینہ سے چل کر) صبح تک ٹھہرنا یہ ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[4]

١٥٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ بِذِي

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں (ظہر کی) چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں پہنچ کر (عصر کی) دو رکعتیں پھر رات کو وہیں رہ گئے صبح کو ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے

[1] یعنی آپ ہفتہ کے دن مدینہ منورہ سے نکلے تھے اس دن ذیقعدہ کی ۲۵ تاریخ تھی اگر مہینہ تیس ۳۰ دن کا ہوتا تو پانچ دن باقی رہتے تھے لیکن اتفاق سے مہینہ ۲۹ دن کا ہو گیا اور ذی الحجہ کی پہلی تاریخ پنجشنبہ کو واقع ہوئی کیونکہ دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ عرفات میں جمعہ کے دن ٹھہرے تھے ابن حزم نے جو کہا کہ آپ جمعرات کے دن مدینہ سے نکلے تھے یہ ذہن میں نہیں آتا البتہ ممکن ہے کہ آپ جمعہ کو مدینہ سے نکلے ہوں مگر صحیحین کی روایتوں میں ہے کہ آپ نے اس دن ظہر کی مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں ان روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن جمعہ کا دن نہ تھا ۱۲ منہ

[2] حجون بفتح خائے مہملہ اور ضم جیم ایک پہاڑ ہے محصب کے قریب مسجد عقبہ کے برابر اور مشارق میں ہے کہ حجون جنت المعلےٰ کے مقبرہ کو کہتے ہیں ۱۲ منہ

[3] آپ کچھ کاموں میں مشغول ہوں گے آپ کو بالکل فرصت نہ ہوئی ہوگی کہ کعبے کے پاس آن کر نفل طواف کرتے ۱۲ منہ

[4] یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے باب خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی طریق الشجرۃ میں ۱۲ منہ

الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ ۞

جب وہ آپ کو لے کر سیدھی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری

۱۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ۞

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں (وہاں پہنچ کر قصر شروع کر دیا) ابوقلابہ نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ رات کو ذوالحلیفہ میں رہے صبح تک

بَابٌ ۱۱۱ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ ۞

باب لبیک بلند آواز سے کہنا

۱۵۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن یزید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں اور میں نے سنا لوگ حج اور عمرہ دونوں کا پکار کر نام لے رہے تھے

بَابٌ ۱۱۲ التَّلْبِيَةِ ۞

باب لبیک کا بیان

۱۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ۞

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح لبیک کہتے لبیک اللہم لبیک اخیر تک یا اللہ میں حاضر ہوتا ہوں حاضر حاضر تیرا کوئی ساجھی نہیں میں حاضر ہوتا ہوں ساری تعریف اور نعمت اور بادشاہت تجھ ہی کو سزاوار ہے تیرا کوئی ساجھی نہیں

۱۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابی عطیہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں جانتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح لبیک کہتے تھے آپ فرماتے لبیک اللہم لبیک لبیک

۱؎ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ لبیک پکار کر کہنا مستحب ہے مگر یہ مرد کے لیے ہے عورت آہستہ کہے امام احمد نے مرفوعاً ابوہریرہؓ سے نکالا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو لبیک پکار کر کہنے کا حکم دیا اب لبیک کہنا امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک سنت ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک بغیر لبیک کے احرام پورا نہ ہوگا ۲؎ یعنے جن لوگوں نے قران کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قران کیا تھا جو کوئی قران کرے وہ یوں کہے لبیک بحجۃ وعمرۃ اور جو کوئی مفرد حج کرے وہ لبیک بحجۃ کہتے اور جو کوئی صرف عمرہ کرے وہ لبیک بعمرۃ کہے ۳؎ ایک روایت میں یوں آیا ہے لبیک الہ الحق لبیک ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے انما الخیر خیر الآخرۃ ایک روایت میں یوں ہے لبیک حجاً حقاً لبیک تعبداً ورقاً ایک روایت میں یوں ہے لبیک اللہم لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والرغباء الیک والعمل حضرت عمرؓ نے اتنا اور بڑھایا لبیک مرغوباً مرہوباً الیک ذا النعماء والفضل الحسن اس سے یہ نکلا کہ لبیک آدمی بڑھا سکتا ہے بعض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ؁

لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک سفیان ثوری کی طرح ابومعاویہ نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا اور شعبہ نے کہا مجھ کو سلیمان اعمش نے خبر دی کہا میں نے خیثمہ سے سُنا انہوں نے ابوعطیہ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے سُنا پھر یہی حدیث بیان کی

بَابُ ۱۱۳ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ ؁

باب احرام باندھنے کے وقت جب جانور پر سوار ہونے لگے تو لبیک سے پہلے الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر کہنا

۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ ؁

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں ہم آپ کے ساتھ تھے اور ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پھر رات کو وہیں رہے صبح کو وہاں سے سوار ہوئے جب آپ کی اونٹنی بیداء پر پہنچی تو آپ نے الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر کہا پھر حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکاری اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا (یعنی قران کیا) جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا انہوں نے احرام کھول ڈالا[۱] پھر آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھا انس نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج سے فارغ ہو کر) اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور مدینہ میں (عید الضحیٰ کے دن) آپ نے دو چت کبرے مینڈھے کاٹے امام بخاری نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو یوں روایت کرتے ہیں ایوب سے انہوں نے ایک شخص[۲] سے انہوں نے انس سے،

بَابُ ۱۱۴ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ

باب جب سواری سیدھی لے کر کھڑی ہو اس وقت لبیک کہنا

۱۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً ؁

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو صالح بن کیسان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت لبیک پکاری جب اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی

بَابُ ۱۱۵ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ

باب قبلے کی طرف منہ کر کے احرام باندھنا اور ابومعمر نے کہا

---

[۱] یعنی عمرہ کر کے مراد وہی لوگ ہیں جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لائے تھے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ [۲] وہ شخص ابوقلابہ ہیں یا حماد بن سلمہ ۱۲ منہ

اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّيْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتّٰى اِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهٖ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ تَابَعَهٗ اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ فِي الْغُسْلِ ٭

ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو اپنی اونٹنی پر پالان لگانے کا حکم دیتے پھر اُس پر سوار ہوتے جب وہ اُن کو لے کر اٹھ کھڑی ہوتی تو قبلے کی طرف منہ کرتے پھر لبیک کہتے رہتے جب حرم میں[1] پہنچتے تو لبیک چھوڑ دیتے جب ذی طوی میں آتے[2] تو رات کو وہیں رہ جاتے صبح تک صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے (پھر مکہ میں داخل ہوتے) اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے عبدالوارث کی طرح اس حدیث کو اسمٰعیل نے بھی ایوب سے روایت کیا اس میں بھی غسل کا ذکر ہے[3]

۱۶۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهٗ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَاْتِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَرْكَبُ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً اَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر جب (حج یا عمرے کے لیے) مکہ کو جانا چاہتے تو ایسا تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہوتی پھر ذوالحلیفہ کی مسجد میں آتے وہیں صبح کی نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے جب اونٹنی ان کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے پھر کہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

بَابٌ ۱۱۶ التَّلْبِيَةِ اِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ ٭

باب محرم نالے میں اُترے تو لبیک کہتے[4]

۱۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ اَنَّهٗ قَالَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اَمَّا مُوْسٰى كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے لوگوں نے دجال کا ذکر کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اُس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا ابن عباسؓ نے کہا میں نے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا البتہ آپؐ نے یہ فرمایا گویا میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں جب وہ نالے میں اترے تو لبیک

---

[1] حرم سے مراد زمین ہے حرم کی بعضوں نے کہا مسجد مراد ہے مطلب یہ ہے کہ جب خانہ کعبہ میں پہنچتے تو لبیک موقوف کر دیتے کیونکہ طواف اور سعی وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں عطاء سے نکالا کہ ابن عمرؓ حرم میں داخل ہوتے ہی لبیک موقوف کر دیتے پھر جب بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر لیتے تو لبیک کہتے رہتے ۱۲ منہ

[2] ذی طوی بالکل مکہ سے قریب ہے ایک میل پر آپ اس کو بیر زاہر کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] اسمٰعیل کی روایت کو خود مؤلف نے وصل کیا آگے چل کر ۱۲ منہ [4] اسی طرح جب چڑھائی پر چڑھے رستہ بھر لبیک کہتے رہنا مستحب ہے لیکن اترتے چڑھتے اور زیادہ اس کے کہنے کی تاکید ہے ۱۲ منہ

يُلَبِّيَ ؀

بَابٌ ۱۱ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ أَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهِ وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ ؀

۱۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا

کہہ رہے ہیں۔[۱]

باب حیض اور نفاس والی عورت کیونکر احرام باندھے عرب لوگ کہتے ہیں اَھَلَّ یعنے بات منہ سے نکال دی واستھللنا اھللنا الھلال ان سب لفظوں کا معنے ظاہر ہونا ہے اور استہل المطر کا معنے پانی ابر میں سے نکلا اور قرآن شریف میں سورۂ مائدہ میں جو وما اہل لغیر اللہ بہ ہے اس کا معنے جس جانور پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے اور یہ بچہ کی استہلال سے نکلا ہے یعنے پیدا ہوتے وقت اس کا آواز کرنا[۲]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے مکہ کو) روانہ ہوئے ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں کے ساتھ قربانی ہے وہ تو حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھیں وہ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتے جب تک دونوں سے فراغت نہ کریں خیر میں جب مکہ پہنچی تو حائضہ ہو گئی میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا مروے کا اور میں نے اپنا یہ شکوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا (کہ حج کے دن آن پہنچے ہیں ابھی عمرے سے بھی فارغ نہیں ہوئی) آپ نے سر کھول ڈال کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ لے اور عمرے کو رہنے دے[۳] میں نے ایسا ہی کیا جب ہم حج پورا کر چکے تو

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلا مہلب نے کہا راوی کی غلطی ہے کیونکہ حضرت موسیٰ تو گذر گئے البتہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور مؤید ہے اس کے دوسری حدیث جس میں یہ ہے مریم کے بیٹے فج الروحا میں احرام باندھیں گے میں کہتا ہوں ایک روایت میں حضرت ابراہیم کا بھی ذکر ہے اور گو حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم گذر گئے ہیں مگر ان کی مثالی صورتیں آنحضرت کو دکھائی جانا کچھ بعید نہیں جیسے شب معراج میں دکھائی گئی تھیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ خواب میں آپ نے یہ دیکھا ہو حافظ نے کہا میرے نزدیک یہی معتمد ہے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری کی غرض اس لغوی تحقیقات سے یہ ہے کہ اہلال کے اصلی معنے ظاہر ہونے کے ہیں اور چونکہ پکارنے اور آواز بلند کرنے میں بھی ایک امر کا اظہار ہوتا ہے لہذا اہلال اس معنے میں بھی مستعمل ہوا اور حج کے باب میں اہلال کا شرعی معنے پکار کر لبیک کہنا ہے ۱۲ منہ [۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ حیض والی عورت کو حج یا عمرے کا احرام باندھنا درست ہے وہ احرام کا دوگانہ نہ پڑھے صرف لبیک پکار کر حج یا عمرے کی نیت کرے اس روایت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ حضرت عائشہ رضہ نے عمرہ چھوڑ دیا اور حج مفرد کا احرام باندھا حنفیہ کا یہی قول ہے اور شافعی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ عمرے کو بالفعل رہنے دے حج کے ارکان ادا کرنا شروع کر تو حضرت عائشہ رضہ نے قران کیا اور سر کھولنے اور کنگھی کرنے میں احرام کی حالت میں قباحت نہیں اگر بال نہ اکھڑیں مگر یہ تاویل ظاہر کے خلاف ہے ۱۲ منہ ؀

قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا اَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوا مِنْ مِّنًى وَاَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَّاحِدًا ۞

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن ابن ابی بکر کو میرے ساتھ دے کر مجھ کو تنعیم کو بھیجا میں نے وہاں سے عمرہ کیا آپ نے فرمایا یہ عمرہ اس عمرے کے بدل ہے[1] حضرت عائشہ رضؓ نے کہا تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالا پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف یعنی طواف الزیارۃ کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی انہوں نے ایک ہی طواف یعنی طواف الزیارۃ کیا[2]

بَابٌ ۱۱۸ مَنْ اَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

باب جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احرام میں یہ نیت کی کہ جو نیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یہ ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[3]

۱۶۴ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُّقِيمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ ۞

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا جابر رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور سراقہ بن مالک کا قول بیان کیا۔[4] اور محمد بن بکر نے ابن جریج سے یوں روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا تم نے کیا احرام باندھا انہوں نے کہا میں نے یہ پکارا کہ جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپ نے فرمایا تو قربانی دے اور احرام میں رہ جیسے اب ہے

۱۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ ابْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ

ہم سے حسن بن علی خلال ہذلی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے سلیم بن حیان نے کہا میں نے مروان اصفر سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا حضرت علی یمن سے مکہ میں

---

[1] جس کو تو نے چھوڑ دیا تھا بظاہر اس روایت سے اور نیز امام بخاری کی اس روایت سے جس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ سب لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے جا رہے ہیں میں صرف حج کر کے جا رہی ہوں حنفیہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے حج مفرد کیا تھا شافعی کہتے ہیں اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس عمرے کے بدل ہے جس کو تو نے اکیلا پہلے کرنا چاہا تھا تو یہ عمرہ جو تنعیم سے انہوں نے کیا نفل ہوگا مگر یہ تاویل حدیث کے دوسرے لفظوں پر نہیں جمتی ۱۲ منہ [2] اس لیے کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور عمرے کے افعال حج میں شریک ہو جاتے ہیں امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے فقط حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ قارن کو دو طواف اور دو سعیاں کرنا چاہئیں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور ابن مسعود اور امام حسن بن علی سے ایسا ہی نقل کرتے ہیں مگر کوئی روایت صحیح نہیں ہے بعضے حنفیوں نے ابن عمر کی حدیث سے دلیل لی جو دارقطنی نے نکالی کہ آنحضرتؐ نے حج اور عمرے میں جمع کیا اور دو طواف کئے دو بار سعی کی بعضوں نے ابن مسعود اور عمران بن حسین کی حدیثیں سے مگر ان سب حدیثوں میں کلام ہے اور ضعف کی وجہ سے وہ حجت لینے کے لائق نہیں ہیں کذا فی ارشاد الساری ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری باب بعث علی الی الیمن میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ان سے پوچھا تم نے احرام کا ہیکا باندھا انہوں نے کہا اسی کا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی ہے ورنہ میں احرام کھول ڈالتا

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ فَقُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ ؀

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن میں میری قوم کی طرف بھیجا میں لوٹ کر آیا اس وقت آپ بطحاء میں تھے (مکہ کے میدان میں) آپ نے پوچھا تو نے کیا احرام باندھا میں نے کہا وہی جو اللہ کے پیغمبر نے باندھا آپ نے پوچھا تیرے ساتھ قربانی کا جانور ہے میں نے کہا نہیں تب آپ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے میں احرام کھول ڈالوں میں نے ایسا ہی کیا پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت پاس آیا[1]۔ اُس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا سیر اسر دھویا جب حضرت عمرؓ کا وقت آیا (وہ خلیفہ ہو دے) تو انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر عمل کریں تو وہ یہ حکم دیتی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور حج اور عمرہ پورا کرو خدا کی رضامندی کے لیے اور اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو آنحضرتؐ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی نہیں کاٹی[2]

بَابٌ ۱۱۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا حج کے مہینے مقرر ہیں جو کوئی ان میں حج کی ٹھان لے تو شہوت کی باتیں نہ کرے نہ گناہ اور نہ جھگڑا جب حج کر رہا ہو اے پیغمبر لوگ تجھ سے چاند کو پوچھتے ہیں کہہ دے چاند سے لوگوں کے کاموں کے اور حج کے وقت معلوم ہوتے ہیں اور ابن عمرؓ نے کہا حج کے مہینے یہ ہیں شوال اور ذیقعد اور ذیحجہ کے

[1] اس عورت کا نام نہیں معلوم ہوا یہ عورت قیس قبیلے کی ایک عورت تھی اور شاید ابوموسیٰ کی محرم ہوگی ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت عمرؓ کی رائے صحیح نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو احرام نہیں کھولا اس کی وجہ خود بیان فرما دی کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اور حدیث کے خلاف کسی کی رائے قبول نہیں ہو سکتی خواہ حضرت عمرؓ ہوں یا اور کوئی حضرات مقلدین کو غور کرنا چاہیے کہ جب حضرت عمرؓ جو خلیفہ راشد تھے اور جن کی پیروی کرنے کا خاص حکم نبوی ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر حدیث کے خلاف قابل اقتدا نہ ٹھہرے تو اور کسی امام یا مجتہد کی کیا بساط ہے ۱۲ منہ ؀

ذِی الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا یُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَکَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ یُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ کِرْمَانَ ۞

۱۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَیَالِی الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْکُمْ مَّعَهٗ هَدْیٌ فَاَحَبَّ اَنْ یَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ کَانَ مَعَهُ الْهَدْیُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِکُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَکَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَّکَانَ مَعَهُمُ الْهَدْیُ فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلَی الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْكِ یَا هَنْتَاهُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّیْ قَالَ فَلَا یَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ کَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْكِ مَا کَتَبَ عَلَیْهِنَّ فَکُوْنِیْ فِیْ حَجِّكِ

دس دن[1] اور ابن عباسؓ نے کہا سنت یہ ہے کہ حج کا احرام نہ باندھے مگر حج کے مہینوں میں[2] اور حضرت عثمانؓ نے کہا کوئی خراساں (یا ہندوستان) یا کرمان سے احرام باندھ کر چلے تو یہ مکروہ ہے[3]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر حنفی نے کہا ہم سے افلح بن حمید نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم (مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں اور حج کی راتوں میں اور حج کے موسم میں نکلے پھر سرف میں جا کر اُترے[4] آپ اپنے اصحاب پر برآمد ہوئے اور فرمانے لگے جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو تو میں چاہتا ہوں وہ حج کو عمرہ کر ڈالے اور جس کے ساتھ قربانی ہو وہ ایسا نہ کرے حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر کسی نے اس ارشاد پر عمل کیا اور کسی نے عمل نہیں کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ جو زور قوت رکھتے تھے (احرام کے ممنوعات سے بچ سکتے تھے) اپنے ساتھ قربانی لائے تھے وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے (احرام نہیں کھول سکتے تھے) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا روتی کیوں ہے بھولی بھالی عورت میں نے عرض کیا آپ نے جو اپنے اصحابؓ سے فرمایا وہ میں نے سنا[5] لیکن میں تو عمرہ ہی نہیں کر سکتی آپ نے پوچھا کیوں میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی[6] آپ نے فرمایا (اس کا غم نہ کر) آخر تو بھی آدم کی ایک بیٹی ہے اور اللہ نے جو اُن کی قسمت میں لکھا ہے تیرے لیے بھی لکھا ہے تو حج کرتی رہ اللہ سے امید ہے کہ وہ عمرہ بھی تجھ کو نصیب کرے حضرت عائشہؓ نے کہا پھر ہم حج کرنے کے لیے نکلے جب

[1] اس کو ابن جریر طبری اور دارقطنی نے وصل کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کا احرام پہلے غرہ شوال سے باندھ سکتے ہیں لیکن اس کے پہلے درست نہیں امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک یوم النحر بھی ان میں داخل ہے اور شافعی نے کہا داخل نہیں ۱۲ منہ [2] اس کو ابن خزیمہ اور دارقطنی اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] بلکہ میقات یا میقات کے قریب سے احرام باندھنا سنت اور بہتر ہے گو میقات سے پہلے باندھ لینا درست ہے اُس کو سعید بن منصور نے وصل کیا اور احمد بن سیار نے تاریخ مرو میں نکالا کہ جب عبداللہ بن عامر نے خراساں فتح کیا تو اس کے شکریہ میں انہوں نے منت مانی کہ میں یہیں سے احرام باندھ کر نکلوں گا حضرت عثمانؓ پاس آئے تو انہوں نے اُن کو ملامت کی کہتے ہیں اسی سال حضرت عثمان شہید ہوئے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ [4] سرف ایک مقام کا نام ہے مکہ سے قریب دس میل پر اب اس کو فاطمہ وادی کہتے ہیں ۱۲ منہ [5] یعنی آپ کا یہ حکم کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالو ۱۲ منہ [6] کنایہ ہے حیض سے یعنی حائضہ ہوں ۱۲ منہ

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِيْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى فَاَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهٗ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هٰهُنَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهٗ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِيْلِ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَضِيْرُ مِنْ ضَارَ يَضِيْرُ ضَيْرًا وَيُقَالُ ضَارَ يَضُوْرُ ضَوْرًا وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا ؛

میں (عرفات سے) منیٰ کو آئی اس وقت پاک ہوئی پھر میں منیٰ سے نکلی اور مکہ جا کر طواف الزیارت کیا بعد اس کے آخری کوچ میں آپ کے ساتھ نکلی[1] آپ محصب میں آن کر اترے ہم بھی آپ کے ساتھ اترے اس وقت آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر (بھائی) کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لے کر حرم کی حد سے باہر جاؤ وہاں سے وہ عمرے کا احرام باندھے پھر دونوں عمرے سے فارغ ہو کر یہاں آجاؤ میں تمہارا انتظار کرتا رہوں گا حضرت عائشہؓ نے کہا ہم نکلے (یعنی محصب سے) جب میں اور عبدالرحمٰن دونو طواف سے فارغ ہو دے تو سحر کے وقت آپ پاس آگئے آپ نے فرمایا تم فارغ ہو چکے میں نے کہا جی ہاں تب آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ کی منادی کی لوگوں نے چلنا شروع کیا آپ بھی چلے مدینہ کی طرف رخ کیا امام بخاری نے کہا حدیث میں جو لا یضیر ہے وہ ضار یضیر ضیرا سے نکلا ہے اور بعضوں نے اس کو (اجوف واوی) یعنی ضار یضور ضورا کہا ہے اور جس روایت میں لا یضرک ہے وہ ضر یضر ضرا سے نکلا ہے[2]۔

بَابُ ۱۲ التَّمَتُّعِ وَالْاِقْرَانِ وَالْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ ؛

باب تمتع اور قران اور حج مفرد کا بیان[3]

اور حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا جس کے ساتھ قربانی نہ ہو[4]

۱۶۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] آخری کوچ منیٰ سے تیرھویں ذی الحجہ کو ہوتا ہے۔ بعضے لوگ بارھویں ہی کو چلے جاتے ہیں یہ پہلا کوچ کہلاتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنے مضاعف سے اور معنے دونوں کے ایک ہیں یعنے تجھے کچھ نقصان نہیں ۱۲ منہ [3] حج تین قسمیں ہیں ایک تمتع وہ یہ ہے کہ میقات سے عمرے کا احرام باندھے اور مکہ میں جا کر طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالے پھر آٹھویں تاریخ حرم ہی میں سے حج کا احرام باندھے دوسرے قران وہ یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے یا پہلے صرف عمرے کا احرام باندھے پھر حج کو بھی اس میں شریک کرے اس صورت میں عمرے کے افعال حج میں شریک ہو جاتے ہیں اور عمرے کے افعال علیحدہ نہیں کرنا پڑتے تیسرے حج مفرد یعنے میقات سے نرے حج ہی کا احرام باندھے ۱۲ منہ [4] یہ ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے اور امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء نے کہا ہے کہ یہ امر خاص تھا ان صحابہ سے جن کو آنحضرتؐ نے اس کی اجازت دی تھی اور دلیل لیتے ہیں بلال بن حارث کی حدیث سے جس میں یہ ہے کہ یہ تمہارے لیے خاص ہے اور یہ روایت ضعیف ہے اعتماد کے لائق نہیں امام ابن قیم اور شوکانی اور محققین اہل حدیث نے کہا ہے کہ فسخ حج کو چوبیس صحابہ نے روایت کیا ہے بلال بن حارث کی ایک ضعیف روایت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يَّحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَّاَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا وَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا بَاْسَ انْفِرِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ مِّنْهَا۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ

کے ساتھ نکلے اور ہماری نیت حج ہی کی تھی جب مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا (یعنے اور لوگوں نے) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو قربانی ساتھ نہیں لائے تھے یہ حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں انہوں نے کھول ڈالا آپ کی بی بیوں نے بھی احرام کھول ڈالا وہ بھی قربانی نہیں لائیں تھیں مجھ کو حیض آگیا تھا اس لیے میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا (حج کرتی چلی گئی) جب محصب کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے آپ نے فرمایا جب تو مکہ میں آئی تھی تو طواف نہیں کیا تھا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم تک جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر عمرے سے فارغ ہو کر فلاں جگہ پر مجھ سے ملے آپ کی ام المومنین صفیہؓ کہنے لگیں میں شائد تم کو روک رکھوں گی آپ نے فرمایا مردار سرمنڈی کیا تو نے دسویں تاریخ طواف نہیں کیا تھا وہ کہنے لگیں طواف تو کر چکی ہوں آپ نے فرمایا پھر کیا ہے چل کوچ کر حضرت عائشہؓ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اس وقت ملے جب آپ مکہ سے اوپر چڑھ رہے تھے اور میں مکہ پر اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی آپ اترر ہے تھے[۲]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وداع کیا ہم بھی آپ کے ساتھ گئے تھے اور ہم لوگوں میں کسی نے عمرے کا احرام باندھا تھا کسی نے حج اور عمرہ دونوں کا کسی نے صرف حج کا[۳] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام (پہلے) باندھا تھا (پھر عمرہ بھی شریک کر لیا) پھر جن لوگوں نے حج کا (احرام باندھا تھا

---

[۱] آپ نے ان صحابہ کو جو قربانی نہیں لائے تھے عمرہ کر کے طواف کھول ڈالنے کا حکم دیا تو اس سے تمتع اور حج کو فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنے کا جواز معلوم ہوا اور حضرت عائشہ کو جو حج کی نیت کر لینے کا حکم دیا اس سے قران کا جواز نکلا گو اسی روایت میں اس کی صراحت نہیں ہے مگر جب انہوں نے حیض کی وجہ سے عمرہ ادا نہیں کیا تھا اور حج کرنے لگیں تو یہ مطلب نکل آیا اوپر کی روایتوں میں اس کی صراحت ہو چکی ہے ۱۲ منہ [۲] یہ راوی کی شک ہے ۱۲ منہ [۳] اس روایت سے حج کی تینوں قسموں کا جواز معلوم ہوا عرب کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں حج کے دنوں میں عمرہ کرنا برا جانتے تھے آپ نے اس کو ناجائز کر دیا ۱۲ منہ

بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام دسویں تاریخ تک نہ کھل سکا[1]

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَاٰى عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِاَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ اَحَدٍ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے انہوں نے مروان بن حکم سے انہوں نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب حضرت عثمانؓ (اپنی خلافت میں) تمتع اور قران سے منع کرتے تھے حضرت علی نے یہ دیکھ کر یوں احرام باندھا لبیک بحجۃ وعمرۃ (یعنے قران کیا) اور کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو کسی کے قول (یا فعل) سے نہیں چھوڑ سکتا[2]

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْاَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عباسؓ سے انہوں نے کہا عرب لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کو صفر کر لیتے[3] اور کہتے جب اونٹ کی پیٹھ چنگی ہو جائے اور اس پر خوب بال اگ جائیں[4] اور صفر گذر جائے تو عمرہ کرنے والے کو عمرہ درست ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی تاریخ ذیحجہ کی صبح کو مکہ میں تشریف لائے لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالو یہ امر ان پر گراں گذرا[5] انہوں نے

[1] مراد وہ لوگ ہیں جو قربانی ساتھ لائے تھے لیکن جو قربانی نہیں لائے تھے ان کو تو آپ نے حج کو فسخ کرکے عمرہ کرکے احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ حج کی تینوں قسموں میں تمتع سب سے افضل ہے اور بعضوں نے قران کو افضل کہا ہے اور رد کرتا ہے اس قول کو آپ کا یہ فرمانا کہ اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور تمتع کرتا ۱۲ منہ [2] حضرت عثمان شاید حضرت عمرؓ کی تقلید سے تمتع کو بُرا سمجھے ان کو بھی یہی خیال ہوا کہ آنحضرتؐ نے حج کو فسخ کرا کر جو حکم عمرے کا دیا تھا وہ خاص تھا صحابہؓ سے بعضوں نے کہا مکروہ تنزیہی سمجھا اور چونکہ حضرت عثمانؓ کا یہ خیال حدیث کے خلاف تھا اس لیے حضرت علی نے اس پر عمل نہیں کیا اور یہ فرمایا کہ میں آنحضرتؐ کی حدیث کو کسی کے قول سے چھوڑ نہیں سکتا مسلمان بھائیو ذرا حضرت علی کے اس قول کو غور سے دیکھو حضرت عثمان خلیفہ وقت اور خلیفہ بھی کیسے راشد اور امیر المومنین لیکن حدیث کے خلاف ان کا قول پھینک دیا گیا اور خود ان کے سامنے ان کا خلاف کیا گیا پھر تم کو کیا ہو گیا ہے جو تم ابو حنیفہ یا شافعی کے قول کو لیے رہتے ہو اور صحیح حدیث کے خلاف ان کے قول پر عمل کرتے ہو یہ صریح گمراہی ہے خدا کے لیے اس سے باز آؤ اور ہمارا کہنا مانو ہم نے جو حق بات تھی وہ تم کو بتا دی آئندہ تم کو اختیار ہے تم قیامت کے دن جب آنحضرتؐ کے سامنے کھڑے ہو گے اپنا عذر بیان کر لینا والسلام ۱۲ منہ [3] عرب میں یہ چار مہینے حرام کہلاتے رجب ذیقعد ذیحجہ محرم ان مہینوں میں لڑنا بھڑنا لوٹ پوٹ کرنا حرام جانتے یعنے عرب لوگ تین مہینے پے در پے حرام آنے سے یعنے ذیقعدہ ذیحجہ محرم سے گھبرا جاتے اور لوٹ پوٹ کی طمع سے محرم کو حلال کرکے صفر بنا دیتے اور صفر کو محرم کر کے حرام سمجھتے ۱۲ منہ [4] بعضوں نے وعفا الاثر کا یوں ترجمہ کیا ہے اور حاجیوں کے چلنے کا نشان زمین سے مٹ جائے بعضوں نے یوں کیا ہے اور زخم کا نشان مٹ جائے ۱۲ منہ [5] ہر آدمی کے دل میں قدیمی رسم رواج بڑا اثر رہتا ہے جاہلیت کے زمانہ سے ان کا یہ اعتقاد چلا آتا تھا کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ ہے اسی وجہ سے آپ کا یہ حکم ان پر گراں گزرا ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ کُلُّہٗ ۔

عرض کیا یارسول اللہ عمرہ کر کے ہم کو کیا چیز حلال ہو گی آپ نے فرمایا سب چیزیں[1]

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِالْحِلِّ ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے وہ (یمن سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (حج وداع میں) آئے آپ نے عمرہ کر کے اُن کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ہَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے ام المومنین حفصہ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا یارسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا ہے انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے اپنے بال جما لیے تھے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالا تھا تو جب تک میں قربانی نحر نہ کروں احرام نہیں کھول سکتا

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَۃَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِیُّ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے ابوجمرہ بن عمران ضبعی نے انہوں نے کہا میں نے تمتع کیا تو کئی لوگوں نے اس سے منع کیا[2] آخر میں نے

[1] یعنے جتنی چیزیں احرام میں منع تھیں وہ سب درست ہو جائیں گی انہوں نے یہ خیال کیا کہ شاید عورتوں سے جماع درست نہ ہو جیسے رمی اور حلق اور قربانی کے بعد سب چیزیں درست ہو جاتی ہیں لیکن جماع درست نہیں ہوتا جبتک طواف الزیارۃ نہ کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں عورتیں بھی درست ہو جائیں گی دوسری روایت میں ہے کہ بعضے صحابہ کو اس میں تامل ہوا اور ان میں سے بعضوں نے یہ بھی کہا کہ کیا ہم حج کو اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو آنحضرتؐ کو ان کا یہ حال دیکھ کر سخت ملال ہوا کہ میں حکم دیتا ہوں اور یہ اس کی تعمیل میں تامل کرتے ہیں اور چہ میگوئیاں نکالتے ہیں لیکن جو صحابہ قوی الایمان تھے انہوں نے فوراً آنحضرتؐ کے ارشاد پر عمل کیا اور عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا پیغمبر صاحب جو حکم دیں وہی اللہ کا حکم ہے اور یہ ساری محنت اور مشقت اٹھاتے سے غرض کیا ہے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا تو کیا چیز ہے اگر عین حج میں آپ جماع کرنے کا حکم صادر فرماتے تو ہم اُسی وقت بجالاتے ہم اللہ کی مرضی کیا جانیں جو حکم آپ دیں اسی میں اللہ کی مرضی ہے گو سارا زمانہ اس کے خلاف بکتا رہے ان کا قول اور خیال انہی کو مبارک رہے ہم کو مرتے ہی اپنے پیغمبر کے ساتھ رہنا ہے اگر بالفرض دوسرے مجتہد اور یا امام یا پیر مرشد درویش ولی قطب یا غوث پیغمبر صاحب کی پیروی کرنے میں ہم سے خفا ہو جائیں۔ تو ہم کو اُن کی خفگی کی ذرہ پرواہ نہیں ہے ہم کو قیامت میں ہمارے پیغمبر صاحب کا سایہ عاطفت بس کرتا ہے سارے ولی اور درویش اور غوث اور قطب اور مجتہد اور امام اسی بارگاہ کے ایک ادنیٰ کفش بردار ہیں کفش برداروں کو راضی رکھیں یا اپنے سردار کو اللہم صلی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم وارزقنا شفاعتہ یوم القیمۃ واحشرنا فی زمرۃ اتباعہ وثبتنا علی متابعتہ والعمل بسنتہ ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا مجھے ان لوگوں کے نام نہیں معلوم ہوئے یہ عبداللہ بن زبیر کا زمانہ تھا وہ بھی تمتع سے منع کرتے تھے ۱۲ منہ

قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ
مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَقَالَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
لِي أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ
شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ ؞

۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ
قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ
التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ لِي أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ
مَكَّةَ تَصِيرُ الْآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ
عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ
اللهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ
الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ
أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ
يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا
مُتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ
فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ

ابن عباس رضؓ سے پوچھا انہوں نے کہا تمتع کر پھر میں نے خواب میں نے دیکھا
جیسے ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے تیرا حج مبرور ہوا اور تیرا عمرہ مقبول ہوا
میں نے یہ خواب ابن عباس رضؓ سے بیان کیا انہوں نے کہا اس میں شک کیا ہے
تمتع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے[1] پھر انہوں نے کہا تو میرے پاس رہ جا
اور میں اپنے مال میں تیرا ایک حصہ لگا دوں گا شعبہ نے کہا میں نے ابوجمرہ سے پوچھا
اُس کی وجہ کیا تھی انہوں نے کہا وہی خواب[2] جو میں نے دیکھا تھا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب نے کہا میں تمتع کی
حالت سے عمرے کا احرام باندھ کر مکہ میں آیا آٹھویں ذیحجہ سے تین دن پہلے مکہ
میں پہنچا تو مکہ کے چند لوگ مجھ سے کہنے لگے جب تیرا حج مکی ہو جائیگا (یعنی اس کا
ثواب کم ملے گا)[3] یہ سن کر میں عطا بن ابی رباح پاس گیا ان سے مسئلہ پوچھا انہوں نے
کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ رضؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اس دن حج کیا جس دن قربانی کے جانور آپ کے ساتھ ہانکے ان لوگوں نے
مفرد حج کا احرام باندھا تھا تو آپ نے فرمایا تم طواف اور صفا مروہ کی سعی
کر کے اپنا احرام کھول ڈالو اور بال کترا دو پھر اُسی طرح بے احرام ٹھہرے رہو
جب آٹھویں تاریخ ہو تو (مکہ ہی سے) حج کا احرام باندھو اور اس طرح اپنے
حج مفرد کو جس کی تم نے پہلے نیت کی تھی تمتع کر دو انہوں نے کہا ہم اس کو تمتع
کیسے کر دیں ہم نے تو احرام باندھتے وقت حج کا نام لیا تھا آپ نے فرمایا میں
جیسے کہتا ہوں ویسا کرو اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا لیکن میں

[1] اور سنت کے موافق جو کوئی کام کرے وہ ضرور اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی خلاف سنت بڑی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتی ہے علماء دین سے منقول ہے کہ ادنیٰ سنت کی پیروی جیسے فجر کی سنت کے بعد لیٹ جانا درجہ میں بڑے بڑے بدعات حسنہ سے مثلاً بنائے مدارس وغیرہ سے زیادہ ہے اور یہ ساری نعمت آنحضرت ﷺ کی غلامی اور کفش برداری کی وجہ سے ملتی ہے پروردگار کو کسی کی عبادت کی احتیاج نہیں بڑے سے بڑا دنیا کا بادشاہ اور اس کی دولت خداوند کریم کے نزدیک ایک پر پشہ سے بھی زیادہ بے حقیقت ہے اس کو یہ پسند ہے کہ اس کے حبیب کی چال ڈھال اختیار کی جائے جس کو پیا چاہے وہی سہاگن کیا یہ مثل تم نے نہیں سنی ۱۲ منہ

[2] ابن عباس کو ابوجمرہ کا یہ خواب بہت بھلا معلوم ہوا کیونکہ انہوں نے جو فتویٰ دیا تھا اس کی صحت اُس سے نکلی ہر چند خواب کوئی شرعی حجت نہیں ہے مگر نیک لوگوں کے خواب جب شرعی امور کی تائید میں ہوں تو ان کے صحیح ہونے کا ظن غالب ہوتا ہے ۱۲ منہ

[3] مکی حج سے یہ مراد ہے کہ مکہ والے جو مکہ سے حج کیا کرتے ہیں ان کو چونکہ تکلیف اور محنت کم ہوتی ہے لہذا ثواب بھی زیادہ نہیں ملتا ان لوگوں کی یہ غرض تھی کہ جب تم نے تمتع کیا اور حج کا احرام مکہ سے باندھا تو اب حج کا ثواب اتنا نہ ملے گا جتنا حج مفرد میں ملتا جس کا احرام باہر سے باندھا ہوتا ۱۲ منہ

لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَفَعَلُوْا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُوْ شِهَابٍ لَيْسَ لَهٗ مُسْنَدٌ إِلَّا هٰذَا ۔

کیا کروں جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے کوئی چیز جو احرام میں حرام ہے مجھ پر حلال نہیں ہو سکتی[1] پھر ان لوگوں نے ایسا ہی کیا امام بخاری نے کہا ابوشہاب راوی سے ایک یہی مرفوع حدیث مروی ہے

۱۷۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيْدُ إِلَّا أَنْ تَنْهٰى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنِيْ عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ نے عسفان میں[2] تمتع کے بارے میں اختلاف کیا حضرت علیؓ نے کہا تمہارا مطلب کیا ہے تم اس کام سے منع کرتے ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حضرت عثمانؓ نے (لاجواب ہو کر) کہا بس بحث جانے دو جب حضرت علیؓ نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا[3]

بَابٌ ۱۲۱ مَنْ لَبّٰى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ ۔

باب اگر کوئی لبیک میں حج کا نام لے

۱۷۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حج کی لبیک کہہ رہے تھے (جب مکہ میں پہنچے) تو آپ نے حکم دیا ہم نے حج کو عمرہ کر دیا

بَابُ ۱۲۲ التَّمَتُّعِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمتع جاری ہونا

۱۷۸ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے

---

[1] جابرؓ نے یہ حدیث بیان کر کے مکہ والوں کا رد کیا اور ابوشہاب کا شبہ دور کر دیا کہ تمتع میں ثواب کم ملے گا تمتع تو سب قسموں میں افضل ہے اور اس میں افراد اور قران دونوں سے زیادہ ثواب ہے ۱۲ منہ

[2] عسفان ایک مقام ہے مکہ سے ۳۶ میل پر ہمارے زمانہ میں حاجیوں کی جو مدینہ کو روانہ ہوتے ہیں دوسری منزل ہوتی ہے پہلے منزل فاطمہ وادی دوسری عسفان عسفان میں تربوز ایسے عمدہ پیدا ہوتے ہیں کہ ویسے عمدہ تربوز کسی نے بہت کم کھائے ہوں گے ایسا خشک ریت کا ملک اور ایسے شاداب تربوز خدا کی قدرت صاف معلوم ہوتی ہے ۱۲ منہ

[3] آنحضرت نے گو خود تمتع نہیں کیا تھا مگر دوسرے لوگوں کو اس کا حکم دیا تو گویا خود کیا یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بحث تو تمتع میں تھی پھر حضرت علی نے قران کیا اس کا مطلب کیا جواب یہ ہے کہ قران اور تمتع دونوں کا ایک حکم ہے حضرت عثمان دونوں کو ناجائز سمجھتے تھے عجیب بات ہے قرآن شریف میں صاف یہ موجود ہے فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج اور احادیث صحیحہ متعدد صحابہ کے موجود ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے تمتع کا حکم دیا پھر ان صاحبوں کا اس سے منع کرنا سمجھ میں نہیں آتا بعضوں نے کہا حضرت عمرؓ اور عثمانؓ اس تمتع سے منع کرتے تھے کہ حج کی نیت کر کے حج کا فسخ کرنا اس کا عمرہ بنا دینا مگر یہ بھی صراحتہً احادیث سے ثابت ہے بعضوں نے کہا ممانعت بطور تنزیہ کے تھی یعنے تمتع کو فضیلت کے خلاف جانتے تھے یہ بھی صحیح نہیں ہے کس لیے کہ حدیث سے صاف ثابت ہے کہ تمتع سب سے افضل ہے حاصل کلام مشکل ہے اور یہی وجہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ کے مقابل کچھ جواب نہ بن آیا ۱۲ منہ ۔ یہ حدیث باقی رہ گئی آئندہ

هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَقَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ ۔

بَابُ ۱۲۳ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ ۔

۱۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ أَهَلَّ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا إِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ثُمَّ أَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُهِلَّ بِالْحَجِّ فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَى أَمْصَارِكُمْ الشَّاةُ تَجْزِي فَجَمَعُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ

انہوں نے قتادہ سے کہا مجھ سے مطرف نے بیان کیا انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمتع کیا اور خود قرآن میں تمتع کا حکم اترا لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہہ دیا[۱]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا تمتع (یا قربانی کا حکم) ان لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اور ابو کامل فضیل بن حسین بصری نے کہا[۲]

ہم سے معشر یوسف بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن غیاث نے انہوں عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُن سے پوچھا گیا حج میں تمتع کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا مہاجرین اور انصار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں سبھوں نے حجۃ الوداع میں احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا جب ہم مکہ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حج کے احرام کو عمرے کا احرام کر دو مگر جس کے ساتھ قربانی ہو وہ نہ کرے یہ سن کر ہم نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا (احرام کھول ڈالا) عورتوں سے صحبت کی سیئے ہوئے کپڑے پہنے آپ نے یہ فرمایا کہ جس نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا وہ جب تک قربانی ذبح نہ ہوے احرام نہیں کھول سکتے پھر آٹھویں ذی الحجہ شام کو آپ نے یہ حکم دیا کہ ہم حج کا احرام باندھیں جب ہم حج کے کاموں سے فارغ ہوئے تو مکہ میں آئے اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا ہمارا حج پورا ہو گیا اب ہم پر قربانی لازم ہوئی جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جو قربانی میسر ہو وہ کرے جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب اپنے شہر کو لوٹے[۳] قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے تو لوگوں نے دونوں عبادتیں یعنے حج اور عمرہ ایک ہی سال میں ادا کیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اپنی کتاب میں اُتارا اور اُس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو جاری کیا اور مکہ والوں کے سوا

(بقیہ صفحہ سابقہ) حج کی پکار سے اور حج کا احرام باندھے جب بھی مکہ میں پہنچ کر حج کو فسخ کر سکتا ہے اور عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱؎ اس سے مراد حضرت عمرؓ ہیں یا حضرت عثمانؓ بعضوں نے کہا حضرت عثمان نے اُن کی تقلید کی تھی ۱۲ منہ ۲؎ یہ تعلیق ہے اس کو اسمٰعیل نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ یہ عبدالرحمٰن بن عباسؓ کی تفسیر ہے کہ جب حاجی لوٹ کر اپنے ملک میں آئے اس وقت سات روزے رکھے اگر کوئی حج کے بعد مکہ ہی میں رہ جائے تو وہیں یہ روزے رکھ لے ۱۲ منہ

مَكَّةَ قَالَ اللهُ تَعَالَى ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهٖ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحَجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِي هٰذِهِ الْاَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ اَوْ صَوْمٌ وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ الْمَعَاصِي وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ ۔

اور لوگوں کے لیے یہ جائز رکھا اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے یہ حکم اُن لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں[1] اور حج کے مہینے جن کا ذکر قرآن میں ہے (الحج اشہر معلومات) یہ ہیں شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ جو کوئی ان مہینوں میں تمتع کرے وہ یا قربانی دے یا اگر مقدور نہ ہو تو روزے رکھے اور رفث کا معنے جماع (یا فحش باتیں) اور فسوق گناہ اور جدال لوگوں سے جھگڑنا

بَابٌ ۱۲۴ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ

باب مکہ میں جب پہنچنے لگے تو غسل کرنا[2]

۱۸۰ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ اَدْنَى الْحَرَمِ اَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيْتُ بِذِي طُوًى ثُمَّ يُصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر جب حرم کی سرحد کے قریب پہنچتے تو لبیک کہنا موقوف کر دیتے پھر رات کو ذی طویٰ میں رہ جاتے[3] پھر لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے اور غسل کرتے اور یہ بیان کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے

بَابٌ ۱۲۵ دُخُوْلِ مَكَّةَ نَهَارًا وَّلَيْلًا

باب مکہ میں دن اور رات کو جانا[4]

۱۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذی طویٰ میں رہ گئے صبح تک وہیں رہے پھر مکہ میں داخل ہوئے اور ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے[5]

بَابٌ ۱۲۶ مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

باب مکہ میں کدھر سے داخل ہو

---

[1] اختلاف ہے کہ حاضری المسجد الحرام کون لوگ ہیں امام مالک کے نزدیک اہل مکہ مراد ہیں بعضوں کے نزدیک اہل حرم ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی کا یہ قول ہے کہ وہ لوگ مراد ہیں جو مکہ سے مسافت قصر کے اندر رہتے ہوں حنفیہ کے نزدیک مکہ والوں کو تمتع درست نہیں اور شافعی وغیرہ کا قول یہ ہے کہ مکہ والے تمتع کر سکتے ہیں لیکن ان پر قربانی یا روزے واجب نہیں ہیں اور ذلک کا اشارہ اسی طرف ہے یعنے یہ قربانی اور روزوں کا حکم حنفیہ کہتے ہیں ذلک کا اشارہ تمتع کی طرف ہے یعنی تمتع اُسی کو جائز ہے جو مسجد حرام کے پاس نہ رہتا ہو یعنے آفاقی ہو ۱۲ منہ [2] یہ غسل ہر ایک کے لیے مستحب ہے گو حائضہ یا نفاس والی عورت ہو اگر کوئی تنعیم سے عمرے کا احرام باندھ کر آئے اور احرام باندھتے وقت غسل کر چکا ہو تو مکہ میں گھسنے وقت پھر غسل کرنا مستحب نہیں کیونکہ تنعیم مکہ سے بہت قریب ہے البتہ اگر دور سے احرام باندھ کر آیا ہو جیسے جعرانہ یا حدیبیہ سے تو پھر غسل کر لینا مستحب ہے ۱۲ منہ [3] جو ایک کنواں ہے یا مقام بالکل مکہ کے قریب مکہ سے ایک میل پر ۱۲ منہ [4] نسخہ مطبوعہ مصر میں اس کے بعد اتنی عبارت زیادہ ہے بات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی طوی حتے اصبح ثم دخل مکۃ یعنے آپ رات کو ذی طوی میں رہ گئے صبح تک پھر مکہ میں داخل ہوئے ۱۲ منہ [5] ترجمہ باب میں رات کو بھی داخل ہونا مذکور ہے لیکن حدیث اس مضمون کی امام بخاری نہیں لائے اصحاب سنن نے روایت کیا کہ آپ جعرانہ کے عمرے میں مکہ میں رات کو داخل ہوئے اور شاید امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا بعضوں نے یوں جواب دیا کہ ذی طوی گویا خود مکہ ہے اور آپ شام کو وہاں پہنچے تھے تو اس سے رات کو داخل ہونے کا بھی جواز نکل آیا کیونکہ شام اور رات قریب ہیں سعید بن منصور نے عطا سے نکالا انہوں نے کہا مکہ میں رات کو جاؤ یا دن کو دونوں امر تمہارے لیے برابر ہیں آنحضرتؐ امام وقت تھے تو آپؐ نے دن کو داخل ہونا مناسب سمجھا تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں ۱۲ منہ

۱۸۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مَعْنٌ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے معن بن عیسی نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بلند گھاٹی (یعنے جنت المعلا) کی طرف سے داخل ہوتے اور نیچے کی گھاٹی (باب شبیکہ) کی طرف سے نکل جاتے

بَابٌ ۱۲ مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ ۔

باب مکہ سے جاتے وقت کون سی راہ سے جائے۔

۱۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد بصری نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کداء کی طرف سے یعنے اونچی گھاٹی کی طرف سے جو بطحاء میں ہے داخل ہوئے اور نیچے کی گھاٹی کی طرف سے نکلے (جاتے وقت[1])

۱۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا

ہم سے حمیدی اور محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو اوپر کی بلند جانب سے داخل ہوئے اور جب گئے تو نیچے کی طرف سے نکل گئے

۱۸۵- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدًى مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ ۔

ہم سے محمد بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء سے داخل ہوئے اور کدے سے نکل گئے جو مکہ کی بلند جانب[2] ہے

۱۸۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا

---

[1] ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مکہ میں ایک راہ سے آنا اور دوسری راہ سے جانا مستحب ہے نسخہ مطبوعہ مصر میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبد اللہ کان یقال ہو مسدد کاسمہ قال ابو عبد اللہ سمعت یحییٰ بن معین یقول سمعت یحییٰ بن سعید القطان یقول لو ان مسددا اتیتہ فی بیتہ فحدثتہ لاستحق ذلک وما ابالی کتبی کانت عندی او عند مسدد یعنے امام بخاری نے کہا مسدد اسم بامسمیٰ تھی یعنے مسدد کے معنے زبان عربی میں مضبوط اور درست کئے گئے تو وہ حدیث کی روایت میں مضبوط اور درست تھے اور میں نے یحییٰ بن معین سے سنا وہ کہتے تھے اگر میں مسدد کے گھر پر جاکر ان کو حدیث سنایا کرتا تو وہ اس کے لائق تھے اور میری کتابیں حدیث کی میرے پاس رہیں یا مسدد کے پاس مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے گویا یحییٰ قطان نے مسدد کی بے حد تعریف کی اور ان کو نہایت ثقہ اور ضابط قرار دیا ۱۲ منہ

[2] کداء بالمد ایک پہاڑ ہے مکہ کے نزدیک اور کدے بضم کاف بھی ایک دوسرا پہاڑ ہے یمن کے راستہ پر ہے یہ روایت بظاہر اگلی روایتوں کے خلاف ہے لیکن کرمانی نے کہا یہ فتح مکہ کا ذکر ہے اور اگلی روایتوں میں حجۃ الوداع کا حافظ نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور ٹھیک یہ ہے کہ آپ کداء یعنے بلند جانب سے داخل ہوئے یہ عبارت من اعلیٰ مکہ کداء سے متعلق ہے نہ کدی بالقصر سے ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلٰى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ

ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء سے جو مکہ کے اعلیٰ جانب میں ہے مکہ میں داخل ہوئے ہشام نے کہا اور عروہ مکہ میں کداء اور کدی دونوں مقاموں میں سے داخل ہوا کرتے جو ان کے گھر سے قریب تھا۔

۱۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے اور عروہ اکثر کدی نشیبی جانب سے داخل ہوا کرتے وہ اُن کے گھر سے قریب تھا

۱۸۸- حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ اَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى اَقْرَبِهِمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور عروہ دونوں طرف سے داخل ہوا کرتے اور اکثر کدی کی طرف سے داخل ہوا کرتے جو اُن کے مکان سے قریب تھا امام بخاری نے کہا کداء اور کدی دونوں مقاموں کے نام ہیں

بَابُ ۱۲۸ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ

باب مکہ کی فضیلت اور کعبے کی بنا کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لوٹ آنے کی اور امن کی جگہ بنایا اور اُن کو حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے فرمایا تم میرا گھر طواف کرنے والوں اور مجاوروں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب ابراہیم نے عرض کیا میرے مالک اس شہر کو (مکہ کو) امن کا گھر بنا دے اور یہاں کے رہنے والوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں میوے کھانے کو دے پروردگار نے فرمایا جو منکر ہوگا اس کو بھی میں چند روز (دنیا میں) مزے کرنے دوں گا پھر دوزخ کے عذاب میں کھینچ لاؤں گا وہ برا مقام ہے اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب ابراہیم اور اسمٰعیل کعبے کے پائے اٹھا رہے تھے اور دعا کر رہے تھے مالک ہمارے یہ خدمت ہماری قبول فرما تو سب کچھ سنتا جانتا ہے مالک ہمارے ہم دونوں کو اپنا تابعدار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک مسلمان جتھا نکال

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے اور ہمارے قصور معاف کردے بیشک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَرِنِيْ اِزَارِيْ فَشَدَّهُ عَلَيْهِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سُنا وہ کہتے تھے جب (جاہلیت کے زمانہ میں[1]) کعبہ بننا شروع ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ آپ کے چچا پتھر ڈھو رہے تھے۔ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اپنی تہ بند اُتار کر کاندھے پر ڈال لیجئے (آپ نے ایسا ہی کیا) ننگے ہوتے ہی آپ بیہوش ہوکر گر پڑے آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا میرا تہ بند دو اُنہوں نے دیا آپ نے مضبوط باندھ لیا

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ عَآئِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے کہا عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ یہ روایت کرتی تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا جب تیری قوم (قریش) نے کعبہ بنایا تو ابراہیم کے پایوں میں کمی کردی (چھوٹا بنایا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر آپ ابراہیم کے پایوں پر اُس کو کیوں نہیں بنا دیتے آپ نے اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی قریب نہ گذرا ہوتا تو بیشک میں ایسا ہی کرتا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے (جو ضرور سُنی ہے کیونکہ وہ سچی اور حافظہ تھیں) تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم کے متصل جو دیواروں کے کونے ہیں اُن کو نہیں چومتے تھے کیوں کہ

---

[1] کہتے ہیں کعبہ کی یہ تعمیر آپ کی نبوت سے پانچ برس پہلے ہوئی تھی اور سب سے پہلے کعبے کو فرشتوں نے بنایا تھا پھر آدم علیہ السلام نے پھر اُن کی اولاد نے پھر حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان سے غرق ہوگیا حضرت ابراہیم نے اپنے زمانہ میں ازسرنو بنایا پھر عمالقہ نے پھر جرہم نے پھر قصی بن کلاب نے پھر قریش نے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے پھر عبداللہ بن زبیر نے ۶۵ھ ہجری میں پھر حجاج بن یوسف ظالم نے ۱۲ منہ [2] اس زمانہ میں محنت مزدوری کے وقت ننگے ہونے میں عیب نہ تھا لیکن چونکہ یہ امر مروت اور غیرت کے خلاف تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لیے اس وقت بھی یہ گوارا نہ کیا گو اس وقت تک آپ کو پیغمبری نہیں ملی تھی ۱۲ منہ

اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ۔

خانہ کعبہ ابراہیم کے پایوں پر پورا نہ تھا[۱]

۱۹۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَآءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَآءُوْا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْصِقَ بَابَهٗ بِالْاَرْضِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم جعفی نے کہا ہم سے اشعث نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا حطیم خانہ کعبہ میں شامل ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر لوگوں نے اس کو کعبے میں شریک کیوں نہیں کیا آپ نے فرمایا تیری قوم [illegible] روپیہ کم تھا میں نے پوچھا کعبے کا دروازہ اُونچا کیوں بنایا آپ نے فرمایا اس [illegible]ی قوم کے لوگ جس کو چاہیں اس کو اندر کرلیں اور جس کو چاہیں اندر نہ آنے دیں[۲] اگر تیری قوم کا جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ تازہ نہ ہوتا اور ان کے دل بگڑ جانے کا مجھے اندیشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو کعبے کے اندر شریک کر دیتا اور کعبے کا دروازہ زمین سے لگا ہوا بناتا

۱۹۲ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهٗ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَآءَهٗ وَجَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِيْ بَابًا۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ ہوتا تو کعبے کو توڑ ڈالتا اور ابراہیم علیہ السلام کے پایوں پر اس کو اٹھاتا ہوا یہ تھا کہ قریش نے اس کو چھوٹا کر دیا اور اس میں ایک اور دروازہ اس دروازے کے مقابل رکھا۔ ابومعاویہ نے کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا حدیث میں خلف سے دروازہ مراد ہے[۳]

۱۹۳ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ

ہم سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے یزید بن رومان نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہؓ اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ نہ

[۱] کیونکہ حطیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنا پر کعبہ میں داخل تھا قریش نے پیسہ کم ہونے کی وجہ سے کعبے کو چھوٹا کر دیا اور حطیم کی زمین کعبے کے باہر چھٹی رہنے دی اسی لیے طواف میں حطیم کو شامل کر لیتے ہیں ۱۲ منہ [۲] اب کعبے میں ایک ہی دروازہ ہے وہ بھی آدم قد سے زیادہ اونچا داخلے کے وقت لوگ بڑی مشکل سے سیڑھی پر چڑھ کر کعبے کے اندر جاتے ہیں اور ایک ہی دروازہ ہونے سے اس کے اندر تازی ہوا مشکل سے آتی ہے ہجوم کے وقت دم رک جاتا ہے عبداللہ بن زبیرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہو بہو کعبے کو بنا دیا تھا لیکن خدا حجاج ظالم سے سمجھے اس نے پھر جاہلیت کے زمانہ کی طرح کر دیا بھلا ایسے شخص کو کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے حجاج کے بعد دوسرے بادشاہوں نے گھڑی گھڑی کعبہ کا توڑنا مناسب نہ سمجھا ۱۲ منہ

حَدِيثٌ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكَهُ الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ هَهُنَا قَالَ جَرِيرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا۔

بَابٌ ۱۲۹ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهِ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا۔

بَابٌ ۱۳۰ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا

گذرا ہوتا تو میں کعبے کو گرانے کا حکم دیتا اور جتنا حصہ اس میں سے نکال دیا گیا ہے وہ شریک کر دیتا اور اُس کی کرسی زمین دوز کر دیتا اور اُس میں دو دروازے رکھتا ایک پوربی ایک پچھمی اور ابراہیم کے پائے پر برابر اٹھا دیتا اُسی حدیث کو عبداللہ بن زبیر نے سُن کر (اپنی خلافت میں) کعبہ کو گرایا یزید بن رومان نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب عبداللہ بن زبیر نے کعبے کو گرایا اور بنایا اور حطیم کو اُس کے اندر کر دیا اور میں نے ابراہیم کے پائے کے پتھر دیکھے اُونٹوں کی کوہانوں کی وضع تھی جریر بن حازم نے کہا میں نے یزید بن رومان سے پوچھا ابراہیمؑ کا پایا کہاں پر تھا انہوں نے کہا میں تجھے ابھی دکھاتا ہوں پھر میں اُن کے ساتھ حطیم میں گیا اُنہوں نے ایک جگہ بتلائی کہا یہاں جریر نے کہا میں نے اس کا اندازہ کیا حطیم میں سے چھ ہاتھ ہوگی یا ایسی ہی کچھ[1]

باب حرم کی زمین کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نمل میں) فرمایا مجھے تو حکم ہوا اس شہر یعنے مکہ کے مالک کو پوجنے کا جس نے اُس کو حرام کیا (عزت دی) اور اُسی کا سب کچھ ہے اور مجھے حکم ہے تابعدار رہنے کا اور (سورہ قصص میں) فرمایا کیا ہم نے ان کو حرم میں جگہ نہیں دی جہاں امن ہے اور اس طرح کا میوہ کھانے کو ہماری طرف سے کھچا چلا آتا ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اُس شہر کو اللہ نے حرام کیا ہے یا عزت دی ہے) وہاں کا کانٹا تک نہ کاٹا جائے نہ وہاں کا شکاری جانور ہنکایا جائے نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے مگر وہ اٹھائے جو اُس کو پہچنوائے۔

باب مکہ کے گھر میراث ہو سکتے ہیں اُن کا بیچنا اور خریدنا جائز ہے[2]

[1] معلوم ہوا کہ کل حطیم کی زمین کعبے میں شریک نہ تھی کیونکہ پرنالے سے لے کر حطیم کی دیوار تک سترہ ہاتھ جگہ ہے اور ایک تہائی ہاتھ دیوار کا عرض دو ہاتھ ہے باقی پندرہ ہاتھ جگہ حطیم کے اندر ہے بعضے کہتے ہیں کل حطیم کی جگہ کعبہ میں شریک تھی اور حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں امتیاز کے لیے حطیم کے گرد ایک چھوٹی سی دیوار اٹھا دی ۱۲ منہ [2] مجاہد سے منقول ہے کہ مکہ تمام مباح ہے نہ وہاں کے گھروں کا بیچنا درست ہے نہ کرایہ دینا اور ابن عمرؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور ثوری کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک مکہ کے گھر ملک ہیں اور مالک کے مر جانے کے بعد وارثوں کے ملک ہو جاتے ہیں امام ابویوسف کا یہی قول ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

وَاَنَّ النَّاسَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَآءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْبَادِیْ الطَّارِیْ مَعْكُوْفًا مَحْبُوْسًا۔

اور مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں یعنے خاص مسجد میں[1] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ حج میں فرمایا) جو لوگ منکر ہوئے اور اللہ کے رستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور مسجد حرام میں جانے سے جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے یکساں مقرر کیا ہے وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے اور جو کوئی وہاں شرارت سے کفر کرنا چاہے اس کو ہم دکھ کا عذاب چکھائیں گے امام بخاری نے کہا بادی سے (اس سورۃ میں) مراد باہر والا اور (سورۂ فتح میں) جو معکوفا کا لفظ ہے اُس کا معنے رکی ہوئی[2]

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ تَنْزِلُ فِیْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِیْلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِیْلٌ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَّلَمْ یَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِیٌّ شَیْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَیْنِ وَكَانَ عَقِیْلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَیْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ یَقُوْلُ لَا یَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانُوْا یَتَاَوَّلُوْنَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ الْاٰیَةَ۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی اُنہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے علی بن حسین سے اُنہوں نے عمرو بن عثمان سے اُنہوں نے اسامہ بن زید سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (جب آپ مکہ کے قریب پہنچے) آپ مکہ میں اپنے گھر میں کہاں اُتریں گے آپ نے فرمایا عقیل نے کوئی محلہ یا مکان ہمارے لیے کہاں چھوڑا ہے (بلکہ سب بیچ کھوچ برابر کر دیئے) ہوا یہ کہ عقیل اور طالب ابوطالب اپنے باپ کے وارث ہوئے اور جعفر اور علی کو خاک نہیں ملا کیونکہ وہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اُس وقت عقیل اور طالب کافر تھے[3] حضرت عمرؓ یوں کہتے تھے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا ابن شہاب نے کہا وہ لوگ اس آیت سے دلیل لیتے تھے (جو سورۂ انفال میں ہے) جو لوگ ایمان لائے اور دیس چھوڑا اور اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کیا اور جن لوگوں نے اُن کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی ایک دوسرے کے وارث ہوں[4] گے

[1] خاص مسجد میں سب مسلمانوں کا حق برابر ہے جو جہاں بیٹھ گیا اس کو وہاں سے کوئی اٹھا نہیں سکتا ۱۲ منہ [2] اوپر کی آیت میں عاکف اور معکوف کا مادہ ایک ہی ہے اس لیے معکوف کی بھی تفسیر بیان کر دی ۱۲ منہ [3] ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور علی اور جعفر نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور آپ کے ساتھ مسلمان ہو کر مدینہ میں آ گئے تھے لیکن عقیل مسلمان نہیں ہوئے تھے اس لیے سارے مکانات اور ابوطالب کی جائداد اُن کی جو مکہ میں تھی ان کے قبضے میں آ گئی تھی اُنہوں نے ان کو بیچ باچ ڈالا اور کھاپی کر برابر کر دیا داؤدی نے کہا جو کوئی ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلا آتا اس کا عزیز کافر جو مکہ میں رہتا ساری جائداد دبا لیتا آنحضرت نے بھی مکہ فتح ہونے کے بعد ان معاملات کو قائم رکھا تاکہ لوگوں کی دل شکنی نہ ہو کہتے ہیں ابوطالب کے یہ مکانات مدت دراز تک عقیل ہی کی اولاد پاس رہے اخیر میں ان میں سے ایک مکان محمد بن یوسف حجاج ظالم کے بھائی نے ایک لاکھ دینار کو خریدا اصل میں یہ مکانات ہاشم کے تھے ان سے عبدالمطلب کو ملے انہوں نے سب بیٹوں کو تقسیم کر دیئے اس وجہ سے آنحضرت کا بھی اُن میں حصہ تھا کیونکہ آپ کے والد عبداللہ بھی عبدالمطلب کے صاحبزادے تھے ۱۲ منہ [4] یہ آیت شروع اسلام میں مدینہ منورہ میں اُتری تھی اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار کو ایک دوسرے کا وارث بنا دیا تھا بعد میں یہ آیت اُتری واولوا الارحام بعضہم اولیٰ ببعض یعنے غیر آدمیوں کی نسبت رشتہ دار میراث کے زیادہ حقدار ہیں غرض اس آیت سے پہلی آیت منسوخ ہو گئی ۱۲ منہ

باب ۱۳۱ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ نُسِبَتِ الدُّوْرُ اِلٰى عَقِيْلٍ تُوْرَثُ الدُّوْرُ وَتُبَاعُ وَتُشْتَرٰى۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ قُدُوْمَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں کہاں اُترے تھے امام بخاری نے اس حدیث میں (جو اگلے باب میں گذری) گھروں کی نسبت عقیل کی طرف کی اور گھر میراث ہوتے ہیں بیچے جاتے ہیں خرید سے جاتے ہیں[۱]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (منیٰ) سے لوٹ کر مکہ کو آنے لگے تو فرمایا اللہ چاہے تو کل ہم خیف بنی کنانہ (یعنے محصب) میں اُتریں گے جہاں قریش نے کفر پر اڑے رہنے کی قسم کھائی تھی[۲]

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے زہری نے اُنہوں نے ابوسلمہ سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارھویں ذیحجہ کو فرمایا اُس وقت آپ منٰی میں تھے ہم کل بنی کنانہ کے خیف میں اُتریں گے جہاں اُنہوں نے کفر پر قسم کھائی تھی یعنے محصب میں اس کا قصہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے خلاف میں قسم کھا کر قول قرار کیا تھا کہ اُن سے بیاہ شادی نہ کریں گے نہ بیچ کھوچ جب تک وہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کر دیں[۳] اور سلامہ بن روح نے اس حدیث کو عقیل سے اور یحیی بن ضحاک نے اوزاعی سے یوں روایت کیا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی ان دونوں کی روایت میں بنی ہاشم اور بنی مطلب ہے امام بخاری نے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے مومنوں کا ایک دوسرے کا وارث ہونا نکلتا ہے اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ مومن کافر کا وارث نہ ہوگا اور شاید امام بخاری نے اس مضمون کی طرف اشارہ کیا جو اس کے بعد ہے والذین آمنوا ولم یہاجروا یعنے جو لوگ ایمان بھی لے آئے لیکن کافروں کے ملک سے ہجرت نہیں کی تو تم ان کے وارث نہیں ہو سکتے جب اُن کے وارث نہ ہوئے تو کافروں کے بطریق اولیٰ وارث نہ ہوں گے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱؎ یہ عبارت قال ابوعبداللہ سے تباع وتشتری تک نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے اور وہی نسخہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس مضمون کو اگر تعلق ہے تو اگلے باب سے نہ اس باب سے اس لیے اس باب میں شاید کاتب نے سہو سے یہ مضمون لکھ دیا ہے ۱۲ منہ ۲؎ اس قسم اور قول قرار کا بیان آگے کی حدیث میں آتا ہے خیف کہتے ہیں پہاڑ کی نشیبی جانب کو جو نالے سے اونچا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۳؎ اور اس مضمون کی ایک تحریری دستا کی گئی تھی کہتے ہیں اس کو منصور بن عکرمہ نے لکھا تھا اللہ نے اس کا ہاتھ شل کر دیا جب یہ معاہدہ بنی ہاشم اور بنی مطلب نے سنا تو وہ گھبرائے مگر اللہ کی قدرت عجیب ظاہر ہوئی قریش نے یہ معاہدہ تحریری کعبے کے اندر لٹکا دیا تھا اس کو دیمک چاٹ گئی فقط وہ مقام رہ گیا جہاں اللہ کا نام تھا آنحضرت صلعم نے اُس کی خبر ابوطالب کو دی ابوطالب نے اُن کافروں سے کہا میرا بھتیجا یہ کہتا ہے تم جا کر اس کاغذ کو دیکھو اگر اس کا بیان سچ نکلے تو اس کی ایذادہی سے باز آؤ اگر جھوٹ نکلے تو میں اس کو تمہارے حوالہ کر دوں گا مار ڈالو یا زندہ رکھو تمہارا اختیار ہے قریش نے جا کر دیکھا تو جیسا آنحضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا تھا کہ ساری تحریر کو دیمک چاٹ گئی تھی صرف اللہ کا نام رہ گیا تھا تب بہت شرمندہ ہوئے آنحضرتؐ جو اس مقام پر جا کر اُترے تو اللہ کا شکر ظاہر کرنے کو کہ ایک وقت وہ تھا کہ آنحضرتؐ اپنے مجبور اور کمزور تھے یا اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو مکہ کی حکومت دی کافروں اور مخالفوں کا ستیاناس ہو گیا ۱۲ منہ

بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ

نے کہا بنی مطلب زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے[1]

بَاب ۱۳۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ۔

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ ابراہیم میں) فرمایا اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا تھا مالک میرے اس شہر کو امن کا مقام کر دے اور مجھ کو اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھ مالک میرے ان (کمبخت) بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا لعلہم یشکرون تک[2]

بَاب ۱۳۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا خدا نے کعبے کو جو عزت والا گھر ہے لوگوں کا گذارا بنایا اسی طرح حرمت والے مہینے کو[3] اخیر آیت ان اللہ بکل شیٔ علیم تک۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زیاد بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک چھوٹی پنڈلیوں والا (حقیر) حبشی کعبے کو ویران کرے گا

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو محمد بن ابی حفصہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے کہا لوگ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ (دسویں محرم) کو روزہ رکھا کرتے تھے اور اسی دن کعبے کو پردہ پہنایا جاتا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کا جی چاہے اب

---

[1] کیونکہ عبدالمطلب تو خود ہاشم کے بیٹے تھے اور بنی ہاشم میں عبدالمطلب کی کل اولاد آگئی البتہ مطلب ہاشم کے بھائی تھے لیکن بیہقی کے ایک دوسرے طریق میں بھی بنی عبدالمطلب ہے ۱۲ منہ [2] اس باب میں امام بخاری نے صرف آیت پر اکتفا کی اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کو کوئی حدیث اپنی شرط کے موافق نہ ملی ہوگی ۱۲ منہ [3] یعنے کعبے اور ماہ حرام کی بدولت سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کو روٹی ملتی ہے ہزاروں آدمی حج کو آتے ہیں تو مکہ والے پرورش پاتے ہیں اونٹ والوں کے اونٹ کرایہ پر چلتے ہیں صدہا سوداگر تجارت کر کے روپیہ کماتے ہیں اسی طرح اگر ماہ حرام نہ ہوتا اور ہمیشہ لوٹ پھوٹ کا خوف لگا رہتا تو تجارت بند ہو جاتی اور صدہا آدمی روٹی نہ ملنے سے ہلاک ہو جاتے ۱۲ منہ [4] یہ واقع بالکل قیامت کے قریب ہوگا جب دنیا پوری ہونے کو ہوگی تو یہ ان آیتوں کے خلاف نہیں ہے جن میں مکہ کو امن کا شہر فرمایا ہے اس لیے کہ قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا پھر جب قیامت ہی آجائے گی تو کعبہ کیا ہر چیز تباہ اور ویران ہو جائے گی ۱۲ منہ

وَمَنْ شَآءَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَلْيَتْرُكْهُ۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَآ اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَآ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تَابَعَهٗ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ وَالْاَوَّلُ اَكْثَرُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَبَا سَعِيْدٍ۔

بَابٌ ۱۲۴ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ جِئْتُ اِلٰى شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا

عاشورے کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے (وہ نفل ہو گیا)[۱]

ہم سے احمد بن حفص نے بیان کیا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی عتبہ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یاجوج اور ماجوج نکلنے کے بعد بھی خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا[۲] عبداللہ ابن ابی عتبہ کے ساتھ اس حدیث کو ابان اور عمران نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے[۳] اور عبدالرحمٰن نے اس حدیث کو شعبہ سے یوں روایت کیا قیامت جب تک قائم نہ ہو گی جب تک خانہ کعبہ کا حج موقوف نہ ہو گا[۴] امام بخاری نے کہا پہلی روایت بہت لوگوں نے کی ہے اور قتادہ نے عبداللہ بن عتبہ سے اور عبداللہ نے ابوسعید خدری سے سنا ہے[۵]

باب کعبے پر غلاف چڑھانا[۶]

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے کبڑے واصل نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا میں شیبہ بن عثمان پاس آیا[۷] دوسری سند اور ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے کہا میں شیبہ کے ساتھ کعبے میں کرسی پر بیٹھا شیبہ نے کہا (ایک دن) اسی جگہ حضرت عمرؓ بیٹھے تھے انہوں نے کہا میرا قصد یہ ہے کہ کعبے

---

[۱] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس میں عاشورے کے دن کعبے پر پردہ ڈالنے کا ذکر ہے تو کعبے کی عظمت اس سے ثابت ہوئی جو باب کا مقصود ہے ۱۲ منہ [۲] یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں کافروں کی یافث بن نوح کی اولاد میں جن کی اولاد میں ترک اور روس بھی ہیں قیامت کے قریب وہ ساری دنیا پر غالب ہو کر بڑا دھند مچائیں گے پورا ذکر ان کا علامات قیامت میں آئے گا اس حدیث کو امام بخاری اس لیے لائے کہ اس کی دوسری روایت میں بظاہر تعارض ہے اور فی الحقیقت تعارض نہیں کس لیے کہ قیامت تو یاجوج اور ماجوج کے نکلنے اور ہلاک ہونے کے بہت دنوں بعد قائم ہو گی تو یاجوج ماجوج کے وقت میں لوگ حج اور عمرہ کرتے رہیں گے اس کے بعد پھر قریب قیامت پر لوگوں میں کفر پھیل جائے گا اور حج اور عمرہ موقوف ہو جائے گا ۱۲ منہ [۳] ابان کی روایت کو امام احمد نے اور عمران کی روایت کو ابویعلیٰ اور ابن خزیمہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس کو حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہ امام بخاری نے اس لیے بیان کر دیا کہ قتادہ پر تدلیس کی نسبت کی گئی ہے تو ان کا سماع کھول دیا گیا ۱۲ منہ [۶] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ کعبے پر غلاف چڑھانا جائز ہے یا اس کے غلاف کا تقسیم کرنا کہتے ہیں سب سے پہلے تبع حمیری نے اس پر غلاف چڑھایا اسلام سے نو سو برس پہلے بعضوں نے کہا عدنان نے اور ریشمی غلاف عبداللہ بن زبیر نے چڑھایا اور آنحضرت کے عہد میں اس کا غلاف انطاع اور کمل کا تھا پھر آپ نے یمنی کپڑے کا غلاف چڑھایا ۱۲ منہ [۷] یہ شیبہ بن عثمان صحابی تھے کعبے کی کنجی انہی کے پاس رہتی اور اب تک ان کی اولاد میں قائم ہے اسی لیے اس کو شیبی کہتے ہیں جو کعبے کی کلید برداری کی خدمت رکھتا ہے ۱۲ منہ

الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِيْهَا صَفْرَآءَ وَلَا بَيْضَآءَ اِلَّا قَسَمْتُهُ قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْآنِ اَقْتَدِيْ بِهِمَا۔

میں جتنا سونا چاندی ہے ہیں اُس میں سے کچھ نہ رکھوں سب بانٹ دوں میں نے کہا تمہارے دونوں ساتھیوں نے تو ایسا نہیں کیا اُنہوں نے کہا انہی دونوں صاحبوں کی تو میں پیروی کر رہا ہوں۔

بَابُ ۱۳۵ هَدْمِ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ

باب کعبہ گرانے کا بیان اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کعبے پر لڑنے کے لیے چڑھ آئے گا وہ زمین میں دھنس جائے گا

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن قطان نے کہا ہم سے عبید اللہ بن اخنس نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا میں کعبے کے گرانے والے کو دیکھ رہا ہوں ایک کالا پھڈا اُس کا ایک ایک پتھر اکھیڑ رہا ہے

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبے کو ایک چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا

بَابُ ۱۳۶ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ۔

باب حجر اسود کا بیان

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهٗ فَقَالَ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے عابس بن ربیعہ سے اُنہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ حجر اسود پاس آئے اُس کو چوما پھر کہنے لگے

۱؎ دونوں صاحبوں سے مراد پیغمبر صاحب اور ابوبکر صدیقؓ ہیں کہتے ہیں کعبے کے تلے ایک بڑا خزانہ ہے اس کے کھودنے اور خرچ کر ڈالنے کا حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا بعضے کہتے ہیں اُس خزانہ سے مراد وہ آمدنی ہے جو بطور نذر و نیاز کے حاجی اور زائر چڑھاتے اور وہ ایک صندوق میں جمع رہتی اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب وہاں کی آمدنی کی تقسیم جائز ہوئی تو کعبے کا غلاف بھی تقسیم ہو سکتا ہے اور اُس کے خریدنے میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح یہی ہے کہ اُس کی خرید و فروخت درست ہے فاکہی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی اُنہوں نے کہا کعبے کا غلاف بیچ ڈال اور اس کا پیسہ محتاجوں کو دے ۱۲ منہ ۲؎ اس کو خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں نکالا ۱۲ منہ ۳؎ حدیث میں افحج کا لفظ ہے افحج زبان عربی میں اُس شخص کو کہتے ہیں جو اکڑتا ہوا چلے یا چلنے میں اس کے دونوں پنجے تو نزدیک ہیں اور دونوں ایڑیوں میں فاصلہ رہے وہ حبشی مردود جو قیامت کے قریب کعبے کو ڈھائے گا اسی شکل کا ہوگا ۱۲ منہ ۴؎ دوسری روایت میں ہے اُس کی آنکھیں نیلی ناک پھیلی ہوئی ہوگی پیٹ بڑا اس کے اور لوگ ہوں گے وہ کعبے کا ایک ایک پتھر اکھاڑ ڈالیں گے اور اکھاڑ کر سمندر میں جا کر پھینک دیں گے غالباً یہ لوگ دہری نیچری ہوں گے جو قیامت کے قریب بہت پھیل جائیں گے حلیمی نے کہا حضرت عیسیٰ کی زندگی میں یہ ہوگا اور صحیح یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد ہوگا جب قرآن بھی دلوں سے اُٹھ جائے اور مصلحت میں سے بھی نعوذ باللہ من ذلک الزمان الفاسد ۱۲ منہ ۵؎ حجر اسود وہ کالا پتھر ہے جو کعبے کے مشرقی کونے میں لگا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ حجر اسود جنت کا پتھر ہے پہلے وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا پھر آدمیوں کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا ۱۲ منہ

إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

بَابُ ۱۳۷ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

بَابُ ۱۳۸ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلٰثَةِ

میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ بگاڑ کر سکتا ہے نہ فائدہؔ اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں کبھی تم کو نہ چومتا

باب کعبے کا دروازہ اندر سے بند کر لینا اور اس کے ہر کونے میں نماز پڑھنا جدھر چاہے

ہم سے قتیبہ سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اور اسامہ بن زیدؓ اور بلالؓ اور عثمان بن طلحہؓ چاروں مل کر کعبے کے اندر گئے اور دروازہ لگا لیا جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں گھسا بلالؓ سے ملا میں نے اُن سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی اُنہوں نے کہا ہاں دونوں یمنی ستونوں کے درمیانؔ

باب کعبے کے اندر نماز پڑھنا۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے وہ جب کعبے کے اندر جاتے تو سیدھے منہ کے سامنے چلے جاتے اور دروازہ پیٹھ کی طرف کرتے اتنا آگے بڑھتے کہ وہ دیوار جو منہ کے سامنے ہوتی تین ہاتھ کے قریب رہ جاتی وہاں نماز پڑھتے اس مقام میں قصد کر کے جہاں پر بلالؓ

لہ حاکم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے حضرت علیؓ نے کہا اے امیرالمومنین یہ بگاڑ اور فائدہ کر سکتا ہے قیامت کے دن اس کی آنکھیں ہونگی اور زبان اور ہونٹ اور گواہی دے گا حضرت عمرؓ نے یہ سن کر کہا ابوالحسن جہاں تم نہ ہو وہاں اللہ مجھ کو نہ رکھے ذہبی نے کہا حاکم کی روایت ساقط ہے خود مرفوع حدیث میں آنحضرتؐ سے ثابت ہے کہ آپ نے بھی حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہی فرمایا تو ایک پتھر ہے نہ بگاڑ کر سکتا ہے نہ فائدہ اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی ایسا ہی کہا اخرجہ ابن ابی شیبہ ۱۲ منہ

سلہ یعنی تیرا چومنا محض آنحضرتؐ کی اتباع کی نیت سے ہے اس روایت سے صاف یہ نکلا کہ قبروں کی چوکھٹ چومنا یا قبروں کی زمین چومنا یا خود قبر کو چومنا یہ سب امور مکروہ ہیں کیوں کہ حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو صرف اس لیے چوما کہ آنحضرتؐ نے اس کو چوما تھا اور آنحضرتؐ یا صحابہ سے کہیں منقول نہیں ہے کہ انہوں نے قبر کا بوسہ لیا ہو یہ سب کام جاہلوں کے نکالے ہوئے اور بدعت ہیں ۱۲ منہ

سلہ اس حدیث سے ترجمہ باب کا ایک مطلب یعنی دروازہ بند کر لینا تو نکل آیا لیکن دوسرا مطلب نہیں نکلا کہ جس کونے میں چاہے نماز پڑھے اور ممکن ہے کہ جب آپ نے کعبے کے اندر ایک طرف بھی نماز پڑھی تو اس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہر طرف جائز ہے کیوں کہ کعبے کے اندر سب جوانب برابر ہیں اور اس طرح سے باب کا دوسرا مطلب بھی ثابت ہوا ۱۲ منہ

سلہ اس میں اختلاف ہے ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ درست نہیں اور جمہور علماء کے نزدیک اس کے اندر فرض اور نفل سب درست ہیں اور مالکیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ نفل درست ہیں فرض درست نہیں ہیں ۱۲ منہ

اَذْہَبَ فَیُصَلِّیَ نَبَتَوَخَّی الْمَکَانَ الَّذِی اَخْبَرَہٗ بِلَالٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ وَلَیْسَ عَلٰی اَحَدٍ بَاْسٌ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ اَیِّ نَوَاحِی الْبَیْتِ شَاءَ۔

نے اُن سے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اور ابن عمرؓ یہ کہتے کہ کچھ قباحت نہیں کعبے میں جس طرف چاہے نماز پڑھے

بَابٌ ۱۳۹ مَنْ لَمْ یَدْخُلِ الْکَعْبَۃَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَحُجُّ کَثِیْرًا وَّلَا یَدْخُلُ۔

باب کعبہ کے اندر جانا کچھ ضرور نہیں ابن عمرؓ اکثر حج کیا کرتے اور کعبے کے اندر نہ جاتے۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ وَمَعَہٗ مَنْ یَّسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَعْبَۃَ قَالَ لَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ آپ پر آڑ کیے ہوئے تھے ایک شخص نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر بھی گئے تھے انہوں نے کہا نہیں۔

بَابٌ ۱۴۰ مَنْ کَبَّرَ فِیْ نَوَاحِی الْکَعْبَۃِ

باب کعبے کے چاروں کونوں میں اللہ اکبر کہنا

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِکْرِمَۃُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ اَبٰی اَنْ یَّدْخُلَ الْبَیْتَ وَفِیْہِ الْاٰلِہَۃُ فَاَمَرَ بِہَا فَاُخْرِجَتْ فَاَخْرَجُوْا صُوْرَۃَ اِبْرَاہِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ فِیْ اَیْدِیْہِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاتَلَہُمُ اللّٰہُ اَمَا وَاللّٰہِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّہُمَا لَمْ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا (مکہ فتح ہونے کے بعد) جب آپ کعبے کے پاس تشریف لائے اندر جانے سے انکار کیا کیونکہ وہاں بت تھے پھر آپ نے حکم دیا وہ نکالے گئے لوگوں نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی مورتیں بھی نکالیں اُن کے ہاتھوں میں پانسے تھے یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا اللہ مشرکوں کو تباہ کرے قسم خدا کی اُن کو (خوب) معلوم ہے کہ ابراہیم اور اسمٰعیلؑ نے کبھی پانسے نہیں پھینکے خیر پھر آپ کعبے

۱؎ یعنے جب دروازہ بند ہو اگر دروازہ کھلا ہو تو اس جانب نماز درست نہیں ہے بلکہ کشادہ ہوا ہے ۱۲ منہ ۲؎ یعنے داخل ہونا کوئی لازمی رکن نہیں نہ حج کی کوئی عبادت ہے اگر کوئی کعبہ کے اندر نہ جائے تو کچھ قباحت نہیں بلکہ ہمارے زمانہ میں نہ جانا ہی بہتر ہے اول تو ہجوم اتنا ہوتا ہے کہ اندر جا کر نہ نماز کی جگہ اچھی طرح ملتی ہے نہ خضوع خشوع باقی رہتا ہے ایک ایک بلا پڑتا ہے دوسرے کلید بردار شیبی کیا کرتے ہیں کہ فی آدمی ایک ریال شیبی لیتے ہیں اور خود کھا جاتے ہیں بہتر یہ ہے کہ یہ ریال اللہ کی راہ میں محتاجوں کو دے شیبی تو بڑے مالدار اور امیر ہیں اس تعلیق کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ ایسا نہ ہو کہ کوئی مشرک آپ پر حملہ کر بیٹھے یہ عمرہ قضا کا ذکر ہے اس وقت مکہ میں مشرکوں کی حکومت تھی ۱۲ منہ ۴؎ نووی نے کہا شاید اس وجہ سے بھی اندر تشریف نہیں لے گئے کہ وہاں اس وقت سب بت دھرے ہوئے تھے جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے تمام بت وہاں سے نکلوا کر پھنکوا دئے پھر اندر تشریف لے گئے ۱۲ منہ ۵؎ کہتے ہیں یہ تین پانسے تھے ایک میں افعل ایک میں لاتفعل ایک خالی عرب کے مشرکوں میں جب کوئی کسی بڑے کام یا سفر کا قصد کرتا تو ان پانسوں کو پھینکتا افعل نکلتا تو وہ کام کرتا لاتفعل نکلتا تو نہ کرتا اگر خالی پانسہ نکلتا تو پھر پھینکتا معاذ اللہ کیسے جاہل تھے ایسی فالوں سے کیا ہوتا ہے آیندہ کا علم بجز خدائے قدیر کے اور کسی کو نہیں ہے انہی مشرکوں کی تقلید سے جو بعضے شیعہ امامیہ اس قسم کا ایک استخارہ کیا کرتے اور اس کو ذات الرقاع کا استخارہ کہا کرتے ہیں اور ہمارے آئمہ اہل بیت پر جھوٹا بہتان کرتے ہیں کہ ان سے یہ استخارہ منقول ہے اتنا نہیں سمجھتے کہ ائمہ اہل بیت قرآن کے خلاف اس استخارہ کو کیونکر جائز رکھتے قرآن شریف میں تو صاف موجود ہے انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ باقی بر صفحہ آیندہ

يَسْتَقْسِمُ بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ لَمْ يُصَلِّ فِيهِ

کے اندر گئے اور اس کے گوشوں میں اللہ اکبر کہا نماز نہیں پڑھی[۱]

بَابٌ ۱۴۱ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ

باب رمل کرنا کیسے شروع ہوا[۲]

۲۰۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (عمرۃ قضا میں ۷ھ ہجری میں) مکہ میں آئے تو مشرک کہنے لگے محمدؐ آتے ہیں اُن کے ساتھ وہ لوگ ہیں جن کو مدینہ کے بخار نے کمزور کر دیا ہے پھر (ان کی بات کو غلط کرنے کے لیے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کریں[۳] اور دونوں یمانی رکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلیں[۴] اور آپ نے یہ حکم نہیں دیا کہ سب پھیروں میں رمل کریں اس لیے کہ اُن پر آسانی ہو

بَابٌ ۱۴۲ اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا۔

باب جب کوئی مکہ میں آئے تو پہلے حجر اسود کو چومے طواف شروع کرتے وقت اور تین پھیروں میں رمل کرے

۲۱۰ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ وہب نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب مکہ آتے تو طواف شروع کرتے وقت پہلے حجر اسود کو چومتے اور سات پھیروں میں سے پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے

بَابٌ ۱۴۳ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

باب حج اور عمرے میں رمل کرنے کا بیان

۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) استخارہ مسنون وہی ہے جو حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] امام بخاری نے بلال کی حدیث کو جس میں کعبے کے اندر نماز پڑھنا مذکور ہے اس کو لیا اس حدیث سے یہ نہیں نکلا کہ آپ نے کعبے کے اندر نماز نہیں پڑھی کیونکہ بلال کی حدیث میں اثبات ہے اور بلالؓ آنحضرتؐ کے ساتھ اندر گئے تھے ابن عباسؓ کا آپ کے ساتھ کعبے کے اندر جانا ثابت نہیں ۱۲ منہ [۲] طواف کے پہلے تین پھیروں میں ذرا جلدی جلدی چلنا مسنون ہے حنفیہ کہتے ہیں مونڈھے ہلاتے ہوئے جیسے کوئی جنگ کو جاتا ہے اکڑتے ہوئے چلنا اسی کو رمل کہتے ہیں ۱۲ منہ [۳] حالانکہ اکڑ کر اتراتے ہوئے چلنا منع ہے مگر انما الاعمال بالنیات یہاں کافروں پر رعب ڈالنا اور ان کے خیال کو غلط کرنا منظور تھا تو یہ فعل پروردگار کو پسند آیا اور ہمیشہ کے لیے سنت ہو گیا ۱۲ منہ [۴] کیونکہ اُس وقت کافر لوگ دونوں شامی رکنوں کی طرف جمع تھے اُدھر ان کی نگاہ نہیں جاتی تھی ۱۲ منہ

وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ
حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَا وَاللهِ إِنِّي
لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي
رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ
مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ وَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ إِنَّمَا
كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللهُ ثُمَّ قَالَ
شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ
هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ
لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ
إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ۔

بَابُ ۱۴۴ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ
سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ

معمولی چال سے حج اور عمرہ دونوں میں[۱] سنر بج کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے
بھی روایت کیا کہا مجھ سے کثیر بن فرقد نے بیان کیا اُنہوں نے نافع سے اُنہوں
نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن جعفر نے خبر
دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے
نے حجر اسود کو کہا قسم خدا کی میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے تیرے سے
نہ فائدہ ہو سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ
دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں کبھی تجھ کو نہ چومتا پھر کہنے لگے اب ہم کو رمل
کی کیا ضرورت ہے رمل ہم نے مشرکوں کے دکھانے کے لیے کی تھی تو اللہ نے
اُن کو تباہ کر دیا پھر کہنے لگے یہ وہ بات ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی
تھی اس کا چھوڑ دینا ہم کو پسند نہیں[۲]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے اُنہوں نے
عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے
کہا میں نے حجر اسود اور رکن یمانی کا چومنا نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ آسانی میں[۳] جب
سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کو چومتے ہوئے عبید اللہ نے کہا
میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمرؓ دونوں یمانی رکنوں کے درمیان معمولی چال سے
چلتے تھے انہوں نے کہا ہاں معمولی چال سے چلتے تھے تاکہ حجر اسود کے چومنے میں مشکل نہ ہو

باب لکڑی سے حجر اسود کو چھونا اور اس کو چومنا[۴]

ہم سے احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ
بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے
اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا

۱ مراد حجۃ الوداع اور عمرۃ القضا ہے کیونکہ حدیبیہ میں تو آپ کعبے تک پہنچ ہی نہ سکے تھے اور جعرانہ میں ابن عمر آپ کے ساتھ نہ تھے ۱۲ منہ ۲ حضرت عمرؓ نے پہلے رمل کی علت اور سبب پر خیال کر کے اس کو چھوڑ دینا چاہا پھر اُن کو خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کیا تھا شاید اس میں اور کوئی حکمت ہو اور آپ کی پیروی ضروری ہے اس لیے اس کو جاری رکھا ۱۲ منہ ۳ سختی یہ کہ وہاں ہجوم بہت ہو حجر اسود تک رسائی مشکل ہو آسانی یہ کہ وہاں ہجوم نہ ہو اور بخوبی چومنے کا موقع ملے ۱۲ منہ ۴ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ حجر اسود کو منہ لگا کر چومنا چاہیے اگر یہ نہ ہو سکے تو ہاتھ لگا کر چومنا چاہیے اگر یہ نہ ہو سکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو لکڑی لگا کر اس کو چوم لے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جب حجر اسود کے سامنے پہنچے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر کے اس کو چوم لے ۱۲ منہ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ۔

بَابُ ۱۴۵ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمْ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا تُسْتَلَمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

۲۱۵۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

بَابُ ۱۴۶ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ۔

۲۱۶۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا آپ حجر اسود میں ایک چھڑی لگا کر اس کو چومتے تھے یونس کے ساتھ اس حدیث کو دراوردی نے زہری کے بھتیجے سے روایت کیا انہوں نے اپنے چچا یعنی زہری سے۔

باب دونوں یمانی رکنوں کے سوا اور رکنوں کو چومنا

اور محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے ابوالشعثاء سے انہوں نے کہا کعبے کی کسی چیز سے کون پرہیز کرتا ہے اور معاویہ چاروں رکنوں کو چومتے تھے تو ابن عباسؓ نے ان سے کہا یہ دونوں رکن یعنے شامی اور عراقی ہم نہیں چومتے معاویہؓ نے ان سے کہا خانہ کعبہ کی کوئی چیز نہیں چھوڑی جا سکتی اور عبداللہ بن زبیر بھی چاروں رکنوں کو چومتے

ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کا کوئی کونہ چومتے نہیں دیکھا سوا دونوں یمانی رکنوں کے

باب حجر اسود کا چومنا

ہم سے احمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو ورقاء نے خبر دی کہا ہم کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو چوما اور کہنے لگے اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں

---

۱ کعبے کے چار کونے ہیں حجر اسود اور رکن یمانی اور رکن شامی اور رکن عراقی اور حجر اسود اور رکن یمانی کو یمانیین کہہ دیتے ہیں اور شامی اور عراقی کو شامیین یہ عرب کا محاورہ ہے جیسے شمس اور قمر کو قمرین اور عمرین کہہ دیتے ہیں۔ ۱۲ منہ ۲ یعنے اس کے سب کونے متبرک ہیں سب کو چومنا چاہیئے حجر اسود مشرقی کونا ہے اور رکن یمانی جنوبی اور رکن شامی شمالی اور رکن عراقی مغربی اس تعلیق کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳ اس کو امام احمد اور ترمذی اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴ معاویہؓ کی یہ رائے صحیح نہیں ہے بے شک سارا خانہ کعبہ متبرک ہے مگر ہر کام میں سنت کی پیروی ضرور ہے معاویہ کی رائے پر لازم آتا ہے کہ آدمی کعبہ کی ساری دیواروں کو چپہ چپہ برابر چومتا جائے اور کوئی جائے نہ چھوڑے پھر تو طواف مشکل ہو جائے گا ۱۲ منہ ۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶ یعنے حجر اسود اور رکن یمانی کے عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور اجلائے صحابہ کا اسی پر عمل رہا ہے ہم کو اپنے پیغمبر کے طریق پر چلنا چاہیئے معاویہؓ کے فعل سے ہم کو غرض نہیں ۱۲ منہ ۷ اس پر لب لگا کر لیکن آواز نہ نکلنا چاہیئے امام شافعی سے ایسا ہی منقول ہے اور فاکہی نے سعید بن جبیر سے نکالا جب تو حجر اسود کو چومے تو آواز مت نکال عورتوں کے چومنے کی طرح ۱۲ منہ

مَا قَبَّلْتُكَ۔

٢١٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ۔

بَابُ ١٤٧ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ

٢١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ

بَابُ ١٤٨ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

٢١٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ

کبھی تجھ کو نہ چومتا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے زبیر بن عربی سے انہوں نے کہا ایک شخص (زبیر) نے عبداللہ بن عمرؓ سے حجر اسود کے چومنے کو پوچھا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور چومتے تھے انہوں نے کہا بھلا بتاؤ اگر ہجوم ہو یا میں عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں انہوں نے کہا یہ اگر مگر یمن میں جا کر رکھو[1] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ حجر اسود کو ہاتھ لگاتے تھے اور چومتے تھے اور محمد بن یوسف فربری (امام بخاری کے شاگرد) نے کہا ابوجعفر بن ابی حاتم کی کتاب میں دیکھا امام بخاری نے کہا زبیر بن عدی کوفے کا رہنے والا ہے اور یہ زبیر بن عربی اس حدیث کا راوی بصری کا۔

باب حجر اسود کے سامنے آن کر اشارہ کرنا (جب چومنا نہ ہو سکے)

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا جب حجر اسود کے سامنے آتے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے۔

باب حجر اسود کے سامنے اللہ اکبر کہنا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے خالد بن مہران حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار رہ کر طواف کیا جب آپ حجر اسود کے سامنے آتے تو کوئی چیز جو آپ پاس تھی[2] اس سے اشارہ کرتے اور

۱؎ یعنے آنحضرتؐ کی سنت پر چل اب اس میں چہ میگوئیاں اور اگر مگر نکالنا کیا واہیات بات ہے اہل بدعات کی یہی عادت ہے حدیث شریف بیان کرو تو لغو عذرات پیش کرتے ہیں اگر ایسا ہو مگر ویسا ہو عبداللہ بن عمرؓ نے اس پر انکار کیا ایمان کی نشانی یہ ہے کہ جہاں حدیث شریف سُنی بس فوراً اس پر عمل کرنا شروع کر دے سارا زمانہ اس کے خلاف بکتا رہے اگر حدیث شریف پر عمل کرنے کی وجہ سے کوئی وہابی کہے کوئی غیر مقلد تو اپنے حق میں نعمت غیر مترقبہ سمجھے یہ دولت کس کو نصیب ہوتی ہے کہ یہ حدیث پر عمل کرنے میں ایذا اور تکلیف اٹھائے اللہ کی راہ میں گالیاں یا مار کھانا ان ذلیل ٹٹ پونجیے دنیا کے بادشاہوں اور نوابوں کی لاکھوں خطاب اور خلعت سے زیادہ بیش بہا اور قابل قدر ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۱۲ منہ

۲؎ یعنے چھڑی سے امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے یہ کہا ہے کہ طواف شروع کرتے وقت جب حجر اسود کو چومے تو مستحب ہے کہ یوں کہے بسم اللہ واللہ اکبر اللہم ایمانًا بک وتصدیقًا بکتابک ووفاءً بعہدک واتباعًا لسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم امام شافعی نے ابو نجیح سے نکالا کہ صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا حجر اسود کو چومتے وقت ہم کیا کہیں آپ نے فرمایا یوں کہو بسم اللہ واللہ اکبر ایمانًا باللہ وتصدیقًا اجابۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

بِشَيْءٍ عِنْدَهٗ وَكَبَّرَ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ۔

اللہ اکبر کہتے خالد طحان کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بھی خالد حذاء سے روایت کیا۔

بَابٌ ۱۴۹ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا

باب جو شخص مکہ میں (حج یا عمرے کی نیت سے) آئے تو اپنے گھر لوٹ جانے سے پہلے طواف کرے پھر دوگانہ طواف ادا کرے پھر صفا پہاڑ پر جائے

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ فَاَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَهٗ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا اُنہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُنہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے اُنہوں نے کہا میں نے عروہ سے ذکر کیا[1] تو انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کیا پھر طواف کیا طواف کرنے سے عمرہ نہیں ہوا[2] پھر آپ کے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ نے بھی ایسا ہی حج کیا پھر عروہ نے کہا میں نے اپنے والد زبیر کے ساتھ حج کیا اُنہوں نے بھی پہلا جو کام کیا وہ طواف تھا بعد اس کے میں نے مہاجرین اور انصار سب کو ایسا ہی کرتے دیکھا[3] اور مجھ سے والدہ (اسماء) نے بیان کیا اُنہوں نے اور اُن کی بہن حضرت عائشہؓ اور زبیر اور فلاں لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا جب اُنہوں نے حجر اسود کو چوما (اور صفا مروہ پر دوڑے اور سر منڈایا) اُس وقت احرام کھولا۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرے میں مکہ آتے ہی پہلے طواف کرتے اوّل

---

[1] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ عمرے میں صرف طواف کر لینے سے آدمی کا احرام پورا نہیں ہوتا جب تک صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے گو ابن عباسؓ سے اس کے خلاف منقول ہے لیکن یہ قول جمہور علماء کے خلاف ہے اور امام بخاری نے بھی اُس کا رد کیا یعنے کہتے ہیں ابن عباسؓ کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی حج مفرد کی نیت کرے وہ جب بیت اللہ میں داخل ہو تو طواف نہ کرے جب تک عرفات سے لوٹ کر نہ آئے اگر طواف کرے گا تو حلال ہو جائے گا اور حج کا احرام ٹوٹ جائے گا یہ قول بھی جمہور علماء کے خلاف ہے اور امام بخاری نے یہ باب لا کر اس قول کا رد کیا ۱۲ منہ [2] کیا ذکر کیا وہ اس روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن امام مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ عراق کے ایک شخص نے ابوالاسود سے کہا تم عروہ بن زبیر سے یہ مسئلہ پوچھو اگر ایک شخص حج کا احرام باندھے پھر بیت اللہ کا طواف کرے تو وہ بغیر صفا مروہ دوڑے حلال ہو جاتا ہے یا نہیں ابوالاسود نے کہا میں نے پوچھا عروہ نے کہا جو حج کا احرام باندھے وہ بے حج کیے حلال نہیں ہو سکتا پھر اس شخص سے بیان کیا اس نے کہا عروہ سے کہو کہ ابن عباسؓ اس کے خلاف بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے اُن لوگوں کو جنہوں نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہدی نہ لائے تھے یہ حکم دیا تھا کہ اُس کو عمرہ کر ڈالیں دوسری روایت میں یوں ہے ابن عباسؓ نے کہا جب خانہ کعبہ کا طواف کر لیا تو وہ حلال ہو گئے ۱۲ منہ [3] یعنی حج کا احرام باندھ کر سب مکہ میں آ کر طواف کرتے اور طواف سے یہ نہ ہوتا کہ ان کا احرام کھل جائے یا حج بگڑ جائے جیسے ابن عباسؓ کہتے ہیں ۱۲ منہ

كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

بَابُ ۱۵۰ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ

کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار میں معمولی چال سے پھر طواف کا دوگانہ ادا کرتے پھر صفا مروہ کا طواف کرتے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف (یعنے طواف قدوم) کرتے تو اول کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے اور صفا اور مروے کے بیچ میں نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے[1]

باب عورتیں بھی مردوں کے ساتھ طواف کریں یا الگ ہو کر

امام بخاری نے کہا عمرو بن علی نے مجھ سے کہا کہ ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا ابن جریج نے کہا ابن ہشام نے (جب وہ ہشام بن عبد الملک کی طرف سے مکہ کا حاکم تھا) عورتوں کو منع کیا مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے تو ابن ابی رباح نے کہا تو ان کو کیسے منع کرتا ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ابن جریج نے پوچھا حجاب کا حکم اترنے کے بعد یا اس سے پہلے انہوں نے کہا میری عمر کی قسم میں نے یہ حجاب کا حکم اترنے کے بعد دیکھا[2] ابن جریج نے کہا مرد عورت مل جل جاتے تھے انہوں نے کہا نہیں حضرت عائشہؓ ایک الگ کونے میں مردوں سے جدا رہ کر طواف کیا کرتیں مردوں میں نہ گھستیں[3] ایک عورت نے ان سے کہا (جس کا نام وقرہ تھا) ام المومنین چلو حجر اسود چومیں انہوں نے کہا تو جا چوم میں نہیں چومتی اور عورتیں رات کو نکلتیں اس طرح کہ پہچانی نہ جائیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں البتہ عورتیں جب کعبے کے اندر جانا چاہتیں تو کھڑی رہتیں مرد باہر نکالے جاتے اس وقت اندر جاتیں اور میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہؓ پاس جایا کرتے وہ ثبیر پہاڑ پر ٹھہری تھیں (جو مزدلفہ میں ہے) ابن جریج نے کہا میں نے عطاؓ

[1] اب وہاں حاجیوں کے پہچاننے کے لیے دو سبز پتھروں کے نشان قائم کر دیے ہیں ۱۲ منہ [2] عطا تو تابعی تھے مطلب یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرتے دیکھا اور جب عطا نے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر ایک مدت گذر چکی تھی تو ظاہر ہے کہ حجاب کے بعد یہ معاملہ ہوا ۱۲ منہ [3] مطاف کا دائرہ وسیع ہے حضرت عائشہؓ ایک طرف الگ رہ کر طواف کرتیں اور مرد بھی طواف کرتے رہتے بعضے نسخوں میں حجزہ ہے زائے معجمہ سے یعنے آڑ میں رہ کر طواف کرتیں ۱۲ منہ

لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

سے پوچھا پھر پردہ کیا تھا انہوں نے کہا وہ ایک ترکی ڈیرے میں تھیں اس پر پردہ پڑا تھا بس ہمارے اُن کے بیچ میں یہی پردہ تھا میں نے دیکھا وہ گلابی کرتہ پہنی ہوئی تھیں[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی میں بیمار ہوں (پیدل طواف نہیں کر سکتی) آپ نے فرمایا سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے رہ کر طواف کر لے آخر میں نے لوگوں کے پیچھے رہ کر طواف کیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے بازو نماز پڑھ رہے تھے آپ سورہ والطور وکتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

بَابُ ۱۵۱ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

باب طواف میں باتیں کرنا

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلٰى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهِ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام صنعانی نے اُن سے ابن جریج نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو سلیمان بن ابی مسلم احول نے خبر دی اُن کو طاؤس نے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کا طواف کر رہے تھے اتنے میں ایک آدمی کو دیکھا اس نے اپنا ہاتھ دوسرے آدمی سے باندھ لیا تھا تسمے سے یا دھاگے سے یا اور کسی چیز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا پھر فرمایا ہاتھ پکڑ کر اس کو لے چل[2]

[1] حضرت عائشہؓ کے لباس پر عطا کی نظر پڑی یہ کچھ منع نہیں ہے عورت کے اعضا ڈھنپے رہنا چاہئیں نہ یہ کہ اس کا لباس اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ازواج مطہرات کا حجاب یہی تھا کہ ساتر کپڑے پہنے رہیں نہ یہ کہ ایک چار دیواری میں بند رہیں عمر بھر اس کے باہر نہ نکلیں جیسے ہندستان میں رواج ہے ہندستان کا یہ پردہ بالکل رسمی ہے کہ شرعی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عورت اور مرد کسی مقام میں جمع ہو سکتے ہیں جیسے مجلس وعظ یا نماز یا عید یا طواف یا حج یا اور ثواب کے کاموں میں گو اختلاط یعنی بالکل میل جول جائز نہیں ۱۲ منہ

[2] شاید وہ اندھا ہوگا مگر طبرانی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باپ بیٹے تھے یعنی طلق بن بشر اور ایک رسی سے دونوں بندھے ہوئے تھے آپ نے حال پوچھا تو بشر کہنے لگا میں نے حلف کی تھی اگر اللہ تعالیٰ میرا مال اور میری اولاد دلا دے گا تو میں بندھا ہوا حج کروں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رسی کاٹ دی اور فرمایا دونوں حج کرو مگر یہ باندھنا شیطانی کام ہے حدیث سے یہ نکلا کہ طواف میں کلام کرنا درست ہے کیونکہ آپ نے عین طواف میں فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر لے چل ۱۲ منہ

بَابٌ ۱۵۲ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ۔

بَابٌ ۱۵۳ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

بَابٌ ۱۵۴ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلٰوةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

بَابٌ ۱۵۵ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي

باب جب طواف میں کسی کو باندھا دیکھے یا اور کوئی مکروہ چیز تو اس کو کاٹ سکتا ہے۔

ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ باگ کی رسی یا اور کسی چیز سے بندھا ہوا کعبہ کا طواف کر رہا تھا آپ نے اس کو کاٹ دیا۔

باب کوئی شخص ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے نہ مشرک حج کو آنے پائے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ان کو ابوہریرہؓ نے خبر دی ابوبکر صدیقؓ نے ان کو چند اور لوگوں کے ساتھ اس حج میں بھیجا جو حج وداع سے پہلے تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ کو امیر مقرر کیا تھا اس لیے کہ وہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ لوگوں میں یہ منادی کر دیں اس سال کے بعد کوئی مشرک مکہ کا حج نہ کرے نہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے[1]۔

باب اگر طواف کرتے کرتے بیچ میں ٹھہر جائے تو کیا حکم ہے[2]

اور عطاء نے کہا ایک شخص طواف کر رہا ہو پھر نماز کی تکبیر ہو یا وہ وہاں سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیر کر (یا موقع پا کر) جب لوٹے سابق کے طواف پر بنا کرے[3] اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے بھی ایسا ہی نقل کیا جاتا ہے[4]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کے سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھنا اور نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں

---

[1] معلوم ہوا کہ طواف میں ستر ڈھانکنا ضروری ہے جاہلیت کے زمانہ میں اور بے وقوفیاں تھیں ایک یہ بھی تھی کہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا کرتے اور کہتے کیا کریں جن کپڑوں کو پہن کر ہم نے گناہ کیے ہیں ان کو اتار ڈالنا بہتر ہے ۱۲ منہ [2] امام حسن بصری سے منقول ہے اگر کوئی طواف کر رہا ہو اور نماز کی تکبیر ہو تو طواف چھوڑ دے جماعت میں شریک ہو جائے اور نماز کے بعد از سر نو طواف شروع کرے امام بخاری نے عطاء کا قول لا کر اُن پر رد کیا امام مالکؒ اور شافعیؒ نے کہا کہ فرض نماز کے لیے اگر طواف چھوڑ دے تو بنا کر سکتا ہے لیکن نفل نماز کے واسطے اگر چھوڑ دے تو از سر نو شروع کرنا اولیٰ ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہر حال میں بنا درست ہے حنابلہ کہتے ہیں طواف میں موالات واجب ہے اگر عمداً یا سہواً موالاۃ چھوڑ دے تو طواف صحیح نہ ہوگا مگر نماز فرض یا جنازے کے لیے قطع کرنا جائز جانتے ہیں ۱۲ منہ [3] یعنے جتنے پھیرے کر چکا تھا اُن کو قائم رکھ کر سات پھیرے پورے کرے ۱۲ منہ [4] عطاء کے قول کو عبدالرزاق نے اور ابن عمرؓ کے قول کو سعید بن منصور نے اور عبدالرحمٰن کے قول کو بھی عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

پڑھا کرتے[1] اور اسمٰعیل بن اُمیہ نے کہا میں نے زہری سے کہا عطاء کہتے ہیں کہ فرض نماز (طواف کے بعد) پڑھنا کافی ہے پھر دوگانہ طواف کی ضرورت نہیں اُنھوں نے کہا سُنت کی پیروی افضل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کے سات پھیرے پورے کیے تو دوگانہ ادا کیا[2]۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے عمرو بن دینار سے اُنھوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کیا عمرے میں آدمی صفا مروہ دوڑنے سے پہلے اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور بیت اللہ کے سات پھیرے کیے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کا طواف کیا اور کہنے لگے تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی ہے عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہؓ سے اسی مسئلہ کو پوچھا اُنھوں نے کہا جب تک صفا مروہ کا طواف نہ کرے اپنی عورت سے صحبت نہ کرے۔

بَابٌ ۱۵۶ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتّٰى يَخْرُجَ إِلٰى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ۔

باب جو شخص پہلے طواف یعنی طواف قدوم کے بعد پھر کعبے کے نزدیک نہ پھٹکے اور عرفات کو حج کے لیے چلا جائے[3]

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی اُنھوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے سات بار بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ دوڑے اور طواف کے بعد پھر بیت اللہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ حج کر کے عرفات سے لوٹے[4]

بَابٌ ۱۵۷ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ

باب طواف کا دوگانہ مسجد سے باہر پڑھنا اور حضرت عمرؓ نے حرم سے

---

[1] اس کو عبدالرزاق نے ثوری سے اُنھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنھوں نے سالم سے اُنھوں نے ابن عمرؓ سے وصل کیا یہ دوگانہ طواف کہلاتا ہے جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے اور حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک واجب ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا قسطلانی نے کہا صحیح جمہور کا قول ہے کہ دوگانہ طواف سنت ہے اور مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ وہ جب صبح یا عصر کے بعد طواف کرتے تو سات پھیروں کے بعد دوسرے تیسرے سات پھیرے کرتے اور سورج نکلنے یا ڈوبنے کے بعد ہر سات پھیروں کے لیے دو رکعتیں پڑھ لیتے ۱۲ منہ [3] یعنے اس میں کوئی قباحت نہیں اگر کوئی نفل طواف حج سے پہلے نہ کرے اور کعبے کے پاس بھی نہ جائے تو حج سے فارغ ہو کر طواف الزیارۃ کرے جو فرض ہے ۱۲ منہ [4] اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ حاجی کو طواف قدوم کے بعد پھر نفل طواف کرنا منع ہے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے کاموں میں مشغول ہوں گے اور آپ کعبہ سے دور ٹھہرے تھے یعنے محصب میں اس لیے حج سے فراغت ہوئے تک آپ کو کعبہ میں آنے کی اور نفل طواف کرنے کی مہلت نہیں ملی ۱۲ منہ

الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى عُمَرُ خَارِجًا مِّنَ الْحَرَمِ ۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَاَرَادَ الْخُرُوْجَ وَلَمْ تَكُنْ اُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَاَرَادَتِ الْخُرُوْجَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ لِلصُّبْحِ فَطُوْفِيْ عَلٰى بَعِيْرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ فَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَتْ

بَابٌ ۱۵۸ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بَابٌ ۱۵۹ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِيْ طُوًى

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

بھی باہر طواف کا دوگانہ ادا کیا۔[۱]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کی شکایت کی **دوسری سند** امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مروان یحییٰ بن ابی زکریا غسانی نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے فرمایا اس وقت آپ مکہ میں تھے اور روانہ ہونا چاہتے تھے اور ام سلمہؓ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا وہ بھی روانہ ہونا چاہتی تھیں آپ نے ان سے فرمایا جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو تو اپنے اونٹ پر سوار رہ کر طواف کر لے اور لوگ نماز پڑھتے رہیں انہوں نے ایسا ہی کیا اور طواف کا دوگانہ نہیں پڑھا یہاں تک کہ مکہ یا مسجد سے نکل گئیں۔

باب مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے آپ نے طواف کے سات پھیرے کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ صفا پہاڑ کی طرف نکلے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ احزاب میں) فرمایا البتہ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے

باب صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا

اور عبداللہ بن عمرؓ طواف کا دوگانہ اس وقت تک پڑھتے تھے جب تک سورج نہ نکلے[۲] اور حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا پھر سوار ہو گئے اور دوگانہ طواف کا ذی طویٰ میں پڑھا[۳]

ہم سے حسن بن عمر بصری نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع

۱ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ طواف کا دوگانہ جب چاہے اور جہاں چاہے پڑھ لے یہ ضرور نہیں کہ طواف کے بعد ہی یا حرم یا مسجد حرام ہی میں پڑھے ۱۲ منہ ۲ یہ عبداللہ بن عمرؓ کا مذہب تھا کہ خاص نماز اس وقت مکروہ ہے جب سورج نکل رہا ہو یا ڈوب رہا ہو لیکن سورج نکلنے سے پہلے نماز درست ہے ۱۲ منہ ۳ ذی طویٰ ایک مقام ہے مکہ کے متصل ایک میل پر ۱۲ منہ

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمُذَكِّرِ حَتّٰى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلٰوةُ

نے اُنہوں نے حبیب معلم سے اُنہوں نے عطا بن ابی رباح سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر واعظ کے پاس جا بیٹھے جب سورج نکلنے لگا تو لگے طواف کا دوگانہ پڑھنے حضرت عائشہؓ نے کہا تو بیٹھے رہے جب وہ گھڑی آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے[1]۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے اُنہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ سورج نکلنے اور ڈوبتے وقت نماز سے منع کرتے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا

ہم سے حسن بن محمد صباح نے بیان کیا کہا ہم سے عبیدہ بن حمید نے کہا مجھ سے عبدالعزیز بن رفیع نے اُنہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر کو دیکھا وہ فجر کی نماز کے بعد طواف کرتے اور طواف کا دوگانہ پڑھتے عبدالعزیز نے کہا اور میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو دیکھا وہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں سنت کی پڑھا کرتے اور کہتے کہ حضرت عائشہؓ نے اُن سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اُن کے گھر میں آئے تو یہ رکعتیں پڑھیں[2]

بَابُ ۱۶۰ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

باب بیمار سوار رہ کر طواف کر سکتا ہے

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتٰى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ۔

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے اُنہوں نے خالد حذاء سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار رہ کر بیت اللہ کا طواف کیا جب حجر اسود کے برابر آتے تو آپ کے ہاتھ میں ایک چیز تھی اس سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے[3]۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

---

[1] شاید حضرت عائشہ کا بھی یہی مذہب ہوگا کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد مکہ میں نماز پڑھنی مکروہ ہے ۱۲ منہ [2] ان دونوں حدیثوں میں گو عصر اور فجر کے بعد طواف کا ذکر نہیں ہے جو ترجمہ باب تھا مگر امام بخاری نے طواف کو نماز پر قیاس کیا حنفیہ نے فجر اور عصر کے بعد طواف جائز رکھا ہے لیکن طواف کا دوگانہ پڑھنا مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ [3] اس حدیث میں گو یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ بیمار تھے اور بظاہر ترجمہ باب سے مطابق نہیں ہے مگر امام بخاری نے ابوداؤد کی روایت کی طرف اشارہ کیا جس میں صاف یہ ہے کہ بیمار تھے بعضوں نے کہا جب بغیر بیماری اور عذر کے سواری پر طواف کرنا درست ہوا تو بیماری میں بطریق اولیٰ درست ہوگا اور اس طرح باب کا مطلب نکل آیا حنفیہ کے نزدیک طواف پیدل کرنا چاہیئے جو بلا عذر سوار ہو کر کرے تو اعادہ لازم ہے اگر مکہ میں ہے اور اگر چلا جائے تو دم دیوے ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

اُنہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے زینب بنت اُم سلمہ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا تو سوار رہ کر لوگوں کے پرے پرے طواف کرلے میں نے اسی طرح طواف کیا اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے بازو نماز پڑھ رہے تھے اس میں سورہ والطور کتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

بَابُ ١٦١ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

باب حاجیوں کو پانی پلانا

٢٣٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ

ہم سے عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ رہنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے آپ نے اُن کو اجازت دی[1]

٢٣٧ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ يَعْنِي عَاتِقَهُ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ۔

ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے اُنہوں خالد حذاء سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبیل پر آئے (پانی پلانے کی جگہ پر جو ایک حوض تھا) آپ نے پانی مانگا حضرت عباسؓ نے اپنے بیٹے فضل سے کہا اپنی ماں پاس جا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور کا شربت اُس کے پاس سے لے آ آنحضرت نے فرمایا مجھ کو پانی پلا دو حضرت عباسؓ نے کہا یارسول اللہ اس پانی میں لوگ ہاتھ ڈال دیتے ہیں آپ نے فرمایا اسی میں سے پلا دو خیر آپ نے پانی پیا پھر زمزم پر آئے وہاں لوگ پانی پلا رہے تھے کنویں سے کھینچ کھینچ کر آپ نے فرمایا کھینچے جاؤ تم نیک کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم کو تکلیف ہوگی[2] تو میں اُونٹ سے اُترتا اور کاندھے پر رسی ڈالتا یعنی کنویں سے پانی کھینچ کر لوگوں کو پلاتا۔

بَابُ ١٦٢ مَا جَاءَ فِي زَمْزَمَ وَقَالَ عَبْدَانُ

باب زمزم کا بیان[3]

[1] معلوم ہوا اگر کوئی عذر نہ ہو تو گیارھویں بارھویں شب کو منیٰ ہی میں رہنا ضرور ہے شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سنت ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ اگر میں اُتر کر خود پانی کھینچوں گا تو صد ہا آدمی مجھ کو دیکھ کر پانی کھینچنے کے لیے پل پڑیں گے اور تم کو تکلیف ہوگی ۱۲ منہ [3] وہ مشہور کنواں ہے کعبے کے سامنے مسجد حرام میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پر مارنے سے یہ چشمہ پھوٹ نکلا تھا کہتے ہیں زمزم اس کو اسی لیے کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وہاں بات کی تھی بعضوں نے کہا اس میں پانی بہت ہونے سے اس کا نام زمزم ہوا زمزم عرب کی زبان میں بہت پانی کو کہتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ حاصل ہوتا ہے ۱۲ منہ

اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ اَبُوْذَرٍّ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِیْ وَاَنَا بِمَكَّۃَ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَہٗ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ مُّمْتَلِیٍٔ حِكْمَۃً وَّاِیْمَانًا فَاَفْرَغَھَا فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَہٗ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَقَالَ جِبْرِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ الدُّنْیَا اِفْتَحْ قَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ -

۲۳۸- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَہٗ قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَآئِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرِمَۃُ مَا كَانَ یَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰی بَعِیْرٍ

بَابٌ ۱۶۳ طَوَافُ الْقَارِنِ

۲۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَاَھْلَلْنَا بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُھِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَا یَحِلَّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّۃَ وَاَنَا حَآئِضٌ فَلَمَّا قَضَیْنَا حَجَّنَا اَرْسَلَنِیْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَی التَّنْعِیْمِ

اور عبدان نے کہا مجھ کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے اُنہوں نے زہری سے کہ انس بن مالکؓ نے کہا ابوذر غفاریؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری چھت چیری گئی اُس وقت میں مکہ میں تھا اور جبریلؑ اُترے اُنہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر زمزم کے پانی سے اس کو دھویا[1] بعد اُس کے ایک سونے کا طشت لائے جو علم اور ایمان سے بھرا ہوا تھا وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا پھر سینہ جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر پہلے آسمان پر مجھ کو چڑھا لے گئے جبریلؑ نے وہاں کے داروغہ کو پکارا کھول اس نے پوچھا کون بولے جبریلؑ (اخیر حدیث تک)

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو مروان بن معاویہ فزاری نے خبر دی اُنہوں نے عاصم احول سے اُنہوں نے شعبی سے ابن عباسؓ نے اُن سے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے کھڑے پیا عاصم نے کہا میں نے عکرمہ سے اس کا ذکر کیا اُنہوں نے قسم کھا کر کہا اس دن تو آپ اُونٹ پر سوار تھے۔[2]

باب قران کرنے والا ایک طواف کرے یا دو

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے اور عمرے کا احرام باندھا پھر آپ نے فرمایا جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے خیر میں جب مکہ پہنچی تو (اتفاق سے) حائضہ تھی جب ہم لوگ حج پورا کر چکے تو آپ نے مجھ کو عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم تک بھیجا[3] میں نے

---

[1] یہ معراج کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو مشہور ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس سے زمزم کے پانی کی فضیلت نکلتی ہے کس لیے کہ آپ کا سینہ اُسی پانی سے دھویا گیا ۱۲ منہ

[2] گویا عکرمہ نے شعبی کی روایت کو غلط سمجھا مگر ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے اُونٹ بٹھایا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو شاید اونٹ سے اُتر کر آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہوگا اور شافعی ثقہ ہیں حافظ ہیں بلکہ عکرمہ میں تو لوگوں نے کلام کیا ہے شعبی کے ثقہ ہونے میں کسی نے گفتگو نہیں کی کھڑے ہو کر پانی پینا گو بعضوں نے مکروہ رکھا ہے مگر زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا اسی حدیث کے رو سے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

[3] تنعیم ایک مقام مشہور ہے مکہ سے تین میل پر اس کو مسجد عائشہ بھی کہتے ہیں اکثر لوگ اب وہیں سے عمرے کا احرام باندھا کرتے ہیں کیونکہ وہ حل کی قریب ترین سرحد ہے ۱۲ منہ

فَاعْتَمَرَتْ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَظَهْرُهٗ فِي الدَّارِ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ اَقَمْتَ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ يُّحَلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اَفْعَلْ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذَنْ اَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ

وہاں سے عمرہ کیا آپ نے فرمایا تیرے عمرے کے بدل یہ عمرہ ہے خیر جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا اُنہوں نے طواف (اور سعی) کر کے احرام کھول ڈالا پھر جب منیٰ سے لوٹ کر آئے تو دوسرا طواف یعنے طواف الزیارۃ کیا اور جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا اُنہوں نے بھی ایک ہی طواف کیا[1]

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے عبداللہ اُن کے پاس گھر میں گئے ان کی سواری (حج کو جانے کے لیے) طیار تھی عبداللہ بن عبداللہ نے کہا مجھے اس سال ڈر ہے کہیں لوگوں میں لڑائی نہ ہو جائے اور تم کو کعبے میں جانے سے روک دیں بہتر یہ ہے کہ اس سال گھر میں رہو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی (حدیبیہ کے سال عمرے کی نیت سے نکلے لیکن قریش کے کافروں نے آپ کو کعبے جانے نہ دیا اگر مجھ کو بھی لوگ روکیں گے تو میں بھی وہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کیوں کہ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے پھر کہنے لگے تم گواہ رہو میں نے عمرے کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی[2] پھر عبداللہ بن عمر مکہ پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اُس سال جس سال حجاج عبداللہ بن زبیر سے لڑنے گیا حج کا قصد کیا لوگوں نے ان سے کہا کہ اس سال جنگ کا احتمال ہے ایسا نہ ہو تم کو کعبے میں نہ جانے دیں اُنہوں نے یہ جواب تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے اگر ایسا ہوا تو میں ویسا ہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا دیکھو تم گواہ رہنا میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا پھر وہ نکلے جب بیداء[3] کے میدان میں پہنچے تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں کا

[1] اور ایک ہی سعی کی جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ قارن کے لیے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے کافی ہے اور ابو حنیفہؒ کے دو طواف اور دو سعی لازم رکھے ہیں اور جن روایتوں سے دلیل لی ہے وہ سب ضعیف ہیں ۱۲ منہ

[2] پہلے عبداللہ بن عمرؓ نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا پھر اُنہوں نے خیال کیا کہ صرف عمرہ کرنے سے حج اور عمرہ دونوں یعنے قران کرنا بہتر ہے تو حج کی بھی نیت باندھ لی اور پکار کر لوگوں سے اس لیے کہہ دیا کہ اور لوگ بھی ان کی پیروی کریں رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

[3] بیداء ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ذوالحلیفہ سے آگے ۱۲ منہ

مَا شَانُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِیْ وَاَهْدٰی هَدْیًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتّٰی كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰی اَنْ قَدْ قَضٰی طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۱۶۴ الطَّوَافِ عَلٰی وُضُوْءٍ۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَاَيْتُهٗ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِی الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَاَيْتُ

حال یک ساں ہے تم گواہ رہنا میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کرلیا اور وہ قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید کر کے اپنے ساتھ لے گئے[۱] اور کوئی کام نہیں کیا اُنہوں نے قربانی کا نحر نہیں کیا نہ اور کوئی کام جو احرام میں منع ہے نہ سر منڈایا نہ بال کترائے جب دسویں ذی الحجہ آئی تو قربانی کا نحر کیا اور سر منڈایا اور پہلا طواف جو کر چکے تھے حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے اُسی کو کافی سمجھے[۲] اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

باب باوضو طواف کرنا[۳]

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُنہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی سے اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے پوچھا[۴] وہ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا سب سے پہلے جو کام آپ نے مکہ میں آن کر کیا وہ یہ تھا کہ آپ نے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا[۵] پھر آپ کا حج عمرہ نہیں بنا بعد اس کے ابوبکر صدیقؓ نے (اپنی خلافت میں) حج کیا اُنہوں نے بھی سب باتوں سے پہلے طواف کیا اُن کا حج بھی عمرہ نہیں بنا پھر حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا پھر حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں حج کیا اور پہلے جو کام کیا وہ طواف ہی تھا اُن کا بھی حج عمرہ نہ ہوا پھر معاویہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے حج کیا پھر میں نے اپنے باپ زبیر بن عوام کے ساتھ حج کیا اُنہوں نے بھی پہلے جو کام کیا وہ یہی بیت اللہ کا طواف تھا لیکن ان کا حج عمرہ نہیں بنا بعد اس کے میں نے مہاجرین اور انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا اُن میں سے کسی کا حج عمرہ نہیں بنا پھر سب کے اخیر میں میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو ایسا کرتے دیکھا

---

[۱] قدید ایک مقام ہے جحفہ کے پاس ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۳] جمہور علماء کے نزدیک طواف میں طہارت یعنے باوضو ہونا شرط ہے اور حنفیہ کے نزدیک بے وضو بھی طواف درست ہو جاتا ہے مگر گنہگار ہوگا ۱۲ منہ [۴] اس روایت میں مذکور نہیں کہ کیا پوچھا لیکن امام مسلم کی روایت میں اس کا بیان ہے ایک عراقی مرد نے محمد بن عبدالرحمٰن سے کہا تم عروہ سے پوچھو اگر ایک شخص حج کا احرام باندھے تو طواف کر کے وہ حلال ہو سکتا ہے اگر وہ کہیں نہیں ہو سکتا تو کہنا ایک شخص تو کہتے ہیں حلال ہو جاتا ہے محمد بن عبدالرحمٰن نے کہا میں نے عروہ سے پوچھا انہوں نے کہا جو کوئی حج کا احرام باندھے وہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو حلال نہیں ہو سکتا میں نے کہا ایک شخص تو کہتے ہیں حلال ہو جاتا ہے انہوں نے کہا اُس نے بری بات کہی اخیر حدیث تک ۱۲ منہ [۵] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گو اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وضو طواف کی شرط ہے مگر جب دوسری حدیث کو اس کے ساتھ ملاؤ جس میں یہ ہے خذوا عنی مناسککم تو مطلب حاصل ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارُ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ إِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا۔

بَابٌ ١٦٥ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ

اُنہوں نے حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرار دیا (افسوس تو یہ ہے کہ) عبداللہ بن عمرؓ ان کے پاس موجود ہیں ان سے کیوں نہیں پوچھتے اور جتنے اگلے لوگ گذرے ہیں انہوں نے بھی حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرار دیا وہ جہاں اپنا قدم بیت اللہ میں رکھتے تو طواف کرتے پھر ان کا احرام نہیں کھلتا[1] اور میں نے اپنی ماں (اسماء) اور خالہ (حضرت عائشہؓ) کو دیکھا وہ جب مکہ میں آئیں تو پہلے بیت اللہ پاس آ کر طواف شروع کرتیں اور ان کا احرام نہ کھلتا (حج کا احرام قائم رہتا) اور میری ماں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بہن (حضرت عائشہؓ) اور زبیر اور فلاں فلاں لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا جب انہوں نے حجر اسود چوما اور صفا مروہ پر دوڑے سر منڈایا اس وقت احرام کھلا[2]

باب صفا مروہ دوڑنا واجب ہے وہ اللہ کی نشانی ہیں

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے عروہ نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا یہ تو بتلاؤ اللہ تعالیٰ جو (سورہ بقرہ میں) فرمایا ہے بے شک صفا مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کے طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں اس کا مطلب تو قسم خدا کی یہ معلوم ہوتا ہے اگر کوئی صفا مروے کا طواف نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں انہوں نے کہا میرے بھانجے تو نے یہ بُری بات کہی اگر اللہ کا یہ مطلب ہوتا تو قرآن میں یوں اترتا ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں بات یہ ہے کہ یہ آیت انصار کے باب میں اتری وہ اسلام لانے سے پہلے مناۃ بت کے لیے احرام باندھا کرتے تھے اسی کو پوجتے تھے وہ مشلل پر رکھا تھا[3] تو انصار لوگ جو حج یا عمرے کا احرام باندھتے وہ صفا

---

[1] یہ اشارہ عبداللہ بن عباسؓ کا ہے ان کا یہ خیال تھا کہ جو کوئی حج کی نیت سے بیت اللہ میں آئے اس کو طواف نہ کرنا چاہیئے جب تک کہ حج سے فارغ نہ ہو اگر طواف کرے گا تو حج فسخ ہو کر عمرہ ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] عروہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر صرف عمرے کا احرام باندھے تو اس وقت طواف اور سعی کر لینے کے بعد احرام کھل جاتا ہے لیکن قران یا تمتع میں طواف کرنے سے حج عمرہ نہیں ہو جاتا نہ احرام کھلتا ہے ۱۲ منہ [3] مشلل ایک ٹیلہ ہے قدید پر مناۃ وہیں نصب تھا انصار اسی کی پوجا کیا کرتے تھے دوسرے لوگ اساف اور نائلہ کی پرستش کرتے اساف صفا پہاڑ پر اور نائلہ مروہ پر رکھا تھا انصار لوگ صفا مروہ کے درمیان دوڑنا برا جانتے کیونکہ وہاں اساف اور نائلہ کو پوجنے والے جایا کرتے انصار تو ان کے پوجنے والوں میں نہ تھے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے عربوں کا یہ حال ہو رہا تھا کہ ایک ایک قوم کا معبود جدا جدا تھا اور ہر ایک قوم دوسری قوم کے خون کی پیاسی تھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ

يَتَحَرَّجُ اَنْ يَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا اَسْلَمُوْا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ النَّاسَ اِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَآئِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ اَنْ نَّطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَسْمَعُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّطَّوَّفُوْا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

بَابُ ۱۶۶ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِيْ عَبَّادٍ اِلٰى زُقَاقِ بَنِيْ اَبِيْ حُسَيْنٍ

مروہ دوڑنا برا سمجھتے جب اسلام لائے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو پوچھا اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم تو صفا مروہ کا طواف برا سمجھا کرتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اخیر آیت تک حضرت عائشہؓ نے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروے کے طواف کو جاری فرمایا اب کوئی ان کا طواف چھوڑ نہیں سکتا زہری نے کہا پھر میں نے حضرت عائشہؓ کا قول ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے تو یہ علم کی بات اب تک نہیں سنی تھی میں نے تو کئی علم والوں سے سنا وہ یوں کہتے تھے کہ عرب کے لوگ (اُن لوگوں کے سوا جن کا حضرت عائشہؓ نے ذکر کیا جو مناۃ کے لیے احرام باندھتے تھے سب صفا مروے کا پھیرا کیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیت اللہ کا طواف بیان فرمایا اور صفا مروے کا ذکر نہیں کیا تو وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم تو (جاہلیت کے زمانہ میں) صفا مروہ کا پھیرا کیا کرتے تھے اور اب اللہ نے بیت اللہ کا طواف کا ذکر فرمایا لیکن صفا (مروے) کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا مروہ کا پھیرا کرنے میں ہم پر کچھ گناہ ہوگا تب اللہ نے یہ آیت اتاری صفا مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اخیر تک ابوبکرؓ نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت دونوں فرقوں کے باب میں اُتری ہے یعنے اُس فرقے کے باب میں جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروے کا طواف برا جانتا تھا اور اُس کے باب میں بھی جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروہ کا طواف کیا کرتے تھے پھر مسلمان ہونے کے بعد اُس کا کرنا اس وجہ سے کہ اللہ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا مروے کا ذکر نہیں کیا اچھے نہیں سمجھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد ان کے طواف کا بھی ذکر فرمایا[1]

باب صفا مروے میں کس طرح دوڑے اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا بنی عباد کے گھر سے لے کر بنی ابی الحسین کے کوچے تک دوڑ کر چلے (باقی راہ میں معمولی چال سے)[2]

---

[1] تو صفا مروے کا طواف حج اور عمرے کا ایک رکن ہے جس کے بغیر حج یا عمرہ پورا نہ ہوگا جمہور علما کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ اس کو واجب کہتے ہیں ۱۲ منہ

[2] بنی عباد کا گھر اور بنی ابی الحسین کا کوچہ اُس زمانہ میں مشہور ہوگا اب حاجیوں کی شناخت کے لیے دوڑنے کے مقام میں دو سبز منارے بنا دیے ہیں ۱۲ منہ

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ۔

ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے عبید اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ میں آن کر) پہلا طواف (یعنے طواف قدوم اور طواف الزیارۃ) کرتے تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے اور جب صفا مروہ کا طواف کرتے تو نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے عبید اللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا عبد اللہ بن عمرؓ جب رکن یمانی پاس پہنچتے تو معمولی چال سے چلتے انہوں نے کہا نہیں مگر جب ہجوم ہوتا تو حجر اسود پاس آن کر آہستہ چلنے لگتے کیوں کہ وہ بغیر چومے اس کو نہ چھوڑتے

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم نے عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا ایک شخص بیت اللہ کا طواف عمرے کے احرام میں کرے لیکن صفا مروہ کا طواف ابھی اس نے نہ کیا ہو کیا وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات چکر کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروے پر سات پھیرے کیے اور تم کو اللہ کے رسول کی اچھی پیروی ہے اور ہم نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا (یہی مسئلہ) تو انہوں نے کہا اپنی عورت سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک صفا مروے کا طواف نہ کرے[1]

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف کیا پھر طواف کا دوگانہ ادا کیا پھر صفا مروہ دوڑے پھر عبد اللہ نے یہ آیت (سورہ احزاب کی) پڑھی تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس میں صفا مروہ کے ساتھ پھیرے کرنا مذکور ہے چونکہ صفا مروہ کی سعی حج اور عمرے کا رکن ہے تو اس سے پہلے اگر صحبت کرے گا تو حج اور عمرہ باطل ہو جائے گا اور دم سے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا لیکن حنفیہ کے نزدیک دم سے اس کا تدارک ہو جائے گا ۱۲ منہ

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

ہم سے احمد بن محمد مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا تم صفا مروہ کی دوڑ نا بُرا سمجھتے تھے اُنہوں نے کہا ہاں اس لیے کہ یہ ایک جاہلیت کے زمانہ کی نشانی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اور اس پر کچھ گناہ نہیں اگر اُن کا طواف کرے[1]

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عطا بن ابی رباح سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا مروہ کے طواف میں اس لیے دوڑے کہ مشرک آپ کی زور قوت دیکھ لیں[2] حمیدی نے اتنا اور بڑھایا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عطاء سے سُنا اُنہوں نے ابن عباسؓ سے یہی حدیث[3]

بَابٌ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب حیض والی عورت حج کے سب ارکان بجا لائے صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور صفا مروہ کا طواف بے وضو کرے تو کیا حکم ہے[4]

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا میں مکہ میں پہنچی اس وقت

[1] یہ مضمون اس روایت کے موافق ہے جو حضرت عائشہؓ سے اُوپر گذری کہ انصار صفا مروہ کی سعی بری سمجھتے تھے ۱۲ منہ [2] اور ان کا وہ خیال باطل ہو کہ مسلمان مدینہ کی آب و ہوا سے کمزور ہو گئے ہیں ۱۲ منہ [3] اس سند میں اتنی زیادتی ہے کہ سفیان کے سماع کی عمرو سے اور عمرو کے سماع کی عطاء سے اس میں تصریح ہے ۱۲ منہ [4] باب کی حدیثوں سے پہلا حکم تو ثابت ہوتا ہے لیکن دوسرے حکم کا اُن میں ذکر نہیں ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں امام مالک سے اتنا زیادہ منقول ہے کہ صفا مروہ کا طواف بھی نہ کر ابن عبدالبر نے کہا اس زیادت کو صرف یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری نے نقل کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ حیض والی عورت سب کام کرے مگر بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف نہ کرے ابن بطال نے کہا امام بخاری نے دوسرا مطلب باب کی حدیث سے یوں نکالا کہ اس میں یوں ہے سب کام کر جیسے حاجی کرتے ہیں صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر تو معلوم ہوا کہ صفا مروہ کا طواف بے وضو اور بے طہارت درست ہے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ اگر طواف کے بعد عورت کو حیض آ جائے صفا مروہ کی سعی سے پہلے تو صفا مروہ کی سعی کرے ۱۲ منہ

حَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِىْ كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِىْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِىْ۔

حیض میں تھی اور میں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف نہیں کیا تھا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا شکوہ کیا آپؐ نے فرمایا جیسے کام حاجی کرتے ہیں تو بھی (سب کام) کر صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر جب تک پاک نہ ہولے

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَقَالَ لِىْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَهَلَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْىٌ غَيْرَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِىٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَمَعَهٗ هَدْىٌ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَآ اَهَلَّ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَّيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْىُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَّذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا فَبَلَغَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَآ اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِىَ الْهَدْىَ لَاَحْلَلْتُ وَحَاضَتْ عَآئِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے دوسری سند اور خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا کہا ہم سے حبیب معلم نے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ کے قربانی کا جانور نہ تھا اور جب آپ مکہ میں پہنچے تو حضرت علیؓ یمن سے تشریف لائے آپ نے اُن سے پوچھا تم نے کیا احرام باندھا انہوں نے عرض کیا وہی جو آپ نے باندھا پھر آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ بنا دیں اور طواف کریں اور بال کترائیں اور احرام کھول ڈالیں مگر جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو (وہ احرام نہ کھولے) یہ سن کر صحابہ کہنے لگے کیا ہم منٰی کو اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول ڈالتا اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہؓ کو حیض آگیا انہوں نے حج کے سب کام کیے صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کیا جب حیض سے پاک ہوئیں اس وقت طواف کیا وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے جاتے ہیں اور میں صرف حج کر کے پھر آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا کہ تنعیم تک اُن کے ساتھ جائیں انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیّہ

إِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ
عَوَاتِقَنَا اَنْ يَّخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ
قَصْرَ بَنِيْ خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ اُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ
رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ غَزْوَةً وَّكَانَتْ اُخْتِيْ مَعَهٗ فِيْ سِتِّ غَزَوَاتٍ
قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى
فَسَاَلَتْ اُخْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ هَلْ عَلٰى اِحْدَانَا بَاْسٌ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا
جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا
مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ سَاَلْتُهَا اَوْ قَالَتْ سَاَلْنَاهَا
قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَبَدًا اِلَّا قَالَتْ بِيَبَا فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ
بِيَبَا فَقَالَتْ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ
اَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ
الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى
فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ اَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ
وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا۔

نے اُنہوں نے ایوب سختیانی سے اُنہوں نے حفصہ بنت سیرین سے اُنہوں
نے کہا ہم اپنی کنواری عورتوں کو باہر نکلنے سے منع کرتے تھے پھر ایک
عورت آئی[1] اور بنی خلف کے محل میں (جو بصرے میں تھا) اُتری اُس نے یہ
بیان کیا کہ اس کی بہن (ام عطیہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی
کی بی بی تھی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ[2] جہاد کیے تھے
اور میری بہن بھی چھ جہادوں میں اُس کے ساتھ تھی وہ کہتی تھی کہ ہم زخمیوں
کی دوا اور بیماریوں کی خبر لیا کرتے تھے[3]
پھر میری بہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر ہم میں سے
کسی عورت پاس چادر نہ ہو تو کچھ بُرا تو نہیں اگر وہ عیدگاہ کو نہ جائے آپ نے
فرمایا اُس کی گیان اپنی چادر اُس کو اُڑھا دیں اور اس کو چاہیئے کہ نیک کام
میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو خیر جب ام عطیہ خود بصرے میں آئیں
تو حفصہؓ کہتی ہیں میں نے اُن سے یہ حدیث پوچھی ام عطیہ کی عادت تھی کہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لیتیں تو ہمیشہ یوں کہتیں میرا باپ آپ
پر صدقے میں نے اُن سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا
ایسا فرماتے سُنا ہے اُنہوں نے کہا ہاں میرا باپ آپ پر قربان ام عطیہؓ
نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا کنواریاں اور پردے والیاں یا یوں فرمایا کہ پردے
والی کنواریاں اور حیض والیاں یہ سب (نکلیں) نیک کام اور مسلمانوں کی
دُعا میں شریک ہوں اور حیض والیاں نماز کے مقام سے الگ رہیں میں نے
کہا حیض والیاں بھی نکلیں اُنہوں نے کہا کیوں کیا حیض والیاں عرفات نہیں
جاتیں یہاں نہیں جاتیں وہاں نہیں جاتیں[4]

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] اسی حدیث سے یہ نکلا کہ عورت غیر مردوں سے بات چیت اور ضرورت کے وقت اُن کے بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے افسوس یہ امر جو مسلمان عورتوں کا قدیمی شیوہ تھا نصاریٰ میں جا تا رہا اُن کی عورتیں ہر جنگ میں اپنی ہم قوم بہادروں کی دوا دارو اور خدمت کرتی ہیں وہ بھی صفت انسانی ہمدردی کے تقاضے سے اور مسلمانوں کی عورتیں تو کجا مردوں میں بھی ہمدردی کا مضمون کافور ہے اور اگر کسی ملک کے مسلمانوں پر دشمنوں کا ہجوم ہوتا ہے تو دوسرے ملک کے مسلمان خوشی سے تماشا دیکھتے رہتے ہیں ۱۲ منہ [3] یعنے جیسا ان کی بہن نے بیان کیا تھا ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حیض والی طواف نہ کرے جو ترجمہ باب کا ایک مطلب تھا کیونکہ حیض والی عورت کو جب نماز کے مقام سے الگ رہنے کا حکم ہوا تو کعبے کے پاس جانا بھی اس کو جائز نہ ہوگا بعضوں نے کہا باب کا دوسرا مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے یعنے صفا مروہ کی سعی حائضہ کر سکتی ہے کیونکہ حائضہ عرفات کا وقوف کر سکتی ہے اور صفا مروہ عرفات کی طرح ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۱۶۸ اَلْاِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَآءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَآجِّ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مِنًى وَسُئِلَ عَطَآءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي الْحَجَّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَآءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ۔

بَابُ ۱۶۹ اَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِيْ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

۲۵۲۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ

باب جو شخص مکہ میں رہتا ہو وہ منا کو جاتے وقت بطحا[1] وغیرہ مقاموں سے احرام باندھے[2] اور اسی طرح ہر ملک والا حاجی جو عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا ہو اور عطاء بن ابی رباح سے پوچھا گیا جو شخص مکہ ہی میں رہتا ہو وہ حج کے لیے لبیک کہے انہوں نے کہا ابن عمرؓ آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر کی نماز پڑھ کر جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو لبیک کہتے[3] اور عبد الملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے روایت کی انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (احرام باندھے ہوئے) آئے پھر آٹھویں تاریخ تک ہمارا احرام کھلا رہا آٹھویں کو مکہ کو ہم نے اپنی پشت پر کیا اور حج کی لبیک پکاری[4] اور ابو الزبیر نے جابر سے یوں نقل کیا ہم نے بطحا سے احرام باندھا[4] اور عبید بن جریج نے ابن عمرؓ سے کہا میں دیکھتا ہوں[5] تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور تم آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تک آپ اونٹنی پر سوار نہ ہوتے (منیٰ جانے کو) احرام نہ باندھتے[6]

باب آٹھویں ذی الحجہ کو آدمی نماز ظہر کی کہاں پڑھے

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات اچھی طرح یاد ہو تو مجھ سے بیان کرو آپ نے آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی انہوں نے کہا منیٰ میں میں نے پوچھا پھر کوچ کے دن

[1] بطحا مکہ کا میدان ہے ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ مکہ کا رہنے والا اور تمتع کرنے والا حج کا احرام مکہ ہی سے باندھے اور کوئی خاص جگہ کی تعیین نہیں ہے مکہ میں ہر مقام سے احرام باندھ سکتا ہے اور افضل یہ ہے کہ اپنے گھر کے دروازے سے احرام باندھے ۱۲ منہ [3] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو امام احمد اور مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ حدیث خود اسی کتاب میں باب غسل الرجلین فی النعلین میں موصولاً گذر چکی ہے اور باب اللباس میں بھی مذکور ہوگی ۱۲ منہ [6] یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ذو الحلیفہ ہی سے احرام باندھ کر آئے تھے اور مکہ میں حج سے فارغ ہوگئے تک آپ نے احرام کھولا ہی نہیں تھا تو ابن عمرؓ نے کیسے دلیل لی اس کا جواب یہ ہے کہ ابن عمر کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے احرام باندھتے ہی حج یا عمرے کے اعمال شروع کر دیے اور احرام میں اور حج کے کاموں میں فاصلہ نہیں کیا پس اس سے نکل آیا کہ مکہ کا رہنے والا یا متمتع آٹھویں تاریخ سے احرام باندھے کیونکہ اسی تاریخ لوگ منیٰ روانہ ہوتے ہیں اور حج کے کام شروع ہوتے ہیں ۱۲ منہ

بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ -

بارھویں تاریخ (عصر کی نماز کہاں پڑھی انہوں نے کہا محصب میں آن کر لیکن تو اپنے حاکموں کی پیروی کر[1]

۲۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا ح وَحَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ -

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہا میں انسؓ سے ملا دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے عبد العزیز سے انہوں نے کہا میں آٹھویں تاریخ کو منٰی گیا وہاں انسؓ سے ملا وہ ایک گدھے پر سوار جا رہے تھے میں نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کس دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی انہوں نے کہا دیکھ جہاں تیرے حاکم لوگ نماز پڑھیں تو بھی وہیں پڑھ لے۔[2]

[1] جہاں وہ نماز پڑھیں تو بھی پڑھ لے اگرچہ افضل یہی ہے کہ یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں پڑھی ہے وہیں پڑھے اور سنت کی پیروی کرے ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا کہ حاکم اور بادشاہ اسلام کی اطاعت واجب ہے جب اس کا حکم شرع کے خلاف نہ ہو اور جماعت کے ساتھ رہنا ضرور ہے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ مستحب وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مگر مستحب امر کے لیے حاکم یا جماعت کی مخالفت کرنا بہتر نہیں ہے ابن منذر نے کہا سنت یہ ہے کہ امام ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور صبح کی نمازیں منٰی ہی میں پڑھے اور منٰی کی طرف ہر وقت نکلنا درست ہے لیکن سنت یہی ہے کہ آٹھویں تاریخ نکلنے اور ظہر کی نماز جا کر منٰی میں ادا کرے ۱۲ منہ

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّابِعُ إِنْشَاءَ اللهُ تَعَالٰى

چھٹا پارہ تمام ہوا اب اللہ چاہے تو ساتواں پارہ شروع ہو گا۔ فقط

ساتواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمٰنُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهٗ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ

باب منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان[1]

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے رہے حضرت عثمان بھی اپنی شروع خلافت میں ایسا ہی کرتے رہے[2]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق ہمدانی سے انہوں نے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہمارا شمار اس وقت سب وقتوں سے زیادہ تھا اور ہم اتنے بے ڈر کسی وقت میں نہ تھا۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے (منیٰ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں اور حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پھر ان کے بعد تم میں اختلاف ہو گیا[3] تو کاش ان چار

---

[1] اب یہ ہے کہ میں قصر کرے یا نہ کرے ۱۲ منہ [2] اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے چھٹے برس اپنی خلافت میں منیٰ میں نماز کا قصر موقوف کیا اور پوری نماز پڑھی لیکن دوسرے صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ فعل خلاف سنت سمجھا ۱۲ منہ [3] کوئی منیٰ میں قصر کرتا تھا دو رکعتیں پڑھتا اور کوئی چار چار رکعتیں پڑھنے لگا ۱۲ منہ

بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَالَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

بَابُ ۱۷۱ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ۔

۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ۔

بَابُ ۱۷۲ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ إِذَا غَدَا مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

۲۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۱۷۳ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

۲۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَالَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

رکعتوں کے بدلے[1] مجھ کو دو رکعتیں نصیب ہوتیں جو قبول ہوتیں

باب عرفے کے دن روزہ رکھنے کا بیان[2]

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہا ہم سے سالم ابو النضر نے بیان کیا کہا میں نے عمیر سے سنا جو ام الفضل کے غلام تھے انہوں نے ام الفضل سے انہوں نے کہا عرفہ کے دن لوگوں کو شک ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں میں نے آپ کے لیے پینے کو کچھ بھیجا آپ نے پی لیا

باب جب صبح کو منیٰ سے عرفات کو روانہ ہو تو لبیک اور تکبیر کہنا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن ابی بکر ثقفی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا وہ دونوں صبح کو منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے تم آج کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے انہوں نے کہا کوئی ہم سے لبیک پکارتا اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور کوئی تکبیر کہتا اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا[3]

باب عرفہ کے دن عین گرمی میں ٹھیک دوپہر کو روانہ ہونا[4]

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے کہا عبد الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا[5] کہ حج کے کاموں میں عبد اللہ بن عمرؓ کا خلاف نہ کرے سالم نے کہا تو عبد اللہ سورج ڈھلتے ہی آئے میں ان کے ساتھ تھا اور حجاج کے ڈیرے پر پہنچ کر زور سے آواز دی حجاج کسم میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے باہر نکل آیا کہنے لگا ابو عبد الرحمٰن[6] کیا کہتے ہو

[1] جو حضرت عثمانؓ بعد کو منیٰ میں پڑھنے لگے ۱۲ منہ [2] اس روزے میں علما کا بہت اختلاف ہے ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ روزہ نہیں رکھا نہ عمرؓ نہ عثمانؓ نے اور میں بھی نہیں رکھتا بعضے شافعیہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور امام مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ نے بھی یہی کہا ہے کہ اس دن افطار کرنا بہتر ہے تاکہ آدمی کو حج کے کام ادا کرنے میں ضعف نہ پیدا ہو مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عرفہ کے روزے سے دو برس کے گناہ اتر جاتے ہیں ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجی کو اختیار ہے لبیک پکارتا رہے یا تکبیر کہتا رہے ۱۲ منہ [4] یعنے وقوف کے لیے نمرہ سے نکلنا نمرہ وہ مقام ہے جہاں حاجی نویں تاریخ پہنچ کر ٹھہرتے ہیں وہ حرم کی حد سے خارج عرفات سے متصل ہے ۱۲ منہ [5] حجاج عبد الملک کی طرف سے حجاز کا حاکم تھا جب اس نے عبد اللہ بن زبیرؓ پر فتح پائی تو عبد الملک نے اسی کو وہاں کا حکم بنا دیا ۱۲ منہ [6] ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن عمرؓ کی کنیت ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظِرْنِي حَتّٰى أُفِيضَ عَلٰى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ۔

اُنہوں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو جلدی اُٹھ چل کھڑا ہو حجاج[1] نے کہا اسی وقت عبد اللہ نے کہا ہاں اسی وقت حجاج نے کہا اچھا اتنی مہلت دو کہ میں ذرا نہالوں پھر نکلتا ہوں عبد اللہ سواری پر سے اُتر پڑے یہاں تک کہ حجاج باہر نکلا اور میرے اور والد کے درمیان چلنے لگا میں نے حجاج سے کہا اگر تو سنت پر چلنا چاہتا ہے تو خطبہ چھوٹا پڑھ اور وقوف میں جلدی کر وہ یہ سُن کر عبد اللہ کی طرف دیکھنے لگا جب عبد اللہ نے یہ دیکھا تو کہا سالم سچ کہتا ہے[2]۔

بَابُ ۱۷۴ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ۔

باب عرفات کا وقوف جانور پر سوار رہ کر کرنا

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے ابو النضر سے انہوں نے عمیر سے جو عبد اللہ بن عباسؓ کے غلام تھے اُنہوں نے اُم الفضل بنت حارث سے کچھ لوگوں نے جو اُن کے پاس تھے اس میں اختلاف کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن روزے سے ہیں یا نہیں بعضوں نے کہا روزے سے ہیں بعضوں نے کہا نہیں میں آخر میں نے ایک پیالہ دودھ کا آپ پاس بھیجا آپ اونٹ پر سوار ٹھہرے ہوئے تھے آپ نے اُس کو پی لیا

بَابُ ۱۷۵ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِعَرَفَةَ

باب عرفات میں دو نمازوں (ظہر اور عصر) کو ملا کر پڑھنا[3]

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

اور عبد اللہ بن عمرؓ کو جب امام کے ساتھ (عرفات میں) نماز نہیں ملتی تھی تو بھی جمع کرتے اور لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے ابن

---

[1] والد سے مراد عبد اللہ بن عمرؓ ہیں سالم ان کے صاحبزادے تھے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ وقوف عرفات میں گرمی کے وقت دوپہر کے بعد ہی کرنا چاہیئے کیونکہ عبد اللہ نے کہا ہاں اسی وقت وقوف کے لیے غسل کرنا اکثر اہل علم نے مستحب رکھا ہے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وقوف کے لیے شام کو نہایا کرتے اور احرام میں کسم کا رنگ پہننا منع ہے مگر حجاج ظالم جہاں اور بڑے سخت گناہ کیا کرتا وہاں یہ حرکت بھی اس نے کی اور تعجب ہے کہ امام طحاوی نے حجاج کے فعل سے یہ دلیل لی کہ احرام میں کسم کا رنگ درست ہے اور ممکن ہے کہ امام طحاوی نے عبد اللہ بن عمرؓ کے انکار نہ کرنے سے دلیل لی ہو مگر احتمال ہے کہ عبد اللہ کو اس سے مایوسی ہو کہ حجاج ان کی بات مانے گا اس وجہ سے خاموش ہو رہے ہوں یا انکار کیا ہو لیکن یہ انکار منقول نہ ہوا ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] محققین اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ عرفات اور مزدلفہ میں مطلقاً جمع کرنا چاہیئے خواہ آدمی مسافر ہو یا نہ ہو امام کے ساتھ نماز پڑھے یا اکیلے پڑھے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک وہی عرفات میں جمع کرے جو امام کے ساتھ نماز پڑھے اور مزدلفہ میں مغرب کو عشاء کے وقت پڑھنا ان کے نزدیک بھی واجب ہے اگر راہ میں مغرب کی نماز پڑھ لے تو پھر اعادہ کرے اور امام مالک کے نزدیک عذر سے راہ میں پڑھ لینا درست ہے لیکن لال شفق غائب ہونے کے بعد پڑھے ۱۲ منہ

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ۔

بَابٌ ۱۷۶ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ يَأْتَمَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ أَوْ زَالَتْ فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ أَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرَّوَاحَ فَقَالَ الْآنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَنْظِرْنِي أُفِيضُ عَلَيَّ مَاءً فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

بَابٌ ۱۷۷ التَّعْجِيلِ إِلَى الْمَوْقِفِ۔

شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف جس سال عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لیے (مکہ میں) اُترا تو عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھنے لگا عرفہ کے دن تم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ میں کیا کرتے ہو (ظہر اور عصر کی نماز وقوف سے پہلے پڑھ لیتے ہو یا کیا) سالم نے کہا اگر تو سنت پر چلنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن نماز دوپہر ڈھلتے ہی پڑھ لے عبداللہ نے کہا سالم سچ کہتا ہے صحابہ سنت کے موافق ظہر اور عصر جمع کیا کرتے تھے زہری کہتے ہیں میں نے سالم سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا سالم نے کہا پھر اور کس کی سنت پر اس مسئلے میں چلتے ہو[1]

باب عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ عبدالملک بن مروان نے (جو خلیفہ تھا) حجاج کو یہ لکھا کہ حج کے کاموں میں عبداللہ بن عمرؓ کے کہنے پر چلے جب عرفہ کا دن ہوا تو میں عبداللہ (اپنے باپ) کے ساتھ تھا وہ سورج ڈھلتے ہی حجاج کے ڈیرے پر آئے اور ایک آواز لگائی حجاج کہاں ہے وہ باہر نکلا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا چل جلدی کر حجاج نے کہا ابھی سے ابن عمرؓ نے کہا ہاں حجاج نے کہا اتنی مہلت دو کہ میں اپنے اوپر پانی بہالوں (نہالوں) آخر ابن عمرؓ سواری پر سے اُتر پڑے حجاج نکلا اور میرے اور والد کے بیچ میں چلنے لگا میں نے کہا اگر تو آج کے دن سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ[2] اور وقوف میں جلدی کر ابن عمرؓ نے کہا سالم سچ کہتا ہے

باب عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی جانا[3]

---

[1] یعنے عرفات میں ظہر اور عصر میں جمع کرنا آنحضرتؐ ہی کی سنت ہے آپ کے سوا اور کس کا فعل سنت ہو سکتا ہے اور آپ کی سنت کے سوا اور کس کی سنت پر تم چل سکتے ہو بعضے نسخوں میں یتبعون کے بدل تبتغون ہے یعنے آپ کے سوا اور کس کا طریق لوگ ڈھونڈتے ہیں ۱۲ منہ

[2] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے بعضوں کے نزدیک عرفات میں خطبہ نہ پڑھے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں خطبہ پڑھے ۱۲ منہ

[3] صحیح بخاری کے اکثر نسخوں میں اس باب میں کوئی حدیث مذکور نہیں ہے کیوں کہ اگلے باب میں جو حدیث بیان ہوئی اس سے اس باب کا بھی مطلب نکل آتا ہے نسخہ مطبوعہ دہلی میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال ابو عبداللہ یزید ادفی ہذا الباب ہم ہذا۔ الحدیث (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۱۷۸ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ كُنْتُ اَطْلُبُ بَعِيْرًا لِّيْ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِّيْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَانُهٗ هٰهُنَا۔

۲۶۳ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوْفُ فِيْهَا وَتُعْطِي الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ الثِّيَابَ تَطُوْفُ فِيْهَا فَمَنْ لَّمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيْضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ

باب عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا ہم سے محمد بن جبیر بن مطعم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں (عرفہ کے دن) اپنا اونٹ ڈھونڈ رہا تھا دوسری سند اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا میرا اونٹ کھو گیا تو میں عرفہ کے دن اس کو ڈھونڈھنے گیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ عرفات میں کھڑے تھے میں نے کہا خدا کی قسم یہ شخص (یعنے پیغمبر صاحب) تو قریش میں سے ہیں ان کا یہاں کیا کام[1]

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہ عروہ نے کہا لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ننگے ہو کر طواف کیا کرتے تھے مگر حمس یعنے قریش کے لوگ اور ان کی اولاد (جیسے خزاعہ بنی کنانہ وغیرہ) اور قریش کے لوگ دوسرے لوگوں کو خدا واسطہ کپڑے دیا کرتے تھے ان میں سے مرد مرد کو کپڑے دیتا وہ ان کو پہن کر طواف کرتا اور ان میں سے عورت عورت کو کپڑے دیتی وہ ان کو پہن کر طواف کرتی اور جس کو قریش کے لوگ کپڑا نہ دیتے وہ ننگا طواف کرتا اور دوسرے سب لوگ (وقوف کر کے) عرفات سے لوٹتے اور قریش

(بقیہ صفحہ سابقہ) حدیث مالک عن ابن شہاب ولکنی ارید ان ادخل فیہ غیر معاد یعنے امام بخاری نے کہا کہ اس باب میں بھی وہی حدیث امام مالک کی ابن شہاب سے (جو اوپر گذری) بڑھائی جاتی ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کتاب میں وہی حدیث لاؤں جو مکرر نہ ہو یعنے جس میں بلا فائدہ تکرار نہ ہو اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ امام بخاری نے اس کتاب میں ایسی حدیثیں نہیں لکھیں جن میں بلا فائدہ تکرار ہو بلکہ جہاں کسی حدیث کو مکرر لائے ہیں تو یا تو اسناد میں کچھ فرق ہے یا الفاظ میں کچھ اختلاف ہے یا ایک موصول ہے ایک معلق ہے یا ایک مطول ہے ایک مختصر اور ایسا بہت کم ہے کہ بے فائدہ محض تکرار ہو ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [1] قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں حرم کے باہر نہیں نکلتے تھے اور عرفات میں جو حرم کی حد سے خارج ہے وقوف نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم اہل اللہ ہیں ہمارا حرم کے باہر کیا کام عرفات کے بدل وہ مزدلفہ ہی میں جو حرم کی حد کے اندر ہے وقوف کر لیتے تھے جبیر بن مطعم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی چونکہ آپ قریشی تھے یہی خیال کیا اور ان کو آپ کے عرفات میں کھڑے ہونے پر تعجب آیا حمس حماست سے مشتق ہے قریش کے لوگوں کو حمس اس وجہ سے کہتے کہ وہ اپنے دین میں حماست یعنے سختی رکھتے تھے ۱۲ منہ

وَتُفِيضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا اِلٰى عَرَفَاتٍ۔

بَابُ ۱۷۹ السَّيْرِ اِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ وَاَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ مَنَاصٌ لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ۔

بَابُ ۱۸۰ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُصَلِّي فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ

کے لوگ مزدلفہ سے ہی لوٹ آتے ہشام نے کہا میرے باپ عروہ نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی کہ (سورہ بقرہ کی) یہ آیت ثم افیضوا من حیث افاض الناس قریش کے باب میں اتری وہ مزدلفہ سے لوٹ آتے[1] تھے تو ان کو حکم ہوا عرفات سے لوٹنے کا

باب عرفات سے لوٹتے وقت کس چال چلے[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ اسامہ بن زید رضؓ سے کسی نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع میں عرفات سے لوٹے تو کس چال سے چل رہے تھے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا آپ پاؤں اٹھا کر چلتے تھے (یعنے ذرا تیز) جب جگہ پاتے (ہجوم نہ ہوتا) تو تیز چلتے ہشام نے کہا عنق تیز چلنا ہے اور نص عنق سے زیادہ تیز چلنے کو کہتے ہیں فجوہ کے معنے کشادہ جگہ اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے جیسے رکوۃ مفرد اس کی جمع رکاء ہے اور سورۂ ص میں جو مناص کا لفظ ہے اس کا معنے بھاگنا[2]

باب عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اترنا[3]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس رضؓ کے غلام تھے انہوں نے اسامہ بن زید رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے (مزدلفہ کو آرہے تھے) تو راہ میں ایک گھاٹی کی طرف مڑ گئے وہاں حاجت سے فارغ ہوئے وضو کیا میں نے عرض کیا (مغرب کی) نماز یا رسول اللہ آپ نہیں پڑھتے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر

---

[1] یعنے دھیمی چال سے یا جلدی چونکہ مزدلفہ میں آکر مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھتے ہیں عرفات سے لوٹتے وقت جلد چلنا مسنون ہے جیسے آگے حدیث میں آتا ہے ۱۲ منہ [2] تو وہ اس نص سے مشتق نہیں ہے جو حدیث میں مذکور ہے یہ تو ایک ادنیٰ آدمی بھی جس کو عربیت میں ذرا سی استعداد ہو سمجھ سکتا ہے کہ مناص کو نص سے کیا علاقہ نص مضاعف ہے اور مناص معتل باب یہ خیال کرنا کہ امام بخاری نے مناص کو نص سے مشتق سمجھا اسی لیے یہاں مناص کے معنے بیان کر دیئے جیسے عینی نے نقل کیا بالکل کم فہمی ہے اور اصل یہ ہے کہ اکثر نسخوں میں یہ عبارت ہی نہیں ہے اور جن نسخوں میں موجود ہے اس کی توجیہ دونوں ہو سکتی ہے کہ بعض لوگوں کو کم استعدادی سے یہ وہم ہوا ہوگا کہ مناص اور نص کا مادہ ایک ہی ہے تو امام بخاری نے مناص کی تفسیر کر کے اس وہم کا رد کر دیا واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] یعنے کسی ضرورت سے مثلاً قضاء حاجت وغیرہ کے لیے ۱۲ منہ

۲۶۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ مزدلفہ میں آکر مغرب اور عشاء ملاکر پڑھا کرتے صرف اتنا کرتے کہ راہ میں جس گھاٹی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مڑ گئے تھے عبداللہ بھی اس میں جاتے حاجت سے فارغ ہوتے اور وضو کرتے لیکن نماز نہ پڑھتے نماز مزدلفہ میں آکر پڑھتے۔

۲۶۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے محمد بن ابی حرملہ سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے اسامہ بن زید سے، انہوں نے کہا میں عرفات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر بیٹھا، جب آپ بائیں طرف پہاڑ کی گھاٹی پر پہنچے جو مزدلفہ سے قریب ہے، آپ نے اپنا اونٹ بٹھایا اور پیشاب کیا پھر آئے میں نے وضو کا پانی آپ پر ڈالا آپؐ نے ہلکا سا وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز آپؐ نے فرمایا نماز آگے چل کر اور آپؐ سوار ہو گئے مزدلفہ میں آئے وہاں (مغرب اور عشاء کی) نماز پڑھی پھر مزدلفہ کی یعنی دسویں تاریخ کو فضل بن عباسؓ آپ کے ساتھ سوار ہوئے کریب نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عباسؓ نے فضل سے سن کر خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں کہ جمرہ عقبہ پر (کنکریاں مارنے کے لیے پہنچے۔)

بَابُ ۱۸۱ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

باب عرفات سے لوٹتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان سے چلنے کے لیے حکم دینا اور کوڑے سے اشارہ فرمانا۔

---

۱ یہ عبداللہ بن عمر کی کمال متابعت سنت تھی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بضرورت حاجت بشری اس گھاٹی پر ٹھہرے تھے کوئی حج کا رکن نہ تھا مگر عبداللہ بھی وہاں ٹھہرتے اور حاجت وغیرہ سے فارغ ہو کر وہاں وضو کر لیتے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ ۱۲ منہ ۲ لیکن اگر کوئی اس گھاٹی میں مغرب کی نماز پڑھ لے تو علما کا اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک مزدلفہ میں اگر دوبارہ پڑھے امام صاحب نے کہا ہے نماز تو ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہے اور ابو یوسف اور جمہور علما کا یہی قول ہے ۱۲ منہ ۳ یعنی اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا یا پانی بہت کم ڈالا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ وضو میں دوسرے آدمی سے مدد لینا درست ہے یعنے پانی ڈالنے یا پانی لا دینے میں کوئی حرج نہیں اور جس نے اس کو مکروہ سمجھا اس کا قول غلط ہے البتہ اعضاء کے دھونے میں دوسرے سے مدد لینا مکروہ ہے اگر عذر نہ ہو اور عذر سے یہ بھی درست ہے، ۱۲ منہ۔ ۴ معلوم ہوا کہ جب دسویں کو رمی جمار کیلئے جمرہ عقبہ پر پہنچے اس وقت سے لبیک پکارنا موقوف کرے امام ابو حنیفہ رح اور شافعی اور امام احمد اور اسحاق سب کا یہی قول ہے ۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى وَالِبَةَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ أَوْضَعُوا أَسْرَعُوا خِلَالَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَيْنَهُمَا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سوید نے کہا مجھ سے عمرو بن ابی عمرو مطلب کے غلام نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی جو والبہ کوفی کے غلام تھے کہا مجھ سے ابن عباس رضؓ نے بیان کیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ کے دن (عرفات سے) لوٹے آپ نے اپنی (سواری کے) پیچھے بہت غل شور کی اور اونٹوں کو مار دھاڑ کی آواز سنی آپ نے اپنے کوڑے سے اُن کو اشارہ کیا اور فرمایا لوگو آہستگی اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ دوڑنا یا دوڑانا کچھ ثواب نہیں ہے۔ (سورہ براۃ میں[۱]) اوضعوا کے معنے رلیشہ دوانی کھیلیں خلالکم کا معنے تمہارے بیچ میں اُسی سے (سورہ کہف میں) آیا ہے۔ فجرنا خلالہما یعنے اُن کے بیچ میں۔

بَابُ ۱۸۲ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب مزدلفہ میں دو نمازوں کا ملا کر پڑھنا۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریب سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور گھاٹی میں (جو مزدلفہ کے قریب ہے۔) اُترے وہاں پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پورا وضو نہیں کیا (خوب پانی نہیں بہایا ہلکا وضو کیا) میں نے عرض کیا نماز آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پھر مزدلفہ میں آن کر پورا وضو کیا پھر نماز کی تکبیر ہوئی مغرب کی نماز پڑھی[۲] پھر ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے میں بٹھایا پھر تکبیر ہوئی اور (عشا کی) نماز پڑھی ان کے بیچ میں کوئی نفل (وغیرہ) نہیں پڑھا

بَابُ ۱۸۳ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

باب مغرب اور عشا (مزدلفہ میں[۳])

[۱] چونکہ حدیث میں ایضاع کا لفظ آیا تو امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے اُس آیت کی تفسیر کردی جس میں ولا اوضعوا خلالکم آیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ خلالکم کے معنی بیان کردیئے پھر سورۂ کہف میں بھی خلالہما کا لفظ آیا تھا اُس کی تفسیر کردی ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے مزدلفہ میں جمع کرنا ثابت ہوا جو باب کا مطلب ہے۔ اور یہ بھی نکلا کہ اگر دو نمازوں کے بیچ میں جن کو جمع کرنا ہو۔ آدمی کوئی تھوڑا سا کام کرے تو قباحت نہیں یہ بھی نکلا کہ جمع کی حالت میں سنت وغیرہ پڑھنا ضرور نہیں یہ جمع شافعیہ کے نزدیک سفر کی وجہ سے ہے۔ اور حنفیہ اور مالکیہ حج کی وجہ سے کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ [۳] مزدلفہ کو جمع کہتے ہیں کیونکہ وہاں آدم اور حوا کا جمع ہوا تھا۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہاں دو نمازیں جمع کی جاتی ہیں ابن منذر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ مزدلفہ میں دو نمازوں کے بیچ میں سنت نفل نہ پڑھے ابن منذر نے کہا جو کوئی بیچ میں سنت یا نفل پڑھیگا تو اس کا جمع صحیح نہ ہوگا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ۔

ملا کر پڑھنا سنت وغیرہ نہ پڑھنا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا ملا کر پڑھی ہر ایک کے لئے الگ تکبیر ہوئی[1] لیکن ان کے بیچ میں سنت نہیں پڑھی اور ان کے بعد

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلالؓ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن یزید خطمی نے کہا مجھ سے ابو ایوب انصاری نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مزدلفہ میں آن کر مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا۔

بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا۔

باب جس نے کہا ہر نماز کے لئے اذان اور تکبیر دینا چاہیئے۔ اس کی دلیل۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَمَرَ فَأُرَى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرٌو وَلَا أَعْلَمُ الشَّكَّ

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق (عمرو بن عبداللہ) نے کہا میں نے عبدالرحمن بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعودؓ نے حج کیا تو ہم مزدلفہ میں اُس وقت پہنچے جب عشا کی اذان ہوا کرتی یا اُس کے قریب انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اذان اور تکبیر کہی پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اُس کے بعد دو رکعتیں (سنت) اس کی پڑھیں پھر رات کا کھانا منگوایا اور کھایا میں سمجھتا ہوں پھر انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا اُس نے اذان کہی پھر تکبیر کہی۔

[1] عینی نے کہا اس مسئلہ میں علماء کے چھ قول ہیں ایک یہ کہ ہر نماز کے لئے الگ الگ تکبیر کہے اور اذان بالکل نہ کہے دوسرے یہ کہ صرف پہلی نماز کے لئے تکبیر کہے اذان بالکل نہ کہے تیسرے یہ کہ پہلی نماز کے لئے اذان کہے اور دونوں کے لئے الگ الگ تکبیر کہے شافعیہ کا یہی صحیح مذہب ہے۔ اور حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں چوتھے یہ کہ پہلی نماز کے لئے اذان اور تکبیر دونوں کہے اور دوسری کے لئے نہ اذان کہے نہ تکبیر امام ابوحنیفہؒ سے ایسا ہی منقول ہے۔ پانچویں یہ کہ ہر ایک کے لئے الگ الگ اذان اور تکبیر کہے امام مالکؒ سے ایسا ہی منقول ہے چھٹے یہ کہ کسی نماز کے لئے نہ اذان کہے۔ نہ تکبیر اور ابن عمرؓ سے اس باب میں مختلف روایتیں ہیں۔ امام بخاری نے پانچواں قول اختیار کیا اور اس مسئلہ میں اہل مدینہ نے تو عبداللہ بن مسعودؓ کے فعل کو لیا اور اہل کوفہ نے عبداللہ بن عمرؓ کے فعل کو حالانکہ یہ اُن کی عادت کے خلاف ہے۔ اور راجح ان سب اقوال میں میرے نزدیک تیسرا قول ہے جو ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا ہے۔ اور امام ابن حزم نے بھی اُسی کو قوی کہا ہے۔ ۱۲ منہ

إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِيْنَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اُس کے بعد دو رکعتیں (سنت) اُس کی پڑھیں پھر رات کا کھانا منگوایا اور کھایا میں سمجھتا ہوں پھر انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا انہوں نے اذان کہی پھر تکبیر کہی عمرو بن خالد نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ شک زہیر کو ہوئی[1] پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح نمودار ہوئی تو کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت (یعنی تاریکی میں)[2] صبح کی نماز اسی دن اسی جگہ میں پڑھتے تھے عبداللہ بن مسعود رضہ نے کہا یہ دو نمازیں ہیں جو اپنے معمولی وقت سے ہٹائی گئیں ایک تو مغرب کی نماز اُس وقت پڑھنا چاہیئے جب لوگ مزدلفہ میں پہنچ لیں دوسرے صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھنا چاہیئے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔

بَابٌ ۱۸۵ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُوْنَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ۔

باب عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں آگے منیٰ میں روانہ کر دینا وہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں چاند ڈوبتے ہی چل دیں۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوْا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے سالم نے کہا عبداللہ بن عمر رضہ اپنے گھر والوں میں کمزور لوگوں کو (عورتوں بچوں کو) آگے ہی سے منیٰ روانہ کر دیتے وہ رات کو مزدلفہ میں مشعر حرام[3] پاس ٹھہرتے پھر جب تک اُن کے دل میں آتا اللہ کی یاد کرتے پھر لوٹ جاتے امام کے ٹھہرنے اور لوٹنے سے پہلے تو اُن میں بعضے تو منیٰ میں صبح کی نماز کے وقت پہنچ جاتے اور بعضے اُس کے بعد جب منیٰ میں پہنچتے تو کنکریاں مارتے اور عبداللہ بن عمر رضہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے

[1] یعنی جو کہا میں سمجھتا ہوں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ نمازوں کا جمع کرنے والا دونوں نمازوں کے بیچ میں کھانا کھا سکتا ہے۔ یا اور کچھ کام کر سکتا ہے۔ اس حدیث میں جمع کے ساتھ نفل پڑھنا بھی مذکور ہے۔ اور ابن منذر نے اس کے خلاف پر اجماع نقل کیا ہے۔ ۱۲ منہ [2] یہ عبداللہ بن مسعود کا خیال تھا۔ کہ آنحضرت صلعم نے صبح کی نماز اُسی دن تاریکی میں پڑھی اور شاید مراد اُن کی یہ ہو۔ کہ اُس دن بہت تاریکی میں پڑھی یعنی صبح صادق طلوع ہوتے ہی ورنہ دوسرے بہت صحابہ نے روایت کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت ہمیشہ یہی تھی۔ کہ صبح کی نماز تاریکی میں پڑھا کرتے اور حضرت عمر رضہ نے اپنے عاملوں کو پروانہ لکھا کہ صبح کی نماز اُس وقت پڑھا کرو جب تارے گھنے ہوتے ہوں یہ بھی صرف ابن مسعود رضہ کا خیال ہے۔ کہ آنحضرت نے سوا اس مقام کے اور کہیں جمع نہیں کیا دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر میں آپ سے جمع نقل کیا ہے۔ اور ابن عباس رضہ نے حضر میں بھی جیسے اوپر ہے۔ ۱۲ منہ [3] مشعر حرام ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں ۱۲ منہ۔

أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

واسطے یہ اجازت دی ہے[1]

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ؛

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے منٰی میں روانہ کر دیا۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن ابی یزید نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے سے مزدلفہ کی رات میں منٰی کو بھیج دیا تھا۔ یعنی آپ کے گھر والوں کے کمزور لوگوں میں

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ ؛

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے ابن جریج نے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا جو اسماء کے غلام تھے۔ اسماء بنت ابی بکرؓ مزدلفہ میں رات کو اتریں اور کھڑی ہو کر ایک گھڑی تک نماز پڑھتی رہیں پھر کہنے لگیں بیٹا کیا چاند ڈوب گیا میں نے کہا نہیں تب تھوڑی دیر اور نماز پڑھتی رہیں پھر کہنے لگیں کیا چاند ڈوب گیا میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا تو کوچ کرو ہم نے کوچ کیا اور چلے منٰی میں پہنچ کر انہوں نے کنکریاں ماریں[2] اور لوٹ کر صبح کی نماز اپنے ٹھکانے میں پڑھی میں نے اُن سے کہا اجی بی بی ہم سمجھتے ہیں ہم نے تاریکی میں وقت سے پہلے کنکریاں ماریں انہوں نے کہا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ؕ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے ۔

---

[1] یعنی عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ میں تھوڑی دیر ٹھہر کر چلے جانے کی اجازت دی ہے اُن کے سوا دوسرے سب لوگوں کو رات کو مزدلفہ میں رہنا چاہیئے شعبی اور نخعی اور علقمہ نے کہا۔ جو کوئی رات کو مزدلفہ میں نہ رہے۔ اُس کا حج فوت ہوا اور عطاء اور زہری کہتے ہیں کہ اس پر دم لازم آتا ہے۔ اور آدھی رات سے پہلے وہاں سے لوٹنا درست نہیں ہے۔ ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ سورج نکلنے سے پہلے بھی کنکریاں مارلینا درست ہے۔ لیکن حنفیہ نے اُس کو جائز نہیں رکھا اور امام احمد اور اسحاق اور جمہور علما کا یہ قول ہے۔ کہ صبح صادق سے پہلے درست نہیں اگر کوئی اُس سے پہلے مارے تو صبح ہونے کے بعد دوبارہ مارنا چاہیئے اور شافعیؒ کے نزدیک صبح سے پہلے بھی کنکریاں مار لینا درست ہے۔ ۱۲ منہ ؛

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاَذِنَ لَهَا۔

کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا بی بی سودہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات میں جلدی سے روانہ ہو جانے کی اجازت چاہی وہ بھاری بھرکم عورت تھیں آپ نے ان کو اجازت دی۔

۲۷۸ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ اَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَاَةً بَطِيئَةً فَاَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَاَقَمْنَا حَتّٰى اَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهٖ فَلَاَنْ اَكُوْنَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مَفْرُوْحٍ بِهٖ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ہم مزدلفہ میں اترے تو بی بی سودہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے روانہ ہو جائیں اور وہ دیر میں چل پھر سکتی تھیں آپ نے ان کو اجازت دی وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی نکل کھڑی ہوئیں اور ہم لوگ صبح تک وہیں ٹھہرے رہے اور جب آپ لوٹے تو ہم بھی لوٹے اگر میں بھی بی بی سودہ کی طرح آپ سے اجازت لے لیتی تو مجھ کو (تمام) خوشی کی چیزوں میں یہ بہت ہی پسند ہوتا۔

بَابُ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

باب صبح کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھنا۔

۲۷۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا اِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمارہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر دو نمازیں مغرب اور عشا جن کو (مزدلفہ میں) ملا کر پڑھا اور صبح کی نماز بھی اُس دن (معمولی) وقت سے پہلے پڑھی[1]۔

۲۸۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود رضہ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے (حج شروع کیا) پھر ہم مزدلفہ میں آئے تو انہوں نے دو نمازیں (ملا کر) پڑھیں ہر نماز میں الگ الگ

[1] یعنی بہت اول وقت یہ نہیں کہ صبح صادق ہونے سے پہلے پڑھ لی جیسے بعضوں نے گمان کیا اور دلیل اس کی آگے کی روایت ہے اس میں صاف ذکر ہے کہ صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی ۱۲ منہ

وَحْدَهَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُوْلُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَّقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ حَتّٰى يُعْتِمُوْا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَاضَ الْاٰنَ اَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا اَدْرِيْ اَقَوْلُهٗ كَانَ اَسْرَعَ اَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ؕ

باب ۱۸۶ مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ ؕ

۲۸۱ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَّقُوْلُ شَهِدْتُّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ؕ

باب ۱۸۷ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِيْنَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَالْاِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ ؕ

۲۸۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ

اذان اور اقامت کہی اور ان کے بیچ میں کھانا کھایا پھر صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی کوئی کہتا تھا صبح ہوئی کوئی کہتا تھا ابھی نہیں ہوئی پھر عبداللہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ نمازیں مغرب اور عشا کی اس مقام میں اپنے مقررہ وقت سے ہٹا دی گئی ہیں اور لوگوں کو چاہیئے مزدلفہ میں اُس وقت داخل ہوں جب اندھیرا ہو جائے اور فجر کی نماز اُس وقت پڑھیں پھر (فجر کی نماز پڑھ کر) عبداللہ مزدلفہ میں ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ روشنی ہو گئی پھر کہنے لگے اگر مسلمانوں کے امیر حضرت عثمانؓ اُس وقت مزدلفہ سے لوٹیں تو انہوں نے سنت کے موافق کیا عبدالرحمن کہتے ہیں۔ پھر میں نہیں جانتا ابن مسعودؓ کا کہنا پہلے ہوا یا حضرت عثمانؓ کا لوٹنا[1] اور ابن مسعودؓ برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ دسویں تاریخ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

باب مزدلفہ سے کب چلے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے عمرو بن میمون سے سُنا وہ کہتے تھے میں حضرت عمرؓ کے پاس موجود تھا انہوں نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی پھر ٹھہرے رہے اور کہنے لگے مشرک لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) مزدلفہ سے اُس وقت لوٹتے جب سورج نکل آتا اور کہتے ثبیر چمک جا[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا خلاف کیا آپ مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے لوٹے۔

باب دسویں تاریخ صبح کو تکبیر اور لبیک کہتے رہنا جمرہ عقبہ کی رمی تک اور راہ میں کسی کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لینا۔

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی ابن مسعودؓ یہ کہہ رہے تھے کہ حضرت عثمانؓ مزدلفہ سے لوٹے سنت ہی ہے۔ کہ مزدلفہ سے فجر کی روشنی ہونے کے بعد سورج سے نکلنے سے پہلے لوٹے ۱۲ منہ

[2] ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ مزدلفہ میں جو منیٰ کو آتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے۔ چمک جا یعنی سورج کی کرنوں سے چمک ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ فَأَخْبَرَ الْفَضْلُ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ

۲۸۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

بَابٌ ۱۸۹ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۞

۲۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْمُتْعَةِ فَأَمَرَنِي بِهَا وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ قَالَ وَكَأَنَّ نَاسًا

نے فضل بن عباسؓ کو مزدلفہ سے لوٹتے وقت اپنے ساتھ سوار کر لیا فضل کہتے تھے۔ آپ برابر لبیک کہتے رہے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے میرے باپ جریر بن حازم نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی سے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما عرفات سے لے کر مزدلفہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ فضل بن عباسؓ کو سوار کر لیا دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

باب (سورۂ بقرہ کی) اس آیت کے بیان میں جو کوئی عمرے کے ساتھ۔ حج کو ملا کر فائدہ اٹھائے (یعنی تمتع کرے) اس کو جو میسر ہو قربانی کرے جس کو قربانی نہ ملے حج کے دنوں میں روزے رکھے اور سات روزے جب حج سے لوٹے یہ سب دس روزے ہوئے یہ تمتع اُن لوگوں کے لئے (درست) ہے۔ جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس رہتے ہوں[1]

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے کہا ہم سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کو پوچھا انہوں نے کہا کرو اور میں نے اُن سے قربانی کو پوچھا انہوں نے کہا ایک اونٹ قربانی کرے یا ایک گائے یا ایک بکری یا اونٹ یا گائے میں شریک ہو جائے[2] ابو جمرہ نے کہا[3]

---

[1] یعنی آفاقی ہوں دوسرے ملک کے رہنے والے کیونکہ مکہ میں رہنے والوں کو تمتع درست نہیں وہ ہر وقت عمرہ کر سکتے ہیں ۱۲ منہ [2] اونٹ اور گائے میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں جمہور علما کا یہی قول ہے۔ اسحاق ابن خزیمہ کے نزدیک دس آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں بکری میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا اس پر اجماع ہے۔ تمتع میں بکری کی قربانی درست ہے۔ کیونکہ قرآن میں فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ عام ہے شامل ہے بکری کو بھی اور بعضوں اُس کو اونٹ اور گائے سے خاص کیا ہے ۱۲ منہ [3] حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے تمتع کی کراہت منقول ہے۔ لیکن اُن کا قول احادیث صحیحہ اور نص قرآن کے برخلاف ہے اسلئے ترک کیا گیا اور کسی نے اس پر عمل نہیں کیا۔ جب حضرت عمرؓ کی رائے جو خلفائے راشدین میں سے ہیں حدیث کے خلاف مقبول نہ ہوا اور مجتہد یا مولوی کس شمار میں ہیں

كَرِهُوهَا فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ.

جیسے بعضے لوگوں نے تمتع کو برا سمجھا میں سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کوئی آدمی پکار رہا ہے یہ حج مبرور یعنے مبارک ہے اور یہ تمتع مقبول سے پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما پاس آیا میں نے اُن سے یہ خواب بیان کیا انہوں نے کہا اللہ اکبر آخر یہ سنت ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی آدم اور وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے یوں روایت کیا یہ عمرہ مقبول ہے۔ اور یہ حج مبرور (مبارک) ہے۔

بَابُ ۱۹۰ رُكُوبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِهِ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَنْ يَنَالَ اللهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنَ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِي يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ وَشَعَائِرُ اللهِ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيقُ عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ.

باب قربانی کے جانور (اونٹ یا گائے) پر سوار ہونا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ حج میں) فرمایا[1] اور قربانیوں کو ہم نے اللہ کی نشانی مقرر کی ہے۔ اُن میں تمہاری بھلائی ہے تو اُن کی قطار باندھ کر (نحر کرتے وقت) اللہ کا نام لو جب وہ کروٹ پر گر پڑیں تو اُن میں سے کھاؤ اور صبر کرنے والے اور مانگنے والے دونوں طرح کے فقیروں کو کھلاؤ ہم نے ان جانوروں کو تمہارے بس میں دیدیا اس لئے کہ تم شکر کرو اللہ تعالیٰ کو اُن کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا بلکہ تمہاری پرہیزگاری اُس کو پہنچتی ہے ہم نے اسی طرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا اس لئے کہ اللہ نے جو تم کو رستہ بتلایا اُس پر اللہ کی بڑائی کرو اور اے پیغمبر نیکوں کو خوشخبری دے مجاہد نے کہا ان کو بدن اس واسطے کہتے ہیں کہ موٹے اور تازے ہوتے ہیں اور قانع مانگنے والا فقیر اور معتر وہ فقیر جو گوشت کے لئے مالدار و محتاج کے پاس گھومتا پھرے سامنے آئے اللہ کی نشانی سے مراد اُن کا موٹا اور تروتازہ خوب صورت کرنا ہے اور اسی صورت البیت العتیق کا جو لفظ ہے تو عتیق کے معنی یہ ہیں کہ ظالم بادشاہوں کا زور اس گھر پر نہیں چلتا اور وجبت کا معنی سقطت یعنی زمین پر گر پڑیں اُسی سے عرب لوگ کہتے ہیں وجبت الشمس یعنی سورج گر گیا یعنی ڈوب گیا۔

۲۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ

بقیہ صفحہ سابقہ فتویٰ حدیث کیخلاف محض لغو اور پوچ ہے۔ ۱۲ منہ حواشی صفحہ ھذا [1] حج مبرور وہ حج جو پروردگار کی بارگاہ میں قبول ہو جائے بعضوں نے کہا جس کے بعد حاجی گناہوں سے باز آجائے ہم نے مبرور کا ترجمہ مبارک کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس آیت میں یہ جو فرمایا اُن میں تمہاری بہتری ہے یعنی تمہارا فائدہ ہے اُن کا دودھ پی سکتے ہو اور سواری کر سکتے ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَیْلَكَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الثَّانِیَةِ۔

۲۸۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلٰثًا

عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا[1] وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا (خود پیدل چل رہا تھا) آپ نے فرمایا اُس پر سوار ہو جا اُس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا ارے سوار ہو جا اُس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا کمبخت[2] دوسری یا تیسری بار یوں فرمایا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شعبہ نے دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانکتا لیے جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا کہنے لگا یہ قربانی کا ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تین بار یہی فرمایا۔

بَابُ ۱۹۱ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهٗ

باب جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے چلے

۲۸۷ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ وَاَهْدٰی فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰی

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے پھر حج کیا اور آپ ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی لے گئے تھے اور پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی شروع کیا آپ نے عمرے کا احرام پکارا پھر حج کا احرام پکارا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا[4] یعنے عمرہ کر کے حج کیا اب لوگوں میں دو طرح کے لوگ تھے۔ بعضے تو قربانی ساتھ لے چلے تھے اور بعضے قربانی اپنے ساتھ نہیں لائے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں

۱؎ اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۲؎ جب اُس نے باوجود آپ کے حکم دینے کے ہدی کے جانور پر سواری نہ کی تو آپ نے زجر سے فرمایا ارے کمبخت سوار ہو جا لفظی ترجمہ یوں ہے۔ تیری خرابی ہو سوار ہو جا اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہدی کے جانور پر سوار ہونا درست ہے کہ خواہ ہدی واجب ہو یا نفل خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو اور بعضوں نے بے عذر اس پر سواری مکروہ رکھی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ ۳؎ بعض علماء ظاہر کا یہ قول ہے۔ کہ ہدی کے جانور پر سوار ہو جانا واجب ہے۔ کیونکہ آپ نے تین بار سوار ہو جانے کا حکم فرمایا۔ اور میں بھی اُسی قول کو اختیار کرتا ہوں

۴؎ نووی نے کہا تمتع سے یہاں قران مراد ہے۔ ہوا یہ کہ پہلے آپ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا پھر عمرہ بھی اس میں شریک کر لیا اور قران کو بھی تمتع کہتے۔ ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔

فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

پہنچے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا تم میں سے جو کوئی قربانی ساتھ لایا ہو وہ احرام میں جن چیزوں سے پرہیز کرتا ہے پرہیز رکھے حج پورا ہونے تک اور جو قربانی ساتھ نہیں لایا تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ میں دوڑ کر بال کترائے اور احرام کھول ڈالے پھر (ساتویں یا آٹھویں تاریخ حج) کا احرام باندھے اب جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے[1] اور سات روزے جب اپنے گھر لوٹ کر جائے غرض آنحضرتؐ جب مکہ میں آئے تو پہلے جو کام کیا وہ طواف تھا اور حجر اسود کا چومنا اور طواف میں پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے[2] اور چار پھیروں میں معمولی چال سے اور طواف کے بعد دو رکعتیں بیت اللہ کے پاس مقام ابراہیم میں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور فارغ ہو کر صفا پہاڑ پر گئے وہاں صفا مروہ کے سات پھیرے کیے پھر جتنی چیزوں سے احرام میں پرہیز تھا اُن سے حج پورا کیے تک پرہیز کرتے رہے اور دسویں تاریخ ذی الحجہ کی قربانی کا نحر کیا اور لوٹ کر مکہ میں آئے بیت اللہ کا طواف کیا اب جتنی چیزوں سے احرام میں پرہیز تھا۔ اُن کا پرہیز جاتا رہا اور جو جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی وہی کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ابن شہاب نے اسی اسناد سے عروہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔ اور ایسی ہی حدیث بیان کی جیسے سالم نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے بیان کی۔

بَابُ ۱۹۲ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ

۲۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

باب اگر کوئی حج کو جاتے ہوئے رستے میں قربانی کا جانور خرید کرے

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ

[1] یعنی ساتویں آٹھویں نویں کو یا چھٹی ساتویں آٹھویں کو ۱۲ منہ [2] یعنی اکڑ کر مونڈھوں کو ہلاتے ہوئے جسکو رمل کہتے ہیں یہ اسواسطے کیا کہ مکہ کے مشرکوں نے مسلمانوں کی نسبت ایک وقت یہ خیال کیا تھا۔ کہ مدینہ کے بخار سے وہ ناتواں ہو گئے ہیں تو پہلی بار یہ فعل اُن کا خیال غلط کرنے کیلئے کیا گیا تھا پھر ہمیشہ یہی سنت قائم رہی ۱۲ منہ

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِاَبِيْهِ اَقِمْ فَاِنِّيْ لَآ اٰمَنُهَا اَنْ سَتُصَدُّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ اِذًا اَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَاَنَا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عَلٰى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

عنہم نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہا تم (اس سال ٹھہر جاؤ) حج کو نہ جاؤ[1] مجھے ڈر ہے کہیں کعبے میں جانے سے تم روکے نہ جاؤ انہوں نے کہا (کیا ہوگا) میں وہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ (سورہ ممتحنہ میں) فرماتا ہے تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا پھر انہوں نے عمرے کا احرام باندھا[2] نافع نے کہا تو عبداللہ (مدینہ سے) نکلے جب بیداء[3] میں پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا تو کہنے لگے حج اور عمرہ ایکساں ہے پھر قدید[4] میں جب پہنچے وہاں قربانی خرید کی پھر مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا اور احرام اُس وقت تک نہیں کھولا جب تک دونوں سے فارغ نہیں ہوئے۔

بَابٌ ۱۹۳ مَنْ اَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ اَحْرَمَ

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اَهْدٰى مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَلَّدَهٗ وَاَشْعَرَهٗ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْعَنُ فِيْ شِقِّ سَنَامِهِ الْاَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً۔

باب جو شخص ذوالحلیفہ[5] میں پہنچ کر اشعار اور تقلید کرے پھر احرام باندھے

اور نافع نے کہا ابن عمرؓ جب مدینہ سے اپنے ساتھ قربانی لیجاتے تھے۔ تو تقلید اور اشعار[6] ذوالحلیفہ میں پہنچ کر کرتے تو قربانی کے جانوروں کا منہ قبلے کی طرف کرکے بٹھاتے پھر اُسکی کوہان داہنی جانب چھری سے چیر دیتے۔

۲۸۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ

ہم سے احمد بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان سے اُن دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہزار پر کئی اصحاب کے ساتھ مدینہ سے (عمرے کے لئے) نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی تقلید کی اور اشعار

---

[1] ہوا یہ تھا کہ اُس سال مردود حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیرؓ پر چڑھائی کی تھی رستہ میں فساد ہو رہا تھا لڑائی پھیل رہی تھی ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ میقات سے پہلے بھی احرام باندھ سکتے ہیں ۱۲ منہ [3] بیداء ایک مقام ہے ذوالحلیفہ کے سامنے اور فیض الباری میں جو بیداء کو مزدلفہ میں لکھا ہے۔ یہ صریح غلطی ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ تو مدینہ سے چلے تھے مزدلفہ میں کہاں سے آگئے ۱۲ منہ [4] قدید ایک مقام کا نام ہے۔ جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہے۔ ذوالحلیفہ سے تین منزل آگے ۱۲ منہ [5] ذوالحلیفہ ایک مقام ہے۔ مدینہ سے چھ میل پر وہی اہل مدینہ کا میقات ہے ۱۲ منہ [6] تقلید کہتے ہیں قربانی کے جانور کے گلے میں جوتیوں وغیرہ کا ہار بنا کر ڈالنا یہ عرب کے ملک میں نشان تھا ہدی کا ایسے جانور کو عرب لوگ نہ لوٹتے نہ اُس سے معترض ہوتے اور اشعار کے معنے خود کتاب میں مذکور ہیں۔ یعنی اونٹ کا کوہان داہنی طرف سے ذرا سا چیر دینا اور خون بہا دینا یہ بھی سنت ہے۔ اور جس نے اُس سے منع کیا ہے۔ اُس نے غلطی کی ۱۲ منہ؛

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ۔

بَابٌ ۱۹۴ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

بَابٌ ۱۹۵ إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا اور عمرے کا احرام باندھا۔

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے پھر آپؐ نے ان کے گلے میں ڈالے اور اشعار کیا اور ان کو مکہ کی طرف روانہ کیا آپ نے کسی چیز سے جو درست تھی پرہیز نہیں کیا۔[1]

باب قربانی کے اُونٹ اور گایوں کے لئے ہار بٹنا[2]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے ام المؤمنین حفصہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت سے عرض کیا لوگوں نے تو احرام کھول ڈالا ان کو کیا ہوا ہے۔ اور آپ نے احرام کھولا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں نے اپنے بالوں کو جما لیا اور قربانی کو ہار ڈالا میں جب تک حج سے فارغ نہ ہوں احرام نہیں کھول سکتا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کرتے میں آپ کی قربانی کے لئے ہار بٹتی آپ ان باتوں کا پرہیز نہ کرتے جن سے احرام والا پرہیز کرتا ہے۔

باب قربانی کے اُونٹوں کا اشعار کرنا[3]

اور عروہ نے مسور سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانوروں کے گلے میں

---

[1] یہ واقعہ ہجرت کے نویں سال کا ہے جب آپ نے ابو بکرؓ کو حاجیوں کا سردار بنا کر مکہ روانہ کیا تھا ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ بھی آپ نے بھیجے تھے نووی نے کہا حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص خود مکہ کو نہ جا سکے تو قربانی کا جانور وہاں بھیج دینا مستحب ہے اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ کہ صرف قربانی روانہ کرنے سے آدمی محرم نہیں ہوتا جب تک احرام کی نیت نہ کرے ۱۲ منہ

[2] دونوں حدیثوں میں قربانی کا لفظ ہے۔ وہ عام ہے اونٹ اور گائے دونوں کو شامل ہے۔ تو باب کا مطلب ثابت ہو گیا یعنی قربانی کے اونٹ اور گایوں کیلئے ہار بٹنا ۱۲ منہ

[3] اشعار سنت ہے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اس کو مکروہ قرار دینا سخت بے ادبی اور سخت غلطی ہے۔ امام ابن حزم نے کہا کہ ابو حنیفہ کے سوا اور کسی سے اس کی کراہت منقول نہیں طحاوی نے کہا کہ ابراہیم نخعی سے بھی اس کی کراہت منقول ہے۔ طحاوی نے یہ بھی کہا کہ ابو حنیفہؒ نے اصل اشعار کو مکروہ نہیں رکھا بلکہ اس میں مبالغہ کرنے کو جس سے اونٹ کی ہلاکت کا ڈر ہو اور ہمارا بھی گمان امام ابو حنیفہ سے جو مسلمانوں کے پیشوا ہیں یہی ہے۔ اصل اشعار کو وہ کیسے مکروہ کر سکتے ہیں جب اس کا سنت ہونا احادیث سے ثابت ہے ۱۲ منہ

الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

ہار ڈالے اور اُن کا اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے پھر آپ نے اُن کا اشعار کیا اور اُن کے گلے میں آپ نے ہار ڈالے یا میں نے ہار ڈالے پھر آپ نے اُن کو کعبے کی طرف روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں ٹھہرے رہے جو جو باتیں درست تھیں اُن میں سے کوئی بات آپ پر حرام نہیں ہوئی۔

بَابٌ ۱۹۶ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ۔

باب جس نے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا کہ زیاد بن ابی سفیان نے (جو معاویہ رض کی طرف سے عراق کا حاکم تھا) حضرت عائشہ رض کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس رض کہتے ہیں جو کوئی قربانی کا جانور (بیت اللہ کو) روانہ کرے تو جبتک وہ قربانی کاٹی جائے اُس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں عمرہ نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا عبداللہ بن عباس رض کا کہنا صحیح نہیں ہے۔ میں نے تو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قربانی کے جانوروں کے لئے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے تھے۔ پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے ہاتھ سے وہ ہار جانوروں کو پہنائے اور میرے باپ (ابوبکر رض) کے ساتھ (بیت اللہ کو) روانہ کر دیے اور آپ پر کوئی چیز جو اللہ نے حلال کی ہے۔ حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ جانور کاٹے گئے۔

بَابٌ ۱۹۷ تَقْلِيدُ الْغَنَمِ۔

باب بکریوں کے گلے میں بھی ہار لٹکانا[1]

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انھوں نے

---

[1] لیکن بکریوں کا اشعار کرنا بالاتفاق جائز نہیں ہے۔ البتہ گائے کا اشعار کر سکتے ہیں۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا ۔

ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے لئے بکریاں (بیت اللہ) کو بھیجیں[1]

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيْمُ فِيْ اَهْلِهٖ حَلَالًا ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہار بٹ کر تیار کرتی تھی۔ آپ بکریوں کے گلوں میں ڈالتے اور بے احرام گھر میں رہتے۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے منصور بن معتمر نے **دوسری سند** اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے ہار بٹا کرتی پھر آپ اُن بکریوں کو روانہ کر دیتے اور خود بے احرام رہتے۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَائِدَ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے آپ کے احرام باندھنے سے پہلے[2]

بَابُ ۱۹۵ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ ۔

باب اون کے ہار بٹنا۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ۔

ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے انہوں نے کہا میرے پاس کچھ اون تھا میں نے اس کے ہار قربانی کے جانوروں کے لئے بنا دیے۔

---

[1] گو اس حدیث میں بکریوں کے گلے میں ہار لٹکانے کا ذکر نہیں ہے جو باب کا مطلب ہے۔ لیکن آگے کی حدیث میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ

[2] گو اس حدیث میں بکریوں کی صراحت نہیں ہے مگر اگلی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قربانی کے جانوروں سے بکریاں ہی مراد ہیں پس باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲

باب ١٩٩ تَقْلِيدِ النَّعْلِ.

٣٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ.

٣٠١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ٢٠٠ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا.

٣٠٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا.

باب ٢٠١ مَنِ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا

باب جوتی کا ہار بنانا[1]

ہم سے محمد بن سلام یا محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الاعلیٰ نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ قربانی کا اُونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا ابوہریرہؓ نے کہا میں نے اُس کو دیکھا اُونٹ پر سوار آپ کے ساتھ چل رہا تھا اور جوتی اُس کے گلے میں لٹک رہی تھی۔ محمد بن سلام یا محمد بن مثنیٰ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کیا انہوں نے کہا۔

ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب اونٹوں کی جھولوں کو کیا کرنا چاہیے اور عبداللہ بن عمرؓ جھول کو اتنا ہی پھاڑتے کہ کوہان باہر نکل آتا (اشعار کے لئے) اور جب اُونٹ کو نحر کرتے تو جھول اُتار لیتے کہیں خون لگ کر خراب نہ ہو پھر اُس کو خیرات کر دیتے[2]

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علی رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ قربانی کے اُونٹ جن کو میں نے نحر کیا اُن کی جھولیں اور کھالیں فقیروں کو خیرات کر دوں۔

باب جس نے راہ میں قربانی کا جانور خریدا اور اسکو ہار پہنایا

---

[1] اس میں اشارہ ہے۔ کہ ایک جوتی بھی لٹکانا کافی ہے۔ اور رد ہے۔ اس کا جو کم سے کم دو جوتیاں لٹکانا ضرور کہتا ہے۔ اور مستحب یہی ہے کہ دو جوتیاں ڈالے ۱۲ منہ

[2] حالانکہ جھول کا خیرات کرنا کچھ ضرور نہیں مگر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُس چیز کا پھیر لینا مکروہ جانتے جو اللہ کے نام پر نکالی گئی۔ اسی طرح بہتر یہ ہے۔ کہ کھال فقیروں کو دے اور قصائی کی اُجرت میں نہ دے ۱۲ منہ

۳۰۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُورِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتَّى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ وَأَهْدَى هَدْيًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتَّى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؁

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسٰی بن عقبہ نے اُنہوں نے نافع سے انہوں نے کہا جس سال حروریہ کے خارجیوں نے حج کا ارادہ کیا عبداللہ بن زبیر کی خلافت میںؔ اسی سال عبداللہ بن عمرؓ نے بھی حج کا قصد کیا لوگوں نے اُن سے کہا اس سال لڑائی ہوگی۔ اور ہمیں ڈر ہے۔ کہیں تم کو روک نہ دیں انہوں نے (سورہ ممتحنہ کی) یہ آیت پڑھی تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے۔ اگر ایسا ہُو تو وہی کرونگا جو آنحضرتؐ نے کیا تھاؔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے حج اور عمرہ اپنے اُوپر واجب کرلیا جب بیداء کے کھُلے میدان میں پہنچے تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں ایک ہی ہیں۔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیّت کرلی اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لیا اس پہ ہار پڑا ہوا تھا۔ (راستہ میں) اُس کو خریدا جب بیت اللہ پہنچے تو طواف کیا صفا مروہ دوڑے بس اور کچھ نہیں کیا۔ اور دسویں تاریخ تک احرام کی حالت میں رہے اُس دن سر منڈایا اور نحر کیا اور عبداللہ بن عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ ان کا پہلا طواف حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی تھاؔ پھر کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

بَابٌ ۲۰۲ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ ؁

باب اپنی عورتوں کی طرف سے بے اُن کی اجازت کے گائے ذبح کرنا۔

۳۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے عمرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا وہ کہتی تھیں ذیقعدہ مہینے کے پانچ دن باقی رہے تھے۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱ یہ اُس روایت کے خلاف ہے۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ اُس سال حج کو نکلے جس سال حجاج ظالم نے عبداللہ بن زبیرؓ پر چڑھائی کی تھی کیونکہ حجاج کی چڑھائی ۷۳ھ میں ہوئی اور حروریہ کے خارجیوں نے ۷۲ھ ہجری میں حج کیا تھا تو احتمال ہے۔ کہ عبداللہ نے دونوں سالوں میں حج کیا ہوگا۔ یا حجاج ظالم کے لوگوں کو بھی راوی نے حروریہ کا خارجی کہا کیونکہ حجاج بھی ان حروریہ خارجیوں کا ہم عقیدہ اور ہم مشرب تھا۔ اور اُنہی کی طرح ظالم اور سفاک اور خلیفہ وقت کا مخالف اور دشمن تھا ۱۲ منہ ف۲ یعنی جب آپکو مشرکوں نے حدیبیہ میں روک دیا تھا۔ عمرہ نہ کرنے دیا تھا یہ قصہ مشہور ہے ۱۲ ف۳ اسکی بحث اُوپر باب طواف القارن میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

ذِی الْقَعْدَةِ لَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ وَسَعٰی بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُهٗ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ ؛

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ہمارا ارادہ حج کرنے ہی کا تھا[1] جب مکہ کے قریب پہنچے تو جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہ تھی۔ اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ طواف کرکے صفا مروہ دوڑ کے احرام کھول ڈالیں۔ پھر بقر عید کے دن لوگ گائے کا گوشت لے کر ہمارے پاس آئے میں نے پوچھا یہ گوشت کیسا آنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے گائے کا نحر کیا[2] یحییٰ نے کہا میں نے یہ عمرہ کی حدیث قاسم سے بیان کی انہوں نے کہا عمرہ نے یہ حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی۔

بَابُ ۲۰۳ النَّحْرِ فِی مَنْحَرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى

باب منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں نحر کیا[3] وہاں نحر کرنا۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَنْحَرُ فِی الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مَنْحَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے خالد بن حارث سے سُنا انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ اس مقام میں نحر کیا کرتے تھے عبید اللہ نے کہا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نحر کیا کرتے تھے۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهٖ مِنْ جَمْعٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ حَتّٰى يُدْخَلَ بِهٖ مَنْحَرَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِيْهِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوْكُ ؎

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی قربانی کے جانوروں کو مزدلفہ سے اخیر رات میں منیٰ کو بھجوا دیتے۔ یہ قربانیاں حاجی لوگ جن میں غلام اور آزاد دونوں طرح کے لوگ ہوتے اُس مقام میں لے جاتے جہاں آنحضرت نحر کیا کرتے تھے[4]

بَابُ ۲۰۴ مَنْ نَّحَرَ بِيَدِهٖ ؎

باب اپنے ہاتھ سے نحر کرنا[5]

[1] کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بُرا سمجھتے تھے ۱۲ منہ [2] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ ترجمہ باب میں تو گائے کا ذبح کرنا مذکور ہے اور حدیث میں نحر کا لفظ ہے۔ تو حدیث باب سے مطابق نہیں ہوئی اور اُس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں نحر سے ذبح مراد ہے۔ چنانچہ اس حدیث کے دوسرے طریق میں جو آگے مذکور ہوگا۔ ذبح ہی کا لفظ ہے۔ اور گائے کا نحر کرنا بھی جائز ہے۔ مگر ذبح کرنا علماء نے بہتر سمجھا ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً وارد ہے ۱۲ منہ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نحر کا مقام منیٰ میں جمرہ عقبہ کے قریب مسجد خیف کے پاس تھا۔ ہر چند سارے منیٰ میں کہیں بھی نحر کرنا درست ہے۔ مگر عبداللہ بن عمرؓ کو اتباع سنت میں بڑا تشدد تھا۔ وہ ڈھونڈ کر اُنہی مقاموں میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جہاں آنحضرتؐ نے پڑھی تھی جیسے اوپر گزر چکا ہے۔ اسی طرح نحر بھی اسی مقام میں کرتے جہاں آنحضرتؐ نے نحر کیا تھا ۱۲ منہ [4] اس کا مطلب یہ ہے کہ قربانیاں لیجانے کیلئے کچھ آزاد لوگوں کی تخصیص نہ تھی بلکہ غلام بھی لیجاتے ۱۲ [5] مستحب یہی ہے کہ آدمی اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے نحر یا ذبح کرے اگر کوئی عذر ہو یا جانور بہت ہو

٣٠٧ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحّٰى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا

ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے مختصر طور سے حدیث بیان کی اور کہا آنحضرتؐ نے سات اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا۔ اور مدینے میں دو چتکبرے سینگ دار مینڈھے قربانی کیے

بَابُ ٢٠٥ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً

باب اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

٣٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے نحر کرنے کے لئے اپنا اونٹ بٹھایا تھا عبداللہ نے کہا اس کو کھڑا کر اور پاؤں باندھ دے اور نحر کر[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے اور شعبہ نے جو یونس سے روایت کی اس میں یوں ہے۔ زیاد نے مجھ کو خبر دی۔

بَابُ ٢٠٦ نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَوَافَّ قِيَامًا۔

باب اونٹوں کو کھڑا کر کے نحر کرنا اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (سورۂ حج میں) جو آیا ہے۔ اذکروا اسم اللہ علیہا صواف کے معنے یہی ہیں۔ وہ کھڑے ہوں۔

٣٠٩ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَبَاتَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبّٰى بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ

ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (قصر کیا ذوالحلیفہ مدینے سے تین کوس پر ہے۔) رات کو وہیں رہ گئے۔ جب صبح ہوئی تو اونٹنی پر سوار ہوئے تہلیل اور تسبیح کرنے لگے۔ جب بیداء میں پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک پکاری جب مکہ میں پہنچے تو لوگوں کو

---

[1] معلوم ہوا اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا افضل ہے۔ اور حنفیہ نے کھڑا اور بیٹھا دونوں طرح نحر کرنا برابر رکھا ہے۔ اور اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص پر انکار نہ کرتے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِينَ۔

يَحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ؏

حکم دیا کہ (عمرہ کرکے) احرام کھول ڈالیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹ کھڑے کرکے اپنے ہاتھ سے نحر کیئے اور مدینہ میں دو چت کبرے سینگ دار مینڈھے قربانی کیئے۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى اَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ؏

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں، اور ذوالحلیفہ (جو مدینہ سے چھ میل پر ہے) پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں ایوب نے ایک شخص سے روایت کی[1] انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے پھر آپ صبح تک وہیں رہ گئے بعد اُس کے صبح کی نماز پڑھی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب بیداء میں آپ کو لے کر پہنچی تو آپ نے عمرہ اور حج دونوں کا نام لے کر لبیک کہی۔

بَابٌ لَا يُعْطِي الْجَزَّارَ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

باب قصاب کو مزدوری میں قربانی کی کوئی چیز نہ دیں[2]

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَاَمَرَنِيْ فَقَسَمْتُ لُحُوْمَهَا ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھیجا میں قربانی کے اونٹوں پاس کھڑا ہوا میں نے اُن کا گوشت بانٹا پھر آپ نے حکم دیا تو میں نے اُن کی جھولیں اور کھالیں بھی بانٹ دیں سفیان نے کہا مجھ سے عبدالکریم نے مجاہد سے روایت کی انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا قربانی کے اونٹوں کا بند وبست کروں[3] اور اُن میں سے کوئی چیز قصائی کو نہ

[1] یہ شخص مجہول ہے مگر امام بخاری نے متابعت کے طور پر اس سند کو ذکر کیا تو اُس کے مجہول ہونے میں قباحت نہیں بعضوں نے کہا یہ شخص ابو قلابہ ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] جیسے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ قصائی کو اُجرت میں کھال یا اوجڑی یا سری پائے حوالہ کردیتے ہیں۔ بلکہ اُجرت علیحدہ اپنے پاس سے دینا چاہیئے۔ البتہ اگر قصاب کو للہ کوئی چیز قربانی میں سے دیں تو اس میں قباحت نہیں ۱۲ منہ

[3] یہ سو اونٹ تھے۔ جو آنحضرت حجۃ الوداع میں قربانی کے لیئے لے گئے تھے دوسری روایت میں ہے۔ کہ یہ سو اونٹ تھے۔ اُن میں سے ترسٹھ اونٹوں کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے نحر کیا باقی اونٹوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے حکم سے نحر کیا۔ ۱۲ منہ

أُعْطِي عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا:

بَابٌ ۲۰۸ يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ:

۳۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا:

بَابٌ ۲۰۹ يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ:

۳۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا:

بَابٌ ۲۱۰ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ

لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ

مزدوری میں نہ دوں۔

باب قربانی کی کھال خیرات کردی جائے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو حسن بن مسلم اور عبدالکریم جزری نے خبر دی اُن دونوں کو مجاہد نے اُن سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ان کو حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے خبر دی اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپ کے قربانی کے اونٹوں کو دیکھیں اور اُن کی سب چیزیں بانٹ دیں۔ گوشت اور کھال اور جھول اور قصائی کی اُجرت میں کچھ نہ دیں۔

باب قربانی کے جانوروں کی جھولیں خیرات کردی جائیں[1]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن ابی سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے۔ مجھ سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا اُن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کیئے اور مجھ کو حکم دیا کہ اُن کے گوشت بانٹ دوں میں نے بانٹ دیے پھر آپ نے فرمایا اُن کی جھولیں بھی بانٹ دو میں نے وہ بھی بانٹ دیں پھر کھالوں کے بانٹنے کا حکم فرمایا میں نے اُن کو بھی بانٹ دیا۔

باب (سورۂ حج میں[2]) اللہ نے فرمایا جب ہم نے ابراہیم کو

کعبے کی جگہ بتلا دی اور کہہ دیا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور کھڑے رہنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھ اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے وہ پیدل اور دُبلے دُبلے اونٹوں پر سوار ہو کر دور دراز رستوں سے آئیں۔ تاکہ

---

[1] عینی نے کہا جھولوں کی خیرات کر دینے کا حکم استحباباً ہے۔ ۱۲ منہ

[2] اس باب میں امام بخاری نے صرف آیت قرآنی پر اقتصار کیا۔ اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید اُن کی شرط پر اس باب کے مناسب کوئی حدیث اُن کو نہ ملی ہو یا ملی ہو اور لکھنے کا اتفاق نہ ہوا ہو بعضے نسخوں میں اس کے بعد کا باب مذکور نہیں بلکہ یوں عبارت ہے وَمَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يُتَصَدَّقُ بِهِ واؤ عطف کے ساتھ اس صورت میں آگے جو حدیثیں بیان کی ہیں وہ اسی باب سے متعلق ہونگی گویا پہلی آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ قربانی کے گوشت میں سے خود بھی کھانا درست ہے پھر حدیثوں سے بھی ثابت کیا ۱۲ منہ

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ

اپنے فائدوں کو حاصل کریں اور مقرر دنوں میں اللہ کی یاد کریں اُن سے چوپائے جانوروں کو پر جو اللہ نے اُن کو دیئے ہیں اُن میں سے خود بھی کھاؤ اور دکھیا محتاج کو بھی کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذر پوری کریں اور پرانے گھر (کعبہ) کا طواف کریں۔ یہ سب اس لئے کہ جو کوئی اللہ کی عزت دی ہوئی چیزوں کی عزت کرے تو اس کو اپنے مالک پاس بھلائی پہنچے گی۔

بَابٌ ۱۲۱ـ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يُتَصَدَّقُ

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ ؕ

باب قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھائیں اور کیا خیرات کریں۔

اور عبید اللہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا احرام میں کوئی شکار کرے اور اُس کا بدلہ دینا پڑے تو بدلہ کے جانور اور نذر کے جانور میں سے کچھ نہ کھائے باقی سب میں سے کھائے۔ اور عطاء نے کہا تمتع کی قربانی میں سے کھائے۔

۱۳۱۴ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَا ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ابن جریج سے کہا ہم سے عطاء نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبد اللہؓ سے سُنا وہ کہتے تھے۔ ہم قربانیوں کے گوشت منیٰ کے تین دن کے بعد نہیں کھاتے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اجازت دی فرمایا کھاؤ اور توشہ کے طور پر ساتھ لو ہم نے کھائے اور توشے بنائے ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے انہوں نے کہا نہیں۔

۱۳۱۵ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلالؓ نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضہ سے سنا وہ کہتی تھیں ذیقعد مہینے کے پانچ دن باقی رہے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[۱] امام احمد نے فرمایا ہے۔ کہ نفل قربانی اور تمتع اور قران کی قربانی میں سے کھانا درست ہے عینی نے کہا حنفیہ کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی جابرؓ نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے مدینہ پہنچنے تک اُس گوشت کو توشہ کے طور پر رکھا لیکن مسلم کی روایت میں یوں ہے۔ کہ عطاء نے نہیں کے بدل ہاں کہا شاید عطاء بھول گئے ہوں پہلے نہیں کہا ہو پھر یاد آیا تو ہاں کہنے لگے۔ اس حدیث سے وہ حدیث منسوخ ہے۔ جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا ۱۲ منہ ؛

ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ ؛

باب ۲۱۲ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ ؛

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ ؛

۱۳۱۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

کے ساتھ مدینہ سے نکلے ہمارا ارادہ صرف حج ہی کا تھا جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا۔ کہ وہ بیت اللہ کا طواف (اور صفا مروہ کی سعی) کر کے احرام کھول ڈالیں حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں پھر میرے پاس بقرعید کے دن گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا لوگوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمدؒ سے بیان کی تو انہوں نے کہا عمرہ نے تم سے ٹھیک ٹھاک حدیث بیان کر دی۔

باب پہلے قربانی کرنا چاہیے پھر سر منڈانا۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے کہا ہم سے منصور بن زاذان نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قربانی سے پہلے کوئی سر منڈا لے یا ایسا ہی کوئی کام آگے پیچھے کرے آپ نے فرمایا کوئی قباحت نہیں کوئی قباحت نہیں۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو ابوبکر بن عیاش نے خبر دی انہوں نے عبدالعزیز ابن رفیع سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف الزیارۃ کر لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اُس نے کہا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں[1]۔ اور عبدالرحیم رازی نے اس حدیث کو ابن خثیم سے روایت کیا کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور قاسم بن یحییٰ نے کہا مجھ سے ابن خثیم (عبداللہ بن عثمان مکی) نے بیان۔

[1] اس تعلیق کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ تعلیق مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ۔

الْقٰسِمُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ عَفَّانُ أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ۔

۳۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا

انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [1] اور عفان بن مسلم صفار نے کہا میں سمجھتا ہوں وہیب بن خالد سے روایت ہے ہم سے ابن خثیم نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [2] اور حماد بن سلمہ بصری نے قیس بن سعد سے روایت کی اور عباد بن منصور سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اس نے کہا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں [3]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو والد (عثمان) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اس وقت آپ بطحاء میں تھے۔ (مکہ کے پاس ایک جگہ ہے۔) آپ نے پوچھا کیا تو نے حج کی نیت کی میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو نے لبیک میں کیا پکارا میں نے عرض کیا لبیک اسی طرح جس طرح پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] اس تعلیق کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو نسائی اور طحاوی اور اسمٰعیلی اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے کہا رمی یعنے کنکریاں ملنے کا افضل وقت زوال تک ہے۔ اور غروب آفتاب سے قبل تک بھی عمدہ ہے۔ اور اس کے بعد جائز ہے۔ اور حلق اور قصر اور طواف الزیارۃ کا وقت معین نہیں لیکن یوم النحر سے اُن کی تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ اور ایام تشریق سے تاخیر کرنا سخت مکروہ ہے۔ غرض یوم النحر کے دن حاجی کو چار کام کرنے ہوتے ہیں۔ رمی اور قربانی اور حلق یا قصر اور طواف الزیارۃ ان چاروں میں ترتیب سنت ہے۔ لیکن فرض نہیں اگر کوئی کام دوسرے سے آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں جیسے ان حدیثوں سے نکلتا ہے۔ امام مالک اور شافعی اور اسحٰق اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے۔ اور ابو حنیفہ کہتے ہیں۔ اس پر دم لازم آئے گا اور اگر قارن ہوں تو دو دم لازم آئیں گے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ إِنْ تَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ تَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

بَابُ ٢١٣ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ۔

٣٢٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

بَابُ ٢١٤ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ۔

٣٢١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ

لے پکاری آپؐ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اب جا بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر (میں نے کیا اور احرام کھول ڈالا) پھر میں بنی قیس کی ایک عورت پاس آیا اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں[1] پھر اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا اور میں لوگوں کو بھی یہی فتویٰ دیتا رہا جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی تو میں نے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ کہتی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اور اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو لیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اُس وقت تک نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہیں پہنچ گئی[2]

باب احرام باندھتے وقت بالوں کو جما لینا اور احرام کھولتے وقت سر منڈانا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے ام المومنین حفصہؓ سے اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا ہے اُنہوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے اپنے بال جمائے[3] تھے قربانی کے گلے میں ہار ڈالے تھے میں تو نحر کیے تک احرام نہیں کھول سکتا

باب احرام کھولتے وقت سر منڈانا یا بال کترانا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر

---

[1] ہوا یہ کہ ابو موسیٰؓ کے ساتھ قربانی نہ تھی جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہ تھی گو اُنہوں نے میقات سے حج کی نیت کی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو فسخ کر کے ان کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم دے دیا اور فرمایا اگر میرے ساتھ بھی ہدی نہ ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا ابو موسیٰؓ اسی کے موافق فتویٰ دیتے رہے کہ تمتع کرنا درست ہے اور حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا درست ہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا اُنہوں نے تمتع سے منع کیا ۱۲ منہ

[2] اس روایت سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جب آنحضرتؐ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہیں پہنچ لی یعنی منیٰ میں ذبح یا نحر نہیں کی گئی تو یہ معلوم ہوا کہ قربانی حلق پر مقدم ہے اور باب کا یہی مطلب تھا حضرت عمرؓ نے اللہ کی کتاب سے یہ آیت مراد لی واتموا الحج والعمرۃ للہ اور اس آیت سے استدلال کر کے اُنہوں نے حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا اور احرام کھول ڈالنا ناجائز سمجھا حالانکہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر دینا آیت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد پھر حج کا احرام باندھ کر اس کو پورا کرتے ہیں اور اس حدیث سے بھی استدلال صحیح نہیں اس لیے کہ آنحضرتؐ ہدی ساتھ لائے تھے اور جو شخص ہدی ساتھ لائے اس کو بے شک احرام کھولنا اس وقت تک درست نہیں جب تک ہدی ذبح نہ ہو لے لیکن کلام اس شخص میں ہے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو

[3] یعنے گوند وغیرہ سے تاکہ گرد اور غبار سے محفوظ رہیں اس کو عربی زبان میں تلبید کہتے ہیں ۱۲ منہ

أَبِي حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

۳۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ -

۳۲۳- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالُوا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ -

۳۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ -

دی نافع نے کہا عبداللہ بن عمر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر منڈایا (معلوم ہوا سر منڈانا یا بال کترانا بھی ایک حج کا کام ہے)

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کر لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سر منڈانے والوں پر یا اللہ رحم کر لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور بال کترانیوالوں پر اور لیث نے کہا مجھ سے نافع نے بیان اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے ایک بار یا دو بار یہ فرمایا[1] اور عبیداللہ نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ آپ نے چوتھی بار میں فرمایا اور بال کترانے والوں پر

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو آپ نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو آپ نے تین بار یہی فرمایا بال منڈانے والوں کو پھر چوتھی بار میں فرمایا اور بال کترانے والوں کو۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ میں سے ایک گروہ نے سر منڈایا اور بعضوں نے بال کترائے۔

[1] یعنی لیث کو اس میں شک ہے کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لیے ایک بار دعا کی یا دو بار اور اکثر راویوں کا اتفاق امام مالکؒ کی روایت پر ہے کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لیے دو بار دعا کی اور تیسری بار میں بال کترانے والوں کو بھی شریک کر لیا عبیداللہ کی روایت میں ہے کہ چوتھی بار میں بال کترانے والوں کو شریک کیا بہر حال حدیث سے یہ نکلا کہ سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے امام مالک اور امام احمد کہتے ہیں کہ سارا سر منڈائے اور ابوحنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر بھی منڈانا کافی ہے اور ابویوسف کے نزدیک آدھا سر امام شافعی کے نزدیک تین بال منڈانا کافی ہیں بعض شافعیہ نے ایک بال منڈانا بھی کافی سمجھا ہے اور عورتوں کو بال کترانا چاہئیں ان کو سر منڈانا منع ہے ۱۲ منہ

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے حسن بن مسلم سے اُنہوں نے طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ایک قینچی سے کترے

بَابُ ۲۱۵ تَقْصِيْرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ۔

باب تمتع کرنے والا عمرہ کے بال کترائے

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَيَحْلِقُوْا اَوْ يُقَصِّرُوْا۔

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرکے احرام کھول ڈالیں اور سر منڈائیں یا بال کترائیں

بَابُ ۲۱۶ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ اِلَى اللَّيْلِ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُ الْبَيْتَ اَيَّامَ مِنًى۔

باب دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کرنا اور ابوالزبیر[1] نے حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف الزیارۃ میں اتنی دیر کی کہ رات ہوگئی اور ابی حسان[2] سے منقول ہے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف الزیارۃ منیٰ کے دنوں میں کرتے

وَقَالَ لَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا ثُمَّ يَقِيْلُ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنًى يَعْنِيْ يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ۔

اور ابونعیم نے کہا[3] ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا اُنہوں نے عبیداللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے طواف الزیارۃ کیا پھر سو رہے پھر منیٰ کو آئے یعنی دسویں تاریخ ابونعیم نے کہا عبدالرزاق نے اس حدیث کو رفع کیا کہا ہم کو عبیداللہ نے خبر دی۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

---

[1] اس کو ترمذی اور ابوداؤد اور امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ابوحسان کا نام مسلم بن عبداللہ عدوی ہے اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوْا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ

انہوں نے جعفر بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رض نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا پھر ام المومنین صفیہ رض کو حیض آگیا آپ نے ان سے صحبت کرنا چاہی میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ حائضہ ہیں آپ نے فرمایا تو اسی نے ہم کو یہاں روک رکھا ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کر چکی ہیں آپ نے فرمایا پھر کیا ہے چلو نکلو[1] اور قاسم اور عروہ اور اسود سے منقول ہے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی کہ ام المومنین صفیہ رض نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کر لیا تھا

بَابٌ ٢١٧ إِذَا رَمٰى بَعْدَ مَا أَمْسٰى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا۔

باب کسی نے شام تک رمی نہ کی یا قربانی سے پہلے بھولے سے یا مسئلہ نہ جان کر سر منڈا لیا تو کیا حکم ہے۔

٣٢٨۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالتَّأْخِيْرِ[2] فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی اور سر منڈانے اور رمی کو پوچھا گیا ان میں آگے پیچھے کرنا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

٣٢٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ دسویں تاریخ منٰی میں حج کی باتیں پوچھتے آپ فرماتے کچھ حرج نہیں ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہنے لگا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں

[1] معلوم ہوا کہ طواف الوداع واجب نہیں ہے مالکیہ کا یہی قول ہے اور شافعیہ کے نزدیک واجب ہے ۱۲ منہ [2] آپ نے ان صورتوں میں نہ کوئی گناہ لازم کیا نہ فدیہ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور شافعیہ اور حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں اور مالکیہ اور حنفیہ کہتے ہیں ان میں ترتیب واجب ہے اور اس کا خلاف کرنے سے دم لازم ہوگا ۱۲ منہ

لَا حَرَجَ ۔

بَابُ ۲۱۸ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْاَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ وَاَشْبَاهَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ

اور اُس نے کہا میں نے نادانستگی رمی نہیں کی آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں

باب جمرے کے پاس سوار رہ کر لوگوں کو مسئلہ بتانا ؏

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اُنہوں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ٹھہرے رہے لوگ آپ سے مسئلے پوچھنے لگے ایک شخص نے کہا مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں دوسرا آیا اور بولا مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی آپ نے فرمایا اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں پھر اُس دن جو بات کسی نے پوچھی جس کو اس نے آگے کیا تھا یا پیچھے کیا تھا آپ نے یہی جواب دیا اب کر لے کچھ حرج نہیں

ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ سے زہری نے اُنہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اُنہوں نے بیان کیا وہ موجود تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ (منیٰ میں) خطبہ سنا رہے تھے ایک شخص آپ کی طرف گیا اور کہنے لگا میں سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیئے پھر دوسرا کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی اور ایسی ہی باتیں کہیں آپ نے ان سب کے جواب میں فرمایا اب کر لے کچھ حرج نہیں پھر اس دن جو بات آپ سے پوچھی گئی آپ نے یہی فرمایا اب کر لے کچھ حرج نہیں

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے بیان

۱؎ کتاب العلم میں بھی باب کی حدیث گذر چکی ہے ۱۲ منہ

شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ٹھہرے رہے پھر یہی حدیث بیان کی صالح کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا

بَابُ ۲۱۹ الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى۔

باب منیٰ کے دنوں میں خطبہ سنانا

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فَأَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے فضیل بن غزوان نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دسویں تاریخ (منیٰ میں) لوگوں کو خطبہ سنایا[1] فرمایا لوگو! یہ کون سا دن ہے انہوں نے کہا حرمت کا دن ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے لوگوں نے کہا حرمت کا شہر آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے لوگوں نے کہا حرمت کا مہینہ آپ نے فرمایا تو تمہارے خون مال آبروئیں (ایک دوسرے کی) تم پر حرام ہیں جیسے اس دن کی اس شہر میں اس مہینے میں حرمت ہے کئی بار آپ نے یہ کلمہ فرمایا پھر (آسمان کی طرف) سر اٹھایا[2] فرمایا یا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا یا اللہ میں نے پہنچا دیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ کی وصیت اپنی امت کو یہی تھی کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ اُن کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا

---

[1] یہ خطبہ یوم النحر کے دن سنانا سنت ہے اس میں رمی وغیرہ کے احکام بیان کرنا چاہیئے اور یہ حج کے چار خطبوں میں سے تیسرا خطبہ ہے اور سب نماز کے بعد ہیں مگر عرفہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اس دن دو خطبے پڑھنا چاہیئے تھے طلانی [2] اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا فوق العرش اور اوپر کی جہت میں ہونے کا ثبوت ہوتا ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٌ اَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا

مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی کہا میں نے جابر بن زید سے سنا کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عرفات میں خطبہ سنا رہے تھے شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے روایت کیا

مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے قرہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا مجھ کو عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ نے خبر دی انہوں نے ابو بکرہ سے اور ایک اور شخص نے بھی جو میرے نزدیک عبد الرحمٰن سے افضل تھے یعنی حمید بن عبد الرحمٰن نے انہوں نے ابو بکرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو دسویں تاریخ (منیٰ میں) خطبہ سنایا فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے کہ شاید آپ اس دن کا اور کچھ نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کیا بیشک ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ چپ ہو رہے ہم سمجھے شاید آپ اس مہینے کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر آپ ہی نے فرمایا کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے ہم نے کہا بے شک ذیحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے شائد آپ اس شہر کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ حرمت کا شہر نہیں ہے ہم نے کہا بے شک ہے آپ نے فرمایا دیکھو تمہارے خون اور مال (ایک دوسرے کے) تم پر حرام ہیں جیسے اس دن کی اس مہینے اس شہر میں حرمت جب

۱؎ یعنی یوم النحر کو ذیحجہ کی آٹھویں کو یوم الترویہ اور نویں کو یوم عرفہ اور دسویں کو یوم النحر اور گیارھویں کو یوم القر اور بارھویں کو یوم النفر الاول اور تیرھویں کو یوم النفر الثانی کہتے ہیں اور دسویں گیارھویں بارھویں کو ایام تشریق بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ یعنے ادب اور تعظیم کا وہاں کسی کو ستانا یا مارنا حرام ہے ۱۲ منہ

نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهٰذَا وَقَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا هٰذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ

تک تم اپنے مالک سے ملو کہو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا لوگوں نے کہا بے شک آپ نے فرمایا اللہ تو گواہ رہ اب جو یہاں موجود ہے وہ اُس کو جو موجود نہیں میری بات پہنچا دے[1] کبھی ایسا ہوگا جس کو پہنچائے گا وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا میرے بعد ایسا نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ[2]

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی اُنہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ حرمت کا دن ہے جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا حرمت کا مہینہ ہے پھر فرمایا دیکھو اللہ نے تم پر ایک دوسرے کے خون مال آبروئیں ایسی ہی حرام کر دی ہیں جیسے اس دن کی اس مہینے اس شہر میں حرمت ہے اور ہشام بن غازی نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمروں کے بیچ میں اپنے حج میں ٹھہرے اور یہ باتیں فرمائیں اور فرمایا دیکھو یہ حج اکبر کا دن ہے[3] پھر آپ نے یہ کہنا شروع کیا یا اللہ گواہ رہیو اور لوگوں کو رخصت کیا[4] آپ سمجھ گئے کہ وفات کا زمانہ آن پہنچا جب سے لوگ اس حج کو حجۃ الوداع کہنے لگے۔

ف ۱ معلوم ہوا کہ دین کا علم دوسروں کو پہنچا دینا اور سکھانا فرض کفایہ ہے ۱۲ منہ ف ۲ یعنی کافروں کے مشابہ نہ ہو جاؤ یا اگر اس کو حلال جانے تو کافر ہی بن جائے گا افسوس مسلمانوں نے اس نصیحت پر چند ہی روز عمل کیا اس کے بعد آپس ہی میں تلوار چلنے لگی جو اب تک جاری ہے اور کافر مسلمانوں کی یہ نااتفاقی دیکھ کر خوش ہو گئے اور جابجا ان کو اپنی رعیت بنا کر غلاموں کی طرح رکھنے لگے اب تک مسلمان اس نااتفاقی اور خانہ جنگی سے باز نہیں آتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ ف ۳ حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرے کو اور عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ نویں تاریخ جمعہ کو آئے تو وہ حج اکبر ہے اس کی سند صحیح حدیث سے کچھ نہیں ہے البتہ چند ضعیف حدیثیں اس حج کی زیادہ فضیلت میں وارد ہیں جس میں نویں تاریخ جمعہ کو آن پڑے بعضوں نے کہا یوم الحج الاصغر نویں تاریخ کو کہتے ہیں اور یوم الحج الاکبر دسویں تاریخ کو ۱۲ منہ ف ۴ کہتے ہیں انہی دنوں میں آپ پر سورہ اذا جاء نصر اللہ اتری اور سمجھ گئے کہ اب دنیا سے روانگی قریب ہے شاید ایسے حج کا موقعہ نہ ملے گا ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۲۰ هَلْ يَبِيتُ أَصْحٰبُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى۔

باب منیٰ کی راتوں میں جو لوگ مکہ میں پانی پلاتے ہیں یا اور کچھ کام کرتے ہیں وہ مکہ میں رہ سکتے ہیں۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ تَابَعَهُ أَبُوْ أُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُوْ ضَمْرَةَ۔

ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے اُنہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی دوسری سند اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عبید اللہ نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذن دیا دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے عبید اللہ نے کہا مجھ سے نافع نے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منا کی راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت مانگی اس لیے کہ وہ لوگوں کو پانی پلایا کرتے تھے آپ نے اُن کو اجازت دی[1] محمد بن عبد اللہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ اور عقبہ بن خالد اور ابو ضمرہ نے بھی روایت کیا

بَابٌ ۲۲۱ رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمٰى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ۔

باب کنکریاں مارنے کا بیان اور جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ دن چڑھے کنکریاں[2] ماریں اور اس کے بعد گیارھویں بارھویں کو سورج ڈھلے

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِهْ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے اُنہوں وبرۃ سے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کنکریاں کس وقت ماروں اُنہوں نے کہا جب تیرا امام مارے تو بھی مار میں نے

[1] معلوم ہوا کہ جس کو کوئی عذر نہ ہو اس کو منیٰ کی راتوں میں منیٰ میں رہنا واجب ہے شافعیہ اور حنابلہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور بعضوں کے نزدیک یہ واجب نہیں سنت ہے ۱۲ منہ

فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

بَابُ ۲۲۲ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا۔

بَابُ ۲۲۳ رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمٰى بِسَبْعٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۲۴ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

پھر پوچھا تو اُنہوں نے کہا ہم انتظار کرتے رہتے جب سورج ڈھل جاتا تو کنکریاں مارتے

باب نالے کے نشیب میں جاکر کنکریاں مارنا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے اُنہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے نالے کے نشیب میں جاکر وہاں سے کنکریاں ماریں میں نے کہا ابو عبدالرحمٰن بعضے تو اُوپر ہی کھڑے ہوکر مارتے ہیں انہوں نے کہا قسم اس کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس مقام سے اُنہوں نے کنکریاں ماریں جن پر سورہ بقرہ اُتری اور عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے یہی حدیث۔

باب سات کنکریاں مارنا ہر جمرہ پر

یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے حکم بن عتیبہ سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ بڑے جمرہ (عقبہ) کے پاس گئے اور بیت اللہ کو بائیں طرف کیا اور منا کو داہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں اور کہنے لگے جن پر سورہ بقرہ اُتری (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) اسی طرح کنکریاں ماریں

باب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت بیت اللہ کو بائیں طرف کرنا۔

۱؎ افضل وقت کنکریاں مارنے کا یہی ہے کہ یوم النحر کو چاشت کے وقت مارے اور جائز ہے دسویں شب کی آدھی رات کے بعد سے اور غروب آفتاب دسویں تاریخ کو اس کا اخیر وقت ہے اور گیارھویں بارھویں زوال کے بعد مارنا افضل ہے ظہر کی نماز سے پہلے ۱۲منہ ۲؎ تو سات سے کم درست نہیں جمہور علما کا یہی قول ہے لیکن عطا نے پانچ اور مجاہد نے چھ بھی کافی سمجھی ہیں ۱۲منہ

۱۴۳ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاٰهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن یزید سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ حج کیا اُن کو دیکھا بڑے جمرے کو سات کنکریاں مارتے اُنہوں نے کعبہ شریف کو اپنی بائیں اور منٰی کو داہنی طرف کیا پھر کہنے لگے نہیں وہ کھڑے ہو۔ ئے تھے جن پر سورہ بقرہ اُتری[1]

بَابٌ ۲۲۵ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ہر کنکری مارنے پر اللہ اکبر کہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَآءُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتّٰى اِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ قَامَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا اُنہوں نے عبد الواحد بن زیاد بصری سے اُنہوں نے کہا ہم سے سلیمان اعمش نے بیان کیا کہا میں نے حجاج (ظالم) سے سُنا وہ سورتوں کا نام منبر پر یوں لیتا[2] وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے وہ سورت جس میں آل عمران کا بیان ہے وہ سورت جس میں عورتوں کا تذکرہ ہے (سورہ نسا) میں نے ابراہیم نخعی سے یہ ذکر کیا اُنہوں نے کہا مجھ سے عبد الرحمٰن بن یزید نے بیان کیا وہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھے جب اُنہوں نے بڑے جمرے پر کنکریاں ماریں وہ نالہ کے نشیب میں گئے جب درخت کے برابر پہنچے تو آڑے ہو گئے اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہا[3] پھر کہنے لگے قسم اس کی جس کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں یہیں وہ کھڑے ہوئے تھے جن پر سورہ بقرہ اُتری

بَابٌ ۲۲۶ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ

باب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار کر پھر وہاں نہ ٹھہرنا اس کو

---

[1] قسطلانی نے کہا یہ دسویں تاریخ کی رمی ہے لیکن گیارھویں بارھویں تاریخ اوپر سے مارنا چاہیئے اور جمرہ عقبہ جس کو ہمارے زمانہ میں عوام بڑا شیطان کہتے ہیں چار باتوں میں اور جمروں سے ممتاز ہے ایک تو یہ کہ یوم النحر کو فقط اُسی کی رمی ہے دوسرے یہ کہ اس کی رمی چاشت کے وقت ہے تیسرے یہ کہ نشیب میں جاکر اس کو مارنا مستحب ہے چوتھے یہ کہ دعاء وغیرہ کے لیے اس کے پاس نہیں ٹھہرنا چاہیئے اور دوسرے جمروں کے پاس رمی کے بعد ٹھہر کر دعا کرنا مستحب ہے ۱۲ منہ [2] اپنی دانست میں گویا حجاج مردود قرآن شریف کا ادب کرتا تھا کہ سورۃ کو سورہ بقرہ نہ کہتا مگر امام بخاری نے عبد اللہ بن مسعود کے قول سے یہ ثابت کیا کہ اس طرح کہنا درست ہے اور حجاج کا قول لغو ہے ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا کہ ہر کنکری کو جدا جدا مارنا چاہیئے اور ہر ایک کے مارتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیئے اور ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ اگر ساتوں کنکریاں ایک بار ہی مار دے تب بھی درست ہوگا ۱۲ منہ

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (چنانچہ یہ حدیث آگے کے باب میں مذکور ہوگی)

بَابٌ ۲۲۷ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ وَيُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ۔

باب جب پہلے اور دوسرے جمرے کو مارے تو قبلہ رُخ کھڑا ہو نرم زمین میں۔

۳۴۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے طلحہ بن یحییٰ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے اور نرم ہموار زمین میں (یعنی نالے کے اندر) آجاتے قبلے کی طرف منہ کرکے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر دوسرے جمرے کو مارتے پھر بائیں طرف چل کر نرم زمین میں آجاتے اور قبلے کی طرف منہ کرکے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر جمرہ عقبہ کو نالے کے نشیب میں آن کر مارتے اور وہاں دعا وغیرہ کے لیے نہ ٹھہرتے (بلکہ مار کر چل دیتے) اور کہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

بَابٌ ۲۲۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى

باب پہلے اور دوسرے جمرے پاس (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھانا [1]

۳۴۳- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن عمرؓ پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارنے پر تکبیر کہتے پھر آگے بڑھ کر نرم اور ہموار زمین میں چلے جاتے قبلے رُخ دیر تک کھڑے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر دوسرے

[1] جمہور علماء کے نزدیک ہاتھ اٹھا کر جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطےٰ پاس دعا مانگنا مستحب ہے ابن قدامہ نے کہا ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں جانتا مگر امام مالک رح سے منقول ہے کہ وہ ہاتھ نہ اٹھائے ۱۲ منہ

الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَ يَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

جمرے کو اسی طرح مارتے اور بائیں طرف سرک کر نرم زمین میں قبلہ رُخ دیر تک کھڑے رہتے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ) کو نالے کے نشیب میں سے مارتے اور اس کو مار کر وہاں نہ ٹھہرتے اور کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

بَابُ ۲۲۹ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِيْ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَكَانَ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيْ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

باب دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا اور محمد بن بشار یا ابن مثنیٰ) نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اُس جمرے کو مارتے جو منیٰ کی مسجد کے پاس ہے تو سات کنکریاں اس پر مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلے کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے کھڑے رہتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرے پر آتے اس پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر نالے کے نزدیک بائیں طرف اُتر جاتے اور قبلہ رُخ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا مانگتے کھڑے رہتے پھر اس جمرہ پر آتے جو عقبہ پر ہے اس پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر وہاں سے چلے آتے وہاں (دعا کیلئے) نہ ٹھہرتے زہری نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے سُنا وہ ایسی ہی حدیث اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیان کرتے اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے)

بَابُ ۲۳۰ الطِّيْبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ

باب کنکریاں مارنے کے بعد خوشبو لگانا اور سر منڈانا طواف الزیارۃ سے پہلے[1]

۳۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

---

[1] امام بخاری نے باب کی حدیث سے یہ اس طرح پر نکالا کہ دوسری روایت سے یہ ثابت ہے کہ آپ جب مزدلفہ سے لوٹے تو حضرت عائشہؓ آپ کے ساتھ نہ تھیں اور یہ بھی ثابت ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی تک سوار رہے پس لا محالہ انہوں نے رمی کے بعد آپ کے خوشبو لگائی ہوگی جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ رمی اور حلق کے بعد خوشبو وغیرہ سیئے ہوئے کپڑے درست ہو جاتے ہیں صرف عورتوں سے صحبت کرنا درست نہیں ہوتا طواف الزیارۃ کے بعد وہ بھی درست ہو جاتا ہے بیہقی نے بہ مضمون مرفوعاً روایت کیا ہے گو وہ حدیث ضعیف ہے اور نسائی کی روایت میں یوں ہے اذا رمیتم الجمرۃ فقد حل لکم کل شئ الا النساء ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ وَكَانَ اَفْضَلَ اَهْلِ زَمَانِهٖ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ اَحَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا۔

بن عیینہ نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے اُنہوں نے اپنے باپ سے سُنا وہ اپنے زمانے کے لوگوں میں بڑے بزرگ تھے وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سُنا وہ کہتی تھیں میں نے اپنے ان ہاتھوں سے احرام باندھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی اور احرام کھولتے وقت طواف الزیارۃ سے پہلے اور اپنے ہاتھوں کو کھول کر بتایا (کہ اس طرح خوشبو لگائی)

بَابُ ۲۳۱ طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب طواف الوداع کا بیان[1]

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے اُنہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا لوگوں کو یہ حکم تھا کہ اخیر وقت اُن کا بیت اللہ پر ہو (طواف الوداع کریں) مگر حیض والی عورت کو یہ طواف معاف ہوا

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ تَابَعَهُ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو ابن وہب نے خبر دی اُنہوں نے عمرو بن حارث سے اُنہوں نے قتادہ سے ان سے انس بن مالک رضؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھیں پھر محصب میں ایک نیند لی پھر سوار ہو کر خانہ کعبہ کو گئے وہاں طواف کیا عمرو بن حارث کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا کہا مجھ سے خالد نے بیان کیا اُنہوں نے سعید سے اُنہوں نے قتادہ سے اُن سے انس بن مالک نے بیان کیا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ ۲۳۲ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ

باب اگر طواف الزیارۃ کر لینے کے بعد عورت کو حیض آجائے

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے

---

[1] اس کو طواف الصدر بھی کہتے ہیں اکثر علماء کے نزدیک یہ طواف واجب ہے اور امام مالک وغیرہ اس کو سنت کہتے ہیں مگر صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حیض نفاس کے عذر سے اس کا ترک کر دینا اور وطن کو چلے جانا جائز ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذًا۔

انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ام المومنین صفیہؓ کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں حیض آگیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا وہی ہم کو رکھے گی لوگوں نے کہا وہ طواف الزیارۃ کر چکی ہیں آپ نے فرمایا تو پھر وہ ہم کو نہیں روک سکتی

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَاَلُوْا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَاَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَهُمْ تَنْفِرُ قَالُوْا لَا نَاْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ اِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِيْنَةَ فَسَلُوْا فَقَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلُوْا فَكَانَ فِيْمَنْ سَاَلُوْا اُمُّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيْثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے کہ مدینہ والوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا ایک عورت کو طواف زیارۃ کر چکنے کے بعد حیض آئے تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا چل دے (اور طواف الوداع کرنا ضرور نہیں) مدینہ والوں نے کہا ہم تمہارے قول پر زید بن ثابت کا قول چھوڑ کر عمل نہیں کرنے کے ابن عباسؓ نے کہا اچھا جب تم مدینہ پہنچنا تو وہاں لوگوں سے یہ مسئلہ پوچھنا وہ لوگ مدینہ میں آئے اور لوگوں سے پوچھا ان میں ام سلیم بھی تھیں انہوں نے ام المومنین صفیہؓ کی حدیث بیان کی (جو ابھی گذری) اس حدیث کو خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے)

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا اَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْدُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا حائضہ عورت اگر طواف الزیارۃ کر چکی ہو تو چل دے طاؤس نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب تک طواف الوداع نہ کرے کوچ نہ کرے پھر میں نے ان سے سنا (ان کے مرنے سے ایک سال پہلے) وہ کہتے

ل۵ یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ایک روایت میں پہلے گذر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ سے صحبت کرنا چاہا تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ حائضہ ہیں پس اگر آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ طواف الزیارۃ کر چکی ہیں جیسے اس روایت سے نکلتا ہے تو پھر آپ نے ان سے صحبت کرنے کا ارادہ کیونکر کیا اور اس کا جواب یہ ہے کہ صحبت کا قصد کرتے وقت آپ یہ سمجھے ہوں گے کہ اور بی بیوں کے ساتھ وہ بھی طواف الزیارۃ کر چکی ہیں کیونکہ آپ نے اپنی سب بی بیوں کو اس طواف کا اذن دیا تھا اور چلتے وقت آپ کو اس کا خیال نہ رہا یا آپ کو یہ خیال آیا کہ شاید طواف الزیارۃ سے پہلے ان کو حیض آگیا تھا تو انہوں نے طواف الزیارۃ بھی نہیں کیا ۱۲ منہ

رَخَّصَ لَهُنَّ۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتِ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ انْفِرِي فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَا تَابَعَهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ لَا۔

تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کوچ کی اجازت دی ہے

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم (مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہماری نیت حج ہی کی تھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے اور بیت اللہ کا اور صفا مروہ کا طواف کیا اور احرام نہیں کھولا آپ کے ساتھ قربانی تھی جتنے مرد اور عورت آپ کے ساتھ تھے سب نے آپ کے ساتھ طواف کیا اور ان میں جن کے ساتھ قربانی نہ تھی انہوں نے احرام کھول ڈالا حضرت عائشہؓ کو حیض آگیا وہ کہتی ہیں ہم حج کے سب کام کرتے رہے جب کوچ کی رات آئی جس رات آپ محصب میں اترے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے سب اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کر کے لوٹ رہے ہیں ایک میں ایسی ہوں جو صرف حج کر کے جا رہی ہوں آپ نے فرمایا جن راتوں میں ہم مکہ میں آئے تھے تو نے طواف نہیں کیا تھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو ایسا کر اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کو جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ اور فلاں جگہ پر مجھ سے آملنا میں عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم کو گئی عمرے کا احرام باندھا اور صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حال سن کر فرمایا) اری بانجھ سر منڈی تو ہم کو اٹکا کر رکھے گی کیا تو نے دسویں تاریخ طواف نہیں کیا تھا وہ کہنے لگیں کیوں نہیں بس تو طواف کر چکی ہوں آپ نے فرمایا تو پھر کیا غم ہے کوچ کر خیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملی کہ آپ مکہ والوں کے اوپر جا رہے تھے میں نیچے اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی آپ اتر رہے تھے مسدد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے انہوں نے کہا نہیں اور مسدد کے ساتھ جریر نے بھی نہیں کا لفظ روایت کیا

بَابُ ۲۳۳ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ۔

باب کوچ کے دن عصر کی نماز ابطح (محصب) میں پڑھنا

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا مجھ کو وہ بات بتلاؤ جو تم نے سمجھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاد رکھی ہو بھلا آپ نے آٹھویں تاریخ ظہر کی نماز کہاں پڑھی انس نے کہا منیٰ میں میں نے کہا اچھا کوچ کے دن (۱۲ یا ۱۳ کو) عصر کی نماز کہاں پڑھی انہوں نے کہا ابطح میں مگر تو اپنے امیروں کی طرح کرلے

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔

ہم سے عبدالمتعال بن طالب نے بیان کیا کہا ہم سے ابن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز (کوچ کے دن) محصب میں پڑھی پھر ایک نیند وہاں لی بعد اس کے سوار ہو کر خانہ کعبہ کی طرف گئے اور اس کا طواف کیا۔

بَابُ ۲۳۴ الْمُحَصَّبِ۔

باب محصب میں اترنے کا بیان[1]

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ يَعْنِي بِالْأَبْطَحِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (منیٰ سے کوچ کرکے) محصب میں ایک منزل کرتے وہاں اس لیے ٹھہرتے کہ وہاں سے مدینہ کو نکلنا آسان ہوتا

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا عمرو بن دینار نے عطا بن ابی رباح سے روایت کی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ محصب میں

[1] جہاں وہ نماز پڑھیں تو بھی اُن کے ساتھ پڑھ لے کیوں کہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں امراء کا خلاف کرنا ٹھیک نہیں ۱۲ منہ [2] محصب ایک کھلا میدان ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان اس کو ابطح اور بطحاء اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ

بِشَیۡءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنۡزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ۔

اُترنا حج کی کوئی عبادت نہیں ہے محصب ایک منزل تھی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرا کرتے تھے

بَابٌ ۲۳۵ النُّزُوۡلِ بِذِیۡ طُوًی قَبۡلَ اَنۡ يَّدۡخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُوۡلِ بِالۡبَطۡحَآءِ الَّتِیۡ بِذِی الۡحُلَيۡفَةِ اِذَا رَجَعَ مِنۡ مَّكَّةَ۔

باب مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طوی میں (جو مکہ کے متصل ہے) اور جب مکہ سے (مدینہ کو) لوٹے تو اس کنکریلے میدان میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَآ اِبۡرَاهِيۡمُ بۡنُ الۡمُنۡذِرِ حَدَّثَنَآ اَبُوۡ ضَمۡرَةَ حَدَّثَنَا مُوۡسٰى بۡنُ عُقۡبَةَ عَنۡ نَّافِعٍ اَنَّ ابۡنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا كَانَ يَبِيۡتُ بِذِیۡ طُوًی بَيۡنَ الثَّنِيَّتَيۡنِ ثُمَّ يَدۡخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِیۡ بِاَعۡلٰى مَكَّةَ وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا اَوۡ مُعۡتَمِرًا لَمۡ يُنِخۡ نَاقَتَهٗ اِلَّا عِنۡدَ بَابِ الۡمَسۡجِدِ ثُمَّ يَدۡخُلُ فَيَاۡتِی الرُّكۡنَ الۡاَسۡوَدَ فَيَبۡدَاُ بِهٖ ثُمَّ يَطُوۡفُ سَبۡعًا ثَلٰثًا سَعۡيًا وَّاَرۡبَعًا مَشۡيًا ثُمَّ يَنۡصَرِفُ فَيُصَلِّیۡ سَجۡدَتَيۡنِ ثُمَّ يَنۡطَلِقُ قَبۡلَ اَنۡ يَّرۡجِعَ اِلٰى مَنۡزِلِهٖ فَيَطُوۡفُ بَيۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةِ وَكَانَ اِذَا صَدَرَ عَنِ الۡحَجِّ وَالۡعُمۡرَةِ اَنَاخَ بِالۡبَطۡحَآءِ الَّتِیۡ بِذِی الۡحُلَيۡفَةِ الَّتِیۡ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُنِيۡخُ بِهَا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے اُنھوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (جب مکہ کو جاتے تو) رات کو ذی طویٰ میں ٹھہر جاتے دونوں پہاڑیوں کے بیچ میں پھر اُس ٹھیکری پر سے مکہ میں داخل ہوتے جو مکہ کی بالائی جانب میں ہے اور جب مکہ میں حج یا عمرے کا احرام باندھے ہوئے آتے تو مسجد کے دروازے ہی پر اپنی اونٹنی بٹھاتے مسجد میں جاکر حجر اسود سے شروع کرتے سات چکر لگاتے تین دوڑتے ہوئے اور چار معمولی چال سے چل کر پھر طواف سے فارغ ہو کر دو رکعتیں پڑھتے پھر اپنے گھر جانے سے پہلے صفا پر جاتے اور صفا مروہ کا طواف کرتے اور جب حج یا عمرے سے لوٹ کر مدینہ میں آتے تو اپنی اونٹنی کنکریلے میدان میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ عَبۡدِ الۡوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بۡنُ الۡحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيۡدُ اللّٰهِ عَنِ الۡمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيۡدُ اللّٰهِ عَنۡ نَّافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابۡنُ عُمَرَ وَعَنۡ نَّافِعٍ اَنَّ ابۡنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا كَانَ يُصَلِّیۡ بِهَا

ہم سے عبداللہ بن وہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے اُنھوں نے کہا عبیداللہ عمری سے کسی نے محصب میں اُترنے کو پوچھا اُنھوں نے نافع سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اُترے اور عمرؓ اور نافع سے یہ بھی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں محصب میں ظہر اور

ـلہ یعنی محصب میں اُترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے آپ وہاں آرام کے لیے اس خیال سے کہ مدینہ کی روانگی وہاں سے آسان ہوگی ٹھہر گئے تھے چنانچہ عصر میں اور مغرب کی نمازیں آپ نے وہیں ادا کیں اس پر بھی آپ وہاں ٹھہرے تو یہ ٹھہرنا مستحب ہوگیا اور آپ کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی وہاں ٹھہرا کیے تھے

يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَالْمَغْرِبَ
قَالَ خَالِدٌ لَا اَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَّ
يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۳۶ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى اِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى اِذَا
اَصْبَحَ دَخَلَ وَاِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ
بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

بَابُ ۲۳۷ التِّجَارَةِ اَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي اَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظُ مَتْجَرَ
النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ كَاَنَّهُمْ
كَرِهُوْا ذٰلِكَ حَتّٰى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ
تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

بَابُ ۲۳۸ الْاِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ
حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ

عصر کی نماز پڑھتے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں مغرب کی بھی خالد نے
کہا مجھ کو اس میں شک نہیں ہے کہ عشا کی نماز بھی اور ایک نیند بھی
وہاں لیتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا

باب مکہ سے لوٹتے وقت بھی ذی طویٰ میں اُترنا

اور محمد بن عیسیٰ نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا
اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما سے وہ جب مدینہ سے مکہ کو آتے تو رات کو ذی
طویٰ میں رہتے صبح کو مکہ میں داخل ہوتے اور جب مکہ سے کوچ
کرتے اور ذی طویٰ پر سے جاتے تو رات کو وہاں ٹھہر جاتے صبح
تک اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے

باب حج کے دنوں میں سوداگری اور جاہلیت کے زمانہ کے بازاروں میں خرید و فروخت درست ہونا[1]

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے
خبر دی عمرو بن دینار نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا
ذوالمجاز اور عکاظ جاہلیت کے زمانہ کی منڈیاں تھیں جب اسلام
کا زمانہ آیا تو لوگوں نے (حج کے دنوں میں) سوداگری کرنا بُرا سمجھا
اُس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اُتری حج کے دنوں میں اللہ کا فضل
(ڈھونڈھنے) روپیہ پیدا کرنے) میں تم پر کوئی گناہ نہیں

باب محصب سے اخیر رات کو چلنا[2]

ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے
کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے اُنہوں نے
اسود سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہوں نے

[1] جاہلیت کے زمانہ کی چار بازاریں تھیں عکاظ اور ذوالمجاز اور مجنہ اور حباشہ اسلام کے بعد بھی حج کے دنوں میں ان بازاروں میں خرید اور فروخت اور تجارت درست رہی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں اس کا جواز اتارا ۱۲ منہ

[2] امام بخاری کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ محصب میں ساری رات پڑا رہنا ضروری نہیں ہے بلکہ رات ہی کو وہاں سے نکل سکتے ہیں ادلاج کے معنے رات کو چلنا لیے شروع رات میں یا اخیر رات میں اور یہاں دوسرا معنے مراد ہے ۱۲ منہ

لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَى عَقْرَى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ ثُمَّ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ قَالَ فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقِينَاهُ مُدَّلِجًا فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا۔

کہا (اتفاق سے) اُم المومنین صفیہ کو اُسی رات حیض آیا جو کوچ کی رات تھی وہ کہنے لگیں میں سمجھتی ہوں میں تم کو اٹکائے رکھوں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اری منڈی کاٹی سر منڈی کیا اُس نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا تھا لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا پھر کیا چل امام بخاری نے کہا محمد بن سلام نے بڑھایا مجھ سے محاضر نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے اسود سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ہم کو حج ہی کا تعلقہ لگا تھا جب مکہ پہنچے تو آپ نے ہم کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا خیر جب کوچ کی رات ہوئی تو صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر منڈی ہونڈی کاٹی میں سمجھتا ہوں یہ تم کو اٹکا دے گی پھر آپ نے اُن سے پوچھا تو نے دسویں تاریخ طواف الزیارت کیا تھا اُنہوں نے کہا جی آپ نے فرمایا تو پھر چل دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو حج سے پہلے احرام نہیں کھولا تھا (عمرہ نہیں کیا تھا) آپ نے فرمایا تنعیم سے عمرہ کر لے پھر حضرت عائشہ رضہ کے ساتھ اُن کے بھائی عبدالرحمن گئے ہم آپ سے اس وقت ملے جب آپ اخیر رات میں (طواف الوداع کے لیے) نکلے تھے آپ نے فرمایا[1] فلاں جگہ ہم سے ملنا

اَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرے کے بابوں کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۲۲۹ الْعُمْرَةِ وُجُوبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

باب عمرے کا واجب ہونا[2] اور اس کی فضیلت اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا[3] ہر ایک شخص پر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا[4] اللہ نے عمرے کو اپنی کتاب میں

---

[1] آپ نے ایک مقام معین فرما دیا کہیں طواف سے فارغ ہو کر جب لوٹوں تو تم فلاں مقام پر مجھ سے مل جانا ۱۲ منہ [2] امام شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہی قول ہے کہ عمرہ واجب ہے اور مالکیہ اُس کو مستحب کہتے ہیں اور حنفیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن خزیمہ اور دارقطنی اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو امام شافعی اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْهُمَا اِنَّهَا لَقَرِيْنَتُهَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔

حج کے ساتھ رکھا ہے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اور حج اور عمرے کو اللہ کے لیے پورا کرو

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَىٍّ مَوْلَى اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب عمرے سے اتر جاتے ہیں اور مقبول حج کا بدلہ بہشت کے سوا اور کچھ نہیں[1]

بَابٌ ۲۴ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

باب حج سے پہلے عمرہ کرنا

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَاْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِىْ عِكْرِمَةُ ابْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہ عکرمہ بن خالد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا حج سے پہلے عمرہ کر لے تو کیسا ہے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں عکرمہ نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے عمرہ کیا اور ابراہیم بن سعد بن ابراہیم نے محمد بن اسحاق سے روایت کی[2] مجھ سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا پھر یہی حدیث بیان کی

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہ عکرمہ بن خالد نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا پھر یہی حدیث بیان کی۔

بَابٌ ۲۴۱ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں[3]

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے منصور سے

---

[1] حدیث میں مبرور کا لفظ ہے اس کے کئی معنے لوگوں نے بیان کیے ہیں یعنے جس حج میں آدمی گناہ نہ کرے یا جس میں ریا نہ ہو یا جس کے بعد آدمی گناہوں سے بچا رہے یا جو بارگاہ الٰہی میں قبول ہو ۱۲ منہ [2] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] کسی روایت میں چار عمرے مذکور ہیں کسی میں دو عمرے ان میں جمع یوں کیا ہے کہ اخیر کی روایت میں وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا اسی طرح وہ عمرہ جس سے آپ روکے گئے تھے شمار نہیں کیا سعید بن منصور نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے کیے دونوں ذی قعدہ میں اور ایک شوال میں اور دوسری روایتوں میں یہ ہے کہ تینوں عمرے ذیقعدہ میں کیے ۱۲ منہ

مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَاِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعًا اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا اُمَّاهُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرَاتٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ۔

اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں گئے وہاں دیکھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہؓ کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں اور کچھ لوگ مسجد میں اشراق کی نماز پڑھ رہے ہیں ہم نے عبداللہ سے پوچھا کہ اشراق کی نماز پڑھنا کیسا ہے اُنہوں نے کہا بدعت ہے[1] پھر یہ پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے تھے اُنہوں نے کہا چار عمرے ان میں ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا ہم نے اُن کی بات کو کاٹنا بُرا سمجھا اتنے میں ہم نے حضرت عائشہؓ کے مسواک کرنے کی آواز حجرے میں سے سُنی عروہ نے پکار کر کہا مسلمانوں کی اماں تم نہیں سنتیں ابوعبدالرحمٰن کیا کہہ رہے ہیں عروہ نے کہا یہ کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے تھے اُن میں ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا ابوعبدالرحمٰن پر اللہ رحم کرے[2] آنحضرتؐ نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں ابوعبدالرحمٰن موجود نہ ہوں اور رجب میں تو آپ نے عمرہ ہی نہیں کیا۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجب میں تو کوئی عمرہ ہی نہیں کیا۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ

ہم سے حسان بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے اُنہوں نے کہا چار ایک تو حدیبیہ کا عمرہ ذیقعدہ مہینے میں جہاں پر مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا اور دوسرا آئندہ سال میں اس عمرے کی قضا ذی قعدہ مہینے میں جب ان سے صلح کی ہے تیسرا جعرانہ کا عمرہ جب

---

[1] اس کا بیان اوپر ابواب التطوع میں ہو چکا ہے عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اشراق کی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہوگا اس لیے اس کو بدعت کہا اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ نوافل پڑھنے میں بھی اتباع سنت ضروری ہے۔ اس کے بغیر نفل پڑھنا بھی ایک بدعت ہے ۱۲ منہ

[2] ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمرؓ کی کنیت ہے حضرت عائشہؓ نے ان کے لیے دعا کی اور یہ اشارہ کیا کہ ان سے غلطی ہو گئی ۱۲ منہ

الْجِعْرَانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً

۳۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوهُ وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ۔

۳۶۷- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ۔

۳۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔

بَابٌ ۲۴۲ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ۔

۳۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

جنگ حنین کی لوٹ آپ نے بانٹی (چوتھا حج کے ساتھ) میں نے پوچھا حج کتنے کیے انہوں نے کہا ایک

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو وہ عمرہ کیا تھا جس سے مشرکوں نے آپ کو لوٹا دیا دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا عمرہ تیسرے ذلیقعدہ میں عمرہ چوتھے حج کے ساتھ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے اس روایت میں یوں ہے کہ آپ نے چاروں عمرے ذلیقعدہ میں کیے مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھ کیا[1] ایک تو حدیبیہ کا عمرہ دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا تیسرے جعرانہ کا جہاں حنین کی لوٹ کے مال بانٹے چوتھے حج کے ساتھ کا عمرہ (کیوں کہ آپ نے قران کیا تھا۔

ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے مسروق اور عطاء اور مجاہد سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذلیقعدہ میں ایک عمرہ کیا اور ابواسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب صحابی رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے ذلیقعدہ میں دو عمرے کیے۔

باب رمضان میں عمرہ کرنا[2]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان

---

[1] وہ تو ذی حجہ میں ہوا تھا اس صورت میں عبارت میں کوئی اشکال نہ ہوگا ۱۲ منہ

[2] امام بخاری نے ترجمہ باب میں اس کی فضیلت کی تصریح نہیں کی اور شاید انہوں نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جو دارقطنی نے نکالی حضرت عائشہؓ سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے عمرے میں نکلی آپ نے افطار کیا میں نے روزہ رکھا آپ نے قصر کیا میں نے پوری نماز پڑھی بعضوں نے کہا یہ روایت غلط ہے کیوں کہ آپ نے رمضان میں کوئی عمرہ نہیں کیا حافظ نے کہا شاید مطلب یہ ہو مکہ میں رمضان کے مہینے میں عمرے کے لیے مدینہ سے نکلی یہ صحیح ہے کیوں کہ فتح مکہ کا سفر رمضان ہی میں ہوا تھا ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّينَ مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ اَبُو فُلَانٍ وَابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ فَاِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ اَوْ نَحْوًا مِمَّا قَالَ۔

نے اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے عطاء بن رباح سے اُنہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ ہم سے کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) سے فرمایا ابن عباسؓ نے اس کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا[1] تو ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتی وہ کہنے لگی میرے پاس پانی لادنے والا ایک اُونٹ تھا اُس پر فلانے کا باپ یعنے اس کا خاوند اور اس کا بیٹا سوار ہو کر کہیں چل دیا ہے ایک ہی اُونٹ چھوڑ گیا ہے اُس پر ہم پانی لادتے ہیں آپ نے فرمایا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لے رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے[2] یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

بَابُ ۲۴۳ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا

باب محصب کی رات میں یا اور کسی وقت میں عمرہ کرنا

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَوْلَا اَنِّي اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَظَلَّنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفُضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَاْسَكِ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے باپ عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے اُس وقت نکلے کہ ذی الحجہ کا چاند آن پہنچا تھا آپ نے فرمایا تم میں جو حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرے کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے اور میں اگر اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو میں بھی عمرے ہی کا احرام باندھتا حضرت عائشہ رضی اللہ نے کہا تو ہم میں کسی نے عمرے کا احرام باندھا کسی نے حج کا اور میں نے بھی عمرے کا احرام باندھا تھا تو عرفہ کا دن سر پر آن لگا اور میرا حیض تمام نہیں ہوا تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا

[1] یہ ابن جریج کا کلام ہے نہ عطا کا دوسری روایت میں امام بخاری کے اس عورت کا نام ام سنان مذکور ہے بعضوں نے کہا وہ ام سلیم تھی جیسے ابن حبان کی روایت میں ہے اور نسائی نے نکالا کہ بنی اسد کی ایک عورت ام معقل نے کہا میں نے حج کا قصد کیا لیکن میرا اُونٹ بیمار ہو گیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کر لے رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اگر یہ عورت ام سنان تھی تو اس کے بیٹے کا نام شاید سنان ہوگا اور اگر ام سلیم تھی تو اس کا بیٹا ہی کوئی ایسا نہ تھا جو حج کے قابل ہوتا ایک انسؓ تھے وہ صغیر سن تھے اور شاید ان کے خاوند ابوطلحہ کا بیٹا مراد ہو وہ بھی گویا ام سلیم کا بیٹا ہوا کیوں کہ ابوطلحہ ام سلیم کے خاوند تھے ۱۲ منہ

وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي۔

بَابُ ۲۴۶ عُمْرَةِ التَّنْعِيْمِ۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً سَمِعْتُ عَمْرًا كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ وَاَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو ایسا کر عمرے کو چھوڑ دے اور سر کھول ڈال کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے (میں نے ایسا ہی کیا) جب محصب کی رات آئی تو آپ نے عبدالرحمٰن (میرے بھائی) کو میرے ساتھ کر کے تنعیم کو بھیجا میں نے اس عمرے کے بدل (جس کو توڑ ڈالا تھا) دوسرا عمرہ کیا۔

باب تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا[1]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عمرو بن اوس سے سُنا اُن سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ حضرت عائشہؓ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر لے جائیں اور تنعیم سے ان کو عمرہ کرا لائیں سفیان بن عیینہ نے کبھی یوں کہا میں نے عمرو بن دینار سے سُنا کبھی یوں کہا میں نے کئی بار اس حدیث کو عمرو سے سُنا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے اُنہوں نے حبیب معلم سے اُنہوں نے عطا بن ابی رباح سے اُنہوں نے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طلحہ کے اور کسی کے ساتھ قربانی نہ تھی اور (انہی دنوں) حضرت علی بھی یمن سے تشریف لائے اُن کے ساتھ قربانی بھی تھی اُنہوں نے کہا میں نے تو اُسی کا احرام باندھا جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[1] یہ خاص حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کیا تھا باقی کسی صحابی سے منقول نہیں کہ اس نے عمرے کا احرام تنعیم سے جا کر باندھا ہو نہ آنحضرتؐ نے کبھی ایسا کیا امام ابن قیم نے زاد المعاد میں ایسا ہی کہا جب حضرت عائشہؓ نے بحکم نبوی ایسا کیا تو اس کا مشروع ہونا ثابت ہو گیا اگرچہ اس میں شک نہیں کہ عمرے کے لیے بھی خاص اپنے ملک سے سفر کر کے جانا افضل اور اعلیٰ ہے اور سلف کا اس میں اختلاف ہے کہ ہر سال ایک عمرے سے زیادہ کر سکتے ہیں یا نہیں امام مالک نے ایک سے زیادہ کرنا مکروہ جانا ہے اور جمہور علماء نے ان کا خلاف کیا ہے اور امام ابوحنیفہ نے عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق میں عمرہ کرنا مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ اس روایت کے مخالف ہے جو امام احمد اور مسلم نے نکالی اس میں یہ ہے کہ قربانی آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ تھی ۱۲ منہ

أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحَجَّةِ وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا فَقَالَ أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ۔

باندھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں اپنے اصحاب کو (مکہ میں پہنچ کر) یہ اجازت دے دی تھی کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں بیت اللہ (اور صفا مروہ کا) طواف کر کے بال کترائیں اور احرام کھول ڈالیں پر جس کے ساتھ قربانی ہو وہ احرام نہ کھولے اس پر اصحاب کہنے لگے کیا ہم (حج کے لیے) منیٰ کو جائیں اور ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو[2]۔ یہ خبر آپ کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور جو قربانی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا خیر حضرت عائشہؓ کو حیض آگیا[3] انہوں نے حج کے سب کام کیے فقط خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا جب وہ حیض سے پاک ہوئیں اور طواف کر چکیں تو کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ سب لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے گھر کو جا رہے ہیں اور میں فقط حج ہی کر کے آپ نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ تنعیم تک اُن کے ساتھ جاؤ اُنہوں نے حج کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا اور ایسا ہوا کہ سراقہ بن مالک بن جعشم آپ سے اُس وقت ملا جب آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار رہے تھے اس نے پوچھا کیا یہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر دینا خاص آپ کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے[4]۔

بَابُ ۲۴۵ الْاِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

باب حج کے بعد عمرہ کرنا اور قربانی نہ دینا[5]

[1] انہوں یوں لبیک پکاری تھی لبیک بما اہل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا لبیک بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے حضرت علی کو یہ حکم دیا کہ وہ احرام نہ کھولیں اور قربانی میں ان کو شریک کر لیا ۱۲ منہ [2] یعنی جماع کر کے ایک دو ہی دن گزرے ہوں ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں ہے کہ سرف ہی میں ان کو حیض آگیا مکہ پہنچنے سے پہلے ابن حزم نے کہا تیسری تاریخ کو اُن کو حیض آیا ہفتہ کے دن اور اسی دن دسویں تاریخ کو پاک ہوئیں مجاہد نے کہا عرفہ کے دن پاک ہوئیں اور شاید عرفہ کے دن پاک ہوئی ہوں گی لیکن پوری پاکی اور غسل وغیرہ دسویں تاریخ کو ہوا ہو اس صورت میں اختلاف نہ رہے گا ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ [4] یزید کی روایت میں یوں ہے کیا یہ حکم خاص ہمارے لیے ہے امام مسلم کی روایت میں یوں ہے سراقہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا اور دو بار فرمایا عمرہ حج میں ہمیشہ کے لیے شریک ہو گیا نووی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا درست ہوا اور جاہلیت کا قاعدہ ٹوٹ گیا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قران یعنے حج اور عمرے کو جمع کرنا درست ہوا ۱۲ منہ [5] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ تمتع جس میں قربانی ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَرْدَفَهَا فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِهَا فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی کہا مجھ کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) اس وقت نکلے جب ذیحجہ کا چاند آن پہنچا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا جس کا جی چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے تو عمرے کا احرام باندھے اور میں اگر قربانی نہ لاتا تو عمرے ہی کا احرام باندھتا خیر بعضوں نے عمرے کا احرام باندھا بعضوں نے حج کا اور میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا لیکن مکہ پہنچنے سے پہلے مجھ کو حیض آیا عرفہ کا دن آگیا میں حیض ہی میں تھی آخر میں نے اس کا شکوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال کنگھی کرلے اور حج کا احرام باندھ لے میں نے ایسا ہی کیا جب محصب کی رات ہوئی تو آنحضرت صلعم نے عبدالرحمٰن کو میرے ساتھ کر کے مجھ کو تنعیم بھیجا عبدالرحمٰن نے مجھ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا میں نے اگلے عمرے کے بدل دوسرے عمرے کا احرام باندھا اللہ نے (اپنے فضل سے) مجھ کو حج بھی کرا دیا عمرہ بھی نہ مجھے قربانی دینا پڑی نہ خیرات نہ روزے رکھنا پڑے

بَابٌ ۲۴۶ اَجْرُ الْعُمْرَةِ عَلٰى قَدْرِ النَّصَبِ۔

باب عمرے میں جتنی تکلیف ہو اتنا ثواب ہے

۳۷۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے قاسم بن محمد سے اور عبداللہ بن عون نے اس حدیث کو ابراہیم نخعی سے بھی روایت

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں حج سے پہلے عمرہ کرے اور جو لوگ حج کے مہینوں میں سارے ذیحجہ کو شامل رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذیحجہ میں حج کے بعد بھی عمرہ کرے تو وہ بھی تمتع ہے اور اس میں قربانی یا روزے واجب ہیں وہ اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے قربانی کی تھی جیسے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنی بی بیوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے قربانی دی اور شاید حضرت عائشہ رضی اللہ کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو ۱۲ منہ

قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِيلَ لَهَا انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي ثُمَّ ائْتِينَا بِمَكَانِ كَذَا وَلٰكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ۔

بَابُ ۲۴۷ الْمُعْتَمِرُ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا سَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الْهَدْيُ فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَأْنُكِ قُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا

کیا انہوں نے اسود سے قاسم اور اسود دونوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ تو دو دو نیکیاں لے کر جا رہے ہیں اور میں ایک ہی نیکی لے کر جاؤں آپ نے فرمایا ٹھہر جا جب تو حیض سے پاک ہو تو تنعیم کو جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر فلاں جگہ آن کر ہم سے مل جائیو مگر بات یہ ہے ثواب تو اتنا ہی ملے گا جتنا تو خرچ کرے یا جتنی تو تکلیف اٹھائے[1]

باب (حج کے بعد) عمرہ کرنے والا عمرے کا طواف کر کے مکہ سے چل کھڑا ہو تو طواف وداع کی ضرورت ہے یا نہیں

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم حج کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں حج کے آداب کے ساتھ مدینہ سے) نکلے تو ہم سرف میں اترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا دیکھو جس کے ساتھ قربانی نہ ہو اور وہ حج کو عمرہ کر دینا چاہے تو کر دے البتہ جس کے ساتھ قربانی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے کئی مقدور والوں کے ساتھ قربانی تھی ان کو تو یہ نہ ہو سکا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا روتی کیوں ہے میں نے کہا آپ نے اپنے اصحاب کو جو فرمایا میں نے سنا لیکن میں عمرہ کیونکر کر سکتی ہوں آپ نے پوچھا کیوں میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی آپ نے فرمایا ہرج کیا ہے تو بھی آخر آدم کی بیٹی ہے جو اور بیٹیوں کی قسمت میں لکھا گیا ہے وہی تیری بھی قسمت میں تو اپنی حج پر قائم رہ شاید اللہ عمرہ بھی تجھے نصیب کرے حضرت عائشہ نے کہا میں حج میں رہی جب ہم

[1] ابن عبد السلام نے کہا یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے بعضی عبادتوں سے تکلیف اور مشقت کم ہوتی ہے لیکن ثواب زیادہ ہوتا ہے جیسے شب قدر میں عبادت کرنا رمضان کی کئی راتوں کی عبادت کرنے سے ثواب میں زیادہ ہے یا فرض نماز یا فرض زکوٰۃ کا ثواب نفل نمازوں اور نفل صدقوں سے بہت زیادہ ہے ۱۲ منہ

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرْكُمَا هٰهُنَا فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ فَرَغْتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادَى بِالرَّحِيْلِ فِي أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

بَابٌ ۲۴۸ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ يَعْنِيْ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوْقِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِيْ أَنْ أَصْنَعَ فِيْ عُمْرَتِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَّوَدِدْتُ أَنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ الْوَحْيَ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيْطٌ وَّأَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيْطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوْقِ عَنْكَ

حج سے فراغت کرکے) منیٰ سے چلے محصب میں اُترے تو آپ نے عبدالرحمٰن کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لے کر حرم کی سرحد کے پار جا وہ وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے گی پھر تم دونوں بھائی بہن طواف سے فراغت کر لو میں یہاں تمہارا منتظر ہوں ہم آدھی رات کو لوٹ کر آئے آپ نے فرمایا فراغت ہوئی میں نے کہا جی ہاں تب آپ نے کوچ پکارا لوگ چل کھڑے ہوئے[1] وہ لوگ بھی چلے جو صبح کی نماز سے پہلے طواف الوداع کر چکے تھے پھر آپ بھی مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

باب عمرے میں بھی اُنہی کاموں کا پرہیز ہے جن کا حج میں پرہیز ہے۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے عطا نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلی بن امیہ نے اُنہوں نے اپنے باپ سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا آپ جعرانہ میں تھے ایک جبہ پہنے ہوئے اس پر خوشبو یا زردی کا نشان تھا اس نے پوچھا عمرے میں آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں میں کیا کروں اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی اتاری لوگوں نے ایک کپڑا آپ کو اُڑھا دیا اور مجھے آرزو تھی کہ میں وحی اُترتے ہوئے آپ کو دیکھوں حضرت عمرؓ نے مجھ کو بلایا کہنے لگے تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی اُترتے ہوئے دیکھو میں نے کہا ہاں انہوں نے کپڑے کا ایک کنارہ اٹھایا میں نے آپ کو دیکھا آپ خرانٹے لے رہے تھے میں سمجھتا ہوں جیسے کوئی اُونٹ خرانٹے لیتا ہے خیر جب وحی اُترنا موقوف ہوا تو آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جو عمرے کا حال پوچھتا تھا ایسا کر اپنا جبہ اتار ڈال اور خوشبو کا نشان دھو ڈال اور (زعفران کی

[1] حافظ نے کہا اس روایت میں غلطی ہو گئی ہے صحیح یوں ہے لوگ چل کھڑے ہوئے پھر آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا امام مسلم اور ابوداؤد کی روایت میں ایسا ہی کیا ۱۲ منہ

وَاتَّقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ

۲۷۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَلَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا زَادَ سُفْيَانُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

بَابٌ ۲۴۹ مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زردی صاف کر اور جیسے حج میں کرتا ہے ویسا ہی عمرے میں بھی کر

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تھیں اُن دنوں میں کم سن تھا بتلاؤ تو اللہ تعالیٰ جو (سورہ بقرہ میں) فرماتا ہے صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اُن میں پھرنے سے وہ گناہ گار نہ ہوگا اس کا مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی صفا مروہ کا پھیرا نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں حضرت عائشہ نے کہا نہیں ہرگز نہیں اگر یہ مطلب ہوتا جو تو کہتا ہے تو قرآن میں یوں اُترتا تو ان میں پھیرا نہ کرنے سے وہ گنہگار نہ ہوگا بات یہ ہے کہ یہ آیت انصاری لوگوں کے باب میں اُتری وہ مناۃ بت کے نام کا احرام باندھا کرتے تھے جو قدید کے مقابل رکھا تھا وہ صفا مروہ کا پھیرا بُرا سمجھتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کو پوچھا اس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اُتاری صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے وہ ان کا پھیرا کرنے سے گناہ گار نہ ہوگا سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام سے اتنا اور بڑھایا جو کوئی صفا اور مروے کا پھیرا نہ کرے تو اللہ اس کا حج پورا نہ کرے گا۔

باب عمرہ کرنے والا احرام سے کب نکلتا ہے[1]

اور عطاء بن ابی رباح نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی[2] کہ آنحضرت صلی

[1] ابن بطال نے کہا میں تو علماء کا اختلاف اس باب میں نہیں جانتا کہ عمرہ کرنے والا اس وقت حلال ہوتا ہے جب طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے مگر ابن عباسؓ سے ایک شاذ قول منقول ہے کہ صرف طواف کرنے سے حلال ہو جاتا ہے اور اسحاق بن راہویہ امام بخاری کے اُستاد نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور امام بخاری نے یہ باب لاکر ابن عباسؓ کے مذہب کی طرف اشارہ کیا اور قاضی عیاض نے بعض اہل علم سے یہ نقل کیا ہے کہ عمرہ کرنے والا جہاں حرم میں پہنچا وہ حلال ہوگیا گو طواف اور سعی نہ کرے ۱۲ منہ

[2] یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جو باب عمرۃ التنعیم میں موصولاً گذر چکا ہے ۱۲ منہ

أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ حَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ قَالَ بَشِّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحاب کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کرڈالیں اور (بیت اللہ صفا مروہ کا) طواف کرکے بال کترائیں احرام سے نکل جائیں

ہم سے اسحاق بن ابراہیم[۱] نے بیان کیا اُنھوں نے جریر سے اُنھوں نے اسمٰعیل سے اُنھوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا جب آپ مکہ پہنچے تو طواف کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا اور آپ صفا مروہ پر تشریف لے گئے ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور ہم آپ پر آڑ کیے ہو وے تھے ایسا نہ ہو کوئی مکہ والا (کافر) آپ کو تیر لگائے میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آپ کے کعبے کے اندر بھی گئے تھے اُنھوں نے کہا نہیں پھر اس نے کہا اچھا بیان کرو آپ نے خدیجہ رضؓ کے لیے کیا فرمایا تھا اُنھوں نے کہا یہ فرمایا کہ خدیجہ کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں غل شور ہے نہ کوئی تکلیف

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے عمرو بن دینار سے اُنھوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر کوئی شخص عمرے میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا مروہ کا پھیرا نہ کرے وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) مکہ میں تشریف لائے بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کے پھیرے کیے سات بار اور تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی ہے عمرو بن دینار نے کہا ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا اُنھوں نے کہا اپنی عورت سے صحبت نہیں کر سکتا جب تک صفا مروہ کا پھیرا نہ کرے۔

---

[۱] یعنی اسحاق بن راہویہ مجتہد مشہور ۱۲ منہ

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس بطحا، میں حاضر ہوا آپ وہاں اُترے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کیا تو حج کے ارادے سے آیا میں نے کہا جی آپ نے فرمایا تو نے لبیک میں کیا کہا میں نے کہا لبیک اُسی احرام کے جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اب بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرے پھر احرام کھول ڈال میں نے کعبے کا طواف کیا اور صفا مروہ کا پھر قیس قبیلے کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں پھر حج کا احرام باندھا میں لوگوں کو ایسا ہی کرنے کا فتویٰ دیتا رہا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ آیا انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ حج اور عمرہ پورا کرنے کا ہم کو حکم دیتی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو لیں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہونچ لی۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن وہب نے کہا ہم کو عمرو نے خبر دی انہوں نے ابوالاسود سے ان سے عبداللہ نے بیان کیا جو اسماء بنت ابی بکر کے غلام تھے وہ اسماء سے سنتے جب وہ حجونؓ (پہاڑ) پر گذرتیں تو یہ کہتیں حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت بھیجے ہم اُن کے ساتھ اس جگہ اُترے ان دنوں ہم ہلکے پھلکے تھے ہمارے پاس سواریاں کم تھیں توشے بھی کم تھے تو میں اور میری بہن عائشہؓ اور زبیر اور فلاں فلاں نے (حج کو فسخ

ـــــــ
سلہ حجون ایک پہاڑ ہے مشہور مکہ میں جنۃ المعلیٰ کے پاس مکہ کو جانیوالے کے بائیں ہاتھ پر پڑتا ہے اور جو مکہ سے منیٰ کو جائے اس کے داہنے ہاتھ پر ۱۲ منہ فتح

مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ۔

بَابُ ۲۵۰ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

بَابُ ۲۵۱ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ۔

بَابُ ۲۵۲ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ

کر کے) عمرہ کیا ہم لوگ کعبے کو چھوتے ہی (طواف کرتے ہی) احرام سے نکل گئے پھر تیسرے پہر کو ہم نے حج کا احرام باندھا

باب جب کوئی حج یا عمرے یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو ہر چڑھائی پر تین تکبیریں کہتے (تین بار اللہ اکبر) پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف بھاتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کی بندگی کرنے والے اس کو سجدہ کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنیوالے اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی کمک کی اور کافروں کی فوجوں کو بھگا دیا۔

باب جو حاجی مکہ میں آئیں اُن کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا)

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو عبدالمطلب کی اولاد میں سے کئی لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا آپ نے اُن میں سے ایک کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور دوسرے کو پیچھے۔

باب مسافر کا صبح کو اپنے گھر میں آنا

ہم سے احمد بن حجاج شیبانی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ۔

سے اُنھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب (مدینہ سے) مکہ کو روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے اور جب (مدینہ کو) لوٹ کر آتے تو ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں نماز پڑھتے پھر رات کو وہیں رہ جاتے صبح تک

بَابُ ۲۵۳ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ۔

باب شام کو گھر میں آنا

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے اُنھوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُنھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آتے یا صبح کو آتے یا شام کو (زوال سے لے کر غروب تک۔

بَابُ ۲۵۴ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ۔

باب جب آدمی اپنے شہر میں آئے تو رات کو گھر میں نہ جائے

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے محارب بن دثار سے اُنھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر سے) رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۲۵۵ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

باب جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو سواری کو تیز کرنا

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید طویل نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر آتے تو مدینہ کی چڑھائیاں دیکھتے[1] اور اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کوئی جانور ہوتا تو اس کو ایڑ لگاتے امام بخاری نے کہا حارث بن عمیر نے حمید سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا مدینہ کی محبت سے

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر سے

[1] حدیث میں درجات ہے یعنے بلند رستے بعضی روایتوں میں دوحات ہے یعنے مدینہ کے درخت بعضے روایتوں میں جدرات ہے یعنے مدینہ طیبہ کی دیواریں ۱۲ منہ

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتٍ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث اس میں بجائے چڑھائیوں کے دیواریں ہیں اسمٰعیل کی طرح حارث بن عمیر نے بھی اس کو روایت کیا۔

بَابٌ ۲۵۶ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اور گھروں میں دروازوں سے آؤ

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَجَاءُوا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَلٰكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ فَكَأَنَّهُ عُيِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء سے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت (گھروں میں دروازوں سے آؤ) ہم انصاری لوگوں کے باب میں اتری وہ جب حج کر کے آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے نہ گھستے بلکہ گھروں کی پشت کی طرف سے ایک انصاری آدمی کہیں گھر کے دروازے سے گھس آیا[1] تو اس کو لعنت ملامت ہونے لگی اس وقت یہ آیت اتری یہ کوئی نیکی نہیں کہ گھروں میں پشت کی طرف سے آؤ نیکی تو یہ ہے کہ گناہ سے بچو اور گھروں میں دروازوں سے گھسو

بَابٌ ۲۵۷ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

باب سفر بھی گویا ایک قسم کا عذاب ہے[2]

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفر کیا ہے گویا ایک قسم کا عذاب ہے آدمی کو کھانا پانی سونا (آرام کے ساتھ) نہیں ملتا اس لیے جب کوئی اپنا کام پورا کر چکے تو (سفر سے) جلدی اپنے گھر والوں میں لوٹ آئے[3]۔

---

[1] اس کا نام قطبہ تھا عامر کا بیٹا انصاری جیسے ابن خزیمہ اور حاکم کی روایت میں اس کی صراحت ہے بعضوں نے کہا اس کا نام رفاعہ بن تابوت تھا ۱۲ منہ

[2] ابن منیر نے کہا اس باب کو لا کر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ گھر میں رہنا مجاہدے سے افضل ہے حافظ نے کہا اس پر اعتراض ہے اور شاید امام بخاری کا مقصود یہ ہو کہ حج اور عمرے سے فارغ ہو کر آدمی اپنے گھر روانہ ہونے میں جلدی کرے ۱۲ منہ

[3] ابن عبدالبر نے کہا بعضی ضعیف روایتوں میں اتنا زیادہ ہے کہ اپنے گھر والوں کے لیے کچھ تحفہ لیتا آئے اگر کچھ نہ ملے تو ایک پتھر ہی سہی یعنے چقماق کا پتھر اور یہ زیادت منکر ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۲۵۸ الْمُسَافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ.

۲۹۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۲۵۹ الْمُحْصَرِ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ وَقَالَ عَطَاءٌ الْإِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ.

بَابُ ۲۶۰ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ.

۲۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مسافر جب جلد چلنے کی کوشش کر رہا ہو اور اپنے گھر میں شتابی پہنچنا چاہے تو کیا کرے

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے کہا میں کے رستے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا ان کو صفیہ بنت ابی عبید (اپنی بی بی) کی سخت بیماری کی خبر آئی وہ بہت تیز چلے جب شفق ڈوبنے لگی تو سواری سے اُترے اور مغرب عشا کی نماز ملا کر پڑھی پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تو مغرب کی نماز میں دیر کرتے اور مغرب عشا کو ملا کر پڑھ لیتے

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان

باب محرم کے روکے جانے اور شکار کا بدلہ دینے کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی ہو سکے وہ بھیجو اور اپنا سر اس وقت تک منڈاؤ (احرام نہ کھولو) جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ لگے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا جو چیز روکے اس کا یہی حکم ہے[1]۔

باب عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فساد کے وقت (حجاج ظالم کے زمانہ میں) مکہ کو عمرہ کرنے کے لیے چلے تو کہنے لگے اگر میں کعبے میں جانے سے روکا گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگوں

[1] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابوعبداللہ حصوراً لا یاتی النساء یعنے سورہ آل عمران میں جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق میں حصوراً کا لفظ آیا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ عورتوں کی طرف اس کا خیال نہ ہوگا اور چونکہ حصور اور احصار کا مادہ ایک ہی ہے اس لیے امام بخاری نے حصور کی تفسیر یہاں بیان کر دی یہ تفسیر طبری نے سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد سے نقل کی ۱۲ منہ

فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

۲۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَاْنُهُمَا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَهْدٰى وَكَانَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافًا وَّاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ۔

نے کیا تھا تو انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جس سال حدیبیہ میں رو کے گئے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے اُن سے عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبداللہ نے بیان کیا اُن دونوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس زمانہ میں گفتگو کی جب عبداللہ بن زبیرؓ پر حجاج کا لشکر آیا تو کہنے لگے اس سال حج نہ کرو تو کیا نقصان ہے ہم ڈرتے ہیں کہیں تم کعبے سے روک نہ دیئے جاؤ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) مکہ کی طرف روانہ ہوئے قریش کے کافروں نے آپ کو بیت اللہ میں جانے سے روکا آخر آپ نے اپنی قربانی کا نحر کیا اور سر منڈا ڈالا عبداللہ نے کہا میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا اگر خدا کو منظور ہے میں تو جاتا ہوں پھر اگر کسی نے کعبے سے مجھ کو نہ روکا تب تو میں طواف کر لوں گا ورنہ اگر روکا گیا تو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں آپ کے ساتھ تھا ویسا ہی میں بھی کروں گا آخر انہوں نے ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا تھوڑی دیر چلے پھر کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں یکساں ہے[1] تم گواہ رہنا میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اُوپر واجب کر لیا پھر اُن کا احرام دسویں تاریخ ہی کھلا وہ قربانی لے گیے تھے وہ کہتے تھے (پورا) احرام اس وقت کھلتا ہے جب مکہ میں جا کر ایک طواف (یعنی طواف الزیارۃ) کرے

[1] یعنی احصار کی صورت میں دونوں کا حکم یکساں ہے یا تو مکہ میں قربانی بھیج دے وہ یوم النحر کو اس کی طرف سے ذبح کی جائے اور یا وہیں قربانی کر دے سر منڈائے یا بال کترائے ایسا احصار عام ہے دشمن کی وجہ سے حنفیہ کا یہی قول ہے اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک احصار صرف دشمن سے ہوگا اور بیمار کا احرام قائم رہے گا اگر حج کا موسم گذر جائے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے ۱۲ منہ

٣٩٤۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ بِهٰذَا۔

مجھ سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے عبد اللہ بن عمرؓ کے بعضے بیٹوں نے ان سے کہا اس سال تم ٹھہر جاؤ (تو اچھا ہے)

٣٩٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔

ہم سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حدیبیہ کے سال مکہ میں جانے سے) روکے گئے آپ نے (حدیبیہ میں) اپنا سر منڈایا اور اپنی عورتوں سے صحبت کی اور قربانی کو نحر کیا پھر سال آیندہ (دوسرا) عمرہ کیا[1]

بَابُ الْإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

باب حج سے روکے جانے کا بیان[2]

٣٩٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے تھے اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے (آپ کی سنت پر عمل کرے) آپ نے (جب روکے گئے) تو بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا پھر کسی چیز کا پرہیز نہ رہا دوسرے سال حج کرے[3] اور قربانی دے یا اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو روزے رکھے یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ایسی ہی مروی ہے۔

---

[1] اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے اگلے عمرے کی قضا کی بلکہ آپ نے سال آیندہ نیا عمرہ کیا اور بعضوں نے کہا کہ احصار کی حالت میں اس حج یا عمرے کی قضا واجب ہے اور آپ کا یہ عمرہ اگلے عمرے کی قضا کا تھا ۱۲ منہ [2] حالاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو احصار ہوا تھا وہ صرف عمرے سے تھا لیکن علماء نے حج کا بھی عمرے پر قیاس کر لیا ہے اور ابن عمرؓ کا بھی مطلب یہی ہے کہ آپ نے جیسا عمرے سے احصار کی صورت میں عمل کیا تم حج سے احصار ہونے میں بھی اسی پر چلو ۱۲ منہ [3] بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابن عمرؓ کے نزدیک حج یا عمرے کے احرام میں شرط لگانا درست نہ تھا شرط لگانا یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت یوں کہہ لے کہ یا اللہ میں جہاں رک جاؤں تو میرا احرام وہیں کھل جائے گا جمہور صحابہ اور تابعین نے اس کو جائز رکھا ہے اور امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۲۶۲ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

۳۹۷ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ۔

۳۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ الْعُمَرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِيْنَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهُ وَحَلَقَ رَاْسَهُ۔

بَابُ ۲۶۳ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّمَا الْبَدَلُ عَلٰى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ فَاَمَّا مَنْ حَبَسَهُ عُذْرٌ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ وَاِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَهُ اِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَبْعَثَ وَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ

باب جب آدمی روکا جائے تو پہلے قربانی نحر کرے پھر سر منڈائے

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جس سال عمرے سے روکے گئے) پہلے نحر کیا پھر سر منڈایا اپنے اصحاب کو بھی ایسا ہی حکم دیا۔

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بدر شجاع بن ولید نے خبر دی انہوں نے عمر بن محمد عمری سے انہوں نے کہا نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر اور سالم بن عبد اللہ بن عمر دونوں نے اپنے باپ سے گفتگو کی (کہ اس سال حج کو نہ جاؤ) انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کی نیت سے نکلے قریش کے کافروں نے ہم کو بیت اللہ میں جانے سے روک دیا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹوں کو نحر کر ڈالا اور سر منڈایا[1]

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے روکے گئے شخص پر قضا لازم نہیں شبل بن عباد سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا قضا اس پر لازم ہے جو عورت سے صحبت کر کے اپنا حج توڑے لیکن جس کو کوئی عذر ہو جائے دشمن روکے یا اور کچھ (بیماری) تو وہ احرام کھول ڈالے اور قضا نہ کرے اور اگر اس کے ساتھ قربانی ہو اور اس کو حرم میں نہ بھیج سکے تو وہیں نحر کر دے اور اگر حرم تک بھیج سکتا ہے تو جب تک

[1] اس حدیث سے جمہور علماء کے قول کی تائید ہوتی ہے جو کہتے ہیں احصار کی صورت میں جہاں احرام کھولے وہیں قربانی کرے خواہ حل میں ہو یا حرم میں اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں قربانی حرم میں بھیج دی جائے اور جب وہ وہاں ذبح ہو لے اس وقت احرام کھولے ۱۲ منہ

الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهٗ يَنْحَرُ هَدْيَهٗ وَ
يَحْلِقُ فِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَآءَ عَلَيْهِ لِاَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ
نَحَرُوْا وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ
وَقَبْلَ اَنْ يَّصِلَ الْهَدْيُ اِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ
يُذْكَرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا
اَنْ يَّقْضُوْا شَيْئًا وَّلَا يَعُوْدُوْا لَهٗ وَالْحُدَيْبِيَةُ
خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ
عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ اِنْ
صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ
مِّنْ اَجْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ
بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
نَظَرَ فِيْ اَمْرِهٖ فَقَالَ مَآ اَمْرُهُمَآ اِلَّا وَاحِدٌ
فَالْتَفَتَ اِلٰٓى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَآ اَمْرُهُمَآ اِلَّا وَاحِدٌ
اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ
طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَّرَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِئٌ
عَنْهُ وَاَهْدٰى۔

بَابٌ ۲۶۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ
صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ وَّهُوَ مُخَيَّرٌ فَاَمَّا

قربانی وہاں نہ پہنچے اس کا احرام نہیں کھول سکتا اور امام مالک
وغیرہ نے کہا[1] جب وہ رک جائے تو جہاں کہیں چاہے وہیں قربانی
نحر کر دے اور سر منڈا ڈالے اور اس پر قضا لازم نہیں کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حدیبیہ میں نحر کیا اور
وہیں سر منڈایا اس سے پہلے کہ وہ طواف کریں اور قربانی بیت اللہ
کو پہنچے پھر کسی روایت میں اس کا ذکر نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان میں سے کسی کو قضا کا حکم دیا ہو یا دہرانے کا اور حدیبیہ حرم
کی حد سے باہر تھی

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام
مالک نے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
جب فساد کے وقت (حجاج کے زمانہ میں) عمرے کی نیت سے
مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے کہا دیکھو اگر کہیں میں بیت اللہ
جانے سے روکا گیا تو ہم ایسا ہی کریں گے جیسے ہم نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا پہلے انہوں نے صرف عمرے
کا احرام باندھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی حدیبیہ کے سال صرف عمرے کا احرام باندھا تھا پھر انہوں
نے سوچا اور کہنے لگے عمرہ اور حج دونوں یکساں ہیں اور اپنے ساتھیوں
کی طرف دیکھ کر کہا عمرہ اور حج یکساں ہیں تم گواہ رہنا میں نے
عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا پھر دونوں کے
لیے ایک ہی طواف کیا اور اس کو کافی سمجھا[2] اور قربانی بھی ساتھ لیگئے تھے

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو کوئی تم میں سے
بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے
روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی دے روزے تین دن

۱۔ وغیرہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں ۱۲ منہ ۲۔ جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے ۱۲ منہ

الصَّوْمُ فَثَلٰثَةُ اَيَّامٍ ؛

۴۰۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَعَلَّكَ اٰذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ

بَابُ ۲۶۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ صَدَقَةٍ وَهِيَ اِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ ؛

۴۰۱ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى اَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ اَوْ قَالَ احْلِقْ قَالَ فِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِنْ رَأْسِهٖ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ اَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ

بَابُ ۲۶۶ الْاِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

۴۰۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ۔

تک رکھنا چاہئیں ؎۱

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید بن قیس سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کعبؓ سے فرمایا شائد جوؤں نے تجھ کو تکلیف دے رکھی ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا تو اپنا سر منڈا ڈال اور تین دن روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلادے یا ایک بکری کی قربانی کر۔

باب اسی آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا حکم دیا اس سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ؎۲

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن سلیمان مکی نے کہا مجھ سے مجاہد نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا ان سے کعب بن عجرہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس ٹھہرے میرے سر سے ٹپ ٹپ جوئیں گر رہی تھیں آپؐ نے فرمایا جوؤں نے تجھ کو تکلیف دے رکھی ہے میں نے کہا جی آپؐ نے فرمایا سر منڈا ڈال کعبؓ نے کہا میرے باب میں ہی یہ آیت اتری فَمَنْ كَانَ مَرِيضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِنْ رَأْسِهٖ اخیر تک پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تین روزے رکھ یا ایک فرق (تین صاع) اناج چھ فقیروں کو بانٹ دے یا جو میسر ہو قربانی کر۔

باب فدیہ میں ہر فقیر کو آدھا صاع دے ؎۳

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے انہوں نے عبداللہ بن معقل سے انہوں نے کہا میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا میں نے ان سے

؎۱ قرآن میں مطلق روزوں کا ذکر ہے حدیث نے اس کی تفسیر کر دی ۱۲ منہ ؎۲ قرآن میں مطلق صدقہ کا ذکر ہے حدیث نے اس کی تفسیر کر دی ۱۲ منہ ۔

؎۳ امام ابو حنیفہؒ نے کہا گیہوں کا آدھا آدھا صاع دے اور کھجور وغیرہ کا ایک ایک صاع حدیث سے ان کا قول رد ہوتا ہے ۔ ۱۲ منہ ؛

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً حُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ۔

پوچھا فدیہ جس کا ذکر قرآن میں ہے کیا ہے انہوں نے کہا یہ آیت خاص میرے باب میں اُتری مگر اُس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے ہُوا یہ کہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لائے اور جوؤں کا یہ حال تھا گر رہی تھیں منہ پر گری آتی تھیں آپنے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تجھے ایسی بیماری ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں یا تیری تکلیف اس حد کو پہنچ گئی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں تجھ کو ایک بکری کا مقدور ہے۔ میں نے عرض کیا جی نہیں آپنے فرمایا تو تین روزے رکھ ڈال یا چھ فقیروں کو آدھا آدھا صاع اناج دیدے

بَابٌ ٢٦٧ اَلنُّسُكُ شَاةٌ

باب نسک سے مراد (قرآن میں) بکری ہے [1]

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَاَنَّهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهُ اَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ اَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ اَوْ يُهْدِيَ شَاةً اَوْ يَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ۔

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے روح نے کہا ہم سے شبل بن عباد مکی نے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دیکھا۔ اس قدر جوئیں اُن کے سر میں ہوگئیں تھیں کہ منہ پر گری آتی تھیں آپ نے فرمایا کیا ان جوؤں سے تجھ کو تکلیف ہے۔ کعبؓ نے کہا جی ہاں آپنے فرمایا اچھا سر منڈا ڈال اُس وقت آپ حدیبیہ میں تھے۔ لوگوں کو ابھی یہ نہیں معلوم ہُوا تھا۔ کہ وہ حدیبیہ میں رہجائیں گے اُن کو مکے جانے کی اُمید تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت اُتاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبؓ کو یہ حکم دیا کہ ایک فرق (تین صاع) اناج چھ فقیروں کو دیدے یا ایک بکری کو قربانی کرے یا تین دن روزے رکھے۔

اور محمد بن یوسف سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ہم سے ورقاء نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے ہم کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی انہوں نے کعب بن عجرہ رضی

[1] یعنی اسی آیت میں فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ہیں ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهٖ مِثْلَهٗ۔

بَابُ ۲۶۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا رَفَثَ۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

بَابُ ۲۶۹ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

بَابُ ۲۷۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا

عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دیکھا یہ حال تھا کہ منہ پر جوئیں گر رہی تھیں پھر یہی حدیث بیان کی۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا حج میں شہوت کی باتیں نہ کرنا چاہیے[1]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرے پھر شہوت کی بات منہ سے نہ نکالے نہ گناہ کرے تو وہ ایسا پاک صاف ہو کر لوٹے گا جیسا اُس دن تھا جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنا تھا[2]۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا حج میں گناہ اور جھگڑا نہ کرنا چاہیے[3]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرے اور شہوت کی فحش باتیں شہ کے نہ گناہ کرے وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسا پیدائش کے دن تھا۔

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا (سورۂ مائدہ میں) احرام کی حالت میں شکار نہ کرو[4] اور جو کوئی عمداً ایسا کرے تو جیسا جانور۔

---

[1] قرآن میں رفث کا لفظ ہے رفث کہتے ہیں جماع کو یا جماع کے متعلق شہوت انگیز باتیں کرنے کو اور فحش کلام کو ۱۲ منہ [2] بظاہر یہ نکلتا ہے۔ کہ ایسا حاجی تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ صغائر ہوں یا کبائر اور بعضے اہل علم کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [3] باب کی حدیث میں جھگڑے کا ذکر نہیں ہے۔ اس کے لئے امام بخاری نے آیت پر اکتفا کیا ۱۲ منہ [4] اس باب میں امام بخاری نے صرف آیت پر اکتفا کیا اور کوئی حدیث بیان نہیں کی کہ شاید اُن کو اپنی شرط کے موافق کوئی حدیث اس باب میں نہیں ملی ابن بطال نے کہا اس پر اکثر علما کا اتفاق ہے۔ کہ اگر محرم شکار کے جانور کو عمداً یا سہواً قتل کرے ہر حال میں اُس پر بدلہ واجب ہے اور اہل ظاہر نے سہواً قتل کرنے میں بدلہ واجب نہیں رکھا اور حسن اور مجاہد سے اُس کے بالعکس منقول ہے۔ اسی طرح اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ اُس کو اختیار ہے۔ چاہے بدلہ دے چاہے کفارہ دے ثوری نے کہا اگر بدلہ نہ پائے تو کھانا کھلائے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو روزے رکھے۔ ۱۲ منہ۔

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔

باب ۲۷ اِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَاَهْدٰى لِلْمُحْرِمِ اَكَلَهٗ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَاْسًا وَّهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ نَحْوُ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ مِثْلُ فَاِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا قِوَامًا يَعْدِلُوْنَ يَجْعَلُوْنَ لَهٗ عِدْلًا۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِیْ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَدُوًّا يَّغْزُوْهُ فَانْطَلَقَ النَّبِیُّ

مارے ویسا چوپایہ بدلہ میں دے دو معتبر آدمی اس کا فیصلہ کردیں یہ قربانی کے لئے کعبہ میں بھیج دیا جائے یا فقیروں کو کھانا کھلا کر گناہ کا اُتار کرے یا اُتنے روزے رکھے تاکہ اپنے کیئے کی سزا چکھے اللہ نے جو ہو چکا وہ تو معاف کردیا پھر جو ایسا کرے تو اُس سے اللہ بدلہ لے گا۔ اور اللہ زبردست ہے۔ بدلہ لینے والا لیکن احرام میں تم کو دریا کا شکار اور اُس کا کھانا تمہارے اور دُوسرے مسافروں کے فائدے کے لئے درست ہے۔ اور جنگل کا شکار جب تک تم احرام باندھے ہو تم پر حرام ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم اکٹھے کیئے جاؤگے۔

باب اگر بے احرام والا شکار کرے اور احرام والے کو تحفہ بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے۔ اور ابن عباس[1] رضہ اور انس رضہ نے کہا جو جانور شکار کا نہیں ہے۔ مثلاً اونٹ گائے مُرغی گھوڑا تو احرام والا اس کو ذبح کرسکتا ہے۔ قرآن میں جو عَدل کا لفظ ہے۔ اس کا معنے مثل یعنی برابر اگر عین کو زیر کرے یعنے عِدل تو اُس کا معنی ہموزن اور (سورۂ مائدہ میں) قیامًا للناس کا معنے اُن کا گزارہ[2] (سورۂ انعام میں) یَعْدِلُوْنَ کا معنے برابر کرتے ہیں۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے کہا میرے باپ ابو قتادہ حدیبیہ کے سال گئے وہ احرام نہیں باندھے تھے۔ اُن کے ساتھی احرام باندھے ہوئے تھے۔ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ایک دشمن

---

[1] ابن عباس رضہ کے اثر کو عبدالرزاق نے اور انس رضہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] حالانکہ قِيَامًا لِّلنَّاس کی تفسیر کو اس باب سے کوئی تعلق نہیں مگر چونکہ یہ آیت اُس آیت کے بعد واقع تھی۔ اور اُس میں بھی کعبے اور شہر حرام اور قلائد کا ذکر ہے۔ اس مناسبت سے قیامًا للناس کی تفسیر کردی مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کعبے کو ہزارہا آدمیوں کا گزارہ بنایا یعنی وہاں کے مجاور اور رہنے والے، کعبے کی بدولت سال بھر کی روٹی پیدا کرلیتے ہیں اگر کعبہ نہ ہوتا تو مکہ معظمہ کے سے ویران اور ناآباد ملک میں کوئی بھی نہ جاتا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَفِّعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ ۔

آپ سے لڑنا چاہتا ہے۔ ابو قتادہ نے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے میں بھی آپ کے اصحاب کے ساتھ تھا اتنے میں وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسے[1] میں نے جو دیکھا تو ایک گورخر جا رہا ہے۔ میں نے اُس پر گھوڑا اُٹھایا اور برچھے سے مار کر اُس کو تھما دیا میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی انہوں نے مدد دینے سے انکار کیا پھر ہم سب نے اُس کا گوشت کھایا ہم ڈرے کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جُدا نہ رہ جائیں میں نے آپ کو ڈھونڈھا کبھی گھوڑا تیز چلاتا کبھی آہستہ آخر مجھ کو بنی غفار کا ایک شخص آدھی رات کو ملا[2] میں نے پوچھا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا اُس نے کہا میں نے آپ کو تعہن پر چھوڑا اور آپ کا ارادہ تھا کہ سقیا پہنچ کر دوپہر کو آرام کریں[3] (غرض میں آپ سے مل گیا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب آپ کو سلام عرض کرتے ہیں وہ ڈر گئے کہیں آپ سے جدا نہ رہ جائیں تو ان کا انتظار کیجئے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک گورخر مارا اس کا بچا ہوا گوشت کچھ میرے پاس ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا کھاؤ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بَابٌ ۲۷۲ إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَفَطِنَ الْحَلَالُ .

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ

باب احرام والے لوگ شکار دیکھ کر ہنس دیں۔ اور بے احرام والا سمجھ جائے (شکار کرے) تو وہ بھی کھا سکتے ہیں۔

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے ان کے باپ ابو قتادہ نے اُن سے بیان کیا۔

---

[1] ہنسے اس واسطے کہ ابو قتادہ اُدھر متوجہ ہوں اور خود شکار کے جانور کو دیکھ لیں اُس کو ماریں کیونکہ محرم کو شکار کے جانور کا تبلانا بھی درست نہیں ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اُس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ۱۲ منہ [3] تعہن اور سقیا دونوں مقاموں کے نام ہیں۔ درمیان مکہ اور مدینہ کے مطلب یہ ہے کہ رات کو آپ تعہن میں تھے۔ اور دوپہروں کو سقیا پہنچنے والے تھے۔ وہاں دوپہر کا آرام کرنے والے تھے۔ بعض روایتوں میں تعہن کے بدل دعہن ہے۔ تعہن بفتح تا۔ اور سکون عین اور کسرہا اور سکون نون مشہور ہے ۱۲ منہ۔

انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارِ وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ ؛

بَابُ ۲۷۳ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ ؛

۸۰۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ

ہم حدیبیہ کے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے آپ کے اصحاب احرام باندھے تھے۔ لیکن میں نہیں باندھے تھا ہم کو خبر پہنچی کہ غیقہ مقام میں دشمن ہے ہم اُس طرف چلے میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے خیال کیا کیا دیکھتا ہوں گورخر ہے۔ میں نے گھوڑا اُس پر لگایا آخر برچھا مار کر اُس کو تھما دیا پھر میں نے اُن سے مدد چاہی انہوں نے مجھ کو مدد دینے سے انکار کیا خیر ہم سب نے اُس کا گوشت چکھا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گیا ہم ڈر گئے تھے۔ کہاں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ کبھی اپنا گھوڑا تیز چلاتا کبھی دھیما راتوں رات مجھ کو بنی غفار کا ایک شخص ملا میں نے اُس سے پوچھا ارے بھائی تبلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نے کہاں پر چھوڑا وہ کہنے لگا میں نے آپ کو تعہن پر چھوڑا آپ دوپہر کو سقیا پر آرام کرنے والے تھے۔ خیر میں آپ سے جا کر ملا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب نے میرے ہاتھ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عرض کرا کر بھیجا ہے۔ وہ ڈر رہے ہیں کہیں دشمن اُن کو کاٹ کر آپ سے جدا نہ کرے ذرا اُن کا انتظار کر لیجئے۔ آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ایک گورخر شکار کیا اُس کا بچا ہوا گوشت ہمارے پاس ہے آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

باب احرام والا شخص بے احرام والے کی مارنے میں مدد نہ کرے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد نافع سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے۔ انہوں نے ابو قتادہ سے سُنا

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَۃِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی ثَلٰثٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَۃِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَیْرُ الْمُحْرِمِ فَرَاَیْتُ اَصْحَابِیْ یَتَرَاءَوْنَ شَیْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ یَعْنِیْ وَقَعَ سَوْطُہٗ فَقَالُوْا لَا نُعِیْنُکَ عَلَیْہِ بِشَیْءٍ اِنَّا مُحْرِمُوْنَ فَتَنَاوَلْتُہٗ فَاَخَذْتُہٗ ثُمَّ اَتَیْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَّرَاءِ اَکَمَۃٍ فَعَقَرْتُہٗ فَاَتَیْتُ بِہٖ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُہُمْ کُلُوْا وَقَالَ بَعْضُہُمْ لَا تَاْکُلُوْا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ اَمَامَنَا فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ کُلُوْہُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اذْھَبُوْا اِلٰی صَالِحٍ فَسَلُوْہُ عَنْ ھٰذَا وَغَیْرِہٖ وَقَدِمَ عَلَیْنَا ھٰھُنَا ؕ

انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ مقام میں تھے[1] جو مدینہ سے تین منزل پر ہے **دوسری سند** امام بخاری نے کہا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد سے انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے کہا ہم قاحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم میں کوئی احرام باندھے تھا کوئی بے احرام تھا تو میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا وہ کسی چیز کو آپس میں ایک دوسرے کو دکھا رہے ہیں میں نے جو دیکھا تو گورخر دیکھا میں گھوڑے پر سوار ہوا اور برچھا اور کوڑا سنبھالا لیکن کوڑا گر گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا کوڑا اٹھا دو انہوں نے کہا ہم نہیں اٹھا سکتے ہم احرام باندھے ہیں[2] آخر میں نے ہی اس کو اٹھا لیا اور مضبوط سنبھالا پھر ایک ٹیلے کی آڑ سے گورخر پر آیا اور اس کو زخمی کر کے اپنے ساتھیوں پاس لے آیا بعضوں نے کہا کھاؤ بعضوں نے کہا نہ کھاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچا آپ ہمارے آگے نکل گئے تھے۔ اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کھاؤ وہ حلال ہے سفیان نے کہا عمرو بن دینار نے ہم سے کہا صالح بن کیسان پاس جاؤ ان سے یہ حدیث اور دوسری حدیثیں پوچھو وہ یہاں ہمارے پاس آئے تھے۔

بَابٌ ۲۷ لَا یُشِیْرُ الْمُحْرِمُ اِلَی الصَّیْدِ لِکَیْ یَصْطَادَہُ الْحَلَالُ ؕ

باب احرام والا اس غرض سے کہ بے احرام والا شکار نہ کرے شکار نہ بتلائے۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ ھُوَ ابْنُ مَوْھَبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللہِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَاہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی قتادہ نے خبر دی ان کو ان کے باپ ابو قتادہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کے[3] ارادے سے نکلے لوگ

---

[1] قاحہ ایک وادی ہے سقیا سے ایک میل فاصلہ پر ۱۲ منہ [2] اگر بتلائے تو امام ابوحنیفہ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک اس پر بدلہ واجب ہوگا اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ [3] اسمٰعیلی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے۔ کس لئے کہ یہ قصہ عمرہ حدیبیہ کا ہے۔ اس میں آپ عمرے کی نیت سے نکلے تھے۔ حافظ نے کہا عمرے کو بھی حج اصغر کہتے ہیں تو کوئی غلطی نہ ہوئی بیہقی کی روایت یوں ہے۔ خرج حاجا او معتمرا ۱۲ منہ ؕ

خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوْا مَعَهٗ فَصَرَفَ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ فِيْهِمْ اَبُوْ قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى نَلْتَقِيَ فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا اَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا اَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيْرُوْنَ اِذْ رَاَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلُوْا فَاَكَلُوْا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوْا اَنَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَاَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلْنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا اَنَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔

بھی آپ کے ساتھ نکلے آپ نے رستے میں سے ایک ٹکڑے کو پھیر دیا اُس میں ابوقتادہ بھی تھے اُن سے فرمایا تم سمندر کے کنارے کا رستہ لو اور ہم سے آن کر مل جاؤ جب وہ لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا ایک ابوقتادہ نے نہیں باندھا وہ رستے میں جا رہے تھے کئی ایک گورخر دکھلائی دیئے ابوقتادہ نے اُن پر حملہ کیا اور ایک مادہ ماری سب لوگ اُتر پڑے اور اُس کا گوشت کھایا اور کہنے لگے ہم احرام کی حالت میں اور شکار کا گوشت کھائیں خیر جو گوشت بچا تھا وہ اُٹھا لیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے عرض کیا یارسول اللہ ہم احرام باندھے تھے۔ لیکن ابوقتادہ کو احرام نہ تھا ہم نے کئی گورخر دیکھے۔ ابوقتادہ نے اُن پر حملہ کیا اور ایک مادہ ماری پھر ہم اُترے اور اُس کا گوشت کھایا بعد اُس کے ہم کو خیال آیا احرام کی حالت میں اور ہم شکار کا گوشت کھائیں تو ہم بچا ہوا گوشت اٹھا لائے آپ نے فرمایا تم میں کسی نے ابوقتادہ کو حملہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ یا ان گدھوں کا بتلایا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر بچا ہوا گوشت کھاؤ[1]

باب ۲۷۵ اِذَا اَهْدٰى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَّحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ۔

باب اگر محرم کو کوئی زندہ گورخر تحفہ بھیجے (یا اور کوئی شکار) تو نہ لے

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضہ سے انہوں نے صعب بن جثامہ لیثی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

[1] یہ حکم بطور اباحت کے ہے۔ نہ وجوب کے امام احمد اور ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے۔ کھاؤ اور مجھ کو بھی کھلاؤ ۱۲ منہ۔

اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

بَابُ ۲۷۶ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

۳۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ ح وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۳۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ.

علیہ وسلم کے لیے ایک گورخر تحفہ بھیجا[۱] آپ اس وقت ابواء میں تھے یا ودان میں[۲] آپ نے اس کو واپس کر دیا جب اُن کے چہرے پر ملال پایا تو یہ ارشاد فرمایا کہ ہم احرام باندھے ہیں اس لیے واپس کر دیا اور کوئی وجہ نہیں[۳]۔

باب احرام والا کون سے جانور مار سکتا ہے

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں محرم پر کوئی گناہ نہیں[۴] دوسری سند اور امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیسری سند اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے اُنہوں نے زید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی نے بیان کیا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا محرم (پانچ جانوروں کو) مار سکتا ہے[۵] چوتھی سند

---

[۱] ابن خزیمہ اور ابوعوانہ کی روایت میں یوں ہے گورخر کا گوشت بھیجا مسلم کی روایت میں ہے اس کی ران یا پٹھے کا گوشت جس میں سے خون ٹپک رہا تھا بیہقی کی روایت میں ہے کہ صعب نے جنگلی گدھے کا پٹھہ بھیجا آپ جحفہ میں تھے آپ نے اس میں سے کھایا اور لوگوں نے بھی کھایا بیہقی نے کہا اگر یہ روایت محفوظ ہو تو شاید پہلے صعب نے زندہ گورخر بھیجا ہوگا آپ نے اس کو پھیر دیا پھر اس کا گوشت بھیجا تو آپ نے لے لیا ۱۲ منہ

[۲] یہ راوی کی شک ہے ابواء ایک پہاڑ کا نام ہے اور ودان ایک موضع ہے جحفہ کے قریب حافظ نے کہا ابواء سے جحفہ تک تئیس میل ہیں اور ودان سے جحفہ تک آٹھ میل ہیں ۱۲ منہ

[۳] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو شکار کا گوشت مطلقاً محرم پر حرام جانتے ہیں ثوری اور اسحاق کا یہی قول ہے اور اہل کوفہ اور ایک جماعت سلف اور جمہور علماء کے نزدیک شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست ہے بشرطیکہ محرم کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو نہ اس نے اس میں شرکت یا اعانت کی ہو حافظ نے کہا پھیر دینے کی حدیثیں اس پر محمول ہیں کہ محرم کے واسطے شکار کیا گیا اور قبول کر لینے کی حدیثیں اس پر محمول ہیں کہ حلال شخص نے اپنے لیے شکار کیا پھر محرم کو بطور تحفہ کے کچھ بھیجا ۱۲ منہ

[۴] یعنے ان کے مار ڈالنے میں بدلہ نہ دینا پڑے گا ۱۲ منہ

[۵] ایک روایت میں سانپ بھی مذکور ہے ایک روایت میں حملہ کرنے والا درندہ ایک روایت میں بھیڑیا اور چیتا بھی جمہور علماء نے ہر موذی جانور کو ان پر قیاس کیا ہے اور اس کا قتل حالت احرام میں جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِی عَبْدُاللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ حَفْصَۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ لَاحَرَجَ عَلٰی مَنْ قَتَلَھُنَّ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَاۃُ وَالْفَارَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

ہم سے اصبغ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سالم سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ام المومنین حفصہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں کوا اور چیل اور چوہا اور بچھو اور کٹھنا کتا۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ کُلُّھُنَّ فَاسِقٌ یَقْتُلُھُنَّ فِی الْحَرَمِ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَاۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ کو یونس نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور بدذات ہیں ان کو حرم میں بھی مار ڈالنا چاہیئے کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کٹنا کتا۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ بِمِنًی اِذْ نَزَلَ عَلَیْہِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَاِنَّہٗ لَیَتْلُوْھَا وَاِنِّیْ لَاَتَلَقَّاھَا مِنْ فِیْہِ وَاِنَّ فَاہُ لَرَطْبٌ بِھَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَیْنَا حَیَّۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْھَا فَابْتَدَرْنَاھَا فَذَھَبَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُقِیَتْ شَرَّکُمْ کَمَا وُقِیْتُمْ شَرَّھَا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ اِنَّمَا اَرَدْنَا بِھٰذَا اَنَّ مِنًی مِّنَ الْحَرَمِ وَاَنَّھُمْ لَمْ یَرَوْا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے اُنہوں نے اسود سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم منیٰ میں ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے[1] اتنے میں سورہ والمرسلات عرفاً آپ پر اُتری آپ اس کو پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے منہ سے سن کر سیکھ رہا تھا آپ کا منہ اس کے پڑھنے سے تروتازہ تھا یکایک ایک سانپ ہم پر کُودا آپ نے فرمایا اُس کو مار ڈالو ہم لوگ اُس پر لپکے وہ چل دیا تب آپ نے فرمایا وہ تمہاری زد سے بچ گیا اور تم اس کی زد سے بچ رہے امام بخاری نے کہا ہمارا مطلب اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ منیٰ حرم میں

[1] یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حدیث سے باب کا مطلب نہیں نکلتا کیوں کہ حدیث میں یہ کہاں ہے کہ صحابہ احرام باندھے ہو ئے تھے اور اس کا جواب یہ ہے کہ اسمٰعیل کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ واقعہ عرفہ کی رات کا ہے اور ظاہر ہے کہ اس وقت لوگ احرام باندھے ہوں گے پس باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ

بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَيْسِقٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ۔

بَابُ ۲۷۷ لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

داخل ہے اور اصحاب نے اُس کے مارنے میں کوئی قباحت نہیں دیکھی[1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھپکلی بدکار (موذی) ہے میں نے یہ نہیں سُنا کہ آپ نے اُس کے مار ڈالنے کا حکم دیا[2]

باب حرم کا درخت نہ کاٹیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی وہاں کا کانٹا نہ کاٹا جائے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُنہوں نے ابوشریح (خویلد یا عمرو بن خالد) عدوی سے اُنہوں نے عمرو بن سعید سے کہا[3] جو مکہ پر فوجیں بھیج رہا تھا اے امیر مجھ کو اجازت دے میں تجھ سے ایک حدیث بیان کروں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمائی میرے کانوں نے اُس کو سُنا اور دل نے یاد رکھا اور آپ کے ارشاد فرماتے وقت میری آنکھوں نے دیکھا آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے حرام نہیں کیا جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُس کو وہاں خون کرنا یا درخت کاٹنا درست نہیں ہے اگر کوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی کو سند گردانے تو اس کو یہ جواب دو کہ اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی (خاص) اجازت دی تم کو تو اجازت نہیں

[1] یہ عبارت امام بخاری نے کہا اخیر تک اکثر نسخوں میں نہیں ہے ابوالوقت کی روایت میں ہے اس عبارت سے وہ اشکال رفع ہو جاتا ہے جو اُوپر بیان ہوا ۱۲ منہ

[2] ابن عبدالبر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے چھپکلی کا مار ڈالنا حل اور حرم ہر جگہ میں درست ہے حافظ نے کہا ابن عبدالحکم نے امام مالک سے اس کے خلاف نقل کیا کہ اگر محرم چھپکلی کو مارے تو صدقہ دے کیونکہ وہ ان پانچ جانوروں میں سے نہیں ہے جن کا قتل جائز ہے اور ابن ابی شیبہ نے عطاء سے نکالا اُن سے پوچھا حرم میں چھپکلی کا مارنا کیسا ہے انہوں نے کہا اگر ایذا دے تو اس کے قتل میں قباحت نہیں ۱۲ منہ

[3] یہ عمرو بن سعید یزید پلید کی طرف سے مدینہ کا حاکم ہوا تھا عبداللہ بن زبیر نے یزید کی بیعت سے انکار کیا تھا اس لیے عمرو بن سعید نے اُن پر لشکرکشی کی یہ حدیث اُوپر کتاب العلم میں بھی گذر چکی ہے ۱۲ منہ

وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ خَرْبَةٌ بَلِيَّةٌ۔

دی اور مجھ کو بھی جو اجازت ہوئی وہ ایک گھڑی بھر دن کے لیے پھر اُس کی حرمت آج ویسی ہی ہو گئی جیسے کل تھی یہ بات جو لوگ موجود ہیں اُن کو سنا دیں جو موجود نہیں ہیں ابو شریح سے لوگوں نے پوچھا عمرو نے اُس کا کیا جواب دیا اُنہوں نے کہا عمرو یہ کہنے لگا ابو شریح میں تم سے زیادہ اس بات کو جانتا ہوں مکہ کا حرم مجرم کو پناہ نہیں دیتا نہ خون کر کے بھاگنے والے کو نہ اور کوئی جرم کر کے بھاگنے والے کو[1]

باب ٢٧٨ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ۔

باب حرم کے شکار کو ہانکا نہ جائے۔

٤١٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد نے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرمت والا بنایا وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو گا اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن حلال ہوا وہاں کی سبزی نہ نکالی جائے وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے وہاں کا شکار نہ ہانکا جائے وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ اٹھا سکتا ہے جو لوگوں سے بچھوائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ اذخر گھانس کی اجازت دیجئے وہ ہمارے ساروں اور قبروں کے کام آتی ہے آپ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹ سکتے ہو اور خالد نے عکرمہ سے روایت کی اُنہوں نے کہا تم جانتے ہو شکار ہانکنے کا کیا مطلب ہے یہ ہے کہ جانور کو سایہ سے بھگائے اور خود وہاں اُترے

باب ٢٧٩ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَبُوْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا

باب مکہ میں لڑنا درست نہیں اور ابو شریح نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی وہاں خون نہ بہائے[2]

---

[1] شریح نے اس لیے سکوت نہیں کیا کہ عمرو بن سعید کا جواب معقول تھا بلکہ اُس کا جواب سراسر نامعقول تھا بحث تو یہ تھی کہ مکہ پر لشکر کشی اور جنگ جائز نہیں لیکن عمرو بن سعید مردود نے دوسرا مسئلہ چھیڑ دیا کہ کوئی حدی جرم کا مرتکب ہو کر حرم میں بھاگ جائے تو اس کو حرم سے پناہ نہیں ملتی اس مسئلہ میں بھی علماء کا اختلاف ہے اول تو اس مسئلہ سے تعلق کیا دوسرے عبداللہ بن زبیر نے کوئی حدی جرم نہیں کیا تھا البتہ یہ تو کیا تھا کہ یزید پلید نے حکم دیا تھا کہ عبداللہ بن زبیر اس سے بیعت کریں اور طوق بیڑی پہن کر اُس کے سامنے حاضر ہوں عبداللہ نے یہ حکم نہ مانا اور مکہ میں جا کر پناہ لی شاید عمرو بن سعید مردود نے اسی کو جرم سمجھا ہو علیہ ما علیہ ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ افْتَتَحَ مَکَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا فَاِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللّٰهُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ یَحِلَّ الْقِتَالُ فِیْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ یَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا یُعْضَدُ شَوْکُهٗ وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهٗ وَلَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَیْنِهِمْ وَلِبُیُوْتِهِمْ قَالَ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب آج سے (فرض) ہجرت نہیں رہی البتہ جہاد قائم رہے گا اور نیت باقی رہے گی اور جب تم سے جہاد کے لیے نکلنے کو کہا جائے تو نکل کھڑے ہو یہ وہ شہر ہے کہ اللہ نے جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا اسی دن سے اس کو حرمت دی اور اللہ کی یہ حرمت قیامت تک قائم رہے گی اور وہاں مجھ سے پہلے کسی کو لڑنا درست نہیں ہوا اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن درست ہوا پھر اس کی حرمت قیامت تک قائم ہو گئی وہاں کا کانٹا نہ کاٹا جائے وہاں کا شکار نہ ہانکا جائے وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ اٹھائے جو اس کو پہنچوائے وہاں کی سبزی نہ نکالی جائے حضرت عباس رضہ نے کہا یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجیے وہ لوہاروں اور گھروں کے لیے کام آتی ہے آپ نے فرمایا خیر اذخر کی اجازت ہے

بَابٌ ۲۸۰ اَلْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَکَوَی ابْنُ عُمَرَ ابْنَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّیَتَدَاوٰی مَا لَمْ یَکُنْ فِیْهِ طِیْبٌ۔

باب محرم کو پچھنے لگانا کیسا ہے اور ابن عمرؓ نے اپنے بیٹے کو داغ دیا وہ محرم تھا[1] اور محرم ایسی دوا لگا سکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو[2]

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو اَوَّلُ شَیْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً یَّقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار نے کہا میں نے پہلی حدیث جو عطا بن ابی رباح سے سنی وہ یہ تھی وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[1] اس بیٹے کا نام واقد تھا اس کو سعید بن منصور نے مجاہد کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ امام بخاری کا کلام ہے ترجمہ باب میں داخل ہے ابن عمر کے اثر میں داخل نہیں ۱۲ منہ

وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ۔

بَاب ۲۸۱ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ ابْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

بَاب ۲۸۲ مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

احرام کی حالت میں پچھنی لگائی سفیان نے کہا پھر میں نے عمرو سے یوں سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی شاید عمرو نے یہ حدیث عطاء اور طاؤس دونوں سے سنی ہوگی

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے اُنہوں نے علقمہ بن ابی علقمہ سے اُنہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے اُنہوں نے مالک بن عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں لحی جمل میں (جو ایک مقام ہے مدینہ اور مکہ کے بیچ میں) اپنی چندیا پر پچھنی لگوائی[1]

باب محرم عقد کرسکتا ہے (نکاح[2])

ہم سے ابو مغیرہ عبدالقدوس بن حجاج نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح پڑھایا

باب احرام میں مرد اور عورت کو خوشبو لگانا منع ہے[3]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا[4] محرم عورت ورس اور زعفران کا رنگا کپڑا نہ پہنے

ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا ہم سے نافع نے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

ا؎ نووی نے کہا محرم کو بے ضرورت اگر پچھنی لگانے میں بال کترنے یا مونڈنے کی حاجت پڑے تب تو پچھنی لگانا درست نہیں اور اگر بال نکالنے کی حاجت نہ ہو تو جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور امام مالک نے اُس کو مکروہ رکھا ہے اور حسن بصری نے کہا اس میں فدیہ لازم ہوگا اگرچہ بال نکالنے کی ضرورت نہ پڑے اور ضرورت سے بال نکالنا سب کے نزدیک جائز ہے لیکن فدیہ لازم ہوگا ۱۲ منہ ۲؎ شاید اس مسئلہ میں امام بخاری امام ابوحنیفہ اور اہل کوفہ سے متفق ہیں کہ محرم کو عقد نکاح کرنا درست ہے لیکن جماع تو بالاتفاق درست نہیں اور جمہور علماء کے نزدیک احرام میں عقد بھی جائز نہیں امام مسلم نے حضرت عثمانؓ سے مرفوعاً نکالا محرم نہ نکاح کرے اپنا نہ دوسرا کوئی اس کا نکاح کرے نہ نکاح کا پیام دے ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ محرم کو جماع کے لیے لونڈی خریدنا درست ہے تو نکاح بھی درست ہوگا حافظ نے کہا یہ قیاس بھی برخلاف نص کے ہے جو ہرگز قابل قبول نہیں ۱۲ منہ ۳؎ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے صرف اختلاف بعضی چیزوں میں ہے کہ وہ خوشبو ہیں یا نہیں ۱۲ منہ ۴؎ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ تَابَعَهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَلَا وَرْسٌ وَكَانَ يَقُوْلُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَتَابَعَهُ اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ

۴۲۴ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ وَكَفِّنُوْهُ وَلَا تُغَطُّوْا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

اُنہوں نے کہا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ احرام میں آپ ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنو نہ پاجامہ نہ عمامہ نہ کنٹوپ (یا باران کوٹ) اگر کسی پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے اور وہ کپڑا بھی نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہو اور محرم عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے نہ دستانے پہنے لیث کے ساتھ اس حدیث کو موسٰی بن عقبہ اور اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے بھی روایت کیا[1] اُن کی روایتوں میں نقاب اور دستانوں کا ذکر ہے اور عبیداللہ کی روایت میں[2] ولا ورس ہے اور یہ کہ وہ کہتے تھے محرمہ عورت نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے اور امام مالک نے نافع[3] سے انہوں نے ابن عمرؓ سے یوں روایت کی محرمہ نقاب نہ ڈالے اور لیث بن ابی سلیم نے[4] مالک کی طرح روایت کی۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے حکم سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک احرام والے شخص کو اُس کی اونٹنی نے گردن توڑ کر مار ڈالا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے فرمایا اس کو غسل اور کفن دو لیکن اُس کا سر نہ چھپاؤ نہ اس کے خوشبو لگاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا[5]

---

[1] موسٰی کی روایت کو نسائی نے اور اسمٰعیل کی روایت کو علی بن محمد مصری نے فوائد میں اور جویریہ کی روایت کو ابو یعلٰی نے اور ابن اسحاق کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] عبیداللہ کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا اور نسائی اور دارقطنی نے بھی مگر اُن کی روایت میں صرف مرفوع حدیث ہے عبداللہ ابن عمرؓ کا یہ قول مذکور نہیں ہے کہ محرمہ عورت نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے ۱۲ منہ [3] امام مالک کی موطا میں موجود ہے اور امام مالک نے صرف عبداللہ کے قول کو نکالا ۱۲ منہ [4] یعنی موقوفاً مگر لیث کی روایت کس نے نکالی یہ حافظ نے بیان نہیں کیا ۱۲ منہ [5] یعنے اسی حالت میں مرا ہے مطلب یہ ہے کہ اُس کا احرام باقی ہے دوسری روایت میں ہے اس کا منہ مت ڈھانپو حافظ نے کہا مجھے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے اس کا نام واقد بن عبداللہ بیان کیا حالانکہ یہ وہم ہے کیونکہ واقد بن عبداللہ بن عمر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ اُن کی ماں صفیہ بنت ابی عبید سے عبداللہ بن عمرؓ کی خلافت میں نکاح کیا تھا اور واقد بن عبداللہ ایک صحابی بھی ہیں لیکن وہ اُونٹ سے گر کر نہیں مرے وہ حضرت عمرؓ کی خلافت میں مرے ہیں ۱۲ منہ

بَابُ ۲۸۳ الْاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَّالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ فَاَرْسَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهٗ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهٗ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَاْسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

بَابُ ۲۸۴ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

باب محرم کو غسل کرنا[1] کیسا ہے

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا[2] محرم حمام میں جا سکتا ہے اور ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ نے محرم کو بدن کھجانا جائز رکھا[3]۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے زید اسلم سے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ عبداللہ بن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ نے ابوا میں (جو ایک مقام ہے مکہ کے قریب) اختلاف کیا عبداللہ بن عباسؓ نے کہا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور نے کہا نہیں دھو سکتا آخر عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ کو ابوایوب انصاری (صحابی) پاس بھیجا میں نے دیکھا وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا رہے ہیں ایک کپڑے کی آڑ کئے ہوئے میں اُن کو سلام کیا انہوں نے پوچھا کون میں نے کہا میں عبداللہ بن حنین ہوں مجھ کو عبداللہ بن عباسؓ نے آپ پاس یہ پوچھنے کو بھیجا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر کیوں کر دھوتے تھے یہ سن کر ابوایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اس کو نیچا کیا اتنا کہ ان کا سر میں دیکھنے لگا پھر ایک آدمی سے کہا[4] جو اُن پر پانی ڈالتا تھا پانی ڈال اس نے اُن کے سر پر پانی ڈالا انہوں نے دونوں ہاتھوں سے سر کو ہلایا آگے لائے اور پیچھے لے گئے پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

باب جب محرم کو جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لینا

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

---

۱ ابن منذر نے کہا محرم کو غسل جنابت بالاجماع درست ہے لیکن غسل صفائی اور پاکیزگی میں اختلاف ہے امام مالک نے اس کو مکروہ جانا ہے کہ محرم اپنا سر پانی میں ڈبائے اور مؤطا میں نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ احرام کی حالت میں اپنا سر نہیں دھوتے تھے لیکن جب احتلام ہوتا تو دھوتے ۱۲ منہ ۲ اس کو دار قطنی اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ ابن عمر کے اثر کو بیہقی نے اور حضرت عائشہ رضی اللہ کے اثر کو امام مالک نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَیْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ لِلْمُحْرِمِ۔

کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی میں نے جابر ابن زید سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ عرفات میں خطبہ سُنا رہے تھے جس شخص کو احرام کی حالت میں جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے جس کو تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے[1]۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ فَقَالَ لَا یَلْبَسُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّہٗ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَاِنْ لَمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا حَتّٰی یَکُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنے نہ پگڑی باندھے نہ پاجامہ پہنے نہ کن ٹوپ (یا باران کوٹ) نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس لگی ہو اگر جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لے اور اُن کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرے۔

بَابٌ ۲۸۵ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْاِزَارَ فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ۔

باب جو شخص تہ بند نہ پائے وہ پاجامہ پہن لے۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ یَجِدِ الْاِزَارَ فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ وَمَنْ لَمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے اُنہوں نے جابر بن زید سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عرفات میں تو فرمایا جو کوئی تہ بند نہ پائے وہ پاجامہ پہنے اور جو جوتیاں نہ پائے وہ موزے پہن لے۔

بَابٌ ۲۸۶ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ

باب محرم کو ہتھیار باندھنا درست ہے[2] اور عکرمہ نے

[1] امام احمد نے اسی حدیث کے ظاہر پر عمل کر کے یہ حکم دیا ہے کہ جس محرم کو تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور پاجامہ کا پھاڑنا اور موزوں کا کاٹنا ضرور نہیں اور جمہور علماء کے نزدیک ضرور ہے اگر اسی طرح پہن لے گا تو اس پر فدیہ لازم ہو گا ۱۲ منہ [2] یعنے جب ضرورت ہو مثلاً دشمن یا کسی درندے کا خوف ہو ۱۲ منہ

عِكْرِمَةَ إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلَاحَ وَافْتَدٰى وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ۔

کہا[1] اگر محرم کو دشمن کا ڈر ہو تو ہتھیار باندھے اور فدیہ دے لیکن عکرمہ کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا کہ فدیہ دے۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے ابو اسحاق سے اُنہوں نے براء سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں آنے نہ دیا آخر آپ نے اُن سے اس شرط پر صلح کی مکہ میں ہتھیار نیام میں رکھ کر داخل ہوں گے

بَابُ ۲۸۷ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِينَ وَغَيْرِهِمْ۔

باب مکہ اور حرم میں بن احرام داخل ہونا اور عبد اللہ بن عمرؓ بن احرام مکہ میں داخل ہووے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے[2] کہا احرام کا حکم اُنہی لوگوں کو دیا جو حج اور عمرے کے ارادے سے آئیں اور لکڑہاروں وغیرہ کو ایسا حکم نہیں دیا

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبد اللہ بن طاؤس نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذو الحلیفہ کو میقات مقرر کیا اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو یہ مقام اُن کے لیے ہیں جو وہاں رہتے ہوں یا اور ملکوں سے وہاں آئیں جو حج اور عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان مقاموں کے ادھر (یا ورے) رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

[1] حافظ نے کہا عکرمہ کا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا ابن منذر نے حسن بصری سے نقل کیا اُنہوں نے محرم کو تلوار باندھنا مکروہ سمجھا ۱۲ منہ [2] اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا نافع سے اُنہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر مکہ سے آرہے تھے جب قدید میں پہونچے تو اُنہوں نے فساد کی خبر سُنی وہ لوٹ گئے اور مکہ میں بن احرام داخل ہوئے ۱۲ منہ [3] یہ مطلب امام بخاری نے ابن عباسؓ کی حدیث سے جو اس باب میں مذکور ہے یوں نکالا کہ اس میں یہ ہے جو حج اور عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے امام شافعی کہتے ہیں مکہ میں داخل ہونے والے پر احرام باندھنا واجب نہیں باقی امام واجب کہتے ہیں حنابلہ نے ان لوگوں کو مستثنےٰ کیا ہے جن کو بار بار آنے جانے کی حاجت پڑتی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور زہری اور حسن اور اہل ظاہر کا بھی یہی قول ہے اور حنفیہ سے یہ منقول ہے کہ وہ لوگ مستثنےٰ ہیں جو میقات کے اس طرف رہتے ہوں ابن عبد البر نے کہا اکثر صحابہ اور تابعین وجوب کے قائل ہیں ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

خبر دی اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود پہنے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپ نے خود اتار اتو ایک شخص آیا کہنے لگا ابن خطل (مردود) کعبے کے پردے پکڑ کر لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو

بَابٌ ۲۸۸ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ۔

باب اگر کوئی نہ جان کر کرتہ پہنے ہوئے احرام باندھ لے

اور عطا ابن ابی رباح نے کہا اگر بے جان کر محرم خوشبو لگا لے یا سیاہ کپڑا پہن لے (تو اس پر کفارہ نہیں)

۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِيْ تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِيْ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے عطا نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلی نے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس کے کرتے پر زرد خوشبو کا نشان تھا حضرت عمرؓ مجھ سے کہتے تھے تم آنحضرت کو وحی اُترتے وقت دیکھنا چاہتے ہو خیر آپ پر وحی اُتری پھر وہ حالت جاتی رہی آپ نے فرمایا عمرے میں بھی وہی کر جو حج میں کرتا ہے اور ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا تو دوسرے کا دانت اکھڑ گیا آپ نے اس کا بدلہ کچھ نہ دلایا۔

بَابٌ ۲۸۹ الْمُحْرِمُ يَمُوْتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

باب محرم اگر عرفات میں مر جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں کیا کہ حج کے باقی ارکان اسکی طرف سے ادا کیے جائیں

لے حافظ نے کہا مجھے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا اور شاید یہ وہی شخص ہو جس نے ابن خطل کو قتل کیا بعضے کہتے ہیں یہ ابو برزہ اسلمی تھے اُنہی نے ابن خطل کو قتل کیا لیکن دار قطنی اور حاکم نے نکالا کہ زبیر نے قتل کیا بعضوں نے کہا ابن خطل کا نام عبد اللہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کعبہ ہی میں قتل کرنے کی اس وجہ سے اجازت دی تھی کہ پہلے وہ مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اس کے ساتھ ایک مسلمان غلام تھا ابن خطل نے اس کو کھانا طیار کرنے کا حکم دیا اور خود سو رہا پھر جاگا دیکھا تو اس غلام نے کھانا تیار نہیں کیا تھا غصے میں آن کر اس کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر کر دوبارہ کافر بن گیا دو لونڈیاں گانے والی اس نے رکھی تھیں اُن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گوایا کرتا ۱۲ منہ ۲ے شافعی کا یہی قول ہے اور امام مالک نے کہا اگر اسی وقت اتار ڈالے یا خوشبو دھو ڈالے تو کفارہ لازم ہوگا ورنہ کفارہ لازم نہ ہوگا اور اہل کوفہ اور مزنی نے کہا ہر حال میں کفارہ واجب ہوگا عطار کے اس اثر کو ابن منذر نے اوسط میں اور طبرانی نے کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُنہوں نے کہا ایک شخص عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا اتنے میں اپنی اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اُس کی گردن توڑ ڈالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو احرام ہی کے دونوں کپڑوں میں کفن دو اور اس کے خوشبو مت لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو کیوں کہ اللہ اس کو قیامت میں لبیک کہتا ہوا اُٹھائے گا

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمَسُّوْهُ طِيْبًا وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُنہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا اتنے میں وہ اپنی اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ اور (احرام ہی کے) دونوں کپڑوں کا کفن دو۔۔۔ اور خوشبو مت لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو نہ حنوط لگاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا

بَابٌ ۲۹۰ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ۔

باب محرم جب مر جائے تو اُس کا کفن دفن کیونکر سنت ہے

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرٰهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص (حج میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اونٹنی نے احرام کی حالت میں اس کی گردن توڑ ڈالی وہ مر گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ اور احرام کے جو دو کپڑے

وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

بَابُ ۲۹۱ الْحَجِّ وَالنُّذُوْرِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْاَةِ۔

۴۳۶ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

بَابُ ۲۹۲ الْحَجِّ عَمَّنْ لَّا يَسْتَطِيْعُ الثُّبُوْتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

پہنے ہے اُسی میں کفن دے دو اور خوشبو مت لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اُٹھایا جائے گا

باب میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا اور مرد کا عورت کی طرف سے حج کرنا[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے اُنھوں نے ابوبشر جعفر بن ایاس سے اُنھوں نے سعید بن جبیر سے اُنھوں نے ابن عباسؓ سے اُنھوں نے کہا ایسا ہوا جہنیہ کی ایک عورت[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مر گئی[3] کیا میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر[4] بھلا بتلا اگر تیری ماں پر کسی کا قرضہ ہو تو تو ادا کرے گی (اس نے کہا ضرور) آپ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض ادا کرنا تو بہت ضرور ہے۔

باب جو شخص اتنا ضعیف ہو کہ اُونٹ پر بیٹھ نہ سکے اُس کی طرف سے حج کرنا

---

[1] دوسرا حکم باب کی حدیث سے نہیں نکلتا کیوں کہ باب کی حدیث میں یہ بیان ہے کہ عورت نے اپنی ماں کی طرف سے حج کرنے کو پوچھا تھا تو ترجمہ باب یوں ہونا تھا کہ عورت کا عورت کی طرف سے حج کرنا اور حافظ صاحب سے اس مقام پر سہو ہوا اُنھوں نے کہا باب کی حدیث میں یہ ہے کہ عورت نے اپنے باپ کی طرف سے حج کرنے کو پوچھا حالانکہ یہ مطلب اس باب کی حدیث میں نہیں ہے بلکہ آئندہ باب کی حدیث میں ہے اور تعجب ہے کہ صاحب فیض الباری نے اس پر خیال نہ کیا اور ترجمہ فتح الباری پر اقتصار کیا ابن بطال نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں امر کے صیغے سے یعنے اقضوا اللہ سے خطاب کیا اس میں مرد عورت سب آ گئے اور مرد کا عورت کی طرف سے اور عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا سب کے نزدیک جائز ہے اس میں حسن بن صالح کے سوا اور کسی نے اختلاف نہیں کیا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اس عورت کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا نہ اس کے باپ کا (یہ غلطی ہے ماں کہنا چاہیئے) نسائی کی روایت سے نکلتا ہے کہ وہ سنان بن سلمہ کی اور امام احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنان ابن عبد اللہ کی جورو تھی طبرانی کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ اُن کی پھپھی تھی مگر ابن مندہ نے صحابیات میں نکالا کہ یہ عورت غانیہ یا غاثیہ تھی اور ابن طاہر نے مبہمات میں اسی پر جزم کیا ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا کہ جس نے فرض حج نہ کیا ہو وہ بھی حج کی نذر مان سکتا ہے اب جو حج وہ کرے گا وہ فرض حج ہو گا بعد اس کے نذر کا حج کرے جمہور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا میت کی طرف سے حج درست ہے اور سعید بن منصور نے ابن عمرؓ سے نکالا کوئی کسی کی طرف سے حج نہ کرے اور امام مالک اور لیث سے ایسا ہی منقول ہے ایک قول امام مالک کا یہ ہے کہ اگر میت اپنی طرف سے حج کرانے کی وصیت کر گیا ہو تب تو اس کی طرف سے حج درست ہے ورنہ درست نہیں ہے ۱۲ منہ

۴۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ امْرَأَةً ح حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سلیمان بن یسار سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے ایک عورت دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے اُنہوں نے سلیمان بن یسار سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا خثعم قبیلے کی ایک عورت[1] جس سال حجۃ الوداع ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ ایسے وقت پر کہ میرا باپ اتنا بوڑھا ہے کہ اونٹنی پر تھم نہیں سکتا کیا اس کا حج ادا ہو جائے گا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں

بَابٌ ۲۹۲ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ۔

باب عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سلیمان بن یسار سے اُنہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا فضل بن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُونٹ پر سوار تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی فضل اس کو دیکھنے لگے وہ فضل کو تکنے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض (حج) ایسے وقت پر فرض ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ہے اُونٹنی پر تھم نہیں سکتا کیا میں اُس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

---

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا اس حدیث سے یہ نکلا کہ زندہ آدمی کی طرف سے بھی اگر وہ معذور ہو جائے دوسرا آدمی حج کر سکتا ہے امام مالک نے اس کے خلاف کہا ہے اور ابن منذر نے کہا جو آدمی حج پر خود قادر ہے اس کی طرف سے تو بالاجماع دوسرے کو حج کرنا درست نہیں یعنے فرض حج اور نفل میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور شافعی کے نزدیک جائز نہیں اور امام احمد سے اس باب میں دو روایتیں ہیں ۱۲ منہ

بَابُ ۲۹۴ حَجِّ الصِّبْيَانِ۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنِي أَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ أَسِيرُ عَلَى أَتَانٍ لِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى حَتّٰى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا الْقٰسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

باب بچوں کا حج کرنا

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے عبید اللہ بن ابی یزید سے اُنہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سامان کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو منٰی بھیج دیا[1]

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب کے بھتیجے نے اُنہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس رض نے کہا میں ایک مادیاں گدھی پر چلتا ہوا منٰی میں آیا اُن دنوں میں جو انی کے قریب تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے منٰی میں نماز پڑھا رہے تھے میں تھوڑی سی پہلی صف کے آگے بھی گذر گیا پھر گدھی سے اُترا وہ چرتی رہی میں لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور یونس نے ابن شہاب سے یوں روایت کیا کہ یہ واقعہ منٰی میں ہوا حج وداع میں)

ہم سے عبد الرحمٰن بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے اُنہوں نے محمد بن یوسف سے اُنہوں نے سائب بن یزید سے اُنہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا جب میری عمر سات برس کی تھی

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو قاسم بن مالک نے خبر دی اُنہوں نے جعید بن عبد الرحمٰن سے اُنہوں نے کہا میں نے

---

[1] امام بخاری اس باب میں وہ صریح حدیث نہ لائے جس کو امام مسلم نے نکالا ابن عباس رض سے کہ ایک عورت نے اپنا بچہ اٹھایا اور کہنے لگی یا رسول اللہ اس کا بھی حج ہے آپ نے فرمایا ہاں اور تجھ کو ثواب ملے گا حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بچے کا حج مشروع ہے اور اس کا احرام صحیح ہے حنفیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن یہ حج کو ساقط نہ کرے گا بلوغ کے بعد فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا اور یہ حج نفل رہے گا ۱۲ منہ [2] عبد اللہ بن عباس اُن دنوں نابالغ تھے باوجود اس کے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا امام بخاری نے باب کا مطلب اس حدیث سے ثابت کیا ۱۲ منہ

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ لِلسَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِيْ ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۲۹۵ حَجِّ النِّسَاءِ وَقَالَ لِيْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَغْزُوْا وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لَكِنَّ أَحْسَنُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ

عمرو بن عبد العزیز سے سُنا وہ سائب بن یزید سے کہہ رہے تھے[۱] اور سائب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سامان و بال بچوں میں حج کرایا گیا تھا

باب عورتوں کا حج کرنا امام بخاری نے کہا مجھ سے احمد بن محمد نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اس کے دادا ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف سے[۲] حضرت عمرؓ نے اپنے آخری حج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو حج کرنے کی اجازت دی اُن کے ساتھ حضرت عثمانؓ اور عبد الرحمٰن بن عوف کو بھیجا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم سے مسدد نے حبیب بن ابی عمرہ نے کہا ہم سے عائشہ بنت طلحہ نے اُنہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے اُنہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ لوگوں کے ساتھ جہاد کو نہ جایا کریں آپ نے فرمایا تم عورتوں کا عمدہ اور اچھا جہاد حج ہے[۳] وہ حج جو مقبول ہو حضرت عائشہؓ کہتی تھیں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اشارہ سُننے کے بعد حج کو کبھی چھوڑنے والی نہیں

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن یزید نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے ابو معبد سے جو ابن عباس رضہ کے غلام تھے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اپنے محرم رشتہ دار کے ساتھ

---

[۱] اس روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ عمر بن عبد العزیز نے سائب سے کیا کہا اور سائب نے کیا جواب دیا اس کا بیان دوسری روایت میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے سائب سے مد کی مقدار پوچھی تھی ۱۲ منہ [۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں حج کو گئیں مگر حضرت سودہ اور حضرت زینب وفات تک اپنے مقام سے نہ نکلیں پہلے حضرت عمر کو تردد ہوا تھا کہ آپ کی بی بیوں کو حج کے لیے نکالیں یا نہیں پھر اُنہوں نے اجازت دی اور نگہبانی کے لیے حضرت عثمان رضہ کے ساتھ کر دیا پھر معاویہ کی خلافت میں بھی ان بی بیوں نے حج کیا ہودوں پر سوار تھیں ان پر چادریں پڑی ہوئی تھیں ۱۲ منہ [۳] یعنے جہاد کے لیے نکلنا تم پر واجب نہیں ہے جیسے مردوں پر واجب ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتیں مجاہدین کے ساتھ نہ جائیں بلکہ جا سکتی ہیں کیونکہ ام عطیہ کی حدیث میں ہے کہ ہم جہاد میں نکلتے تھے اور زخمیوں کی دوا وغیرہ کرتے تھے اور آپ نے ایک عورت کو بشارت دی تھی کہ وہ مجاہدین کے ساتھ شہید ہوں گی ۱۲ منہ

ذِی مَحْرَمٍ وَّلَا یَدْخُلُ عَلَیْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِیْ جَیْشِ کَذَا وَکَذَا وَامْرَاَتِیْ تُرِیْدُ الْحَجَّ فَقَالَ اخْرُجْ مَعَهَا۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اَخْبَرَنَا حَبِیْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهٖ قَالَ لِاُمِّ سِنَانٍ الْاَنْصَارِیَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِیْ زَوْجَهَا کَانَ لَهٗ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰی اَحَدِهِمَا وَالْاٰخَرُ یَسْقِیْ اَرْضًا لَنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِیْ رَمَضَانَ تَقْضِیْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَّعِیَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰی زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ وَقَدْ غَزَا

ساتھ ہی سفر کرےؑ اور پاس کوئی مرد نہ جائے مگر جب کوئی محرم اُس کے پاس موجود ہو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں فلانے لشکر کے ساتھ (جہاد کے لیے) نکلنے والا ہوں اور میری عورت حج کو جایا چاہتی ہے آپ نے فرمایا اپنی عورت کے ساتھ جا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہم کو حبیب معلم نے اُنھوں نے عطا بن ابی رباح سے اُنھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کر کے لوٹے تو ام سنان سے جو انصاری عورت تھی یہ پوچھا تو حج کو کیوں نہیں گئی وہ کہنے لگی فلانے کا باپ یعنے میرا خاوندؑ اُس کے پاس پانی لانے کے دو اُونٹ تھے ایک پر تو وہ خود حج کو گیا اور دوسرا ہماری زمین میں پانی پہنچا تا ہے آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے اس حدیث کو ابن جریج نے بھی عطاء سے روایت کیاؑ اُنھوں نے کہا میں نے ابن عباس رض سے سُنا اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ نے عبدالکریم سے روایت کی اُنھوں نے عطاء سے اُنھوں نے جابرؓ سے اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیثؑ

ہم سے سلیمان ابن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے عبد الملک بن عمیر سے اُنھوں نے قزعہ سے جو زیاد کے غلام تھے اُنھوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا اُنھوں نے

۱؎ اس روایت میں مطلق سفر مذکور ہے دوسری روایتوں میں تین دن اور دو دن اور ایک دن کے سفر کی تصریح ہے بہر حال ایک دن رات کی راہ سے کم پر عورت بغیر محرم کے جا سکتی ہے ہمارے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو خاوند یا دوسرا کوئی محرم رشتہ دار نہ ملے تو اس پر حج واجب نہیں ہے حنفیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن شافعیہ اور مالکیہ معتبر اور نیک رفیقوں کے ساتھ حج کے لیے جانا جائز رکھتے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ یعنے ابو سنان جیسے اُوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۳؎ یہ روایت موصولاً باب العمرۃ فی رمضان میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۴؎ اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا امام بخاری کا مطلب ان سندوں کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ راویوں نے اس میں عطا پر اختلاف کیا ہے ابن ابی لیلی اور یعقوب بن عطاء نے بھی حبیب معلم اور ابن جریج کی طرح روایت کی ہے معلوم ہوا کہ عبدالکریم کی روایت شاذ ہے اور اعتبار کے قابل نہیں ۱۲ منہ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ اَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ اَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَاَةٌ مَّسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سُنیں ہیں یا چار باتیں ابوسعیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے وہ کہتے تھے یہ باتیں مجھ کو بھلی لگیں ایک یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر بغیر محرم رشتہ دار یا خاوند کے ساتھ ہو۔ نہ کرے دوسرے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیئے تیسرے عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور فجر کے بعد سورج نکلنے تک نماز نہ پڑھنا چاہیئے چوتھے کجاوے تین ہی مسجدوں کی طرف باندھے جاویں ایک مسجد حرام دوسری میری مسجد تیسری مسجد اقصیٰ کی طرف

بَابٌ ۲۹۶ مَنْ نَّذَرَ الْمَشْيَ اِلَى الْكَعْبَةِ۔

باب اگر کسی نے کعبے تک پیدل جانے کی منت مانی[1]

۴۴۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُّهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَّاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے مروان فزاری نے اُنہوں نے حمید طویل سے کہا مجھ سے ثابت نے بیان کیا اُنہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا[2] جو اپنے دونوں بیٹوں پر ٹیکا دیے چل رہا ہے آپ نے پوچھا اس کو کیا ہوا ہے لوگوں نے عرض کیا اس نے پیدل کعبہ کو جانے کی منت مانی ہے آپ نے فرمایا اللہ کو اُس کی حاجت نہیں کہ یہ اپنے تئیں تکلیف دے اور حکم کیا کہ وہ سوار ہو جائے

۴۴۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی اُن سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو سعید بن ابی ایوب نے خبر دی اُن کو یزید بن ابی حبیب نے اُن کو ابوالخیر مرثد بن عبداللہ نے اُنہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے اُنہوں نے کہا میری بہن نے یہ منت مانی کہ بیت اللہ تک پیدل

---

[1] تو اس پر اس منت کا پورا کرنا واجب ہے یا نہیں حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ایسی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں کیونکہ حج سوار ہو کر کرنا پیدل کرنے سے افضل ہے یا آپ نے اس لیے سوار ہونے کا حکم دے دیا کہ اس کو پیدل چلنے کی طاقت نہ تھی ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا مجھے اس بوڑھے کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اس کے بیٹوں کا ۱۲ منہ

إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ

جائے گی اور مجھ سے کہنے لگی کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھو میں آیا اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو یزید نے کہا ابوالخیر ہمیشہ عقبہ کے ساتھ رہتے

۴۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا اُنھوں نے ابن جریج سے اُنھوں نے یحییٰ بن ایوب سے اُنھوں نے یزید سے اُنھوں نے ابوالخیر سے اُنھوں نے عقبہ سے یہی حدیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

فَضَائِلُ الْمَدِينَةِ

بَابُ ۲۹۷ حَرَمِ الْمَدِينَةِ۔

باب مدینہ کے حرم کا بیان

۴۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم ابوعبدالرحمٰن احول نے اُنھوں نے انس رضہ سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا مدینہ کا حرم[1] یہاں سے (جبل عیر سے) وہاں (ثور) تک ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اس میں کوئی بدعت نہ کی جائے جو کوئی بدعت[2] نکالے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت پڑے[3]

۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي فَقَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے اُنھوں نے ابوالتیاح سے اُنھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور مسجد بنانے کا حکم دیا تو بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کا مجھ سے مول کر لو اُنھوں نے کہا ہم تو اللہ سے اس کا مول لیں گے پھر آپ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں جو وہاں تھیں وہ کھود کر پھینک

---

[1] مدینہ کے حرم کا بھی حکم وہی ہے جو مکہ کے حرم کا ہے صرف جزا لازم نہیں آتی امام مالک اور شافعی اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا حکم مکہ کے حرم کا سا نہیں ہے بلکہ وہاں کا درخت کاٹنا اور وہاں کا شکار مارنا درست ہے اور یہ قول احادیث صحیح کے برخلاف ہے اور تعجب تو ان لوگوں سے ہوتا ہے جو اپنے تئیں اہل حدیث سمجھتے ہیں اور مدینہ کو حرم کی طرح قرار نہیں دیتے بلکہ بعضوں نے غضب کیا اس کو شرک قرار دیا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [2] شعبہ اور حماد بن سلمہ کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے یا کسی بدعتی کو جائے دیوے یعنے اپنے یہاں اتارے معاذ اللہ بدعت ایسی بری بلا ہے کہ آدمی بدعتی کو جائے دینے سے ملعون ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اہل معاصی اور فساد پر لعنت کر سکتے ہیں لیکن فاسق معین پر لعنت کرنا اس سے ثابت نہیں ہوتا بدعت سے ظلم مراد ہے اور لعنت سے سخت عذاب اور وہ لعنت مراد نہیں ہے جو کافر پر ہوتی ہے ۱۲ منہ

وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ۔

دی گئیں اور کوڑا کرکٹ برابر کیا گیا اور درخت کاٹ ڈالے گئے[1] اور مسجد میں قبلے کی طرف رکھ دیے گئے

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ قَالَ وَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ حَارِثَةَ فَقَالَ اَرَاكُمْ يَا بَنِيْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِّنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِيْهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید نے اُنہوں نے سلیمان بن بلال سے اُنہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو زمین ہے وہ میری زبان پر حرم ٹھہرائی گئی ابوہریرہ رض نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس آئے فرمایا میں سمجھتا ہوں بنی حارثہ تم حرم کے باہر ہو گئے پھر دیکھا تو فرمایا نہیں تم حرم کے اندر ہو

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى كَذَا مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم تیمی سے اُنہوں نے اپنے باپ یزید بن شریک سے اُنہوں نے حضرت علی رض سے اُنہوں نے کہا میرے پاس تو بس اللہ کی کتاب ہے اور یہ کاغذ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر پہاڑ سے لے کر یہاں تک حرم ہے جو کوئی وہاں بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت نہ اُس کا نفل قبول ہو گا نہ فرض اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد کافی ہے جو کوئی مسلمان کا عہد توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب مسلمانوں کی لعنت نہ اس کا نفل قبول ہو گا نہ فرض اور جو کوئی اپنے مالک کو چھوڑ کر بے اس کی اجازت کے دوسرے کو مالک بنائے

[1] اس سے بعض حنفیہ نے دلیل لی ہے کہ اگر مدینہ حرم ہوتا تو وہاں کے درخت آپ کیوں کٹواتے اُن کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے اُس وقت تک مدینہ حرم نہیں ہوا تھا دوسرے یہ فعل ضرورت سے واقع ہوا یعنے مسجد بنانے کے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کیا بہ حکم الٰہی کیا آپ نے تو مکہ میں بھی قتال کیا حنفیہ اس کو بھی کسی اور کے لیے جائز رکھیں گے مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے گرداگرد بارہ میل تک حرم کی حد قرار دی ۱۲ منہ

أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

بَابُ ۲۹۸ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔

بَابُ ۲۹۹ الْمَدِينَةُ طَابَةٌ۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةٌ۔

بَابُ ۳۰۰ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

اُس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض

باب مدینہ کی فضیلت اور مدینہ کا بُرے آدمی کو نکال دینا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا میں نے ابوالحباب سعید بن یسار سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اُس بستی میں جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا لے گی[1] (اُن کی سردار بنے گی) منافق اس کو یثرب کہتے ہیں اس کا نام مدینہ ہے بُرے لوگوں کو اس طرح سے نکال باہر کرے گی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال دیتی ہے

باب مدینہ کا ایک نام طابہ ہے[2]۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک سے لوٹ کر آئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ طابہ آگیا

باب مدینہ کے دونوں پتھریلے میدان

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید

---

[1] یعنی ان پر غالب ہوگی ان کا صدر مقام اور پائے تخت بن جائے گی یہ بشارت آپ کی بالکل صحیح اور پوری ہوئی مدینہ ایک مدت تک ایران اور عرب اور مصر اور شام اور توران کا پائے تخت رہا اور خلفاء راشدین نے مدینہ میں رہ کر خلافت کی پھر بنی امیہ کے وقت میں شام پائے تخت ہوا اور عباسیہ کے وقت میں بغداد اخیر خلیفہ معتصم باللہ ہوا اور اس کے زوال سے اسلامی خلافت مٹ گئی اور مسلمان پھوٹ کر الگ الگ گروہ بن گئے اور کافروں کی مراد پوری ہوئی انہوں نے ہر جگہ مسلمانوں کو مغلوب کر کے اپنی رعیت بنا لیا اور جو رشتہ اتحاد اور اتفاق کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں میں قائم فرما دیا تھا کہ وہ سب مل کر ایک قرشی خلیفہ کے ماتحت رہیں اس کو توڑ دیا امام کے نہ ہونے سے تمام مسلمان تسبیح کے دانوں کی طرح پراگندہ اور تباہ ہیں یا اللہ پھر تو مسلمانوں کو امام قائم کرنے کی توفیق دے اور ان میں اتحاد اور اتفاق پیدا کر اور اُن کو شرع محمدی کا پیرو بنا دے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ

[2] طابہ اور طیبہ دونوں مدینہ کے نام ہیں کیونکہ وہاں کی تربت پاکیزہ اور وہاں کے لوگ فرشتہ صورت پاک سیرت ہیں ۱۲ منہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ۔

بَاب ۳۱ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ۔

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ

بن مسیب سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے اگر مدینہ میں ہرن چرتے دیکھوں تو اُن کو نہ چھیڑوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کی زمین پتھریلے میدانوں کے بیچ میں حرم ہے (وہاں شکار جائز نہیں)

باب جو شخص مدینہ سے نفرت کرے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے تم مدینہ کو اچھے حال میں چھوڑ جاؤ گے (پھر ایسا اجاڑ ہو جائے گا کہ) وہاں وحشی جانور درندا اور چرند بسنے لگیں گے[1] اور اخیر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے اس لیے کہ اپنی بکریاں ہانک لے جائیں دیکھیں گے وہاں نرے وحشی جانور ہی جانور ہیں جب ثنیۃ الوداع پر پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے[2]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبداللہ بن زبیر سے اُنہوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے یمن کا ملک فتح ہوگا پھر وہاں سے کچھ لوگ سواری کے جانور ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو اُن کا کہنا سنیں گے ان کو لاد کر مدینہ سے لے جائیں گے حالانکہ اگر اُن کو معلوم ہوتا مدینہ کا رہنا ان کے لیے بہتر تھا اسی طرح شام کا ملک فتح ہوگا اور کچھ لوگ سواریاں ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو اُن کی بات سنیں گے اُن کو لاد کر لے جائیں گے اور اگر وہ سمجھتے تو مدینہ کا رہنا ان کے لیے بہتر تھا اسی طرح

---

[1] یہ حال اخیر زمانے میں قیامت کے قریب ہوگا ۱۲ منہ [2] وہ بھی مر جائیں گے پھر اُس کے بعد قیامت قائم ہو گی ۱۲ منہ

فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

بَابُ ۳۰۲ اَلْاِيْمَانُ يَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا۔

بَابُ ۳۰۳ اِثْمِ مَنْ كَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔

بَابُ ۳۰۴ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ۔

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ سَمِعْتُ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ

عراق فتح ہو گا کچھ لوگ سواریاں ہانکتے آئیں گے اپنے گھر والوں کو اور جو اُن کی بات مانیں گے اُن کو سوار کرا کے لے جائیں گے اگر ان کو سمجھ ہوتی تو مدینہ ان کے لیے بہتر تھا

باب ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آنا

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے کہا مجھ سے عبید اللہ عمری نے اُنہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے اُنہوں نے حفص بن عاصم سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایمان مدینہ میں سمٹ کر اس طرح سے آجائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں سما جاتا ہے[1]

باب جو شخص مدینہ والوں کو ستانا چاہے اس پر کیسا وبال پڑے گا

ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا کہا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی اُنہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے اُنہوں نے عائشہ رض سے جو سعد کی بیٹی تھیں اُنہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مدینہ والوں سے جو کوئی فریب کرے گا اس طرح گل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے

باب مدینہ کے محلوں کا بیان

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی کہا میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سُنا اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک محل (اُونچے مکان)

---

[1] اسی طرح اخیر زمانہ میں سچے مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں چلے جائیں گے قرطبی نے کہا حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مدینہ والوں کا عمل حجت ہے اور اُن کا اسلام بدعتوں سے خالی ہے حافظ نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں تھا اور اب تو اس کے برخلاف مشاہدہ ہوتا ہے جب سے فتنے اور فساد ظاہر ہو گئے ہیں

الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

یہ چڑھے پھر (صحابہؓ سے) فرمایا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں میں فتنے کے مقام اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش گرنے کے مقام[1] سفیان کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور سلیمان بن کثیر نے بھی زہری سے روایت کیا

بَابٌ ۳۰۵ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ۔

باب دجال مدینہ میں نہیں جانے کا

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اس کے دادا ابراہیم سے اُنہوں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مدینہ میں دجال کا کچھ خوف نہ ہوگا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے[2]

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اُویس نے بیان کیا مجھ سے امام مالک نے اُنہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے نہ اس میں طاعون جاسکے گا نہ دجال[3]

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے ولید ابن مسلم نے کہا ہم سے امام ابوعمرو اوزاعی نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دنیا میں کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال

---

[1] یہ دیکھنا بہ طریق کشف کے تھا اس میں تاویل کی ضرورت نہیں قسطلانی نے کہا یا دیکھنے سے علم مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا پورا ہوا مدینہ ہی میں حضرت عثمانؓ قتل کیے گئے اور یزید پلید کی جانب سے واقعہ حرہ میں اہل مدینہ پر کیا کیا آفتیں پیش آئیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث ایک کھلا معجزہ ہے آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نہ مدینہ کی فصیل تھی نہ اس میں دروازے تھے اب فصیل بھی بن گئی ہے سات دروازے بھی ہیں ۱۲ منہ [3] یعنے عام طاعون جس سے ہزاروں آدمی مر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مدینہ کو ان عام آفتوں سے بچا دیا ہے اللّٰھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک ۱۲ منہ

وَالْمَدِيْنَةُ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

۴۶۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

نہ روندے گا[1] ضرور روندے گا مگر مکہ اور مدینہ ان دونوں شہروں میں آنے کے جتنے رستے ہیں اُن پر فرشتے صف باندھے پہرہ دے رہے ہوں گے پھر مدینہ اپنے لوگوں پر تین بار لرزے گا[2] اور اللہ ہر منافق اور کافر کو اس میں سے نکال دے گا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے باب میں ایک لمبی حدیث بیان فرمائی اس حدیث میں یہ بھی تھا دجال مدینہ کی ایک کھاری زمین میں آن کر اترے گا اس پر مدینہ کے اندر آنا تو حرام کر دیا گیا ہے پھر (مدینہ سے) ایک شخص جو اس زمانہ کے (سب) لوگوں میں نیک ہوگا۔ یا نیک لوگوں میں سے ہوگا دجال کے پاس جائے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کر دیا تھا دجال اپنے لوگوں سے کہے گا بھلا کہو تو سہی اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں پھر جلا دوں تب تو تم کو میری خدائی میں شک نہیں رہنے کی وہ کہیں گے نہیں دجال اُس کو مار ڈالے گا پھر جلا دے گا وہ شخص زندہ ہو کر کہے گا خدا کی قسم اب تو مجھ کو پورا معلوم ہو گیا تو ہی دجال ہے[3] دجال پھر اُس کو مار ڈالنا چاہے گا لیکن مار نہ سکے گا

[1] یعنے خود دجال اپنی ذات سے ہر بڑے شہر میں داخل ہوگا امام ابن حزم کو یہ مشکل معلوم ہوا کہ دجال ایسی تھوڑی مدت میں دنیا کے ہر شہر میں خود داخل ہو تو اُنہوں نے یوں تاویل کی کہ دجال کے داخل ہونے سے اُس کے اتباع اور جنود کا داخل ہونا مراد ہے قسطلانی نے کہا ابن حزم نے اس پر خیال نہیں کیا جو صحیح مسلم میں ہے کہ دجال کا ایک ایک برس کے برابر ہوگا ۱۲ منہ [2] یہ حرکت گویا ان لوگوں کے نکالنے کے لیے ہوگی جو ظاہر میں مسلمان ہیں لیکن دل میں نفاق اور کفر بھرا ہوا ہے وہ زلزلہ کے ڈر سے مدینہ سے نکل جائیں گے اور دجال کے لشکر سے مل جائیں گے ۱۲ منہ [3] کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری ایک نشانی یہ بھی بیان فرمادی تھی کہ تو ایک شخص کو مار کر پھر جلائے گا حقیقت میں دجال کی یہ مجال نہیں کہ کسی کو مار کر پھر جلا سکے یہ تو احیاء ہے جو خاص صفت الٰہی ہے مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ مومنوں کو آزمانے کے لیے دجال کے ہاتھ پر یہ نشانی ظاہر کر دے گا جو لوگ سچے خداوند کو نہیں پہچانتے وہ دجال کی خدائی کے قائل ہو جائیں گے پر جو سچے ایمان دار (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۳۰۶ اَلْمَدِيْنَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَجَآءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِيْ فَاَبٰى ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَّقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَّا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

بَابٌ ۳۰۷

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب مدینہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنھوں نے محمد بن منکدر سے اُنھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے کہا ایک گنوار[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اسلام پر بیعت کی دوسرے دن بخار میں ہلہلاتا ہوا آیا کہنے لگا میری بیعت توڑ دیجئے تین بار اُس نے یہی کہا آپ نے انکار کیا پھر فرمایا مدینہ تو گویا بھٹی ہے میل کچیل کو نکال دیتی ہے خالص مال رکھ لیتی ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے عدی بن ثابت سے اُنھوں نے عبد اللہ بن یزید سے اُنھوں نے کہا میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اُحد میں نکلے تو آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ (منافق) لوٹ گئے بعضوں نے کہا ہم چل کر اُن کو قتل کریں گے بعضوں نے کہا قتل نہیں کرنے کے اس وقت (سورہ نسأ کی) یہ آیت تم کو کیا ہو گیا منافقوں کے باب میں تمہارے دو فرقے ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ برے آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کچیل کو[2]

باب

ہم سے عبد اللہ ابن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے میرے باپ جریر بن حازم نے کہا میں نے یونس سے سُنا اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہیں اور اپنے حقیقی مالک پہچانتے ہیں وہ یہ کرشمہ بھی اسی کا ایک کرشمہ سمجھیں گے اور دجال اگر ایسی لاکھوں باتیں بتلائے تب بھی اس کو خدا نہیں سمجھنے کے ان بینا انت سالکہ غیر محتاج الی السرج وجھک المامول حجتنا یوم یاتے الناس بالحجج ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] حافظ نے کہا اس گنوار کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا اور زمخشری نے غلطی کی جو اس کا نام قیس بن ابی حازم کہا وہ تو تابعی ہے ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا یہ امر خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے وہی نکلتا جس کے ایمان میں نقص ہوتا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بہت سے اجلائے صحابہ جیسے ابن مسعودؓ اور ابو موسیٰؓ اور علی رضؓ اور ابو ذر رضؓ اور عمار رضؓ اور حذیفہ رضؓ مدینہ سے نکل کر اور مقاموں میں جا کر مرے ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابَعَهٗ عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ۔

انس رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یا اللہ مکہ میں جو تو نے برکت رکھی ہے مدینہ میں اُس سے دونی برکت کر[1] جریر کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر نے بھی یونس سے روایت کیا

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اُس کی محبت سے اپنی اُونٹنی تیز چلاتے اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اُس کو بھی ایڑ لگاتے (حرکت دیتے)

بَابٌ ۳۰۸ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ۔

باب مدینہ کا ویران کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار تھا

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ وَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ فَاَقَامُوْا۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے اُنہوں نے حمید طویل سے اُنہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا بنی سلمہ (انصار کے ایک قبیلے) نے اپنے مکان چھوڑ کر مسجد نبوی کے پاس آجانا چاہا آپ نے مدینہ کو خالی (ویران چھوڑ دینا) پسند نہ کیا اور فرمایا بنی سلمہ کے لوگو تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے[2] پھر وہ وہیں رہ گئے

بَابٌ ۳۰۹

باب

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا اُنہوں نے یحیٰی قطان سے

---

[1] یعنے وہاں کے ماپ تول کھانے پینے میں مکہ سے بھی زیادہ برکت دے یہ ایک خاص دُعا ہے مدینہ طیبہ کے لیے اس سے مدینہ کی افضلیت مکہ پر ثابت نہیں ہوتی اور ایک جماعت علما اس کی بھی قائل ہوئی ہے کہ مدینہ مکہ سے افضل ہے کیوں کہ وہاں جسد مبارک جناب رسالت مآب کا مدفون ہے بعضوں نے کہا وہ مقام جہاں آپ کا جسد مبارک مدفون ہے بالاتفاق مکہ سے بلکہ ساری دنیا سے افضل ہے حقیقت یہ ہے کہ جو مدینہ منورہ جا کر رہے اُس کو یہ برکت جس کے لیے آپ نے دعا فرمائی بالکل کھل جاتی ہے وہاں ایک روٹی میں ایسا پیٹ بھر جاتا ہے کہ دوسرے شہروں میں دو تین روٹیوں سے نہیں بھرتا یہ سب برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے ہے ۱۲ منہ [2] آپ کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ کی آبادی سب طرف سے قائم رہے اور اس میں ترقی ہوتی جائے تا کہ کافروں اور منافقوں پر رعب پڑے ۱۲ منہ

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔

اُنہوں نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا اُنہوں نے حفص بن عاصم سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے[1] اور منبر میرا (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہوگا[2]

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے اُنہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ابوبکر صدیق رضؓ اور بلال رضؓ کو بخار آگیا پھر ابوبکر رضؓ کو جب بخار چڑھتا تو وہ یہ شعر پڑھتے :-

كُلُّ امْرِئٍ مُّصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

گھر میں اپنے صبح کرتا ہے ہر ایک فرد بشر
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر

وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ يَقُوْلُ۔

اور بلال رضؓ کا بخار جب اُتر جاتا تھا تو وہ رو کر بلند آواز سے یہ پڑھتے

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلُ۔
وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِّيَاهَ مَجَنَّةٍ۔
وَّهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلُ

کاش پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات
سب طرف آگے ہوں وہاں جلیل اذخر نبات[3]
کاش پھر دیکھوں میں شامہ کاش پھر دیکھوں طفیل
اور پیوں پانی مجنہ کے جو ہیں آب حیات،

[1] حقیقۃً بہشت کا ایک ٹکڑا ہے جیسے حجر اسود اور نیل اور فرات بہشت کے دریا سے نکلے ہیں بعضوں نے کہا مجازاً اس کی برکت اور خوبی کی وجہ سے اُس کو بہشت کا ٹکڑا فرمایا یا اس لیے کہ وہاں عبادت کرنا بہشت میں جانے کا سبب ہے گھر سے مراد حضرت عائشہ رضؓ کا حجرہ ہے جہاں آپ کی قبر ہے ابن عساکر کی روایت یوں ہی ہے کہ میری قبر اور منبر کے درمیان ایک کیاری ہے بہشت کی کیاریوں میں سے اور طبرانی نے ابن عمر رضؓ سے نکالا اس میں بھی قبر کا لفظ ہے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اسی منبر کو جو دنیا میں تھا دوبارہ موجود کر کے حوض کوثر پر رکھ دے گا یہ امر اُس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی میرے منبر کی عزت و حرمت کرے اس کے پاس عبادت کرے وہ قیامت کے دن میرے حوض پر آئے گا اور عمدہ مطلب یوں ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میرا منبر رکھا جائے گا یعنی میں وہاں منبر پر بیٹھوں گا ۱۲ منہ [3] جلیل اور اذخر دو قسم کی گھانسیں ہیں۔ ۔ ۔ جو مکہ کے اطراف میں پیدا ہوتی ہیں باقی بر صفحہ آئندہ

قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَآ اَخْرَجُوْنَا مِنْ اَرْضِنَآ اِلٰى اَرْضِ الْوَبَآءِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَآ اِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ اَوْبَاُ اَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِيْ نَجْلًا تَعْنِيْ مَآءً اٰجِنًا۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ حَفْصَةَ

یا میرے اللہ شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف ان مردودوں پر لعنت کر جنہوں نے ہمارے ملک سے ہم کو نکال کر وبا کے ملک میں دھکیل دیا[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا یا اللہ مدینہ بھی ہم کو مکہ کی طرح یا اُس سے بھی زیادہ پسند کر دے یا اللہ ہمارے صاع میں اور مد میں برکت دے اور مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور وہاں کا بخار جحفہ میں لے جا[۲] حضرت عائشہ رض نے کہا ہم جب مدینہ میں آئے تھے تو سارے ملکوں سے زیادہ وہاں وبا تھی حضرت عائشہ رض نے کہا مدینہ میں بطحان ایک نالہ تھا اس میں ذرا ذرا پانی بہتا رہتا وہ بھی بدمزہ بدبودار[۳]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے اُنہوں نے خالد بن یزید سے اُنہوں نے سعید بن ابی ھلال سے اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے دُعا کی یا اللہ مجھ کو اپنی راہ میں شہادۃ عطا فرما[۴] اور مجھ کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں مرنا نصیب کر[۵] اور یزید بن زریع اس حدیث کو روح بن قاسم سے روایت کیا اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے اپنی ماں سے اُنہوں نے ام المومنین

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۱۲ منہ [۴] شامہ اور طفیل دو پہاڑ ہیں مکہ سے تیس میل تک ۱۲ منہ [۵] مجنہ ایک مقام ہے مکہ سے چند میل مر الظہران کے قریب اندرقی نے کہا مکہ سے ایک برید پر ہے اس کو سوق ہجر بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یعنے مدینہ کے ملک میں اس زمانہ میں مدینہ کی ہوا و بائی اور ناقص کہلاتی جو جاتا اس کو بخار آتا جب سے آپ نے دعا فرمائی تو ساری بیماری جحفہ چلی گئی اور مدینہ کی ہوا اچھی ہو گئی ۱۲ منہ [۲] جحفہ اُن دونوں مشرکوں کی بستی تھی اور وہ میقات ہے مصر والوں کا قسطلانی نے کہا آج تک جحفہ بخار کا گھر ہے جس نے وہاں کا پانی پیا کہ بخار آ چمٹا ۱۲ منہ [۳] شاید اسی سبب سے مدینہ کی آب و ہوا اس وقت خراب ہو گی لوگ یہ خراب پانی پیتے ہوں گے حدیث میں نجلا ہے نجل اس پانی کو کہتے ہیں جس کے بہنے میں زمین کھل جاتی ہے یعنے بالکل تھوڑا پانی اور اٰجن اس پانی کو کہتے ہیں جس کا مزہ رنگ بدلا ہوا ہو ۱۲ منہ [۴] اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کی یہ دعا قبول فرمائی ابو لؤلؤ مجوسی نے عین نماز میں آپ کو خنجر زہر آلود سے زخمی کیا یہ واقعہ چار شنبہ کے روز ۲۳ھ ہجری میں ۲۶ ذیحجہ کو ہوا ۱۲ منہ [۵] یہ دعا بھی اللہ نے قبول فرمائی آپ کی شہادت مدینہ منورہ میں ہوئی اور خاص حجرہ شریف میں اپنے دونوں صاحبوں کے ساتھ دفن ہوئے ۱۲ منہ

بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حفصہ سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عمر سے سُنا پھر ایسی ہی حدیث بیان کی اور ہشام نے زید سے روایت کی اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ام المومنین حفصہ رض سے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سُنا پھر یہی حدیث روایت کی

كِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب روزے کے بیان میں[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

باب رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو تم پر اگلے لوگوں کی طرح روزہ فرض ہوا اس لیے کہ تم گناہوں سے بچو[2]

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ فَقَالَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے اُنہوں نے ابو سہیل سے اُنہوں نے اپنے باپ (مالک) سے اُنہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے ایک گنوار[4] پریشان سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ بتلائیے اللہ نے ہم پر کون سی نمازیں فرض کی ہیں آپ نے فرمایا پانچ نمازیں البتہ اگر تو نفل زیادہ پڑھے تو اور بات ہے پھر اُس نے پوچھا بتلائیے اللہ نے مجھ پر روزے کون سے فرض کیے ہیں آپ نے فرمایا رمضان کے[5] البتہ اگر نفل زیادہ رکھے تو اور بات ہے پھر اس نے پوچھا اللہ نے مجھ پر فرض زکوٰۃ کونسی

---

[1] صوم کہتے ہیں لغت میں روکنے کو اور شرعاً ایک عبادت کا نام ہے یعنے کھانے اور پینے اور جماع سے رُکے رہنا صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک صوم یعنے روزہ اسلام کا ایک رکن ہے اور اُس کی فرضیت کا منکر کافر ہے ۱۲ منہ [2] اس آیت سے امام بخاری نے روزے کی فرضیت پر دلیل لی رمضان رمض سے مشتق ہے اُس کے معنے جلنا جس سال رمضان کے روزے فرض ہوئے وہ سخت گرمی کا مہینہ تھا اس لیے اس کا نام رمضان ہوگیا بعضوں نے کہا اس لیے کہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں ۱۲ منہ [3] دوسری حدیث میں روزے کو ڈھال فرمایا جیسے ڈھال جنگ میں تیر تلوار کے زخم سے بچاتی ہے ایسے ہی روزہ بھی گناھوں کی سپر ہے کیوں کہ روزے سے شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ منہ [4] اس گنوار کا نام ضمام بن ثعلبہ تھا جیسے کتاب الایمان میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور کوئی روزہ فرض نہیں ۱۲ منہ

فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ۔

کی ہے غرض آپ نے اس کو شرع اسلام کی باتیں بتلا دیں تب وہ کہنے لگا قسم اُس کی جس نے آپ کو عزت دی اللہ نے جو فرض کیا ہے میں نہ اُس سے بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو مراد کو پہنچا یا سچا ہے تو بہشت میں جائے گا۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَصُوْمُهٗ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ صَوْمَهٗ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اُس کا حکم دیا جب رمضان فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ موقوف ہو گیا عبد اللہ بن عمرؓ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھتے مگر جب اُن کے روزے کے دن آن پڑتا[1]

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے اُنہوں نے یزید بن ابی حبیب سے اُن سے عراک بن مالک نے بیان کیا اُن کو عروہ نے خبر دی اُنہوں نے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے کہ قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزے کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور (اُس وقت) آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

بَابُ ۳۱ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب روزے کی فضیلت

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے ابو الزناد سے اُنہوں نے اعرج سے

[1] یعنے جس دن ان کو روزہ رکھنے کی عادت ہوتی مثلاً پیر یا جمعرات اس دن عاشورہ آن پڑتا تو روزہ رکھ لیتے ۱۲ منہ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا۔

بَابٌ ۳۱۲ الصَّوْمُ كَفَّارَةٌ۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ يَحْفَظُ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ

اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ (دوزخ کی) سپر ہے روزے میں فحش باتیں[1] نہ کرے نہ جہالت کی باتیں اگر کوئی آدمی اُس سے لڑے یا گالی دے تو دو بار کہہ دے میں روزہ دار ہوں قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے[2] اللہ فرماتا ہے روزہ دار میرے لیے اپنا کھانا پانی چھوڑ دیتا ہے اور اپنی خواہش ترک کر دیتا ہے روزہ خاص میرے لیے ہے[3] اور میں خود ہی اُس کا بدلہ دوں گا اور ایک نیکی کے بدل دس نیکیوں کا ثواب ملیگا

باب روزہ گناہوں کا اتار ہے

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے جامع بن راشد نے اُنہوں نے ابووائل سے اُنہوں نے حذیفہ سے اُنہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا فتنے کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے حذیفہؓ نے کہا میں نے یہ حدیث آنحضرت سے سُنی ہے آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ اُس کے بال بچوں اور (دوست) ہمسایہ کی وجہ سے ہوتا ہے نماز روزہ صدقہ اُس کا اتار

[1] مثلاً ٹھٹھا مذاق بیہودہ جھوٹ اور لغو باتیں یا چیخنا چلانا غل مچانا سعید بن منصور کی روایت میں یوں ہے فحش نہ بکے نہ کسی سے جھگڑا کرے ۱۲ منہ

[2] یعنے آخرت میں بہتر ہو گی ابن عبدالسلام نے ایسا ہی کہا اور ابوالشیخ کی ضعیف حدیث سے دلیل لی کہ روزہ دار جب قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے منہ کی بو سے پہچان لیے جائیں گے اور اُن کی منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے اچھی ہو گی ابن صلاح نے کہا کہ دنیا ہی میں روزہ داروں کے منہ کی لعاب اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے قسطلانی اس مقام پر تاویل کی کہ اللہ تعالیٰ خوشبو اور بدبو کے ادراک اور سونگھنے سے پاک ہے کیونکہ سونگھنا حیوانات کا خاصہ ہے تو کہا یہ مجاز اور استعارہ ہے ہم کہتے ہیں کہ اور صفات کی طرح اس کو بھی تسلیم کرنا چاہیے اور جیسے اور صفات اللہ میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے یہاں بھی ایسا چاہیے تاویل کی کیا ضرورت ہے پروردگار کا بدبو اور خوشبو دریافت کر لینا اسی طرح پر ہے جیسے اس کو لائق ہے ۱۲ منہ

[3] روزہ ایک ایسا عمل ہے جس میں ریا کو دخل نہیں ہوتا آدمی خالص خدا ہی کے ڈر سے اپنی تمام خواہشیں چھوڑ دیتا ہے اس وجہ سے روزہ خاص اس کی عبادت ٹھہری اور اس کا ثواب بہت بڑا ہوا چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ شہید کے خون کی بو قیامت کے دن مشک کی بو ہو گی اور روزہ دار کے منہ کو مشک کی بو سے بہتر فرمایا حالاں کہ جہاد میں جان خرچ کرنا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ اسلام کا ایک رکن ہے اور فرض عین ہے جہاد فرض عین نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے اور فرض عین فرض کفایہ سے افضل ہوتا ہے ۱۲ منہ

قَالَ لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهِ إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ قَالَ وَإِنَّ دُونَ ذَٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ۔

ہو جاتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں یہ فتنہ نہیں پوچھتا میں تو وہ فتنہ پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئے گا حذیفہؓ نے کہا اس کے ادھر تو بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا وہ دروازہ کھل جائے گا یا توڑا جائے گا حذیفہ نے کہا توڑا جائے گا اُنہوں نے کہا کہ پھر تو قیامت تک جڑنے کے لائق نہ رہے گا شقیق نے کہا ہم مسروق سے بولے تم حذیفہؓ سے پوچھو عمر کو معلوم تھا وہ دروازہ کون ہے اُنہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا ہاں وہ ایسا جانتے تھے جیسے آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے[1]

بَابٌ ۳۱۲ الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ۔

باب بہشت کا دروازہ ریان روزہ داروں کے لیے ہے

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے اُنہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں روزہ دار لوگ بہشت میں اس دروازہ میں سے جائیں گے روزہ داروں کے سوا اور کوئی اس میں سے نہ جائے گا پکارا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں وہ اُٹھ کھڑے ہوں گے ان کے سوا اس میں سے کوئی نہ جائے گا جب وہ جا چکیں گے تو یہ دروازہ بند ہو جائے گا کوئی اور اس میں نہ جا سکے گا۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے معن بن عیسیٰ نے کہا مجھ سے امام مالک نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے حمید بن عبد الرحمٰن سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جوڑا (دو روپیہ یا دو کپڑے یا اور کوئی دو چیزیں) خرچ کرے گا اس کو (فرشتے) بہشت کے دروازوں سے پکاریں گے

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

خدا کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے پھر جو کوئی نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو کوئی مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو کوئی روزہ دار ہوگا وہ ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو زکوٰۃ دینے والا ہوگا وہ زکوٰۃ کے دروازہ سے بلایا جائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سُن کر عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر صدقے یا رسول اگر کوئی ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے سے بھی بلایا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں[1] لیکن کوئی ایسا بھی ہوگا جو اُن سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے اور مجھے امید ہے تم اُن لوگوں میں ہوگے[2]

بَابٌ ۱۴۲ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ۔

باب رمضان یا ماہ رمضان کیا کہیں اور اُس کی دلیل جو دونوں طرح کہنا درست جانتا ہے[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[4] جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا رمضان سے آگے روزے نہ رکھو[5]

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے اُنھوں نے ابوسہیل نافع بن مالک سے اُنھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں[6]

---

[1] اس لیے کہ مقصود حاصل ہوگیا وہ جنت میں جانا چاہتا تھا بقول شخص آم کھانے سے کام نہ پیڑ گننے سے ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت نکلی ان کا جنتی ہونا تو قطعی ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جنتیوں میں بھی وہ اعلیٰ درجہ کے ہیں کہ ہر ایک دروازے سے فرشتے ان کو بلائیں گے یا اللہ حضرت ابوبکر صدیق کے تصدق میں ہم کو ایک ہی دروازے سے بہشت میں جانے کی پروانگی دے گو ہمارے اعمال اس لائق نہیں ہیں مگر اس امید پر ہم اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں شنیدم کہ در روز امید و بیم ؁ بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم ۱۲ منہ [3] یہ باب لاکر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن عدی نے ابوہریرہ رضی اللہ سے نکالا مرفوعاً کہ رمضان مت کہو رمضان اللہ کا ایک نام ہے اس کے اسناد میں ابو معشر ہے وہ ضعیف الحدیث ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو بھی امام بخاری نے وصل کیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ سے ۱۲ منہ [6] تو آپ نے صرف رمضان فرمایا شہر رمضان نہیں فرمایا ۱۲ منہ

۴۸۲ - حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ اَنَسٍ مَوْلَی التَّیْمِیِّیْنَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیٰطِیْنُ۔

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھ سے ابوسہیل بن ابی انس نے بیان کیا جو تیمیوں کا غلام تھا اُن سے اُن کے باپ نے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ رمضان آتا ہے تو آسمان[1] کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں کس دیے جاتے ہیں

۴۸۳ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَقَالَ غَیْرُهٗ عَنِ اللَّیْثِ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ وَّیُوْنُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو اگر ابر ہو جائے تو تیس دن پورے کر لو[2] یحییٰ کے سوا اور لوگوں نے لیث سے یوں روایت کی مجھ سے عقیل اور یونس نے بیان کیا رمضان کے چاند کے تیس دن پورے کرو

بَابٌ ۳۱۵ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّنِیَّةً وَّقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ۔

باب جو رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی اُمید سے نیت کر کے رکھے اُس کا ثواب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی لوگ اپنی نیتوں کے موافق اٹھائے جائیں گے

۴۸۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اُنہوں نے ابوسلمہ سے

[1] آسمان سے مراد بہشت ہے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ [2] حدیث میں فاقدروا لہ ہے یعنے اندازہ کر لو اور حساب کرو مطلب یہی ہے کہ شعبان یا رمضان کے تیس دن پورے کر لو ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی شب قدر میں ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا ہو اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو کوئی رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے

بَابٌ ۳۱۶ اَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سب دنوں سے زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا یَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاهُ جِبْرِیْلُ وَكَانَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَلْقَاهُ كُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ حَتّٰی یَنْسَلِخَ یَعْرِضُ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَهٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے بھلائی پہنچانے میں اور رمضان میں جب حضرت جبرئیل آپ سے ملتے رہتے تو آپ اور دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے جبرئیل رمضان میں ہر رات آپ سے ملا کرتے رمضان گذرنے تک وہ آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تو جن دنوں میں جبریل آپ سے ملتے رہتے آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہوتے

بَابٌ ۳۱۷ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فِی الصَّوْمِ۔

باب جو شخص روزے میں جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا نہ چھوڑے[1]

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے اُنہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو یہ احتیاج نہیں کہ کوئی اپنا

---

[1] یعنے جھوٹ اور فریب پر چلنا اس کا حاصل وہی دغا بازی ہے اس لیے ہم نے دغا بازی ترجمہ کیا لفظی ترجمہ تو یوں ہے کہ جھوٹ عمل کرنا منہ

يَدَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

کھانا پانی چھوڑ دے

بَابٌ ۳۱۸ هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ۔

باب کوئی اس کو گالی دے تو یہ کہہ سکتا ہے میں روزہ دار ہوں۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

ہم سے ابراہیم ابن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطا نے خبر دی انہوں نے ابو صالح سے جو گھی بیچتا تھا اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کا ہر نیک عمل اسی کے کام کا ہے[1] لیکن روزہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ گناہوں کی سپر ہے اور جب تم میں کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے نہ غل مچائے اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک تو روزہ کھولتے وقت خوش ہوتا ہے دوسرے جب اپنے مالک سے ملے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا

بَابٌ ۳۱۹ الصَّوْمُ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزُوبَةَ۔

باب جو مجرد ہو اور زنا سے ڈرے تو روزے رکھے

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے

[1] یعنے روزہ رکھنے کی صرف یہ غرض نہیں ہے کہ آدمی بھوکا پیاسا رہے اللہ تعالیٰ کو اس کی کیا پرواہ ہے کہ کوئی کھائے پئے یا نہ کھائے بلکہ روزے سے اصلی غایت یہ ہے کہ آدمی گناہوں سے بچے اور دل صاف کرے اور خدا کی عبادت میں غرق ہو اور اس سے لذت حاصل کرے جس شخص کو روزہ رکھنے سے یہ باتیں حاصل نہ ہوں بلکہ سارے گناہ کرتا رہے جھوٹ فریب دغابازی میں مصروف رہے تو اس کا روزہ کیا ہے فاقہ کشی ہے ۱۲منہ [2] یعنے دنیا میں بھی آدمی نیک عمل سے کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھاتا ہے گو اس کی ریا کی نیت نہ ہو مثلاً لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کو اچھا سمجھتے ہیں مگر روزہ وہ ایسی مخفی عبادت ہے جس کا صلہ اللہ جل جلالہ ہی دے گا بندوں کو اس میں کوئی دخل نہیں حضرات صوفیہ نے لکھا ہے کہ روزہ رکھنا گویا مقام صمدیت میں داخل ہونا ہے جو بہت اعلیٰ درجہ کا مقام ہے ۱۲منہ

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ۔

اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے ایک بار میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا جو شخص جورو کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے نکاح آدمی کی نگاہ نیچی رکھتا ہے شرم گاہ کو بدفعلی سے روکے رہتا ہے جس کو یہ طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اُس کو خصی کر دیتا ہے[1]

بَابٌ ۳۲۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا

وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ افطار کرو اور صلہ نے عمار سے روایت[2] کی جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی[3]

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا تم اُس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھ لو اور روزہ موقوف بھی نہ کرو جب تک عید کا چاند نہ دیکھ لو اگر ابر چھا جائے تو تیس دن پورے کر لو

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنہوں نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس ۲۹ راتوں کا بھی ہوتا ہے تو جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اگر ابر ہو جائے تو تیس ۳۰ دن کا شمار پورا کر لو۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا اُنہوں نے جبلہ بن سحیم سے

ف۱ یعنے اخیر میں چل کر بہت روزے رکھنے کے بعد گو شروع شروع روزے میں حرارت عزیزی کے جوش سے زیادہ شہوت معلوم ہوتی ہے ۱۲ منہ

ف۲ یعنے صلہ بن زفر نے جو کبار تابعین میں سے ہیں اس کو اصحاب سنن نے وصل کیا ۱۲ منہ

ف۳ شک کا دن شعبان کا اخیر دن یعنے تیسویں تاریخ جب اس دن شبہ ہو کہ چاند ہوا یا نہ ہوا تو روزہ نہ رکھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ شک کے دن روزہ رکھنا منع ہے ۱۲ منہ

بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ۔

بَابُ ۳۲۱ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ قَالَ

سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے دنوں اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا دبا لیا (دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا)

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر موقوف بھی کرو اگر ابر ہو جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا کہا اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے اُنہوں نے عکرمہ بن عبدالرحمٰن سے اُنہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا (صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی) جب اونتیس دن گذر گئے تو صبح سویرے یا تیسرے پہر کو آپ اُن کے پاس آگئے لوگوں نے عرض کیا آپ نے ایک مہینہ الگ رہنے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ اونتیس دن کا (بھی) ہوتا ہے

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایلا کیا آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی آپ انتیس راتوں تک ایک بالاخانے میں رہے پھر وہاں سے اُترے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ایک مہینہ کا ایلا کیا تھا آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے)

باب عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے امام بخاری نے

اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ۔

کہا[۱] اسحاق بن راہویہ نے کہا اگر وہ انتیس دن کے ہوں تب بھی پورے تیس دن کا ثواب ملتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا دونو انتیس دن کے ہوں یہ نہیں ہوتا

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اسحاق سے سُنا اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے اُنہوں نے خالد حذاء سے کہا مجھ کو عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ نے خبر دی اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دو مہینے (رمضان اور ذی الحجہ) عید کے کم نہیں ہوتے (یعنے دونوں انتیس دن کے ہوں یا تیس دن کے ہوں تیس کا ثواب ملتا ہے

بَابُ ۳۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے کہا ہم سے سعید بن عمرو نے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم لوگ امی لوگ ہیں (ان پڑھ حساب کتاب نہیں جانتے مہینہ کبھی اتنا ہوتا ہے دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا) کبھی اتنا (ایک انگلی کم کی) یعنے کبھی ۲۹ دن کا کبھی ۳۰ دن کا)

---

[۱] امام بخاری نے اسحاق اور ابن سیرین کے قول نقل کر کے اس حدیث کی تفسیر کر دی امام احمد نے بھی فرمایا ہے قاعدہ یہ ہے کہ اگر رمضان ۲۹ دن کا ہوتا ہے تو ذی الحجہ ۳۰ دن کا ہوتا ہے اگر ذی الحجہ ۲۹ دن کا ہو تا تو رمضان تیس دن کا ہوتا ہے مگر اس تفسیر میں یہ قاعدہ بحکم نجوم شبہ رہتا ہے بعضے سال ایسے ہوتے ہیں کہ رمضان اور ذی الحجہ دونوں اس میں ۲۹ دن کے ہوتے ہیں طحاوی نے کہا ہم نے خود ایسا دیکھا ہے اس لیے صحیح وہی اسحاق بن راہویہ کی تفسیر ہے امام بخاری نے اسی نظر سے پہلے اس کو بیان کیا ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۲۳ لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهٗ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

بَابٌ ۳۲۴ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهٗ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رض قَالَ كَانَ اَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَآئِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهٗ وَلَا يَوْمَهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَآئِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ

باب رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھنا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے اُنھوں نے ابوسلمہ سے اُنھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے مگر ہاں کسی شخص کے روزے رکھنے کا دن آجائے جس دن وہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا تو اس دن روزہ رکھ لے[1]

باب اللہ تعالی کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا تم کو روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے صحبت کرنا درست ہوا (ان کا تمہارا جوڑ ہے) وہ تمہاری پوشاک تم ان کی پوشاک اللہ کو معلوم ہے کہ تم چوری چھپا ایسا کرتے تھے اللہ نے تم کو معاف کیا اور گذر کی اب (مزے سے) اُن سے صحبت کرو اور جو تمہاری قسمت میں لکھا ہے اس کو ڈھونڈو۔

ہم سے عبید اللہ بن موسی نے بیان کیا اُنھوں نے اسرائیل سے اُنھوں نے ابواسحاق سے اُنھوں نے براء سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ قاعدہ تھا ان میں کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت وہ افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو پھر رات کو کچھ نہ کھا سکتا[2] نہ دوسرے دن جب شام ہوتی تو کھا سکتا ایسا ہوا کہ قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے افطار کے وقت وہ اپنی بی بی کے پاس آئے اور پوچھا

---

[1] معلوم ہوا کہ رمضان کا استقبال کرنا منع ہے جیسے بعضے عوام لوگ کرتے ہیں کہ رمضان کے آنے سے پہلے ہی روزے شروع کر دیتے ہیں ہمارے زمانہ میں مہدوی لوگ جو کہلاتے ہیں آمد ورفت پر ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۱۲ منہ

[2] نسائی کی روایت میں یوں ہے جب شام کا کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا تو رات بھر نہ کچھ کھا سکتا نہ پی سکتا یہاں تک کہ دوسرے دن سورج ڈوبے اور ابوالشیخ کی روایت میں ہے مسلمان افطار کے وقت کھانے پینے عورتوں سے صحبت کرتے جب تک سوتے نہیں سونے کے بعد پھر دوسرا دن ختم ہونے تک کچھ نہ کر سکتے یہ قاعدہ مسلمانوں نے اہل کتاب کو دیکھ کر اپنے میں جاری کیا تھا جیسے ابن جریر نے سدی سے نکالا ۱۲ منہ

اَتَى امْرَاَتَهُ فَقَالَ لَهَا اَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَاءَتْهُ امْرَاَتُهُ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَنَزَلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ۔

کچھ کھانے کو ہے اُنہوں نے کہا نہیں لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے ڈھونڈ کر کچھ لاتی ہوں قیس سارے دن مزدوری محنت کیا کرتے تھے اُن کی آنکھ لگ گئی جورو لوٹ کر آئی دیکھا تو وہ سو گئے ہیں اس نے کہا ہائے بدنصیب دوسرے دن دوپہر کو وہ بے ہوش ہو گئے (بھوک کے مارے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا اس وقت یہ آیت اُتری روزہ کی رات میں تم کو اپنی عورتوں سے صحبت درست کی گئی اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے اور یہ آیت بھی اُتری جب تک سفید دھاری کالی دھاری سے تم پر کھل نہ جائے کھاتے پیتے رہو۔

بَابُ ۳۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ فِيْهِ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب (سورہ بقرہ میں) اللہ کا یہ فرمانا جب تک صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے تم پر کھل نہ جائے کھانے اور پیتے رہو پھر رات تک روزہ پورا کرو اس باب میں براء کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو اُوپر گزری)۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالٍ اَسْوَدَ وَاِلٰى عِقَالٍ اَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِيْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِيْ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا مجھ کو حصین بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے اُنہوں نے کہا جب یہ آیت اتری یہاں تک کہ سفید دھاگہ کالے دھاگہ سے تم پر کھل جائے تو میں نے دو رسیاں لیں ایک کالی ایک سفید اور اُن کو اپنے تکیے کے تلے رکھ لیا اور رات کو دیکھتا رہا مجھ کو اُن کے رنگ نہ کھلے صبح کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا (آپ ہنسے[۱]) اور فرمایا کالے دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی روشنی مراد ہے۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے سہل بن سعد سے یہ آیت اُتری دوسری سند ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان

[۱] ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تو عریض القفا ہے یعنے نادان ہے ۱۲ منہ

أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو حازم نے اُنہوں نے سہل بن سعد سے یہ آیت اُتری کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے تم پر کھل جائے اور لفظ من الفجر نہیں اُترا بعضے لوگوں نے کیا کیا اپنے پاؤں میں سفید دھاگہ اور کالا دھاگہ باندھ لیا اور اُس وقت تک کھاتے رہے جب تک ان کا رنگ نہیں کھلا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اُتارا من الفجر جب سمجھے کہ کالے اور سفید دھاگے سے رات دن مراد ہیں۔

بَابٌ ۳۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ بلال رضؓ کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا اُنہوں نے ابو اسامہ سے اُنہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر رضؓ اور قاسم بن محمد سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ بلال رضؓ رات رہے سے اذان دے دیا کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کھانے پینے رہا کرو یہاں تک کہ عبد اللہ بن ام مکتوم اذان دے وہ اُس وقت اذان نہیں دیتے جب تک صبح نہیں ہوتی قاسم نے کہا بلال اور ابن ام مکتوم دونو کی اذان میں اتنا ہی فرق ہوتا کہ ایک اُترتا اور ایک چڑھتا)

لے بظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیوں کہ اتنی دیر میں اس قدر وقت کہاں ہو سکتا تھا کہ لوگ کھاتے پیتے رہیں بعضوں نے کہا صحابہ کی سحری بہت قلیل ہوتی ایک آدھ کھجور یا ایک آدھ لقمہ کھانے کا دوسرے یہ کہ ممکن ہے کہ بلال رضؓ اذان کے بعد منبر پر دیر تک ٹھہرے رہتے ہوں اور دعا اور استغفار کرتے رہتے اور اُن کے اُترنے کے بعد ابن ام مکتوم چڑھتے ہوں اور اذان کہتے ہوں دوسری روایت میں ہے کہ ابن ام مکتوم اندھے تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک لوگ اِن سے نہ کہتے کہ صبح ہو گئی اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب ابن ام مکتوم صبح صادق ہونے کے بعد اذان دیتے تو ان کی اذان تک آپ نے کھانا پینا کیسے جائز رکھا بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتے جب تک صبح نہ ہوتی اس کا یہ مطلب ہے کہ صبح قریب نہ ہوتی مگر یہ جواب غلط ہے کس لیے کہ اگر ایسا ہوتا تو نہ بلال رضؓ کی اذان وقت پر ہوئی نہ ابن مکتوم کی بلکہ دونوں وقت سے پہلے ہوئیں تو صحیح جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ دار کے لیے کھانا پینا اس وقت تک جائز رکھا ہے جب تک اس پر صبح نمایاں نہ ہو اگر حقیقت میں صبح ہو گئی ہو لیکن روزہ دار کو اس کی شناخت نہ ہو اور وہ یہ خیال کرے کہ ابھی رات باقی ہے اور کچھ کھا پی لے تو اس کے روزے میں خلل نہ آئے گا پس صحابہ جن کو صبح صادق کی شناخت تھی ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ صبح ہو گئی (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۳۲۷ تَاخِيْرِ السَّحُوْرِ۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَتِيْ اَنْ اُدْرِكَ السُّجُوْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب سحری کھانے میں دیر کرنا

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے اُنہوں نے ابو حازم سے اُنہوں نے سہل بن سعدؓ سے اُنہوں نے کہا میں اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر مجھ کو جلدی ہوتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پالوں

بَابٌ ۳۲۸ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُوْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالسَّحُوْرِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

باب سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے قتادہ نے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے زید بن ثابت سے اُنہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے انس نے کہا میں نے پوچھا سحری میں اور صبح کی اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا اُنہوں نے کہا پچاس آیتیں پڑھنے کے موافقؒ

بَابٌ ۳۲۹ بَرَكَةِ السَّحُوْرِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ وَاصَلُوْا وَلَمْ يُذْكَرِ السَّحُوْرُ۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ

باب سحری کھانا مستحب ہے واجب نہیں ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے اصحاب نے تہ کے روزے رکھے اُن میں سحری کھانے کا ذکر نہیں ہے

ہم سے موسی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ کے روزے رکھے لوگوں نے بھی تہ کے روزے رکھے اُن کو یہ شاق گذرا آپ نے اُن کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ اذان شروع کرتے اور ابھی عام لوگوں پر صبح ہوجانا نہ کھلتا اس لیے اُن کو کھانے پینے کی اجازت رہی یہ مذہب اگرچہ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے خلاف ہے مگر حدیث صحیح سے اس کی تائید ہوتی ہے اور الحق احق بالاتباع ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) لے اس روایت سے آدمی معلوم کرسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سحری کب کھاتے تھے یعنے سحر کے قریب کھاتے نہ یہ کہ پہر رات رہے سے جیسے ہمارے ملک میں عام لوگوں نے عادت کر لی ہے اور ہماری شریعت میں احکام نجوم اور ساعات پہنچاننے کی تکلیف نہیں ہے نہ ہم کو ان پر چلنا ضرور ہے ہم کو اپنی آنکھ سے دیکھ لینا کافی ہے اگر یہ معلوم ہو ہوجائے کہ صبح ہوگئی تو کھانا پینا موقوف کرے ورنہ شرائعت سے کھاپی سکتا ہے گو نجوم کے قاعدے سے صبح ہوگئی ہو ۲ منہ

قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى۔

منع فرمایا انہوں نے کہا آپ تو تہ کے روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں میں تو برابر کھلایا پلایا جاتا ہوں

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِى السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحر کھایا کرو اس میں برکت ہوتی ہے[1] (ثواب ملتا ہے)

بَابٌ ۲۳۰ اِذَا نَوٰى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَاِنْ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّىْ صَائِمٌ يَوْمِىْ هٰذَا وَفَعَلَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ رض وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ رض وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ رض۔

باب کوئی شخص دن کو روزے کی نیت کرے تو درست ہے[2] اور ام دردا نے کہا[3] ابو الدردا ان سے پوچھتے تھے تمہارے پاس کھانے کو ہے وہ کہتی نہیں تو وہ کہتے میں تو آج روزے سے ہوں اور ابو طلحہ رض اور ابو ہریرہ رض اور ابن عباس رض اور حذیفہ رض نے بھی ایسا ہی کیا۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رض اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِىْ فِى النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَنَّ مَنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ اَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَاْكُلْ فَلَا يَاْكُلْ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ رض بن اکوع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عاشورے کے دن یہ منادی کرنے کو بھیجا کہ جس نے آج کچھ کھا لیا ہے وہ شام تک اب کچھ نہ کھائے یا روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ شام تک نہ کھائے

بَابٌ ۲۳۱ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا۔

باب صبح کو روزہ دار جنابت میں اٹھے تو کیسا

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَىٍّ مَوْلٰى اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے جو ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام تھے انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمٰن سے سنا

[1] ایک روایت میں ہے سحر کو ایک گھونٹ پانی ہی پی لے یا ایک کھجور یا چند دانے منقہ کے کھالے دوسری روایت میں ہے سحری کھا کر روزے کی قوت حاصل کرو اور دوپہر کو سو کر رات کو جاگنے کی ۱۲ منہ [2] اکثر علماء کے نزدیک فرض روزے کی نیت رات سے کرنا ضرور ہے اگر نفل ہو تو دن کو بھی نیت کر سکتے ہیں اور ابو حنیفہ رح نے فرض کی بھی نیت دن کو جائز رکھی ہے ۱۲ [3] ام درداء کی روایت کو ابن ابی شیبہ نے اور ابو طلحہ کی روایت کو عبد الرزاق نے اور اور ابو ہریرہ رض کی روایت کو بیہقی نے اور ابن عباس رض کی روایت کو طحاوی نے اور حذیفہ کی روایت کو بھی عبد الرزاق نے وصل کیا کذا قال الحافظ ۱۲ منہ

أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حِيْنَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رض وَأُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكَ أَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيْهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلُ أَسْنَدُ۔

اُنہوں نے کہا میں اور میرا باپ دونوں جب حضرت عائشہ رضؓ اور ام سلمہؓ پاس گئے **دوسری سند**

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے کہا مجھ کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے خبر دی ان کے باپ عبدالرحمٰن نے مروان سے بیان کیا اُن سے حضرت عائشہ اور ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر والوں میں صبح ہو جاتی اور آپ جنب ہوتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے اور مروان بن حکم نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم یہ حدیث ابوہریرہؓ کو ٹھوک بجا کر سنا دو۔ ان دنوں مروان مدینہ کا حاکم تھا ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا عبدالرحمٰن نے اس بات کو پسند نہیں کیا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ہم سب ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہوئے وہاں ابوہریرہ کی زمین تھی تو عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ رضؓ سے کہا میں تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں اور جو مروان نے مجھ کو قسم نہ دی ہوتی تو میں اس کو تم سے بیان نہ کرتا پھر اُنہوں نے حضرت عائشہ رضؓ اور ام سلمہ رضؓ کی حدیث بیان کی ابوہریرہؓ نے کہا (میں کیا کروں) فضل بن عباس رضؓ نے مجھ سے حدیث بیان کی تھی وہ جانیں اور ہمام اور ابن عبداللہ بن عمر رضؓ نے ابوہریرہ رضؓ سے یوں روایت کی ہے کہ ایسی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کا حکم دیتے تھے مگر حضرت عائشہؓ اور ام سلمہ رضؓ کی روایت زیادہ معتبر ہے

بَابٌ ۳۲۲ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ

باب روزہ دار کو عورت کا بوسہ مساس وغیرہ (یعنی مباشرت)

۱؎ ابوہریرہؓ نے فضل کی حدیث سن کر اس کے خلاف فتویٰ دیا تھا مروان کا یہ مطلب تھا کہ عبدالرحمٰن ان کو پریشان کریں لیکن عبدالرحمٰن نے یہ منظور نہ کیا اور خاموش رہے پھر موقع پا کر ابوہریرہؓ سے اس مسئلے کا ذکر کیا ایک روایت میں ہے کہ ابوہریرہ رضؓ نے عائشہؓ اور ام سلمہؓ کی حدیث سن کر کہا کہ وہ خوب جانتی ہیں اپنے فتویٰ سے رجوع کیا ۱۲ منہ

۲؎ ہمام کی روایت کو امام احمد اور ابن حبان نے اور ابن عبداللہ کی روایت کو عبدالرزاق نے وصل کیا ابن عبداللہ سے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ مراد ہیں یا عبداللہ بن عبداللہ یا عبیداللہ بن عبداللہ ۱۲ منہ

عَآئِشَةُ رض يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَآئِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ وَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَارِبُ حَاجَةٌ قَالَ طَاؤُسٌ اُولِي الْاِرْبَةِ الْاَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهٗ فِي النِّسَآءِ۔

بَابُ ۳۲۳ الْقُبْلَةِ لِلصَّآئِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اِنْ نَظَرَ فَاَمْنٰى يُتِمُّ صَوْمَهٗ۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رض قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَآئِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

درست ہے حضرت عائشہ رض نے کہا روزہ دار پر عورت کی شرم گاہ حرام ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لینے اور مباشرت کرتے اور آپ روزہ دار ہوتے مگر بات یہ ہے کہ آنحضرت تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے ابن عباس نے کہا[۱] (سورہ طٰہٰ میں جو) مآرب کا لفظ ہے اس کے معنے حاجتیں طاؤس نے کہا[۲] سورہ نور میں جو غیر اولی الاربہ آیا ہے اس کا معنے بیوقوف جس کو عورتوں سے غرض نہ ہو۔

باب روزے میں بوسہ لینا اور جابر بن زید[۳] نے کہا اگر روزہ دار نے (شہوت سے) دیکھا اور منی نکل آئی تو اپنا روزہ پورا کرے

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت[۴] سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعضی بی بیوں کا بوسہ لیتے اور آپ روزہ دار ہوتے پھر ہنس دیں

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن ابی عبد اللہ سے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے

---

[۱] اس میں اشارہ ہے کہ جوان آدمی کو روزے میں بوسہ اور مباشرت مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے نفس پر قادر نہ رہے اور جماع کر بیٹھے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے بوڑھے کو روزے میں بوسہ کی اجازت دی اور جوان کو منع فرمایا ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو عبد الرزاق نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

اُنہوں نے ابو سلمہ سے اُنہوں نے زینب سے جو ام سلمہ کی بیٹی تھیں اُنہوں نے اپنی والدہ (بی بی ام سلمہؓ) سے اُنہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا میں ایک چادر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (لیٹی) تھی اتنے میں مجھ کو حیض آ گیا میں چپکے سے نکل بھاگی اور حیض کے کپڑے سنبھالے آپ نے پوچھا کیا ہوا کیا حیض آ گیا میں نے عرض کیا جی پھر میں چادر میں آپ کے ساتھ گھس گئی اور ام سلمہؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں اُن کا بوسہ لیا کرتے۔

بَابٌ ۲۳۴ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ رض ثَوْبًا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِينًا مُتَرَجِّلًا وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ لِي أَبْزَنَ أَتَقَحَّمُ فِيهِ وَأَنَا صَائِمٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَاكُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ وَلَا يَبْلَعُ رِيقَهُ وَقَالَ عَطَاءٌ

باب روزے میں نہانا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے روزے میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے بدن پر ڈالا[۱] اور شعبی روزہ دار تھے[۲] اور حمام میں گئے اور ابن عباس نے کہا[۳] ہانڈی کا مزہ یا اور کسی چیز کا مزہ چکھنے میں قباحت نہیں اور امام حسن بصری نے کہا[۴] کلی کرنا یا پانی سے اپنے تئیں ٹھنڈا کرنا روزہ دار کو منع اور ابن مسعود نے کہا[۵] جب کوئی روزہ رکھنے والا ہو تو صبح کرے تیل لگایا ہوا کنگھی کیا ہوا اور انس نے کہا[۶] میرا ایک حوض ہے میں روزے میں اس میں غوطہ مارتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ روزے میں مسواک کیا کرتے اور عبد اللہ بن عمرؓ[۷] روزے میں صبح اور شام ہر وقت مسواک کیا کرتے اور روزہ دار تھوک نہ نگلے اور عطاءؒ نے کہا[۸] اگر روزہ دار اپنا تھوک

---

[۱] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس اثر کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے ابن منیر نے کہا امام بخاری نے اس پر رد کیا جس نے روزہ دار کے لیے غسل مکروہ رکھا ہے کیوں کہ اگر منہ میں پانی جانے کے ڈر سے مکروہ رکھا ہے تو کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں بھی اس کا ڈر رہتا ہے اگر اس لیے مکروہ رکھا ہے کہ روزے میں زیب و زینت اور آرائش اچھی نہیں تو سلف نے کنگھی کرنا تیل ڈالنا روزہ دار کے لیے جائز رکھا ہے حافظ نے یہ بیان نہیں کیا نہ کہ ابن مسعود رضؓ کی اثر کو کس نے وصل کیا نہ قسطلانی نے بیان کیا ۱۲ منہ [۶] اس کو قاسم بن ثابت نے غریب الحدیث میں وصل کیا ۱۲ منہ [۷] اس کو ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۸] نہ حافظ نے نہ قسطلانی نے یہ بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ

إِنِ ازْدَرَدَ رِيقَهُ لَا أَقُولُ يُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ قِيلَ لَهُ طَعْمٌ قَالَ وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهِ وَلَمْ يَرَ أَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا۔

نگل گیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ جاتا رہا اور ابن سیرین نے کہا کچی مسواک کرنے میں کوئی قباحت نہیں[1] لوگوں نے کہا اُس میں تو مزہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا مزہ تو پانی میں بھی ہوتا ہے حالانکہ روزے میں پانی سے کلی کرتے ہیں اور انس رضہ اور حسن رضہ اور ابراہیم نے کہا[2] روزہ دار کو سرمہ لگانا درست ہے۔

۵۱۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَأَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رضہ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور ابوبکر رضہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہانے کی حاجت ہوتی اور احتلام سے نہیں (بلکہ جماع سے) اور صبح ہو جاتی آپ نہاتے اور روزہ رکھتے۔

۵۱۲ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ أَشْهَدُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سمی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام تھے۔ انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ مل کر حضرت عائشہ رضہ پاس گیا انہوں نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جماع سے جنابت ہوتی نہ احتلام سے پھر صبح ہو جاتی اور آپ اُس دن روزہ رکھتے۔ پھر ہم ام سلمہ رضہ پاس گئے انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

بَابُ ۳۲۵ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

باب اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے (تو روزہ نہیں جاتا۔[3]

وَقَالَ عَطَاءٌ إِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ فِي حَلْقِهِ لَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ وَقَالَ

اور عطاء نے کہا[4] اگر روزہ دار ناک میں پانی ڈالے اور پانی حلق میں اُتر آئے تو روزہ نہ جائے گا۔ اگر اُس کو نکال نہ سکے۔

---

[1] یعنی گیلی ہری مسواک کرنے میں جب کچی مسواک منع نہ ہوئی تو خشک مسواک بہ طریق اولیٰ منع نہ ہوگی اُس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] انس کے اثر کو ابوداؤد نے اور حسن کے اثر کو عبدالرزاق نے اور ابراہیم نخعی کے اثر کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک بھولے سے کھانے پینے میں روزہ نہیں جاتا نہ قضا لازم ہوتی ہے۔ اور امام مالک نے کہا اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور قضا واجب ہوگی ۱۲ منہ [4] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ابن جریج کے طریق سے حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے۔ ان کے نزدیک ایسی حالت میں روزہ جاتا رہے گا۔ اور قضا لازم ہوگی۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الْحَسَنُ اِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ اِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ ‌۔

اور امام حسن بصری نے کہا[1] اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی گھس جائے تو روزہ نہیں جاتا اور حسن اور مجاہد نے کہا[2] اگر بھولے سے جماع کرلے تب بھی روزہ نہیں جاتا۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِىَ فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَآ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ ‌۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے آپ نے فرمایا جب بھولے سے کوئی روزے میں کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے اللہ نے اُس کو کھلایا پلایا ہے[3]

بَابُ ۳۳۶۔ سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّآئِمِ

وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَآئِمٌ مَالَآ اُحْصِىْ اَوْ اَعُدُّ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ وَيُرْوٰى نَحْوُهٗ عَنْ جَابِرٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّآئِمَ مِنْ غَيْرِهٖ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ عَنِ

باب سوکھی اور کچی مسواک روزہ دار کو درست ہونا

اور عامر بن ربیعہ سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بیشمار مرتبہ آپ روزہ دار رہ کر مسواک کیا کرتے[4] اور ابوہریرہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اگر میں یہ سمجھتا کہ میری اُمت پر مشکل ہوگی۔ تو میں اُن کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا[5] اور ایسا ہی جابر اور زید بن خالد سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے منقول ہے۔ اُس میں[6] روزہ دار کو خاص نہیں کیا[7] اور حضرت عائشہ رضہ نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت[8] کی آپ نے فرمایا مسواک منہ کو پاک کرتی ہے پروردگار

---

[1] اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ابن منذر نے اسپر اتفاق نقل کیا لیکن بعضوں نے اشہب سے نقل کیا کہ قضا رکھنا بہتر ہے۔ ۱۲ منہ [2] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا انہوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا اگر کوئی آدمی رمضان میں بھول کر اپنی عورت سے صحبت کرے تو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اور ثوری سے روایت کی انہوں نے ایک شخص سے اُنہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے کہا بھول کر جماع کرنا بھول کر کھانے اور پینے کے برابر ہے۔ ۱۲ منہ

[3] دوسری روایت میں ہے کہ یہ اللہ کا رزق ہے۔ جو اُس کو دیا ابن عربی نے کہا تمام شہروں کے فقہانے اسی حدیث کے موافق یہ حکم دیا ہے۔ کہ بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں جاتا مگر امام مالک نے سب کے برخلاف کہا ہے۔ کہ روزہ جاتا رہیگا۔ اور قضا لازم ہوگی ۱۲ منہ [4] اُس کو امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن خزیمہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ امام نسائی اور طحاوی کا لفظ ہے۔ اوروں کی روایت میں یوں ہے۔ لامرتهم بالسواك عند كل صلوة اُس سے بھی مطلب نکل آتا ہے۔ کیوں کہ آخر روزے میں نماز تو ضرور پڑھے گا۔ جب ہر نماز پر مسواک مشروع ہوئی۔ تو روزے میں بھی مشروع ہوگی۔ ۱۲ منہ [6] جابر کی روایت کو ابونعیم نے کتاب السواک میں اور زید بن خالد کی روایت کو امام احمد اور اصحاب سنن نے وصل کیا مگر اُس میں عند كل صلوة ہے۔ ۱۲ منہ [7] تر کچی اور سوکھی مسواک کی تخصیص کی تو امام بخاری نے اس حدیث کے عموم سے دلیل لی ۱۲ منہ [8] اُس کو امام احمد اور نسائی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ

واللہ تعالٰے ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيقَهُ.

۵۱۴ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ رض تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

بَابُ ۳۲۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ وَمَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ

کو پسند ہے اور عطا اور قتادہ نے کہا[۵۱] روزدار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے حمران سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان رض کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا پھر کلی کی ناک سنکی پھر تین بار منہ دھویا پھر داہنا ہاتھ کہنی تک تین بار پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا پاؤں تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں تین بار پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح جیسے میں نے وضو کیا وضو کرتے دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو کی) پڑھے۔ اُن میں واہی تباہی خیال نہ کرے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا[۵۲] جب کوئی وضو کرے تو اپنے نتھنوں میں پانی ڈالے اور آپ نے روزہ دار اور بے روزہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اور حسن بصری نے کہا[۵۳] روزے میں ناک میں دوا ڈالنا درست ہے۔ اگر اس کے حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے۔ اور عطاء نے کہا[۵۴] روزہ دار کلی کرکے منہ سے سب پانی نکال دے تو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اگر وہ اپنا تھوک نگل جائے اور جو اُس کے منہ میں رہ گئی (پانی کی تری[۵۵]) اور روزہ دار مصطگی نہ چبائے (یا سپاری) پھر اگر مصطگی کا تھوک نگل جائے

[۵۱] عطاء کے اثر کو سعید بن منصور نے اور قتادہ کے اثر کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۲] اس کو مسلم اور عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور حنفیہ اور اوزاعی اور اسحاق کے نزدیک ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن امام مالک اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا۔ بشرطیکہ وہ دوا حلق میں نہ اترے ۱۲ منہ [۵۴] اس کو سعید بن منصور نے ابن مبارک سے وصل کیا انہوں نے ابن جریج سے اور عبدالرزاق نے بھی ۱۲ منہ [۵۵] اس کو عبدالرزاق نے نکالا ابن جریج سے ۱۲ منہ ۔

يُنْهَى عَنْهُ فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَآءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ ؛

باب ۳۳۸ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

۵۱۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هٰرُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقٰسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رض تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا!

باب ۳۳۹ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ

تو میں یہ نہیں کہتا کہ اُس کا روزہ جاتا رہیگا[۱]۔ لیکن منع ہے اور اگر ناک میں پانی ڈالا وہ اُس کے حلق میں بے اختیار اُتر گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا

باب اگر جان بوجھ کر رمضان میں جماع کرے اور ابوہریرہؓ سے مرفوعاً یوں مروی ہے۔ جو رمضان میں بے عذر اور بے بیماری ایک دن روزہ نہ رکھے۔ تو ساری عمر کے روزے بھی اُس کا بدل نہ ہوں گے[۳] اور ابن مسعود رض کا یہی قول[۴] ہے۔ اور سعید بن مسیب نے اور شعبی اور ابن جبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد نے کہا ایک روزہ اُس کے بدل رکھے[۵]

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہارون سے سُنا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا اُن کو عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد نے خبر دی انہوں نے محمد ابن جعفر بن زبیر بن عوام بن خویلد سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں ایک شخص (سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں دوزخ میں جل چکا آپ نے فرمایا کیوں کیا ہوا کہنے لگا میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کی پھر آپ کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ آیا۔ جس کو عرق کہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جلنے والا کہاں ہے۔ اُس نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ اُس سے فرمایا۔ تو یہ خیرات کر دے۔

باب اگر رمضان میں قصداً جماع کرے اُس کے پاس

---

[۱] ابن منذر نے کہا اس پر اجماع ہے۔ کہ اگر روزہ دار اپنی تھوک کے ساتھ دانتوں کے درمیان جوڑا جاتا ہے۔ جس کو نکال نہیں سکتا نگل جائے تو اُس کا روزہ نہ ٹوٹے گا۔ اور ابو حنیفہ کہتے تھے۔ اگر روزہ دار کے دانتوں میں گوشت رہ گیا ہو اُسکو چبا کر قصداً کھا جائے تو اُس پر قضا نہیں اور جمہور کہتے ہیں کہ قضا لازم ہوگی اور انہوں نے روزے میں مصطگی چبانے کی رخصت دی اگر اُس کے اجزا نہ نکلیں۔ اگر نکلیں اور نگل جائے تو جمہور علماء کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا ۱۲ منہ [۲] اس میں حنفیہ کا خلاف ہے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ [۳] اس کو اصحاب سنن اور ابن خزیمہ نے نکالا ۱۲ منہ [۴] اُس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] سعید کے اثر کو مسدد نے اور شعبی کے اثر کو سعید بن منصور نے اور سعید بن جبیر کے اثر کو ابن شیبہ نے اور ابراہیم کے اثر کو سعید بن منصور نے اور قتادہ اور حماد بن ابی سلیمان کے اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ

يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ.

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.

خیرات کو بھی کچھ نہ ہو پھر اُسکو کہیں خیرات مل جائے تو وہی کفارہ میں دے دے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی ابوہریرہؓ نے کہا ایسا ہُوا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا (سلمہ بن صخر یا سلمان بن صخر) اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کیوں کیا ہُوا۔ وہ کہنے لگا میں اپنی جورو سے لگ گیا اور میں روزہ دار تھا آپ نے فرمایا۔ تجھ کو آزاد کرنے کے لئے ایک بردہ مل سکتا ہے اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا خیر تو دو مہینے لگا تار روزے رکھ سکتا ہے۔ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ اُس نے کہا نہیں یہ سُن کر آپ ٹھہرے رہے ہم لوگ بھی سب بیٹھے تھے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا (جس کو عرق کہتے ہیں۔ خرمے کی چھال سے بنتے ہیں۔) آپنے پوچھا وہ شخص کہاں گیا کہنے لگا حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ تھیلا لے لے اُس کو خیرات کر دے وہ کہنے لگا خیرات تو اُس پر کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو قسم خدا کی مدینہ کی دونوں طرف کی پتھریلے کناروں میں کوئی گھروالے مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہیں یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے یہانتک کہ آپ کی کچلیاں کھُل گئیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اپنے گھروالوں کو کھلا دے۔ [1]

[1] اس سے بعضوں نے یہ نکالا کہ مفلس پر سے کفارہ ساقط ہے۔ اور جمہور کے نزدیک مفلسی کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا اب رہا اپنے گھروالوں کو کھلانا تو زہری نے کہا یہ اُس مرد کے لئے خاص تھا بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے۔ کہ جس روزے کا کفارہ دے اُس کی قضا بھی لازم ہے۔ شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک قضا لازم نہیں دوسرا کوئی کفارہ دے تو قضا لازم ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک ہر حال میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے ۱۲ ۱۲ ۱۲

بَابٌ ۳۲۳ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مَحَاوِيجَ؛

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ قَالَ أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ؛

بَابٌ ۳۲۴ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِمَّا۔

باب رمضان میں قصداً جماع کرے وہ کفارے کا کھانا اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکتا ہے۔ جب وہ محتاج ہوں۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے زہری سے انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک شخص (دوسی سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یہ بدنصیب رمضان میں اپنی عورت سے لگ گیا۔ آپ نے فرمایا تو ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے۔ اُس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں پھر ایسا ہوا۔ آپ کے پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا جسکو عرق کہتے ہیں آپ نے فرمایا تو فقیروں کو یہ اپنی طرف سے کھلا دے اُس نے عرض کیا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں آپ نے فرمایا خیر اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔

باب روزہ دار کو پچھنے لگانا قے کرنا کیسا ہے اور مجھ سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عمر بن حکم بن ثوبان سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا قے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیوں کہ وہ باہر نکالتا ہے۔ اندر نہیں لے جاتا۔ اور ابوہریرہ رض سے یہ بھی منقول ہے۔ کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر پہلی روایت زیادہ صحیح

ؔ ان دونوں مسئلوں میں سلف کا اختلاف ہے۔ قے میں تو یہ اختلاف ہے جمہور کا قول یہ ہے کہ اگر خود بخود قے ہوجائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور جو عمداً قے کرے تو ٹوٹ جاتا ہے۔ ابن منذر نے کہا عمداً قے کرنیسے روزہ ٹوٹ جانے پر اتفاق ہے۔ حافظ نے کہا مگر ابن بطال نے ابن عباسؓ اور ابن مسعود سے نقل کیا کہ عمداً قے کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے۔ اور پچھنی لگانے میں بھی جمہور کا قول یہ ہے۔ کہ اُس سے روزہ نہیں جاتا لیکن حضرت علیؓ اور عطاؒ اور اوزاعی سے منقول ہے۔ کہ پچھنی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ افطر الحاجم والمحجوم اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور ابوثور سے یہی منقول ہے۔ مگر قے اور حجامت میں صحیح یہی ہے۔ صرف قضا واجب ہوگی نہ کفارہ ۱۲ منہ

ؔ اس استدلال پر یہ اعتراض ہوا ہے۔ کہ منی بھی آدمی باہر نکالتا ہے۔ مگر اُس میں قضا اور کفارہ واجب ہے۔ ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

رحمہا اللہ تعالیٰ؛

دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ اَبُوْ مُوْسٰى لَيْلًا وَّيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوْا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ اُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهٰى وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَّرْفُوْعًا فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ وَقَالَ لِيْ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ قِيْلَ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ ؎

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ ؎

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ

ہے[1] اور ابن عباسؓ اور عکرمہ نے کہا[2] روزہ اُس سے جاتا ہے جو چیز اندر جائے نہ اُس سے جو باہر نکلے اور ابن عمرؓ روزے میں پچھنی لگاتے[3] پھر دن کو پچھنی لگانا چھوڑ دیا رات کو لگانے لگے اور ابوموسیٰ اشعری نے رات کو پچھنی لگائی[4] اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم اور ام سلمہؓ نے روزے میں پچھنی لگائی[5] اور بکیر بن عبداللہ نے ام علقمہ سے روایت کی ہم حضرت عائشہؓ کے پاس روزے میں پچھنی لگاتے وہ منع نہ کرتیں[6] اور حسن بصری نے کئی صحابہ سے روایت کیا کہ آنحضرت نے فرمایا پچھنی لگانے والے کا اور جس نے لگوائی دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور مجھ سے عیاش ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے حسن بصری سے ایسی ہی روایت کی ان سے پوچھا گیا یہ آنحضرت صلعم سے روایت ہے انہوں نے کہا ہاں پھر کہنے لگے اللہ خوب جانتا ہے[7]۔

ہم سے معلّی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے احرام کی حالت میں اور جب آپ روزہ دار تھے۔ پچھنی لگائی۔

ہم سے ابومعمر عبداللہ بن عمری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے

---

[1] اس کو امام بخاری نے تاریخ کبیر میں نکالا مرفوعاً کہ جس کو روزے میں خود بخود قے ہو جائے تو اُس پر قضا نہیں اور اگر قصداً قے کرے تو اُس پر قضا ہے امام بخاری نے کہا یہ روایت صحیح نہیں ترمذی نے کہا میں نے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے کہا میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا ۱۲ منہ

[2] ابن عباس رضہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور عکرمہ کے اثر کو بھی اُنہی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا ۱۲ منہ

[4] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ [6] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کلام سے اس حدیث کا ضعف نکلتا ہے۔ گو متعدد طرق سے مروی ہے۔ مگر ہر طریق میں کلام ہے۔ امام احمد نے کہا ثوبان اور شداد سے یہ حدیث صحیح ہوئی اور ابن خزیمہ نے بھی ایسا ہی کہا۔ اور ابن معین کا یہ کہنا کہ اس باب میں کچھ ثابت نہیں ہٹ دھرمی ہے۔ اور امام بخاری اس کے بعد ابن عباس کی حدیث لائے اور یہ اشارہ کیا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث از روئے سند کے قوی ہے۔ ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ ۔

عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں پچھنی لگائی ۔

۵۲۰ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضہ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ وَزَادَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ثابت بنانی سے سُنا وہ انس بن مالک سے پوچھ رہے تھے۔ کیا تم روزہ دار کو پچھنی لگانا مکروہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں فقط ضعف کے خیال سے ہم اس کو بُرا جانتے تھے۔ اور شبابہ نے شعبہ سے اس روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ۔

بَابُ ۳۴۲ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ ۔

باب سفر میں روزہ رکھنا یا افطار کرنا ؎

۵۲۱ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رضہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هٰهُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو اسحاق سلیمان شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سُنا انہوں نے کہا ہم ایک سفر (غزوۂ فتح) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ایک آدمی (بلال رض) سے فرمایا اتر میرے لئے ستو گھول اور کہنے لگے یا رسول اللہ ابھی تو سورج کی روشنی ہے۔ آپ نے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ابھی تو سورج کی روشنی ہے۔ آپ نے فرمایا اتر ستو گھول آخر وہ اترے اور ستو گھولا آپ نے پی لیا پھر اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جب ادھر سے رات کا اندھیرا شروع ہو تو روزہ افطار کا وقت آگیا سفیان کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور ابوبکر بن عیاش نے بھی شیبانی سے روایت کیا انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا میں ایک

؎ اس مسئلہ میں سلف کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا سفر میں اگر روزہ رکھیگا تو اس سے فرض روزہ ادا نہ ہوگا پھر قضا کرنا چاہیے اور جمہور علماء جیسے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں کہ روزہ رکھنا سفر میں افضل ہے۔ اگر طاقت ہو اور کوئی تکلیف نہ ہو اور ہمارے امام احمد حنبل اور اوزاعی اور اسحاق اور اہل حدیث یہ کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ بعضوں نے کہا دونوں برابر ہیں روزہ رکھے یا افطار کرے بعضوں نے کہا جو زیادہ آسان ہو وہی افضل ہے۔ ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ ۔

بَاب ۳۴۳ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ ۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَالْكَدِيدُ مَاءٌ

سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا یا رسول اللہ میں لگاتار روزے رکھتا ہوں دُوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں وہ روزے بہت رکھا کرتے تھے آپ نے فرمایا تیرا اختیار ہے۔ روزہ رکھ یا افطار کر

باب جب رمضان میں کچھ روزے رکھ کر کوئی سفر کرے ۱؎

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے (غزوہ فتح میں چارشنبہ کے دن عصر کے بعد) آپ روزے سے تھے۔ جب کدید میں پہنچے تو روزہ افطار کر ڈالا لوگوں نے بھی افطار کیا امام بخاری نے کہا کدید،

۱؎ امام بخاری نے یہ باب لاکر اُس روایت کا ضعف بیان کیا جو حضرت علی رضہ سے مروی ہے۔ کہ جب کسی شخص پر رمضان کا چاند حالت اقامت میں آجائے تو پھر وہ سفر میں افطار نہیں کرسکتا جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول مطلق ہے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور ابن عباس رضہ کی حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدید میں پہنچکر پھر روزہ رکھا حالانکہ آپ دسویں رمضان کو مدینہ سے روانہ ہوئے تھے۔ اب اگر کوئی شخص اقامت میں روزے کی نیت کرے پھر دن کو کسی وقت سفر میں نکلے تو اُس کو روزہ کھول ڈالنا درست ہے۔ یا پُورا کرنا چاہیے اس میں اختلاف ہے۔ مگر ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ روزہ افطار کر ڈالنے کو درست جانتے ہیں اور مزنی نے اس کے لئے اسی حدیث سے حجت لی۔ حالانکہ اس حدیث میں اس کو کوئی حجت نہیں۔ کیونکہ کدید تو مدینہ سے کئی منزل پر ہے ۱۲ منہ۔

بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ ؛

(مدینہ سے سات منزل پر) عسفان اور قدید کے بیچ میں ہے۔

۵۲۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمٰعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضـ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ -

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے اُن سے اسمٰعیل بن عبیداللہ نے بیان کیا انہوں نے ام درداء سے انہوں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم کسی سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایسی گرمی تھی۔ کہ آدمی سر پر اپنا ہاتھ رکھتا گرمی کی شدت سے اور ہم میں کوئی روزے سے نہ تھا صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ روزہ دار تھے۔

باب ۲۴۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ ؛

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُس شخص کے لیے جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ اور سخت گرمی ہو رہی تھی یہ فرمانا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں۔

۵۲۵ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضـ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ ؛

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ رضـ نے کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے انھوں نے کہا میں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے سُنا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضـ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر (غزوۂ فتح) میں تھے۔ ایک جگہ ہجوم پایا اور ایک شخص (قیس عامری) کو دیکھا لوگ اُس پر سایہ کیے آپ نے حال پوچھا لوگوں نے کہا روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھا کام نہیں [1]

باب ۲۴۵ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سفر میں کوئی روزہ رکھتے۔ کوئی افطار۔ اور کوئی کسی پر عیب نہ لگاتا۔

---

[1] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو سفر میں افطار ضروری سمجھتے ہیں مخالفین یہ کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہی ہے جب سفر میں روزے سے تکلیف ہوتی ہو۔ اس صورت میں تو بالاتفاق افطار افضل ہے ۱۲ منہ۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے روزہ رکھنے والا افطار کرنے والے پر عیب نہ لگاتا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

بَابٌ ۳۴۶ مَنْ اَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ ۔

باب سفر میں لوگوں کو دکھا کر روزہ افطار کر ڈالنا۱؎

۵۲۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدَيْهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ فتح میں) مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور عسفان تک روزہ رکھتے رہے عسفان میں آپؐ نے پانی منگوایا۔ اور دونوں ہاتھ لمبے کرکے پانی کو اٹھایا تاکہ لوگ دیکھیں پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ پہنچے یہ رمضان کا ذکر ہے ابن عباس رضؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر میں) روزہ بھی رکھا ہے افطار بھی کیا ہے اب جس کا جی چاہے سفر میں روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

بَابٌ ۳۴۷ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ

باب سورہ بقرہ کی اس آیت کا بیان وعلی الذین یطیقونہ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ نَسَخَتْهَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ

ابن عمر اور سلمہ بن اکوع نے کہا یہ آیت اس کے بعد والی آیت یعنی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدی للناس وبینات من الہدیٰ والفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ ومن کان مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ہداکم ولعلکم تشکرون سے

۱؎ یعنی جو کوئی لوگوں کا پیشوا ہو وہ ایسا کرے تاکہ اور لوگ بھی اس کی دیکھا دیکھی روزہ کھول ڈالیں اور تکلیف نہ اٹھائیں ۱۲ منہ

الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَالَ
ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ
اَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيْقُهُ
وَرُخِّصَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَنَسَخَتْهَا وَاَنْ تَصُوْمُوْا
خَيْرٌ لَّكُمْ فَاُمِرُوْا بِالصَّوْمِ۔

۵۲۸ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَرَاَ
فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ قَالَ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ۔

بَاب ۳۴۸ مَتٰى يُقْضٰى قَضَاءُ رَمَضَانَ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ يُّفَرَّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
فِيْ صَوْمِ الْعَشْرِ لَا يَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَاَ بِرَمَضَانَ وَ
قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا فَرَّطَ حَتّٰى جَاءَ رَمَضَانُ
اٰخَرُ يَصُوْمُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا

منسوخ ہے[۱] اور عبداللہ بن نمیر نے کہا[۲] ہم سے اعمش نے بیان کیا
ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا ہم سے ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہم سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہ رمضان کے روزوں کا حکم
اترا یہ حکم بعضے لوگوں پر سخت ہوا تو پہلے ان لوگوں کو جو روزے کی
طاقت رکھتے۔ یہ اجازت دی گئی اگر وہ چاہیں تو ہر روزے کے
بدل ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں پھر اس آیت نے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ
لَّكُمْ اس اجازت کو منسوخ کر دیا اور روزے کا حکم دیا
گیا۔

ہم سے عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے
عبیداللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے
یہ آیت پڑھی فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ اور کہا یہ منسوخ ہے[۳]۔

باب رمضان کی قضا روزے کب رکھے جائیں اور ابن عباسؓ[۴]
نے کہا کچھ حرج نہیں اگر قضا کے روزے پے در پے نہ رکھے جائیں
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اتنا فرمایا دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لو[۵] اور
سعید بن مسیب نے کہا ذی الحجہ کے دس نفل روزے اس کو رکھنا بہتر نہیں جس نے
رمضان کی قضا نہ رکھی ہو[۶] اور ابراہیم نخعی نے کہا ایک رمضان کی قضا
نہ رکھے۔ اور دوسرا رمضان آگیا تو دونوں کے روزے رکھے اور فدیہ پر

---

۱ پورا ترجمہ آیت کا یوں ہے۔ اور جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں۔ (پر روزہ رکھنا نہیں چاہتے) وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں پھر جو شخص خوشی سے زیادہ آدمیوں کو کھلائے وہ اس کیلئے اور بہتر ہے۔ اگر تم روزہ رکھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر تم سمجھو رمضان کا مہینہ وہ ہے۔ جس میں قرآن اُترا جو لوگوں کو دین کی سچی راہ سوجھاتا ہے۔ اور اُس میں کھلی کھلی ہدایت کی باتیں اور صحیح کو غلط سے جُدا کرنے کی دلیلیں موجود ہیں پھر اے مسلمانو تم میں سے جو کوئی رمضان کا مہینہ پائے وہ روزہ رکھے اور جو بیمار یا مسافر ہو وہ دُوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرے اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے۔ اور تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا۔ اور اس حکم کی غرض یہ ہے۔ کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ نے جو تم کو دین کی سچی راہ بتلائی اس کے شکریہ میں اُس کی بڑائی کرو اور اس لئے کہ تم اس کا احسان مانو شروع اسلام میں وعلی الذین یطیقونہ اُترا تھا۔ اور مقدور والے لوگوں کو اختیار تھا۔ روزہ رکھیں خواہ فدیہ میں دیں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور صحیح مقیم پر روزہ رکھنا۔ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ سے واجب ہو گیا ۱۲ منہ ۲ اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور بیہقی نے ۱۲ منہ ۳ بعضوں نے کہا وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ کے معنے یہ ہیں۔ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے۔ گو مقیم اور تندرست ہیں مثلاً ضعیف بوڑھے لوگ تو وہ ہر روزے کے بدل ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ اس صُورت میں یہ آیت منسوخ نہ ہوگی اور تفصیل اس مسئلہ کی تفسیروں میں ہے۔ ۱۲ منہ ۴ اس کو امام مالک نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۔

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَّابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ الْإِطْعَامَ إِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ؛

۵۲۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى الشُّغُلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

واجب نہیں[1] اور ابوہریرہ رض سے مرسلاً اور ابن عباس رض سے منقول ہے[2] کہ وہ فقیروں کو کھانا بھی کھلائے اور اللہ نے تو اپنی کتاب میں میں تو کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا اتنا ہی فرمایا کہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے[3]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض سے سُنا وہ کہتی تھیں مجھ پر رمضان کی قضا باقی ہوتی تھی۔ میں اس کو رکھ نہ سکتی۔ یہاں تک کہ شعبان آجاتا یحییٰ نے کہا اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ حضرت عائشہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہتیں[4]

بَاب ۳۴۹ الْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ

وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ إِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّأْيِ فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِّنِ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ ؛

۵۳۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

باب حیض والی عورت نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے اور ابوالزناد نے کہا دین کی باتیں اور شریعت کے احکام بہت ایسا ہوتا ہے۔ کہ رائے اور قیاس کے خلاف ہوتے ہیں اور مسلمانوں کو اُن کی پیروی کرنی ضرور پڑتی ہے۔ اُنہی میں سے ایک یہ حکم بھی ہے کہ حیض والی عورت روزے کی قضا کرے لیکن نماز کی قضا نہ کرے[5]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے

---

[1] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا مگر جمہور صحابہ اور تابعین سے مروی ہے کہ اگر کسی نے رمضان کی قضا نہ رکھی یہاں تک کہ دوسرا رمضان آن پہنچا تو وہ قضا بھی رکھے اور ہر روزے کے بدل فدیہ بھی دے ابوحنیفہ رح نے جمہور کے خلاف ابراہیم نخعی کے قول پر عمل کیا ہے۔ اور فدیہ دینا ضرور نہیں رکھا ابن عمر رض سے ایک شاذ روایت یہ بھی ہے۔ کہ اگر رمضان کی قضا نہ رکھے۔ اور دوسرا رمضان آن پہنچا تو دوسرے رمضان کے روزے رکھے اور پہلے رمضان کے ہر روزے کے بدل فدیہ دیدے اور روزہ رکھنا ضرور نہیں اس کو عبدالرزاق اور ابن منذر نے نکالا یحییٰ بن سعید نے کہا حضرت عمر رض سے اس کے خلاف مروی ہے اور قتادہ سے یہ منقول ہے۔ کہ جس نے رمضان کی قضا میں افطار کر ڈالا تو وہ ایک روزے کے بدل دو روزے رکھے اب جمہور علماء کے نزدیک رمضان کی قضا پے درپے رکھنا ضرور نہیں الگ الگ بھی رکھ سکتا ہے۔ یعنی متفرق طور سے اور ابن منذر نے حضرت علی رض اور حضرت عائشہ رض سے منقول ہے۔ کہ پے درپے رکھنا واجب ہے۔ بعض اہل ظاہر کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت عائشہ رض نے کہا یہ آیت یوں اُتری تھی۔ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ مُتَتَابِعَاتٍ ابی بن کعب کی بھی قرأت یوں بھی ہے ۱۲ منہ

[2] اس کو عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ

[3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

[4] آپ کو حضرت عائشہ رض سے بڑی محبت تھی گو اُن کی باری نہ ہوتی مگر آپ اُن کے پاس جاتے بوسہ مساس کرتے اگرچہ صحبت دوسری کی باری میں نہ کرتے اس سے یہ اشکال ہوتا ہے۔ کہ پھر روزہ رکھنے میں کوئی مانع تھا۔ کیونکہ روزے کی حالت میں بوسہ مساس وغیرہ درست ہے۔ شاید حضرت عائشہ رض کی یہ غرض ہو کہ وہ آپ کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتی تھیں اور آپ اجازت نہ دیتے اس خیال سے کہ شاید صحبت کی ضرورت ہو۔ اور جب وقت تنگ ہو جاتا تو اجازت دیدیتے واللہ اعلم ۱۲ منہ

[5] حالانکہ نماز روزے سے کئی درجہ زیادہ اہم ہے نماز مسافر اور مریض کی معاف نہیں روزہ معاف ہے۔ حضرت علی رض نے فرمایا اگر دین میں رائے کا اعتبار ہوتا تو موزہ پر نیچے مسح۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذَلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا:

کہا مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عورت کو جب حیض آتا ہے تو وہ نماز روزہ نہیں چھوڑ دیتی یہی اُس کے دین کا نقصان ہے۔

بَابٌ ۳۵ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَ

قَالَ الْحَسَنُ إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ.

باب اگر کوئی شخص مرجائے اور اُس کے ذمّہ روزے ہوں[1]

اور امام حسن بصری نے کہا[2] اگر تیس آدمی اُس کی طرف سے ایک ہی دن روزہ رکھ لیں تو بھی کافی ہوگا۔[3]

۵۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى ابْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ.

ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن موسیٰ بن اعین نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے عبیداللہ ابی جعفر سے اُن سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انھوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرجائے اور اُس کے ذمہ روزے ہوں تو اُس کا وارث اُس کی طرف سے روزے رکھ لے موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو ابن وہب نے بھی عمرو سے روایت کیا اور یحییٰ بن ایوب نے بھی ابن جعفر سے۔

۵۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے زائدہ نے اُنہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (جس کا نام نہیں معلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا۔ یارسول اللہ میری ماں مرگئی اُس پر ایک مہینے کے روزے ہیں کیا میں اُس کی طرف سے قضا رکھ لوں آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا قرض ضرور ادا کرنا چاہیے سلیمان اعمش نے کہا جب مسلم بطین نے یہ حدیث بیان کی تو ہم سب بیٹھے ہوئے تھے۔ حکم اور سلمہ نے کہا ہم نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اوپر کے سجع کرنے سے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ ۱۲ حواشی صفحہ ہٰذا) [1] اہل حدیث کا مذہب باب کی حدیث پر ہے کہ اُس کا ولی اُس کی طرف سے روزے رکھے اور شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے امام شافعی سے بیہقی نے بہ سند صحیح روایت کیا کہ جب کوئی صحیح حدیث میرے قول کے خلاف ملے تو اُس پر عمل کرو اور میری تقلید کرو امام مالک اور ابو حنیفہ نے اس حدیث صحیح کے برخلاف یہ اختیار کیا ہے۔ کہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا ۱۲ منہ [2] اس کو دارقطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی ایک مہینے کے روزے اُس پر سے اُتر جائیں گے ۱۲ منہ

وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ يَحْيَى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

باب ۳۵۱ مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ

۵۳۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ

بھی مجاہد سے سُنا وہ اس حدیث کو ابن عباسؓ سے نقل کرتے تھے اور ابوخالد سلیمان بن حیان سے منقول ہے ہم سے اعمش نے بیان کیا۔ انہوں نے حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل سے اُنہوں نے سعید بن جبیر اور عطا اور مجاہد سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن مرگئی پھر یہی قصہ بیان کیا اور یحییٰ بن سعید اور ابومعاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا اُنہوں نے مسلم سے اُنہوں نے سعید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مرگئی اور عبیداللہ نے زید بن ابی انیسہ سے بیان کیا اُنھوں نے حکم سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مرگئی اور اُس پہ نذر کا ایک روزہ تھا اور ابوحریز (عبداللہ بن حسین) نے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا اُنہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مرگئی اور اُس پر پندرہ روزے تھے[1][2]

باب روزہ کس وقت افطار کرے اور ابوسعید خدری (صحابی) نے اُس وقت روزہ افطار کیا جب سورج کا گردہ ڈوب گیا۔[3]

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سُنا وہ کہتے تھے

---

[1] حافظ نے کہا بعضوں نے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا اور اصل یہ ہے۔ کہ یہ دو قصے ہیں اور نذر کا روزہ خشعمیہ نے پوچھا تھا جیسے اواخر حج میں گزرا اور نذر کا حج جہنیہ نے پوچھا تھا اور مسلم نے نکالا کہ حج اور روزہ دونوں کا سوال ایک ہی عورت نے کیا تھا۔ غرض اس قسم کے اختلافات سے حدیث میں کوئی خلل نہیں آتا اور میت کی طرف سے حج یا روزے ادا کرنا صاف حدیث سے ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ

[2] ان سندوں کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اس حدیث میں بہت سے اختلافات ہیں کوئی کہتا ہے۔ پوچھنے والا مرد تھا۔ کوئی کہتا ہے۔ عورت نے پوچھا تھا کوئی ایک مہینے کے کوئی پندرہ دن کے روزے کہتا ہے۔ اسی لیے امام احمد اور لیث نے نذر کا روزہ میت کی طرف سے رکھنا درست کہا ہے۔ اور رمضان کا روزہ رکھنا درست نہیں رکھا میں کہتا ہوں ان اختلافات سے حدیث میں کوئی نقص نہیں آتا۔ سب اُس کے راوی ثقہ ہیں اور ممکن ہے۔ کہ یہ مختلف واقع ہوں اور پوچھنے والے متعدد ہوں ۱۲ منہ

[3] اس کو سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰىؓ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

بَابٌ ۳۵۲ يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ وَغَيْرِهِ

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰىؓ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔

میں نے عاصم بن عمر سے سُنا انہوں نے اپنے باپ حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے (پورب سے) رخ کرے اور دن ادھر سے (پچھم سے) پیٹھ موڑے اور سورج ڈوب جائے تو روزے کے افطار کا وقت آگیا۔

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں (غزوہ فتح میں جو رمضان میں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپؐ روزہ تھا جب سورج ڈوبا تو آپ نے بعضے لوگوں (بلالؓ) سے کہا اٹھ ہمارے لیے ستو گھول انہوں نے کہا شام تو ہونے دیجیے آپؐ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ شام تو ہو جانے دیجیے آپؐ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول انہوں نے کہا ابھی تو دن ہے آپؐ نے فرمایا اتر ستو گھول آخر وہ اترے اور لوگوں کیلئے ستو گھولے آپؐ نے پیا پھر فرمایا جب تم دیکھو رات کی تاریکی ادھر پورب سے آن پہنچے تو روزہ دار کے افطار کا وقت آگیا۔

باب پانی وغیرہ جو میسر آجائے اس سے افطار کرنا[1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) چل رہے تھے آپؐ روزہ دار تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپؐ نے (ایک شخص سے) فرمایا۔ اتر ہمارے لیے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجیے آپؐ نے فرمایا اتر ہمارے لیے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہ ابھی تو دن ہے آپؐ نے فرمایا اتر (تجھے کیا کام) ستو گھول آخر وہ اترا اس نے ستو گھولا پھر آپؐ نے فرمایا جب دیکھو رات کی تاریکی (ادھر پورب) کی طرف سے آن پہنچی تو روزے کے افطار کا وقت آگیا اور آپؐ نے انگلی سے پورب کی طرف اشارہ کیا۔

[1] حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ ستو پانی میں گھولے گئے اور اس وقت یہی حاضر تھا تو پانی وغیرہ ماحضر سے روزہ کھولنا ثابت ہوا۔ ترمذی نے مرفوعاً نکالا کہ کھجور سے روزہ افطار کرے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّامِنُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اللہ کا شکر ہے ساتواں پارہ ختم ہوا۔ اب آٹھواں پارہ شروع ہوتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالےٰ۔

آٹھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ ۳۵۲ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰى اَمْسٰى قَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ حَتّٰى تُمْسِيَ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ اِذَا رَاَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

باب روزہ جلدی کھولنا[1]

ہم سے عبد اللہ بن یوسفؒ تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے اُنہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ ہمیشہ اچھے رہیں گے جب تک روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے[2]

ہم سے احمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے اُنہوں نے سلیمان شیبانی سے اُنہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے اُنہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں آپ نے روزہ رکھا جب شام ہوئی تو ایک شخص[3] سے فرمایا اونٹ سے اترا اور میرے لیے ستو گھول وہ کہنے لگا ذرا انتظار کرتے شام تک تو اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اتر میرے لیے ستو گھول جب رات ادہر (پورب) کی طرف سے آئے تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آگیا[4]۔

[1] یعنے وقت ہو جانے کے بعد پھر افطار میں دیر نہ کرنا چاہیئے ابو داؤد نے ابو ہریرہؓ سے نکالا یہود اور نصاری دیر کرتے ہیں حاکم کی روایت میں ہے کہ میری امت ہمیشہ میری سنت پر رہے گی جب تک روزہ کے افطار میں تارے نکلنے کا انتظار نہ کرے گی عبد البر نے کہا روزہ جلد افطار کرنے اور سحری دیر میں کھانے کی حدیثیں صحیح اور متواتر ہیں عبد الرزاق نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سب لوگوں سے روزہ جلدی کھولتے اور سحری کھانے میں سب لوگوں سے دیر کرتے ۱۲ منہ [2] مگر ہمارے زمانہ میں عموماً لوگ روزہ تو دیر میں کھولتے ہیں اور سحری جلد کھا لیتے ہیں اسی وجہ سے ان پر تباہی آرہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا درست تھا جب سے مسلمانوں نے سنت پر چلنا چھوڑ دیا روز بروز ان کا تنزل ہوتا گیا اور اب تو ان کی تھوڑی سی خال خال کہیں جو حکومت رہ گئی ہے وہ بھی چراغ سحری معلوم ہوتی ہے ہزار جگانے ان کو جگاتے ہیں مگر وہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے قضائے الٰہی ان کے خلاف معلوم ہوتی ہے ولا محیص عما قدر اللہ و قضے ۱۲ منہ [3] یعنے بلال رضی اللہ عنہ سے ۱۲ منہ [4] یا روزہ کھل گیا بعضے لوگوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ جب افطار کا وقت آجائے تو خود بخود روزہ کھل جاتا ہے گو افطار نہ کرے ہم کہتے ہیں اسی حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے کیوں کہ اگر وقت آنے سے روزہ خود بخود کھل جاتا تو آنحضرتؐ ستو گھولنے کے لیے کیوں جلدی فرماتے اسی طرح دوسری حدیثوں میں روزہ جلدی کھولنے کی ترغیب کیوں دیتے اور اگر وقت آنے سے روزہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے تو پھر طے کے روزے سے منع کیوں فرماتے ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۵۴ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهِشَامٍ فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ بُدٌّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لَا

باب ایک شخص نے (سورج غروب ہوگیا سمجھ کر) روزہ کھولا پھر سورج نکل آیا

مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دن ابر تھا ہم نے روزہ کھول ڈالا پھر ابر کھل گیا سورج نکل آیا لوگوں نے ہشام سے پوچھا پھر قضا رکھنے کا حکم ہوا انہوں نے کہا اور کیا علاج ہے اور معمر نے ہشام سے یوں نقل کیا معلوم نہیں انہوں نے قضا رکھی یا نہیں

بَابٌ ۳۵۵ صَوْمِ الصِّبْيَانِ وَقَالَ عُمَرُ رض لِنَشْوَانَ فِي رَمَضَانَ وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهُ۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ

باب بچوں کے روزے کا بیان

اور حضرت عمر رض نے ایک متوالے کو رمضان میں حد ماری اور فرمایا ارے کمبخت ہمارے تو بچے بھی روزے سے ہیں (اور تو ایسا بے حیا کہ رمضان میں مستا)

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن صبح کو انصار کی بستیوں میں کہلا بھیجا کہ جس نے آج روزہ نہ رکھا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزے سے رہے ربیع کہتے ہیں اس حکم کے بعد ہم عاشورے کے دن روزہ رکھتے اپنے بچوں کو بھی رکھاتے اور ان کے لیے اون کا ایک کھلونا بنا دیتے

ف۱ اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ ایسی صورت میں قضا لازم ہوگی اور کفارہ نہ ہوگا اور اس کے سوا یہ بھی ضرور ہے کہ جب تک غروب نہ ہوا مسالکر سے یعنی کچھ کھائے پیئے نہیں قسطلانی نے حنابلہ کی بعضے کتابوں سے یہ نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھ کر کہ رات ہوگئی جماع کرے پھر معلوم ہو کہ دن تھا تو اس پر قضا بھی نہیں ہے لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے کہتا ہوں حضرت عمر رض سے یہ منقول ہے کہ ایسی صورت میں قضا بھی نہیں ہے اور مجاہد اور حسن سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور اسحاق سے بھی یہی منقول ہے حافظ نے کہا ایک روایت امام احمد سے بھی ایسی ہی ہے اور ابن خزیمہ نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ ف۲ اس تعلیق کو عبد بن حمید نے وصل کیا یہ روایت پہلی روایت کے خلاف ہے اور شاید پہلے ہشام کو اس میں شک ہو پھر یقین ہوگیا کہ انہوں نے قضا رکھی اور ابو اسامہ ان کو قضا کا یقین ہو جانے کے بعد روایت کی ہو اس صورت میں تعارض نہ رہے گا ابن خزیمہ نے کہا ہشام نے جو قضا کرنا بیان کیا اس کی سند ذکر نہیں کی اس لیے میرے نزدیک قضا واجب نہ ہونے کو ترجیح ہے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر رض سے نقل کیا ہم قضا نہیں کرنے کے نہ ہم کو گناہ ہوا اور عبد الرزاق اور سعید بن منصور نے ان سے یہ نقل کیا ہے کہ قضا کرنا چاہیئے حافظ نے کہا حاصل کلام یہ ہوا کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے ۱۲ منہ ف۳ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جب تک بچہ جوان نہ ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن ایک جماعت سلف نے ان کو عادت ڈالنے کے لیے یہ حکم دیا ہے کہ بچوں کو روزہ رکھائیں جیسے نماز پڑھنے کے لیے ان کو حکم دیا جاتا ہے شافعی نے کہا سات سے لے کر دس برس تک جب بچہ ہو توان سے روزہ رکھائیں اور اسحاق نے کہا جب بارہ برس کے ہوں امام احمد نے کہا جب دس برس کے ہوں اوزاعی نے کہا (باقی بر صفحہ آئندہ)

صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ۔

جب ان میں کوئی کھانے کے لیے رونے لگتا تو ہم اس کو یہ کھلونا دے دیتے (وہ بہل جاتا) یہاں تک کہ افطار کا وقت آن پہونچتا

بَابُ ۳۵۶ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَّهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ۔

باب طے کے روزے کا بیان اور جس نے یہ کہا کہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا[۱] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا رات تک روزہ پورا کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر مہربانی اور ان کی طاقت قائم رکھنے کے لیے ان کو طے کے روزے سے منع فرمایا[۲] اور عبادت میں سختی کرنا مکروہ ہے۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ قطان نے اُنہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا اُنہوں نے انسؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا طے کے روزے مت رکھو لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھ کو تو کھلایا پلایا جاتا ہے یا رات کو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث

(بقیہ صفحہ سابقہ) جب بچہ تین روزے متواتر رکھ سکے اور اس کو ضعف نہ ہو تو اس کو روزہ رکھائیں اور مالکیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ بچوں کے حق میں روزہ مشروع نہیں ہے ۱۲منہ سے[۴] اس متوالے نے رمضان میں شراب پی تھی حضرت عمرؓ نے اس کی ناک اور منہ سونگھا اور شراب کی بو معلوم کی پھر فرمایا ارے کمبخت تو نے یہ کیا حرکت کی ہمارے تو بچے بچی بھی روزہ دار ہیں پھر اس کو اسی کوڑے مارے اور شام کے ملک میں جلا وطن کیا اس کو سعید بن منصور اور بغوی نے جعدیات میں نکالا ۱۲منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] ابو العالیہ تابعی سے ایسا ہی منقول ہے اُنہوں نے کہا اللہ نے فرمایا روزہ رات تک پورا کرو جب رات آئی تو روزہ کھل گیا یہ ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲منہ [۲] اس حدیث کو خود امام بخاری کے آخر باب میں حضرت عائشہؓ سے وصل کیا اور ابو داؤد نے ایک صحابی سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامت اور وصال سے منع فرمایا اپنے اصحاب کی طاقت باقی رکھنے کے لیے طے کا روزہ منع ہے مگر سحر تک وصال جائز ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے اب اختلاف ہے کہ یہ ممانعت تحریمی ہے یا کراہت کے طور پر بعضوں نے کہا جس پر شاق ہوا اس پر تو حرام ہے اور جس پر شاق نہ ہوا اس کے لیے جائز ہے ۱۲منہ

اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضـ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ۔

بَابُ ۳۵۷ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ

بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ہاد نے اُنہوں نے عبداللہ بن خباب سے اُنہوں نے ابوسعید خدری سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے طے کے روزے مت رکھو اگر کوئی رکھنا چاہے تو خیر سحر تک نہ کھائے (پھر سحر کو کچھ کھالے) لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ تو طے کے روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم برابر نہیں مجھ کو تو رات میں ایک کھلانے والا کھلاتا ہے پلانے والا پلاتا ہے

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا اور محمد بن سلام نے دونوں نے کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں پر رحم کیا[1] اُنہوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں مجھے تو میرا پروردگار کھلا پلا دیتا ہے عثمانؓ کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے لوگوں پر رحم کیا

باب جو طے کے روزے بہت رکھے اس کو سزا دینا اس کو انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ایک شخص نے مسلمانوں میں سے[2] آپ سے عرض کیا یارسول اللہ آپ تو طے کے روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں میری طرح کوئی اور بھی ہے[3] مجھے تو رات کو میرا مالک کھلا پلا دیتا ہے جب وہ طے کے روزے رکھنے سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن کچھ نہ کھایا دوسرے دن کچھ نہ کھایا پھر عید کا چاند ہو گیا آپ نے فرمایا اگر چاند

---

[1] اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو طے کا روزہ رکھنا حرام نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر شفقت کے خیال سے اس سے منع فرمایا جیسے قیام اللیل میں آپ چوتھی رات کو برآمد نہ ہوئے اس ڈر سے کہ کہیں فرض نہ ہو جائے اور ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح عبداللہ بن زبیر سے نکالا کہ وہ پندرہ پندرہ دن تک طے کے روزے رکھتے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ طے کے روزے رکھے اگر حرام ہوتے تو آپ اپنے اصحاب کو کبھی نہ رکھنے دیتے ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا طے کا روزہ رکھنا آپ کا خاصہ تھا اور جو امر آپ سے خاص ہے اس میں آپ کی پیروی درست نہیں مثلاً چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں لانا ۱۲ منہ [4] بعضے روایتوں میں یوں ہے میں تو برابر اپنے مالک کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے یہ کھلانا پلانا دیبار روزہ نہیں توڑتا کیونکہ یہ بہشت کا طعام اور شراب ہے اس کا حکم دنیا کے باقی برتو

يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيْلِ لَهُمْ حِيْنَ اَبَوْا اَنْ يَنْتَهُوْا۔

نہ ہوتا تو میں اور (کئی دن) نہ کھاتا گویا ان کو سزا دینے کے لیے یہ کہا جب وہ طے کے روزوں سے باز نہ آئے

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيْلَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے ہمام سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے دو بار فرمایا تم طے کے روزوں سے بچے رہو لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا مجھ کو تو میرا مالک رات کو کھلا پلا دیتا ہے تم اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہے

بَابُ ۳۵۸ الْوِصَالِ اِلَى السَّحَرِ۔

باب سحری تک نہ کھانا (طے کا روزہ رکھنا[1])

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ لِيْ مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِيْ وَسَاقٍ يَسْقِيْنِيْ۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے اُنہوں نے یزید بن ہاد سے اُنہوں نے عبداللہ بن خباب سے اُنہوں نے ابوسعید خدری سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے طے کے روزے مت رکھو اگر کوئی تم میں طے کا روزہ رکھنا چاہے تو خیر سحری تک نہ کھائے لوگوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو رات کو ایک کھلانے والا کھلا دیتا ہے

بَابُ ۳۵۹ مَنْ اَقْسَمَ عَلٰى اَخِيْهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً اِذَا كَانَ اَوْفَقَ لَهٗ

باب اگر کوئی اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کے لیے قسم دے اور وہ توڑ ڈالے تو اس پر قضا نہیں ہے جب روزہ نہ رکھنا اس کو مناسب[2] ہو

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم سے ابوالعمیس عتبہ بن عبداللہ نے اُنہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے اُنہوں نے اپنے باپ وہب بن عبداللہ سوائی سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا سلمان ابوالدرداء

(بقیہ صفحہ سابقہ) طعام اور شراب کا نہیں جیسے ایک حدیث میں ہے سونے کا تشت لایا گیا اور میرا سینہ دھویا گیا حالاں کہ دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال منع ہے قطع نظر اس کے صحیح روایت یہی ہے کہ میں رات کو اپنے مالک کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] درحقیقت یہ طے کا روزہ نہیں ہے مگر مجازاً اس کو وصال یعنی طے کا روزہ کہتے ہیں کیوں کہ طے یہ ہے کہ ساری رات بھی کچھ نہ کھائے نہ پئے دن کی طرح ۱۲ منہ [2] اس سے یہ نکلتا ہے کہ اگر بلا وجہ نفل روزہ قصداً توڑ ڈالے تو اس پر قضا لازم ہوگی اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے شافعیہ کہتے ہیں نفل روزہ اگر توڑ ڈالے تو اس کی قضا مستحب ہے عذر سے توڑے یا بے عذر حنابلہ اور جمہور علما بھی اسی کے قائل ہیں اور حنفیہ کے نزدیک ہر حال میں قضا رکھنا واجب ہے اور مالکیہ کہتے ہیں جب عمداً بلا عذر توڑ ڈالے تو قضا لازم ہوگی ۱۲ منہ

فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاۤءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَاْنُكِ قَالَتْ اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَاۤءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاۤءَ اَبُو الدَّرْدَاۤءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَاِنِّيْ صَاۤئِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاۤءِ يَقُوْمُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

سے ملنے گئے دیکھا تو ام درداءؓ (ان کی جورو) میلی کچیلی ہیں انہوں نے حال پوچھا تو کہا تمہارا بھائی ابوالدرداءؓ تارک الدنیا ہو گیا ہے اتنے میں ابوالدرداءؓ بھی آئے اور سلمان کے لئے کھانا تیار کیا اور کہنے لگے تم کھاؤ میں روزے سے ہوں سلمان نے کہا جب تک تم نہ کھاؤ گے میں نہیں کھانے کا خیر ابولدرداء نے کھا لیا جب رات ہوئی تو ابوالدرداءؓ عبادت کے لیے اٹھے سلمان نے کہا سو رہو وہ سو گئے پھر اٹھنے لگے تو کہا سو رہو جب رات اخیر ہوئی تو سلمانؓ نے کہا اب اٹھو پھر دونوں نے نماز پڑھی بعد اس کے سلمان نے ان کو سمجھایا بھائی دیکھو اللہ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی اور تمہاری جورو کا اور ہر ایک کا حق ادا کرو یہ سن کر ابوالدرداءؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا سلمان نے سچ کہا

بَابٌ ۳۶ صَوْمِ شَعْبَانَ۔

باب شعبان میں روزے رکھنے کا بیان[1]

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَاۤئِشَةَ رضـ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِيْ شَعْبَانَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نفل روزے) اتنے رکھتے کہ ہم کہتے اب افطار نہ کریں گے اور افطار اتنا کرتے کہ ہم کہتے اب روزے نہ رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَاۤئِشَةَ رضـ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَ

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلمہ سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھتے آپ پورے[2] شعبان روزے رکھتے اور فرماتے اتنا ہی (نیک عمل کرو

[1] اگرچہ اور مہینوں میں بھی آپ نفل روزے رکھا کرتے مگر شعبان میں زیادہ روزے رکھتے کیوں کہ شعبان میں بندوں کے اعمال اللہ پاک کی طرف اٹھائے جاتے ہیں نسائی کی روایت میں یہ مضمون وارد ہے ۱۲ منہ [2] یہ بظاہر پہلی روایت کے خلاف ہے کیوں کہ اس کا مضمون یہ ہے کہ رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے نہ رکھتے اور تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ اس روایت میں پورے شعبان سے اس کا اکثر حصہ مراد ہے ۱۲ منہ

كَانَ يَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ وَكَانَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً دَاوَمَ عَلَيْهَا۔

جتنے کی تم کو طاقت ہے کیونکہ اللہ تو ثواب دینے سے تھکنے کا نہیں تم ہی تھک جاؤ گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نماز بہت پسند تھی جو ہمیشہ پڑھی جائے اگرچہ تھوڑی ہو اور آپ جب کوئی (نفل) نماز پڑھنا شروع کرتے تو ہمیشہ اس کو پڑھتے

بَابُ ۳۶۱ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِفْطَارِهٖ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کا بیان

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُوْمُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُوْمُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے اُنہوں نے ابوبشر سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے اور آپ جب (نفل) روزے رکھنا شروع کرتے تو اتنے رکھتے کوئی کہتا قسم خدا کی افطار نہ کریں گے اور جب افطار کرتے تو کوئی کہتا قسم خدا کی اب روزے نہیں رکھیں گے۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهٗ وَقَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهٗ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ۔

مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے اُنہوں نے حمید طویل سے اُنہوں نے انسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں اتنے دنوں تک افطار کرتے ہم سمجھتے اب روزہ نہیں رکھنے کے اور روزے رکھتے تو اتنے دنوں تک ہم سمجھتے اب افطار نہیں کریں گے اور رات کو اگر کسی کو منظور ہوتا کہ آپ کو نماز پڑھتے دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا اگر یہ منظور ہوتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا[2] اور سلیمان نے حمید سے یوں روایت کی اُنہوں نے انسؓ سے روزے کے باب میں پوچھا

۵۵۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابوخالد نے خبر دی

[1] جو نیک کام ہمیشہ کیا جائے اس میں بڑی لذت ہوتی ہے اور نفس میں اچھی عادت اور پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے بہ نسبت اس کے کہ چند روز سخت محنت اٹھائے اور پھر تنگ ہو کر چھوڑ دے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اعتدال کے ساتھ مناسب وقتوں میں پابندی کے ساتھ جو کام کیا جائے وہی پورا ہوتا ہے بڑے بڑے کام پابندی اور اعتدال ہی سے انصرام پاتے ہیں اور دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ ٹھوکر کھا کے گر پڑتا ہے ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ آپ کبھی اول شب میں عبادت کرتے کبھی بیچ شب میں کبھی آخر شب میں اسی طرح آپ کا آرام فرمانا بھی مختلف وقتوں میں ہوتا رہتا اسی طرح آپ کا نفل روزہ بھی تھا شروع اور بیچ اور اخیر مہینے میں ہر دنوں میں رکھتے تو ہر شخص جو آپ کو روزہ دار یا رات کو عبادت کرتے یا سوتے دیکھنا چاہتا بلا دقت دیکھ لیتا ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۳۶۲ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا هٰرُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

بَابٌ ۳۶۳ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ

کہا ہم کو حمید نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل روزے کیسے رکھتے تھے انہوں نے کہا جب میں چاہتا آپ کو روزہ دار دیکھوں تو روزہ دار دیکھ لیتا اور جب چاہتا آپ کو افطار کی حالت میں دیکھوں تو ویسا ہی دیکھ لیتا اسی طرح رات کو جب چاہتا آپ کو نماز میں کھڑا ہوا اور جب چاہتا آپ کو سوتا ہوا دیکھ لیتا اور میں نے سمور اور ریشم کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا اور مشک اور عبیر کی خوشبو بھی آپ کی خوشبو سے اچھی نہیں سونگھی[1]

باب مہمان کی خاطر سے نفل روزہ نہ رکھنا یا توڑ ڈالنا۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو ہارون بن اسمٰعیل نے خبر دی کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمروؓ بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پھر بیان کیا پوری حدیث کو اس میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے پھر میں نے پوچھا کہ داؤدؑ کیوں کر روزے رکھتے تھے آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار

باب بدن کا بھی روزے میں حق ہے

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو اوزاعی نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عبداللہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا انہوں نے کہا بے شک سچ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو ایسا مت کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر عبادت کر سو بھی کیوں کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے اور تیری

---

[1] تو آپ اخلاق اور عادات میں اور نیز شکل و صورت اور شمائل میں سب لوگوں سے زیادہ بہتر تھے اور انہی خوبیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی پیغمبری کے لیے چن لیا اور آپ کو اپنا مقرب خاص بنایا ۱۲ منہ

[2] یعنے اتنے روزے نہ رکھنا چاہیے کہ آدمی بے طاقت ہو جائے اور دوسرے فرائض نہ ادا کر سکے ۱۲ منہ

لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ
لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّ
اِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ
لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ
كُلِّهٖ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ
اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ
دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
يَقُوْلُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِيْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۳۶۴ صَوْمِ الدَّهْرِ۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ
النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ
قُلْتُهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ
فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ
الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ
يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ
دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ اِنِّيْ

آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے تیرے مہمان کا بھی
تجھ پر حق ہے اور تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس کرتے ہیں کیونکہ ہر نیکی کا
بدلہ دس گنا ملے گا (تین کے تیس ہوئے) تو گویا ساری عمر روزے رکھے عبداللہ
نے کہا پھر میں نے اپنے اوپر سختی چاہی تو سختی کی گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں آپ نے فرمایا تو داؤد پیغمبر علیہ السلام
کا روزہ رکھ اس سے مت بڑھا میں نے پوچھا داؤد پیغمبر علیہ السلام کیونکر روزے
رکھتے تھے آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ عبداللہ بن عمرو
جب بوڑھے ہو گئے اس وقت کہتے تھے کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی رخصت کو قبول کر لیتا (ہر مہینے میں تین روزے سہل تھے)

باب ہمیشہ روزہ رکھنا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں
نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ عبداللہ
بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے یہ کہنے کی
خبر پہنچ گئی قسم خدا کی میں تو دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو عبادت
میں کھڑا رہوں گا جب تک جیوں (آپ نے پوچھا) تو میں نے عرض کیا بیشک
میں نے ایسا کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ نے فرمایا یہ تو تجھ سے
نہ ہو سکے گا تو ایسا کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر ہر مہینے میں تین روزے
رکھا کر اس لیے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے تو گویا ساری عمر روزے
رکھے ہیں نے عرض کیا مجھے تو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا
تو ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر میں نے عرض کیا مجھ کو اس سے بھی
زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار
کر یہ داؤد پیغمبر علیہ السلام کا روزہ ہے اور سب روزوں سے افضل ہے

ف جس کو صوم الدہر کہتے ہیں شافعیہ کے نزدیک یہ مستحب ہے ایک حدیث میں ہے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس پر دوزخ تنگ ہو جائے گی یعنے وہ دوزخ میں جا ہی نہ سکے گا اس کو امام احمد اور نسائی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور بیہقی نے نکالا بعضوں نے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ جانا ہے کیوں کہ ایسا کرنے سے عادت ہو جاتی ہے اور روزے کی تکلیف باقی نہیں رہتی ۱۲ منہ

أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

بَابُ ۳۶۵ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي وَلَا تَنَامُ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ إِنِّي لَأَقْوَى لِذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ۔

بَابُ ۳۶۶ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے بھی زیادہ بل بوتہ ہے آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں[1]

باب روزے میں بی بی ماں بچوں کا حق

اس کو ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عاصم نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے عطا بن ابی رباح سے سنا ان سے ابو العباس شاعر نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچ گئی کہ میں لگاتار روزے رکھا کرتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہوں تو یا آپ نے مجھ کو بلا بھیجا یا میں خود آپ سے ملا آپ نے فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے تو روزے رکھتا ہے افطار ہی نہیں کرتا اور نماز پڑھے جاتا ہے ایسا کر روزہ بھی رکھ افطار بھی کر عبادت بھی کر آرام بھی کر کیونکہ تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے تیری جان اور تیری بی بی بال بچوں کا تجھ پر حق ہے میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا خیر تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے پوچھا کیونکر آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے دشمن کے مقابلہ میں نہ بھاگتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس بات کی میری طرف سے کون ذمہ داری کر سکتا ہے عطا نے کہا میں نہیں جانتا ہمیشہ روزہ رکھنے کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمایا اتنا جانتا ہوں آپ نے دو بار یہ فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ نہیں رکھا[2]

باب ایک دن روزہ ایک دن افطار کا بیان

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

---

[1] کیونکہ اس میں نفس کو روزے کی عادت نہیں ہوتی اور اس کی تکلیف باقی رہتی ہے ۱۲ منہ [2] اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جنہوں نے سدا روزہ رکھنا مکروہ جانا ہے ابن عربی نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سدا روزہ رکھنے والے کی نسبت یہ فرمایا کہ اس نے روزہ نہیں رکھا تو اب اس کو ثواب کی کیا توقع ہے بعضوں نے کہا اس حدیث میں سدا روزہ رکھنے سے یہ مراد ہے کہ عیدین اور ایام تشریق میں بھی افطار نہ کرے اس کی کراہت اور حرمت میں تو کسی کا اختلاف نہیں اگر ان دنوں میں کوئی افطار کرے اور باقی دنوں میں روزہ رکھا کرے بشرطیکہ اپنے اوپر اپنے اہل و عیال کے حقوق میں کوئی خلل واقع نہ ہو تو ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہ ہوگا مگر ہر حال میں افضل یہی ہے کہ صوم داؤدی رکھے یعنے ایک دن روزہ ایک دن افطار ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ قَالَ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ اقْرَإِ الْقُرْاٰنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ فِي ثَلٰثٍ۔

شعبہ نے اُنھوں نے مغیرہ بن مقسم سے کہا میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر عبداللہ نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے پھر یہی سوال جواب ہوتا رہا آخر آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر اور فرمایا ہر مہینے میں ایک ختم قرآن کر میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے پھر یوں ہی گفتگو رہی یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تین روز میں سہی[1]

بَابٌ ۲۶۷ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

باب حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے کہا میں نے ابوالعباس مکی شاعر سے سُنا ان پر حدیث کی روایت میں تہمت نہ تھی (یعنی معتبر تھے) وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو برابر ہر روز روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے میں نے کہا جی آپ نے فرمایا ایسا کرے گا تو تیری آنکھوں میں گڈھا پڑ جائیگا جان ناتوان ہو جائے گا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنا ہے میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے زیادہ بل بوتہ ہے آپ نے فرمایا تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار اور جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی تو بھاگتے نہیں

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن

---

[1] امام مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا ایک مہینے میں ایک ختم قرآن کا کیا کر میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا بیس دن میں ختم کیا کر میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا دس دن میں ختم کیا کر میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا سات دن میں ختم کیا کر اور اس سے مت بڑھا یعنے سات دن سے کم میں ختم نہ کر اسی لیے اکثر علماء نے سات دن سے کم میں قرآن کا ختم کرنا مکروہ رکھا ہے قسطلانی نے کہا میں نے بیت المقدس میں ایک بوڑھے کو دیکھا اس کو ابوالطاہر کہتے تھے وہ دن رات میں قرآن کے آٹھ ختم کیا کرتا تھا بعضوں نے کہا ایک رات دن میں اس نے دس ختم سے زیادہ کیے اور برہان بن ابی شریف کہتے تھے کہ وہ رات دن میں پندرہ ختم کرتے ہیں اور صعوہ بن منصور بن زاذان سے منقول ہے کہ وہ مغرب اور عشاء کے بیچ میں دو ختم کیا کرتے تھے اور تیسرا ختم بھی طواسین تک پہونچتا تمام ہوا کلام قسطلانی کا مترجم کہتا ہے یہ سب فعل خلاف سنت ہیں اور عمدہ یہ ہے کہ قرآن سمجھ کر آہستگی کے ساتھ چالیس دن میں ختم کیا جائے حد سات روز میں انتہا تین روز میں اس سے کم میں ختم کرنا ہمارے شیخ اہل حدیث نے مکروہ جانا ہے اور ادب اور تعظیم کے بھی خلاف ہے ۱۲ منہ

عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِحْدٰى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرُ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا۔

بَابٌ ۳۶۸ صِيَامُ أَيَّامِ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمٰنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ۔

بَابٌ ۳۶۹ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ دَخَلَ

عبد اللہ نے اُنہوں نے خالد حذاء سے اُنہوں نے ابوقلابہ سے کہا مجھ کو ابو الملیح نے خبر دی اُنہوں نے مجھ سے کہا میں تیرے باپ (زید) کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو بن عاص پاس گیا اُنہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزوں کا ذکر ہوا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کے لیے چمڑے کی توشک بچھائی جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی آپ زمین پر بیٹھ گئے اور توشک میرے اور آپ کے بیچ میں رہ گئی پھر آپ نے فرمایا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس نہیں ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (مجھ کو زیادہ طاقت ہے) آپ نے فرمایا اچھا سات میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا نو میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا گیارہ پھر آپ نے فرمایا داؤد کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر

باب ایام بیض یعنی چاندنی کے دن ہر مہینے میں تیرھویں چودھویں پندرھویں کو روزہ رکھنا۔

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سہیل نے کہا ہم سے ابوالتیاح یزید بن حمید نے کہا مجھ سے ابوعثمان عبد الرحمٰن نہدی نے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا میرے جانی دوست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ہر مہینے تین روزے رکھنے اور چاشت کی نماز دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کی

باب کہیں ملاقات کو جانا اور نفل روزہ نہ توڑنا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے حمید نے اُنہوں نے انسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ل یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حدیث ترجمہ باب کے موافق نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا ذکر ہے ایام بیض کی کوئی تخصیص نہیں ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد اور نسائی اور ابن حبان نے موسیٰ بن طلحہ کے طریق سے نکالا اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اس میں یوں ہے کہ آپ نے ایک اعرابی سے فرمایا جو بھنا ہوا خرگوش لایا تھا تو بھی کھا اس نے کہا میں ہر مہینے تین روزے رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو یہ روزے رکھتا ہے تو سفید دنوں میں رکھا کر یعنی ایام بیض میں نسائی کی ایک روایت میں عبد اللہ بن عمرو سے یوں ہے ہر دس دن میں ایک روزہ رکھا کر اور ترمذی نے نکالا کہ آپ ہفتے اور اتوار اور پیر کو روزہ رکھا کرتے اور ایک روایت میں منگل بدھ جمعرات ہے غرض آپ کا نفلی روزہ ہمیشہ کے لیے کسی خاص دن میں معین نہ تھا ۱۲ منہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ قَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَّلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّبَارِكْ لَهُ فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا وَّحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَّعِشْرُونَ وَمِائَةٌ۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ٣٧ الصَّوْمِ آخِرَ الشَّهْرِ۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا

ام سلیم پاس گئے وہ آپ کے لیے کھجور اور گھی لائیں آپ نے فرمایا گھی کپی میں ڈال دو اور کھجور تھیلے میں میں روزے سے ہوں پھر آپ گھر کے ایک کونے میں جا کھڑے ہوئے اور نفل نماز پڑھی[1] اور ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا فرمائی ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک خاص شخص کے لیے دعا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا وہ کیا ام سلیم نے کہا آپ کے غلام انسؓ کے لیے یہ سن کر آپ نے دنیا اور آخرت کی بھلائی کی کوئی بات نہ چھوڑی ہر ایک کی دعا کی آپ نے فرمایا یا اللہ اس کو مال اور اولاد دے اور اس کو برکت عطا فرما انسؓ کہتے ہیں میں سب انصاری لوگوں سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج جب بصرے میں آیا اس وقت تک خاص میرے نطفہ سے ایک سو بیس پر کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے تھے[2]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی

باب مہینے کے اخیر میں روزہ رکھنا

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے انہوں نے غیلان سے دوسری سند اور ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں مطرف بن عبد اللہ سے انہوں نے عمران بن حصین (صحابیؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمران سے[3] یا اور کسی سے پوچھا عمران سن رہے تھے

---

[1] حافظ نے کہا یہ دوسرا قصہ ہے اس قصے کے سوا جس میں بوریے پر نماز پڑھنا اور ان کو اپنے پیچھے کھڑے کرنے کا ذکر ہے اور جو کتاب الصلوۃ میں اوپر مذکور ہو چکا ہے ۱۲ منہ [2] حجاج بصرے میں ۷۵ھ ہجری میں آیا تھا اس وقت انس رضؓ کی عمر کچھ اوپر اسی برس کی تھی اس کے بعد بھی انسؓ زندہ رہے ۹۳ھ یا ۹۲ھ یا ۹۱ھ ہجری میں انتقال کیا سو برس کے قریب ان کی عمر ہوئی یہ سب آنحضرتؐ کی دعا کی برکت تھی ایک روایت ہے کہ انہوں نے ۱۲۹ یا ۱۲۲ یا ۱۲۵ بچے خاص اپنی صلب کے دفن کیے جس کے خاص صلبی بچے اتنے ہوں تو خیال کرنا چاہیئے کہ پوتا پوتی نواسے نواسیاں کتنی ہوں گی ۱۲ منہ [3] یہ شک مطرف راوی کو ہوئی کیوں کہ ثابت نے بھی مطرف سے اسی طرح شک کے ساتھ روایت کیا اور امام مسلم نے دوسرے دو طریقوں سے اس حدیث کو نکالا ان میں شک نہیں ہے بلکہ یوں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اور امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ عمرانؓ سے پوچھا ۱۲ فتح

صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ اَظُنُّهٗ قَالَ يَعْنِيْ رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ اَظُنُّهٗ يَعْنِيْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ۔

ارے فلانے تو نے اس مہینے کے اخیر میں روزہ رکھا ابو النعمان نے کہا میں سمجھتا ہوں رمضان کو فرمایا اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو رمضان میں افطار کرے تو دو روزے رکھ صلت راوی نے یہ نہیں کہا رمضان کو فرمایا امام بخاری نے کہا ثابت نے تو مطرف سے اُنہوں نے عمرانؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا کہ شعبان کے اخیر میںؐ (یہی صحیح ہے)

بَابٌ ۳۷۱ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِذَا اَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ اَنْ يُّفْطِرَ۔

باب جمعہ کے دن روزہ رکھنا اگر کسی نے (اکیلا) جمعہ کا روزہ رکھاؐ تو کھول ڈالے۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ زَادَ غَيْرُ اَبِيْ عَاصِمٍ اَنْ يَّنْفَرِدَ بِصَوْمٍ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے عبد الحمید بن جبیر سے اُنہوں نے محمد بن عباد سے اُنہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا انہوں نے کہا ہاں راویوں نے ابو عاصم کے سوا یوں کہا یعنے اکیلا جمعہ کا روزہ رکھنے سے

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ۔

ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر جب کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد ایک دن اور روزہ رکھے۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے اُنہوں نے شعبہ سے دوسری سند اور ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

ؐ کیونکہ رمضان میں تو سارے مہینے ہر کوئی روزے رکھتا ہے بعضوں نے سرر کا ترجمہ مہینے کا شروع کیا ہے بعضوں نے مہینے کا بیچ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ نے اس شخص سے بر سبیل زجر فرمایا کہ تو نے شعبان کے اخیر میں تو روزے نہیں رکھے کیونکہ دوسری حدیث میں آپ نے رمضان کا استقبال کرنے سے منع فرمایا مگر اس میں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ ہوتا تو آپ قضا کا حکم کیوں دیتے خطابی نے کہا شاید اس وجہ سے قضا کا حکم دیا کہ اس شخص نے منت مانی ہوگی تو آپ نے منت پوری کرنے کا حکم دیا اس طرح کہ شوال میں اس کی قضا کرے بعضوں نے کہا اگر کوئی شعبان کے اخیر میں رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے رکھے تو یہ مکروہ ہے لیکن اگر استقبال کی نیت نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے ۱۲ منہ ؐ یعنے نہ جمعہ سے پہلے ایک دن روزہ رکھا نہ جمعہ کے بعد ہفتہ کے دن اکیلا جمعہ کا روزہ امام احمد اور ابن منذر اور بعض شافعیہ نے مکروہ رکھا ہے اور جمہور علما کہتے ہیں کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں مکروہ نہیں ہے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِيْ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ فَاَمَرَهَا فَاَفْطَرَتْ۔

غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے جویریہ بنت حارث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ان کے پاس تشریف لے گئے وہ روزہ دار تھیں آپ نے فرمایا کیا تو نے کل (جمعرات کو) بھی روزہ رکھا تھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا کل ہفتہ کو بھی روزہ رکھنا چاہتی ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو روزہ کھول ڈال اور حماد بن جعد نے قتادہ سے سنا مجھ سے ابو ایوب نے بیان کیا ان سے جویریہ نے کہ آنحضرت نے ان کو حکم دیا انہوں نے روزہ کھول ڈالا

بَابٌ ۳۷۲ هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْاَيَّامِ۔

باب روزے کے لیے کوئی دن مقرر کرنا[1]

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْاَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خاص دن روزہ رکھا کرتے تھے انہوں نے کہا نہیں آپ کا عمل مدامی ہوتا (یعنی ہمیشہ کرتے) اور تم میں کون ایسا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر طاقت رکھتا ہو

بَابٌ ۳۷۳ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ۔

باب عرفہ کے دن روزہ رکھنا[2]

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے

---

[1] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ بعضے لوگوں کی جو عادت ہوتی ہے کہ ہفتے میں ایک یا دو دن خاص کر کے اس میں روزہ رکھتے ہیں جیسے کوئی پیر جمعرات کو روزہ رکھتا ہے کوئی پیر منگل کو کوئی جمعرات جمعہ کو تو یہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے ابن تین نے کہا بعضوں نے اسی وجہ سے ایسی تخصیص کو مکروہ رکھا ہے لیکن عرفہ کے دن اور عاشورے اور ایام بیض کی تخصیص تو خود حدیث سے ثابت ہے حافظ نے کہا کئی ایک حدیثوں میں یہ وارد ہے کہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے مگر شاید امام بخاری کے نزدیک وہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں حالانکہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے نکالا اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصد کر کے پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے اور نسائی اور ابو داؤد نے نکالا ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا اسامہؓ سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے میں نے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا اس دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں میرا عمل اس وقت اٹھایا جائے جب میں روزہ دار ہوں ۱۲ منہ

[2] امام بخاری نے اس باب میں ان حدیثوں کو ذکر نہیں کیا جس میں عرفہ کے روزے کی ترغیب ہے اس جگہ وہ حدیث بیان کی جس سے عرفہ میں آپ کا افطار کرنا ثابت ہے کیوں کہ وہ حدیثیں ان کی شرط کے موافق صحیح نہ ہوں گی حالاں کہ امام مسلم نے ابو قتادہ سے نکالا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا عرفہ کا روزہ ایک برس آگے اور ایک برس پیچھے کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ عرفہ کا روزہ حاجی کو نہ رکھنا چاہیے اس خیال سے کہ کہیں ضعف نہ ہو جائے اور حج کے اعمال بجا لانے میں خلل واقع ہو جائے اس طرح سے باب کی حدیثوں اور ان حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ.

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

بَابُ ۳۷۴ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ.

امام مالک سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا کہا مجھ سے عمیر نے جو ام فضل کے غلام تھے ان سے ام فضل نے دوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبداللہ کے غلام تھے انہوں نے عمیر سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے ام فضل بنت حارث سے کچھ لوگ ان کے پاس یہ جھگڑا کرنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کو روزہ رکھا ہے یا نہیں بعضوں نے کہا آپ روزہ دار ہیں بعضوں نے کہا نہیں آپ روزے سے نہیں ہیں پھر ام فضل نے دودھ کا ایک پیالہ آپ پاس بھیجا اونٹ پر سوار تھے آپ نے پی لیا[1]

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے یا ان کے سامنے پڑھا گیا میں نے سنا[2] کہا مجھ سے عمرو بن حارث نے انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے لوگوں نے عرفہ کے دن اس میں شک کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں پھر انہوں نے آپ کے پاس دودھ بھیجا آپ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ نے اس میں سے کچھ پی لیا لوگ دیکھ رہے تھے

باب عید الفطر کے دن روزہ رکھنا[3]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوعبید سعید بن ازہر کے غلام سے انہوں نے کہا میں عید میں حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھا انہوں نے کہا ان دنوں یعنے عید الفطر اور عید الضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور دوسرا اپنی قربانی کھانے کا[4]

۱؎ ابونعیم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے آپ خطبہ سنا رہے تھے ۱۲ منہ ۲؎ یعنے عبداللہ بن وہب نے خود یہ حدیث یحییٰ کو سنائی یا عبداللہ بن وہب کے شاگردوں نے ان کو سنائی کو یحییٰ نے سنی دونوں طرح حدیث کی روایت صحیح ہے ۱۲ منہ ۳؎ یہ بالاتفاق منع ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ اگر کسی نے ایک روزے کی منت مانی اور اتفاق سے وہ منت عید کے دن آن پڑی مثلاً کسی نے کہا جس دن زید آئے اس دن میں ایک روزے کی منت اللہ کے لیے مانتا ہوں اور زید عید کے دن آیا تو یہ نذر صحیح ہوگی یا نہیں حنفیہ نے کہا صحیح ہوگی اور اس پر قضا لازم ہوگی اور جمہور علماء کے نزدیک یہ نذر صحیح ہی نہ ہوگی ۱۲ منہ ۴؎ بعضے نسخوں میں اس کے بعد اتنی عبارت زائد ہے قال ابوعبداللہ قال ابن عیینہ من قال مولی ابن ازہر فقد اصاب ومن قال مولے عبدالرحمٰن بن عوف فقد اصاب یعنے امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہا جس نے ابوعبید کو ابن ازہر کا غلام کہا اس نے بھی ٹھیک کہا اور جس نے عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام کہا اس نے بھی ٹھیک کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ ابن ازہر اور عبدالرحمٰن بن عوف باقی بر صفحہ آئندہ

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ۔

بَاب ۳۷۵ الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَا قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يُنْهٰى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُوْمَ يَوْمًا قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ الْإِثْنَيْنِ فَوَافَقَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ أَرْبَعًا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے[1] اور کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے[2] اور صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے

باب عید الضحیٰ کے دن روزہ رکھنا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے عطا بن میناء سے وہ ابوہریرہؓ سے یہ حدیث نقل کرتے تھے دو روزے اور دو بیعیں منع ہیں عید الفطر اور عید الضحیٰ کے روزے اور بیع ملامسہ اور منابذہ[3]

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ عنبری نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے کہا ایک شخص[4] عبداللہ بن عمر پاس آیا اور پوچھا اگر کسی نے پیر کے دن روزہ رکھنے کی منت مانی اتفاق سے اس دن عید آگئی (تو کیا کرے) عبداللہ نے کہا اللہ نے تو منت پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے[5]

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے کہا میں نے قزعہ بن یحییٰ سے سنا کہا میں نے ابو سعید خدریؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر بارہ جہاد کیے تھے وہ کہتے تھے میں نے چار باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں جو مجھ کو بہت

(بقیہ صفحہ سابقہ) دونوں اس غلام میں شریک تھے بعضوں نے کہا درحقیقت وہ عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے مگر ازہر کی خدمت میں رہا کرتے تھے تو ایک کے حقیقۃً غلام ہوئے اور دوسرے کے مجازاً واللہ اعلم ۱۲ منہ [1] یعنی اشتمال صماء سے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ [2] کیوں کہ اس میں ستر کھلنے کا ڈر رہتا ہے اس کا بھی ذکر اوپر ہو چکا ہے حواشی صفحہ ہذا [3] بیع ملامسہ اور بیع منابذہ کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب البیوع میں آئے گا یعنی بائع مشتری کا یا مشتری بائع کا کپڑا یا بدن چھوئے تو بیع لازم ہو جائے اس شرط پر بیع کرنا یا بائع یا مشتری کوئی چیز دوسرے کی طرف پھینک مارے تو بیع لازم ہو جائے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [5] ابن عمرؓ نے احتیاط کی راہ سے کوئی قطعی فتویٰ نہیں دیا بلکہ شرع کی دونوں دلیلیں یعنے قرآن اور حدیث بیان کر دیں اس قول سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو صرف قرآن شریف کو مانتے ہیں اور حدیث میں شبہ کرتے ہیں ۱۲ منہ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هٰذَا۔

پسند آئیں ایک تو آپ نے یہ فرمایا کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر جب اس کے ساتھ اس کا محرم رشتہ دار ہو دوسرے دو دن عید الفطر اور عید الضحیٰ کو روزہ نہ رکھنا چاہیے تیسرے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز نہ پڑھنا چاہیے چوتھے سوا ان تین مسجدوں کے اور کہیں کے لیے کجاوے نہ کسے جائیں مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور مسجد مدینہ

بَابُ ۳۷۶ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب ایام تشریق میں روزہ رکھنا[1]

وَقَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي كَانَتْ عَائِشَةُ رض تَصُومُ أَيَّامَ مِنًى وَكَانَ أَبُوهَا يَصُومُهَا۔

اور مجھ سے محمد بن مثنےٰ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ منیٰ کے دنوں میں[2] روزہ رکھا کرتیں اور ہشام کے باپ عروہ بھی ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عِيسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عیسےٰ سے سنا انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور زہری نے اس حدیث کو سالم سے بھی سنا انہوں نے ابن عمرؓ سے ان دونوں نے کہا[3] ایام تشریق میں روزے رکھنے کی اجازت نہیں مگر اس کے لیے جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامَ مِنًى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا تمتع کرنے والا (جو عمرہ کر کے حج کرے) عرفہ کے دن تک روزے رکھ لے اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو منیٰ کے دنوں میں بھی روزہ رکھے اور ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی

---

[1] حافظ نے کہا اس حدیث سے بعضوں نے یہ دلیل لی ہے ایام تشریق میں روزہ رکھنا منع نہیں اور اس کی بحث آگے کے باب میں آتی ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری کے نزدیک راجح یہی ہے کہ متمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہے اور ابن منذر نے زبیر اور ابو طلحہ سے مطلقاً جواز نقل کیا اور حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن عمرو سے مطلقاً منع منقول ہے اور شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ اس متمتع کے لیے درست ہے جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو امام مالک کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ [3] منیٰ میں رہنے کے دن وہی ہیں جن کو ایام تشریق کہتے ہیں یعنے ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ بعضوں نے ایام تشریق میں صرف ۱۱-۱۲- کو رکھا ہے تیرھویں کو نہیں رکھا ۱۲ منہ [4] یعنے حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ نے ۱۲ منہ

عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

روایت کی امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے روایت کیا[1]

بَابُ ۳۷ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ۔

باب عاشورا کے دن روزہ رکھنا[2]

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ۔

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن محمد سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورے کے دن جس کا جی چاہے وہ روزہ رکھے۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا اب چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن سلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا عاشورے کا روزہ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھنے لگے پھر جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا جب رمضان فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا اور فرمایا اب جس کا جی چاہے اس دن روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے معاویہ

---

[1] اس کو امام شافعی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اکثر اہل علم کے نزدیک عاشورا محرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا نویں تاریخ کو اور بہتر یہ ہے کہ نویں اور دسویں دونوں تاریخوں میں روزے رکھے اور ابتدائے اسلام میں یہ روزہ فرض تھا جب رمضان فرض ہوا تو اس کی فرضیت جاتی رہی لیکن سنت رہ گیا اور شیعہ عاشورے کا روزہ مکروہ جانتے ہیں عوام کہتے ہیں کہ اس دن یزید کی ماں نے روزہ رکھا تھا بھلا اگر یزید کی ماں نے اس دن نماز پڑھی ہو تو تم نہ پڑھو گے ہم کو نہ یزید سے کچھ غرض ہے نہ اس کی ماں سے ہم کو تو ہمارے پیغمبر کا قول اور فعل کافی ہے ۱۲ منہ

أَنَّهُ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيٰنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَآ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُفْطِرْ۔

بن ابوسفیان سے عاشورا کے دن منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا وہ کہہ رہے تھے مدینہ والو تمہارے عالم کدھر گئے[۱] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ عاشورے کا دن ہے اور اس کا روزہ تم پر فرض نہیں ہے اور میں تو روزے سے ہوں جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے

۵۸۱۔ حَدَّثَنَآ أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَآ أَيُّوْبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَأَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوْسٰى قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے ایوب نے کہا ہم سے عبد اللہ بن سعید بن جبیر نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے دوسرے سال یہودیوں کو دیکھا عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہوئے آپ نے پوچھا یہ روزہ کیسا انہوں نے کہا یہ عمدہ دن ہے اللہ نے اس دن بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ[۲] نے اس میں روزہ رکھا تھا آپ نے فرمایا میں تم سے زیادہ موسیٰ سے تعلق رکھتا ہوں[۳] پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَعُدُّهُ الْيَهُوْدُ عِيْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُوْمُوْهُ أَنْتُمْ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ابو عمیس سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رض سے انہوں نے کہا یہودی عاشورے کے دن کو عید سمجھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا تم بھی اس دن روزہ رکھو

---

[۱] شاید معاویہ رض کو یہ خبر پہنچی ہو کہ مدینہ والے عاشورے کے روزے کو مکروہ جانتے ہیں یا اس کا اہتمام نہیں کرتے یا اس کو فرض سمجھتے ہیں تو منبر پر یہ تقریر بیان کی کہتے ہیں معاویہ رض نے یہ حج ۴۴ھ ہجری میں کیا تھا یہ ان کی خلافت کا پہلا حج تھا اور اخیر حج ان کا ۵۷ھ میں ہوا تھا حافظ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ تقریر ان کی آخری میں تھی ۱۲منہ

[۲] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اللہ کا شکر کرنے کے لیے اس لیے ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں ابو ہریرہ رض کی روایت میں یوں ہے اسی دن حضرت نوح ؑ کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تھی تو نوح نے اس کے شکریہ میں روزہ رکھا تھا ۱۲منہ

[۳] کیونکہ وہ پیغمبر ؑ برحق تھے بس بھی پیغمبر ہوں دوسری حدیث میں ہے کہ سب پیغمبر ؑ گویا بھائی بھائی ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمانوں کو سب پیغمبروں ؑ کی حرمت اور تعظیم کرنا چاہیئے اور ہر ایک پیغمبر ؑ سے محبت رکھنا چاہیئے مجھے ان مسلمانوں پر نہایت تعجب ہوا جنہوں نے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو توہین پر کچھ غصہ نہ کیا اور ہمارے پیغمبر ؐ صاحب کی توہین پر مخالفت کی سچے مسلمان وہ ہیں جو حضرت موسیٰ ؑ یا حضرت عیسیٰ ؑ یا حضرت محمدؐ یا اور کسی پیغمبر کی بھی ذرا سی توہین گوارا نہیں کرتے اور جو کوئی کسی پیغمبر کی توہین کرے اس کو سزائے سخت دینے پر مستعد ہوتے ہیں ایک حدیث میں ہے جو کوئی پیغمبروں کو برا کہے وہ قتل کیا جائے ۱۲منہ

۵۸۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قصد کر کے کسی خاص دن کا روزہ یہ سمجھ کر کہ وہ دوسرے دنوں سے افضل ہے رکھتے نہیں دیکھا مگر اس دن کا یعنی عاشورے کے دن کا اور اس مہینے کا یعنی رمضان کا۔

۵۸۴ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِؓ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَنْ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن الاکوع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلے کے ایک شخص کو یہ حکم دیا لوگوں میں منادی کر دے جس نے کچھ کھا لیا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے نہیں کھایا ہو وہ روزہ رکھ لے کیوں کہ یہ عاشورے کا دن ہے۔

بَابُ ۳۷۸ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

باب رمضان میں تراویح[1] پڑھنے کی فضیلت

۵۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کی فضیلت میں فرماتے جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان میں تراویح پڑھے اس کے اگلے گناہ[2] بخش دئے جائیں گے۔

۵۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں (تراویح میں) ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے کھڑا رہے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے ابن شہاب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

[1] تراویح اس کا نام اس لیے ہوا ترویح کہتے ہیں آرام کرنے کو صحابہ اس نماز میں ہر دوگانہ کے بعد تھوڑی دیر آرام سے بیٹھتے راحت لیتے ۱۲ منہ

[2] نووی نے کہا قیام رمضان سے تراویح ہی مراد ہے کرمانی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے حافظ نے کہا قیام رمضان سے رات کو نفل پڑھنا مراد ہے تراویح ہو یا تہجد اور صحیح یہ ہے کہ رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی نماز پڑھی اسی کو تہجد کہو یا تراویح جب آپ نے رمضان تین راتوں تک شروع رات میں یہ نماز پڑھی تو اس کو تراویح کہا اور جب اخیر رات میں پڑھی تو اس کو تہجد کہا اور دونوں صحیح روایت میں آٹھ رکعتیں ہیں اور یہ روایت کہ آپ نے تراویح کی بیس رکعتیں پڑھیں ضعیف ہے البتہ حضرت عمرؓ صاحب سے بہ سند صحیح بیس رکعتیں پڑھنا منقول ہے ۱۲ منہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ کَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ فِیْ خِلَافَۃِ اَبِیْ بَکْرٍؓ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَۃِ عُمَرَؓ وَعَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ لَیْلَۃً فِیْ رَمَضَانَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِہٖ وَیُصَلِّی الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ بِصَلٰوتِہِ الرَّھْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اَرٰی لَوْ جَمَعْتُ ھٰٓؤُلَآءِ عَلٰی قَارِیٍٔ وَّاحِدٍ لَّکَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَھُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَہٗ لَیْلَۃً اُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوۃِ قَارِئِھِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ وَالَّتِیْ یَنَامُوْنَ عَنْھَآ اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ یَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَہٗ۔

وفات ہوگئی اور لوگوں کا یہی حال رہا اکیلے[۱] اور جماعتوں سے تراویح پڑھتے تھے ابوبکرؓ کی خلافت میں بھی ایسا ہی رہا اور عمرؓ کی شروع خلافت میں اور امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبد قاری سے انہوں نے کہا میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مسجد میں گیا دیکھتا کیا ہوں لوگوں کے جدا جدا جھنڈ ہیں (کہیں) ایک ہی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اور کہیں کسی کے پیچھے دس پانچ آدمی ہیں حضرت عمرؓ نے کہا اگر میں ان سب کو ایک ہی قاری کے پیچھے اکٹھا کر دوں تو اچھا ہوگا پھر انہوں نے یہی ٹھان کر ان سب کو ابی ابن کعب کا مقتدی کر دیا[۲] بعد اس کے میں ایک رات جو ان کے ساتھ گیا دیکھا تو سب اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں[۳] حضرت عمرؓ نے کہا یہ بدعت تو اچھی ہوئی اور رات کا وہ حصہ جس میں تم سوتے رہتے ہو یعنی اخیر رات وہ اس حصے سے افضل ہے جس میں نماز پڑھتے ہو اور لوگ شروع ہی رات میں تراویح پڑھ لیتے[۴]۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَۃَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

۱؎ حافظ نے کہا آنحضرتؐ کے عہد میں لوگ تراویح اکیلی اکیلی پڑھ لیتے تھے آپ نے اس میں جماعت قائم نہیں کی اور ابن عبدالبر نے جو ابن وہب کی روایت ابوہریرہ سے نکالی کہ آنحضرتؐ برآمد ہوئے دیکھا تو رمضان میں لوگ مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھ رہے ہیں پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا انہوں نے ابی ابن کعب کو امام بنایا ہے آپ نے فرمایا ان لوگوں نے ٹھیک کیا تو یہ روایت ضعیف ہے اس کے اسناد میں مسلم بن خالد ہے اس کا اعتبار نہیں اور صحیح یہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کو ایک جماعت میں اکٹھا کیا اور ابی ابن کعب کو امام بنایا ۱۲ منہ ۲؎ حضرت عمرؓ نے اس حدیث پر عمل کیا کہ لوگوں کی وہ امامت کرے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ قاری ہو ایک روایت میں ہے کہ ابی بن کعب مردوں کی امامت کرتے تھے اور تمیم داری عورتوں کی ۱۲ منہ ۳؎ اس سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت عمرؓ خود اس جماعت میں شریک نہیں ہوتے تھے شاید ان کی یہ رائے ہو کہ نفل نماز اپنے گھر میں وہ بھی آخری شب میں پڑھنا بہتر ہے محمد بن نصر مروزی نے روایت کی ابن عباسؓ سے کہا میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا انہوں نے لوگوں کا غل سنا پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا تراویح پڑھ کر جا رہے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا جو رات باقی رہی وہ اس سے افضل ہے جو گذر گئی ۱۲ منہ ۴؎ اس میں یہ بیان نہیں کہ کتنی رکعتیں پڑھتے اس باب میں مختلف روایتیں ہیں ایک میں گیارہ ایک میں اکیس ایک میں بیس ایک میں تئیس ایک میں چھتیس ایک میں انتالیس ایک میں چالیس ایک میں اڑتیس ایک میں چونتیس ایک میں چوبیس ایک میں سولہ ایک میں تیرہ مذکور ہیں سب میں صحیح تیرہ اور گیارہ کی روایتیں ہیں تراویح کی آٹھ رکعتیں تھیں اور وتر کی تین یا پانچ اور حق یہ ہے کہ اس سب مجموعی نماز کا نام تہجد اور وتر اور تراویح تھا ۱۲ منہ

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلوٰتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلوٰتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلوٰةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ۔

۵۸۸ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض كَيْفَ كَانَتْ صَلوٰةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهَا عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ

سے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) رمضان میں تراویح پڑھی دوسری سند اور ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بیچا بیچ رات کو (رمضان میں) نکلے اور مسجد میں (تراویح) کی نماز پڑھی اور کچھ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے پڑھی جب صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا دوسری رات کو اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی صبح کو لوگوں نے (اور زیادہ) چرچا کیا اور تیسری شب کو بہت لوگ جمع ہوئے آپ برآمد ہوئے اور نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے پڑھی جب چوتھی رات ہوئی تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں ان کا سمانا مشکل ہو گیا (آپ برآمد ہی نہیں ہوئے) صبح کو نماز کے لیے نکلے اور نماز کے بعد لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے پہلے تشہد پڑھا پھر فرمانے لگے اما بعد مجھے معلوم تھا کہ تم یہاں جمع ہو لیکن میں ڈرا کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم سے نہ ہو سکے (اس لیے برآمد نہ ہوا) پھر آپ کی وفات ہو گئی اور یہی کیفیت قائم رہی

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے (تراویح یا تہجد کی) انہوں نے کہا آپ رمضان میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے[1] پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور لمبے پنے کو کیا پوچھتا ہے پھر چار پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا پوچھنا پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے میں نے ایک بار آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں

[1] اس سے اس روایت کا ضعف نکلتا ہے جو ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رضؓ سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں تراویح کی بیس ۲۰ رکعتیں پڑھیں حافظ نے کہا اس کا اسناد ضعیف ہے اور عائشہ رضؓ سے زیادہ آپ کی نماز کو جاننے والا کوئی نہ تھا ابن ہمام نے کہا سنت نبوی تو آٹھ ہی رکعتیں ہیں اور باقی مستحب ۱۲ منہ

عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

بَابٌ ۳۷۹ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ مَا أَدْرَاكَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْهُ۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَابٌ ۳۸۰ الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا

آپ نے فرمایا عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا

باب شب قدر کی فضیلت اور (سورہ قدر میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا اور تو کیا جانے شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے اس میں فرشتے اور روح اپنے مالک کے حکم سے ہر بات کا انتظام کرنے کو اترتے ہیں اور صبح تک یہ سلامتی کی رات قائم رہتی ہے سفیان بن عیینہ نے کہا قرآن میں اللہ نے جہاں مادراک فرمایا ہے تو وہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دی اور جہاں ما یدریک فرمایا وہ نہیں بتائی

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یاد رکھا اور خوب یاد رکھا زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو کوئی شب قدر کو نماز میں کھڑا رہے ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے اس کے اگلے گناہ بخش دئے جائیں گے سفیان کے ساتھ سلیمان بن کثیر نے بھی[1] اس حدیث کو زہری سے روایت کیا۔

باب شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈھنا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی[2] لوگوں کو خواب میں رمضان کی اخیر سات[3] راتوں میں شب قدر دکھائی گئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں تم سب کے خواب اس پر متفق ہوئے کہ شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں ہے تو جو کوئی شب قدر کی تلاش میں ہو

[1] اس کو محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے کتاب الایمان میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام مجھ کو معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ

[4] اخیر سات راتوں میں جب دکھائی گئی تو ۲۱-۲۲ اور ۲۳ شب داخل نہ ہوگی اور بعض روایتوں میں اخیر دس راتیں ہیں ان میں ۲۱ اور ۲۲ شب داخل ہوگی بعضوں نے کہا اخیر سات راتوں سے

فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَوٰةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

بَاب ۳۸۱ تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِيهِ عُبَادَةُ۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

وہ اس کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈھے۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے پوچھا وہ میرے دوست تھے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ کے دہے میں اعتکاف کیا پھر بیسویں تاریخ کی صبح کو آپ اعتکاف سے نکلے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمانے لگے شب قدر مجھ کو دکھلائی گئی لیکن میں بھول گیا یا بھلا دیا گیا تو تم اس کو اخیر دہے کے طاق راتوں میں ڈھونڈھو اور میں نے خواب میں ایسا دیکھا گویا میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اس لیے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف کرے خیر ہم نے پھر اعتکاف کیا اور ایسا ہوا کہ آسمان میں ابر کا ایک ٹکڑا بھی ہم کو نہیں دکھائی دیتا تھا لیکن ابر کا ایک ٹکڑا آیا وہ اتنا برسا کہ مسجد کی چھت بہنے لگی وہ کھجور کی ڈالیوں سے پٹی ہوئی تھی اور نماز کھڑی ہوئی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا[1]

باب شب قدر کا رمضان کے اخیر دس راتوں میں ڈھونڈنا

اس باب میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے[2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا ہم سے ابو سہیل نے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری دس راتوں میں ڈھونڈھو

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم

---

[1] اس روایت سے اور اکثر روایتوں سے یہی نکلتا ہے کہ بیسویں تاریخ صبح کو آپ نے خطبہ سنایا اور ۲۱ شب کی صبح کو آپ کی پیشانی پر کیچڑ کا نشان تھا اور بارش ۲۱ شب کو ہوئی تو وہی صبح قدر ہوگی لیکن بعضی روائیتوں میں امام مالک سے یوں ہے جب اکیسویں رات ہوئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آتے تھے لیکن یہ اگلی روایتوں کے مخالف پڑتا ہے کیوں کہ اس صورت میں دوسرا اعتکاف آپ کا ۲۲ شب سے شروع ہوتا ہے اور شاید امام مالک کی اس روایت کا مطلب یہ ہو جب اکیسویں رات آن پہنچی جس کی پہلی شب کی صبح کو یعنے بیسویں تاریخ کو آپ اعتکاف سے باہر آتے تھے اس صورت میں مخالفت نہ رہے گا ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ

ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا کَانَ حِیْنَ یُمْسِیْ مِنْ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً تَمْضِیْ وَیَسْتَقْبِلُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ یَرْجِعُ اِلٰی مَسْکَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ کَانَ یُجَاوِرُ مَعَهٗ وَاَنَّهٗ اَقَامَ فِیْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِیْهِ اللَّیْلَةَ الَّتِیْ کَانَ یَرْجِعُ فِیْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ کُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیْ فَلْیَثْبُتْ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ وَقَدْ اُرِیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اُنْسِیْتُهَا فَابْتَغُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَابْتَغُوْهَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَطِیْنٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَآءُ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ فَاَمْطَرَتْ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلَّی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ فَبَصُرَتْ عَیْنِیْ نَظَرْتُ اِلَیْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُمْتَلِئٌ طِیْنًا وَمَآءً۔

اور عبدالعزیز دراوردی نے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ کے دسے ہیں اعتکاف کیا کرتے جب بیسویں رات گذر جاتی اور اکیسویں رات آن پہنچتی شام کو آپ اپنے گھر میں لوٹ آتے اور جو جو لوگ اعتکاف میں آپ کے ساتھ ہوتے وہ بھی (اپنے گھروں کو) لوٹ جاتے ایک رمضان میں ایسا ہوا آپ جس رات کو اعتکاف سے لوٹ آتے اس رات اعتکاف ہی میں رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا جو اللہ نے چاہا وہ ان کو حکم دیا پھر فرمایا کہ میں اس دہے میں اعتکاف کیا کرتا تھا اب مجھ کو مناسب معلوم ہوا کہ اخیر دہے میں اعتکاف کروں اور جتنے لوگ میرے ساتھ اعتکاف میں ہیں وہ اعتکاف ہی میں رہیں اور مجھ کو شب قدر دکھلائی گئی پھر بھلادی گئی تم اس کو اخیر دہے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں ڈھونڈھو اور میں نے دیکھا میں اس رات کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پھر اسی رات کو یعنے اکیسویں رات کو پانی برسا اور جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے وہاں مسجد ٹپکی میں نے خود اپنی آنکھ سے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے اور آپ کے مبارک منہ میں کیچڑ بھری ہوئی تھی

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْا۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلعم سے آپ نے فرمایا شب قدر کو ڈھونڈھو

۵۹۵۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَیَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

دوسری سند اور مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے اور فرماتے رمضان کے اخیر دہے میں شب قدر کی تلاش کرو۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل تبوذکی نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن

حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِیْ تَاسِعَۃٍ تَبْقٰی فِیْ سَابِعَۃٍ تَبْقٰی فِیْ خَامِسَۃٍ تَبْقٰی

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ وَّعِکْرِمَۃَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ فِی الْعَشْرِ ھِیَ فِیْ تِسْعٍ یَّمْضِیْنَ اَوْ فِیْ سَبْعٍ یَّبْقَیْنَ یَعْنِیْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَھَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْتَمِسُوْا فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَنَا بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَۃِ وَالسَّابِعَۃِ وَالْخَامِسَۃِ۔

بَابٌ ۳۸۲۔ الْعَمَلُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر دہے میں ڈھونڈھو جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں یا پانچ راتیں[1]

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم سلیمان نے انہوں نے ابومجلز (لاحق بن حمید) اور عکرمہ سے کہ ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر رمضان کے اخیر دہے میں ہے جب اخیر دہے کی نو راتیں گذر جائیں[2] یا سات راتیں باقی رہیں عبدالوہاب نے ایوب[3] اور خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے یوں روایت کیا کہ چوبیسویں رات کو ڈھونڈھو[4]

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے انسؓ نے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے برآمد ہوئے کہ ہم کو شب قدر بتلائیں اتنے میں دو مسلمان لڑ پڑے آپ نے فرمایا میں تم کو شب قدر بتلانے کے لیے نکلا لیکن فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھول گیا اور شاید اسی میں تمہاری بھلائی ہو تو (اخیر دہے کی) نویں ساتویں پانچویں رات میں اس کو ڈھونڈھو[5]

باب رمضان کے اخیر دہے میں زیادہ محنت کرنا

---

[1] یعنے اکیسویں اور تیئیسویں پچیسویں راتوں میں ۱۲ منہ [2] یعنے انتیسویں یا تیئیسویں رات کو بعضی روایتوں میں یوں ہے جب نو راتیں یا سات راتیں گذر جائیں یعنے انتیسویں یا ستائیسویں شب کو بعضی روایتوں میں یوں ہے جب سات راتیں گذر جائیں یا سات راتیں باقی رہیں یعنے ستائیسویں او تیئیسویں شب کو کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے صحابہ کو بلایا اور ان سے شب قدر پوچھی سب نے اس پر اتفاق کیا کہ وہ رمضان کی اخیر دس راتوں میں ہے ابن عباس نے کہا میں سمجھتا ہوں جب اخیر دہے کی سات راتیں گذر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں اس میں دلیل یہ بیان کی کہ سات کا عدد اللہ کو بہت پسند ہے آسمان سات اور زمینیں سات بنائیں دن سات مقرر کیے زمانہ بھی سات دن میں بدلتا جاتا ہے طواف میں سات پھیرے رکھے کنکریاں مارنے میں سات کا عدد رکھا غرض اسی طرح سے کئی باتیں بیان کیں حضرت عمرؓ نے کہا تم تو وہ سمجھے جو ہم بھی نہیں سمجھے ۱۲ منہ [3] اس کو امام احمد اور ابن ابی عمر نے اپنی سندوں میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ بظاہر مخالف ہے ان صحیح روایتوں کے جن میں یہ ہے کہ شب قدر اخیر دہے کے طاق راتوں میں ڈھونڈھو بعضوں نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ جس کے بعد شمار اخیر سے کرو تو ستائیسویں رات چوبیسویں ہوتی ہے ۱۲ منہ [5] یعنے اکیسویں پچیسویں ستائیسویں راتوں میں حافظ نے کہا شب قدر میں چالیس قولوں سے زیادہ ہیں پھر ان سب کو بڑے طول کے ساتھ بیان کیا پھر سب قولوں میں اس کو ترجیح دی کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور ابی بن کعب نے قسم کھائی کہ وہ ستائیسویں رات ہے ۱۲ منہ [6] کیونکہ اخیر دہے کی راتیں بہت متبرک ہیں اور شب قدر بھی انہی

۵۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو یعفور (عبد الرحمٰن) سے انہوں نے ابو الضحیٰ (مسلم بن صبیح) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا اخیر دہا آتا تو اپنا تہ بند مضبوط باندھتے اور رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابٌ ۳۸۳ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۔

باب رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرنا[1] اور اعتکاف ہر مسجد میں درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا تم اپنی عورتوں سے اس وقت صحبت نہ کرو جب مسجدوں میں اعتکاف کر رہے ہو[2] یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ اسی طرح اپنے حکم لوگوں سے بیان کرتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے رہیں

۶۰۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن وہب نے انہوں نے یونس سے ان سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے۔

۶۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں برابر اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا پھر آپ کے بعد آپ کی بی بیاں اعتکاف کرتی رہیں۔

---

[1] اعتکاف کے معنے لغت میں جیسے رہنا اور شرعاً یہ ہے کہ مسجد میں اقامت کرنے کی نیت کرنا ایک مخصوص طور پر ۱۲ منہ [2] تو معلوم ہوا کہ اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے اس پر علماء کا اتفاق ہے مگر محمد بن عمر مالکی سے منقول ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد بھی شرط نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام احمدؒ نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور امام مالک نے یہ شرط کی ہے کہ اس میں جمعہ بھی ہوتا ہو اور اعتکاف کی اکثر مدت کی حد نہیں لیکن کم سے کم مدت ایک دن ہے بعضوں نے کہا ایک گھڑی اور اعتکاف میں روزہ شرط ہے بعضوں کے نزدیک شرط نہیں یعلی بن امیہ صحابی نے کہا میں جب مسجد میں ٹھہرتا ہوں تو اعتکاف کی نیت کر لیتا ہوں اعتکاف جماع سے ٹوٹ جاتا ہے اور حسن اور زہری نے کہا کفارہ لازم ہوتا ہے مجاہد نے کہا دو دینار صدقہ کرے اور مباشرت میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اگر انزال باقی بر صفحہ آئندہ

٦٠٢۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

بَاب ٣٨٤ اَلْحَائِضُ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ۔

٦٠٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِيْ اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

بَاب ٣٨٥ اَلْمُعْتَكِفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ

٦٠٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے (انہی دنوں) میں اعتکاف کیا جب اکیسویں رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے برآمد ہونے والے تھے تو آپ نے فرمایا جس شخص نے میرے ساتھ (اس سال) اعتکاف کیا سو وہ اخیر کے دہے میں بھی اعتکاف میں رہے اور مجھے شب قدر بتلائی گئی پھر بھلا دی گئی مگر میں نے اپنے تئیں دیکھا جیسے میں اس صبح کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں تو اس شب کو اخیر دہے میں ڈھونڈو ہر طاق رات میں پھر ایسا ہوا اسی رات پانی برسا اور مسجد تو گویا ایک سنڈ واتھی وہ ٹپکی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ کی مبارک پیشانی پر اکیسویں تاریخ کی صبح کو کیچڑ پانی کا داغ تھا

باب اگر حیض والی عورت اس مرد کے کنگھی کرے جو اعتکاف میں ہو

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے اور اپنا سر میری طرف جھکا دیتے میں اس میں کنگھی کر دیتی اور میں حیض سے ہوتی

باب اعتکاف والا بے ضرورت گھر میں نہ جائے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ

بقیہ صفحہ سابقہ ہو جائے تو اعتکاف باطل ہو جاتا ہے ورنہ نہیں ۱۲ فتح ملتقطاً ۳ صحیح قول یہ ہے کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے اور امام مالک کے کلام سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ وہ جائز ہے امام احمد نے فرمایا کہ میں کسی عالم کا اختلاف اس میں نہیں جانتا کہ اعتکاف مسنون ہے ابن بطال نے کہا آپ نے ہمیشہ اعتکاف کیا یہ ہمیشگی اس کے سنت موکدہ ہونے پر دلالت کرتی ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَىَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔

حضرت عائشہ رضؓ نے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اعتکاف کی حالت میں) مسجد میں سے کر اپنا سر میرے حجرے کے اندر کر دیتے ہیں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور اعتکاف کی حالت میں بغیر ضرورت کےؔ گھر میں نہ آتے

بَابٌ ۳۸۶ غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ۔

باب اعتکاف والا سر یا بدن دھو سکتا ہے

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ہم سے محمد ابن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا میں حیض کی حالت میں ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت کرتے (بوسہ مساس وغیرہ) اور اعتکاف کی حالت میں آپ اپنا سر مسجد کے باہر نکال دیتے میں اس کو دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی

بَابٌ ۳۸۷ الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا۔

باب صرف رات بھر کے لیے اعتکاف کرنا

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رضؓ سے کہ حضرت عمر رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں یہ منت مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا آپ نے فرمایا اپنی منت پوری کر۔

بَابٌ ۳۸۸ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ۔

باب عورتیں اعتکاف کر سکتی ہیں

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[۱] یعنے حاجت ضروری جیسے پاخانہ پیشاب کے لیے اب دوسری حاجتوں میں اختلاف ہے جیسے کھانا پینا وغیرہ اسی طرح فصد یا حجامت میں اگر اُن کی ضرورت وقع ہو حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ سنت یہ ہے کہ اعتکاف والا بیمار پرسی کو نہ جائے نہ جنازے میں شریک ہو نہ عورت سے جماع اور مباشرت کرے نہ کسی کام کے لیے مسجد سے نکلے مگر جس میں مجبوری ہو اور حضرت علی اور نخعی اور حسن بصری سے مروی ہے اگر معتکف جنازے کے لیے نکلا یا بیمار پرسی کو گیا یا جمعہ کی نماز کے لیے گیا تو اس کا اعتکاف باطل ہوگیا اور ثوری اور شافعی اور اسحاق کہتے ہیں اگر اعتکاف کے شروع میں ان باتوں کے لیے نکلنے کی شرط کرے تو اعتکاف باطل نہ ہوگا امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے ۱۲ فتح [۲] معلوم ہوا اعتکاف میں روزہ شرط نہیں کیونکہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [۳] شافعی نے ان مسجدوں میں جہاں جماعت ہوتی ہے عورت کے لیے اعتکاف کرنا مکروہ جانا ہے البتہ اگر اس کا خاوند بھی وہاں اعتکاف کرے تو اس کے ساتھ مکروہ نہیں امام احمد سے بھی ایسی ہی روایت ہے اور اپنے گھر کی مسجد میں ہر طرح عورت کو اعتکاف کرنا درست ہے ۱۲ منہ

زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ
ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ رض أَنْ تَضْرِبَ
خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ
زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا
هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ
تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ
اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

بَابُ ۳۸۹ الْأَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ
أَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ
أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ رض وَخِبَاءُ
حَفْصَةَ رض وَخِبَاءُ زَيْنَبَ رض فَقَالَ آلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا
مِنْ شَوَّالٍ۔

بَابُ ۳۹۰ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رض أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

حماد بن زید نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے عمرہ سے انہوں
نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے
اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے میں آپ کے لیے (مسجد میں) ایک خیمہ
لگا دیتی آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں چلے جاتے حضرت حفصہؓ نے حضرت
عائشہؓ سے ایک خیمہ لگانے کا اذن چاہا انہوں نے اذن دیا پھر حضرت حفصہؓ
نے بھی (مسجد میں) ایک خیمہ لگایا ان کے دیکھا دیکھی حضرت زینبؓ نے
بھی ایک خیمہ کھڑا کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو اتنے خیمے
دیکھے تو فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو یہ
خیمے ثواب کی نیت سے کھڑے کیے گئے ہیں[1] پھر آپ نے اس رمضان میں
اعتکاف ہی نہیں کیا اور شوال کے دس دنوں میں اعتکاف کیا

باب مسجدوں میں خیمے لگانا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی
انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں
نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا جب اس جگہ میں تشریف لے گئے جہاں اعتکاف
کرنا چاہتے تھے دیکھا تو ڈیرے ہی ڈیرے حضرت عائشہؓ کا ڈیرہ حضرت
حفصہؓ کا حضرت زینبؓ کا آپ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ انہوں نے
ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے پھر آپ لوٹ گئے اعتکاف نہیں کیا اور شوال
کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا[2]

باب کیا اعتکاف والا کام کاج کے لیے مسجد کے دروازے تک آ سکتا ہے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے
زہری سے کہا مجھ کو امام زین العابدین علی بن حسینؓ نے خبر دی ان سے

[1] نہیں بلکہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ضد اور نفسانیت سے ۱۲ منہ [2] بعضے روایتوں میں ہے شوال کے پہلے دہے میں اعتکاف کیا بعضے روایتوں میں ہے
کہ اخیر دہے میں اعتکاف کیا اسمٰعیلی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ اعتکاف میں روزہ شرط نہیں کیونکہ شوال کے پہلے دہے میں عید الفطر کا دن ہوتا ہے اس دن
روزہ حرام ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ كَانَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا۔

ام المومنین صفیہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اعتکاف کی حالت میں مسجد میں آئیں رمضان کے اخیر دہے میں آپ سے ملاقات کی اور ایک گھڑی کچھ باتیں کیں پھر لوٹ کر گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے ان کو گھر پہنچا دینے کو جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچیں باب ام سلمہ رض پاس تو انصار کے دو شخص ادہر سے گذرے[1] انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے ان دونوں سے فرمایا ٹھہر جانا یہ عورت (جو میرے ساتھ ہے صفیہ حیی کی بیٹی (میری بی بی) ہے (تم اور کچھ گمان نہ کرنا) انہوں نے کہا سبحان اللہ اور یہ فرمانا آپ کا ان پر شاق گذرا[2] تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میاں) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں برا گمان نہ ڈال دے[3]۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ۔ (۳۹۱)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا اور بیسویں کی صبح کو اعتکاف سے نکلنے کا بیان

۶۱۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ هَارُوْنَ ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رض قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ

مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ہارون بن اسمٰعیل سے سنا انہوں نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے سنا کہا میں نے ابو سعید خدری (صحابی) سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کا کچھ ذکر سنا ہے انہوں نے کہا ہاں سنا ہے ایسا ہوا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا ابو سعید نے کہا تو ہم بیسویں تاریخ کی صبح کو نکلے کہا پھر آپ نے ہم لوگوں کو بیسویں تاریخ کی صبح کو خطبہ سنایا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو شب قدر دکھائی گئی پھر بھلائی گئی تم اس کو

---

[1] حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن ابن عطار نے شرح عمدہ میں کہا وہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر تھے ۱۲ منہ [2] وہ یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نسبت یہ خیال کیا کہ ہم آپ کے ساتھ معاذ اللہ بدگمانی کریں گے ۱۲ منہ [3] تم پیغمبر کی نسبت کوئی برا گمان کرو اور تباہ ہو جاؤ شیطان کا قاعدہ ہے کہ وہ ایمان داروں اور اچھے ہی آدمیوں کی فکر میں رہتا ہے برے تو اس کے دام میں پھنسے ہوئے ہی ہیں وہ جیسا چاہتا ہے ان کو نچاتا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ معتکف ضروری کام کے لیے نکل سکتا ہے آپ صفیہ کے ساتھ اس وجہ سے گئے کہ وہ اکیلی رہ گئی تھیں دوسری بی بیاں تشریف لے گئیں تھیں کہتے ہیں ان کا مکان بھی مسجد سے دور تھا تو آپ نے رات کو ان کا اکیلا جانا مناسب نہ سمجھا ۱۲ منہ

أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ۔

بَابٌ ۲۹۲ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي۔

بَابٌ ۲۹۳ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ۔

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رض أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا وَقَالَ

اخیر دہے میں طاق راتوں میں ڈھونڈھو کیونکہ میں نے دیکھا میں اس شب میں کیچڑ پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (اس سال) اعتکاف کیا ہو وہ پھر اعتکاف کرے یہ سن کر لوگ مسجد میں لوٹ آئے اس وقت آسمان میں ابر کا ایک ٹکڑا بھی دکھائی نہ دیتا تھا لیکن ایک ابر کا ٹکڑا آیا پانی برسا اور نماز کی تکبیر ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیچڑ پانی میں سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کا نشان آپ کے ناک اور پیشانی پر دیکھا۔

باب کیا مستحاضہ عورت اعتکاف کر سکتی ہے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بی بی (ام سلمہؓ[1]) نے اعتکاف کیا وہ استحاضہ میں مبتلا تھیں ہمیشہ سرخی اور زردی دیکھتی رہتیں یہاں تک کہ ہم کبھی ان کے تلے ایک طشت رکھ دیتے وہ نماز پڑھتی رہتیں

باب عورت اپنے خاوند سے اعتکاف کی حالت میں مل سکتی ہے

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسینؓ سے ان سے حضرت ام المومنین صفیہ نے بیان کیا جو بی بی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے امام علی بن حسینؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ کے پاس آپ کی بیبیاں تھیں وہ چلیں تو آپ نے صفیہ سے فرمایا جلدی نہ کر میں تیرے ساتھ چلتا ہوں ان کی کوٹھڑی اسامہ بن زید کے گھر میں تھی خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے رستہ میں دو انصاری مرد ملے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پھر آگے بڑھ گئے آپ نے ان دونوں کو پکارا آؤ اور یہ (میری بی بی)

[1] بی بی ام سلمہ کا نام سعید بن منصور نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے ۱۲ منہ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَالَیَا اِنَّھَا صَفِیَّۃُ بِنْتُ حُیَیٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُّلْقِیَ فِیْ اَنْفُسِکُمَا شَیْئًا

بَاب ۳۹۴ هَلْ یَدْرَأُ الْمُعْتَکِفُ عَنْ نَفْسِہٖ

۱۳۱۶ — حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ اَنَّ صَفِیَّۃَ اَخْبَرَتْہُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّہْرِیَّ یُخْبِرُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اَنَّ صَفِیَّۃَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰی مَعَھَا فَاَبْصَرَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا اَبْصَرَہٗ دَعَاہُ فَقَالَ تَعَالَ ھِیَ صَفِیَّۃُ وَرُبَمَا قَالَ سُفْیَانُ ھٰذِہٖ صَفِیَّۃُ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْیٰنَ اَتَتْہُ لَیْلًا قَالَ وَھَلْ ھُوَ اِلَّا لَیْلٌ

بَاب ۳۹۵ مَنْ خَرَجَ مِنِ اعْتِکَافِہٖ عِنْدَ الصُّبْحِ

۱۴۱۶ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ خَالِ بْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سُفْیٰنُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ وَاَظُنُّ اَنَّ ابْنَ اَبِیْ لَبِیْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اعْتَکَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَلَمَّا کَانَ صَبِیْحَۃُ عِشْرِیْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَاَتَانَا

صفیہ بنت حیی ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یہ آپ کیا فرماتے ہیں) آپ نے فرمایا (بھائی) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں دوڑتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کچھ (برا خیال) نہ ڈالے۔

باب اعتکاف والا اپنے اوپر سے بدگمانی دور کرسکتا ہے

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی نے خبر دی انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے علی بن حسینؓ سے ان سے حضرت صفیہ نے بیان کیا دوسری سند اور ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ امام علی بن حسین سے نقل کرتے تھے کہ حضرت صفیہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (مسجد میں) آئیں آپ اعتکاف میں تھے جب وہ لوٹ کر چلیں تو آپ ان کے پہنچانے کو چلے ایک انصاری مرد نے آپ کو (رستے میں) دیکھا آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا ادھر آ یہ صفیہ ہے کبھی سفیان نے یوں کہا یہ صفیہ ہے شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے علی نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا کیا صفیہ رات کو آپ کے پاس آئیں تھیں آپ نے فرمایا رات کو نہیں تو پھر کیا

باب صبح کے وقت اعتکاف سے باہر آنا[1]

ہم سے عبدالرحمٰن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے جو ابن ابی نجیح کے ماموں تھے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید سے سفیان نے کہا اور ہم سے محمد عمرو نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید سے اور میں سمجھتا ہوں کہ عبداللہ بن ابی لبید نے ہم سے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہؓ سے انہوں نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا جب بیسویں تاریخ

[1] باب کی حدیث اس پر محمول ہے کہ آپ نے راتوں کے اعتکاف کی نیت کی تھی نہ دنوں کی گویا غروب آفتاب کے بعد اعتکاف میں گئے صبح کو باہر آئے اگر کوئی دنوں کے اعتکاف کی نیت کرے تو طلوع فجر ہوتے ہی اعتکاف میں جائے اور غروب آفتاب کے بعد نکل جائے ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ اعْتَکَفَ فَلْیَرْجِعْ
اِلٰی مُعْتَکَفِہٖ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ وَرَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ
فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی مُعْتَکَفِہٖ وَھَاجَتِ السَّمَآءُ
فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ لَقَدْ ھَاجَتِ السَّمَآءُ
مِنْ اٰخِرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عَرِیْشًا فَلَقَدْ
رَاَیْتُ عَلٰی اَنْفِہٖ وَاَرْنَبَتِہٖ اَثَرَ الْمَآءِ
وَالطِّیْنِ۔

بَابُ ۳۹۶ الْاِعْتِکَافِ فِیْ شَوَّالٍ۔

۶۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلِ بْنِ
غَزْوَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ وَاِذَا
صَلَّی الْغَدَاۃَ دَخَلَ مَکَانَہُ الَّذِیْ اعْتَکَفَ فِیْہِ قَالَ
فَاسْتَاْذَنَتْہُ عَائِشَۃُ اَنْ تَعْتَکِفَ فَاَذِنَ لَھَا فَضَرَبَتْ
فِیْہِ قُبَّۃً فَسَمِعَتْ بِھَا حَفْصَۃُ فَضَرَبَتْ قُبَّۃً وَسَمِعَتْ
زَیْنَبُ بِھَا فَضَرَبَتْ قُبَّۃً اُخْرٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ اَبْصَرَ اَرْبَعَ
قِبَابٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَاُخْبِرَ خَبَرَھُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَھُنَّ
عَلٰی ھٰذَا الْبِرُّ انْزِعُوْھَا فَلَآ اَرَاھَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ یَعْتَکِفْ فِیْ
رَمَضَانَ حَتّٰی اعْتَکَفَ فِیْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ۔

بَابُ ۳۹۷ مَنْ لَّمْ یَرَ عَلَیْہِ صَوْمًا اِذَا اعْتَکَفَ

۶۱۶ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ
اَخِیْہِ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ

کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا اسباب (مسجد سے) اٹھایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے جو جو لوگ اعتکاف میں تھے
وہ پھر اعتکاف کی جگہ آجائیں کیونکہ میں نے شب قدر دیکھی اور یہ بھی دیکھا کہ اس
شب کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں خیر جب آپ اعتکاف کی جگہ لوٹ آئے اور آسمان
پر ابر اٹھا اور پانی برسنے لگا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا
اس دن اخیر وقت ابر اٹھا اور مسجد تو ایک منڈوا تھی (وہ ٹپکنے لگی) میں نے
آپ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کا نشان دیکھا

باب شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی انہوں
نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے انہوں نے حضرت
عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں اعتکاف
کیا کرتے آپ صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جایا کرتے راوی
نے کہا حضرت عائشہؓ نے بھی آپ سے اعتکاف کی اجازت مانگی آپ نے
اجازت دی انہوں نے وہاں ایک تنبو لگایا یہ سن کر ام المومنین حفصہؓ
نے بھی ایک ڈیرہ جمایا اور حضرت زینبؓ نے جو سنا انہوں نے بھی ایک
خیمہ کھڑا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے دیکھا تو
وہاں چار تنبو (ڈیرے) کھڑے ہیں آپ نے پوچھا یہ تنبو کیسے لوگوں نے بیان کیا
آپ نے فرمایا انہوں نے ثواب کی نیت سے یہ نہیں کیا (بلکہ ضدم ضدا ایک دوسری
کی ریس سے) ان ڈیروں کو اکھیڑ ڈالو میں ان کو اچھا نہیں سمجھتا وہ اکھیڑے گئے اور
آپ نے رمضان میں اس سال اعتکاف ہی نہیں کیا شوال کے اخیر دہے میں کیا

باب اعتکاف کے لئے روزہ ضرور نہ ہونا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے
بھائی عبد الحمید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے عبید اللہ بن
عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں یہ منت مانی تھی

لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً۔

کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمایا اپنی منت پوری کر انہوں نے ایک رات بھر اعتکاف کیا

بَاب ۲۹۸ اِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَّعْتَكِفَ ثُمَّ اَسْلَمَ

باب کسی نے جاہلیت (کفر) میں اعتکاف کی منت مانی پھر مسلمان ہو گیا[1]

۱۷۰ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَّعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے جاہلیت کے زمانے میں مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی منت مانی راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں ایک رات بھر کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنی منت پوری کر۔

بَاب ۲۹۹ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَّمَضَانَ

باب رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کرنا[2]

۱۸۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے ابو حصین عثمان بن عاصم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے[3] جب وہ سال آیا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا[4]

بَاب ۳۰۰ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يَّخْرُجَ

باب اعتکاف کا قصد کر کے پھر اعتکاف نہ کرنا اور نکل جانا۔[5]

۱۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اَنْ يَّعْتَكِفَ

ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر کیا

---

[1] باب کی اس حدیث میں آپ نے ایسی نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا معلوم ہوا کہ نذر ادر یمین حالت کفر میں صحیح ہو جاتی ہے اور اسلام کے بعد بھی اس کا پورا کرنا لازم ہے ۱۲ منہ [2] اس سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے رمضان کا اخیر دہا ضرور نہیں ہے گو اخیر دہے میں اعتکاف کرنا افضل ہے ۱۲ منہ [3] ابن بطال نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے اور ابن منذر نے ابن شہاب سے نکالا مسلمانوں سے تعجب ہے انہوں نے اعتکاف کرنا چھوڑ دیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے وفات تک اعتکاف ترک نہیں کیا ۱۲ منہ [4] آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب وفات قریب ہے تو عبادت میں اور زیادہ کوشش کی بعضوں نے کہا آپ کو اس سے معلوم ہوا کہ ہر سال جبرئیل آپ سے قرآن کا دور ایک بار کیا کرتے اس سال دو بار کیا بعضوں نے کہا اس سال سے پہلے ایک سال آپ کا اعتکاف نانہ ہو گیا تھا تو آپ نے دونوں سال کے لیے بیس دن اعتکاف کیا نسائی اور ابو داؤد اور ابن حبان نے ابی بن کعب سے نکالا ۱۲ منہ [5] گویا اعتکاف آپ نے شروع نہیں کیا فقط ارادہ کیا تھا پھر موقوف رکھا ۱۲ منہ

الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ فَفَعَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلٰى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ أَرَدْنَ بِهٰذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعَ فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

بَابُ الْمُعْتَكِفِ يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ

۲۰۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبُيُوعِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا وَقَوْلُهُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِذَا

کہ میں رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کروں گا تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اور حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا مجھے بھی اجازت دلا دو انہوں نے دلا دی جب ام المومنین زینب نے یہ دیکھا انہوں نے بھی ایک ڈیرہ لگانے کا حکم دیا وہ لگا دیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا آپ (صبح کی نماز پڑھ کر) (اعتکاف کے لیے ڈیرے میں چلے جاتے جب آپ نے اتنے ڈیرے دیکھے تو پوچھا یہ ڈیرے کیسے لگے ہیں لوگوں نے عرض کیا جناب عائشہؓ اور حفصہؓ اور زینبؓ نے لگائے ہیں آپ نے فرمایا بھلا کیا ان کی ثواب کی نیت ہے میں تو اب اعتکاف سے رہا آپ لوٹ گئے جب عید الفطر ہوئی تو آپ نے شوال میں دس دن اعتکاف کیا

باب اعتکاف والا اگر اپنا سر (مسجد سے باہر) حجرے میں ڈالے دھونے کے لیے

ہم سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتیں اور حیض سے ہوتیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے حضرت عائشہؓ حجرے میں رہتیں آپ اپنا سر بڑھا دیتے[1]

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

خرید و فروخت کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اللہ نے بیع کھوچ درست رکھی ہے اور بیاج حرام کیا ہے[2] اور فرمایا مگر جب نقد سودا ہو اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو

باب اللہ نے (سورہ جمعہ میں) یہ جو فرمایا جب جمعہ کی نماز ہو جائے

---

[1] حضرت عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ مسجد سے ملا ہوا تھا آپ مسجد ہی میں رہ کر سر حجرے کے اندر کر دیتے وہ دھو دیتیں معلوم ہوا معتکف کو سر دھونا نہانا وغیرہ درست ہے ۱۲ منہ

[2] بیع کے معنے کسی چیز کی ملک دوسرے کی طرف منتقل کرنا کسی قیمت کے بدل اور شرا کا معنے اس کو قبول کرنا اور بیع کو شرا اور شرا کو بیع بھی کہتے ہیں بیع کے جواز پر مسلمانوں کا اجماع ہے امام بخاری نے اس آیت سے بیع کا جواز ثابت کیا اب اس میں سے وہ بیعیں خاص کرائی گئی ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ۱۲ منہ

قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ وَقَوْلِهٖ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ۔

تو زمین میں پھیل پڑو اور اللہ کا فضل ڈھونڈھو (یعنے رزق حاصل کرو) اور اللہ کو بہت یاد کرو اس لیے کہ تم مراد کو پہنچو اور ان لوگوں کا تو یہ حال ہے جب کوئی بیوپار یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر دوڑ پڑتے ہیں اور تجھ کو خطبے میں کھڑا چھوڑ جاتے ہیں کہہ دے اللہ کے پاس جو ثواب ملے گا وہ اس کھیل بیوپار سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور اللہ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ اڑاؤ ہاں بیوپار کر کے رضامندی سے کھاؤ

٦٢١ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُوْنَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمْ صَفْقٌ بِالْاَسْوَاقِ وَكُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوْا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَكَانَ يَشْغَلُ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَاً مِّسْكِيْنًا مِنْ مَسَاكِيْنِ الصُّفَّةِ اَعِيْ حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُحَدِّثُهُ اِنَّهُ لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَ اِلَيْهِ ثَوْبَهُ اِلَّا وَعٰى مَا اَقُوْلُ فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَمَا نَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا (میں نے سنا) تم یہ کہتے ہو کہ ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حدیثیں بیان کرتا ہے اور یہ بھی کہتے ہو کہ اور مہاجرین اور انصار ابو ہریرہؓ کے برابر کیوں حدیثیں بیان نہیں کرتے اور بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین (بیچارے رات دن) بازار میں بیچ کھوچ میں مصروف رہتے اور میں تو جہاں پیٹ بھر گیا بس آنحضرتؐ سے چمٹا رہتا وہ غائب ہوتے میں آپ پاس حاضر رہتا وہ بھول جاتے میں یاد رکھتا اور انصاری بھائی اپنی زمین باغ کے کاموں میں رہتے میں ایک فقیر کنگال آدمی تھا سائبان کے فقیروں میں سے یہ لوگ بھول جاتے تھے میں یاد رکھتا تھا اور ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا جو کوئی میری گفتگو پوری ہوئے تک اپنا کپڑا پھیلا دے پھر سمیٹ لے تو اس کو میری باتیں یاد رہیں گی میں نے جو ایک کملی جو اوڑھے تھا بچھا دی اور جب آپ گفتگو ختم کر چکے میں اس کو سمیٹ کر اپنے سینہ سے لگا لیا پھر میں جو آپ نے فرمایا تھا اس میں سے کوئی بات نہ بھولا

٦٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ (سعد) سے انہوں نے اس کے دادا (ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف) سے انہوں نے کہا عبدالرحمن بن عوف نے

وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ
إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي وَانْظُرْ أَيَّ
زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا
قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ هَلْ
مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوقُ قَيْنُقَاعٍ قَالَ
فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ
ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ
أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ
كَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ
وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
عَوْفٍ الْمَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى
فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ

کہا جب ہم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھ کو اور سعد بن ربیع انصاری کو بھائی بنا دیا سعد نے کہا تمام انصار
میں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنا آدھا مال تجھکو دے دیتا ہوں اور میری
دونوں بی بیوں کو دیکھ لے جس کو تو پسند کرے میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں۱
جب اس کی عدت گذر جائے تو اس سے نکاح کر لے عبدالرحمن کہتے ہیں میں
نے کہا نہیں اس کی کیا احتیاج ہے یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں بیوپار ہوتا
ہو انہوں نے کہا ہے قینقاع کی بازار یہ سن کر صبح عبدالرحمن اس بازار میں گئے
اور پنیر اور گھی کما کر لائے۲ پھر روز جانے لگے تھوڑے ہی دنوں میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جو آئے ان پر زرد خوشبو کا نشان تھا آپ نے پوچھا کیا تم نے
نکاح کیا ہے انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے پوچھا کس سے انہوں نے کہا
ایک انصاری عورت سے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی
برابر سونا یا ایک گٹھلی سونے کی آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک بکری ہی کا سہی

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے
حمید نے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا عبدالرحمن بن عوف (ہجرت
کر کے) مدینہ میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور سعد بن ربیع
انصاری کو بھائی بھائی بنا دیا اور سعد بہت مالدار تھے انہوں نے عبدالرحمن سے
کہا میں ایسا کرتا ہوں اپنا آدھا مال تم کو بانٹ دیتا ہوں اور تمہارا نکاح بھی

۱ یعنی طلاق دے دیتا ہوں تم اس سے عدت گذرے بعد نکاح کر لو حقیقت میں اسلام صحابہ ہی کا تھا ہمارے زمانہ کے نام کے مسلمانوں کو ان حدیثوں سے سبق لینا چاہیے اسلام کا دم بھرتے ہیں مگر مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا کبھی بھولے سے بھی خیال نہیں کرتے بس آپ اچھے تو سارا جہان اچھا اسی پر ان کا عمل ہے ادھر نصاریٰ کو دیکھو مشرق والے مغرب والوں کی طرفداری اور حمایت پر مستعد رہتے ہیں اور اپنے دین والوں پر کوئی بادشاہ ذرا سا بھی ظلم کرے تو ساری دنیا کے نصاریٰ ان کی حمایت اور بچاؤ کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۲ عقلمند آدمی کو روٹی کمانے کے لیے کسی بضاعت یا پونجی کی ضرورت نہیں ہے عبدالرحمن بن عوف کو دیکھو بازار میں جا کر انہوں نے اپنی روٹی پیدا کر لی اور اتنا مال کما لیا کہ نکاح بھی کیا حالانکہ ایک پیسہ ان کے پاس نہ تھا ہمارے زمانہ میں ہندو اور نصاریٰ اور پارسی اور یہود اور بودھ سب تجارت اور صنعت اور حرفت میں ہوشیار ہیں اور محنت پیشوں سے روپیہ پیدا کرتے ہیں بیٹھے ہیں تو مسلمان ان کو حلال پیشے کرتے میں شرم دامن گیر ہوتی ہے باپ دادا کا نام کہتے ہیں بدنام ہوتا ہے کہو تمہارے باپ دادا تھے کیا بیچارے پیغمبروں نے تو بکریاں چرائی ہیں نجاری اور حدادی سب کچھ کی ہے ان مسلمانوں کو اس میں شرم نہیں آتی کہ دنیا کے ذرے ذرے سے نوابوں اور امیروں کے سامنے جا کر کمر جھکاتے ہیں اور عاجزی سے رکوع تسلیمات بجا لاتے ہیں اور یہ حلال پیشہ کرنے میں شرم آتی ہے خاک پڑے ایسی شرم پر پرہیزی بے غیرتی اور بے حیائی ہے ۱۲ منہ

قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ
فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَسَمْنًا فَأَتَى بِهِ أَهْلَ
مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ
وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ
الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ
أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۶۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَ
ذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ
فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ
تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا
ابْنُ عَبَّاسٍ۔

باب ۴۰۳ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

۶۲۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح
وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
أَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

کر دیتا ہوں انہوں نے کہا نہیں بھائی اللہ تمہاری بی بیوں اور مال
میں برکت دے مجھ کو بازار بتلا دو (پھر وہ بازار گئے) اور پنیر اور گھی بچا کر لائے
اور اپنے گھر والوں میں آئے تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا یا جتنا اللہ نے چاہا کہ
عبدالرحمٰن زردی کا نشان لگا ہوا آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
پوچھا کہو یہ زردی کیسی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری
عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا انہوں نے عرض کیا ایک سونے
کی گٹھلی یا گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے
انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا عکاظ
اور مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازاریں تھیں جب اسلام کا زمانہ
آیا تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں جانا سوداگری کرنا برا سمجھا اس وقت
(سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتری تم کو حج کے موسموں میں اپنے مالک کا فضل
ڈھونڈھنا کچھ گناہ نہیں ابن عباسؓ کی قرات ایسی ہی ہے[1]

باب حلال کھلا ہوا ہے حرام کھلا ہوا ہے بیچ میں کچھ شبہ کی چیزیں ہیں[2]

مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن ابی عدی نے
انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے عامر شعبی سے کہا میں نے نعمان بن بشیرؓ
سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **دوسری سند**
امام بخاری نے کہا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن
عیینہ نے انہوں نے ابوفروہ سے انہوں نے شعبی سے کہا میں نے نعمانؓ سے
سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **تیسری سند** ہم سے
عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوفروہ
عروہ بن حارث سے کہا میں نے شعبی سے سنا کہا میں نے نعمان بن بشیرؓ سے
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **چوتھی سند** ہم سے

[1] یعنی فی مواسم الحج اس میں زیادہ ہے مشہور قرات میں یہ الفاظ نہیں ہیں ۱۲ منہ
[2] جو حلال اور حرام دونوں سے ملتی ہیں یعنے ان میں حرمت اور حلت دونوں کے وجوہ موجود ہیں ۱۲ منہ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّ بَيْنَهُمَا أُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ وَ مَنِ اجْتَرَأَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُّوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِيْ حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يُّوَاقِعَهُ۔

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو فروہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال (صاف صاف) کھلا ہوا ہے اور حرام بھی (صاف صاف) کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو دونوں طرف ملتی جلتی ہیں پھر جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس کے گناہ ہونے میں شبہ ہو تو وہ صاف صاف گناہ کو ضرور چھوڑ دے گا اور جس نے شبہ کی چیز پر دلیری کی وہ قریب ہے صاف صاف حرام میں بھی پھنس جائے اور گناہ اللہ کے رمنے ہیں جو رمنے کے پاس چرائے وہ رمنہ میں بھی گھس جانے کے قریب ہوگا۔

بَابُ ۴۰۲ تَفْسِيْرِ الْمُشْتَبِهَاتِ

باب ملنی جلنی چیزیں کیا ہیں؟

وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِيْ سِنَانٍ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔

۶۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِيْ إِهَابٍ التَّمِيْمِيِّ۔

اور حسان بن ابی سنان نے کہا میں نے پرہیز گاری سے آسان زیادہ کوئی بات نہیں دیکھی شک کی بات چھوڑ دے بے شک کی اختیار کر

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم کو عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی حسین نے خبر دی کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارث سے ایک سانولی عورت آئی (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی اس نے عقبہ اور اس کی جورو (غنیہ) کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر کر تبسم فرمایا اور کہنے لگے اب تو اس عورت کو کیونکر رکھ سکے گا جب ایسا کہا جاتا ہے عقبہ کی جورو (غنیہ ابی اہاب تیمی کی بیٹی تھی۔

۱؎ یعنی بعض لوگوں کو اس کا حکم معلوم نہ ہو یہ کہ فی نفسہا وہ مشتبہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو بھیج کر دین کی سب ضروری باتیں بتلا دی ہیں بعضوں نے کہا مراد وہ چیزیں ہیں جن کی حلت اور حرمت میں دین کے عالموں نے اختلاف کیا ہے اور دلیلیں متعارض ہیں تو پرہیزگاری یہ ہے کہ ان سے باز رہے اور شک اور شبہ کی بات سے علیحدہ رہے ۱۲ منہ ۲؎ اس کو امام احمد اور ابونعیم نے حلیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ کہ تو اور تیری جورو بھائی بہن ہیں ترمذی کی روایت میں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ نے منہ پھیر لیا پھر میں آپ کے منہ کے سامنے سے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ نے فرمایا اب تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ ایک عورت نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے یہ حدیث اوپر کتاب العلم میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس لیے لائے کہ گو اکثر علماء کے نزدیک رضاع ایک عورت کی شہادت سے ثابت نہیں ہو سکتا مگر شبہ تو ہو جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شبہ کی بنا پر عقبہ کو یہ صلاح دی کہ اس عورت کو چھوڑ دے معلوم ہوا اگر شہادت کامل نہ ہو یا شہادت کے شرائط میں نقص ہو تو معاملہ مشتبہ رہتا ہے لیکن مشتبہ سے بچے رہنا تقوے اور پرہیزگاری ہے ہمارے امام احمد بن حنبل کے نزدیک تو رضاع صرف مرضعہ کی شہادت سے ثابت ہو جاتا ہے ۱۲ منہ۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے[1] مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرے نطفے سے ہے اس کو لے لیجیو حضرت عائشہؓ نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس بچے کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بچہ ہے بھائی نے اس کے لینے کے لیے مجھ کو وصیت کی تھی اس وقت عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے میرے باپ کی حفاظت میں پیدا ہوا آخر دونوں لڑتے جھگڑتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا بچہ ہے اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ اس کو لے لینا عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے اس کے بچھونے پر تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد یہ بچہ تجھ کو ملے گا بعد اس کے یہ فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو جائز شوہر یا مالک ہو اور حرام کار کو پتھر سے سزا ملے گی لیکن ام المومنین سودہؓ سے فرمایا جو زمعہ کی بیٹی (اور اس بچے کی بہن ہوتی) تھیں تم اس سے پردہ کرتی رہنا کیونکہ آپ نے دیکھا اس بچہ کی صورت عتبہ سے ملتی تھی سو اس نے حضرت سودہؓ کو مرتے تک نہیں دیکھا[2]

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی اسفر نے خبر دی انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتمؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر بن پھال والے تیر (یا لکڑی) سے شکار ماریں تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر دھار کی طرف سے لگے تو کھا اور جو چوڑان سے لگے تو مت کھا وہ مردار ہے[3] میں نے

---

[1] اسی عتبہ نے احد کے دن پتھر مار کر آنحضرتؐ کا دندان مبارک شہید کیا تھا آنحضرتؐ نے اس پر بد دعا فرمائی کہ ایک سال کے اندر کفر کی حالت میں مر جائے ایسا ہی ہوا اور ابن مندہ نے غلطی کی جو اس کو صحابہ میں ذکر کیا ۱۲ منہ [2] اس بچے کا نام عبدالرحمن تھا آپ نے شرعی قاعدہ کے موافق گو بچہ عبد بن زمعہ کو دلا دیا مگر قیافہ دیکھ کر یہ شبہ ہوتا تھا کہ شاید وہ عتبہ کا نطفہ ہو اور اسی شبہے کی بنا پر آپ نے حضرت سودہؓ کو اس سے حجاب کرنے کا حکم دیا امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ شبہ کی چیزوں میں یہ امر بھی ہے جو اس باب کا مطلب ہے ۱۲ منہ [3] یعنے تیر کی لکڑی آڑی ہو کر شکار کے جانور پر لگے اور بوجھ اور صدمے سے وہ مر جائے ۱۲ منہ

اللّٰہِ اُرْسِلُ کَلْبِیْ وَاُسَمِّیْ فَاَجِدُ مَعَہٗ عَلَی الصَّیْدِ کَلْبًا اٰخَرَ لَمْ اُسَمِّ عَلَیْہِ وَلَا اَدْرِیْ اَیُّھُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْکُلْ اِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَی الْاٰخَرِ۔

عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے (شکاری) کتے کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑتا ہوں جب شکار پاس جاتا ہوں دیکھتا ہوں وہاں ایک اور کتا بھی ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی تھی اور معلوم نہیں ہوتا کس کتے نے شکار مارا آپ نے فرمایا ایسا جانور مت کھا تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ دوسرے کتے پر[1]

بَابٌ ۴۰۵ مَا یُتَنَزَّہُ مِنَ الشُّبُھَاتِ۔

باب مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا

۶۲۹ - حَدَّثَنَا قَبِیْصَۃُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَۃٍ مَسْقُوْطَۃٍ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَۃً لَاَکَلْتُھَا وَقَالَ ھَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجِدُ تَمْرَۃً سَاقِطَۃً عَلٰی فِرَاشِیْ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پڑی پائی تو فرمایا اگر یہ شبہ نہ ہوتا شاید یہ صدقے کی ہو تو میں اس کو کھا لیتا[2] اور ہمام بن منبہ نے[3] ابوہریرہ سے یوں روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ایک کھجور اپنے بچھونے پر پڑی ہوئی پاتا ہوں

بَابٌ ۴۰۶ مَنْ لَمْ یَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَھَا مِنَ الشُّبُھَاتِ

باب دل میں وسوسہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہیئے[4]

۶۳۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ شُکِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یَجِدُ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئًا اَیَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ قَالَ لَا حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ حَفْصَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ لَا وُضُوْءَ اِلَّا فِیْمَا

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید مازنی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا یہ شکوہ بیان کیا گیا اس کو نماز میں وسوسہ ہوتا ہے کیا وہ نماز توڑ دے آپ نے فرمایا نہیں جب تک حدث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے اور محمد بن ابی حفصہ نے زہری سے نقل کیا[5] وضو جب ہی لازم ہوگا جب تو

---

[1] معلوم ہوا کہ جس جانور پر بسم اللہ نہ کہی جائے وہ حرام اور مردار ہے اہلحدیث اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں حلال ہے گو وہ عمداً یا سہواً بسم اللہ چھوڑ دے اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ اس جانور میں شبہ پڑ گیا کہ کس کتے نے اس کو مارا اور آپ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا تو معلوم ہوا کہ شبہ کی چیزوں سے بچنا چاہیئے ۱۲ منہ [2] یہ کھجور آپ کو اپنے بچھونے پر پڑی تھی جیسے اس کے بعد کی روایت میں اس کی تصریح ہے شاید آپ صدقہ کی کھجوریں بانٹ کر آئے ہوں اور کوئی کھجور اسی میں کی آپ کے کپڑے میں لگ گئی ہو اور بچھونے پر گر پڑی ہو یہ شبہ آپ کو ہوا اور آپ نے اس کے کھانے سے پرہیز کیا معلوم ہوا کہ مشتبہ چیز کے کھانے سے پرہیز کرنا کمال تقویٰ اور ورع ہے ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے کتاب اللقطہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی مشتبہ اس چیز کو کہتے ہیں جس کی حلت اور حرمت یا طہارت یا نجاست کے دلائل متعارض ہوں تو ایسی چیز سے باز رہنا تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اور ایک وسواس ہے کہ خواہ مخواہ بے دلیل ہر چیز میں شبہ کرنا جیسے ایک فرش بچھا ہوا ہے تو یہی سمجھیں گے کہ وہ پاک ہے یا ایک شخص سے کچھ مال خریدا تو یہی سمجھیں گے کہ حلال طور سے اس کے پاس آیا ہوگا اب خواہ مخواہ اس کے نجس ہونے کا گمان کرنا یا اس مال کو حرام باقی بر صفحہ آئندہ

وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ۔

حدث کی بدبو پائے یا آواز سُنے۔

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ۔

مجھ سے احمد بن مقدام عجلی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے بعضے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہم نہیں جانتے انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں آپ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ کر اس کو کھا لیا کرو۔

بَابُ ۴۰۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ جمعہ میں) یہ فرمانا جب وہ کچھ سوداگری یا تماشا دیکھتے ہیں تو اُدھر جھپٹ پڑتے ہیں

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا۔

ہم سے طلق بن غنام نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کہا مجھ سے جابرؓ نے بیان کیا ہم ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک تھے خطبہ سن رہے تھے) اتنے میں شام کا قافلہ غلہ لادے ہوئے آیا لوگ اس کے دیکھنے کو چل دئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے اس وقت یہ آیت اُتری جب وہ کچھ بیوپار یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر جھپٹ جاتے ہیں

بَابُ ۴۰۸ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

باب جو روپیہ کمانے میں حلال حرام کی پرواہ نہ کرے

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی کچھ پرواہ نہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہونے کا یہ وسوسہ ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے البتہ اگر دلیل سے نجاست یا حرمت معلوم ہو جائے تو اس سے باز رہنا چاہیئے ۱۲ منہ ۵ خواہ مخواہ یہ خیال ہوتا ہے کہ وضو جاتا رہا حدث ہوا ۱۲ منہ ۶ امام احمد اور سراج نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱ مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے نیک گمان رکھنا چاہیئے اور جب دلیل سے معلوم نہ ہو کہ مسلمان نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہیں کہی تھی یا اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا تھا تو اس کا لایا ہوا یا پکایا ہوا گوشت حلال ہی سمجھا جائے گا حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ مشرک کا لایا یا پکایا ہوا گوشت حلال سمجھ لو اور فقہا نے اس کی تصریح کی ہے کہ اگر مشرک قصاب یہ بھی کہے کہ اس جانور کو مسلمان نے کاٹا ہے تب بھی اس کا قول مقبول نہ ہوگا اس لیے مشرک قصائی سے گوشت لینے میں بڑی احتیاط کرنا چاہیئے اور جب تک خود نہ دیکھ لے یا مسلمان کی گواہی سے یہ معلوم نہ ہو کہ اس جانور کو مسلمان نے کاٹا ہے اس وقت تک اس گوشت کا کھانا درست نہیں دکن کے ملک میں ہزاروں ہندو اور مشرک قصابی کا پیشہ کرتے ہیں اور مسلمان الا ماشاء اللہ گوشت لے کر بے تامل اڑاتے اور گھپکتے ہیں ان کو خدا سے ڈرنا چاہیئے ۱۲ منہ ۲ ہوا یہ تھا کہ اس زمانے میں مدینہ میں غلہ کا قحط تھا لوگ بہت عبوک اور پریشان تھے شام سے جو غلہ کا قافلہ آیا تو بے اختیار ہو کر اس کے دیکھنے کو چل دیئے صرف بارہ صحابہ یعنی عشرہ مبشرہ اور بلالؓ اور ابن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ٹھہرے رہے صحابہ کچھ معصوم نہ تھے بشر تھے ان سے یہ خطا ہو گئی (باقی بر صفحہ آئندہ)

مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔

بَاب ۴۰۹ اَلتِّجَارَةِ فِی الْبَرِّ وَقَوْلِ اللّٰہِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰہِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُوْنَ وَيَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ اِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوْقِ اللّٰہِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰہِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ اِلَى اللّٰہِ۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ كُنْتُ اَتَّجِرُ فِی الصَّرْفِ فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِی الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَاْسَ وَاِنْ كَانَ نَسَاً فَلَا يَصْلُحُ۔

کرے گا حلال سے کمائے یا حرام سے[1]۔

باب خشکی میں تجارت کرنے کا بیان[2]

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا اور وہ لوگ جن کو سوداگری اور بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی اور قتادہؓ نے کہا صحابہ بیچ کھوچ اور سوداگری کیا کرتے تھے مگر جب اللہ کا کوئی کام آن پڑتا تو کوئی سوداگری یا بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے ان کو غافل نہ کرتی وہ اللہ کا کام پورا کرتے۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے ابوالمنہال سے انہوں نے کہا میں صرافی کیا کرتا تھا میں نے زید بن ارقم سے بیع صرف کا حکم پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مجھ سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے کہا ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب نے خبر دی ان دونوں نے ابوالمنہال (عبدالرحمٰن بن مطعم) سے سنا انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ اور زید بن ارقم سے بیع صرف کو پوچھا انہوں نے کہا ہم دونوں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سوداگر تھے ہم نے آپ سے بیع صرف کو پوچھا آپ نے فرمایا اگر ہاتھوں ہاتھ (نقد) ہو تو کچھ برائی نہیں اور جو کسی طرف میعاد[3] ہو تو درست نہیں[4]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) جس پر اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا شاید اس وقت ان کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ خطبے میں سے اٹھ جانا منع ہے امام بخاری اس باب کو اس لیے یہاں لائے کہ بیع اور شراء اور تجارت اور سوداگری گو عمدہ اور مباح چیز ہے مگر جب عبادت میں اس کی وجہ سے خلل ہو تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا

[1] وہ زمانہ اب ہے مسلمان اپنی بدقسمتی سے حلال پیشوں اور محنت اور مزدوری میں تو شرم کرتے ہیں اور کافروں اور فاسقوں کی نوکری اختیار کرتے ہیں وہ ان سے ایسے کام لیتے ہیں جو شرع کی رو سے نادرست ہیں مثلاً کہتے ہیں شراب بیند ہی بکواؤ اس کا محصول وصول کرو اللہ و رسول کے حکم کے برخلاف انگریزی قانون سے لوگوں کے فیصلے کرو لعنت ایسی نوکری پر ۱۲ منہ

[2] بعضوں نے فی البز پڑھا ہے زا معجمہ سے ترجمہ یہ ہوگا کپڑے کی تجارت کرنا مگر باب کی حدیث میں کپڑے کی تجارت کا ذکر نہیں ہے اور امام بخاری نے آگے چل کر جو باب بیان کیا باب سمندر میں تجارت کرنے کا تو اس کا جوڑ یہی ہے کہ یہاں خشکی کی تجارت مذکور ہو بعضوں نے فی البر پڑھا ہے یعنی گیہوں کی تجارت کرنا اس کا بھی باب کی حدیث میں کوئی ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ

[3] حافظ نے کہا میں نے اس کو موصولاً نہیں پایا ۱۲ منہ

[4] بیع صرف کہتے ہیں نقد کو نقد کے بدل بیچنا مثلاً روپیوں کا روپیوں سے یا پیسوں سے یا اشرفیوں سے مبادلہ کرنا ۱۲ منہ

[5] مثلاً ایک شخص نقد روپیہ دے اور دوسرا کہے میں اس کے بدل کا روپیہ ایک مہینے کے بعد دوں گا تو درست نہیں ہے بیع صرف میں سب کے نزدیک تقابض یعنے دونوں بدلوں کا نقد نقد دیا جانا شرط ہے اور میعاد کے ساتھ درست نہیں ہوتی اب اس میں اختلاف ہے کہ اگر جنس ایک ہی ہو مثلاً روپیہ کو روپیہ سے اشرفیوں کو اشرفیوں سے تو کمی اور زیادتی درست ہے یا نہیں حنفیہ کے نزدیک کمی اور زیادتی جب جنس ایک ہو درست نہیں اور ان کے مذہب پر کلدار اور حالی سکہ کا بدلنا مشکل ہوتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ کچھ پیسے شریک کردے تاکہ کمی اور زیادتی سب کے نزدیک جائز ہو جائے باقی بحث آئندہ

باب ۴۱۰ الخروج في التجارة وقول الله تعالى

فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله۔

۴۳۵ـ حدثنا محمد بن سلام اخبرنا مخلد بن يزيد اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عطاء عن عبيد بن عمير ان ابا موسى الاشعري استاذن على عمر بن الخطاب فلم يؤذن له وكانه كان مشغولا فرجع ابو موسى ففرغ عمر فقال الم اسمع صوت عبد الله بن قيس ائذنوا له قيل قد رجع فدعاه فقال كنا نؤمر بذلك فقال تاتيني على ذلك بالبينة فانطلق الى مجلس الانصار فسالهم فقالوا لا يشهد لك على هذا الا اصغرنا ابو سعيد الخدري فذهب بابي سعيد الخدري فقال عمر اخفي علي من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم الهاني الصفق بالاسواق يعني الخروج الى تجارة۔

باب سوداگری کے لیے گھر سے باہر جانا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ جمعہ میں) فرمایا جب نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل ڈھونڈو۔

ہم سے محمد ابن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے عبید بن عمیر سے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ سے اندر آنے کا اذن چاہا لیکن ان کو اذن نہ ملا اور شاید حضرت عمرؓ اس وقت کام میں مشغول تھے خیر ابوموسیٰ لوٹ کر چل دئے جب حضرت عمرؓ کام سے فارغ ہوئے وہ کہنے لگے میں نے ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس کی آواز سنی تھی ان کو اندر آنے دو لوگوں نے کہا وہ لوٹ کر چلے گئے حضرت عمرؓ نے ان کو بلوایا ابوموسیٰؓ نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہے[1] حضرت عمرؓ نے کہا اس کے ثبوت میں گواہ لاؤ وہ انصار کی مجلس میں گئے ان سے پوچھا انہوں نے کہا یہ تو تمہارے ساتھ وہ بیان کرے گا جو ہم سب میں کم سن[2] ہے آخر وہ ابوسعید خدریؓ کو اپنے ساتھ لے گئے[3] حضرت عمرؓ نے یہ سن کر کہا افسوس مجھ کو بازاروں میں بیچ کھوچ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے غافل کر دیا یعنی سوداگری کے لیے نکلنے نے

باب ۴۱۱ التجارة في البحر وقال مطر لا

باس به وما ذكره الله في القرآن الا بحق ثم تلا وترى الفلك مواخر فيه ولتبتغوا من فضله والفلك السفن الواحد والجمع سواء وقال مجاهد تمخر السفن من الريح ولا تمخر الريح من السفن الا الفلك العظام وقال الليث حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ذكر رجلا من بني اسرائيل خرج في البحر فقضى

باب سمندر میں تجارت کرنے کا بیان[4]

اور مطر بن طہمان نے کہا سمندر میں سوداگری کے لیے سفر کرنا کچھ برا نہیں اور اللہ نے جو قرآن میں اس کا ذکر کیا ہے تو بجا کیا ہے پھر انہوں نے سورۂ نحل کی یہ آیت پڑھی اور تو دیکھتا ہے جہاز پانی کو چیرتے چلے جا رہے ہیں۔ فلک کشتیاں (جہاز) اس کا مفرد بھی فلک ہے اور مجاہد نے کہا کشتیاں[5] ہوا کو پھاڑتی ہیں اور ہوا کو وہی کشتیاں پھاڑتی ہیں جو بڑی ہوں (جیسے بغلے[6] جہاز وغیرہ) اور لیث نے کہا[7] مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس حدیث کے عموم سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خشکی میں تجارت کرنا درست ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] کہ جب اذن نہ ملے تو لوٹ کر چلے جائیں ۱۲ منہ [2] یعنی یہ ایسی مشہور بات ہے جس کو ہمارے بچے بھی جانتے ہیں ۱۲ منہ [3] ابوسعیدؓ نے ابوموسیٰؓ کے موافق گواہی دی کہ بیشک آنحضرتؐ نے ایسا ہی فرمایا کہ تین بار اجازت مانگو اگر اس پر بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] بغلہ کہتے ہیں چھوٹے بادبانی جہاز کو ۱۲ منہ [7] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اور ابوذرؓ کی روایت میں مستملی سے اتنی عبارت زیادہ ہے حدثنی عبداللہ بن صالح قال حدثنی اللیث بہذا اس صورت میں خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ

حَاجَتَهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

ذکر کیا اس نے سمندر کا سفر کیا پھر اپنا کام پورا کیا اخیر حدیث تک[1]

باب ۴۱۲ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ جمعہ میں) یہ فرمانا جب کوئی سوداگری کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر سٹک جاتے ہیں اور سورۂ نور میں یہ فرمانا وہ مرد جن کو سوداگری بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی اور قتادہ نے کہا صحابہ سوداگری کرتے تھے مگر جب خدا کا فرض آن پڑا تو کوئی سوداگری یا بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے ان کو غافل نہ کرتی یہاں تک کہ وہ اللہ کا حق ادا کرتے

۶۲۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَقْبَلَتْ عِيْرٌ وَنَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فضیل نے انہوں نے حصین بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا (شام کا) قافلہ (غلہ لے کر) آیا اس وقت ہم جمعہ کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ رہے تھے (خطبہ سن رہے تھے) سب لوگ (قافلہ دیکھنے کو) سٹک گئے فقط بارہ آدمی رہ گئے اس وقت یہ آیت اتری اور جب کوئی بیوپار یا کھیل یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر چل دیتے ہیں اور تجھ کو (خطبہ میں) کھڑا کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

باب ۴۱۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا اپنی کمائی میں سے اچھی پاکیزہ چیزیں خرچ کرو

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے (جو خاوند کا مال ہو) مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس کو خرچ کرنے کا اور خاوند کو کمائی کرنے کا ثواب ملے گا اور گھر کا مادار وغیرہ کو بھی اتنا ہی ثواب اور ان میں سے کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہ کرے گا

۶۲۸۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ

مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا

---

[1] یہ حدیث پوری انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الکفالہ میں مذکور ہوگی ۱۲ منہ
[2] حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ

اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِهٖ۔

بَاب ۴۱۴ مَنْ اَحَبَّ الْبَسْطَ فِى الرِّزْقِ

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ رِزْقُهٗ اَوْ يُنْسَاَ لَهٗ فِىْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

بَاب ۴۱۵ شِرَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِيْئَةِ

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِى السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِى الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ اَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے اس کے بے اجازت کچھ خیرات کرے تو عورت کو مرد کا آدھا ثواب ملے گا[1]

باب جو شخص رزق کی کشائش چاہے وہ کیا کرے۔

ہم سے محمد بن ابی یعقوب کرمانی نے بیان کیا کہا ہم سے حسان بن ابراہیم کہا ہم سے یونس نے کہا ہم سے محمد بن مسلم نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس کو رزق کی کشائش یا عمر کی درازی بھلی لگے وہ اپنے ناتے والوں سے سلوک کرے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُدھار خریدنا۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس اودھار لے کر کچھ گروی رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود نے بیان کیا حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (ابو شحم) سے اودھار مدت مقرر کر کے غلہ خریدا اور اپنی زرہ لوہے کی اس کے پاس گرو کر دی[2]

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم اسباط ابو الیسع[3] بصری نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ایسی معمولی خیرات کرے جس کو خاوند دیکھے بھی تو ناپسند نہ کرے جیسے کھانے میں سے کچھ کھانا فقیر کو دے یا پھٹا پرانا کپڑا اللہ کی راہ میں دے ڈالے اور عورت قرائن سے سمجھتی ہو کہ خاوند کی ایسی خیرات کے لیے اجازت ہے گو اس نے صریح اجازت نہیں دی ہو بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ عورت اس مال میں سے خرچ کرے جو خاوند نے اس کے لیے مقرر کر دیا ہو بعضے نسخوں میں یوں ہے کہ خاوند کو عورت کا آدھا ثواب ملے گا قسطلانی نے کہا ان دونوں توجیہوں میں سے کوئی توجیہ ضرور کرنا چاہیئے ورنہ عورت اگر خاوند کا مال بے اس کی اجازت کے خرچ کر ڈالے تو ثواب کجا گناہ لازم ہوگا ۱۲ منہ [2] آپ نے ایک کافر سود خوار سے غلہ قرض لیا اور کسی مسلمان صحابی سے قرض نہ لیا کیونکہ وہ مسلمان آپ کو مفت غلہ نذر کرتا اور آپ کو کسی کا احسان لینا پسند نہ آیا قسطلانی نے کہا یہودی سب سود کھاتے ہیں باوجود اس کے آنحضرت صلے نے اس سے اناج لیا اور رکھا یا معلوم ہوا کہ سود خوار سے بیع اور شراء کرنا درست ہے اسی طرح قرض لینا اور اسی طرح وہ ہر شخص سے جس کے پاس حلال اور حرام دونوں طرح کا مال آتا ہو یا اس کا اکثر مال حرام ہو اس سے بھی معاملہ درست ہے بشرطیکہ جو مال اس سے لیا جائے اس کے حرام ہونے کا پورا یقین نہ ہو ۱۲ منہ [3] ان سے اس کتاب میں ایک یہی حدیث مروی ہے بس ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ -

باب ۲۱۶ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ -

۶۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَئُونَةِ أَهْلِي وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ -

۶۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ -

قتادہ سے انہوں نے انس رضی سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور بدبودار چربی (کھانے کے لیے) لے گئے اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت یہ تھی کہ آپ نے اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گرو رکھوائی تھی اور اس سے اپنی بی بیوں کے لیے کچھ جو لیے تھے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پاس کبھی شام کو ایک صاع گیہوں یا غلے کا جمع نہیں رہا حالانکہ ان کے پاس نو بی بیاں ہیں۔

باب آدمی کا کمائی کرنا اور ہاتھوں سے محنت کرنا

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی نے کہا جب ابوبکر صدیق رضی خلیفہ ہوئے تو کہنے لگے میری قوم والوں (قریش یا مسلمانوں) کو معلوم ہے کہ میں اپنا پیشہ کر کے اپنے گھر والوں کی روٹی بخوبی پیدا کر لیتا تھا اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول رہوں گا تو ابوبکر رضی کے گھر والے بیت المال میں سے کھائیں گے اور ابوبکر رضی مسلمانوں کا مال تجارت سے بڑھاتا رہے گا۔

مجھ سے امام بخاری نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن یزید نے کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہ رضی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے (کوئی خدمت گار نہ تھا) تو ان کے بدن سے بو نکلتی اس لیے ان سے کہا گیا اگر تم نہا لیا کرو (جب جمعہ کی نماز کے لیے جاؤ) تو بہتر ہے ہمام نے اس حدیث کو ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے

ف اس حدیث سے ان لوگوں کو پوری تسلی ہو جانا چاہیئے جو آپ کی پیغمبری میں شک کرتے ہیں اگر آپ چاہتے تو دنیا بھر کی دولت جمع کر لیتے مگر آپ نے کبھی ایک پیسہ یا چار سیر اناج بھی اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے محفوظ نہ رکھا جو آیا مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور محتاجوں کو کھلا دیا ۱۲ منہ ف ۲ یعنی اب جب میں خلافت کے کام میں مصروف رہوں گا مجھ کو اپنا ذاتی پیشہ اور بازاروں میں پھرنے کا موقع نہ ملے گا تو میں بیت المال سے اپنا اور اپنے گھر والوں کا خرچ لیا کروں گا اور نو رچہ بھی میں اس طرح سے نکال دوں گا کہ بیت المال کے روپیہ پیسہ میں تجارت اور سوداگری کر کے اس کو ترقی دوں گا اور مسلمانوں کا فائدہ کراؤں گا ۱۲ منہ

۷۴۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ثور سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے مقدام بن معدیکرب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی آدمی کے لیے اس سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہے کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے کھائے اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے (زرہ بناکر[1]) کھایا کرتے تھے

۷۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے کہا ہم کو ابوہریرہؓ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کرکے اپنی روٹی پیدا کرتے

۷۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوعبید سے جو عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں اگر کوئی لکڑیوں کا گٹھا (جنگل سے کاٹ کر) اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اس کو بیچ کر کھائے تو اس سے بہتر ہے کہ سوال کرے وہ دے یا نہ دے

۷۴۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی اپنی رسی سنبھالے اور لکڑیاں باندھ کر لائے تو بھی سوال کرنے سے بہتر ہے

بَابُ ۴۱۷ السُّهُولَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ۔

باب خرید و فروخت میں نرمی اور سیر چشمی کرنا اور اپنا حق پاکیزگی کے ساتھ مانگنا (بیہودہ باتیں نہ بکنا)

۷۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان محمد بن مطرف نے

[1] حضرت داؤدؑ لوہار کا پیشہ کیا کرتے اور حضرت آدمؑ کھیتی کرتے اور حضرت نوحؑ بڑھئی کا کام کیا کرتے اور حضرت ادریسؑ کپڑے سیا کرتے اور حضرت موسیٰؑ بکریاں چراتے ۱۲ منہ

مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى۔

کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری (صحابی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جو بیچنے اور خریدنے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور ملایمت کرتا رہے

بَاب ۴۱۸ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا۔

باب جو شخص مالدار کو مہلت دے

۶۴۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلٰئِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ أُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ فَأَقْبَلُ مِنَ الْمُوسِرِ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے منصور نے ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا ان سے حذیفہ بن یمان رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے زمانے میں تم سے پہلے ایک آدمی مر گیا فرشتوں نے اس کی روح سے ملاقات کی اور پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا (کچھ تو نہیں مگر) میں نے اپنے غلاموں نوکروں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ (کسی پر سخت تقاضہ نہ کریں) مالدار کو مہلت دیں اور محتاج کو معاف کر دیں یہ سن کر فرشتوں نے بھی اس کو چھوڑ دیا ابومالک نے ربعی سے یوں روایت کی ہیں مالدار پر آسانی کرتا اور نادار کو مہلت دیتا ابومالک کے ساتھ شعبہ نے اس کو عبدالملک سے روایت کیا انہوں نے ربعی سے اور کہا ابوعوانہ نے عبدالملک سے انہوں نے ربعی سے اس میں یوں ہے میں مالدار کو مہلت دیا کرتا اور نادار کو معاف کر دیتا اور نعیم بن ابی ہند نے ربعی سے یوں روایت کی ہیں مالدار کا وسلہ قبول کر لیتا اور نادر کو معاف کر دیتا

بَاب ۴۱۹ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا۔

باب جو شخص نادار محتاج کو مہلت دے اس کا ثواب

۶۵۰ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا

ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن حمزہ نے

۱؎ یعنے گو قرض دار مالدار ہو مگر اس پر سختی نہ کرے اگر وہ مہلت چاہے تو مہلت دے مالدار کی تعریف میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جس پاس پچاس اپنا اور اپنے اہل وعیال کا خرچہ ہو ثوری اور ابن مبارک اور امام احمد اور اسحاق نے کہا مالدار وہ ہے جس کے پاس پچاس درہم ہوں یا اتنے کا سونا اور امام شافعی نے کہا اس کی کوئی حد مقرر نہیں کر سکتے کبھی جس کے پاس ایک درہم ہو مالدار کہلاتا ہے جب وہ اس کے خرچہ سے فاضل ہو اور کبھی ہزار درہم رکھ کر آدمی مفلس ہوتا ہے مثلاً اس کا خرچہ بہت ہو اور عیال زیادہ ہوں قرض دار ہو ۱۲ منہ ۲؎ معلوم ہوا کہ قرض دار گو مالدار ہو مگر اس کو مہلت دینا اور اس سے نرمی کرنا بڑا ثواب ہے خلاصہ یہ ہے کہ خلق خدا سے نیکی کرنا اور ان پر شفقت اور مہربانی کی نظر رکھنا اور ہر ایک شخص سے خندہ پیشانی خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا تمام نیکیوں کی جڑ ہے یا اللہ تو اپنے فضل وکرم سے ہمارے اخلاق درست کر دے اور غصے اور بدخلقی سے بچائے رکھ مترجم نے اس کا تجربہ کیا ہے کہ رنج اور غم ہمیشہ گناہ سے پیدا ہوتا ہے جو شخص گناہ سے بچا رہے اور ہر قول اور فعل میں شریعت کا پابند رہے اس کی زندگی دنیا میں بھی بڑی خوشی کے ساتھ گذرتی ہے عقبے کا پوچھنا نہیں ۱۲ منہ

يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ۔

کہا ہم سے محمد بن ولید زبیدی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوداگر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا پھر جب دیکھتا کوئی محتاج ہے تو اپنے آدمیوں سے کہتا اس کو معاف کر دو شاید اللہ ہم کو بھی معاف کرے آخر (جب وہ مر گیا تو) اللہ نے اس کو بخش دیا۔

باب ۴۲ إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسَمِّي آرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُولُ جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ فَكَرِهَهُ كَرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ۔

باب جب بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف صاف بیان کر دیں

اور ایک دوسرے کی بہتری چاہیں اور عداء بن خالد سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بیع نامہ لکھ دیا یہ وہ کاغذ ہے جس میں محمد اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عداء ابن خالد سے خرید کرنے کا بیان ہے یہ بیع مسلمان کی ہے مسلمان کے ہاتھ نہ اس میں عیب ہے نہ فریب نہ فسق و فجور اور قتادہ نے کہا فسق و فجور زنا چوری بھاگنا ہے اور ابراہیم نخعی سے پوچھا گیا بعضے نخاس والے (اپنے جانوروں کی قیمت بڑھانے کے لیے طویلوں کا نام خراسان اور سجستان رکھتے ہیں کہتے ہیں یہ جانور کل ہی خراسان سے آیا آج ہی سیستان سے آیا ابراہیم نے اس کو بہت ہی مکروہ سمجھا اور عقبہ بن عامر نے کہا جس کو اپنے اسباب کا کوئی عیب معلوم ہو تو وہ خریدار سے بیان کر دے اس کو چھپانا درست نہیں

۱۹۵۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صالح ابو الخلیل سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور مول لینے والا دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں پھیر دینے کا اختیار ہے

ف ۱ قاضی عیاض نے کہا صحیح یوں ہے کہ عداء کے خریدنے کا بیان ہے حضرت محمدؐ سے جیسے ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اس کو وصل کیا قسطلانی نے کہا ممکن ہے کہ بخاری کی روایت ٹھیک ہو اور اشتری باع کے معنے میں ہو یا معاملہ کئی بار ہوا ہو ۱۲ منہ ف ۲ عیب یہ کہ غلام کانا بہرا یا اندھا یا لنگڑا لولا فریب یہ کہ وہ غلام ہی نہ ہو آزاد ہو اس کو کوئی بھگا کر لے آئے فسق و فجور یہ کہ چور ہو زانی ہو بھاگ جاتا ہے ۱۲ منہ ف ۳ اس کو ابن منذر نے وصل کیا ۱۲ منہ ف ۴ کیونکہ جھوٹ اور فریب اور دھوکا دینا ہے اس کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ف ۵ اس کو امام احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ ف ۶ یعنی اس جگہ سے جہاں معاملہ ہوا چلے نہ جائیں تو مراد تفرق بالابدان ہے خود عبد اللہ بن عمرؓ سے یہی تفسیر منقول ہے اور امام ابو حنیفہ نے تفرق سے ایجاب اقبول کا تفرق مراد رکھا ہے جو ظاہر کے خلاف ہے ۱۲ منہ

لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو عیب وغیرہ ہو وہ صاف صاف بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہو گی اور اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان کی بیع میں برکت نہ رہے گی

بَاب ۴۲۱ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ۔

باب اچھی اور بُری کھجور ملی جلی بیچنا

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعیدؓ سے انہوں نے کہا ہم کو سب قسم کی ملی جلی کھجور ملا کرتی اور ہم اس کے دو صاع دے کر ایک صاع اچھی کھجور لیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع ایک کا ایک صاع کھجور کے بدل بیچنا درست نہیں نہ ایک درہم کا دو درہم کے بدل۔

بَاب ۴۲۲ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ۔

باب گوشت بیچنے والے اور قصاب کا بیان

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهُ قَصَّابٍ اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے ابو مسعودؓ سے انہوں نے کہا ایک انصاری مرد آیا جس کی کنیت ابو شعیب تھی[1] اس نے اپنے ایک غلام سے کہا جو قصائی تھا مجھے اتنا کھانا تیار کر دے جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو کیونکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا معلوم ہوتا ہے آپ بھوکے ہیں پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا ایک اور شخص[2] زیادہ چلا آیا آپ نے (صاحب خانہ سے) فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ (بن بلائے) چلا آیا ہے اب تیرا اختیار ہے اس کو اجازت دے (یا نہ دے) اگر تو کہے تو وہ لوٹ جائے صاحب خانہ نے کہا نہیں میں نے اس کو

---

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] یعنی طفیلی بن کر چلا آیا اس شخص کا بھی نام معلوم نہیں ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے اجازت لی حالانکہ آپ کو اپنی امت کے مال میں بلا اجازت کے بھی تصرف درست تھا اس لیے کہ اس کا دل خوش ہو اور ابو طلحہ کی دعوت میں آپ نے یہ اجازت نہ لی کیونکہ ابو طلحہ نے دعوتیوں کی تعداد معین نہیں کی تھی اور اس شخص نے پانچ کی تعداد معین کر دی تھی اور یہ امر آپ کا ایک معجزہ تھا اس لیے کہ انصاری نے اپنے قصاب غلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ نہیں فرمایا تھا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر کر دی ۱۲ منہ

أَذِنَتْ لَهُ۔

اجازت دی (وہ بھی کھا سکتا ہے)

بَابُ ۴۲۳ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ مُحَبَّرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَلِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

باب بیع میں جھوٹ بولنے اور عیب چھپانے سے برکت مٹ جاتی ہے

ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو الخلیل سے سنا وہ عبد اللہ بن حارث سے نقل کرتے تھے وہ حکیم بن حزام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو کچھ عیب ہو بیان کر دیں گے تو ان کو اس بیع میں برکت ہوگی اور اگر چھپائیں گے جھوٹ بولیں تو بیع کی برکت مٹ جائے گی[1]

بَابُ ۴۲۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا مسلمانو دُگن تگن سود مت کھاؤ[2] اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم اپنے مطلب کو پہنچو۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا اس وقت آدمی کچھ پرواہ نہ کرے گا اس نے حلال سے کمایا یا حرام سے[3]

بَابُ ۴۲۵ آكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ

باب سود کھانے والے اور اس پر گواہ ہونے والے اور سود کا معاملہ لکھنے والے کی سزا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن بس اسی طرح کھڑے ہوں گے

---

[1] یعنے بائع اور مشتری دونوں کو سچ بولنا چاہیے اگر چیز میں کوئی عیب ہو تو بائع کو اگر قیمت میں کوئی عیب ہو تو مشتری کو صاف صاف بیان کر دینا چاہیے ایسا کریں گے تو اللہ ان کی تجارت میں برکت دے گا ورنہ تباہ ہوں گے ۱۲ منہ

[2] پہلے یہی آیت اتری جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ جب وعدہ آن پہنچا تو قرض دار سے کہتے تو ادا کرتا ہے یا سود دینا قبول کرتا ہے اگر وہ نہ دیتا تو سود لگا دیتے اور اصل میں شریک کر لیتے اس طرح سود اصل میں شریک ہو ہو کر قرضہ اصل سے دونا تگنا ہو جاتا اور اللہ نے اس کو ذکر فرمایا اور منع کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اصل سے کم یا ہلکا سود کھانا درست ہے ہماری شریعت میں سود ہلکا ہو یا بھاری مطلقاً حرام اور ناجائز ہے ۱۲ منہ

[3] بلکہ ہر طرح پیسہ جوڑنے کی نیت ہوگی کہیں سے بھی ملجائے اور کسی طرح سے خواہ شرعاً جائز ہو یا ناجائز ہمارے زمانہ میں یہ بلا عام ہوگئی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہم اس کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ اس زمانہ میں جو سود نہ کھائے گا اس پر بھی سود کا غبار پڑ جائے گا یعنے سود کے معاملہ میں شریک ہوگا یا وکیل یا سود کے فیصلے کرے گا یا ان کا گواہ بنے گا صحیح حدیث میں ان سب پر لعنت آئی ہے ۱۲ منہ

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے ہاتھ لگا کر باولا بنا دیا ہو یہ ان کے اس کہنے کی سزا ہے کہ بیع بھی سود کی طرح ہے حالانکہ (دونوں میں بڑا فرق ہے) بیع کو اللہ نے درست کیا اور سود کو حرام کیا پھر جس کو اس کے مالک کی طرف سے نصیحت کی بات آئی وہ (آئندہ کے لیے سود سے) باز آ گیا تو جو لے چکا وہ اسی کا ہو گیا اور جو لوگ دوبارہ پھر سود لیں تو وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اٰخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَاَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب سورہ بقرہ کی اخیر آیتیں الذین یاکلون الربوا اخیر تک اتریں تو آپ نے لوگوں کو مسجد میں پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی سوداگری کو بھی حرام کیا

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَآئِمٌ وَعَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابو رجاء بصری سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کو میں نے خواب دیکھا دو شخص (جبرائیل اور میکائیل) میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک پاکیزہ زمین میں لے گئے خیر ہم (تینوں مل کر) چلے ایک خون کی ندی پر پہنچے دیکھا تو اس میں ایک مرد کھڑا ہے اور نہر کے بیچ میں ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں وہ شخص جو ندی میں کھڑا تھا آنے لگا اس نے ندی سے باہر نکلنا چاہا دمیں اس شخص نے جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر مارا وہ جہاں سے چلا تھا وہیں پلٹ گیا اسی طرح ہر بار جب وہ باہر نکلنا چاہتا یہ اس کے منہ پر ایک پتھر مارتا وہ جہاں تھا وہیں لوٹ جاتا میں نے پوچھا یہ ماجرا کیا ہے انہوں نے کہا نہر میں جو کھڑا ہے سود خوار ہے

۱ے کسی پر آسیب ہو یا شیطان تو وہ کھڑا نہیں ہو سکتا اگر مشکل سے کھڑا بھی ہوتا ہے تو کپ کپا کر گر پڑتا ہے یہی حال حشر کے وقت سود خواروں کا ہوگا ۱۲ منہ ۲ے مطلب یہ ہے کہ جو سود جاہلیت کے زمانہ میں حرمت اترنے سے پہلے کھا چکے اب اس کا پھیرنا ضرور نہیں اور نہ اب اس پر مواخذہ ہوگا آئندہ سے نہ کھاؤ ۱۲ منہ ۳ے یہ صحیح نہیں ہے صحیح وہی ہے جو دوسری روایتوں میں ہے وعلی شط النہر یعنے نہر کے کنارے ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں بعضوں نے کہا روایتوں میں علی وسط النہر تغیر وادی ہے ۱۲ منہ

باب ۴۲۶ مُوْكِلِ الرِّبٰوا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب سود کھلانے والے کا گناہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ سے ڈرو اور جو سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو خدا اور رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہو جاؤ اور اگر سود سے توبہ کرتے ہو تو اپنی اصلی رقم لے لو نہ تم کسی کو ستاؤ نہ تم کو کوئی ستائے اور اگر قرض دار محتاج ہو تو جب تک اس کو فراغت ہو مہلت دو اور جو اصل بھی اس کو معاف کر دو تو یہ اور بہتر ہے اگر تم سمجھو اور اس دن سے ڈرو جس دن تم لوٹ کر اللہ کے سامنے جاؤ گے پھر ہر آدمی کو اس کے کئے کا پورا بدلہ ملے گا اور اس پر ظلم نہ ہو گا ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت واتقوا یوما اخیر تک سب میں اخیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری[1]

۷۵۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِي اشْتَرٰى عَبْدًا حَجَّامًا فَاَمَرَ بِمَحَاجِمِهٖ فَكُسِرَتْ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهٰى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُوْمَةِ وَاٰكِلِ الرِّبٰوا وَمُوْكِلِهٖ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا میرے باپ نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا (اس کی حجامت کے ہتھیار توڑ ڈالے) میں نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے مول اور خون کے مول[2] سے منع فرمایا اور گودنا گدوانے سے اور سود کھانے اور کھلانے[3] سے اور مورت بنانے والے پر لعنت کی[4]

باب ۴۲۷ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکر بدکار کو پسند نہیں کرتا

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو یہ ماقبل سے متعلق ہو گا یعنی ایک سر دھڑا ہے نہر کے بیچ میں ۱۲ منہ ـہ یہ حدیث کتاب الجنائز میں تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے اس حدیث میں اور نہ اگلی حدیث میں کاتب اور گواہ کی سزا مذکور نہیں ہے جس کا ترجمہ باب میں ذکر ہے تو شاید امام بخاری نے کاتب اور گواہ کو سود خوار پر قیاس کیا یا اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے جابرؓ سے نکالا اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی اور فرمایا سب گناہ میں برابر ہیں ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے اترنے کے ستر۷۰ یا اٹھارہ دن بعد وفات پائی ۱۲ منہ [2] یعنے پچھنے لگانے کی اجرت سے اکثر علماء کے نزدیک کتے کی بیع درست نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ نے کتے کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا جائز رکھا ہے اور اگر کوئی کسی کا کتا مار ڈالے تو اس پر تاوان لازم کیا ہے اور امام مالک سے اس باب میں دو روایتیں ہیں ہمارے امام احمد بن حنبل نے حدیث کی رو سے مطلقاً اس کی بیع ناجائز رکھی ہے اب رہی پچھنے لگانے کی اجرت تو اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ تنزیہی ہے کیونکہ دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے پچھنے لگوائی اور حجام کو اس کی مزدوری دی اگر حرام ہوتی تو آپ کبھی نہ دیتے ۱۲ منہ قسطلانی [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گودنا گدانا گدوانا حرام ہے کیونکہ اس میں اللہ کی خلقت کو بدلنا ہے مشرکوں میں یہ امر بہت رائج ہے قسطلانی نے کہا گودنا یہ ہے کہ جلد میں سوئی ڈالیں پھر سوراخ میں نیل یا سرمہ بھر دیں تو جلد پر کالا سا نشان پڑ جاتا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پر عکسی ہو یا مجسم البتہ بےجان چیزوں کی مورت بنانے میں قباحت نہیں جیسے درخت باقی بر صفحہ آیندہ

۶۵۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ سعید بن مسیب نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جھوٹی قسم کھانے سے گو مال بک جاتا ہے لیکن برکت مٹ جاتی ہے[1]

بَابُ ۴۲۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ۔

باب خرید و فروخت میں قسم کھانا مکروہ ہے

۶۶۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رض أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو عوام بن حوشب نے خبر دی انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے ایک شخص نے بازار میں[2] اپنا اسباب رکھا اور لگا خدا کی قسم کھانے مجھے اس کی قیمت اتنی ملتی تھی پر میں نے نہیں دی وہ چاہتا تھا ایک مسلمان کو دھوکا دے[3] اس وقت (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کے عہد اور قسموں کے بدل تھوڑا مول لیتے ہیں[4]

بَابُ ۴۲۹ مَا قِيلَ فِي الصَّوَّاغِ وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ؎

باب سناروں کا بیان

اور طاؤس نے عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکے کی گھاس نہ کاٹی جائے اور حضرت عباس نے عرض کیا مگر اذخر کی اجازت دیجیے وہ سناروں (لوہاروں) کے کام آتی ہے آپ نے فرمایا اچھا اذخر (کاٹ لو)[5]

(بقیہ صفحہ سابقہ) یا مکان یا پہاڑ یا دریا کی بعضوں نے کہا جاندار کی بھی عکسی صورت بنانا جائز ہے مگر مجسم تو بالاتفاق حرام ہے اور ان مسلمانوں پر بڑا افسوس ہوتا ہے جو نصاریٰ کی تقلید سے اپنے گھروں میں مجسم مورتیں رکھتے ہیں مسلمان کا یہ فرض منصبی ہے کہ جہاں بت دیکھے توڑ ڈالے ۱۲ منہ

[1] اکثر بیوپاریوں کی عادت ہوتی ہے خریداروں کو ٹھگنے کے لیے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ یہ مال ہمارا اتنے کا خریدا ہے ہم آپ کو دیے دیتے ہیں تو فرمایا ایسا کرنے سے گو چند روز تک مال تو کچھ نکل جاتا ہے لیکن اخیر میں نقصان ہوتا ہے ایسے سوداگر کو برکت نہیں ہوتی ہوتا یہ ہے کہ چند روز میں اس کا جھوٹ اور فریب کھل جاتا ہے پھر کوئی اس کی دوکان پر پھٹکتا بھی نہیں نہ اس کے قول قسم کا اعتبار کرتا ہے اور سچے آدمی کی روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے اور اس کی تجارت بڑھتی جاتی ہے ایک حکیم نے کہا قسم کھانا ہی عمدہ نہیں آدمی کو یہ کوشش کرنا چاہیے کہ ہمیشہ سچ بات کہے پھر اس کی بات کا ایسا اعتبار ہو جائے گا کہ اس کو قسم کھانے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی ۱۲ منہ

[2] گو سچی بھی ہو مگر سچی قسم کھانا مکروہ تنزیہی ہے اور جھوٹی قسم کھانا حرام ہے ۱۲ منہ

[3] اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا یہ اس مسلمان کا جس کو دھوکا دینا چاہتا تھا ۱۲ منہ

[4] ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات بھی نہیں کرنے کا نہ ان کو قیامت کے دن دیکھے گا نہ ان گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا ۱۲ منہ

[5] یہ حدیث کتاب الحج میں اور اس سے پہلے بھی اول پارہ میں گذر چکی ہے اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ سناری کا پیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھا اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا تو یہ پیشہ جائز ہوگا اور بعضوں نے یہ پیشہ مکروہ رکھا ہے کیونکہ ایک حدیث میں وارد ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹے سنار اور رنگریز ہوتے ہیں اس کو امام احمد نے نکالا حافظ نے کہا اس کی سند میں اضطراب ہے گویا امام بخاری نے یہ باب لا کر اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ

۴۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ اَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيْ فَنَاْتِيَ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهٗ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ وَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو امام زین العابدین علی بن حسین نے ان سے امام حسینؓ نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ کہتے تھے میرے پاس ایک اونٹ تھا جو لوٹ کے مال میں میرے حصے میں آیا تھا اور ایک اونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خمس میں سے دیا تھا جب حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے میں نے وصال کرنا چاہا تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے یہ ٹھیرایا وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر (جنگل میں) سے اذخر لے کر آئیں میرا مطلب یہ تھا کہ میں اس کو سناروں کے ہاتھ بیچ کر ولیمہ کی دعوت کروں[1]

۴۶۲ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا حَلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِيْ مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ اَنْ تُنَحِّيَهٗ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهٗ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا۔

ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرمت والا کیا اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی ایک گھڑی بھر دن حلال ہوا نہ وہاں کی گھانس کاٹی جائے نہ وہاں کا درخت تراشا جائے نہ وہاں کا شکار بھگایا جائے نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے مگر ہاں جو پہنچوائے (وہ اٹھا سکتا ہے) اس وقت حضرت عباسؓ نے عرض کیا مگر اذخر کی ہمارے سناروں اور مکانوں کے چھتوں کے لیے اجازت دیجیے آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے عکرمہ نے خالد سے کہا شکار کا بھگانا کیا ہے اس کو سایہ میں سے ہٹانا اس کی جگہ لینے کے لیے عبدالوہاب نے خالد سے یوں نقل کیا ہے ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے[2]

بَابٌ ۴۳۰ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ۔

باب لوہاروں کا بیان

[1] بنی قینقاع یہودیوں کی ایک قوم ہے معلوم ہوا کہ ولیمہ دولہا کو کرنا چاہیئے نہ کہ دلہن والوں کو ۱۲ منہ [2] یعنے بجائے چھتوں کے عبدالوہاب کی روایت میں قبروں کا ذکر ہے عرب لوگ اذخر کو قبروں میں بھی ڈالتے اور چھت میں بھی اس سے پاٹتے وہ ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے عبدالوہاب کی روایت کو خود امام بخاری نے حج میں نکالا ۱۲ منہ

۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابوالضحٰی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا کام کرتا تھا عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض آتا تھا میں نے اس پر تقاضا کیا وہ کہنے لگا میں تیرا قرض اس وقت تک نہیں دینے کا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پھر جائے میں نے جواب دیا میں تو تیرے مرنے تک بھی پھرنے والا نہیں بلکہ مرنے کے بعد اٹھنے تک بھی وہ بولا تو اچھا میں مر کر اٹھوں گا مال ملے گا اولاد ہو گی جب تیرا قرض ادا کر دوں گا اس وقت یہ آیت اتری اے پیغمبر تو نے اس کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے مجھ کو مال ملے گا اولاد ملے گی کیا وہ غیب تک پہنچ گیا ہے یا اس نے پروردگار سے کوئی اقرار لے لیا ہے[1]

بَابُ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ۔

باب درزی کا بیان

۶۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا اور آپ کو بلایا انسؓ نے کہا میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اس نے آپ کے سامنے روٹی رکھی اور کدو کا شوربا اور بھنا ہوا گوشت میں نے دیکھا آپ پیالے کے کناروں سے کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے اس دن سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں[2]۔

بَابُ ذِكْرِ النَّسَّاجِ۔

باب جولاہے کا بیان

۶۶۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن سے

---

[1] خباب بن ارت مشہور صحابی تھے وہ لوہاری کا پیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کرتے تھے آپ کو ان کا حال معلوم ہوا تھا اس سے یہ نکلا کہ لوہاری کا پیشہ کرنا درست ہے

[2] منہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا کدو نہایت عمدہ ترکاری ہے یعنی لبا کدو وہ سرد تر ہے اور دافع تپ و خفقان و رافع حرارت و خشکی بدن اور قبض لو اسیری کو رفع کرتا ہے میٹھے کی بھی یہی خاصیت ہے گو کدو کھانا دین کا کوئی کام نہیں ہے کہ اسکی پیروی لازم ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کو مقتضی ہے کہ ہر مسلمان کدو سے رغبت رکھے جیسے انہوں نے کیا ۱۲ منہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيْلَ لَهٗ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا اِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّهٗ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ يَوْمَ اَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهٗ

بَابُ ۳۳ النَّجَّارِ۔

۱۹۶۶۔ **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَتٰى رِجَالٌ اِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ اَنْ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ۔

انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد سے سنا انہوں نے کہا ایک عورت[1] بردہ لے کر آئی تم جانتے ہو بردہ کیا ہے انہوں نے کہا ہاں بردہ حاشیہ دار چادر کو کہتے ہیں خیر اس عورت نے کہا یارسول اللہ میں نے خاص آپ کو پہنانے کے لیے اپنے ہاتھ سے بنی ہے آپ کو اس وقت چادر کی ضرورت تھی آپ نے لے لی پھر باہر برآمد ہوئے تو وہی آپ کی تہ بند تھی ایک شخص صحابہ میں سے[2] کہنے لگا یارسول اللہ یہ چادر مجھ کو عنایت کیجیے آپ نے فرمایا اچھا تھوڑی دیر آپ مجلس میں بیٹھے رہے پھر اندر جاکر تہ کر کے اس شخص کو بھیج دی لوگوں نے اس سے کہا تم نے یہ اچھا نہیں کیا جو آپ سے یہ چادر مانگی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے وہ شخص بولا خدا کی قسم میں نے یہ چادر اس لیے مانگی کہ مرتے وقت اس کا کفن کروں سہل نے کہا وہی چادر اس کا کفن ہوئی[3]

باب بڑھئی کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے کہا کئی آدمی سہل بن سعد ساعدی پاس آئے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا حال پوچھتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانی عورت کے پاس سہل نے اس کا نام لیا یہ کہلا بھیجا اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے یہ کہہ مجھے کچھ لکڑیاں ایسی بنادے جس پر میں لوگوں کو وعظ سناتے وقت بیٹھ جایا کروں اس نے اپنے غلام کو حکم دیا غابہ کے جھاؤ سے[4] (ایک منبر) طیار کرے پھر وہ طیار کر کے لایا اور اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیج دیا آپ نے اس کو (مسجد میں) رکھوایا پھر اس پر بیٹھے[5]

---

[1] اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] وہ عبدالرحمن بن عوف تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں بھی گذر چکی ہے یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ کا بیشہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ [4] غابہ ایک مقام ہے مدینہ کے بلند جانب میں شام کی طرف وہاں جھاؤ کے بڑے بڑے درخت تھے ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر کتاب الجمعہ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۱۹۴۷ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ.

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے لیے ایک ایسی چیز بنا دوں جس پر آپ (وعظ کے وقت) بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے[۱] آپ نے فرمایا اچھا تیری خوشی خیر اس نے منبر طیار کیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی منبر پر جو طیار ہوا تھا بیٹھے اتنے میں وہ کھجور کی کڑی جس پر ٹیکا دے کر آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے آواز کرنے لگی قریب تھی پھٹ جائے آپ منبر پر سے اترے اور اس کو اپنے سینہ سے لگایا اب وہ چھوٹے بچے کی طرح رونے لگی جس کو لوگ چپ کراتے ہیں پھر چپ ہو گئی[۲] آنحضرت نے فرمایا یہ کڑی خطبہ سنا کرتی تھی اس لیے روئی[۳]

بَابُ شِرَاءِ الْإِمَامِ الْحَوَائِجَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا.

باب بادشاہ یا امام اپنی ضرورت کی چیزیں خرید سکتا ہے[۴]

اور ابن عمرؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ خریدا[۵] اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا ایک مشرک بکریاں لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی[۶] اور جابرؓ سے ایک اونٹ خریدا[۷]

۱۹۴۸ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ

ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے

---

۱ اس کا نام معلوم نہیں ہوا البتہ غلام کا نام باقوم یا قبیصہ یا میمون یا مینا یا ابراہیم یا کلاب تھا بعضوں نے کہا یہ منبر تمیم داری نے بنایا تھا ۱۲ منہ ۲ کہ آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور منبر پر خطبہ پڑھنے لگے سبحان اللہ ہر چیز میں روح اور ادراک ہے اور اللہ کی محبت سب کو ہے از خدا الشی ہمہ چیز از تو گشت ؛ تو از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت ؛ یہ حدیث اوپر کتاب الجمعہ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۳ یعنی یہ امر مروت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ بادشاہ بھی ایک آدمی ہے اس کو بھی اسی طرح ضرورتیں ہوتی ہیں جیسی اور آدمیوں کو ہوتی ہیں اپنا سودا آپ بازار سے خریدنا اور خود ہی اس کو اٹھا کر لے آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور جو کوئی اس کو برا یا عزت کے خلاف سمجھے وہ مردود شقی ہے خسر الدنیا والآخرہ ۱۲ منہ ۴ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الہبہ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵ اس کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ ۶ یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہو گی ۱۲ منہ

وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ ۔

بَاب ۴۲ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيْرِ وَاِذَا اشْتَرٰى دَابَّةً اَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَبْضًا قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ يَعْنِيْ جَمَلًا صَعْبًا ۔

۶۶۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَبْطَاَ بِيْ جَمَلِيْ وَاَعْيَا فَاَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ اَبْطَاَ عَلَيَّ جَمَلِيْ وَاَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ اَكُفُّهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ اَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَخَوَاتٍ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَمَّا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ اَتَبِيْعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ بِاُوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِيْ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ اٰلْاٰنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَاَمَرَ

پارس گرو رکھ دی ۔

باب چوپایہ جانوروں اور گدھوں کی خریداری اگر کوئی سواری کا جانور یا گدھا خریدے اور بیچنے والا اس پر سوار ہو تو اس کے اترنے سے پہلے خریدار کا قبضہ پورا ہو گا یا نہیں اور ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ جو بڑا شرندہ ہے میرے ہاتھ بیچ ڈال[1]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبیداللہ نے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی میں (غزوہ ذات الرقاع یا تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میرا اونٹ دیر میں چلنے لگا تھک گیا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جابرؓ میں نے عرض کیا حاضر آپ نے حال پوچھا میں نے کہا یہ اونٹ چلتا ہی نہیں تھک گیا ہے اس لیے میں پیچھے رہ گیا آپ سواری سے اتر کر اس اونٹ کو ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے کھینچنے لگے پھر فرمایا سوار ہو جا میں سوار ہو گیا وہ ایسا تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ نکلے آپ نے پوچھا جابرؓ تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے عرض کیا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی میں نے عرض کیا میری (بہت سی) بہنیں ہیں[2] تو میں نے یہ چاہا ایسی عورت کروں جو ان کو اچھی طرح بٹھائے کنگھی چوٹی کرے ان کا خیال رکھے آپ نے فرمایا اب تو اپنی بی بی کے پاس پہنچے گا خوب خوب مزے اڑا (صحبت کر) پھر فرمایا یہ اونٹ بیچتا ہے میں نے کہا بیچتا ہوں پھر ایک اوقیہ چاندی کے بدل آپ نے اس کو خرید لیا بعد اس کے آپ مجھ سے پہلے مدینہ میں پہنچ گئے میں دوسرے دن صبح کو پہنچا ہم مسجد میں آئے تو آپ مسجد کے دروازے پر ملے پوچھا اب تو آیا میں نے عرض کیا جی ہاں

---

[1] اس کو امام بخاری نے کتاب الہبہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ عبداللہ میرے باپ شہید ہوئے اور نو بہنیں میری چھوڑ گئے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ایک جورو انہی کی طرح کروں (یعنے وہ بھی ان کے ساتھ کھیل کود کرتی رہے بلکہ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ ایک سنجیدہ عمر والی شوہر دیدہ عورت کروں جو ان لڑکیوں کو سنبھالے ۱۲ منہ

بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوْقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا قُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

بَابٌ ۴۳۶ الْأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ۔

۱۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ تَأَثَّمُوا مِنَ التِّجَارَةِ فِيهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا۔

بَابٌ ۴۳۷ شِرَاءِ الْإِبِلِ الْهِيمِ أَوِ الْأَجْرَبِ الْهَائِمُ الْمُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ۔

۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو كَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ نَوَّاسٌ وَكَانَتْ عِنْدَهُ

آپ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ دے مسجد میں جا دو رکعتیں پڑھ میں مسجد میں گیا نماز پڑھی پھر آپ نے بلالؓ کو حکم دیا مجھے ایک اوقیہ چاندی تو دے بلالؓ جھکتی ہوئی تول کر دی میں پیٹھ موڑ کر چلا اس وقت آپ نے فرمایا جابرؓ کو بلاؤ میں اپنے دل میں یہ سمجھا شاید آنحضرتؐ اونٹ پھیر دیں گے اور اس کا پھیرنا مجھے اس وقت بہت ناگوار تھا آپ نے فرمایا اپنا اونٹ لے جا اور اس کی قیمت بھی تیری ہے[1]

باب جاہلیت کے بازاروں میں خرید فروخت درست ہونا جہاں اسلام کے زمانہ میں بھی لوگ خرید فروخت کرتے رہے

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذوالمجاز یہ سب جاہلیت کے بازار تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے وہاں سوداگری کرنا برا سمجھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت اُتاری تم پر کچھ گناہ نہیں حج کے موسموں میں ابن عباسؓ نے ایسا ہی پڑھا ہے[2]

باب ہیم (بیمار) یا خارشی اونٹ خریدنا[3]

ہیم ہائم کی جمع ہے ہائم اعتدال سے (میانہ روی سے) گزرنے والا۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار نے کہا یہاں ایک شخص تھا نواس نامی اس کے پاس بیمار

---

[1] باب کی دونوں حدیثوں میں کہیں گدھے کا ذکر نہیں ہے جس کا بیان ترجمہ باب میں ہے اور شاید امام بخاری نے گدھے کو اونٹ پر قیاس کیا دونوں چوپائے اور سواری کے جانور ہیں دوسری روایت میں ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ مدینہ پہنچنے تک میں اس پر سوار رہوں گا امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث نے بیع میں یہ شرط اسی حدیث سے درست رکھی ہے اور شافعیہ اور حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا اس حدیث کو امام بخاری نے اس کتاب میں بیس جگہوں کے قریب بیان کیا ہے ۱۲ منہ [2] ان کی قرأت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں فی مواسم الحج جیسے اوپر گزر چکا اور مجاہد اور سعید بن جبیر اور عکرمہ اور منصور بن معتمر اور قتادہ اور ابراہیم نخعی اور ربیع بن انسؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ [3] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ ہیم ہائم کی جمع نہیں ہے بلکہ ہیم ہیماء کی جمع ہے مصابیح والے نے یوں جواب دیا ہے کہ ہیم ہائم کی بھی جمع ہو سکتی ہے جیسے بازل کی جمع بُزل آتی ہے پھر ہا کا ضمہ یا کے کسرہ سے بدل دیا گیا جیسے بِیض میں جو ابیض کی جمع ہے ہیام ایک بیماری ہے جو اونٹ کو ہوتی ہے اس کو پانی کا ہوکا ہو جاتا ہے پیتا ہی چلا جاتا ہے آخر پی پی کر مر جاتا ہے ۱۲ منہ

اِبِلٌ هِيمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَاشْتَرٰى تِلْكَ الْإِبِلَ مِنْ شَرِيكٍ لَهُ فَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ فَقَالَ بِعْنَا تِلْكَ الْإِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بِعْتَهَا قَالَ مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَاءَهُ فَقَالَ إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا وَلَمْ يَعْرِفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا فَقَالَ دَعْهَا رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا۔

اونٹ تھے عبداللہ بن عمرؓ گئے اور نواس کے ایک ساجھی سے یہ اونٹ خرید لیے وہ نواس کے پاس گیا اور کہنے لگا ہم نے یہ اونٹ بیچ ڈالے نواس نے پوچھا کس کے ہاتھ اس نے کہا ایک بوڑھے کے ہاتھ جو ایسی ایسی شکل کا تھا نواس نے کہا ارے کمبخت یہ تو خدا کی قسم عبداللہ بن عمرؓ تھے خیر نواس عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے ساجھی نے آپ کے ہاتھ بیمار اونٹ بیچ ڈالے اور آپ کو خبر نہ کی انہوں نے کہا اچھا وہ اونٹ پھیر لے جا جب وہ ان کو ہانک لیجانے لگا تو انہوں نے کہا رہنے بھی دے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر راضی ہیں آپ نے فرمایا چھوت[1] کوئی چیز نہیں علی بن مدینی نے کہا سفیان نے عمرو سے سنا ہے

بَابٌ ۴۳۸ بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ۔

٢٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَاهُ يَعْنِي دِرْعًا فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ۔

باب جب مسلمانوں میں آپس میں فساد نہ ہو یا ہو رہا ہو تو ہتھیار بیچنا کیسا ہے اور عمران[2] بن حصین نے اس کو مکروہ رکھا ہے[3]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمر بن کثیر بن ابی افلح سے انہوں نے ابو محمد سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابو قتادہ حارث بن ربعی سے انہوں نے کہا ہم جس سال حنین کی لڑائی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے آپ نے مجھ کو ایک زرہ عنایت فرمائی میں نے اس کو بیچ کر بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا یہ پہلی جائداد ہے جو اسلام کے زمانہ میں میں نے حاصل کی

بَابٌ ۴۳۹ فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ۔

باب گندھی کا بیان اور مشک بیچنے کا۔

٢٧٧ - حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ

مجھ سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے ابو بردہ بن عبداللہ نے کہا میں نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے سنا انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے صحبتی اور برے صحبتی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک اور

---

[1] یعنے ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا جس کو عدوی کہتے ہیں حالانکہ حدیث میں خارشی اونٹ کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے خارشت کو بھی ہیام کی بیماری پر قیاس کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن عدی نے کامل میں وصل کیا اور طبرانی نے معجم کبیر میں اس کو مرفوعاً روایت کیا لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے ترجمہ باب کا ایک جزو یعنے جب فساد نہ ہو اس وقت جنگی سامان کا بیچنا درست نکلتا ہے کیونکہ زرہ بھی ہتھیار یعنے لڑائی کے سامان میں داخل ہے اب رہی یہ بات کہ فساد کے زمانہ میں ہتھیار بیچنا تو یہ بعضوں نے مکروہ رکھا ہے جب ان لوگوں کے ہاتھ بیچے جو فتنہ میں ناحق پر ہوں کس لیے کہ یہ اعانت ہے گناہ اور معصیت پر اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان البتہ اس جماعت کے ہاتھ جو حق پر ہو بیچنا مکروہ نہیں ہے ۱۲ منہ

وَالْجَلِيْسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيْرِ الْحَدَّادِ لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ تَشْتَرِيَهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيْحَهُ وَكِيْرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً

لوہار کی بھٹی کی مشک والے پاس جائے (یعنے عطار کے) تو فائدے سے خالی نہیں آتا یا تو مشک (یا عطر) خریدے تو خوشبو ہی سونگھتا ہے اور لوہار کی بھٹی یا تو بدن اور کپڑا اجلا دیتی ہے یا بدبو سونگھاتی ہے

بَابُ ۴۴ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

باب حجام پچھنی لگانے والے کا بیان

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوْا مِنْ خَرَاجِهِ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ابو طیبہ نے (جو محیصہ بن مسعود کا غلام تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنی لگائے آپ نے ایک صاع کھجور اس کو دلوائی اور اس کے مالکوں کو یہ حکم دیا اس کا محصول کم کر دیں[۱]

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الَّذِيْ حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور جس نے پچھنے لگائے تھے اس کو (کچھ مزدوری) دی اگر حرام ہوتی تو آپ کاہے کو دیتے

بَابُ ۴۵ التِّجَارَةِ فِيْمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب مرد اور عورت کو جس چیز کا پہننا مکروہ ہے اس کی سوداگری کرنا

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةِ حَرِيْرٍ أَوْ سِيَرَاءَ فَرَآهَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّيْ لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابوبکر بن حفص نے انہوں نے ابو سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک ریشمی جوڑا یا زرد دھاری دار ریشمی جوڑا بھیجا پھر دیکھا تو حضرت عمرؓ اس کو پہنے ہیں آپ نے فرمایا میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہنو اس کو تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں

[۱] یعنے جو روزانہ یا ماہواری اس سے لیا کرتے تھے عرب میں مالک لوگ اپنے غلام کی لیاقت اور محنت کے لحاظ سے اس پر ایک شرح مقرر کر دیا کرتے کہ اتنا روز یا مہینے مہینے ہم کو دیا کرے اسی کو خراج کہتے ہیں ۱۲ منہ [۲] بشرطیکہ دوسرا کوئی گو کافر ہی سہی اس سے فائدہ اٹھا سکے لیکن اس چیز کا بیچنا جس سے کوئی فائدہ اٹھا سکے درست نہیں ہے اور راجح قول یہی ہے اب باب میں جو حدیث بیان کی اس میں ریشمی جوڑے کا ذکر ہے وہ مردوں کے لیے مکروہ ہے عورتوں کے لیے مکروہ نہیں ہے اسمٰعیلی نے اس پر اعتراض کیا اور جواب یہ ہے کہ مردوں کے لیے جو چیز مکروہ ہے اس کے بیچنے کا جواز حدیث سے نکلتا ہے تو عورتوں کے لیے جو مکروہ ہے اس کی بیع کا بطریق جواز اس پر قیاس کرنے سے نکل آیا یا یہ کہ ترجمہ باب میں کراہت مراد ہے تحریمی ہو یا تنزیہی اور ریشمی کپڑے عورتوں کے لیے گو حرام نہیں ہیں مگر تنزیہاً مکروہ ہیں ۱۲ منہ

بِهَا يَعْنِي تَبِيْعُهَا۔

کوئی حصہ نہیں میں نے اس لیے بھیجا تھا کہ بیچ کر اپنے کام میں لاؤ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعَذَّبُوْنَ فَيُقَالُ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے ایک تکیہ (یا چارجامہ) خرید ا جس پر مورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے رہے اندر نہ آئے میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی پائی تو عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے اپنے قصور سے توبہ کرتی ہوں میں نے کیا قصور کیا آپ نے فرمایا یہ تکیہ (یا چارجامہ) کیسا ہے میں عرض کیا آپ ہی کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے میں نے مول لیا ہے آپ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ مورتیں بنائیں ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا اس میں جان بھی ڈالو اور آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں فرشتے نہیں جاتے[1][2]

بَابٌ ۴۲۲ صَاحِبُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ۔

باب جس کا مال ہے اس کو قیمت کہنے کا زیادہ حق ہے[3]

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ وَفِيْهِ خَرِبٌ وَنَخْلٌ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپ) نے فرمایا بنی النجار کے لوگو تم مجھ سے اپنے باغ کا مول کر لو اس میں کھنڈر تھے اور کھجور کے درخت[4]

بَابٌ ۴۲۳ كَمْ يَجُوْزُ الْخِيَارُ۔

باب کب تک بیع توڑ ڈالنے کا اختیار رہتا ہے[5]

---

[1] اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جاندار کی مورت بنانا مطلقاً حرام ہے نقشی ہو یا مجسم کس لیے کہ تکیے پر نقشی مورتیں بنی ہوئی تھیں اور باب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکلتا ہے کہ یوں جو دیکھ آپ نے مورت دار کپڑا عورت اور مرد دونوں کے لیے مکروہ رکھا مگر اس کا خرید نا جائز سمجھا کس لیے کہ حضرت عائشہؓ کو یہ حکم نہیں دیا کہ بیع کو فسخ کریں ۱۲ منہ [2] یعنے رحمت کے فرشتے جو اپنی خوشی سے مومنین کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں باقی جو فرشتے خدا کے حکم سے آتے ہیں وہ تو ہر حال میں اور ہر جگہ آئیں گے ۱۲ منہ [3] یعنے مال کی قیمت وہی بیان کرے پھر خریدار جو چاہے کہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا کرنا واجب ہے کیونکہ اوپر جابرؓ کی حدیث میں گذرا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰت میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [5] بیع میں کئی طرح کے خیار ہوتے ہیں ایک خیار المجلس یعنے جب تک بائع اور مشتری اسی جگہ رہیں جہاں عقد ہوا تو دونوں کو بیع کے فسخ کر ڈالنے کا اختیار رہتا ہے دوسرے خیار الشرط یعنے مشتری تین دن کی شرط کرے یا اس سے کم کی تیسرے خیار الرویہ یعنے مشتری نے بن دیکھے ایک چیز خرید لی دیکھنے پر اس کو اختیار ہوتا ہے چاہے بیع قائم رکھے چاہے فسخ کر ڈالے اس کے سوا اور بھی خیار ہیں جن کو قسطلانی نے بیان کیا ۱۲ منہ

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِيْ بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب نے خبر دی کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہا میں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اپنے معاملہ میں اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں یا خود بیع میں خیار کی شرط ہو[1] نافع نے کہا ابن عمرؓ جب کوئی چیز خریدتے جو ان کو پسند آتی تو بائع سے جدا ہو جاتے[2]

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا وَزَادَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي الْخَلِيْلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں ابوالخلیل صالح بن ابی مریم سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار رہے جب تک جدا نہ ہوں اور احمد بن سعید دارمی نے اتنا اور بڑھایا ہم سے بہز بن راشد نے بیان کیا ہمام نے کہا پھر میں نے یہ حدیث ابوالتیاح سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں بھی ابوالخلیل کے ساتھ تھا جب عبداللہ بن حارث نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی

بَابٌ ۲۴۴ اِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ

باب اگر کوئی شخص بائع یا مشتری اختیار کی مدت معین نہ کرے تو بیع جائز ہو گی یا نہیں

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ اَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ایک دوسرے سے یوں نہ کہہ دے کہ بھائی اختیار کر لے بیع رکھ یا توڑ ڈال[3] خود بیع میں اختیار کی شرط ہو

بَابٌ ۲۴۵ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاؤُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ۔

باب بائع اور مشتری دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار رہنا ابن عمرؓ اور شریحؒ اور شعبی اور طاؤس اور عطاء اور ابن ابی ملیکہ کا یہی قول ہے

---

[1] تو جو مدت ٹھہری ہے اس مدت تک مشتری کو اختیار رہے گا گو دونوں جدا ہو جائیں بعضوں نے اس کا یہ معنے کیا ہے کہ بائع عقد پورا ہونے کے بعد مشتری کو اختیار دے اور وہ یہ کہے کہ میں بیع کو نافذ کرتا ہوں تو اب اس کو فسخ کا اختیار نہ رہے گا گو وہ اسی مجلس میں بیٹھا رہے اس کا ذکر آگے آئے گا ۱۲ منہ

[2] یعنے وہاں سے جلدی چل دیتے تاکہ فسخ بیع کا اختیار نہ رہے اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جدا ہونے سے حدیث میں دونوں کا جدا ہونا مراد ہے ۱۲ منہ

[3] اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک خیار الشرط کی مدت تین دن سے زیادہ نہیں ہو سکتی اگر اس سے زائد مدت ٹھہرے یا کوئی مدت معین نہ ہو تو بیع فاسد ہو جاتی ہے اور ہمارے امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ بیع جائز ہے اور جتنی مدت ٹھہرائے اتنی مدت تک اختیار رہے گا اور جو کوئی مدت معین نہ ہو تو ہمیشہ اختیار رہے گا اور اوزاعی اور ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ خیار کی شرط باطل ہو گی اور بیع لازم ہو گی ۱۲ منہ [4] ان سب نے یہی کہا ہے کہ صرف ایجاب قبول باقی بر صفحہ آئندہ

۶۸۲ - حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِيْ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے صالح ابوالخلیل سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے کہا میں نے حکیم بن حزام سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں[۱] اگر دونوں سچ بولیں گے اور اصل حال بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے اور اصل حال چھپائیں گے تو بیع کی برکت مٹ جائے گی

۶۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں (یعنے جب بائع بیع کے بعد مشتری کو اختیار دے اور وہ کہے میں بیع کو نافذ کرتا ہوں[۲]

بَابٌ ۴۴۲ إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

باب جب بائع یا مشتری دوسرے کو بیع کے بعد اختیار دے اور وہ بیع پسند کرے تو بیع لازم ہو گئی۔

۶۸۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب دو آدمی بیع کا معاملہ کریں تو جب تک جدا نہ ہوں ملے رہیں اور

(بقیہ صفحہ سابقہ) یعنے عقد سے بیع لازم نہیں ہو جاتی اور جب تک بائع اور مشتری مجلس عقد سے جدا نہ ہوں دونوں کو اختیار رہتا ہے کہ بیع فسخ کر ڈالیں سعید بن مسیب اور زہری اور ابن ابی ذئب اور حسن بصری اور اوزاعی اور ابن جریج اور شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر علماء یہی کہتے ہیں ابن حزم نے کہا تابعین میں سوا ابراہیم نخعی کے اور کوئی اس کا مخالف نہیں اور امام ابو حنیفہ نے صرف نخعی کا قول اختیار کر کے جمہور علماء کی مخالفت کی ہے ابن عمرؓ کا قول تو امام بخاری نے اس سے نکالا جو اوپر نافع سے گزرا کہ ابن عمرؓ جب کوئی چیز ایسی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو بائع سے جدا ہو جاتے ترمذی نے روایت کیا بیٹھے ہوتے تو اٹھ کھڑے ہوتے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا وہاں سے چل دیتے تاکہ بیع لازم ہو جائے اور شریح کے قول کو سعید بن منصور نے اور شعبی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور طاؤس کے قول کو شافعی نے اُم میں اور عطاء اور ابن ابی ملیکہ کے اقوال کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [۱] یعنے جہاں معاملہ ہوا ہے وہاں سے سرک نہ جائیں اگر وہیں رہیں یا دونوں ایک ساتھ مل کر مدتوں چلتے رہیں تو اختیار باقی رہے گا گو تین دن سے زیادہ مدت گذر جائے ۱۲ منہ قسطلانی

[۲] اکثر علماء نے الا بیع الخیار کے یہی معنے کیے ہیں اور نووی نے کہا اس کی ترجیح پر اتفاق ہے اور شافعی نے اسی کا یقین کیا ہے بعضوں نے یہ معنے کیے ہیں مگر اس بیع میں جس میں اختیار کی شرط ہو یعنے وہاں سے جدا ہونے سے اختیار باطل نہ ہوگا بلکہ مدت مقررہ تک اختیار رہے گا ۱۲ منہ

مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

ایک دوسرے کو اختیار نہ دیں تو ہر ایک کو اختیار رہتا ہے اگر ایک دوسرے کو اختیار دیں پھر وہ دونوں بیع ہی کو مناسب سمجھیں تو لازم ہو جاتی ہے اور اگر بیع کے بعد جدا ہو جائیں اور بیع کا معاملہ قائم ہو تو بھی بیع لازم ہو جاتی ہے

بَابٌ ۲۴۷ اِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ

باب اگر بائع اپنے لیے اختیار کی شرط کرلے تب بھی بیع جائز ہے[1]

۶۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بائع اور مشتری کے درمیان بیع لازم نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں مگر وہ بیع جس میں مشتری کو بیع کے بعد اختیار دیا گیا ہو

۶۸۶ - حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَّجَدْتُّ فِيْ كِتَابِيْ يَخْتَارُ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسٰى اَنْ يَّرْبَحَا رِبْحًا وَّيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حبان نے کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالخلیل سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع (بیچنے والے) اور مشتری (خریدنے والے) دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں ہمام راوی نے کہا میں نے اپنی کتاب میں یوں لکھا پایا تین بار اختیار کرے[2] پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو عیب ہو وہ بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب کو چھپائیں گے تو تھوڑا سا نفع شاید کما لیں لیکن ان کی بیع میں برکت نہ ہوگی حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالتیاح نے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے سنا وہ اس حدیث کو حکیم بن حزام سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے

بَابٌ ۲۴۸ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ

باب اگر کوئی شخص کوئی چیز مول لے کر وہ کسی اور کو ہبہ کر دے

---

[1] یہ باب لا کر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں خیار الشرط فقط مشتری ہی کو ہے بائع کو درست نہیں ۱۲ منہ

[2] اوپر کی روایت میں جو ہمام نے اپنی یادسے کی ہے یوں ہے البیعان بالخیار لیکن ہمام کہتے ہیں میں نے اپنی کتاب میں جو اس حدیث کو دیکھا تو یختار کا لفظ تین بار لکھا ہوا پایا بعضے نسخوں میں یختار کے بدل بخیار ہے ۱۲ منہ

سَاعَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا وَلَمْ یُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِیْ اَوِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَاَعْتَقَهٗ وَقَالَ طَاؤُسٌ فِیْمَنْ یَّشْتَرِی السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهٗ وَالرِّبْحُ لَهٗ وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِّعُمَرَ فَكَانَ یَغْلِبُنِیْ فَیَتَقَدَّمُ اَمَامَ الْقَوْمِ فَیَزْجُرُهٗ عُمَرُ وَیَرُدُّهٗ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ فَیَزْجُرُهٗ عُمَرُ وَیَرُدُّهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِیْهِ قَالَ هُوَ لَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِیْهِ فَبَاعَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهٖ مَا شِئْتَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض

ابھی بائع سے جدا بھی نہ ہوا ہو اور بائع مشتری پر اعتراض نہ کرے یا ایک غلام خریدے اور (جدا ہونے سے پہلے) اس کو آزاد کر دے[1] اور طاؤس نے کہا جو کوئی کچھ سامان خریدے بائع کی رضامندی سے پھر اس کو بیچ ڈالے (اور بائع انکار نہ کرے) تو بیع لازم ہو جائے گی اور نفع خریدار ہی کو ملے گا[2] اور حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے میں ایک تُندے جوان اونٹ پر سوار تھا جو والد کا تھا وہ مجھ پر زور کر کے لوگوں سے آگے بڑھ جاتا تھا والد اس کو جھڑکتے تھے پیچھے پھیر دیتے تھے پھر آگے بڑھ جاتا تھا پھر جھڑکتے اور پیچھے کرتے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے والد (حضرت عمرؓ) سے فرمایا یہ میرے ہاتھ بیچ ڈال انہوں نے کہا (مفت لیجئے) آپ نے فرمایا قیمت سے پھر انہوں نے وہ اونٹ آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا آپ نے فرمایا عبداللہ یہ اونٹ تو لے لے اور جو چاہے وہ کر۔ امام بخاری نے کہا اور لیث بن سعد نے کہا[3] مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

---

[1] ان دونوں صورتوں میں اب بائع کو فسخ بیع کا اختیار نہ رہے گا کیونکہ اس نے مشتری کے تصرف پر اعتراض نہ کیا بلکہ سکوت کیا باب کی حدیث میں صرف ہبہ کا ذکر ہے مگر اعتاق کو ہبہ پر قیاس کیا دونوں تبرع کی قسم میں سے ہیں اور اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ باب کی حدیث سے خیار مجلس کی نفی نہیں ہوتی جس کا ثبوت اوپر ابن عمرؓ کی حدیث سے ہو چکا ہے کیونکہ یہ خیار اس واسطے جاتا رہا کہ مشتری نے تصرف کیا اور بائع نے سکوت کیا تو اس کا سکوت مبطل خیار ہو گیا ابن بطال نے کہا جو لوگ کہتے ہیں کہ بغیر تفرق ابدان کے بیع پوری نہیں ہوتی وہ مشتری کا تصرف قبل از تفرق جائز نہیں رکھتے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے اب رہا قبضہ سے پہلے بیع کرنا تو شافعیؒ اور محمدؒ کے نزدیک مطلقاً درست نہیں اور ابوحنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک منقول کی بیع درست نہیں غیر منقول کی درست ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور اوزاعی اور اسحاق اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ناپ اور تول کر جو چیزیں بکتی ہیں ان کا قبضہ سے پہلے بیچنا درست نہیں باقی چیزوں کا درست ہے قسطلانی نے کہا حضرت عمرؓ کی حدیث تو ان صحیح حدیثوں کی معارض نہیں جن سے خیار مجلس ثابت ہے کیونکہ احتمال ہے کہ عقد بیع کے بعد آنحضرتؐ حضرت عمرؓ سے تھوڑی دیر کے لیے آگے یا پیچھے گئے ہوں اس کے بعد ہبہ کیا ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] اس کو سعید بن منصور اور عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

[3] آپ نے حضرت عمرؓ سے وہ اونٹ لے کر اسی وقت عبداللہ ان کے صاحبزادے کو ہبہ کر دیا اور حضرت عمرؓ نے اس ہبہ کو کوئی اعتراض نہ کیا تو بیع لازم ہو گئی اور خیار مجلس باقی نہ رہا ۱۲ منہ

[4] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ بِعْتُ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ مَالًا بِالْوَادِيْ بِمَالٍ لَهٗ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلٰى عَقِبِيْ حَتّٰى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يُرَادَّنِي الْبَيْعَ وَكَانَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِيْ وَبَيْعُهٗ رَاَيْتُ اَنِّيْ قَدْ غَبَنْتُهٗ بِاَنِّيْ سُقْتُهٗ اِلٰى اَرْضِ ثَمُوْدَ بِثَلٰثِ لَيَالٍ وَسَاقَنِيْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلٰثِ لَيَالٍ ؎

انہوں نے کہا میں نے اپنی زمین جو وادی القرے[1] میں تھی حضرت عثمان کے ہاتھ اس زمین کے بدل بیچی جو ان کی خیبر میں تھی جب عقد ہو چکا تو میں پیچھے پلٹ کر ان کے گھر سے نکل گیا اس ڈر سے کہیں وہ بیع پھیر نہ لیں اور شریعت کا قاعدہ یہ تھا کہ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں عبداللہ نے کہا میں سمجھا میں نے حضرت عثمان رض کو ٹھگ لیا کیونکہ میں نے ان کو ثمود کے ملک کی طرف تین دن زیادہ کی مسافت پر دھکیل دیا اور انہوں نے مجھ کو تین دن کا راستہ مدینہ سے کم کر دیا[2]

بَابٌ ۴۴۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ۔

باب بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے ایک مرد (حبان بن منقذ یا منقذ بن عمرو) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا لوگ اس کو خرید و فروخت میں ٹھگ لیتے ہیں آپ نے فرمایا تو بیچتے خریدتے وقت یہ کہہ دیا کر بھائی فریب یا دھوکے کا کام نہیں[3]

بَابٌ ۴۵۰ مَا ذُكِرَ فِي الْاَسْوَاقِ

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ وَقَالَ عُمَرُ اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

باب بازاروں کا بیان۔

اور عبدالرحمن بن عوف نے کہا جب ہم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو میں نے پوچھا یہاں کوئی بازار بھی ہے جس میں لوگ بیو پار بھی کرتے ہوں تو سعد بن ربیع نے کہا بنی قینقاع کا بازار ہے[4] اور انس نے کہا عبدالرحمن بن عوف نے کہا مجھ کو بازار بتلا دو[5] اور حضرت عمر نے کہا مجھ کو بازاروں میں سودے سلف نے غافل رکھا۔[6]

---

[1] وادی القرے ایک بستی ہے تبوک کے قریب کہتے ہیں ثمود کی قوم وہیں آباد تھی مدینہ سے چھ سات منزل پر ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے قسطلانی نے کہا مناسبت یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اپنے ارادے سے جدا ہونا درست ہے یا بیع کا فسخ کرنا ۱۲ منہ [3] بیہقی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور تو جو چیز خریدے اس میں تجھے تین دن تک اختیار رہوگا امام احمد نے اسی حدیث سے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کسی شخص کو اسباب کی قیمت معلوم نہ ہو اور وہ تہائی قیمت زیادہ دے یا ایک سدس تو وہ اسباب بائع کو پھیر سکتا ہے اور حنفیہ اور شافعیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ یہ حبان بن منقذ صحابی تھے جنگ احد میں شریک تھے ان کے سر میں زخم آیا تھا اس کی وجہ سے عقل میں فتور ہو گیا تھا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [5] یہ بھی موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [6] یہ بھی اوپر موصولاً گذر چکی ہے جس میں ابو موسیٰ کے اجازت مانگنے کا ذکر ہے ۱۲ منہ

۶۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک لشکر کعبے پر چڑھ آئے گا اس کو گرانے کو) جب وہ بیدا میں پہنچیں گے[۱] کھلے میدان میں تو اول سے لیکر اخیر تک سب زمین میں دھنسا دئے جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب اول سے لے کر اخیر تک کیسے دھنسینگے ان میں تو بازاری بھی ہوں گی[۲] اور وہ لوگ بھی جن کو ان سے غرض نہیں آپ نے فرمایا اول سے لے کر اخیر تک دھنس جائیں گے پھر قیامت کے دن اپنی اپنی نیت کے موافق اٹھائے جائیں گے[۳]

۶۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِيْ سُوْقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ وَالْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ وَقَالَ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جو کوئی جماعت سے نماز پڑھے اس کی نماز بازار میں نماز پڑھنے[۴] بیس پر کئی درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے کیونکہ جب وہ اچھی طرح وضو کرکے مسجد میں آتا ہے اور فقط نماز ہی کی نیت سے نماز ہی نے اس کو اٹھایا ہوتا ہے تو وہ جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے یا ایک گناہ مٹتا ہے اور تم میں جب تک کوئی اس جگہ میں رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت اتار مہربانی کر جب تک حدث نہ کرے[۵] کسی مسلمان (یا فرشتوں) کو نہ ستائے اور آپ نے فرمایا تم میں ہر ایک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز کے لیے رکا رہے۔

۶۹۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

---

[۱] مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کا بیدا مراد ہے ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۳] یعنے قیامت میں جس کی نیت اچھی گی وہ عذاب سے محفوظ رہے گا معلوم ہوا دنیا میں بروں کے ساتھ اچھے بھی پس جاتے ہیں ۱۲ منہ [۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ بازار میں جانا درست ہے ۱۲ منہ [۵] یعنے اس کا وضو نہ ٹوٹے مثلاً گوز لگائے یا پاخانہ یا پیشاب کردے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ أَعْنِكَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى أَتٰى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى

انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے پکارا[1] ابو القاسم آپ نے ادہر دیکھا تو وہ کہنے لگا میں نے آپ کو نہیں پکارا اس دوسرے شخص کو پکارا تب آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو[2]

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے ایک شخص نے بقیع میں آواز دی ابو القاسم آپ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا آپ نے فرمایا میرا نام رکھو تو خیر لیکن میری کنیت نہ رکھو[2]

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی یزید سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن میں ایک وقت نکلے (یا گرمی کے دن میں)[3] آپ نے مجھ سے بات کی نہ میں نے آپ سے یہاں تک کہ آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ کے گھر کے جلو خانہ میں بیٹھ گئے اور پوچھا بچہ ہے بچہ ہے حضرت فاطمہؓ نے تھوڑی دیر لگائی[4] میں سمجھا وہ امام حسن کو کچھ ہار وغیرہ پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ دوڑتے آئے اور آنحضرتؐ نے ان کو گلے لگا لیا اور بوسہ دیا اور فرمایا یا اللہ اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ[5] سفیان نے کہا

۱؎ اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بازار میں تھے اور بازار میں جانے کا جواز ثابت ہوا ۱۲ منہ

۲؎ اکثر علماء نے اسی حدیث سے ابو القاسم کنیت رکھنا مکروہ رکھی ہے مگر امام مالک نے اس کو جائز کہا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ ممانعت خاص آپ کی زندگی کے وقت تک تھی ۱۲ منہ

۳؎ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس زمانہ میں بقیع میں بازار ہو گا کرمانی نے کہا اس کی دلیل بیان کرنا چاہیے میں کہتا ہوں دلیل یہ ہے کہ مسلم کی روایت میں بازار کا لفظ صراحۃً مذکور ہے اور ظاہر یہی ہے کہ یہ ایک ہی قصہ ہے کیونکہ دونوں حدیثوں کے راوی انسؓ ہی ہیں ۱۲ منہ

۴؎ یعنی امام حسین علیہ السلام کو فوراً باہر نہیں بھیجا ذرا دیر کی اس سے ابو ہریرہؓ سمجھے کہ شاید ان کا بناؤ سنگار کر رہی ہیں ۱۲ منہ

۵؎ اس سے امام حسین علیہ السلام کی بڑی فضیلت نکلی مسلم کی روایت میں یوں ہے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ ہم گنہگاروں کے پاس کوئی نیکی نہیں ہے بجز اس کے امام حسن علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں یا اللہ اپنے حبیب کی دعا پوری کر اور ہم کو آخرت کے عذاب سے امام حسینؓ کے طفیل میں بچا دے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ

نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ ـ

۶۹۳ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ ـ

بَابُ (۲۵۱) كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ

۶۹۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ

عبداللہ نے مجھ کو خبر دی کہ انہوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا تھا وتر کی ایک رکعت پڑھتے ہوئے[1]

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہا ہم سے ابن عمرؓ نے بیان کیا لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قافلہ سواروں سے جاکر غلہ خرید کرتے آپ ایک شخص کو ان کے پاس بھیج دیتے جو ان کو اسی جگہ وہ غلہ بیچنے سے منع کرتا جب تک اس کو جہاں اناج بکتا ہے (یعنے اناج کی منڈی میں[2]) اٹھا نہ لائیں نافع نے کہا اور ہم سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کو خرید کر اس کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے

باب بازار میں شور غل مچانا مکروہ ہے

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو سے ملا اور میں نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال جو توراۃ شریف میں مذکور ہے وہ مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا اچھا خدا کی قسم آنحضرتؐ کی بعضے صفتیں توراۃ میں وہی مذکور ہوئی ہیں جو قرآن شریف میں ہیں اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشی سنانیوالا اور ڈرانے والا اور ان پڑھ لوگوں یعنے عربوں کو بچانے والا تو میرا بندہ ہے اور میرا پیغام پہنچانے والا میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے نہ اکل کھرا ہے نہ سخت دل نہ بازاروں میں غل مچانے والا[3] اور برائی کا بدلہ برائی نہیں کرتا

[1] اس روایت کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عبداللہ کا سماع نافع بن جبیر سے صاف معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [2] حدیث میں بازار کا ذکر نہیں ہے مگر اناج اکثر بازار یا منڈی ہی میں بکا کرتا ہے بازار میں جانے کا جواز نکلا اور حدیث ترجمہ باب کے مطابق ہو گی ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا بازار میں شور غل مچانا لڑنا جھگڑنا اپنی چیز کی تعریف میں اور دوسرے کی چیز کی برائی میں مبالغہ کرنا اور قسمیں کھانا یہ سب مکروہ اور مذموم باتیں ہیں ایک حدیث میں ہے کہ سب جگہوں میں بری جگہ بازار ہے اس سے یہ بھی نکلا کہ بازار میں جانا شان پیغمبری یا امامت کے خلاف نہیں ہے کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے تھے مالِ هذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق البتہ وہاں شور غل کرنا خلاف شان ہے ۱۲ منہ

وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَّقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِيْ غِلَافٍ سَيْفٌ اَغْلَفُ وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ وَرَجُلٌ اَغْلَفُ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَّخْتُوْنًا

بلکہ معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اور اللہ اس پیغمبر کو دنیا سے نہیں اٹھانے کا جب تک ٹیڑھی شریعت[1] کو اس سے سیدھی نہ کرلے یعنی لوگ لا الٰہ الا اللہ نہ کہنے لگیں اور اس کے سبب سے اندھی آنکھیں بہری کان غلاف چڑھے دل کھول نہ دے[2] فلیح کے ساتھ اس حدیث کو عبدالعزیز بن ابی مسلمہ نے بھی ہلال سے روایت کیا[3] اور سعید بن ابی ہلال نے اس کو ہلال سے روایت کیا انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبداللہ بن سلام[4] سے غلف کہتے ہیں ہر چیز کو جو غلاف میں ہو کہتے ہیں تلوار اغلف اور کمان غلفاء یعنی جو غلاف میں ہے اور آدمی اغلف یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

بَابُ ۲۵۲ الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِيْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ

يَعْنِيْ كَالُوْا لَهُمْ وَوَزَنُوْا لَهُمْ كَقَوْلِهٖ يَسْمَعُوْنَكُمْ يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوْا حَتّٰى تَسْتَوْفُوْا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَاِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ۔

باب ماپ تول کی مزدوری بیچنے والے پر ہے اور دینے والے پر

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ مطففین میں فرمایا اور جب ان کو ماپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں یعنی ان کے لیے جیسے دوسری آیت میں یسمعونکم یعنی یسمعون لکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور نپالوا اور (اپنے اونٹ کی) پوری قیمت بھر لو[5] اور حضرت عثمانؓ سے یہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو بیچے تو مال ماپ کر دے اور جب تو خریدے تو ماپ کر لے[6]

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

---

[1] شریعت سے حضرت ابراہیمؑ کی شریعت مراد ہے پہلے وہ سیدھی تھی عرب کے مشرکوں نے اس کو ٹیڑھا کر رکھا تھا ہزاروں کفر اور گمراہی کی باتیں اس میں شریک کر دی تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو بھیج کر اس شریعت کو سیدھا کرا دیا اس میں جو کجی ہو گئی تھی وہ رفع کرا دی یا اللہ ہمارے زمانہ میں اسلام کا بھی یہی حال ہو گیا ہے نام کے مسلمانوں نے اس کو بالکل کج اور ٹیڑھا کر دیا ہے اب تو اپنے کسی ایسے مقبول بندے کو بھیج جو اسلام میں سے یہ کجی رفع کر دے اور جیسے حضرت محمدؐ نے فولادی کوڑوں سے عربوں کو درست کر دیا تھا ویسے ہی یہ نائب پیغمبر بھی ان کو فولادی کوڑے لگا کر ان کی کجی درست کرے کیونکہ یہ سمجھانے بجھانے سے کسی طرح نہیں مانتے اور ضد تعصب اور نفسانیت اور باپ دادا اور بزرگوں اور پیروں اور درویشوں کی تقلید نہیں چھوڑتے ۱۲ منہ [2] یعنی جن دلوں پر تہ بر تہ غفلت اور معصیت اور کفر کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں ان کے سب غلاف اتار کر نور ایمان اور ہدایت بھر نہ دے ۱۲ منہ [3] اس کو خود مولف نے سورہ فتح کی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے اور پیغمبر پر ایمان لائے تھے تو سعید نے عبدالعزیز اور فلیح کے خلاف بجائے عبداللہ بن عمرو بن عاص کے عبداللہ بن سلام کا ذکر کیا حافظ نے کہا ممکن ہے کہ عطاء نے اس حدیث کو دونوں سے سنا ہو سعید کی روایت کو دارمی نے اپنے مسند میں اور یعقوب بن سفیان نے تاریخ میں اور طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ [5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طارق عبداللہ محاربی اور ان کے ساتھیوں سے کھجور کے بدل ایک اونٹ خریدا تھا ایک شخص کے ہاتھ ان کے پاس کھجور بھیجی اور یہ کہلا بھیجا کہ اچھی طرح اپنا حق ماپ لو اس روایت سے یہ نکلا کہ ماپنا اسی کا کام ہے جو بیچے۔ اس حدیث کو نسائی اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو دارقطنی اور امام احمد اور ابن ماجہ اور بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَضَعُوْا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلٰى اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِيْ كَاَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ وَقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّاهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُذَّ لَهُ فَاَوْفِ لَهُ۔

خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے[1]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن حرام (میرے باپ) شہید ہو گئے اور قرض داری بہت چھوڑ گئے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ آپ قرض خواہوں کو سمجھا کر کچھ قرضہ معاف کرا دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی چاہا لیکن انہوں نے کچھ معاف نہیں کیا آخر آپ نے مجھ سے فرمایا تو ایسا کر باغ میں جا اور اپنی کھجور کی ایک ایک قسم جدا جدا رکھ عجوہ ایک جگہ عذق زید ایک جگہ[2] پھر مجھ کو ملا بھیج جابرؓ نے کہا میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے آپ سے کہلا بھیجا آپ تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر یا اس کے بیچا بیچ بیٹھ گئے اور فرمایا ماپ ماپ کر ان لوگوں کو دے میں نے ماپنا شروع کیا سب کا قرضہ پورا ادا کر دیا اور دیکھتا ہوں تو میری کھجور اتنی ہی ہے کچھ کم نہیں ہوئی[3] اور فراس نے شعبی سے یوں روایت کی مجھ سے جابرؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اس میں یوں ہے کہ جابرؓ برابر بانٹتے رہے یہاں تک کہ قرض سب ادا کر دیا[4] اور ہشام نے وہب[5] سے انہوں نے جابرؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کھجور کاٹ اور قرض خواہ کا پورا قرضہ دے دے۔

---

[1] یعنے بائع سے تلا یا ماپ کر نہ لے اور دوسری جگہ اٹھا نہ لے جائے اس حدیث کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] عجوہ اور عذق زید دونوں کھجور قسمیں ہیں ۱۲ منہ [3] یہ آپ کا ایک کھلا ہوا معجزہ تھا پہلے یہ سارے باغ کی کھجور قرض داروں کے قرضہ کو بھی کافی نہ تھی اس لیے جابرؓ نے چاہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کر کے کچھ قرضہ معاف کرا دیں لیکن قرض خواہوں نے نہ سنا اللہ تعالیٰ نے جابرؓ کا قرض بھی سب ادا کر دیا پھر کھجور جوں کی توں ہی رہی ۱۲ منہ [4] اس روایت کو خود مولف نے ابواب الوصایا میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو خود مولف نے استقراض میں وصل کیا اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ جابرؓ کھجور دے رہے تھے تو اس کا ماپنا انہی کے ذمہ تھا ۱۲ منہ

بَابُ ۴۵۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ

باب اناج کا ماپنا مستحب ہے

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے انہوں نے ثور بن یزید حمصی سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے مقدام بن معدیکرب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اپنے اناج کو ماپا کرو اس میں تم کو برکت ہوگی[1]۔

بَابُ ۴۵۴ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهِمْ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاع اور مد کی برکت کا بیان[2]

اس باب میں حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم انصاری سے انہوں نے عبد اللہ بن زید انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور اس کے لیے دعا کی تھی اور میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا تھا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کے لیے دعا کی جیسے ابراہیمؑ نے مکہ کے لیے دعا کی تھی۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔

مجھ سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مدینہ والوں کے ماپ میں برکت دے اور ان کے صاع میں برکت دے اور ان کے مد میں برکت دے[3]۔

بَابُ ۴۵۵ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ

باب اناج کا بیچنا اور احتکار کرنا کیسا ہے[4]

---

[1] یعنے خرید تے وقت ماپو تو یہ معارض نہ ہوگی اس حدیث کے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میرے پاس کچھ جو تھے میں ان کو ایک مدت تک کھاتی رہی آخر تنگ آکر میں نے ان کو ماپا تو وہ تمام ہوگئے ۱۲ منہ [2] یعنے وہ صاع اور مد جو خاص آپ کے گھر میں تھا یہ عینی نے کہا اور حق یہ ہے جو حافظ نے کہا کہ اہل مدینہ کا صاع اور مد مراد ہے ۱۲ منہ [3] اس کو خود مولف نے آخر کتاب الحج میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس روایت سے عینی کا وہ اعتراض ساقط ہو جاتا ہے جو انہوں نے حافظ ابن حجر پر کیا کہ ترجمہ باب میں اہل مدینہ کا صاع اور مد مراد لینا بعید ہے کیونکہ خود حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے ۱۲ منہ [5] احتکار کہتے ہیں گرانی کے وقت غلہ خرید کر کے اس کو رکھ چھوڑنا کہ جب بہت گراں ہوگا تو بیچیں گے اگر ارزانی کے وقت خرید کر کے رکھ چھوڑے تو یہ احتکار منع نہیں ہے اسی طرح اگر گرانی کے وقت بھی اپنے اہل وعیال کے کھانے کے لیے خرید کر کے رکھ چھوڑے یہ بھی منع نہیں ہے باب کی حدیثوں میں احتکار کا ذکر نہیں ہے حافظ نے کہا (باقی بر صفحہ آئندہ)

۷۰۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضہ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو ولید بن مسلم نے خبر دی انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (ابن عمرؓ) سے) انہوں نے کہا میں نے دیکھا ہے جو لوگ اناج کے ڈھیر (بن ماپے بن تولے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خرید لیتے تھے ان کو مار پڑتی تھی اس لیے کہ جب تک اپنے گھر نہ لے جائیں نہ بیچیں۔

۷۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ کو قبضے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا طاؤس کہتے ہیں ابن عباسؓ سے اس کا مطلب پوچھا انہوں نے کہا یہ تو گویا روپیوں کے بدل بیچنا ہے کیونکہ غلہ تو میعاد پر دیا جائے گا[۱]

۷۰۲ - حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضہ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

مجھ سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اس کو نہ بیچے

۷۰۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے ان سے عمرو بن دینار بیان کرتے تھے انہوں نے زہری سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) امام بخاری نے احتکار کا جواز ثابت کیا اس حدیث سے کہ غلہ قبضے سے پہلے نہ بیچے یعنی اپنے گھر دوکان میں لانے سے پہلے تو اگر احتکار حرام ہوتا تو آپ یہ حکم نہ فرماتے بلکہ خریدتے ہی بیچ ڈالنے کا حکم دیتے اور شاید ان کے نزدیک یہ حدیث ثابت نہیں ہے جس کو امام مسلم نے معمر بن عبد اللہ سے مرفوعاً نکالا کہ احتکار وہی کرتا ہے جو گناہ گار ہے اور ابن ماجہ اور حاکم نے نکالا کہ جو کوئی مسلمانوں پر ان کا کھانا احتکار کرے گا اللہ اس پر جذام کی بیماری ڈالے گا نعوذ باللہ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس کی صورت یہ ہے مثلاً زید نے دو من گیہوں عمرو سے دو روپیہ کے بدل خریدے اور عمرو سے یہ ٹھہرا کہ دو مہینے بعد گیہوں دے اب زید نے وہی گیہوں بکر کے ہاتھ چار روپیہ کو بیچ ڈالی تو درحقیقت زید نے گویا دو روپیہ کو چار روپیہ کی بدل بیچا جو صراحۃً سود ہے کیونکہ گیہوں کا تو اطمی نک وجود ہی نہیں وہ تو دو ماہ کے بعد ملیں گے اور روپیہ بک رہا ہے کلکتہ اور بمبئی میں اس قسم کی بیعیں ہزاروں ہوتی رہتی ہیں خبر اور چیزوں میں جو کھانے کی نہیں ہیں اس قسم کی بیع مختلف فیہ ہے لیکن اناج اور غلہ میں تو صحیح حدیث ممانعت میں وارد ہیں ۱۲ منہ

اَتٰہ قَالَ مَنْ عِنْدَہٗ صَرْفٌ فَقَالَ طَلْحَۃُ اَنَا حَتّٰی یَجِیْءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَۃِ قَالَ سُفْیٰنُ ھُوَ الَّذِیْ حَفِظْنَاہُ مِنَ الزُّھْرِیِّ لَیْسَ فِیْہِ زِیَادَۃٌ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکُ بْنُ اَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یُخْبِرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّھَبُ بِالذَّھَبِ رِبًا اِلَّا ھَآءَ وَھَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا ھَآءَ وَھَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا ھَآءَ وَھَآءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا ھَآءَ وَھَآءَ۔

مالک بن اوس سے انہوں نے پوچھا کسی پاس روپیہ اشرفیاں ہیں بدلنے کو طلحہ نے کہا میرے پاس ہیں ہمارے خزانچی کو آنے دو جو غابہ میں گیا ہے[1] سفیان نے کہا عمرو نے جیسے زہری سے روایت کی ویسی ہی ہم کو بھی زہری سے یاد ہے اس میں کوئی بات زیادہ نہیں ہے خیر زہری نے کہا مجھ کو مالک بن اوس نے خبر دی انہوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے آپ نے فرمایا سونے کا سونے کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ (نقد النقد) اور گیہوں کا گیہوں کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کا جو کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ[2]

بَابٌ ۴۵ بَیْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ یُّقْبَضَ وَبَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ۔

باب اناج کا قبضے سے پہلے بیچنا یا اس چیز کا بیچنا جو اپنے پاس نہیں کیسا ہے[3]؟

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ الَّذِیْ حَفِظْنَاہُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ سَمِعَ طَاؤُسًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَمَّا الَّذِیْ نَھٰی عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ الطَّعَامُ اَنْ یُّبَاعَ حَتّٰی یُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَآ اَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا مِثْلَہٗ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے جو عمرو بن دینار سے یاد رکھا وہ یہ ہے کہ انہوں نے طاؤس سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیع سے منع کیا وہ غلہ کی بیع ہے قبضے سے پہلے ابن عباسؓ نے کہا میں تو ہر چیز کو ایسا ہی سمجھتا ہوں (یعنی اس کی قبضے سے پہلے درست نہیں ہے)[4]

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

[1] غابہ ایک مقام ہے مدینہ منورہ کے قریب جہاں کے درخت سے منبر نبوی بنایا گیا تھا ۱۲ منہ [2] حدیث سے یہ نکلا کہ جو اور گیہوں علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں شافعی اور ابو حنیفہ اور امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور مالک اور لیث کہتے ہیں وہ دونوں ایک ہی قسم ہیں ان کے نزدیک جو کو بھی گیہوں کے بدل اودہار نہیں بیچ سکتے اسی طرح جوار الگ قسم ہے چاول الگ قسم ہیں اور اس حدیث کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی ۱۲ منہ [3] باب کی حدیثوں میں اس چیز کی بیع کی ممانعت نہیں ہے جو بائع کے پاس نہ ہو اور شاید امام بخاری نے اس کو نکال لیا اس طرح پر کہ جب قبضے سے پہلے بیچنا درست نہ ہوا تو جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس کا بھی بیچنا درست نہ ہوگا اور اس باب میں ایک صریح حدیث مروی ہے جس کو اصحاب سنن نے حکیم بن حزام سے نکالا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اس چیز کو مت بیچ جو تیرے پاس نہ ہو اور شاید یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر نہ ہوگی اس وجہ سے اس کو نہ لا سکے ۱۲ منہ [4] یہ ابن عباسؓ کا اجتہاد ہے اور دلالت کرتی ہے اس پر حکیم بن حزام کی حدیث کسی چیز کو مت بیچ جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے اس کو بیہقی نے نکالا اور اس کا اسناد حسن سے متصل شافعیہ کا یہی مذہب ہے وہ کسی چیز کی بیع قبضے سے پہلے جائز نہیں سمجھتے اناج ہو یا اور کوئی چیز منقول ہو یا غیر منقول اور ابو حنیفہ کہتے ہیں منقول کی درست نہیں غیر منقول کی درست ہے اور امام مالک کہتے ہیں صرف کھانے اور اناج کی بیع قبضے سے پہلے درست نہیں اور چیزوں کی درست ہے اور امام احمد کہتے ہیں جو چیز ناپ یا تول کر بکتی ہے اس کی بیع قبضے سے پہلے درست نہیں اور چیزوں کی درست ہے ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ إِسْمٰعِيْلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس کو نہ بیچے اسمٰعیل نے اپنی روایت میں یستوفیہ کے بدل یقبضہ کہا

بَابٌ ۴۵ مَنْ رَأَى إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جِزَافًا أَنْ لَا يَبِيْعَهُ حَتّٰى يُؤْوِيَهُ إِلٰى رَحْلِهِ وَالْأَدَبِ فِي ذٰلِكَ۔

باب جو شخص غلہ کا ڈھیر بن ماپے بن تولے خریدے وہ جب تک اس کو اپنے ٹھکانے نہ لائے اور کسی کے ہاتھ نہ بیچے اور اس کے خلاف کرنے والے کی سزا

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُوْنَ جِزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ يُضْرَبُوْنَ أَنْ يَبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ

ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھا لوگوں کو اس پر تنبیہ کی جاتی جب وہ غلہ کا ڈھیر خرید کر کے اپنے ٹھکانے پر لانے سے پہلے اس کو بیچ ڈالتے[1]

بَابٌ ۴۶ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوْعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ۔

باب اگر کسی شخص نے کچھ اسباب یا ایک جانور خریدا اور اس کو بائع ہی کے پاس رکھ دیا وہ اسباب تلف ہو گیا یا جانور مر گیا اور ابھی مشتری نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا اور ابن عمرؓ نے کہا بیع کے وقت جو مال زندہ تھا اور بیع میں شریک تھا وہ اگر تلف ہو گیا تو خریدار پر پڑیگا بائع اس کا تاوان نہ دیگا

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يَأْتِيْ فِيْهِ بَيْتَ أَبِيْ بَكْرٍ أَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوْجِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَرُعْنَا إِلَّا وَقَدْ أَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهِ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا کوئی دن کم گذرتا کہ آپ صبح اور شام ابوبکرؓ کے گھر میں نہ آئیں جب آپ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم مل گیا تو ہم اسی وقت گھبرائے جب آپ ظہر کے وقت تشریف لائے[3] ابوبکرؓ کو اطلاع دی گئی تو وہ کہنے لگے اس وقت جو آنحضرت صلعم تشریف لائے ہیں تو کوئی نئی بات ضرور ہوئی ہے خیر جب آپ ابوبکرؓ کے پاس گئے تو فرمایا یہاں جو لوگ ہوں ان سے کہو باہر جائیں

---

[1] حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم اسلام بیع فاسد پر سزا دے سکتا ہے امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ جو چیز اندازے سے بن ماپ تول خریدی جائے اس کو قبضے سے پہلے بیچ سکتا ہے اور اوزاعی اور اسحاق سے بھی ایسا ہی منقول ہے اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو طحاوی اور دارقطنی نے وصل کیا مگر اس میں مجموعًا کا لفظ نہیں ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ اس وقت آپ کا تشریف لانا خلاف معمول تھا آپ کے آنے کا وقت صبح تھا یا شام ۱۲ منہ

هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ قَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ الصُّحْبَةَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَخُذْ إِحْدَاهُمَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ ؕ

ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہاں کوئی غیر آدمی نہیں ہے میری دو بیٹیاں ہیں عائشہؓ اور اسماءؓ آپ نے فرمایا تم کو معلوم ہے مجھ کو ہجرت کی اجازت مل گئی ابو بکرؓ نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلوں گا آپ نے فرمایا میں بھی چاہتا ہوں تم کو ساتھ لوں ابو بکرؓ نے کہا میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جن کو میں نے پہلے ہی سے سفر کے لیے طیار رکھا ہے ایک آپ لے لیجئے آپ نے فرمایا میں نے قیمت سے لی[1]

بَابُ ٤٥ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرُكَ ۔

باب دوسرا مسلمان بھائی بیع کر رہا ہو تو اس پر خود بیع نہ کرے اسی طرح دوسرے مسلمان بھائی کے مول پر خود مول نہ کرے جب تک وہ اجازت نہ دے یا چھوڑ نہ دے[2]

٧٠٨ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ ۔

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے

٧٠٩ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے[3] اور دھوکا دینے کے لیے قیمت مت بڑھاؤ اور کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیام پر پیام دے اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن سوکن کو طلاق نہ دلوائے اس نیت سے کہ اس کے منہ کا نوالہ اپنے منہ میں پڑ جائے

---

[1] حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق سے اونٹنی مول لے کر انہی کے پاس رکھوا دی تو باب کا یہ مطلب کہ کوئی چیز خرید کر کے بائع پاس رکھوا دینا اس سے ثابت ہوا ۱۲ منہ [2] یعنے پہلا بائع اگر اجازت دے کہ تم بھی اپنا مال اس خریدار کو بتلاؤ بیچو تو بیچنا درست ہے اسی طرح اگر پہلا خریدار اس چیز کو چھوڑ کر چلا جائے نہ خریدے تو دوسرے کو اس کا خریدنا درست ہے ورنہ حرام ہے امام اوزاعی نے کہا یہ امر مسلمان بھائی کے لیے خاص ہے اور جمہور نے اس کو عام رکھا ہے کیونکہ یہ امر اخلاق سے بعید ہے کہ ایک شخص اپنا مال بیچ رہا ہے یا کوئی شخص کچھ خرید رہا ہے ہم بیچ میں جا کر دخل دیں اور اس کا فائدہ نہ ہونے دیں ۱۲ منہ [3] یعنے باہر والے جو غلہ یا اشیاء باہر سے لاتے ہیں وہ اکثر بستی والوں کے ہاتھ سستا بیچ کر اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اب کوئی شہر والا ان کو بہکائے کہ ابھی نہ بیچو یہ مال میرے سپرد کر دیں اس کو مہنگا بیچ دوں گا تو اس سے منع فرمایا کیونکہ یہ بستی والوں کو نقصان پہنچانا ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۴۹۰ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ

وَقَالَ عَطَاءٌ أَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فِيمَنْ يَزِيدُ۔

۷۱۰ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ ۔

باب نیلام (ہراج) کے بیان میں

اور عطاء بن رباح نے کہا میں نے تو لوگوں کو دیکھا وہ لوٹ کے مال نیلام کرنے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے[1]۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو منشی حسین نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابرؓ بن عبداللہ سے ایک شخص نے ایک غلام کو اپنے مرے بعد آزاد کر دیا پھر وہ مفلس ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو لیا اور فرمایا اس کو کون خریدتا ہے مجھ سے نعیم بن عبداللہ نے اس کو اتنے اتنے روپیوں پر خرید لیا آپ نے وہ غلام ان کے حوالے کر دیا[2]۔

بَابُ ۴۹۱ النَّجْشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ ذٰلِكَ الْبَيْعُ

وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ۔

باب نجش یعنی دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانا کیسا ہے[3]

اور بعضوں نے کہا یہ بیع درست نہیں اور ابن ابی اوفی نے کہا نجش[4] کرنے والا ابو رہے سود خوار ہے اور نجش فریب ہے خلاف شرع بالکل درست نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فریب[5] دوزخ میں لے جائے گا اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے[6]۔

۷۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا۔

بَابٌ ۴۹۲ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ ۔

باب دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع کا بیان[8]

---

[1] اس کو ابو بکرؓ بن ابی شیبہ نے وصل کیا اور لوٹ کے مال پر ہر مال کو قیاس کیا ہے اس کا نیلام کرنا درست ہے ۱۲ منہ [2] نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درم کو لیا جب آپ نے فرمایا کون اس کو خریدتا ہے تو یہ نیلام ہی ہوا اور اسمٰعیل کا اعتراض دفع ہو گیا کہ حدیث سے نیلام ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ لوگوں نے مول بڑھانا شروع کیا اور مدبر کی بیع کا جواز نکلا امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام مالک کے نزدیک مدبر کی بیع درست نہیں ہے اور اس کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی ۱۲ منہ [3] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ نے وہ روپیہ غلام کے مالک کو دے دیے عینی نے یوں کیا آپ نے وہ روپیہ نعیم کو دے دیے یہ صریح سہو ہے ۱۲ منہ [4] ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک بیع تو صحیح ہو جائے گی لیکن مشتری کو پھیر دینے کا اختیار رہے گا اور حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک بیع صحیح ہے لیکن گناہ ہے ۱۲ منہ [5] اس کو خود مؤلف نے کتاب الشہادات میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن عدی نے کامل میں وصل کیا ۱۲ منہ [7] یہ حدیث آگے کتاب الصلح میں موصولاً آئے گی ۱۲ منہ [8] دھوکے کی بیع یہ ہے کہ مثلاً پرندہ ہوا میں اڑ رہا ہے یا مچھلی دریا میں جا رہی ہے یا ہرن جنگل میں بھاگ رہی ہے باقی بر صفحہ آیندہ

باقی بر صفحہ آیندہ

۲۱۷۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ وَکَانَ بَیْعًا یَتَبَایَعُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ کَانَ الرَّجُلُ یَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَۃُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِھَا ٭

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا اور وہ ایک بیع تھی جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھی ایک شخص ایک اونٹ یا اونٹنی کو خریدنا اور قیمت دینے کی میعاد یہ مقرر کرنا کہ ایک اونٹنی جنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر جنے[1]

بَابٌ ۴۶۲ بَیْعِ الْمُلَامَسَۃِ وَقَالَ اَنَسٌ نَہٰی عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٭

باب بیع ملامسہ کا بیان اور انس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

۲۱۷۳ ۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ رض اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْمُنَابَذَۃِ وَھِیَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَہٗ بِالْبَیْعِ اِلَی الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ یُّقَلِّبَہٗ اَوْ یَنْظُرَ اِلَیْہِ وَنَہٰی عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُلَامَسَۃُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا یَنْظُرُ اِلَیْہِ ٭

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن سعد نے خبر دی ان کو ابو سعید خدری رض نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع منابذہ سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ آدمی کپڑا بیچتا ہے اس کو خریدار کی طرف پھینک دے اور وہ الٹ کر اس کو نہ دیکھے یوں ہی لے لے (کیونکہ یہی شرط ہوئی تھی) اور آپ نے بیع ملامسہ سے بھی منع فرمایا وہ یہ ہے کہ جب خریدار کپڑے کو ہاتھ لگا وے اس کو دیکھے نہ کچھ تو بیع پوری ہو گئی

۲۱۷۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ نُہِیَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ اَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا دو طرح کے لباس منع ہیں ایک یہ کہ آدمی ایک ہی کپڑے

بقیہ صفحہ سابقہ) اس کو پکڑنے سے پہلے بیچ ڈالے اسی طرح اس غلام یا لونڈی کو جو بھاگ گیا ہو اور اسی طرح میں داخل ہے بیع معدوم اور مجہول اور جس کی تسلیم پر قدرت نہیں اور حبل الحبلہ کی بیع جاہلیت میں مروج تھی اس کی تفسیر آگے خود حدیث میں آتی ہے باب کی حدیث دھوکے کی بیع کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے حبل الحبلہ کی ممانعت سے نکال لیا کس لیے کہ وہ بھی ایک دھوکے کی قسم ہے ممکن ہے کہ اونٹنی نہ جنے یا اس کا بچہ جو پیدا ہو وہ نہ جنے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے ابن مسعود اور ابن عمر رض سے اور مسلم نے ابوہریرہ رض سے اور ابن ماجہ نے ابن عباس سے اور طبرانی نے سہل سے روایت کی اس میں صاف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا (منہ) (ہوا شی صفحہ ہذا)

[1] بعضوں نے حبل الحبلہ کی یہ تفسیر کی ہے کہ کسی اونٹنی کے حمل کے حمل کو فی الحال بیچ ڈالے مثلاً یوں کہے کہ اس اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے پیٹ کے بچے کو میں نے تیرے ہاتھ بیچا یہ بھی منع ہے اس لیے کہ وہ معدوم اور مجہول کی بیع ہے اور داخل ہے بیع غرر یعنے دھوکے کی بیع میں باقی آئندہ

ثُمَّ يَرْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ۔

میں گوٹھ مار کر بیٹھے پھر اس کو کاندھے پر ڈال لے (شرمگاہ کھلی رہے) اور دو بیعوں منع ہیں ایک ملامسہ دوسری بیع منابذہ

بَابُ ۴۶۴ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب بیع منابذہ کے بیان میں

اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا

۱۵ ۷ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان اور ابوالزناد سے ان دونوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۱۶ ۷ ۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

ہم سے عیاش بن ولید بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ ابن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیعوں سے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

بَابُ ۴۶۵ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا يُحَفِّلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ وَالْمُصَرَّاةُ الَّتِي صُرِّيَ

باب اونٹ یا بکری یا گائے کے تھن میں دودھ جمع کر رکھنا

بائع کو منع ہے اسی طرح ہر جاندار کے تھن میں اور مصراۃ وہ جانور ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۲ اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے اور ملامسہ کی تفسیر آگے خود حدیث میں آتی ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱ اس روایت میں دوسرے لباس کا ذکر نہیں کیا وہ اشتمال صماء ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یعنے ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ وغیرہ کچھ باہر نہ نکل سکیں نسائی کی روایت میں بیع ملامسہ کی تفسیر یوں مذکور ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے میں اپنا کپڑا تیرے کپڑے کے عوض بیچتا ہوں اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے صرف چھوے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں یہ ٹھہرے کہ جو میرے پاس ہے وہ تیری طرف پھینک دوں گا اور جو تیرے پاس ہے وہ میری طرف پھینک دے بس اسی شرط پر بیع ہو جائے اور کسی کو معلوم نہ ہو کہ دوسرے پاس کتنا اور کیسا مال ہے ۱۲ منہ ۲ اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۳ مثلاً لونڈی ہو یا گدھی ان کے دودھ کے بدل ایک صاع نہ دیا جائے گا اور حنابلہ نے گدھی کے دودھ کا بدلہ دینا لازم نہیں رکھا لیکن لونڈی میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور جمہور اہل علم صحابہ اور تابعین اور مجتہدین نے باب کی حدیث پر عمل کیا ہے کہ ایسی صورت میں مشتری چاہے تو وہ جانور پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا دودھ کے بدل دیدے خواہ بہت ہو یا کم اور حنفیہ نے قیاس پر عمل کر کے اس صحیح حدیث کا خلاف کیا ہے اور کہتے کیا ہیں کہ ابوہریرہؓ فقیہ نہ تھے اس لیے ان کی روایت قیاس کے خلاف قبول نہیں ہو سکتی اور یہ کھلی دھینگا مشتی ہے ابوہریرہؓ نے آنحضرتؐ سے یہ حکم نقل فرمایا ہے جس کا اتباع واجب ہے اور لطف یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے جن کو حنفی فقہ اور اجتہاد میں امام جانتے ہیں ان سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور شاید حنفیہ کو الزام دینے کے لیے امام بخاری نے اس کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے اور خود حنفیہ نے بہت سے مقاموں میں حدیث کو قیاس جلی سے ترک کیا ہے جیسے وضو نبیذ اور قہقہہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَاءِ يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ الْمَاءَ۔

جس کے تھن میں دودھ روک لیا گیا ہوا اور بند کر دیا گیا ہو اکھٹا کیا گیا ہو کئی دن دوہا نہ گیا ہو اصل میں تصریہ کہتے ہیں پانی روکنے کو اسی سے ہے صریت الماء یعنے میں نے پانی روک رکھا

۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ .... وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ وَمُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلَاثًا وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اونٹ اور بکری کا دودھ تھن میں روک کر نہ رکھو اگر کوئی ایسا جانور (دھوکے میں آکر) مول لے تو اس کو دودھ دوہنے کے بعد دو باتوں میں جو بھی معلوم ہو وہ کرے اگر چاہے تو رکھ لے چاہے پھیر دے اور ایک صاع کھجور (دودھ کے بدل دیدے) اور ابو صالح[1] اور مجاہدؒ اور ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کھجور کا ایک صاع نقل کیا ہے اور بعضوں[2] نے ابن سیرین سے ایک صاع اناج نقل کیا ہے[3] اور کہا ہے کہ خریدار کو تین دن تک اختیار ہوگا اور بعضوں نے ابن[4] سیرین سے ایک صاع کھجور کا نقل کیا ہے اور تین دن تک اختیار ہونے کا ذکر نہیں کیا اور ایک صاع کھجور اکثر لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُلَقَّى

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا میں نے اپنے باپ (سلیمان) سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعثمان نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جو کوئی ایسی بکری خریدے جس کے تھن میں دودھ روکا گیا ہو وہ اس کو پھیر سکتا ہے اور ایک صاع اس کے ساتھ دیدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) میں پھر یہاں ترک کیوں نہیں کرتے اور امام ابن قیم نے بہت تشنیع کی ہے حنفیہ پر بوجہ ترک کرنے اس حدیث کے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا

[1] ابو صالح کی روایت کو امام مسلم نے اور مجاہد کی روایت کو بزار اور طبرانی نے معجم اوسط میں اور ولید کی روایت کو احمد بن منیع نے اپنی مسند میں اور موسیٰ بن یسار کی روایت کو امام مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنے قرہ نے اس کو امام نے نکالا ۱۲ منہ

[3] زفر نے کہا ایک صاع کھجور دے آدھا صاع گیہوں اور ابن ابی لیلیٰ اور ابی یوسفؒ نے ایک صاع کھجور کی قیمت بھی دینا جائز رکھا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی ایوب سختیانی نے اس اثر کو بھی امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ

الْبُيُوعُ۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

بستی سے آگے بڑھ کر مال لانے والوں سے خریدنا منع کیا ہے

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ والوں سے (جو مال بیچنے کو لائیں) آگے جا کر نہ ملو[1] اور کوئی تم میں سے ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نجش بھی مت کرو اور بستی والا باہر والے کا مال (روک کر) نہ بیچے اور بکریوں کا دودھ تھن میں اکٹھا مت کرو اور جو کوئی ایسی بکری دھوکے میں آن کر مول لے لے اس کو دودھ دوہنے کے بعد دو میں سے ایک بات کرنے کا اختیار ہوگا چاہے تو اس کو رہنے دے چاہے تو پھیر دے اور ایک صاع کھجور دیدے

بَابٌ ۴۶۶ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

باب اگر خریدار چاہے تو مصراۃ بکری پھیر دے اور دودھ کے عوض ایک صاع کھجور دیدے

ہم سے محمد بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو زیاد خراسانی نے ان سے ثابت بن عیاض نے بیان کیا جو عبدالرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایسی بکری خریدے جس کے تھن میں دودھ اکٹھا کیا گیا ہو پھر اس کا دودھ دوہے تو اس کو اختیار ہے چاہے تو رہنے دے اور جو نہ چاہے (تو پھیر دے) دودھ کے بدل ایک صاع کھجور دیدے[2]۔

بَابٌ ۴۶۷ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي وَقَالَ شُرَيْحٌ إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا٭

باب اگر زانی غلام کی بیع اور شریح نے کہا خریدار ایسے غلام لونڈی کو پھیر سکتا ہے[3]۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

---

[1] اس کا بیان آگے ایک باب میں آئے گا اور نجش کا بیان اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ [2] یعنے ہر بکری کے دودھ کے بدل ایک صاع کھجور کا دے اور بعضوں نے کہا کہ اگر ہزار بکریاں بھی ایسی خریدے تو سب کے دودھ کے بدل ایک دینار کافی ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ یہ بھی ایک عیب ہے شریح کی روایت کو سعید بن منصور نے وصل کیا باب کی حدیث میں گو غلام کا ذکر نہیں مگر امام بخاری نے غلام کو لونڈی پر قیاس کیا اور حنفیہ کے نزدیک لونڈی زنا کے عیب سے پھیری جاسکتی ہے لیکن غلام نہیں پھیرا جاسکتا ۱۲ منہ

اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا
فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ
ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ۔

۷۲۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رض وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ
فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا
وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ
أَوِ الرَّابِعَةِ۔

بَابُ ۳۸ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ۔

۷۲۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ
لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
الْعَشِيِّ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ فَمَا بَالُ
أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ
مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

کہا مجھ سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ کیسان سے انہوں نے
ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا
جب لونڈی کا زنا کھل جائے (ثابت ہو جائے) تو اس کا مالک اس کو کوڑے
لگائے پھر نہ جھڑکے[1] اگر پھر زنا کرائے پھر کوڑے لگائے پھر نہ جھڑکے اگر پھر تیسری
بار زنا کرائے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک بالوں کی رسی ہی کے بدل

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے
ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ
اور زید بن خالد سے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
لونڈی اگر محصنہ (یعنے بیاہی ہوئی) نہ ہو[2] اور وہ زنا کرے تو کیا کرنا چاہیئے
آپ نے فرمایا اس کو کوڑے مارو اگر زنا کرے پھر کوڑے لگاؤ اگر پھر زنا کرے
تو اس کو بیچ ڈالو ایک رسی ہی کے بدل سہی ابن شہاب نے کہا مجھے
یاد نہیں آپ نے تیسری بار کے بعد بیچنے کا حکم دیا یا چوتھی بار کے بعد

باب عورتوں سے خرید و فروخت کرنا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی
انہوں نے زہری سے ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ
سے بریرہ کے خریدنے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کو خرید کر کے آزاد کر
دے ترکہ اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرے پھر شام کو آپ (منبر پر خطبہ سنانے کو)
کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیئے اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا
ہے وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا جو شخص ایسی شرطیں
لگائے جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا وہ لغو ہیں گو سو بار شرطیں لگائے

[1] یعنے حد لگانے کے بعد پھر جھڑکے اور ملامت نہ کرے کیونکہ قصور کی سزا مل چکی خطابی نے کہا ترجمہ یوں ہے اس کو کوڑے لگائے اور صرف جھڑکی پر اکتفا نہ کرے ۱۲ منہ [2] ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر لونڈی محصنہ ہو تو اس کو سنگسار کریں حالاں کہ لونڈی غلام پر بالاجماع رجم نہیں ہے کیوں کہ خود قرآن میں صاف حکم موجود ہے فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ فعلیہن نصف ما علی المحصنات من العذاب اور رجم کا نصف نہیں ہو سکتا تو کوڑوں کا نصف مراد ہو گا یعنے پچاس کوڑے مارو بعضوں نے کہا حدیث کا ترجمہ یوں ہے اگر لونڈی اپنے تئیں زنا سے نہ بچائے اور زنا کرائے ۱۲ منہ

فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ ۔ اللہ نے جو شرط لگائی وہی مضبوط اور پائیدار ہے[1]

۲۴ ۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِیْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِيْرَةَ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ اِنَّهُمْ اَبَوْا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا اَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا يُدْرِيْنِيْ ۔

ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کرتے تھے کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کا نرخ اس کے مالکوں سے چکایا پھر آنحضرتؐ نماز کے لیے نکلے جب لوٹ کر آئے تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے کہا بریرہؓ کے مالک نہیں مانتے وہ کہتے ہیں اس کا ترکہ تو ہم لیں گے آپ نے فرمایا ترکہ تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے ہمام نے کہا میں نے نافع سے پوچھا بریرہؓ کا خاوند آزاد تھا یا غلام انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔

بَابٌ ۴۶۹ هَلْ يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِغَيْرِ اَجْرٍ وَّهَلْ يُعِيْنُهُ اَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَنْصَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصَ فِيْهِ عَطَاءٌ ۔

باب کیا بستی والا باہر والے کا مال بن اجرت کے بیچ سکتا ہے[2] کیا اس کی مدد یا اس کو نصیحت کر سکتا ہے[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنے بھائی سے صلاح خیر چاہے تو اس کو اچھی صلاح دے[4] اور عطاء نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں[5]

۲۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيْرًا بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی گواہی دیتا ہوں اس کی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتا رہوں گا اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور حاکم اسلام کا حکم سنوں گا اور مانوں گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا[6]

---

[1] اس کا اعتبار ہے اور حدیث میں جو شرطیں پیغمبر نے بیان فرمائیں وہ بھی اللہ ہی کی لگائی ہوئی ہیں کیونکہ جو کچھ حدیث میں ہے وہ بھی اللہ ہی کا حکم ہے یہ خطبہ آپ نے اس وقت سنایا جب بریرہؓ کے مالک حضرت عائشہؓ سے یہ شرط لگانے تھے کہ ہم بریرہؓ کو اس شرط سے بیچتے ہیں کہ اس کا ترکہ ہم لیں گے ۔ [2] نہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے عورتوں سے خرید فروخت کرنے کا جواز نکلا ۱۲ منہ [3] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو ممانعت آئی ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے اس کا یہ مطلب ہے کہ اس سے اجرت لے کر نہ بیچے اگر بطور مدد اور خیر خواہی کے اس کا مال بیچ دے تو وہ منع نہیں ہے کیونکہ دوسری حدیثوں میں مسلمان کی امداد اور خیر خواہی کرنے کا حکم ہے ۱۲ منہ [4] اس کو امام احمد اور بیہقی نے جابرؓ سے وصل ۱۲ منہ [5] یعنے عطاء ابن ابی رباح نے اس کو عبدالرزاق سے وصل کیا ۱۲ منہ [6] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جب ہر مسلمان کی خیر خواہی کا اس میں حکم ہے تو اگر بستی والا باہر والے کا مال بلا اجرت بیچ دے اس کی خیر خواہی کرے تو ثواب ہوگا نہ گناہ اب اس حدیث کی تاویل یہ ہوگی جس میں اس کی ممانعت ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب اجرت لے کر ایسا کرے باقی بر صفحہ آیندہ

باقی بر صفحہ آیندہ

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهٗ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا۔

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ سواروں سے (جو غلہ لے کر آئیں) آگے جا کر نہ ملو ان کو بستی میں آنے دو، اور بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس رض سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے۔ کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا اس کا دلال نہ بنے [1]

بَابُ مَنْ كَرِهَ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِاَجْرٍ۔

باب جس نے اجرت لے کر بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنا مکروہ رکھا ہے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ؛

مجھ سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے ابو علی حنفی نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ (عبداللہ بن دینار) نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ بستی والا جنگل دیہات والے کا مال بیچے ابن عباس نے ایسا ہی کہا۔[2]

بَابُ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ

باب بستی والا باہر والے کے لئے دلالی کر کے مول نہ لے۔

وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ بِعْ لِيْ ثَوْبًا وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ

اور ابن سیرین اور ابراہیم نخعی نے اس کو مکروہ رکھا ہے بائع اور مشتری دونوں کے لئے ابراہیم نخعی نے کہا عرب کہتے ہیں بع ثوبا یعنی کپڑا خرید لے[3]

(بقیہ صفحہ سابقہ) جب اُجرت لیکر ایسا کرے اور بستی والوں کو نقصان پہنچائے اور اپنا فائدہ کرنے کی نیت ہو یہ ظاہر ہے کہ انما الاعمال بالنیات ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا [1] اور اس سے دلالی کا حق ٹھہرا کر بستی والوں کو نقصان پہنچائے اگر یہ دلال نہ بنتا تو شاید غریبوں کو غلہ سستا مل جاتا گویا یہ مناع للخیر بنا۔ حنفیہ نے کہا کہ حدیث اس وقت سے خاص ہے۔ جب غلہ کا قحط ہو مالکیہ نے کہا عام ہے۔ ہمارے امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ یہ نہی اس صورت میں ہے جب پانچ باتیں ہوں جنگل سے کوئی اسباب بیچنے کو آئے اس دن کے نرخ پر بیچنا چاہے نرخ اسکو معلوم نہ ہو بستی والا قصد کر کے اس کے پاس جائے مسلمانوں کو اس اسباب کی حاجت ہو جب یہ باتیں پائی جائیں گی تو بیع حرام اور باطل ہوگی ورنہ صحیح ہوگی ۱۲ منہ [2] ابن عباس رض کا قول اوپر گزرا کہ بستی والا باہر والے کا دلال نہ بنے یعنی اُجرت لیکر اس کا مال نہ بکوائے اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے۔ کہ نہ بستی والا باہر والے کا مال بکوائے نہ باہر والے خریدار کو بستی والوں کا مال خرید دے دونوں صورتوں میں اُجرت لے کر دلال بنے ابن سیرین کے اثر کو تو ابو عوانہ نے وصل کیا حافظ نے کہا ابراہیم نخعی کا اثر مجھ کو نہیں ملا ۱۲ منہ [4] مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو لا یبیع حاضر لباد ہے۔ یہ بیع اور شرا دونوں کو شامل ہے۔ جیسے شرا نے بائع کے معنوں میں آتا ہے۔ قرآن میں ہے وشروہ بثمن بخس یعنی بالعوہ ایسے ہی بائع بھی شرے کے معنوں میں آتا ہے۔ اور دونوں صورتوں میں منع ہیں ۱۲ منہ؛

٧٢٨ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کے مول پر مول نہ کرے اور نجش کرے اور نہ بستی والا باہر والے کے لئے بیچے یا مول لے۔

٧٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا انس بن مالک رض نے کہا ہم کو اس کی ممانعت ہوئی کہ بستی والا باہر والے کیلئے بیچے یا خریدے

باب: النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَأَنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ آثِمٌ إِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوزُ

باب پہلے سے جاکر قافلہ والوں سے ملنے کی ممانعت اور ایسی بیع لغو ہے پھیر دی جائیگی کیونکہ ایسا کرنیوالا جان بوجھ کر گنہگار ہے۔ اور یہ ایک قسم کا فریب ہے۔ جو درست نہیں [1]

٧٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمری نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا ہے! اور بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے

٧٣١ - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض مَا مَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا

مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رض سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے۔ کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا اس کا دلال نہ بنے۔

٧٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے

---

[1] جب کہیں باہر سے بیر بھر یعنے غلہ کی رسد آتی ہے۔ تو بعضے بستی والے یہ کرتے ہیں کہ ایک دو کوس بستی سے آگے نکل کر راہ میں ان بیوپاریوں سے ملتے ہیں اور ان کو دغا اور دھوکا دیکر بستی کا نرخ اترا ہوا بیان کرکے ان کا مال خرید کر لیتے ہیں جب وہ بستی میں آتے ہیں تو دیکھتے ہیں۔ وہاں کا نرخ بڑھا ہوا ہے اور ان کو چکمہ دیا گیا امام بخاری کے نزدیک ایسی صورت میں بیع باطل اور لغو ہے بعضوں نے کہا ایسا کرنا حرام ہے۔ لیکن بیع صحیح ہو جائے گی اور ان کو اختیار ہوگا۔ بستی میں آکر وہاں کا نرخ دریافت کرکے اس بیع کو قائم رکھیں۔ یا فسخ کر ڈالیں حنفیہ نے کہا ہے۔ اگر قافلہ والوں سے آگے جا کر ملنا بستی والوں کو نقصان کا باعث ہو۔ تب تو مکروہ ہے۔ ورنہ مکروہ نہیں ۱۲ منہ۔

قَالَ مَنِ اشْتَرَى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ۔

بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّي۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَبْلُغَ بِهِ سُوقَ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هٰذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ يُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللهِ۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ

انہوں نے کہا جو کوئی دودھ جمع کی ہوئی بکری خریدے وہ (بکری پھیر دے) اور اس کے ساتھ ایک صاع دیدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر (جبکہ وہ کچھ بیچ رہا ہو) بیع نہ کرے اور نہ جو مال باہر سے آرہا ہو اس سے آگے جا کر ملو جب وہ بازار میں آئے۔

باب قافلے سے کتنی دور آگے جا کر ملنا منع ہے[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا ہم آگے جا کر قافلہ سواروں سے ملا کرتے ان سے غلہ خریدتے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس سے منع فرمایا کہ ہم اس مال کو اسی جگہ بیچیں جب تک اناج کے بازار میں نہ لائیں امام بخاری نے کہا عبداللہ بن عمر کا یہ ملنا بازار کے بلند کنارے پر تھا جدھر سے سوداگر آیا کرتے اور یہ بات عبیداللہ کی حدیث سے نکلتی ہے[2]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا لوگ ایسا کرتے تھے کہ بازار کی بلند جانب جا کر غلہ خریدتے پھر اسکو وہیں بیچ ڈالتے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کیا کہ غلہ وہاں نہ بیچیں جب تک اس کو اٹھوا کر دوسری جگہ نہ لے جائیں[3]

---

[1] اس باب کے لانے سے امام بخاری کا مطلب ہے۔ کہ اسکی کوئی حد مقرر نہیں اگر بازار میں آنے سے ایک قدم بھی آگے جا کر ملا تو اس نے حرام کام کیا ۱۲ منہ [2] یعنی اس روایت میں جو مذکور ہے کہ عبداللہ بن عمر رض قافلے والوں سے آگے جا کر ملتے اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ بستی سے باہر نکل کر یہ تو حرام اور منع تھا بلکہ عبداللہ کا مطلب ہے کہ بازار میں آجانے کے بعد اس کے کنارے پر ہم ان سے ملتے کیونکہ اس روایت میں اس امر کی ممانعت ہے۔ کہ غلہ کو جہاں خریدیں وہاں نہ بیچیں اور اسکی ممانعت اس روایت میں نہیں ہے کہ قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنا منع ہے۔ ایسی حالت میں یہ روایت ان لوگوں کی دلیل نہیں ہوسکتی جنہوں نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنا درست رکھا ہے۔ ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا کہ جب قافلہ بازار میں آجائے تو اس سے آگے بڑھ کر ملنا درست ہے۔ بعضوں نے کہا بستی کی حد تک آگے بڑھ کر ملنا درست نہیں اکثر نے کہا اسمیں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے ایک میل سے کم آگے بڑھ کر ملنا باقی آئندہ

بَابٌ اِذَا اشْتَرَطَ شُرُوْطًا فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ

٧٣٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقُلْتُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكِ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

٧٣٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا

باب اگر کسی نے بیع میں ناجائز شرطیں لگائیں۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رض سے اُنہوں نے کہا بریرہ رض میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیے چاندی پر کتابت کی ہے ہر سال میں ایک اوقیہ تو میری کچھ مدد کرو میں نے کہا اگر تیرے مالک منظور کریں تو میں انکو یک مشت ان کا سب روپیہ دے دیتی ہوں اور تیرا ترکہ میں لونگی بریرہ رض اپنے مالکوں پاس گئی ان سے ذکر کیا اُنہوں نے نہ مانا پھر وہ لوٹ کر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رض پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا میں نے ان سے بیان کیا وہ نہیں مانتے کہتے ہیں ترکہ تو ہم لیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُنا اور حضرت عائشہ رض نے بھی آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو بریرہ رض کو خرید لے اور ترکہ کی شرط جو وہ کرتے ہیں اس پر چپ ہو رہ ترکہ تو اسی کو ملیگا جو کوئی آزاد کرے حضرت عائشہ رض نے ایسا ہی کیا پھر آپ خطبہ سُنانے کو لوگوں میں کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسی چاہیے تعریف کی پھر فرمایا اما بعد لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا جو شرط اللہ نے جائز نہیں رکھی وہ باطل اور لغو ہے اگرچہ کوئی سو بار وہ شرط لگائے اللہ کا حکم سب سے مقدم ہے۔ اور اللہ کی شرط بھی مضبوط ہے۔ اور ترکہ اسی کا ہے۔ جو آزاد کرے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے حضرت عائشہ رض نے ایک لونڈی (بریرہ رض) خرید کر کے آزاد کرنا چاہی اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہیں۔ اس کا ترکہ ہم لیں گے حضرت عائشہ رض نے اس کا ذکر

بقیہ صفحہ سابقہ ملنا درست ہے۔ کوئی کہتا ہے چھ میل سے کم پر کوئی کہتا ہے دو دن کی راہ سے کم پر ۱۲ منہ

لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

بَابُ بَيْعِ الزَّبِيْبِ بِالزَّبِيْبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبِيْعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ إِنْ زَادَ فَلِيْ وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا تو ایسا کہنے سے اپنے قصد سے باز مت رہ وارث تو وہی ہوگا جو آزاد کرے[1]

باب کھجور کو کھجور کے بدل بیچنا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے مالک بن اوس سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گیہوں گیہوں کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کو جو کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجور کھجور کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ[2]

باب منقے کو منقے کے بدل اور اناج کو اناج کے بدل بیچنا

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا مزابنہ یہ ہے۔ کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل ماپ کر کے بیچی جائے[3] اسی طرح بیل پر کے انگور کو منقے کے بدل بیچنا

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا (اس کی تفسیر یہ ہے) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا مزابنہ یہ ہے کہ کوئی شخص درخت پر کا میوہ سوکھے میوے کے بدل ناپ یا تول کر بیچے اور خریدار سے کہے اگر درخت کا میوہ (اس سوکھے میوہ سے) زیادہ نکلے تو وہ اس کا ہے۔ کم نکلے تو وہ بھر دے گا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی[4] اندازہ کر کے۔

---

[1] اس حدیث سے مالکیہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے۔ کہ مکاتب کی بیع جائز ہے۔ لیکن مخالفین یہ کہہ سکتے ہیں کہ شاید بریرہؓ بدل کتابت کے ادا کرنے سے عاجز ہوگئی ہوگی تو اس کا حکم لونڈی کا سا ہوگیا اور بیع جائز ہوگی باقی بحث اسکی اللہ چاہے تو کتاب المکاتب میں آئے گی ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ اور نمک بیچنا نمک کے بدلے بیاج ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ اور اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئیگا بہر حال جب ان میں سے کوئی چیز اپنی جنس کے بدل بیچی جائے تو اس میں یہ ضرور ہے۔ کہ دونوں ماپ تول میں برابر ہوں نقدا نقد ہوں ۱۲ منہ [3] یعنی وہ کھجور جو ابھی درخت سے نہ اتری ہو اسی طرح وہ انگور جو ابھی بیل سے توڑا نہ گیا ہو۔ اس کا اندازہ کر کے خشک کھجور یا منقے کے بدل بیچنا درست نہیں کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے۔ ۱۲ منہ باقی آئندہ

باب ۴۷۷ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ

۱۴۱م۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَأْتِيَ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتّٰى تَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

باب ۴۷۸ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ۔

باب ۴۷۹ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِيْ

باب جَو کو جَو کے بدل بیچنا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے کہ مالک بن اوس نے سو اشرفیاں بھنانا چاہیں ان کو طلحہ بن عبداللہ نے بلا بھیجا مالک کہتے ہیں ہم نے اور طلحہ نے دریں تکرار کی[۱] آخر وہ راضی ہوگئے اور اشرفیاں ہاتھ میں لیکر پھرانے لگے پھر اُنہوں نے کہا غابہ سے میرے خزانچی کو آنے دو اور حضرت عمرؓ یہ بات سُن رہے تھے انھوں نے مجھ سے کہا خدا کی قسم طلحہ سے جدا نہ ہونا جب تک روپیے لینا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کا سونا (یا چاندی کے بدل بیچنا منع ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ اور جَو کا جَو کے بدل بیچنا بیاج ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجور کا کھجور کے بدل بیچنا بیاج ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ۔

باب سونا سونے کے بدل بیچنا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحٰق نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے کہ ابو بکرہ (نفیع بن حارث) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور سونے کو چاندی کے بدل اور چاندی کو سونے کے بدل جس طرح چاہو بیچو[۲]

باب چاندی کو چاندی کے بدل بیچنا۔

ہم سے عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم قرشی بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے میرے چچا یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے زہری کے بھتیجے

(بقیہ صفحہ سابقہ) [۲] مزابنہ کا پورا بیان آگے آئیگا درحقیقت وہ بھی مزابنہ کی ایک قسم ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خاص طور سے اجازت دی بوجہ ضرورت کے وہ ضرورت یہ تھی کہ لوگ خیرات کے طور پر ایک دو درخت کا میوہ کسی محتاج کو دیا کرتے پھر اس کا باغ میں گھڑی گھڑی آنا ناگوار ہوتا تو اس میوے کا اندازہ کرکے اتنے خشک میوے کے بدل وہ درخت اس فقیر سے خرید لیتے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ھٰذا [۱] وُدّ اُردو زبان میں کہتے ہیں اشرفی روپیہ کے بنا دلن کو ۱۲ منہ [۲] یعنی اسمیں کمی بیشی درست ہے مگر ہاتھوں ہاتھ کی شرط اسمیں بھی ہے ایک طرف نقد دوسری طرف اُدھار درست نہیں اور سونے چاندی سے تمام مراد ہے خواہ مسکوک ہو یا غیر مسکوک ۱۲ منہ ؛

سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ اَبَا
سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَا هٰذَا الَّذِيْ تُحَدِّثُ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ
فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ
وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ
بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى
بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا
تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

بَاب ۴۸۰ بَيْعِ الدِّيْنَارِ بِالدِّيْنَارِ نَسَاءً

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ
اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ
اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ الدِّيْنَارُ
بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهٗ فَاِنَّ ابْنَ

محمد بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے چچا زہری سے کہا مجھ سے سالم
بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے ان سے
ابوسعید خدری نے ایسی ہی حدیث بیان کی (جیسے ابوبکرہ یا حضرت
عمرؓ سے گذری) پھر عبداللہ بن عمرؓ ان سے ملے اور کہنے لگے ابوسعید یہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تم کیا حدیث بیان کرتے ہو ابوسعید نے
کہا صرف (روپیہ اشرفیاں بدلانے یا توڑانے) کے متعلق میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سونا سونے کے بدل برابر
برابر بیچو اور چاندی چاندی کے بدل برابر برابر۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام
مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابوسعید خدری سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر
اور زیادہ کم مت بیچو اور چاندی کو چاندی کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر
اور ایک طرف زیادہ دوسری طرف کم نہ ہو اور نہ ایک طرف اُدھار
دوسری طرف نقد۔

باب اشرفی اشرفی کے بدل اُدھار بیچنا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ضحاک بن
مخلد نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا ہم کو عمرو بن دینار نے خبر دی ان کو
ابوصالح روغن فروش نے انہوں نے سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے
دینار کو دینار کے بدل اور درم کو درم کے بدل بیچو[1] ابوصالح نے کہا میں نے
اُن سے کہا ابن عباسؓ تو اس کے خلاف کہتے ہیں[2] ابوسعید نے کہا

۱؎ اس حدیث میں امام شافعی کی حجت ہے کہ اگر ایک شخص کے دوسرے پر درم قرض ہوں اور اُس کے اس پر دینار قرض ہوں تو ان کی بیع جائز نہیں کیونکہ یہ بیع الکالی بالکالی ہے یعنی ادھار کو ادھار کے بدل بیچنا اور ایک حدیث میں صراحۃً اس کی ممانعت وارد ہے اور اصحاب سنن نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ میں بقیع میں اونٹ بیچا کرتا تھا تو دیناروں کے بدل بیچتا اور درم لیتا درم کے بدل بیچتا اور دینار لیتا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپؐ نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ اسی دن کے نرخ سے لے اور ایک دوسرے سے بے لئے جدا نہ ہو ۱۲ ۲؎ مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے، برابر برابر جس نے زیادہ لیا بیاج میں پڑ گیا ۱۲ منہ ۳؎ ابن عباسؓ کا مذہب یہ ہے کہ بیاج اسی صورت میں ہوتا ہے جب ایک طرف ادھار ہو اگر نقد ایک درم دو درم کے بدلے بیچے تو یہ درست ہے۔ ابن عباسؓ کا مذہب ہمارے زمانہ کے لئے تو بہت مفید ہے خصوصاً ہمارے ملک میں تو کلدار اور حالی کی تبادلہ رات دن جاری ہے اور تول کر برابر تبادلہ نہیں ہو سکتا اور خوردہ شریک کرنے میں بھی بعضے بعضے وقت ہوتی ہے ابن عباسؓ کی دلیل وہ حدیث ہے

لا ربوا الا فی النسیئۃ یعنی بیاج نہیں مگر ادھار میں ۱۲ منہ۔

عَبَّاسٍ لَا يَقُوْلُهُ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَاَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ كُلَّ ذٰلِكَ لَا اَقُوْلُ وَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ وَلٰكِنَّنِيْ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا اِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ

میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ تم نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا یا اللہ کی کتاب میں پایا اُنہوں نے کہا میں دونوں میں سے کوئی بات نہیں کہتا[1] اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجھ سے زیادہ جانتے ہو[2] بات یہ ہے مجھ سے اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیاج اسی میں ہے۔ جب اُدھار ہو[3]

بَابٌ ۴۸۱ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيْئَةً

باب چاندی کو سونے کے بدل اُدھار بیچنا۔

۴۶ ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رض عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَقُوْلُ هٰذَا خَيْرٌ مِّنِّيْ فَكِلَاهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی کہا میں نے ابوالمنہال سے سُنا کہا میں نے براء بن عازبؓ اور زید بن ارقم صحابیوں سے صرافی کو پوچھا (نقدی کے بیوپار کو) اُن میں سے ہر ایک دوسرے کو کہنے لگا یہ مجھ سے بہتر ہیں آخر دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدل ادھار بیچنے سے منع فرمایا[4]۔

بَابٌ ۴۸۲ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

باب سونا چاندی کے بدل ہاتھوں ہاتھ نقد بیچنا درست ہے

۴۷ ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عوام نے کہا ہم کو یحییٰ بن ابی اسحٰق نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے باپ ابوبکرہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدل اور سونے کو سونے کے بدل بیچنے سے منع فرمایا مگر جب برابر برابر ہو البتہ ہم سونے کو چاندی کے بدل

[1] یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ کی کتاب میں میں نے یہ مسئلہ پایا ہے نہ یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ صحابہ شرع کی وہی باتوں کو سمجھتے تھے قرآن یا حدیث اور اجماع اور قیاس ان کے نزدیک کوئی شرعی دلیل نہ تھا۔ کیونکہ قیاس ہر ایک کا متفاوت اور مختلف ہوتا ہے اور اجماع کی معرفت دشوار ہے ۱۲ منہ

[2] کیونکہ میں آنحضرتؐ کے عہد میں بچہ تھا اور تم جوان تھے رات دن آپ کی صحبت بابرکت میں رہتے تھے ۱۲ [3] قسطلانی نے کہا اس کے خلاف پر اجماع ہوگیا ہے بعضوں نے کہا یہ محمول ہے اس پر جب جنس مختلف ہوں جیسے ایک طرف چاندی دوسری طرف سونا ایک طرف گیہوں یا دوسری طرف جوار ہو ایسی حالت میں کمی بیشی درست ہے۔ بعضوں نے یہ کہا حدیث منسوخ ہے مگر نسخ صرف احتمال سے نہیں ہو سکتا صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ نہیں بیاج اس بیع میں جو ہاتھوں ہاتھ ہو بعضوں نے کہا ہے کہ ابن عباسؓ نے اس قول سے رجوع کیا ۱۲ منہ [4] اگر اسباب کی بیع اسباب کے ساتھ ہو تو اسکو مقایضہ کہتے ہیں اگر اسباب کی نقد کے ساتھ ہو تو نقد کو ثمن اور اسباب کو عرض کہیں گے اگر نقد کی نقد کے ساتھ ہو مگر ہم جنس یعنی سونے کو سونے کے ساتھ بدلے یا چاندی کو چاندی کے ساتھ تو اسکو مراطلہ کہتے ہیں اگر جنس کا اختلاف ہو جیسے چاندی سونے کے بدل یا بالعکس تو اسکو صرف کہتے ہیں صرف میں کمی بیشی درست ہے مگر حلول یعنی ہاتھوں ہاتھ لین دین ضرور اور لازم ہے اور قبض میں دیر کرنی درست نہیں اور مراطلہ میں تو برابر برابر ہاتھوں ہاتھ دونوں باتیں ضرور ہیں اگر ثمن اور عرض کی بیع ہو تو ثمن یا عرض کیلئے میعاد کرنا درست ہے اگر ثمن میں میعاد ہو تو وہ قرض کی

وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا.

بَابٌ ۸۳ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِيَ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ وَبَيْعُ الْعَرَايَا قَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ.

۴۸ ۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ.

۴۹ ۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا.

۵۰ ۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى

جس طرح چاہیں خرید کرسکتے ہیں اور اسی طرح چاندی کو سونے کے بدلے۔

باب بیع مزابنہ کے بیان میں وہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور کے بدل اور بیل پر کا انگور منقے کے بدل بیچیں اور بیع عرایا کا بیان انس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔[1]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت پر کا میوہ اس وقت تک نہ بیچو جبتک اس کا پکاپن نہ کھل جائے اور درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل مت بیچو۔ سالم نے کہا اور مجھ عبداللہ بن عمرؓ سے زید بن ثابت سے سن کر یہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد عریہ کو[2] تر یا خشک کھجور کے بدل بیچنے کی اجازت دی اور عریہ کے سوا اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل ماپ کر خریدے اسی طرح بیل پر کے انگور منقے کے بدل ماپ کر خریدے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے ابوسفیان سے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اگر عوض میں میعاد ہو تو وہ سَلَم ہے یہ دونوں درست ہیں اگر دونوں میں میعاد ہو تو وہ بیع الکالی بالکالی ہے۔ جو درست نہیں ۱۲ حواشی صفحہ ھٰذا) [1] اس حدیث میں ہاتھوں ہاتھ کی قید نہیں ہے مگر دوسری روایت امام مسلم کے ثابت ہوتا ہے ہاتھوں ہاتھ یعنے نقدانقد ہونا اس میں بھی شرط ہے اور بیع صرف میں قبضہ نہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔ اختلاف اس میں ہے کہ جب جنس ایک ہو تو کمی بیشی درست ہے یا نہیں جمہور کا قول یہی ہے۔ کہ درست نہیں اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے اس کا جواز منقول ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے۔ مزابنہ کے تو معنے معلوم ہو چکے محاقلہ یہ ہے کہ ابھی گیہوں کھیت میں ہو بالوں میں اس کا اندازہ کرکے اس کو اترے ہوئے گیہوں کے بدل بیچے یہ بھی منع ہے۔ کیونکہ کمی بیشی کا احتمال ہے۔ جیسے مزابنہ منع ہے۔ ۱۲ منہ [3] اسیطرح تر کھجور خشک کھجور کے بدل برابر برابر بھی بیچنا ناجائز ہے کیونکہ تر کھجور سوکھی سے وزن میں کم ہو جاتی ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ اور ابوحنیفہ نے اس کو جائز رکھا ہے [4] عرایا عریہ کی جمع ہے۔ عرایا کی تفسیر اوپر بیان ہو چکی ہے اور حنفیہ نے برخلاف جمہور علماء کے عرایا کو بھی جائز نہیں رکھا کیونکہ وہ بھی مزابنہ میں داخل ہے اور ہم کہتے ہیں۔ کہ جہاں مزابنہ کی ممانعت آئی ہے۔ وہیں یہ مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی

ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ.

جو عبداللہ بن ابی احمد کے غلام تھے انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ وہ کھجور جو ابھی درخت پر لگی ہوا تری ہوئی سوکھی کھجور کے بدل خریدے

۷۵۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعاویہ نے انھوں نے سلیمان شیبانی سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۷۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا.

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے زید بن ثابتؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کے مالک کو یہ اجازت دی کہ اپنا عریہ اس کے اندازبرابر میوے کے بدل بیچ ڈالے۔[1]

بَابُ ۴۸۳ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب درخت پر کی کھجور سونے چاندی کے بدل بیچنا۔

۷۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا.

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انھوں نے عطاء بن ابی رباح اور ابوالزبیر سے انھوں نے جابرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ کا بیچنا اس وقت تک منع کیا جب تک اس کی پختگی نہ شروع ہو اور یہ بھی فرمایا کہ درخت پر کا میوہ روپیہ اشرفی ہی کے بدل بیچو (نہ سوکھے میوے کے بدل) مگر عریہ کی اجازت دی۔

۷۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا میں نے امام مالک سے سنا ان سے عبیداللہ بن ربیع نے پوچھا کیا تم سے داؤد بن حصین نے ابوسفیان سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے یہ حدیث نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرایا کی بیع کی اجازت دی پانچ وسق تک[2] یا پانچ وسق سے کم ہو انھوں نے کہا ہاں

---

[1] یعنی باغ والے کے ہاتھ یہ صحیح ہے کہ عریہ بھی مزابنہ ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی اس سے کہ عریہ خیر خیرات کا کام ہے اگر عریہ کو یہ اجازت نہ دی جاتی تو لوگ کھجور یا میوے کے درخت مسکینوں کو للہ دینا چھوڑ دیتے اس لئے کہ اکثر لوگ یہ خیال کرتے کہ ہمارے باغ میں مسکین رات بے رات گھستے رہیں گے اور ان کے گھسنے اور بے موقع آنے سے ہم کو تکلیف ہوگی ۱۲ منہ [2] ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُنہوں نے کہا میں نے بشیر بن یسار سے سنا اُنہوں نے کہا میں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل بیچنے سے منع فرمایا اور عریہ کی اجازت دی کہ عریہ والے اپنی کھجور کا اندازہ کر کے اس کے بدل تازی کھجور کھائیں اور سفیان نے کہا اس کا مطلب وہی ہے جو اگلے قول کا اور سفیان نے کبھی یوں کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا مکہ والے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی انہوں نے کہا مکہ والوں کو کہاں سے معلوم ہوا میں نے کہا وہ اس حدیث کو جابرؓ سے روایت کرتے ہیں یہ سن کر یحییٰ چپ ہو رہے۔ سفیان نے کہا اس کہنے سے میرا مطلب یہ تھا کہ جابر مدینہ والے ہیں۔ سفیان بن عیینہ سے کسی نے کہا اس حدیث میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔ کہ پھلوں کو بیچنے سے آپ نے فرمایا یا جب ان کی پختگی نہ کھل جائے۔ اُنہوں نے کہا نہیں۔

بَابُ ۴۸ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ

باب عرایا کی تفسیر امام مالک نے کہا عریہ یہ ہے کہ باغ کا مالک کسی کو ایک درخت اللہ دے پھر باغ میں اس کے آنے سے تکلیف ہو تو میوہ دیکر وہ درخت اس سے خرید لے اور محمد ادریس نے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) ایک صاع ۵ رطل کا جیسے اوپر گزر چکا ہے۔ اکثر خیرات اسکے اندر کی جاتی تو آپ نے یہ حد مقرر فرما دی اب حنفیہ کا یہ کہنا کہ عرایا کی حدیث منسوخ ہے یا معارض ہے مزابنہ کی حدیث کے صحیح نہیں کیونکہ نسخ کیلئے تقدم تاخر ثابت کرنا ضرور ہے اور معارضہ جب ہوتا کہ مزابنہ کی نہی کے ساتھ عرایا کا استثناء نہ کیا جاتا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کرتے وقت عرایا کو مستثنیٰ کر دیا تو اب تعارض کہاں رہا حنفیہ شاید یہ چاہتے ہیں کہ شارع کا منصب اپنے ہاتھ میں لیں سو یہ امر غیر ممکن ہے شارع آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات الاصفات ہے۔ سب کو آپکی غلامی کرنا چاہیئے اور آپکا ارشاد سنکر پھر چون و چرا کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی نشانی ہے۔ ۱۲ حواشی صفحہ ھٰذا ۱؎ تو حدیث آخر مدینہ والوں ہی پر آٹھہری حاصل یہ ہے۔ کہ یحییٰ بن سعید اور مکہ والوں کی روایت میں کسی قدر اختلاف ہے۔ یحییٰ بن سعید نے عرایا کی رخصت میں اندازہ کرنیکی اور عرایا والوں کی تازہ کھجور کھانے کی قید لگائی ہے اور مکہ والوں نے اپنی روایت میں یہ قیدیں بیان نہیں کیں بلکہ مطلق عریہ کو جائز رکھا خیر اندازہ کرنیکی قید تو ایک حافظ نے بیان کی ہے۔ اس کا قبول کرنا واجب ہے لیکن کھانے کی قید محض واقعی ہے۔ نہ احترازی ۱۲ قسطلانی ۲؎ حافظ نے کہا مجھ کو اس کہنے والے کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۳؎ یعنی امام شافعی بعضوں نے کہا عبد اللہ بن ادریس اودی ۱۲ منہ؛

بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ اِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ لَا يَكُونُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ بِالْاَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتِ الْعَرَايَا اَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيٰنَ بْنِ حُسَيْنٍ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ اَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا رُخِّصَ لَهُمْ اَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاؤُا مِنَ التَّمْرِ۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَعْلُومَاتٌ تَاْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا۔

بَابُ ۷۸۶ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ فَاِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ

عریہ جائز نہیں ہوتا مگر (پانچ وسق سے کم میں) سوکھی کھجور ماپ کر نقدا نقد یہ نہیں کہ دونوں طرف انداز ہو اور سہل بن ابی حثمہ کے قول سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ وسقوں سے ماپ کر[1] اور ابن اسحاق نے اپنی روایت میں نافع سے انہوں نے اور ابن عمرؓ نے یوں نقل کیا عرایا یہ تھی کہ ایک آدمی اپنے باغ میں سے کھجور کا ایک درخت یا دو درخت کسی کو مستعار دیتا اور یزید بن سفیان بن حسین سے نقل کیا عرایا وہ کھجور کے درخت ہیں جو فقیروں کو للہ دیئے جاتے ہیں اُن سے میوہ اترنے کا انتظار نہیں ہو سکتا تو انکو اجازت دی گئی کہ سوکھی کھجور کے کر جس کے ہاتھ چاہیں بیچ ڈالیں[2]

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی اندازہ کر کے اس ماپ سے سوکھا میوہ لینے کی موسیٰ بن عقبہ نے کہا عرایا کچھ معین درخت جن کا میوہ تو اترے ہوئے میوے کے بدل خریدے۔

باب پختگی معلوم ہو جانے سے پہلے میوہ بیچنا منع ہے[3]

اور لیث بن سعدؒ نے ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان سے نقل کیا[4] کہ عروہ بن زبیر سہل بن ابی حثمہ انصاری سے نقل کرتے تھے جو بنی حارثہ میں سے تھے۔ انہوں زید بن ثابت سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ پھلوں کی جو درخت پر لگے رہتے خرید فروخت کرتے جب کاٹنے کا وقت آن پہنچتا اور خریدار آن موجود ہوتے تو

---

[1] اس کو طبری نے لیث سے روایت کیا انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے سہل سے موقوفاً ۱۲ منہ [2] یعنی باغ والے کے ہاتھ یا اور کسی کے ہاتھ امام شافعی نے اس کو جائز رکھا ہے۔ اور شافعی سے منقول ہے کہ صرف مساکین کو ایسا کرنا درست ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ مسکینوں کی تخصیص نہیں ہر کوئی ایسا کر سکتا ہے۔ کیونکہ حدیثیں عام ہیں ۱۲ منہ [3] میوے کی بیع پختگی سے پہلے ابن ابی لیلی اور ثوری کے نزدیک مطلقاً باطل ہے۔ بعضوں نے کہا مطلقاً جائز ہے۔ بعضوں نے کہا جب کاٹ لینے کی شرط کی جائے تو باطل ہے ورنہ باطل نہیں امام شافعی اور امام احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ فتح ملخصاً [4] حافظ نے کہا میں نے لیث کی روایت کو موصولاً نہیں پایا مگر سعید بن منصور نے ابوالزناد سے اور ابو داؤد اور طحاوی نے پہلی اسناد اور بیہقی نے دونوں اسنادوں سے ۱۲ منہ۔

تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهُ مُرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتّٰى يَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ۔

تو خریدار کہتے اس میوے کا تو گابھہ کالا اور خراب پڑ گیا اس کو بیمار ہو گئی یہ ٹھٹر گیا اسی قسم کی آفتوں کا ذکر کرتے اور جھگڑے نکالتے آخر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس قسم کے بہت جھگڑے آنے لگے تو آپ نے فرمایا اگر تم یہ جھگڑے نہیں چھوڑتے تو ایسا کرو جبتک میوے کی پختگی معلوم نہ ہو جائے اس کو نہ بیچو آپ نے یہ صلاح اور مشورے کے طور پر فرمایا[1] کیونکہ جھگڑے بہت ہوا کرتے تھے اور ابوالزناد نے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی کہ زید بن ثابت اپنے باغ کا میوہ اس وقت تک بیچتے جبتک ثریا تارا نہ نکلتا اور زردی سرخی میں نمایاں ہوتی[2] امام بخاری نے کہا اس حدیث کو علی بن بحر نے بھی روایت کیا کہا ہم سے حکام بن سلم نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ نے انھوں نے زکریا سے انھوں نے ابوالزناد سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے سہل سے انھوں نے زید بن ثابت سے۔

۵۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوے کے بیچنے سے منع فرمایا جبتک اسکی پختگی کھل نہ جائے آپ نے بائع اور مشتری دونوں کو منع کیا۔

۵۸ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي حَتّٰى تَحْمَرَّ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی انھوں نے انسؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا میوہ اسوقت تک بیچنے سے منع کیا جبتک وہ لال یا پیلا نہ ہو جائے امام بخاری نے کہا حدیث میں تزہو کے معنے یہ ہے کہ سرخ ہو جائے۔

[1] قسطلانی نے کہا شاید آپ نے پہلے یہ حکم بطریق صلاح اور مشورہ دیا ہو پھر بعد اسکے قطعاً منع فرما دیا جیسے ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے اور اسکا قرینہ یہ ہے کہ خود زید بن ثابت جو اس حدیث کے راوی ہیں اپنا میوہ پختگی سے پہلے نہیں بیچتے تھے ۱۲ منہ [2] ثریا ایک تارہ ہے جو شروع گرمی میں صبح کے وقت نکلتا ہے حجاز کے ملک میں اس وقت گرمی شروع ہوتی ہے اور میوہ پختہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

٧٥٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَا قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشَقِّحَ فَقِيلَ مَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سلیم بن حیان سے کہا ہم سے سعید بن مینا نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوے کے بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جبتک وہ[1] تشقح یعنی سرخ یا زرد نہ ہو جائے اور کھانے کے لائق نہ بن جائے۔

بَابُ ۴۸۷ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب جبتک کھجور کی پختگی نمایاں نہ ہو اس کا بیچنا منع ہے۔

٧٦٠ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ قِيلَ وَمَا يَزْهُو قَالَ يَحْمَارُّ أَوْ يَصْفَارُّ

مجھ سے علی بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے معلی بن منصور نے کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے کہا ہم کو حمید نے خبر دی کہا ہم سے انس رض بن مالک نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جبتک اس کی پختگی کھل نہ جائے اور کھجور کے بیچنے سے بھی منع فرمایا جبتک زہو ہو لوگوں نے (انس رض سے) کہا زہو کیا ہے۔ انھوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جانا۔

بَابُ ۴۸۸ إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

باب اگر کسی نے پختہ ہونے سے پہلے ہی میوہ بیچ ڈالا پھر کوئی آفت آئی تو بائع کا نقصان ہوگا۔

٧٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ فَقِيلَ لَهُ وَمَا تُزْهِي قَالَ حَتَّى تَحْمَرَّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے حمید سے انھوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ کی بیع سے منع فرمایا اس کا زہو ہونے سے آگے لوگوں نے آپ سے پوچھا زہو کیا ہے آپ نے فرمایا سرخ ہو جانا اور فرمایا بھلا بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ میوہ ہی نہ نکالے تو تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کا مال کس چیز کے بدل کھائیگا لیث نے کہا مجھ سے یونس نے ابن شہاب سے نقل کیا انھوں نے کہا اگر کسی نے پختگی کھلنے سے آگے میوہ خرید لیا پھر کوئی آفت آئی تو اس کا جوابدلہ بیچنے والا ہوگا ابن شہاب نے کہا مجھ سے

---

[1] یہ تفسیر سعید بن مینا کا قول ہے۔ جیسے امام احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ امام مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے سعید سے کہا شقح ہونا کیا ہے انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جائے کھانے کے قابل ہو جائے اور اسمٰعیل کی روایت میں یوں ہے۔ کہ پوچھنے والے سعید تھے اور تفسیر کرنیوالے جابر رض ۱۲ منہ

[2] امام بخاری کا مذہب معلوم ہوتا ہے کہ میوہ کی بیع پختگی سے پہلے صحیح تو ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا ضمان بائع پر رہیگا مشتری کی کل رقم اس کو پھیر دینا ہوگی۔ ۱۲ منہ

مَا اَصَابَهُ عَلَى رَبِّهِ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ۔

باب ۴۸۹ شِرَاءِ الطَّعَامِ اِلٰى اَجَلٍ۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

باب ۴۹۰ اِذَا اَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِنْهُ

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا

باب ۴۹۱ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ اَوْ اَرْضًا مَزْرُوعَةً اَوْ بِاِجَارَةٍ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِي اِبْرَاهِيمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ

سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انھوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میوہ اسوقت تک نہ بیچو جب تک اس کی پختگی کھل نہ جائے اور درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل نہ بیچو۔

باب اناج اُدھار خریدنا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی پاس قرض لے کر گروی رکھنے کا ذکر کیا اُنھوں نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں پھر ہم سے حدیث بیان کی اسود سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (ابوشحم) سے غلہ خریدا اُدھار ایک وعدے پر اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھدی۔

باب اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدل اچھی کھجور لینا چاہیے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمٰن سے اُنھوں نے سعید بن مسیب سے اُنھوں نے ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیل دار مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا آپ نے سب ایسی ہی کھجور ہوتی ہے اُس نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ خدا کی قسم ہم اس کھجور کا ایک صاع دو صاع دوسری کھجور دیکر اور دو صاع دوسری کھجور کے تین صاع دیکر لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کر بری ملواں کھجور کو پہلے روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیوں کے بدل یہ عمدہ کھجور مول لے[1]

باب اگر کوئی پیوند کی ہوئی کھجور یا کھیتی کھڑی ہوئی زمین بیچے یا ٹھیکے پر دے (تو میوہ اور اناج بائع کا ہوگا امام بخاری نے کہا مجھ سے ابراہیم بن منذر نے کہا مجھ کو ہشام بن سلیمان نے خبر دی کہا

[1] اس صورت میں بیاج سے محفوظ رہیگا شافعیہ نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ ربوی بیع میں حیلہ کرنا درست ہے تاکہ ربا نہ رہے مثلاً سونے کے بدل دوسرا سونا کم و بیش لینے کی ضرورت ہے تو پہلا سونا کو روپیوں یا اسباب کے بدل بیچ ڈالے پھر ان روپیوں یا اسباب کے عوض میں وہ سونا لے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ اَيُّمَا نَخْلٍ بِيْعَتْ قَدْ اُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالثَّمَرُ لِلَّذِيْ اَبَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ سَمّٰى لَهٗ نَافِعٌ هٰؤُلَاۤءِ الثَّلٰثَ ؛

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

بَاب ۴۹۲ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

بَاب ۴۹۳ بَيْعِ النَّخْلِ بِاَصْلِهٖ

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِيْ اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ

بَاب ۴۹۴ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ۔

ہم کو ابن جریج نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سُنا وہ نافع سے نقل کرتے تھے جو ابن عمرؓ کے غلام تھے جب کوئی کھجور کا پیوندی درخت بیچا جائے اور اس کے میوے کا (جو درخت پر لگا ہو) ذکر نہ آئے تو میوہ اسی کو ملے گا جس نے اس کا پیوند کیا[1] تھا غلام اور کھیت کا بھی یہی حکم ہے[2] نافع نے ابن جریج سے ان تینوں کا ذکر کیا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کا پھل بائع ہی کو ملے گا۔ مگر جب خریدار اس کی شرط کرے۔

باب کھیتی کا اناج جو ابھی درختوں پر ہو ماپ کی رو سے غلہ کے عوض بیچنا:

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا یعنی اپنے باغ کا میوہ اگر کھجور ہو ماپ کے حساب سے خشک کھجور کے بدل بیچنا یا انگور ہو تو منقے کے عوض ماپ کی رو سے بیچنا یا اگر کھیت ہو تو غلہ کے عوض ماپ کی رو سے بیچنا ان سب باتوں سے آپ نے منع فرمایا۔

باب درخت کو جڑ سمیت بیچنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک کھجور کے درخت کو پیوند کیا پھر اس کو جڑ سمیت بیچ ڈالا تو جو پھل اس میں لگا ہو وہ بائع ہی کا ہوگا مگر جب خریدار اس کی شرط کرے۔

باب بیع مخاضرہ[3] کا بیان۔

---

[1] اگر ذکر آئے تو جس کے لئے میوہ ٹھہرے اسی کو ملیگا کھجور کے سوا ہر قسم کے درختوں کا یہی حکم ہے ۱۲ منہ [2] یعنی اگر ایک غلام بیچا جائے اسکے پاس مال ہو تو وہ بائع ہی کا ہوگا اسی طرح لونڈی اگر بکے تو اسکا بچہ اگر پیدا ہو چکا ہو وہ بائع ہی کا ہوگا۔ البتہ پیٹ کا بچہ مشتری کا ہوگا ۱۲ منہ [3] بیع مخاضرہ میوہ یا اناج پکنے سے پہلے بیچنا یعنی کچے پن کی حالت میں جب سبز رہتا

۷۶۷ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

ہم سے اسحاق بن وہب نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن یونس نے کہا مجھ سے اسحاق بن ابی طلحہ انصاری نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ اور مخاضرہ اور بیع ملامسہ اور منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا [1]

۷۶۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ فَقُلْتُ لِاَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے وہ پھل جو درخت پر ہوں بیچنے سے منع فرمایا جب تک ان کا زہو نہ ہو حمید نے کہا ہم نے انسؓ سے پوچھا زہو کیا ہے انہوں نے کہا سُرخ یا زرد ہو جانا بھلا بتلاؤ تو اگر میوہ اللہ تعالیٰ نہ ہونے دیا تو پھر اپنے بھائی کا مال تیرے لیے کیسے حلال ہوگا

بَابُ ۴۹۵ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَاَكْلِهٖ۔

باب کھجور کا گابھہ جو سفید سفید اندر سے نکلتا ہے بیچنا اور کھانا

۷۶۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَحْدَثُهُمْ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا تھا آپ کھجور کی چربی (گابھہ) کھا رہے تھے پھر فرمایا ایک درخت کی مثال مومن کی مثال ہے میرے دل میں آیا کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں ان سب لوگوں میں کم سن تھا جو وہاں موجود تھے پھر آپ ہی نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے [2]

بَابُ ۴۹۶ مَنْ اَجْرٰى اَمْرَ الْاَمْصَارِ عَلٰى مَا يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوْعِ وَالْاِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ وَسُنَنِهِمْ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُوْرَةِ وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِيْنَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ ۔ وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ

باب خرید و فروخت اور اجارے میں ہر ملک کے دستور کے موافق حکم دیا جائے گا اسی طرح ماپ اور تول اور دوسرے کاموں میں ان کی نیت اور رسم و رواج کے موافق [3] اور قاضی شریح نے سوت بیچنے والوں سے کہا جیسے تم لوگوں کا رواج ہے اسی کے موافق حکم دیا جائے گا [4] اور عبد الوہاب نے ایوب سے روایت کی انہوں نے محمد بن سیرین سے دس کا

---

[1] ان سب کے معنے اوپر گذر چکے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث پہلے پارے کتاب العلم میں گذر چکی ہے اور گابھہ کا کھانا درست ہوا تو بیچنا درست ہوگا بس ترجمہ باب نکل آیا ۱۲ منہ [3] مثلاً کسی ملک میں سورد پیہ بھر کا سیر مروج ہے تو جس نے سیر بھر غلہ بیچا اس کو اسی سیر سے دینا ہوگا اسی طرح ملک میں جس روپیہ پیسہ کا رواج ہے اگر عقد میں دوسرے سکہ کی شرط نہ ہو تو وہی رائج سکہ مراد ہوگا اسی طرح سیکڑا ایسی چھکڑیے کا مروج ہے تو اسی سیکڑے سے آم وغیرہ دینا پڑینگے جو گن کر دیے جاتے ہیں ۱۲ منہ [4] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ مُحَمَّدٍ لَا بَأْسَ الْعَشَرَةُ بِأَحَدَ عَشَرَ وَيَأْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ وَاكْتَرَى الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ بِكَمْ قَالَ بِدَانَقَيْنِ فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ الْحِمَارَ الْحِمَارَ فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ -

۷۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ ؞

۷۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا قَالَ خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ ؞

مال گیارہ پر بیچنے میں کوئی قباحت نہیں اور جو خرچہ پڑا ہے اس پر بھی نفع لے[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند (ابو سفیان کی جورو) سے فرمایا تو اپنا اور اپنے بچوں کا خرچ دستور کے موافق نکال لے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق (یتیم کے مال میں سے کھائے اور امام حسن بصری نے عبد اللہ بن مرداس سے ایک گدھا کرایہ پر لیا پوچھا کیا لے گا اس نے کہا دو دانق[2] خیر وہ اس پر سوار ہوئے پھر دوسری بار آئے اور کہنے لگے گدھا لا گدھا اور اس سے کرایہ نہیں چکایا تین دانق اس کو بھیج دیئے[3]

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ابو طیبہ (دینار یا نافع یا میسرہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے آپ نے ایک صاع کھجور اس کو دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے کہا اس کا محصول کچھ کم کرو

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا ہندہ نے جو معاویہ بن ابی سفیان کی ماں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابو سفیان بڑا بخیل آدمی ہے اگر میں اس کا کچھ روپیہ چپکے سے لے لیا کروں تو مجھ پر گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا تو اتنا دستور کے موافق لے سکتی ہے جو تجھ کو اور تیرے بیٹوں کو کافی ہو

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ابن بطال نے کہا اصل اس باب میں یہ ہے کہ اناج کے ڈھیر کی بیع اس شرط پر جائز ہے کہ ہر پائلی پر ایک درم لوں گا گو یہ معلوم نہ کہ وہ ڈھیر کتنی پائلیوں کا ہے شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ اور صاحبین اس کو جائز کہتے ہیں لیکن ابو حنیفہ کہتے ہیں اس صورت میں صرف ایک پائلی کی بیع صحیح ہوگی خرچہ میں حمالی دلالی دھولی سب کی مزدوری داخل ہوگی یہاں تک کہ اجرت بھی اور سرکاری محصول بھی اور امام مالکؒ کے نزدیک خرچہ میں وہی چیزیں داخل ہونگی جن کا اثر اس اسباب پر ہوا ہو جیسے رنگ وائی سلائی وغیرہ اور دلالی پارسل کرائی وغیرہ یہ چیزیں داخل نہ ہوں گی ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے اسی باب میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] دانق درہم کا ۱/۶ حصہ ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] گویا حسن نے دستور پر عمل کیا کہ ایک گدھے کا کرایہ دو دانق ہوتا ہے اور ایک دانق بطریق احسان کے اس کو زیادہ دیدیئے ۱۲ منہ [6] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے اس کی اجرت پہلے سے نہیں ٹھہرائی اور دستور کے موافق کام کرنے کے بعد دلوا دی بلکہ اس سے زیادہ دی ۱۲ منہ [7] تو آپ نے کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ عرف اور دستور کے موافق حکم دیا ۱۲ منہ

۲۷۷۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمٰنَ بْنَ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ رض تَقُوْلُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اُنْزِلَتْ فِيْ وَالِي الْيَتِيْمِ الَّذِيْ يُقِيْمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ فَقِيْرًا اَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی کہا ہم کو ہشام نے دوسری سند اور مجھ سے محمد سلام بے کندی نے بیان کیا کہا میں نے عثمان بن فرقد سے سنا کہا میں نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے تھے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے وہ کہتی تھیں (سورۂ نساء کی) یہ آیت جو مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق کھائے یتیم کے ولی کے باب میں اتری ہے جو اس کی خبر لیتا ہے اور اس کی جائداد سنوارتا ہے اگر وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اس میں سے کھائے۔

بَابٌ ۴۹۷ بَيْعِ الشَّرِيْكِ مِنْ شَرِيْكِهٖ

باب ایک ساجھی اپنا حصہ دوسرے ساجھی کے ہاتھ بیچ سکتا ہے

۳۷۷۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رض جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر رضؓ بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مال میں جو تقسیم نہ ہوا ہو[1] شفعہ کا حق قائم رکھا جب[2] (تقسیم ہو جائے) اور حدیں بند جائیں اور رستے الگ الگ ہو جائیں تو شفعہ نہ رہے گا۔

بَابٌ ۴۹۸ بَيْعِ الْاَرْضِ وَالدُّوْرِ وَالْعُرُوْضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُوْمٍ

باب زمین مکان اسباب کا حصہ جو تقسیم نہ ہوا ہو بیچنا درست ہے

۴۷۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر مال میں قائم رکھا جو تقسیم نہ ہوا ہو پھر جب حدیں پڑ جائیں اور رستے جدا جدا ہو جائیں تو

---

[1] مال سے مراد غیر منقولہ ہے جیسے مکان زمین باغ وغیرہ کیونکہ جائداد منقولہ میں بالاجماع شفعہ نہیں ہے اور عطا کا قول شاذ ہے جو کہتے ہیں ہر چیز میں شفعہ ہے یہاں تک کہ کپڑے میں بھی یہ حدیث شافعیہ کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ ہمسایہ کو شفعہ کا حق نہیں ہے صرف شریک کو ہے اور اس کا بیان آگے آئے گا یہاں امام بخاری نے یہ حدیث لاکر باب کا مطلب اس طرح سے نکالا کہ جب شریک کو شفعہ کا حق ہوا تو وہ دوسرے شریک کا حصہ خرید سکے گا پس ایک شریک کے ہاتھ بیع کرنا جائز ہوا اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ جب شریک کو تقسیم سے پہلے شفعہ کا حق ہوا تو وہ دوسرے شریک کا مشاع یعنی غیر مقسوم حصہ لے سکتا ہے اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

فَلَا شُفْعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي كُلِّ مَالٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

تو اب شفعہ نہ رہے گا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے ہر چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو[1] عبد الواحد کے ساتھ اس حدیث کو ہشام بن یوسف نے بھی معمر سے روایت کیا[2] عبد الرزاق بن ہمام نے اپنی روایت میں ہر مال کہا اور عبد الرحمٰن بن اسحاق نے بھی زہری سے ایسا ہی نقل کیا[3]

بَابٌ ۴۹۹ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ۔

باب اگر کسی نے کسی کے واسطے کوئی چیز لے اس کے حکم کے بغیر لی پھر اس نے پسند کر لی۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلٰثَةٌ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللّٰهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعٰى ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین آدمی (رستے میں) جا رہے تھے پانی آن پہنچا وہ پہاڑ کی ایک کھو (غار) میں گھس گئے اوپر سے ایک پتھر آن گرا (کھوہ بند ہو گیا) تب آپس میں کہنے لگے (اب کیا کرنا) ایسا کرو اللہ سے اپنے عمدہ عمل بیان کر کے دعا کرو ان میں کا ایک یوں کہنے لگا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں بستی سے باہر جا کر بکریاں چرایا کرتا جب گھر لوٹ کر آتا تو ان کا دودھ دوہتا اور پہلے اپنے ماں باپ کے پاس لاتا جب وہ پی چکتے تو اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں اور جورو کو پلاتا ایک رات ایسا ہوا مجھ کو دیر ہو گئی میں جو گھر میں آیا دیکھا تو وہ دونوں سو رہے ہیں میں نے ان کو جگانا برا سمجھا اور بچے میرے پاؤں پاس بھوک کے مارے رو رہے تھے پھر صبح نکلنے تک میرا ان کا یہی معاملہ رہا یا اللہ تو اگر جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کے لیے کیا تو کسی قدر اس پتھر کو کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں پھر وہ پتھر ذرا سا کھل گیا اب دوسرا کہنے لگا یا اللہ میری

[1] یعنی مال کے بدل اس روایت میں ہر چیز ہے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری باب ترک الحیل میں نکالا ۱۲ منہ [3] عبد الرزاق کی روایت باب میں گذر چکی ہے اور عبد الرحمٰن بن اسحاق کی روایت کو مسدد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

السَّمَآءَ قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ كُنْتُ اُحِبُّ امْرَاَةً مِّنْ بَنَاتِ عَمِّيْ كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَآءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ قَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ فَاَعْطَيْتُهٗ فَاَبٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّاْخُذَ فَعَمَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهٗ حَتّٰى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيْهَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ انْطَلِقْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَاِنَّهَا لَكَ فَقَالَ اَتَسْتَهْزِئُ بِيْ قَالَ فَقُلْتُ مَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ

بَابُ الشِّرَآءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْحَرْبِ

۷۷۶ — حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى

ایک چچازاد بہن تھی میں اس کو بہت چاہتا تھا جیسے کسی مرد کو کسی عورت سے بے انتہا الفت ہوتی ہے وہ کہنے لگی تو اپنا مطلب مجھ سے نہیں حاصل کر سکتا جب تک مجھ کو سو اشرفیاں نہ دے میں نے کوشش کر کے سو اشرفیاں جمع کیں جب اس کی دونوں ٹانگیں اٹھائیں تو وہ کہنے لگی اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناجائز طور سے مت توڑ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اس کو چھوڑ دیا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا ہے تو ایک ذرا سا یہ پتھر اور سرکا دے تو دو تہائی اس پتھر کی سرک گئی پھر تیسرا کہنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میں نے تین صاع جوار پر ایک مزدور لگایا تھا وہ میں اس کو دینے لگا اس نے نہ لیا میں نے تین صاع کو لو دیا اور اس کی آمدنی میں سے گائے بیل چرواہے سب خرید کیے پھر (ایک مدت کے بعد) وہ مزدور آیا کہنے لگا او خدا کے بندے میری مزدوری دے ڈال میں نے کہا وہ گائے بیل چرواہے سب لے لیے وہ تیرا ہی مال ہیں اس نے کہا مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا وہ سب تیرے ہی ہیں یا اللہ اگر تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے وہ ہٹ گیا[۱]

باب مشرکین اور حربی کافروں سے خرید و فروخت کرنا

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک مشرک آیا[۲] پریشان سر لنبا قد بکریاں ہانکے رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا یہ بکریاں بیچنا چاہتا ہے یا ہم کو یوں ہی دینا اس نے کہا نہیں بیچنا چاہتا ہوں پھر آپ نے

[۱] اور تینوں شخص باہر آئے چلتے پھرتے نظر آئے اس باب میں جو یہ حدیث لائے اس سے مقصود اخیر شخص کا بیان ہے کیونکہ بغیر مالک کے پوچھے اس جوار کو دوسرے کام میں صرف کیا اور اس سے نفع کمایا اور بیع کو بھی اسی پر قیاس کیا تو بیع فضولی کی طرح صحیح ہے اور مالک کی اجازت پر نافذ ہو جاتی ہے مالکیہ اور شافعیہ کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

[۲] حافظ نے کہا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

مِنْهُ شَاةً۔

بَابُ شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوهُ وَبَاعُوهُ وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِي مَعَكَ قَالَ أُخْتِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِي حَدِيثِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي وَاللّٰهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ

اس سے ایک بکری خریدی

باب حربی کافر سے غلام لونڈی خریدنا اس کا ہبہ کرنا آزاد کرنا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلیمان (فارسی) سے فرمایا تو اپنے مالک سے کتابت کرلے[1] حالانکہ سلیمان (اصل میں) آزاد تھے لیکن کافروں نے ان پر ظلم کیا (غلام بنایا) ان کو بیچا اور عمار بن یاسرؓ اور صہیبؓ اور بلالؓ یہ سب قید کیے گئے تھے[2] اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اللہ ہی نے تم میں ایک کی روزی دوسرے سے زیادہ رکھی ہے جن کی روزی زیادہ ہے وہ اس کو اپنی لونڈی غلاموں کو دے کر اپنے برابر نہیں کردیتے کیا یہ لوگ اللہ کا احسان نہیں مانتے[3]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ (اپنی بی بی) کو لے کر نمرود کے ملک سے ہجرت کر گئے پھر ایک بستی میں[4] پہنچے وہاں ایک بادشاہ تھا یا ایک ظالم بادشاہ کسی نے اس کو خبر دی کہ ابراہیم ایک نہایت خوبصورت عورت اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں بادشاہ نے ان سے پوچھوا بھیجا ابراہیم یہ عورت تمہاری کون ہے (اس کو میرے پاس بھیج دو) انہوں نے کہا میری بہن ہے پھر حضرت ابراہیم لوٹ کر سارہ پاس گئے اور ان سے کہا تم مجھ کو جھوٹا مت کرنا میں نے یوں کہہ دیا ہے تم میری بہن ہو قسم خدا کی اس وقت روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا

---

[1] کتاب اس کو کہتے ہیں کہ غلام مالک کو کچھ روپیہ کئی قسطوں میں دینا قبول کرے کل روپیہ ادا کرنے کے بعد غلام آزاد ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [2] اور کافروں نے ان کو غلام بنا رکھا تھا مسلمانوں نے ان کو خرید کر کے آزاد کر دیا ۱۲ منہ [3] کہ اس نے مختلف حالت کے لوگ پیدا کیے کوئی غلام ہے کوئی بادشاہ ہے کوئی مالدار ہے کوئی محتاج اگر سب برابر اور یکساں ہوتے تو کوئی کسی کا کام کاہے کو کرتا زندگی دوبھر ہو جاتی پس یہ اختلاف حالات اور تفاوت درجات حق تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کافر اپنی لونڈی غلاموں کے مالک ہیں اور ان کی لونڈی غلاموں کو ملکت ایمانہم فرمایا جب ان کی ملک صحیح ہوئی تو ان سے مول لینا بھی درست ہوگا ۱۲ منہ [4] یہ بستی مصر تھی اور بادشاہ کا نام صادق یا سنان بن علوان تھا یا عمرو بن امرء القیس بن سبا ۱۲ منہ [5] یہ کمبخت بادشاہ کیا کرتا ہر شخص کی جورو جو خوبصورت ہوتی چھین لیتا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کو اپنی بہن بنایا مراد دینی بہن ہے کہتے ہیں بادشاہ سے جا کر یہ مخبری حناط نامی ایک شخص نے کی تھی ۱۲ منہ

تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِيْ إِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَلْ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّيْ وَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَأَحْصَنْتُ فَرْجِيْ إِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَلْ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا أَرْجِعُوْهَا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَأَعْطُوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيْدَةً۔

کوئی مومن نہیں ہے پھر بادشاہ کے پاس سارہ کو بھیج دیا بادشاہ ان کے پاس گیا وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے یہ دعا کی یا اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرم گاہ کو خاوند کے سوا اور سب سے بچایا ہے تو اس کافر کا زور مجھ پر مت چلا یہ دعا کرنا ہی تھا کہ وہ کافر زمین پر گر کر خراٹے لینے لگا پاؤں مارنے لگا اعرج راوی نے کہا ابوسلمہ نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا سارہ کہنے لگیں یا اللہ اگر کہیں یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے میں نے مار ڈالا پھر وہ اچھا ہو گیا اور سارہ کی طرف اٹھا وہ وضو کر کے کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں اور یوں دعا کی یا اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور خاوند کے سوا سب سے میں نے اپنی شرم گاہ کو بچایا ہے تو اس کافر کا زور مجھ پر مت چلا یہ دعا کرتے ہی وہ کافر (گر کر) خراٹے مارنے لگا اور پاؤں زمین پر ہلانے لگا عبد الرحمن نے کہا ابوسلمہ نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا سارہ کہنے لگیں یا اللہ اگر کہیں یہ کافر مر گیا تو کہیں گے میں نے مار ڈالا وہ اچھا ہو گیا خیر دوسری بار یا تیسری بار وہ لوگوں سے کہنے لگا خدا کی قسم تم یہ عورت کیا لائے ہو شیطان[1] ہے اس کو ابراہیم ہی پاس لے جاؤ اور ہاجرہ ایک لونڈی میری طرف سے اس کو دو پھر وہ ابراہیم علیہ السلام پاس لوٹ آئیں اور کہنے لگیں تم نے دیکھا اللہ نے کافر کو ذلیل بھی کیا اور ایک لونڈی بھی دلوائی[2]

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلٰى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد بن زمعہ دونوں نے ایک لڑکے میں جھگڑا کیا سعد کہنے لگے یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاصؓ کا بیٹا ہے اس نے مرتے وقت یہ وصیت کی تھی یہ اس کا بیٹا ہے آپ اس کی صورت دیکھئے عتبہ سے کیسی ملتی ہے عبد بن زمعہ نے

---

[1] یعنے جن کی قسم میں سے ہے جب میں چاہتا ہوں اس کو ہاتھ لگاؤں تو بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اس کافر نے ایک لونڈی سارہ کو ہبہ کی اور سارہ نے قبول کر لی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ہبہ جائز رکھا ۱۲ منہ

زَمْعَةَ هٰذَا اَخِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَبَهِهٖ فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهٗ سَوْدَةُ قَطُّ۔

کہا یا رسول اللہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کو دیکھا تو صاف عتبہ کے مشابہ معلوم ہوا پھر آپ نے فرمایا یہ تجھ کو ملے گا اے عبد لڑکا اسی کو ملتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر ہیں اور سودہؓ سے فرمایا جو زمعہ کی بیٹی تھیں تم اس سے پردہ کیا کرو سودہؓ نے اس کو کبھی نہیں دیکھا[1]۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رض لِصُهَيْبٍ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْكَ فَقَالَ صُهَيْبٌ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا وَاَنِّيْ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّيْ سُرِقْتُ وَاَنَا صَبِيٌّ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے صہیب سے کہا اللہ سے ڈر اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کا بیٹا نہ بن صہیب نے کہا اگر مجھ کو اتنی اتنی دولت ملے تب بھی میں اس کو پسند نہ کروں (کہ اپنے کو اور کسی کا بیٹا کہوں) مگر میں کیا کروں[2] بچپنی میں رومی لوگ مجھ کو قید کر لے گئے تھے۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ اَوْ اَتَحَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حکیم بن حزام نے انہوں نے کہا یا رسول فرمایے جاہلیت کے زمانہ میں جو میں نے نیک کام کیے ہیں عزیزوں سے سلوک کرنا آزاد کرنا[3] صدقہ دینا ان کا ثواب

[1] حالانکہ از روے قاعدہ شرعی آپ نے اس بچہ کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا تو ام المومنین سودہؓ اس کی بہن ہوئیں مگر احتیاطاً ان کو اس بچہ سے پردہ کرنے کا حکم دیا کس لیے کہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی اور گمان غالب ہوتا تھا کہ وہ عتبہ کا بیٹا ہے حدیث سے یہ نکلا کہ شرعی اور باقاعدہ ثبوت کے مقابل مخالف گمان پر کچھ نہیں ہو سکتا باب کی مطابقت اسی طرح پر ہے کہ آپ نے زمعہ کی ملک مسلم رکھی حالانکہ زمعہ کافر تھا اور اس کو اپنی لونڈی پر وہی حق ملا جو مسلمانوں کو ملتا ہے تو کافر کا تصرف بھی اپنی لونڈی غلاموں میں مثل بیع ہبہ وغیرہ نافذ ہوگا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ صہیب کی زبان رومی تھی۔ مگر وہ اپنا باپ ایک عرب یعنے سنان بن مالک کو بتاتے تھے۔ اس پر عبدالرحمٰن نے ان سے کہا خدا سے ڈر اور دوسروں کو باپ نہ بنا صہیب نے جواب دیا۔ کہ میری زبان رومی اس وجہ سے ہوئی۔ کہ بچپنی میں رومی لوگ حملہ کرکے مجھ کو قید کر لے گئے تھے میں انہی میں پرورش پایا اس لیے میری زبان رومی ہو گئی۔ ورنہ میں اصل میں عربی ہوں میں جھوٹ سے کسی اور کا بیٹا نہیں بنتا۔ اگر مجھ کو ایسی ایسی دولت ملے جب بھی میں یہ کام نہ کروں۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا۔ کہ کافروں کی ملک صحیح اور مسلم ہے۔ کیوں کہ ابن جدعان نے صہیب کو خرید لیا اور آزاد کیا ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ کافر کے صدقات درست ہیں ۱۲ منہ

مِنْ صِلَةٍ وَّعَتَاقَةٍ وَّصَدَقَةٍ هَلْ لِّي فِيهَا أَجْرٌ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

کچھ مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا کیوں نہیں (اسلام لانے سے یہ نیکیاں برباد نہ ہوں گی) بلکہ جو نیکیاں تو کر چکا ہے ان کو قائم رکھ کر اسلام لایا ہے

بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ

باب مردار کی کھال کا دباغت سے پہلے کیا حکم ہے (اسکا بیچنا جائز نہیں)

۷۸۱ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو خبر دی ان سے عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری پر سے گذرے فرمایا لوگو! تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا انہوں نے عرض کیا وہ مردار ہے آپ نے فرمایا مردار کا فقط کھانا حرام ہے[1]

بَابُ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ

باب سور کا مار ڈالنا اور جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سور کے بیچنے کو حرام کیا[2]

۷۸۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم (اس خدائے پاک) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے تم میں عیسیٰ مریم کے بیٹے اتریں گے وہ انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی ایسی ریل پیل ہو گی کوئی نہ لے گا[3]

---

[1] حالانکہ قرآن شریف میں حرمت علیکم المیتۃ مطلق ہے۔ اس کے سب اجزا کو شامل ہے مگر حدیث سے اس کی تخصیص ہو گئی کہ مردار کا صرف کھانا حرام ہے زہری نے اس حدیث سے دلیل لی اور کہا کہ مردار کی کھال سے مطلقاً نفع اٹھانا درست ہے جب دباغت ہوئی ہو لیکن دباغت کی قید دوسری حدیث سے نکالی گئی ہے اور جمہور علما کی وہی دلیل ہے اور شافعی نے مرداروں میں کتے اور سور کا استثنا کیا ہے اس کی کھال دباغت سے بھی پاک نہ ہو گی اور ابو حنیفہؒ نے صرف سور اور آدمی کی کھال کو مستثنا کیا ہے اور شیعہ نے ہر ایک کھال کی طہارت کا حکم دیا ہے جب اس کی دباغت کر لی جائے یہاں تک کہ سور کی کھال بھی ۱۲ منہ

[2] اس کو خود امام بخاری نے باب بیع المیتۃ والاصنام میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے امام بخاری نے نکالا کہ سور نجس العین ہے اس کی بیع جائز نہیں ہے ورنہ حضرت عیسیٰ اس کو قتل کیوں کرتے اور نیست و نابود کیوں کرتے جزیہ موقوف کرنے سے یہ غرض ہے کہ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے یا مسلمان ہو یا قتل ہو جزیہ قبول نہ کریں گے اس حدیث سے صاف حضرت عیسیٰ کا قیامت کے قریب اترنا اور حکومت کرنا صلیب توڑنا جزیہ موقوف کرنا یہ سب باتیں ثابت ہوتی ہیں اور تعجب ہوتا ہے اس شخص کی عقل پر جو قادیانی مرزا کو مسیح موعود سمجھتا ہے اللہم ثبتنا علی دینک الحق وجنبنا من الفتن ما ظہر منہا وما بطن ۱۲ منہ

باب ۵۰ ذِكْرُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ ... باب مردار کی چربی گلانا اور اس کا بیچنا جائز نہیں اس کو جابرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابٌ لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو طاؤس نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ فلاں شخص (سمرہ یا سفیان بن جندب) نے شراب بیچا انہوں نے کہا اللہ اس کو تباہ کرے کیا وہ نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے ان پر چربی حرام ہوئی تو اس کو گلا کر بیچ ڈالا

۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللهُ يَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا.

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے ان پر چربی حرام ہوئی پوچھ کر اس کی قیمت کھائی

بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ.

باب ان چیزوں کی مورتیں بیچنا جن میں جان نہیں ہوتی اور کون سی مورت حرام ہے۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم کو عوف بن ابی جمیلہ نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے انہوں نے کہا میں ابن عباسؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص (اس کا نام معلوم نہیں) آیا کہنے لگا ابو العباس یہ ابن عباسؓ کی کنیت ہے میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتا ہوں میں مورتیں بنایا کرتا ہوں ابن عباسؓ نے کہا میں تجھ سے وہی بیان کروں گا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی مورت بنائے (یعنی جاندار کی) تو اللہ قیامت کے دن

ے ۱ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جس چیز کا کھانا حرام ہے اس کا بیچنا بھی حرام ہے لیکن بعضوں نے اس میں خلاف کیا ۱۲ منہ ے ۲ اس کو خود امام بخاریؒ نے باب بیع المیتۃ والاصنام میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْهَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ فِیْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَۃً شَدِیْدَۃً وَّاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَیْحَكَ اِنْ اَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَیْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ رُوْحٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعَ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُرُوْبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ[1]

بَابٌ ۵۰۶ تَحْرِیْمِ التِّجَارَۃِ فِی الْخَمْرِ وَقَالَ

جَابِرٌ رض حَرَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَاتُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ عَنْ اٰخِرِهَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَۃُ فِی الْخَمْرِ۔

بَابٌ ۵۰۷ اِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ اُمَیَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِ اَجْرَهٗ۔

اس کو یہ عذاب کرے گا کہ اس میں جان ڈالنے کے لیے فرمائے گا وہ جان تو کبھی ڈال نہ سکے گا یہ سن کر اس کا دم رک گیا اور منہ زرد ہو گیا ابن عباسؓ نے کہا کمبخت اگر تو مورت ہی بناتا ہے تو درخت وغیرہ کی بنا جو چیزیں جاندار نہیں ہیں امام بخاری نے کہا سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انسؓ سے بس یہی ایک حدیث سنی ہے[1]

باب شراب کی سوداگری کرنا حرام ہے[2]

اور جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کا بیچنا حرام فرما دیا ہے[3]

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جب سورۂ بقرہ کی اخیر کی آئتیں اتریں (جن میں سود کا ذکر ہے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے سے برآمد ہوئے اور فرمایا کہ شراب کی سوداگری کرنا بھی حرام ہوئی

باب آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے

مجھ سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سلیم نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا ایک تو اس کا جو میرا نام لے کر عہد کر کے پھر عہد توڑ دے دوسرے وہ شخص جو آزاد کو بیچے اور اس کی قیمت کھائے تیسرے وہ شخص جو کسی سے پوری مزدوری لے پھر اس کی مزدوری نہ دے

[1] امام بخاری نے اس کو کتاب اللباس میں عبدالاعلیٰ سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے نضر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نکالا اس حدیث سے امام بخاری نے مورتوں کی کراہت یعنے حرمت نکالی ۱۲ منہ [2] جیسے شراب کا پینا حرام ہے افسوس ہے ہمارے زمانہ کے بہت سے بدکار مسلمان علانیہ شراب پیتے ہیں اور طرہ لطف یہ کہ شراب کی سوداگری سے پرہیز کرتے ہیں اور نصاریٰ کے بنائے ہوئے شراب فراغت سے خریدتے ہیں اپنے ملک کی ساری دولت اس میں کھپاتے ہیں جمال الدین افغانی فیلسوف کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو خدا کا خوف تو بالکل کم ہو گیا لیکن یہ کیا آفت ہے کہ دنیا کی عقل بھی جاتی رہی ہم خدا کے گنہگار اور ہم دنیا میں مفلس اور محتاج اور نادار جو کچھ کماتے ہیں وہ بھی غیر قوم کو کھلا دیتے ہیں خسر الدنیا والآخرہ انہی کی شان میں ہے ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے باب بیع المیتۃ والاصنام میں وصل کیا ۱۲ منہ

بَابُ ۵۰۸ بَيْعِ الْعَبِيْدِ وَالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُوْنَةٍ عَلَيْهِ يُوْفِيْهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ يَكُوْنُ الْبَعِيْرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيْرَيْنِ وَاشْتَرَى رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ بَعِيْرًا بِبَعِيْرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا وَقَالَ آتِيْكَ بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيْرُ بِالْبَعِيْرَيْنِ وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَأْسَ بَعِيْرٌ بِبَعِيْرَيْنِ نَسِيْئَةً۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۵۰۹ بَيْعِ الرَّقِيْقِ

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيْزٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ

باب غلام کا غلام کے بدل اور جانور کا جانور کے بدل اُدھار بیچنا

اور عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خرید ی چار اونٹوں کے بدل جو بائع کی ضمان میں تھی وہ اس کو ربذہ میں حوالہ کرے گا[۱] اور ابن عباسؓ نے کہا کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے[۲] اور رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل خرید ا ایک اونٹ تو اسی وقت (نقد) دیا اور دوسرے اونٹ دینے کا کل کا وعدہ کیا اور کہا اس میں دیر نہ ہو گی انشاء اللہ اور سعید بن مسیب نے کہا[۳] جانوروں میں بیاج نہیں ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل ایک بکری دو بکری کے بدل اُدھار خرید کر سکتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا[۴] ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل اودھار بیچنے میں کوئی قباحت نہیں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا قیدیوں میں حضرت صفیہؓ بھی تھیں پہلے دحیہ کلبیؓ کے حصے میں آئیں پھر (دوسری لونڈی کے بدل) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مل گئیں[۵]

باب لونڈی غلام بیچنا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھے عبد اللہ بن محیریز نے خبر دی

---

[۱] اس کو امام مالک اور شافعی اور ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ [۲] ربذہ ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹنی بائع کے ذمہ اور اس کے حفاظت میں رہے گی اور ربذہ پہنچ کر اس کو مشتری کے سپرد کر دے گا ۱۲ منہ [۳] اس کو امام شافعی نے وصل کیا طاؤس کے طریق سے معلوم ہوا کہ جانور کو جانور کے بدلنے میں کمی اور بیشی اسی طرح اودھار جائز ہے اور یہ سود نہیں ہے گو ایک ہی جنس کا دونوں طرف ہوا اور یہی قول شافعیہ اور جمہور علماء کا لیکن ہمارے امام احمد بن حنبلؒ اور ابو حنیفہؒ نے اس سے منع کیا اُن کی دلیل سمرہؓ کی حدیث ہے جس کو اصحاب سنن نے نکالا اور امام مالک نے کہا اگر جنس مختلف ہو تو جائز ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کو امام مالکؒ نے موطا میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے ۱۲ منہ [۶] اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۷] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جانور سے تبادلہ درست ہے اسی طرح غلام کا غلام سے لونڈی کا لونڈی سے کیونکہ سب حیوان ہیں تو ہر حیوان کا یہی حکم ہو گا بعضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس حدیث میں زیادتی اور کمی کا ذکر نہیں نہ اودھار کا اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں یہ ہے کہ آپ نے صفیہؓ کو سات لونڈیاں دے کر خرید کیا ابن بطال نے کہا جب آپ نے دحیہ سے فرمایا کہ تو صفیہؓ کے بدل اور کوئی لونڈی قیدیوں میں سے لے لے تو یہ بیع ہوئی لونڈی کی بعوض لونڈی کے اودھار اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ أَوَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ

ان کو ابو سعید خدریؓ نے ایسا ہوا ایک بار وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے ایک شخص (مجدی بن عمرو ضمری) نے کہا یا رسول اللہ ہم لڑائی میں قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کا بیچنا منظور ہوتا ہے تو آپ عزل کے باب میں کیا فرماتے ہیں[1] آپ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو اگر ایسا نہ کرو تب بھی کوئی قباحت نہیں کیونکہ جس جان کا (دنیا میں) پیدا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہو گی[2]

بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب مدبر کا بیچنا کیسا ہے[3]

۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو بیچ ڈالا[4]

۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض يَقُولُ بَاعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو بیچ ڈالا

۷۲ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رض أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ

مجھ سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا ابن شہاب نے بیان کیا ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو زید بن خالدؓ اور ابو ہریرہؓ نے خبر دی ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچھا گیا لونڈی زنا کرائے اور اس کا نکاح نہ ہوا ہو[5] فرمایا اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے پھر مارو

---

۱ عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر کو فرج سے نکال لینا تاکہ انزال باہر ہو اور عورت کو حمل نہ رہے ۱۲ منہ ۲ تو عزل کر دیا کچھ کرو اللہ کو منظور ہے تو حمل رہ جائے گا اور اس کو منظور نہیں تو لاکھ صحبت کرو ایک بچہ بھی پیدا نہ ہوگا صدہا آدمی اولاد کی خواہش میں صدہا جوروئیں کرتے ہیں مگر اولاد نہیں ہوتی اور جن کو اولاد کی چنداں خواہش نہیں ہوتی بلکہ اولاد سے پریشان ہوتے ہیں ان کو اولاد ہوتی چلی جاتی ہے یہ خدا کی دین اور اس کی مرضی ہے رضینا بالقضاء واللہ سبحانہ ۱۲ منہ ۳ مدبر وہ غلام ہے جس کو مالک کہہ دے تو میرے مرنے پر آزاد ہے امام مالک اور ابو حنیفہؒ اور اوزاعی کے نزدیک اس کی بیع ناجائز ہے اور شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے ۱۲ منہ ۴ ایک شخص مر گیا تھا اس کی کچھ جائداد نہ تھی ایک مدبر غلام تھا البتہ آپ نے وہی مدبر غلام آٹھ سو درہم کو بیچ کر اس کے قرض خواہوں کا قرضہ ادا کیا ۱۲ منہ ۵ یہ قید اتفاقی ہے کیوں کہ اگر لونڈی نکاح ہوئے پیچھے بھی زنا کرائے تو اس کو کوڑے ہی ماریں گے رجم نہ کریں گے ۱۲ منہ

فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ

۹۳ـ۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ ؛

بَاب ۱۱۵ هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَبْرِئَهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ يُّقَبِّلَهَا اَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَاُ اَوْ بِيْعَتْ اَوْ عَتَقَتْ فَلْيُسْتَبْرَاْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ وَّلَا تُسْتَبْرَاُ الْعَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ لَا بَاْسَ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُوْنَ الْفَرْجِ وَقَالَ

پھر بیچ ڈالو تیسری یا چوتھی بار یہ فرمایا۔[۱]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو لیث نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرائے اور زنا ثابت ہو جائے تو اس کو حد لگائے اور (اس کے بعد) ملامت نہ کرے پھر اگر وہ زنا کرائے تو اس کو حد لگائے اور (اس کے بعد) ملامت نہ کرائے پھر اگر تیسری بار زنا کرائے اور زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک بالوں کی رسی ہی کے بدل۔

باب اگر کوئی لونڈی خریدے تو استبراء سے پہلے اس کو سفر میں لے جا سکتا ہے یا نہیں[۲] اور حسن بصری نے کہا اس سے بوسہ اور مباشرت کرنا کچھ برا نہیں[۳] اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جب کوئی ایسی لونڈی ہبہ کی جائے جس سے صحبت کی جاتی تھی یا بیچی جائے یا آزاد ہو تو ایک حیض تک استبراء کرنا چاہیئے[۴] اور کنواری کے لیے استبراء ضرورت نہیں اور عطا بن ابی رباح نے کہا[۵] اگر کسی کی لونڈی حاملہ ہو تو اس کی شرم گاہ کو چھوڑ کر دوسرے اعضا سے مزہ اٹھا سکتا ہے۔

---

[۱] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ لونڈی جب زنا کرائے تو اس کو بیچ ڈالیں اور یہ عام ہے اس لونڈی کو بھی شامل ہے جو مدبرہ ہو تو مدبرہ کی بیع کا جواز نکلا عینی نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ حدیث میں جواز بیع مکرر سہ کرر زنا کرانے پر موقوف رکھا گیا ہے اور ان لوگوں کے نزدیک تو مدبر کی بیع ہر حال میں درست ہے خواہ وہ زنا کرائے یا نہ کرائے اس لیے استدلال صحیح نہیں ہو سکتا میں کہتا ہوں عینی کا اعتراض فاسد ہے کس لیے کہ مدبرہ لونڈی اگر مکرر سہ کرر زنا کرائے تو اس کے بیچنے کا جواز اس حدیث سے نکلا اور جو لوگ مدبر کی بیع کو جائز نہیں سمجھتے وہ زنا کرنے کی صورت میں بھی اس کے جواز کے قائل نہیں ہیں پس یہ حدیث ان کے قول کے خلاف ہوئی اور موافق ہوئی ان کے جو مدبر کی جواز بیع کے قائل ہیں اور گو بیع کا حکم اس حدیث میں زنا کے مکررہ سہ کرر ہوتے پر دیا گیا ہے مگر قرینہ دلالت کرتا ہے کہ بیع اس پر موقوف نہیں ہے اس لیے کہ جو لونڈی مطلق زنا نہ کرائے یا ایک ہی بار کرائے اس کا بھی بیچنا درست ہے اب عینی کا یہ کہنا کہ یہ دلالت بعبارۃ النص ہے یا اشارۃ النص یا دلالت النص اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ دلالت النص ہے کیونکہ حدیث میں مطلق لونڈی کا ذکر ہے اور وہ مدبرہ کو شامل ہے ۱۲ منہ [۲] استبراء کہتے ہیں لونڈی کا رحم پاک کرنے کو یعنے نئی لونڈی کوئی خریدے تو جب تک ایک حیض نہ آئے اس سے صحبت نہ کرے اور سفر میں لے جانے کا ذکر کیا کہ وہاں مساس اور مباشرت کی ضرورت پڑتی ہے ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا یعنے جب تک استبراء نہ ہو جماع کرنا منع ہے لیکن بوسہ اور چمٹانے رہنے میں قباحت نہیں ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کو عبدالرزاق نے ایوب سے باقی برصفحہ آئندہ

اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ

۷۹۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهٗ جَمَالُ صَفِیَّةَ بِنْتِ حُیَیِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰی بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰی بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَیْسًا فِیْ نِطَعٍ صَغِیْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِیْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَفِیَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَوِّیْ لَهَا وَرَاءَهٗ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ یَجْلِسُ عِنْدَ بَعِیْرِهٖ فَیَضَعُ رُكْبَتَهٗ فَتَضَعُ صَفِیَّةُ رِجْلَهَا عَلٰی رُكْبَتِهٖ حَتّٰی تَرْكَبَ ؕ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مومنون میں) فرمایا مگر اپنی بیبیوں یا لونڈیوں سے[۱]

ہم سے عبدالغفار بن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر تشریف لائے جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح کرا دیا تو آپ سے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوب صورتی بیان کی گئی اُن کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا اور وہ نئی دولہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے لیے چن لیا پھر آپ اُن کو لے کر خیبر سے نکلے (وہ حیض سے تھیں) جب ہم لوگ سد الروحا میں[۲] پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں آپ نے ان سے صحبت کی پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر حیس[۳] تیار کر کے رکھا اور (انسؓ سے) فرمایا جو لوگ آس پاس ہیں ان کو بلا لے یہی کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کے ولیمہ میں کھلایا پھر ہم مدینہ کو روانہ ہوئے انسؓ نے کہا میں نے (رستے میں) دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لیے اپنے پیچھے اونٹ پر کمل سے گول گدہ بنا دیتے[۴] پھر آپ اونٹ کے پاس بیٹھے اور اپنا گھٹنا نیچے رکھتے صفیہؓ اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے پر رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں[۵]

بَابُ ۵۱۲ بَیْعِ الْمَیْتَةِ وَالْاَصْنَامِ

باب مردار اور بتوں کا بیچنا

۷۹۵ ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) انہوں نے نافع سے نکالا کہ ابن عمرؓ نے کہا کنواری کے لیے استبرا کی حاجت نہیں ۱۲ منہ ۸ عطاء کے اثر کی نسبت حافظ صاحب نے کچھ نہیں لکھا نہ قسطلانی نے کہ اس کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] آیت کے اطلاق سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بیبیوں اور لونڈیوں سے مستفاد ہونا اٹھانا درست ہے اب صرف جماع سنتبرا سے منع ہوا تو دوسرے مزے اٹھانا بدستور درست رہیں گے ۱۲ منہ [۲] صد الروحا ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب ۱۲ منہ [۳] حیس ایک کھانا ہے جو کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے ۱۲ منہ [۴] تاکہ حضرت صفیہؓ سخت چیز پر بیٹھنے تکلیف نہ ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ کمل کو اونٹ کی کوہان کے گرد باندھ کر آڑ کر لیتے اسی لیے کہ آپ کے نکاح کے بعد وہ امہات المومنین میں داخل ہو گئی ۱۲ منہ [۵] باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ باوجودیکہ حضرت صفیہؓ حیض سے تھیں مگر آپ ان کو سفر میں ہمراہ لے گئے ۱۲ منہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهَا يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس سال مکہ فتح ہوا[1] آپ مکہ ہی میں فرماتے تھے بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کا بیچنا حرام کیا ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ مردار کی چربی تو کشتیوں پر ملتے ہیں کھالوں پر لگاتے ہیں لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے[2] پھر آپ نے اسی وقت فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے جب اللہ نے ان پر چربی حرام کی تو اس کو گلا کر بیچنے لگے اس کی قیمت چکھی ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہم سے عبدالحمید نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی حبیب نے عطا بن ابی رباح نے مجھ کو لکھا میں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔

بَابُ ۵۱۳ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

باب کتے کی قیمت[3]

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابومسعود انصاری رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور لونڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا[4]

---

[1] یعنے ۸ھ ہجری میں ۱۲ منہ [2] اس کا مطلب اکثر علماء نے یہ رکھا ہے یعنے اس کا بیچنا حرام ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ نفع اٹھانا اس سے جائز ہے مثلاً کشتیوں پر لگانا یا روشنی کرنا بعضوں نے کہا کوئی نفع اٹھانا جائز نہیں سوا اس کے جس کی صراحت حدیث میں آگئی ہے یعنے چمڑا جب اس کی دباغت کر لی جائے اگر کوئی پاک چیز ناپاک ہو جائے جیسے لکڑی یا کپڑا تو اس کی بیع جمہور کے نزدیک جائز ہے اور امام احمد اور ابن ماجشون نے کہا جائز نہیں ۱۲ منہ [3] امام شافعی اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مطلقاً کسی کتے کی بیع جائز نہیں سکھایا ہوا ہو یا ان سکھایا ہوا اور اگر کوئی اس کو مار ڈالے تو اس پر ضمان نہیں آتا اور امام مالک کے نزدیک ضمان لازم ہوگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک فائدہ مند کتے کی بیع درست ہے ۱۲ منہ [4] عرب میں کاہن لوگ بہت تھے جو آئندہ کی باتیں لوگوں کو بتلایا کرتے ہندستان میں بھی اب تک ہیں جن کو جوتشی اور نجومی اور پنڈت کہتے ہیں جو کوئی ان کے پاس کچھ پوچھنے کو جاتا وہ تھوڑی شرینی یا نقد یا اسباب تحفہ کے طور پر لے جاتا یہ سب چیزیں حلوان میں داخل ہیں اور بالاتفاق حرام ہیں ۱۲ منہ

۷۹۷- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى حَجَّامًا فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْأَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عون بن ابی جحیفہ نے خبر دی انہوں نے کہا میرے باپ نے ایک پچھنی لگانے والا غلام خرید ا(اس کے ہتھیار توڑوا ڈالے) میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگانے کی اجرت اور کتے کی قیمت اور لونڈی کی کمائی (زنا یا حرام کی) سے منع فرمایا اور آپ نے گدنا گودنے والی اور گدانے والی اور سود کھانے والے اور کھلانے والے اور مورت بنانے والے سب پر لعنت کی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ السَّلَمِ

کتاب بیع سلم[1] کے بیان میں

بَابُ ۵۱۴ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ

باب ماپ مقرر کر کے سلم کرنا

۷۹۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ أَوْ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً شَكَّ إِسْمَاعِيلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم اسمعیل بن علیہ نے خبر دی کہا ہم کو عبد اللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے عبد اللہ بن کثیر سے انہوں نے ابوالمنہال عبد الرحمن بن مطعم سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ میوے میں ایک سال دو سال یا دو سال تین سال کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے یہ شک اسمٰعیل کو ہوئی آپ نے فرمایا جو کوئی تم میں سے کھجور میں (یا میوے میں) سلم کرے تو وہ ماپ اور تول ٹھہرا کر کرے[2]

۷۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے یہی حدیث اس میں بھی یہی ہے

[1] بیع سلم اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے شخص کو نقد روپیہ یا اشرفیاں دے اور کہے کہ اتنے مدت کے بعد مجھ کو سو من گیہوں یا چاول اس قسم کے دینا یہ بالاجماع مشروع ہے صرف سعید بن مسیب نے اس میں اختلاف کیا ہے جو شخص روپیہ دے اس کو رب السلم کہتے ہیں اور جس کو دے اس کو مسلم الیہ اور جو مال دینا ٹھہرے اس کو مسلم فیہ کہتے ہیں ۱۲ منہ

[2] جو چیزیں ماپ کر بیچی جاتی ہیں ان میں ماپ ٹھہرا کر اور جو چیزیں تول سے بکتی ہیں ان میں تول ٹھہرا کر سلم کرنا چاہیئے اگر ماپ تول معین نہ ہوگی تو سلم درست نہ ہوگی اب جو چیزیں تول کر بکتی ہیں ان کو ماپ سے ٹھہرانا یا جو ماپ کر بکتی ہیں ان کو تول کر ٹھہرانا بھی درست ہے بعضوں نے پہلی صورت کو ناجائز رکھا ہے ۱۲ منہ

وَزْنٍ مَّعْلُومٍ ؏

بَابُ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَّعْلُومٍ

۸۰۰ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ ؏

۸۰۱ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ ؏

۸۰۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ

۸۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى

معین ماپ اور تول سے

باب تول ٹھہرا کر سلم کرنا

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو ابو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو ابن ابی نجیح نے انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے انہوں نے ابوالمنہال سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ کھجوریں دو برس کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا جب کسی چیز میں کوئی سلم کرے تو معین ماپ اور معین تول معین میعاد ٹھہرا کر کرے۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے ابن ابی نجیح نے انہوں نے یہی حدیث اس میں یوں ہے معین ماپ معین میعاد ٹھہرا کر

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے انہوں نے ابوالمنہال سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ میں) تشریف لائے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے معین ماپ اور معین تول معین مدت ٹھہرا کر

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابن ابی مجالد سے **دوسری سند** اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن ابی مجالد سے انہوں نے کہا ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو محمد بن ابی مجالد یا عبداللہ بن ابی مجالد نے انہوں نے کہا عبداللہ بن شداد بن ہاد اور ابوبردہ عامر بن ابی موسیٰ نے سلم میں اختلاف کیا تو مجھ کو عبداللہ بن ابی اوفیٰ صحابی پاس پوچھنے کو بھیجا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ

بَابٌ ۵۱ السَّلَمِ اِلٰى مَنْ لَّيْسَ عِنْدَهٗ اَصْلٌ

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَّاَبُوْ بُرْدَةَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رض فَقَالَا سَلْهُ هَلْ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُوْنَ فِي الْحِنْطَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيْطَ اَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّيْتِ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ قُلْتُ اِلٰى مَنْ كَانَ اَصْلُهٗ عِنْدَهٗ قَالَ مَا كُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِيْ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُوْنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ

کے زمانہ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے گیہوں اور جو اور منقی اور کھجور میں سلم کیا کرتے تھے اور میں نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ صحابی سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا

باب ایسے شخص سے سلم کرنا جس کے پاس اصل مال ہی نہیں[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابواسحاق شیبانی نے کہا ہم سے محمد بن ابی المجالد نے انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے زمانہ میں گیہوں میں سلم کیا کرتے تھے عبداللہ نے کہا ہاں ہم شام کے کاشتکاروں سے گیہوں اور جو اور زیتون میں سلم کیا کرتے تھے ایک معین ماپ اور معین میعاد ٹھہرا کر میں نے ان لوگوں سے جن کے پاس یہ اصل مال ہوتے انہوں نے کہا ہم یہ کچھ نہیں پوچھتے تھے[2] پھر ان دونوں نے مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابزیٰ صحابیؓ پاس بھیجا میں نے ان سے بھی پوچھا انہوں نے کہا صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سلم کیا کرتے تھے اور ہم ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں

ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے محمد بن ابی مجالد سے یہی حدیث اس میں یوں ہے کہ ہم گیہوں اور جو میں سلم کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن ولید نے سفیان سے یوں نقل کیا ہم سے شیبانی نے بیان پھر یہی حدیث ذکر کی اس میں زیتون کا لفظ زیادہ ہے اور قتیبہ کی روایت میں جریر سے انہوں نے شیبانی سے

---

[1] مثلاً ایک شخص کے پاس کھجور نہیں ہے اور کسی نے اس سے کھجور لینے کے لیے سلم کی بعضوں نے کہا اصل سے مراد اس کی بنا ہے مثلاً غلہ کی اصل کھیتی ہے اور میوے کی اصل درخت ہے اس باب سے یہ غرض ہے کہ سلم کے جواز کے لیے اس مال کا مسلم الیہ پاس ہونا ضروری نہیں ۱۲ منہ

[2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یعنے اس بات کو ہم دریافت نہیں کرتے تھے کہ اس کے پاس مال ہے یا نہیں معلوم ہوا سلم ہر شخص سے کرنا درست ہے خواہ مسلم فیہ یا اس کی اصل اسکے پاس

فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ ؎

۸۰۶ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوْزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَيُّ شَيْءٍ يُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ حَتَّى يُحْزَرَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بَابٌ ۵۱۷ ـ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ ؎

۸۰۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رض عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نُهِيَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوْزَنَ ؎

۸۰۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

زیتون کے بدل منقے مذکور ہے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو عمرو بن مرہ نے خبر دی کہا میں نے ابو البختری طائی سے سنا کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کھجور جو درخت پر لگی ہو اس میں سلم کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کی کھجور بیچنا منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے ایک شخص[1] بولا وزن سے کیا مراد ہے جو شخص ان کے پاس بیٹھا تھا[2] اس نے کہا اس نے کہا یعنے اندازہ کرنے کے لائق نہ ہو جائے[3] اور معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو سے کہ ابو البختری نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھر یہی حدیث بیان کی

باب درخت پر جو کھجور لگی ہو اس میں سلم کرنا

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو البختری سعید بن فیروز سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ عمرؓ سے کھجور جو درخت پر لگی ہو اس میں سلم کرنے کو پوچھا انہوں نے کہا کھجور جب تک پکنے کو نہ آئے اس وقت تک اس کا بیچنا منع ہے اسی طرح چاندی کا سونے کے بدل ایک طرف نقد اور ایک طرف ادھار بیچنا اور میں نے ابن عباسؓ سے درخت پر کی کھجور میں سلم کرنے کو پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کی کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب وہ کھانے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم

---

[1] یہ خود ابو البختری تھے جیسے آگے کی روایت سے نکلتا ہے اور حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

[3] اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک اس کی پختگی نہ کھل جائے اس وقت تک سلم جائز نہیں کیونکہ یہ سلم خاص درختوں کے پھل پر ہوئی اگر مطلق کھجور میں کوئی سلم کرے تو وہ جائز ہے گو درخت پر پھل نکلے بھی نہ ہوں یا مسلم الیہ کے پاس درخت ہی نہ ہوں اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث کاتب کی غلطی سے اس باب میں درج کی گئی ہے درحقیقت یہ اس کے بعد والے باب سے متعلق ہے بعضوں نے کہا اسی باب سے متعلق ہے اور مطابقت یوں ہوتی ہے کہ جب معین درختوں کے سلم جائز نہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ درختوں کے وجود سے سلم پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اگر درخت نہ ہوں جو مال کی اصل ہیں جب بھی سلم جائز ہوگی اور باب کا مطلب یہی ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ فَقَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَصْلُحَ وَنَهٰی عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَآءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَأْکُلَ اَوْ یُؤْکَلَ وَحَتّٰی یُوْزَنَ قُلْتُ وَمَا یُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْرَزَ۔

سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا درخت پر کی کھجور میں سلم کرنے کو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اس کی پختگی شروع نہ ہو جائے چاندی کو سونے کے بدل ایک طرف نقد اور ایک طرف ادھار بیچنے سے بھی منع فرمایا اور میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور جو درخت پر ہو اس کا بیچنا منع کیا جب تک وہ کھانے کے لائق ہو جائے اور وزن کے قابل میں نے کہا وزن سے کیا مراد ہے ایک شخص ان کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا یعنی اس کا اندازہ ہو سکے (پختگی آ جائے)

بَابُ ۵۱۸ الْکَفِیْلِ فِی السَّلَمِ۔

باب سلم یا قرض میں ضمانت دینا

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا یَعْلٰی حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ یَّهُوْدِیٍّ بِنَسِیْئَةٍ وَرَهَنَهٗ دِرْعًا لَّهٗ مِنْ حَدِیْدٍ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے یعلیٰ بن عبید اللہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی[1]

بَابُ ۵۱۹ الرَّهْنِ فِی السَّلَمِ۔

باب سلم یا قرض میں گروی رکھنا

۸۱۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاکَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِیْمَ الرَّهْنَ فِی السَّلَفِ فَقَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رضی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی مِنْ یَّهُوْدِیٍّ طَعَامًا اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِیْدٍ

مجھ سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے معین وعدے پر غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ (یہودی کو اعتبار آنے کے لیے) اس کے پاس گرو کر دی[2]

---

[1] تو زرہ بطور ضمانت کے یہودی کے پاس رہی معلوم ہوا سلم یا قرض میں اگر دوسرا کوئی شخص مسلم الیہ یا مدیون کا ضامن ہو تو یہ درست ہے ۱۲ منہ

[2] یہ مسئلہ تو قرآن شریف سے ثابت ہے اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ آخیر تک پھر فرمایا فرہان مقبوضۃ یعنے ہاتھ گروی رکھو لو مروای نے جو ہمارے فقہاء حنابلہ میں سے ہیں یہ کہا کہ مسلم فیہ کے بدل گرو یا کفالت لینا درست نہیں اور ایک روایت امام احمد سے یہ ہے کہ درست ہے اور یہی زیادہ ظاہر ہے ۱۲ منہ

بَابُ السَّلَمِ اِلَى اَجَلٍ مَعْلُومٍ وَبِهِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَالْاَسْوَدُ وَالْحَسَنُ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَعْلُوْمٍ
اِلَى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مَا لَمْ يَكُ ذٰلِكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ
اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ
وَالثَّلٰثَ فَقَالَ اَسْلِفُوْا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ اِلَى
اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ اَرْسَلَنِي اَبُوْ بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ شَدَّادٍ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ اَبِي اَوْفٰى فَسَاَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا كُنَّا
نُصِيْبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْتِيْنَا اَنْبَاطٌ مِنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ
فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ اِلَى اَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ قُلْتُ اَكَانَ

باب سلم میں میعاد معین ہونا چاہیئے ابن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ
اور اسود اور حسن بصری کا یہی قول ہے اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر غلہ
کا نرخ اور اس کی صفت بیان کر دی جائے تو میعاد معین کر کے اس میں
سلم کرنے میں قباحت نہیں اگر یہ غلہ کسی خاص کھیت کا نہ ہو جو ابھی پکا نہ ہو
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں
نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے انہوں نے ابو المنہال سے
انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
میں تشریف لائے اس وقت لوگ میووں میں دو سال تین سال کی سلم
کیا کرتے اور عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان عیینہ نے کہا ہم سے
ابن ابی نجیح نے بیان کیا اس میں یوں ہے معین ناپ اور معین وزن سے
ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے
خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے
محمد بن ابی مجالد سے انہوں نے کہا ابو بردہ نے (جو کوفہ کے قاضی تھے)
اور عبداللہ بن شداد نے مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور عبداللہ بن ابی
اوفی پاس بھیجا میں نے ان دونوں سے سلم کو پوچھا انہوں نے کہا ہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹ کا پیسہ کماتے پھر شام کے
نصاری ہمارے پاس آتے ہم ان سے گیہوں اور جو اور منقے میں سلم کیا
کرتے ایک معین میعاد پر میں نے پوچھا ان کے پاس کھیتی ہوتی یا نہیں انہوں

---

۱ ابن عباسؓ کے قول کو شافعی نے اور ابو سعیدؓ کے قول کو عبدالرزاق نے اسود کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور حسن بصری کے قول کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲ اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳ مثلاً اس قسم کے گیہوں یا اس قسم کے چاول یا اس قسم کی جوار میں لوں گا ۱۲ منہ ۴ یعنے اگر کسی خاص کھیت کے غلہ میں یا کسی خاص درخت کے میوے میں سلم کرے اور ابھی وہ غلہ یا میوہ تیار نہ ہوا ہو تو سلم درست نہ ہو گی لیکن تیار ہو جانے کے بعد خاص کھیت اور خاص درختوں کی پیداوار میں بھی سلم کرنا درست ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک غلہ یا میوہ پختگی پر نہ آیا ہو اس کا کوئی بھروسا نہیں ہو سکتا کہ غلہ یا میوہ اترے گا یا نہیں احتمال ہے کہ کسی آفت ارضی یا سماوی سے یہ غلہ اور میوہ تباہ ہو جائے پھر دونوں میں جھگڑا ہو ۱۲ منہ ۵ امام بخاری نے یہ باب لا کر شا[فعیہ] کا رد کر دیا جو سلم کو بن میعاد یعنے نقد بھی جائز رکھتے ہیں حنفیہ اور مالکیہ امام بخاری کے موافق ہیں اب اس میں اختلاف ہے کہ کم سے کم کیا مدت ہونا چاہیئے پندرہ دن سے لے کر آدھے دن تک کی مدت میں مختلف اقوال ہیں طحاوی نے تین دن کو کم سے کم مدت قرار دیا ہے امام محمد نے ایک مہینہ ۱۲ منہ ۶ اس کو ابو سفیان نے اپنی جامع میں وصل کیا ۱۲ منہ

لَهُمْ زَرْعٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ قَالَا مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ

بَابُ ۵۲۱ السَّلَمِ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

۸۱۳- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ الْجَزُوْرَ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَّرَهُ نَافِعٌ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِيْ بَطْنِهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۵۲۲ الشُّفْعَةِ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ

۸۱۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

بَابُ ۵۲۳ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلٰى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ

وَقَالَ الْحَكَمُ اِذَا اَذِنَ لَهٗ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهٗ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بِيْعَتْ شُفْعَتُهٗ

نے کہا ہم ان باتوں کو ان سے کچھ نہ پوچھتے

باب سلم میں یہ میعاد لگانا کہ جب اونٹنی بچہ جنے[۱]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم کو جویریہ بن اسماء نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں لوگ اونٹ کو اس وعدے پر خریدتے تھے جب تک پیٹ والی کا بچہ بڑا ہو کر وہ جنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا نافع نے کہا یعنے اونٹنی اپنا بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب شفعہ اسی جایداد میں ہونا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو جب حد بندی ہو جائے تو پھر شفعہ نہ ہوگا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حکم دیا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو جب حد بندی ہو جائے اور ہر ایک رستہ الگ الگ ٹھہر جائے پھر شفعہ نہ رہے گا

باب شفیع پر شفعہ پیش کرنا بیع سے پہلے

اور حکم بن عتیبہ نے کہا اگر شفیع نے بیع کی اجازت دیدی بیع سے پہلے تو پھر اس کو شفعہ کا حق نہ رہے گا اور شعبی نے کہا اگر جایداد بیچی گئی اور شفیع وہاں موجود ہے لیکن اس نے کوئی اعتراض

---

[۱] یہ جاہلیت کا رواج تھا مہینے اور دن تو معین نہ ہوتے جہالت اس درجہ کی تھی کہ اونٹنی کے جننے کو وعدہ ٹھہراتے گو اونٹنی اکثر قریب یکساں مدت میں جنتی ہے مگر پھر بھی آگے پیچھے کئی دن کا فرق ہو جاتا ہے اور یہ نزاع کا باعث ہوگا اس لیے ایسی مدت لگانے سے منع فرمایا ۱۲ منہ [۲] پھر اس کا بچہ بڑا ہو کر وہ بچہ جنے جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے اس میعاد میں جہالت تھی دوسرے دھوکا تھا معلوم نہیں وہ کب بچہ جنتی ہے پھر اس کا بچہ زندہ بھی رہ جاتا ہے یا مر جاتا ہے اگر زندہ رہے تو کب حمل رہتا ہے کب وضع حمل ہوتا ہے ایسی میعاد اگر سلم میں لگائے تو سلم جائز نہ ہوگی گو عادۃً اس کا وقت معلوم بھی ہو سکے ۱۲ منہ [۳] شفعہ کہتے ہیں شریک یا ہمسائے کا حصہ وقت بیع کے اس کے شریک یا ہمسائے کو جبراً منتقل ہونا امام مالک کہتے ہیں ہر چیز میں شفعہ ہے اور امام احمد سے روایت ہے کہ جانوروں میں ہے اور کسی منقولہ جایداد میں نہیں اور شافعیہ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ شفعہ صرف جایداد اور غیر منقولہ میں ہوگا اور شافعیہ کے نزدیک حق شفعہ صرف شریک کو ملے گا نہ ہمسایہ کو ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ ہے اور اہل حدیث نے اس کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ ؕ

۸۱۵ ۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكِبَيَّ إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ مُنَجَّمَةٍ أَوْ مُقَطَّعَةٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسَمِائَةِ

بَابٌ أَيُّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ ؕ

۸۱۶ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا ؕ

نہیں کیا تو شفعہ کا حق جاتا رہا[1]

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو ابراہیم بن میسرہ نے انہوں نے عمرو بن شرید سے انہوں نے کہا میں سعد بن ابی وقاص پاس ٹھہرا تھا اتنے میں مسور بن مخرمہ آئے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ایک مونڈھے پر رکھا اتنے میں ابو رافع آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے انہوں نے کہا اے سعد تم میرے دونوں گھر جو تمہارے محل میں ہیں خرید لو سعدؓ نے کہا خدا کی قسم میں تو نہیں خریدتا مسورؓ نے کہا خدا کی قسم تم کو خریدنا ہوگا تب سعد نے کہا اچھا میں چار ہزار درم دیتا ہوں پس وہ بھی کئی قسطوں میں ابو رافعؓ نے کہا مجھ کو تو ان گھروں کے پانسو دینار ملتے ہیں (جس کے پانچ ہزار درم ہوئے) اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے ہمسایہ اپنے نزدیکی کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے[2] تو میں تم کو چار ہزار درم کے بدل یہ گھر کبھی نہ دیتا خصوصاً جب کہ مجھ کو ان کے پانچ سو دینار ملتے تھے آخر ابو رافع نے وہ گھر سعد کو دے دیئے[3]

باب کون ہمسایہ زیادہ وہ حق دار ہے[4]

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے دوسری سند اور مجھ سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو عمران نے کہا میں نے طلحہ بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے (پہلے) میں کس کو حصہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو[5]

ف

[1] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا قسطلانی نے کہا امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا مذہب ہے کہ اگر شریک نے شفیع کو بیع کی خبر دی اس نے بیع کی اجازت دی پھر شریک نے بیع کی تو شفیع کو حق شفعہ پہنچے گا اور اس میں اختلاف ہے کہ بائع کو شفیع کا خبر دینا واجب ہے یا مستحب ۱۲ منہ [2] یہ حدیث بظاہر حنفیہ کی دلیل ہے ہمسایہ کو شفعہ کا حق ہے شافعیہ اس کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ مراد ہمسایہ ہے جو جایداد مبیعہ میں شریک بھی ہو تاکہ حدیثوں میں اختلاف باقی نہ رہے ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا امام بخاری بھی امام ابو حنیفہؒ کے ساتھ متفق ہیں کہ ہمسایہ کو حق شفعہ ہے ۱۲ منہ [4] قسطلانی نے کہا اس سے شفعہ جوار ثابت نہیں ہوتا حافظ نے کہا کہ ابو رافع کی حدیث ہمسایہ کے لیے حق شفعہ ثابت کرتی ہے اب اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اگر کئی ہمسائے ہوں تو وہ ہمسایہ حق شفعہ میں مقدم سمجھا جائے گا جس کا دروازہ آنے جانے کا جایداد مبیعہ سے زیادہ نزدیک ہو ۱۲ منہ

نواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

بَابُ ۵۲۵ فِي الْإِجَارَاتِ اِسْتِيْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ وَالْخَازِنِ الْاَمِيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ اَرَادَهٗ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ

باب اجاروں کے بیان میں[1]۔

اچھے نیک شخص کو مزدوری پر رکھنا[2] (اور اللہ نے سورۂ قصص میں) فرمایا اچھا مزدور جو تو رکھے وہ ہے جو زوردار امانت دار ہو[3]۔ اور امانت دار خزانچی کا ثواب اور اس کا بیان کہ جو شخص حکومت کی درخواست کرے اس کو حکومت نہ دی جائے[4]۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو بردہ (یزید بن عبداللہ) سے کہا مجھ کو میرے دادا ابو بردہ (عامر) نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امانت دار خزانچی (داروغہ روکڑیا) جو اپنے

---

[1] اجارہ لغت میں اجرت کو کہتے ہیں اور شرعاً اجارہ یہ ہے کہ عقد ہے منفعت مقصودہ پر جو معلوم اور معین ہو اور وہ منفعت اس قابل ہو کہ کسی کو اس کا اٹھانا اور لینا جائز ہو بعوض ایک بدل معین کے ۱۲ قسطلانی [2] اس باب کے لانے سے یہ غرض ہے کہ کوئی یہ وہم نہ کرے کہ نیک اور اچھے شخصوں سے مزدوری لینا مناسب نہیں کیونکہ اس میں ان کو ذلیل سمجھنا ہے ۱۲ قسط [3] یہ اللہ تعالےٰ نے حضرت شعیب کی صاحبزادی کی زبان پر فرمایا انہوں نے اپنے والد سے گھر پہنچ کر یہ کہا کہ بابا ایسا زبردست اور امانت دار نوکر تو ملنے کا نہیں حضرت شعیب نے پوچھا تجھے کیونکر معلوم ہوا انہوں نے کہا وہ بھقہ جس کو بمشکل دس آدمی اٹھاتے تھے اس نے یعنے حضرت موسےٰ نے اکیلے اٹھا کر پھینک دیا اور میں اس کے آگے چل رہی تھی میرا کپڑا ہوا میں اڑنے لگا تو اس نے کہا میرے پیچھے پیچھے چل اگر میں غلط رستے چلوں تو پیچھے سے ایک کنکری سیدھے رستے پر پھینک دے مجھ کو رستہ معلوم ہو جائے گا۔ سبحان اللہ یہ جوانی اور یہ حسن اور یہ قوت اور اس پر ایسی پاکبازی اور نیک چلنی اور خدا ترسی۔ سچ ہے ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات ۱۲ منہ [4] یہ بڑا عمدہ کلیہ ہے جس کو عموماً ہر ایک بادشاہ اور حاکم کو ملحوظ رکھنا چاہیئے جو شخص نوکری اور خدمت کی درخواست کرے اور اس کے حاصل کرنے کے لیے وسیلے ڈھونڈے اس کو ہرگز خدمت نہ دینا چاہیئے اور جو نوکری کرنے سے بھاگے اور خدمت سے نفرت کرے اس کو خدمت پر مقرر کرنا چاہیئے وہ مزدور ایمانداری اور خیر خواہی سے کام کرے گا ۱۲ منہ ۞

مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَىؓ قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ ◊

بَابُ ۵۲۶ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيْطَ ◊

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيْطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ ◊

بَابُ ۵۲۷ اِسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِيْنَ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ إِذَا لَمْ يُوْجَدْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ

مالک کی دلائی ہوئی رقم (پوری پوری) خوشی سے ادا کردے۔ اس کو بھی خیرات کا ثواب ملے گا[۵۱]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے قرہ بن خالد سے انہوں نے کہا مجھ سے حمید بن ہلال نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبردہؓ نے انہوں نے ابوموسےٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا میرے ساتھ اشعری قبیلے کے دو مرد بھی تھے[۵۲] (انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی خدمت کی درخواست کی) میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ خدمت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہم جو کوئی خدمت مانگے اُسکو ہرگز خدمت نہیں دیتے[۵۳]۔

باب کئی قیراط تنخواہ پر بکریاں چرانا[۵۴]۔

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے دادا سعید بن عمرو سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہؓ نے عرض کیا اور آپ نے بھی چرائیں آپ نے فرمایا ہاں میں چند قیراط تنخواہ پر مکہ والوں کی بکریاں چراتا تھا۔

باب اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو ضرورت کے وقت مشرک سے خدمت لینا[۵۵] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں

---

۵۱ اس حدیث کا تعلق کتاب الاجارہ سے یہ ہے کہ خزانچی بھی آخر ایک طرح کا مزدور یعنے نوکر ہے ۱۲ منہ ۵۲ ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ ۵۳ کیونکہ اس کی نسبت گمان پیدا ہوتا ہے کہ چکھنے اور خیانت کی نیت رکھتا ہے ورنہ نوکری کی خواہش کیوں کرتا روٹی کمانے کے اللہ تعالےٰ نے بہت سے ذریعے رکھے ہیں جیسے تجارت صنعت حرفہ کاشتکاری وغیرہ ان سب کو چھوڑکر پیرکار کی تابعداری اور غلامی پر مرے جانا اس کے لیے درخواستیں دینا ضرور علت سے خالی نہیں ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بادشاہ یا حاکم اپنے گمان کی وجہ سے کسی شخص کو خدمت سے محروم کرسکتا ہے۔ گو شہادت سے باقاعدہ ثبوت نہ ہو ۱۲ منہ ۵۴ قیراط آدھے دانق کو کہتے ہیں وزن میں پانچ جو کے برابر ہر پیغمبر نے جو پہلے بکریاں چرائی ہیں اس میں حکمت یہ ہے کہ بکریوں کے اوپر رحم اور شفقت کرنے کی ان کو عادت ہو اور رفتہ رفتہ آدمیوں کو چرانے کی انکو صلاحیت اور قابلیت پیدا ہو ۱۲ منہ ۵۵ معلوم ہوا بلا ضرورت مسلمان کو چھوڑکر کافر کو نوکر رکھنا اس سے مزدوری لینی منع ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ

٨٢٠. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا الْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِينَ حِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلَاثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ

کو کھیت باڑی کے کام پر رکھا (ان سے بٹائی کا معاملہ کیا)

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (ہجرت کا قصہ نقل کیا) اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ نے رستہ بتلانے کے لیے بنی دیل کے ایک مرد کو نوکر رکھا جو بنی عبد بن عدی کے خاندان میں سے تھا وہ رستہ بتلانے میں خوب ہوشیار تھا اور اس نے اپنا ہاتھ (پانی وغیرہ میں) ڈبو کر عاص بن وائل کے خاندان سے عہد کیا تھا اس کا دین وہی تھا جو قریش کے کافروں کا تھا خیر دونوں نے اس کا بھروسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں اس سے یہ ٹھہرا کہ تین راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آجائے وہ تیسری رات کی صبح (جیسا ٹھہرا تھا) اونٹنیاں لے کر آیا دونوں روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ (ابوبکرؓ کا غلام بھی تھا) اور یہ رستہ بتلانے والا دیلی قبیلے کا وہ ان کو سمندر کے کنارے کنارے لے گیا۔

باب ٥٢٩ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا عَلَى شَرْطِهِمَا الَّذِي اشْتَرَطَاهُ إِذَا جَاءَ الْأَجَلُ

باب کوئی شخص کسی مزدور کو اس غرض سے رکھے کہ تین دن یا ایک مہینے یا ایک سال کے بعد یہ کام کرے تو درست ہے[1] اور جب وہ وقت آئے جو ٹھہرا تھا تو دونوں اپنے شرط پر قائم رہیں گے

٨٢١. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کافر حربی ہو یا ذمی امام بخاری کا یہی مذہب ہے اور آنحضرتؐ نے خیبر کے یہودیوں کو کاشتکاری پر اس وجہ سے قائم رکھا کہ اس وقت مسلمان کاشتکار ایسے موجود نہ تھے جو خیبر کو آباد رکھتے اگر آپ یہودیوں کو فوراً نکال دیتے تو خیبر اجاڑ ہو جاتا مسلمانوں کی آمدنی میں بڑا نقصان پڑتا حضرت عمرؓ نے اپنے وقت میں ان کو نکال باہر کیا کس لیے کہ مسلمانوں کی تعداد اور آبادی بڑھ گئی تھی اب کافروں سے کام لینے کی کوئی ضرورت نہ رہی تھی ابن بطال نے کہا مسلمان کافر کی نوکری اور مزدوری نہ کرے کیونکہ اس میں مسلمان کی ذلت ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) [1] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اجارہ میں یہ امر ضرور نہیں کہ جس وقت سے اجارہ شروع ہو اسی وقت سے کام شروع کرے اسماعیلی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ باب کی حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ ابوبکر صدیق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ شرط لگائی تھی کہ وہ تین دن کے بعد اپنا کام شروع کرے ۱۲ منہ ؁

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَّهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ ؁

بَابٌ ۵۲۹ الْاَجِيْرِ فِي الْغَزْوِ ؁

۵۲۲ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رض قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ اَوْثَقِ اَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ اَفَيَدَعُ اِصْبَعَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَاَهْدَرَهَا اَبُوْ بَكْرٍ رض

بَابٌ ۵۳۰ مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَبَيَّنَ

خبر دی کہ حضرت عائشہ رض جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں۔ یہ بیان کیا (ہجرت کا قصہ ذکر کیا اور کہا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض نے بنی دیل کے ایک شخص کو ہوشیار رستہ بتانے والا مقرر کیا مزدوری پر وہ قریش کافروں کا دین رکھتا تھا دونوں نے اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں اور کہہ دیا تین راتوں کے بعد یعنی تیسری رات کی صبح کو یہ اونٹنیاں لیکر غار ثور پر آجانا۔

باب جہاد میں مزدور لے جانا۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے یعلی بن امیہ سے انہوں نے کہا میں جیش عسرۃ (جنگ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا مجھے اپنے سارے نیک عملوں میں اس کا بڑا بھروسہ تھا اور میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا وہ ایک آدمی سے لڑ بیٹھا دونوں میں سے کسی نے دانت سے دوسرے کی انگلی کاٹی اس نے جو اپنی انگلی کھینچی تو دوسرے کا دانت نکل پڑا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فریادی گیا آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہ دلایا اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا تو اس کو اونٹ کی طرح چبا جاتا ابن جریج نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اپنے دادا (زہیر بن عبداللہ) سے یہی قصہ نقل کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے دانت نکال لیا تو ابوبکر رض نے دانت کا بدلہ کچھ نہ دلایا۔

باب ایک شخص کو ایک میعاد کیلیے نوکر رکھنا اور کام نہ بیان کرنا۔ [1]

[1] معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اس آیت سے دلیل لیکر اس کو جائز رکھا کہ اجارہ میں کام کی تصریح اور تعیین نہ کی جائے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ ابن منیر نے کہا امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عمل مجہول ہو جب بھی اجارہ جائز ہے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ عمل کو زبان سے بیان کرنا کچھ شرط نہیں ہے جبکہ قرائن حال سے وہ

لَهُ الْأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهٖ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ اِلٰى قَوْلِهٖ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ يَأْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيْهِ اَجْرًا وَّمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ اَجَرَكَ اللّٰهُ ؕ

بَابٌ ۵۳۱ اِذَا اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ حَائِطًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ جَازَ ؕ

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَالَ قَدْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ سَعِيْدٌ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى حَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدًا قَالَ فَمَسَحَهٗ بِيَدِهٖ فَاسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِيْدٌ اَجْرًا نَّاْكُلُهٗ ؕ

بَابٌ ۵۳۲ الْاِجَارَةُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ ؕ

(جیسے سورہ قصص میں) اللہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کر دوں۔ اخیر آیت واللہ علی ما نقول وکیل تک عرب لوگ کہتے ہیں یاجر فلانا یعنے فلانے کو مزدوری دیتا ہے اور تعزیت میں کہتے ہیں اجرک اللہ یعنے اللہ تجھ کو اس کا بدل دے۔

باب اگر کوئی شخص کسی کو اس کام پر مقرر کرے کہ ایک گرتی دیوار سیدھی کر دے تو درست ہے[1]۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے یعلی اور عمرو ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں ابن جریج نے کہا میں نے یہ حدیث اوروں سے بھی سنی ہے وہ بھی سعید بن جبیر سے نقل کرتے تھے کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (خضر اور موسیٰ کے قصے میں) فرمایا دونوں چلے انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی سعید نے کہا خضر نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور ہاتھ اٹھایا وہ دیوار سیدھی ہو گئی یعلی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ سعید نے یہ کہا خضر نے اپنا ہاتھ اس دیوار پر پھیر دیا تھا۔ اور وہ سیدھی ہو گئی تب موسیٰ کہنے لگے تم چاہتے تو اس کام کی مزدوری لیتے سعید نے کہا یعنے اجرت تو ہم اس کو کھاتے۔

باب آدھے دن کے لیے مزدور لگانا[2]

---

[1] حافظ نے کہا اس حدیث کی بحث اللہ چاہے تو کتاب التفسیر میں آئے گی اور یہ استدلال جب پورا ہوگا کہ اگلی شریعتیں ہمارے لیے بھی شریعت ہوں اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے جو علم اصول میں بیان کیا گیا۔ ۱۲ منہ

[2] امام بخاری کی غرض ان بابوں کے لانے سے یہ ہے کہ اجارے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ کم سے کم ایک دن کی مدت ہو بلکہ اس سے کم مدت بھی درست ہے ۱۲ منہ ؕ

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَاْجَرَ اُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ غُدْوَةٍ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ فَاَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا مَا لَنَا اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص سی ہے جس نے مزدور لگائے اور کہا کہ ایک قیراط کے بدل صبح سے دوپہروں تک کون مزدوری کرتا ہے یہ کام یہود نے کیا پھر کہنے لگا دوپہر سے لے کر عصر کی نماز تک[1] ایک قیراط کے بدل کون کام کرتا ہے۔ یہ کام نصاریٰ نے کیا پھر کہنے لگا عصر سے لے کر سورج ڈوبنے تک دو قیراط کے بدل کون کام کرتا ہے یہ کام تم مسلمانوں نے کیا تو یہود اور نصاریٰ کو غصہ آیا وہ کہنے لگے واہ (یہ عجیب انصاف ہے) کام تو ہم نے زیادہ کیا اور مزدوری کم لیں۔ وہ شخص کہنے لگا کیا میں نے تمہارا کچھ حق دبا لیا انہوں نے کہا نہیں تب اس نے کہا (اس میں تمہارا کیا اجارا ہے) یہ میرا احسان ہے، میں جس پر چاہوں کروں[2]۔

بَابُ ۵۳۳ الْاِجَارَةِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب عصر کی نماز تک مزدور لگانا[3]۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے جو عبداللہ بن عمرؓ کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ تمہاری اور یہود

---

[1] یعنے عصر کی نماز شروع ہونے یا ختم ہونے تک اب یہ استدلال صحیح نہ ہوگا کہ عصر کا وقت دو مثل تک رہتا ہے حافظ نے کہا دوسری روایت میں جو امام بخاری نے توحید میں نکالی یہ ہے کہ ایسا کہنے والے صرف یہودی تھے اور ان کا وقت مسلمانوں کے وقت سے زیادہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں اسماعیلی نے کہا اگر دونوں فرقوں نے یہ کہا ہو تب بھی حنفیہ کا استدلال چل نہیں سکتا کس لیے کہ نصاریٰ نے اپنا عمل جو زیادہ قرار دیا وہ یہود کا زمانہ ملا کر کیونکہ نصاریٰ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ دونوں پر ایمان لائے تھے حافظ نے کہا ان تاویلات کی ضرورت نہیں کسلیے کہ ظہر سے لے کر عصر تک کا زمانہ اس سے زیادہ ہوتا ہے جتنا عصر اور مغرب کے بیچ میں ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] اس میں اہل سنت کی دلیل ہے کہ ثواب دینا اللہ کی طرف سے بطریق احسان ہے ۱۲ منہ [3] اس روایت میں گو یہ صراحت نہیں ہے کہ نصاریٰ نے عصر کی نماز تک کام کیا مگر یہ مضمون اس سے نکلتا ہے کہ تم مسلمانوں نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کیا کیونکہ مسلمانوں کا عمل نصاریٰ کے عمل کے بعد شروع ہوا ہوگا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے مزدور لگائے تو کہنے لگا ایک ایک قیراط لے کر دوپہر دن تک کون کام کرتا ہے۔ یہود نے ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا، پھر نصاریٰ نے (عصر تک) ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر تم مسلمانوں نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبے تک کام کیا دو دو قیراط پر یہ حال دیکھ کر یہود اور نصاریٰ کو غصہ آیا وہ کہنے لگے کام تو ہم نے زیادہ کیا اور ہم ہی کو مزدوری کم ملی اس شخص نے کہا کیا جو تم سے ٹھہرا تھا اس میں سے میں نے کچھ دبا رکھا وہ بولے نہیں تب اس نے کہا پھر میں جس پر چاہوں احسان کروں (تم کون)

باب ۵۳۴ اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ اَجْرَ الْاَجِيْرِ

باب جو شخص مزدور کی مزدوری نہ دے اُس پر کتنا گناہ ہوگا۔

۸۲۶ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ

ہم سے یوسف بن محمد نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سلیم نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا ایک تو جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر فریب کیا دوسرے وہ جس نے آزاد کو بیچ کر اس کا مول کھایا تیسرے جس نے مزدور سے پوری محنت لی، پھر اس کی مزدوری نہ دی۔

باب ۵۳۴ الْاِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ

باب عصر سے لے کر رات تک مزدور لگانا۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کی اور یہود کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے

رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوا وَاسْتَأْجَرَ أَجِيرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هَذَا وَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينُ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَأَبَيَا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا النُّورِ۔

ایک معین اجرت پر صبح سے لے کر رات تک کام کرنے کے لیے مزدور لگائے[1]۔ انہوں نے دوپہر تک کام کیا پھر کہنے لگے ہم تیری اجرت سے دھائے جو تو نے ٹھہرائی تھی اور ہماری محنت اکارت ہوئی اس نے سمجھایا دیکھو ایسا نہ کرو اپنا کام پورا کر لو اور پوری اجرت لے لو۔ مگر انہوں نے نہ مانا کام چھوڑ کر چل دیے۔ آخر اس نے دوسرے مزدور لگائے اور ان سے کہا باقی دن تم کام کرو اور جو مزدوری پہلے مزدوروں سے ٹھہری تھی وہ سب تم لو خیر انہوں نے کام شروع کیا جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو کہنے لگے ہمارا اتنا کام اکارت گیا اور جو مزدوری تو نے ہم سے ٹھہرائی تھی وہ تجھ کو ہی مبارک رہے اس نے سمجھایا دیکھو یہ کام پورا کر لو اب دن کیا ہے ذرا سا باقی ہے انھوں نے نہ مانا آخر اس نے باقی دن کے لیے اور مزدور لگائے انہوں نے سورج ڈوبنے تک کام کیا اور پہلے اور دوسرے مزدوروں کی مزدوری بھی سب ان کو ملی تو مسلمانوں کی اور اس نور کی جس کو انہوں نے قبول کیا یہی مثال ہے[2]۔

بَابٌ ۵۳۶ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ أَوْ مَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ فَاسْتَفْضَلَ ؛

باب ایک مزدور اپنی مزدوری کا پیسہ چھوڑ کر چل دے اور جس نے مزدور لگایا تھا وہ اس کے پیسے میں محنت کر کے اس کو بڑھائے یا غیر کے مال میں محنت کر کے اس کو بڑھائے تو کیا حکم ہے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا، میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

[1] یہ بظاہر ابن عمرؓ کی حدیث کے مخالف ہے جس میں یہ ہے کہ اس نے صبح سے لے کر دوپہر تک کے لیے مزدور لگائے تھے۔ اور درحقیقت میں الگ الگ قصے ہیں تو کوئی مخالفت نہیں ۱۲ منہ [2] بعضوں نے اس سے یہ نکالا کہ اس امت کی بقا ہزار برس سے زیادہ رہے گی اور یہ امر اب پورا ہو گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تیرہ سو سے زیادہ برس گذر چکے اور اب تک اہل اسلام باقی ہیں۔ ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ انْطَلَقَ
ثَلٰثَۃُ رَھْطٍ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَتّٰی اَوَوُا الْمَبِیْتَ
اِلٰی غَارٍ فَدَخَلُوْہُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ
فَسَدَّتْ عَلَیْھِمُ الْغَارَ فَقَالُوْٓا اِنَّہٗ لَا یُنْجِیْکُمْ
مِنْ ھٰذِہِ الصَّخْرَۃِ اِلَّآ اَنْ تَدْعُوا اللّٰہَ بِصَالِحِ
اَعْمَالِکُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ اَللّٰھُمَّ کَانَ لِیْ اَبَوَانِ
شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَکُنْتُ لَآ اَغْبِقُ قَبْلَھُمَآ اَھْلًا
وَّلَا مَالًا فَنَاٰی بِیْ فِیْ طَلَبِ شَیْءٍ یَّوْمًا فَلَمْ اُرِحْ
عَلَیْھِمَا حَتّٰی نَامَا فَحَلَبْتُ لَھُمَا غَبُوْقَھُمَا فَوَجَدْتُّھُمَا
نَآئِمَیْنِ وَکَرِھْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَھُمَآ اَھْلًا
اَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰی یَدَیَّ اَنْتَظِرُ
اِسْتِیْقَاظَھُمَا حَتّٰی بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَیْقَظَا
فَشَرِبَا غَبُوْقَھُمَا اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ
ابْتِغَآءَ وَجْھِکَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ مِنْ ھٰذِہِ
الصَّخْرَۃِ فَانْفَرَجَتْ شَیْئًا لَّا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْخُرُوْجَ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ
اَللّٰھُمَّ کَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ کَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ
فَاَرَدْتُّھَا عَنْ نَّفْسِھَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّیْ حَتّٰٓی اَلَمَّتْ
بِھَا سَنَۃٌ مِّنَ السِّنِیْنَ فَجَآءَتْنِیْ فَاَعْطَیْتُھَا عِشْرِیْنَ
وَمِائَۃَ دِیْنَارٍ عَلٰٓی اَنْ تُخَلِّیَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَفْسِھَا
فَفَعَلَتْ حَتّٰٓی اِذَا قَدَرْتُ عَلَیْھَا قَالَتْ لَآ اُحِلُّ
لَکَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّہٖ فَتَحَرَّجْتُ
مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَیْھَا فَانْصَرَفْتُ

سنا آپ فرماتے تھے ایسا ہوا اگلے زمانہ میں تین آدمی سفر کرتے جا
رہے تھے رات کو پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے جب وہ
اندر تھے اوپر سے ایک ڈوہ کا ڈوہ گرا اور غار کا منہ بند کر دیا
اب آپس میں یوں گفتگو کرنے لگے (بھائیو) اس پتھر سے
تم نکل نہیں سکتے تو اپنی اپنی نیکیوں کا بیان کر کے اللہ سے
دعا کرو اُن میں سے ایک یوں کہنے لگا یا اللہ میرے ماں
باپ بوڑھے پھونس تھے اور میں اُن سے پہلے کسی کو دودھ
نہیں پلاتا تھا نہ بال بچوں کو نہ لونڈی غلاموں کو ایک دن ایسا
ہوا میں کسی چیز کی تلاش میں گھر سے دور نکل گیا تھا میں اُس وقت
لوٹا کہ وہ دونوں سو گئے تھے۔ خیر میں نے اُن کے لئے دودھ دوہا
دیکھا تو وہ سو رہے ہیں اور مجھے یہ پسند نہ تھا کہ اُن سے پہلے میں
کسی کو بال بچوں یا لونڈی غلاموں میں سے دودھ پلاؤں میں دودھ
کا پیالہ ہاتھ میں لئے صبح تک انتظار کرتا رہا جب وہ جاگے تو انھوں نے
دودھ پیا یا اللہ اگر میں نے یہ کام خاص تیری رضامندی کے لئے کیا
تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دے یہ پتھر سرکا دے وہ پتھر تھوڑا سا سرک
گیا[1] مگر نہ اتنا کہ وہ باہر نکل سکیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اب دوسرا شخص یوں کہنے لگا یا اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو سب سے
زیادہ مجھ کو پیاری تھی میں نے اُس سے بُرا کام کرنا چاہا اُس نے نہ
مانا ایک سال قحط پڑا تو وہ میرے پاس آئی میں نے اُس کو ایک سو بیس
اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ مجھ کو بُرا کام کرنے دے وہ راضی
ہو گئی جب میں اُس پر چڑھ بیٹھا تو کہنے لگی تو میرا بکر شرع
کے خلاف مت توڑ میں اس کی اجازت نہیں دیتی یہ سُن کر
میں بھی اس بات کو گناہ سمجھا اور اُس سے

[1] مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے ترجمہ مشارق الانوار میں لکھا ہے پھر اُس پتھر میں ایک سوراخ آگیا ۱۲ منہ

عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ ـ

باب ۵۳ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأُجْرَةِ الْحَمَّالِ.

۸۲۹ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ

الگ ہو گیا حالانکہ وہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو پیاری تھی اور میں نے جو اشرفیاں اُس کو دی تھی وہ بھی معاف کر دیں یا اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو ہم پر سے یہ آفت ٹال دے وہ پتھر ذرا سا اور سرک گیا مگر اتنا کہ باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اب تیسرا شخص یوں کہنے لگا یا اللہ میں نے ایک کام کے لئے کئی مزدور لگائے تھے سب کی مزدوری دیدی ایک مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چل دیا تھا میں نے اُس کے پیسے کو کام میں لگایا وہ بہت بڑھ گیا ایک مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور کہنے لگا او خدا کے بندے میری مزدوری دے ڈال میں نے کہا جتنے اونٹ اور گائے بکریاں غلام لونڈی تو دیکھتا ہے یہ سب تیرے ہی ہیں لے جا وہ کہنے لگا مجھ سے ٹھٹھا نہ کر میں نے کہا نہیں ٹھٹھا نہیں کرتا آخر وہ سب لے کر چل دیا اُس میں سے کچھ نہ چھوڑا یا اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا۔ تو یہ بلا ہم پر سے ٹال دے اُس وقت پتھر سرک گیا اور یہ لوگ غار سے باہر نکلے مزے سے چلتے ہوئے[1]

باب کوئی شخص حمال بن کر مزدوری کرے پھر اُس کو خیرات کرے اور حمال کی اُجرت کا بیان

ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ (یحییٰ بن سعید قرشی[2]) کہا ہم سے اعمش نے اُنہوں نے شقیق سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم کو کچھ خیرات کرنے کا حکم دیتے تو ہم سے کوئی بازار جاتا وہاں حمالی کر کے ایک مد اناج کماتا وہ خیرات کرتا اور آج اُن میں سے کسی کے پاس لاکھ درم موجود

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے تیسرے شخص کے بیان سے باب کا مطلب نکالا۔ بعضوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس تیسرے شخص پر اس سب سامان کا اس مزدور کو دینا کچھ واجب نہ تھا بلکہ بطور تبرع کے اس نے دے دیا تھا۔ ۱۲ منہ۔

لِيُبَغِّضَهُمْ لِمَا نَكَأَهُ أَلْفٌ قَالَ مَا تَرَاهُ إِلَّا نَفْسَهُ .

بَابُ ٥٣٨ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ

وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بِعْ هَذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ .

٨٣٠ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

بَابُ ٥٣٩ هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ .

میں شقیق نے کہا ہم سمجھتے ہیں ابو مسعودؓ نے کسی سے اپنے تئیں مراد لیا

باب دلالی کی اجرت لینا اور ابن سیرین[1]

اور عطا اور ابراہیم اور حسن بصری نے دلالی کی اجرت بری نہیں سمجھی اور ابن عباسؓ نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں۔ ایک شخص دوسرے سے کہے یہ کپڑا اتنے داموں کو بیچ۔ اگر زیادہ کو بکے تو وہ تو لے لے[2]۔ اور ابن سیرین نے کہا اگر کسی سے یوں کہے یہ چیز اتنے کو بیچ اور جو فائدہ ہو وہ میرا تیرا دونوں کا ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں[3] ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں گے[4]

ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قافلہ سے آگے بڑھ کر ملنے کو منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے طاؤس نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا یعنی اس کا دلال نہ بنے۔

باب کیا کوئی شخص کسی مشرک کی دار الحرب میں مزدوری کر سکتا ہے[5]؟

---

[1] ابن سیرین اور ابراہیم کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور عطا کے قول کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور حسن کے قول کو نہ حافظ نے بیان کیا نہ قسطلانی نے کہ کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے جمہور علماء نے اس کو جائز نہیں رکھا کیونکہ اس میں دلالی کی اجرت مجہول ہے اور ابن عباسؓ نے اس کو اس وجہ سے جائز رکھا ہے کہ یہ ایک مضاربت کی صورت ہے۔ ۱۲ منہ [3] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ [4] اس کو اسحاق نے اپنی مسند میں عمرو بن عوف مزنی سے مرفوعاً روایت کیا اور ابو داؤد، احمد اور حاکم نے ابوہریرہؓ سے ۱۲ منہ [5] اس باب میں امام بخاری خبابؓ کی حدیث لائے کیونکہ اس وقت دار الحرب تھا اور عاص بن وائل کافر تھا خباب مسلمان ہو چکے تھے لیکن انہوں نے عاص کی مزدوری کی بعض اہل علم نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن دو شرطوں سے جائز کہا ہے ایک تو یہ کہ وہ کام ایسا ہو جس کو کرنا شرعاً منع نہیں دوسرے یہ کہ اس کام سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو ابن منیر نے کہا دکان میں کافروں کے کام بنانے میں قباحت نہیں مگر گھر میں انکی خدمت گاری کی نوکری کرنی مسلمان کو درست نہیں۔ کیونکہ اس میں مسلمان کی ذلت ہے۔ ۱۲ منہ۔

۸۳۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثَمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا۔ کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے کہا ہم سے خباب بن ارت صحابیؓ نے بیان کیا میں لوہار کا پیشہ کرتا تھا میں نے عاص بن وائل مشرک کا کچھ کام بنایا میری مزدوری اس پر چڑھ گئی میں اس کے پاس گیا اور تقاضا کیا وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں تجھ کو دینے والا نہیں جب تک تو محمدؐ سے پھر نہ جائے میں نے کہا خدا کی قسم تو مر کر پھر اٹھے جب بھی یہ نہ ہوگا عاص نے کہا کیا مرنے کے بعد پھر میں زندہ ہو کر اٹھوں گا میں نے کہا بے شک عاص نے کہا تو پھر کیا ہے وہاں آخر مجھ کو دولت اور اولاد ملے گی۔ میں تیرا قرضہ ادا کر دوں گا۔ اُس وقت اللہ تعالےٰ نے سورۂ مریم کی یہ آیت اتاری "اے پیغمبر تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے مجھے آخر وہاں مال اور اولاد ملے گی۔

بَابُ ۵۴۰ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ عَلٰى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ إِلَّا أَنْ يُعْطٰى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَأَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً

باب سورۂ فاتحہ پڑھ کر عربوں پر پھونکنا اور اس کی اجرت لینا[۱]۔ اور ابن عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا سب کاموں سے زیادہ اجرت لینے کے لائق اللہ کی کتاب ہے[۲]۔ اور شعبی نے کہا قرآن سکھانے والا اجرت کی شرط نہ کرے اگر اس کو (بن مانگے) کچھ دیں تو قبول کر لے اور حکم نے کہا[۳] میں نے کسی سے نہیں سُنا جس نے معلم کی اجرت مکروہ رکھی ہو۔ اور حسن نے[۴] معلم کو دس درم اُجرت کے دیے اور ابن سیرینؒ[۵] نے

---

۱ اس کو امام بخاری نے طب میں وصل کیا جمہور علماء نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ تعلیم قرآن کی اجرت لینا درست ہے مگر غلیفہ نے اُس کو ناجائز رکھا ہے البتہ منتر کے طور پر اگر اس کو پڑھے تو ان کے نزدیک بھی اجرت لے سکتا ہے لیکن تعلیم کی نہیں لے سکتا کیونکہ وہ عبادت ہے۔ ۱۲ منہ

۲ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ۱۲ منہ ۴ اس کو ابنِ سعد نے طبقات میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے حسن سے نکالا کہ کتابت کی اجرت لینے میں قباحت نہیں ۱۲ منہ ۵ اس کو ابنِ ابی شیبہ نے نکالا لیکن عبد بن حمید وغیرہ نے ابنِ سیرین سے اس کی کراہت نقل کی اور ابنِ سعد نے اپنا سیرین سے یوں نکالا کہ اجرت کی اگر شرط کرے تو مکروہ ہے ورنہ نہیں۔ اور اس روایت سے دونوں روایتوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ

وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ ؏

تقسیم کی اجرت کو بُرا نہیں سمجھا اور کہا سحت اس کو کہتے ہیں کہ حاکم فیصلہ کرنے میں رشوت لے[۵۱] اور انجنا (اندازہ کرنے کی اجرت دی جاتی تھی۔

۸۲۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب[۵۲] ایک سفر میں گئے تھے۔ جاتے جاتے عرب کے ایک قبیلے پر اترے انہوں نے چاہا کہ قبیلے والے ہماری مہمانی کریں۔ لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی۔ اتفاق سے ان کے سردار کے بچھو[۵۳] (یا سانپ) نے کاٹ کھایا اور کوئی تدبیر ان کی کارگر نہ ہوئی۔ کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے چلو ان لوگوں سے پوچھیں جو یہاں آن کر اترے ہیں ان میں شاید کوئی اس کا منتر جانتا ہو۔ وہ آئے اور صحابہؓ سے کہنے لگے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹ کھایا ہے اور ہم نے سب جتن کیے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تم میں سے کسی کو اس کا منتر معلوم ہے صحابہؓ میں سے کوئی بولا قسم خدا کی میں اس کا منتر جانتا ہوں[۵۴]۔ لیکن تم لوگوں سے ہم نے یہ چاہا کہ ہماری مہمانی کرو تو تم نے نہ مانا اب میں تمہارے لیے منتر پڑھنے والا نہیں جب تک ہم کو اس کی مزدوری نہ دو۔ آخر چند بکریاں[۵۵] اجرت ٹھہریں وہ صحابی گیا اور سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر تھوکنے لگا[۵۶]۔ وہ ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی رسّی سے بندھا ہو۔ اور کھول دیا جائے اور خاصی طرح چلنے لگا۔ اس کو کوئی دکھ نہ رہا۔ جو

---

۵۱ یعنی قرآن میں جس سحت کا ذکر ہے اور وہ حرام ہے اس سے رشوت ہی مراد ہے۔ حضرت عمرؓ، علیؓ اور ابن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی سحت کی یہی تفسیر منقول ہے ۱۲ منہ ۵۲ حافظ نے کہا مجھ کو ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے سوا ابو سعیدؓ کے ۱۲ منہ ۵۳ حافظ نے کہا اعمش کی روایت سے صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچھو نے کاٹا تھا اور ہشیم کی روایت میں یوں ہے کہ اس کی عقل میں فتور ہو گیا تھا یا سانپ بچھو نے اس کو کاٹ کھایا تھا۔ ۱۲ منہ ۵۴ وہ ابو سعیدؓ تھے جو حدیث کے راوی ہیں جیسے اعمش کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ ۵۵ کہتے ہیں تیس بکریاں اجرت کی ٹھہریں ۱۲ منہ ۵۶ اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ کتنے بار سورۂ فاتحہ پڑھی لیکن ایک روایت میں سات بار مذکور ہے اور دوسری روایت میں تین بار ۱۲ منہ ؏

فَقَالَ بَعْضُهُمْ اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِيْ كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهٰذَا۔

بکریاں ٹھہری تھیں وہ انہوں نے دیں بعضوں نے کہا ان کو بانٹ لو لیکن جس نے منتر پڑھا تھا اُس نے کہا ابھی ٹھہرو۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپؐ سے یہ قصہ بیان کریں۔ آپؐ نے منتر پڑھنے والے سے پوچھا۔ تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم نے اچھا کیا[۱] یہ بکریاں بانٹ لو میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگاؤ۔ اور آپؐ ہنس دیے اور شعبہ نے بھی[۵۲] اس حدیث کو روایت کیا کہا ہم سے ابو بشر نے بیان کیا کہا میں نے ابو المتوکل سے سنا۔

بَابُ ۵۴۱ ضَرِيْبَةِ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْاِمَاءِ۔

باب لونڈی پر ہر روز ایک رقم مقرر کرنا![۵۳]

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ اَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخُفِّفَ عَنْ غَلَّتِهِ اَوْ ضَرِيْبَتِهِ۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ابو طیبہ (حجام) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پچھنے لگائے آپؐ نے اس کو (اجرت میں) ایک صاع یا دو صاع اناج دیا اور اس کے مالکوں سے سفارش کی کہ جو محصول اُس پر مقرر ہے اُس میں تخفیف کر دیں۔

بَابُ ۵۴۲ خَرَاجِ الْحَجَّامِ:

باب حجام کی اجرت کا بیان

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

---

۱ یعنی سورہ فاتحہ کو جو منتر بنایا بکریوں کو جو مجھ سے بن پوچھے نہ بانٹا ۱۲ منہ ۵۲ شعبہ کی روایت کو ترمذی نے وصل کیا اس لفظ کے ساتھ اور امام بخاری نے بھی طب میں عنعنہ کے ساتھ اس حدیث سے یہ نکلا کہ قرآن کی آئتیں جھاڑ پھونک یا منتر کے طور پر پڑھنا درست ہیں اسی طرح دوسرے اب وہ منتر جن کے الفاظ قرآن یا حدیث میں نہیں آئے تو حدیث سے نہ ان کی نفی ہوتی ہے نہ اثبات اور اس کا ذکر خدا چاہے تو کتاب الطب میں آئے گا ۱۲ منہ ۵۳ باب کی حدیث میں صرف ابو طیبہ کا ذکر ہے جو غلام تھا لیکن لونڈی کو غلام پر قیاس کیا اب یہ احتمال کہ شاید لونڈی زنا کر کے کمائے غلام میں بھی چل سکتا ہے شاید وہ چوری کر کے کمائے اور امام بخاری اور سعید بن منصور نے حذیفہ سے نکالا انہوں نے کہا اپنی لونڈیوں کی کمائی پر نگاہ رکھو اور ابو داؤد نے رافع بن خدیج سے مرفوعاً نکالا کہ آپ نے لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے کس ذریعہ سے کمائی (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ.

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ ؛

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رض يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهُ ؛

بَابٌ ۵۴۳ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ اَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ.

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ اَوْ صَاعَيْنِ اَوْ مُدٍّ اَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهِ ؛

بَابٌ ۵۴۴ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْاِمَاءِ وَكَرِهَ اِبْرَاهِيمُ اَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ.

کو پچھنے لگائے اور حجام (پچھنے لگانے والے) کو اجرت دی۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "پچھنے" لگائے اور حجام کو اس کی اجرت دی اگر یہ مکروہ ہوتی تو آپ کیوں دیتے

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے عمرو بن عامر سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگاتے تھے اور کسی کی اجرت آپ نہیں دبا رکھتے تھے۔

باب کسی غلام کے مالک سے اس پر کا محصول کم کرنے کے لیے سفارش کرنا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حجام غلام ابوطیبہ کو بلایا اور اس سے پچھنے لگوائے اور ایک صاع دو صاع یا ایک مد دو مد اناج اس کو دلوایا اور اس کے لیے سفارش کی اس کا محصول کم کر دیا گیا۔

باب رنڈی اور فاحشہ لونڈی کی خرچی کا بیان اور ابراہیم نخعی نے نوحہ کرنے والی اور گانے والی کی اجرت مکروہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵۴۲ باب کی حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حجام کی اجرت حلال ہے کس لیے کہ اگر حرام ہوتی تو آپ کاہے کو دیتے ابن عباس نے گویا اس شخص کا رد کیا جو حجام کی اجرت کو حرام کہتا تھا جمہور کا یہی مذہب ہے کہ وہ حلال ہے اور امام احمد اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ آزاد کے لیے یہ پیشہ کرنا اور اس کی کمائی کھانا مکروہ ہے غلام کے لیے مکروہ نہیں ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۴۳ یعنے بر سبیل تفضل اور احسان نہ بہ کر بطور وجوب کے حکم دینا بعضوں نے کہا اگر غلام کو اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو حاکم تخفیف کا حکم بھی دے سکتا ہے ۱۲ منہ ۵۴۴ اس کا نام نافع تھا یہی صحیح ہے بعضوں نے کہا دینار اور یہ وہم ہے کیونکہ دینار حجام تابعی تھا اور ابن مندہ نے ایک حدیث دینار حجام سے اس نے ابوطیبہ حجام سے روایت کی ہے۔ بعضوں نے کہا اس کا نام میسرہ تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا نام نہیں معلوم ہوا۔ ابن حذاء نے کہا ابوطیبہ ایک سو چونتیس سال تک زندہ رہا۔ ۱۲ منہ ؛

اللہ تعالیٰ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَتَيَاتِكُمْ إِمَاءَكُمْ۔

سمجھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا اپنی باندیوں پر حرام کرانے کے لیے زبردستی نہ کرو۔ دنیا کا مال متاع کھانے کو اگر وہ حرام سے بچنا چاہیں اور جو کوئی ان پر زبردستی کرے تو اس کے بعد خداوند کریم بخشنے والا مہربان ہے۔ فتیات سے قرآن میں لونڈیاں مراد ہیں۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابومسعودؓ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لونڈیوں کی حرام کاری کی کمائی سے منع فرمایا۔

بَابٌ ۵۴۴ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب نر جانور کدانے کی اجرت [3]

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث اور اسمٰعیل بن ابراہیم نے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نر کدانے کی اجرت ٹھہرانے سے منع فرمایا۔

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور کاہن کا لفظ اس میں زیادہ ہے ۱۲ منہ [2] اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر وہ خوشی سے زنا کرائیں تو ان کو کرنے دو بلکہ ہوا تھا کہ عبداللہ بن ابی منافق نے اپنی ایک لونڈی کو زنا کرانے کا حکم دیا وہ گئی اور زنا کرا کے ایک چادر کما کر لائی عبداللہ نے کہا پھر جا اور کما کر لا اس نے کہا اب تو میں نہیں جاتی اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ ایک روایت میں ہے کہ مسیکہ ایک لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا مالک مجھ کو زبردستی کرتا ہے کہ زنا کرا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ [3] کوئی سانڈ جانور ہو گھوڑا یا اونٹ یا بیل یا مینڈھا اور نسائی کی روایت میں خاص بکرے کدانے کا ذکر ہے ہر حال میں یہ اجارہ ناجائز ہے خواہ منی کی قیمت ہو یا جماع کی غرض اس کی بیع اور اجارہ حرام ہے اور شافعیہ اور حنابلہ سے ایک روایت یہ ہے کہ مدت مقرر کر کے یہ اجارہ جائز ہے اور حسن اور ابن سیرین اور امام مالک سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۵۴ اِذَا اسْتَاجَرَ اَرْضًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَيْسَ لِاَهْلِهِ اَنْ يُّخْرِجُوْهُ اِلٰى تَمَامِ الْاَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَاِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ تُمْضَى الْاِجَارَةُ اِلٰى اَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ جَدَّدَا الْاِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب اگر کوئی زمین کو اجارے پر لے لے پھر اجارہ دینے والا یا لینے والا مر جائے[۱] اور ابن سیرین نے کہا[۲] کہ زمین والے بغیر مدت پوری ہوئے مستاجر کو (یا اس کے وارثوں کو) بیدخل نہیں کر سکتے اور حکم اور حسن اور ایاس بن معاویہ نے کہا اجارہ مدت ختم ہونے تک باقی رہے گا اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا[۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا اجارہ آدھوں آدھ بٹائی پر یہودیوں کو دیا تھا پھر یہی اجارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے زمانہ تک باقی رہا اور عمرؓ کے بھی شروع خلافت میں اور کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد نیا اجارہ کیا ہو۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرٰى عَلٰى شَيْءٍ سَمَّاهُ كَانَتْ

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو یہودیوں کے حوالے کیا اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت اور کاشت کریں اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں اور ابن عمرؓ نے نافع سے یہ بیان کیا کہ کھیتی کی زمینیں ایک کرایہ ٹھہرا کر دی جاتی تھیں اس کو نافع نے بیان کیا تھا لیکن مجھ کو یاد نہیں رہا اور رافع

۵۴ لیکن عاریت کے طور پر نر جانور کا دینا سب کے نزدیک درست ہے اور اگر بلا شرط ہدیہ کے طور پر مادہ والا نر والے کو کچھ دے تو اس کے لینے میں کچھ قباحت نہیں ۱۲ منہ [۱] حنفیہ کے نزدیک ایسی صورت میں اجارہ فسخ ہو جاتا ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک فسخ نہیں ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے یہودیوں کو خیبر کی اراضی کا اجارہ دے دیا تھا اور وفات پر بھی یہ اجارہ اپنے حال پر قائم رہا اور ابوبکر صدیقؓ یا حضرت عمرؓ نے کوئی نیا اجارہ ان کے ساتھ نہیں کیا ہمارے زمانہ میں بھی حنفیہ کا مذہب چل نہیں سکتا اکثر اجارے جو سرکار کی جانب سے رعایا کو دیے جاتے ہیں یا رعایا باہم ایک دوسرے کو دیتے ہیں وہ صد ہا سال تک قائم رہتے ہیں اگر حنفیہ کے مذہب پر ہو جر یا مستاجر کسی کی موت سے اجارہ فسخ ہو جایا کرے تو بہت دقت واقع ہو گی ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور حسن اور ایاس کے قول کو بھی انہی نے وصل کیا لیکن حکم کا قول کس نے نکالا معلوم نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ [۳] اس کو امام مسلم نے بیان کیا ۱۲ منہ ؎

نَافِعٌ لَا أَحْفَظُهُ وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ.

بن خدیج رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور عبید اللہ نے نافع سے[1] انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو خیبر سے نکال دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

کتاب حوالوں کی[2]

بَابٌ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ

باب حوالہ یعنے قرض کو دوسرے پر اتارنے کا بیان

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ وَأَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هٰذَا عَيْنًا وَهٰذَا دَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ.

اور اس کا کہ حوالہ میں رجوع کرنا درست ہے یا نہیں[3] اور حسن اور قتادہ نے کہا محال علیہ یعنے جس پر قرض اتار اگیا اگر حوالے کے دن مالدار تھا تو رجوع جائز نہیں حوالہ پورا ہو گیا[4]۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا[5] اگر ساجھیوں اور وارثوں نے یوں تقسیم کی کسی نے نقد لیا کسی نے قرضہ پھر کسی کا حصہ ڈوب گیا تو اب وہ دوسرے ساجھی یا وارث سے کچھ نہیں لے سکتا۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک رحمہ اللہ نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کو قرض ادا کرنے میں ٹالم ٹولا کرنا ظلم ہے۔ پھر

---

[1] اس کو بھی امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] حوالہ کہتے ہیں قرض کا مقابلہ دوسرے پر کر دینے کو جو قرض دار حوالہ کرے اسکو محیل کہتے ہیں اور جس کا حوالہ کیا جائے اس کو محتال لہ اور جس پر حوالہ کیا جائے اسکو محتال علیہ کہتے ہیں در حقیقت حوالہ دین کی بیع ہے بعوض دین کے مگر ضرورت سے جائز رکھا گیا ۱۲ منہ [3] یعنے جب محتال لہ نے حوالہ قبول کر لیا تو اب پھر اسکو محیل سے مواخذہ کرنا اور اس سے اپنے قرض کا مواخذہ کرنا درست ہے یا نہیں ۱۲ منہ [4] قتادہ اور حسن کے اثروں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور اثرم نے وصل کیا اس سے یہ نکلتا ہے کہ اگر محتال علیہ حوالہ کے وقت مفلس تھا تو محتال لہ پھر محیل پر رجوع کر سکتا ہے اور امام شافعی کا یہ قول ہے کہ محتال کسی حالت میں حوالہ کے بعد پھر محیل پر رجوع نہیں کر سکتا حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ توی کی صورت میں محتال علیہ محیل پر رجوع کر سکتا ہے توی یہ ہے کہ محتال علیہ حوالہ ہی سے منکر ہو جائے اور حلف کھالے اور گواہ نہ ہوں یا افلاس کی حالت میں مر جائے امام احمد نے کہا کہ محتال محیل پر جب رجوع کر سکتا ہے کہ محتال علیہ کی مالداری کی شرط ہوئی ہو پھر وہ مفلس نکلے مالکیہ نے کہا اگر محیل نے دھوکہ دیا ہو مثلاً وہ جانتا ہو کہ محتال علیہ دیوالیہ ہے لیکن محتال کو خبر نہ کی گئی اس صورت میں رجوع جائز ہوگا ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

بَابُ ۵۳ إِذَا أَحَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ.

۸۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ أُتْبِعَ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ.

بَابُ ۵۴ إِنْ أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ جَازَ.

۸۴۴ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا.

اگر تم میں سے کسی کو مالدار پر حوالہ دیا جائے تو قبول کرلے۔

باب جب مالدار پر حوالہ دیا جائے تو اس کا رد کرنا جائز نہیں۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا مالدار کا قرض ادا کرنے میں دیر لگانا ظلم ہے اور جس کسی مالدار پر حوالہ دیا جائے تو وہ قبول کرے۔

باب مردے پر جو قرض ہو اسکا حوالہ دینا درست ہے

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھیے آپؐ نے پوچھا یہ قرضدار تو نہ تھا لوگوں نے کہا نہیں پھر آپؐ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا لوگوں نے کہا نہیں آپؐ نے اس پر نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھیے آپؐ نے پوچھا کیا یہ قرضدار تھا لوگوں نے کہا جی ہاں پھر آپؐ نے فرمایا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے لوگوں نے کہا جی ہاں تین اشرفیاں چھوڑی ہیں آپؐ نے اس پر بھی نماز پڑھی پھر تیسرا جنازہ آیا لوگوں نے کہا اس پر نماز پڑھیے آپؐ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے

---

۵۳ اس سے یہ نکلتا ہے کہ حوالہ کے لئے محیل اور محتال کی رضامندی کافی ہے۔ محتال علیہ کی رضامندی ضرور نہیں۔ جمہور کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے اس کی رضامندی بھی شرط رکھی ہے ۱۲ منہ ۵۴ اس میت کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اور میتوں کا ۱۲ منہ۔

قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَىَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ؎

لوگوں نے کہا نہیں آپ نے پوچھا کیا وہ قرضدار مرا لوگوں نے کہا جی ہاں تین اشرفیوں کا اس پر قرضہ ہے آپ نے فرمایا تو تم ہی اس پر نماز پڑھو ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نماز پڑھیے اس کا قرضہ میں نے اپنے ذمہ لیا ؎ تب آپ نے اس پر نماز پڑھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا۔

كِتَابُ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ

کتاب قرضوں وغیرہ کی حاضر ضمانت اور مال ضمانت کے بیان میں ؎

وَالدُّيُوْنِ وَالْاَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ رض بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَاَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهٗ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهٗ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَالْاَشْعَثُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمُرْتَدِّيْنَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوْا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ

اور ابو الزناد نے محمد ابن حمزہ بن عمرو اسلمی سے نقل کیا انہوں نے اپنے باپ سے حضرت عمرؓ نے ان کو زکوٰۃ کا تحصیلدار بنا کر بھیجا۔ وہاں ایک آدمی نے ؎ اپنی جورو کی لونڈی سے زنا کیا تھا حمزہ نے اس سے (حاضر) ضمانت لی اور حضرت عمرؓ پاس آئے اور حضرت عمرؓ نے اس کو سو کوڑے لگائے تھے ؎ اس آدمی نے جو جرم اس پر لگایا گیا تھا اس کو قبول کیا تھا لیکن جہالت کا عذر کیا تھا حضرت عمرؓ نے اس کو معذور رکھا تھا ؎ اور جریر اور اشعث نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا ؎ مرتد لوگوں سے توبہ کرا اور ضمانت لے (کہ دوبارہ مرتد نہ ہوں گے) پھر انہوں نے توبہ کی اور ان کے کنبے والوں نے ان کی ضمانت کی۔ اور حماد نے کہا

۵۱؎ ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے میں اس کا ضامن ہوں حاکم کی روایت میں یوں ہے آنحضرت نے فرمایا وہ اشرفیاں تجھ پر ہیں اور میت بری ہو گیا جمہور علماء نے اس سے استدلال کیا ہے کہ ایسی کفالت صحیح ہے اور کفیل کو پھر میت کے مال میں رجوع نہیں پہنچتا اور امام مالک کے نزدیک اگر رجوع کی شرط کر لے تو رجوع کر سکتا ہے اور اگر ضامن کو یہ معلوم ہو کہ میت نادار ہے تو رجوع نہیں کر سکتا ابو حنیفہ یہ کہتے بقدر قرض کے جائداد چھوڑ گیا ہے تب تو ضمانت درست ہے ورنہ ضمانت درست نہ ہو گی اور یہ صریح حدیث کے برخلاف ہے ۱۲ منہ ۵۲؎ شریعت میں یہ دونوں درست ہیں ضامن کو مدینہ والے زعیم اور مصر والے حمیل اور عراق والے کفیل کہتے ہیں ۱۲ منہ ۵۳؎ نہ اس آدمی کا نام معلوم ہوا نہ اس کی جورو کا نہ لونڈی کا ۱۲ منہ ۵۴؎ اور رجم نہیں کیا تھا ۱۲ منہ ۵۵؎ کیونکہ اس کو شبہ ہو گیا تھا وہ جورو کا مال اپنا ہی سمجھا اور جورو کی لونڈی کو اپنی لونڈی سمجھ کر اس سے جماع کیا بظاہر یہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی ورنہ شبہ کی حالت میں جب رجم ساقط ہو گیا تو کوڑے بھی نہیں لگ سکتے ۱۲ منہ ۵۶؎ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا اور ایک قصہ بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ابن نواحہ کا موذن اذان میں یوں کہتا ہے اشهد ان مسيلمة رسول الله انہوں نے ابن نواحہ اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا ابن نواحہ کی تو گردن ماری۔ اور اس کے ساتھیوں کے باب میں مشورہ لیا عدی بن حاتم نے کہا قتل کرو جریر اور اشعث نے کہا ان سے توبہ کراؤ اور ضمانت لو وہ ایک سو ستر آدمی تھے۔ ابن ابی شیبہ نے ایسا ہی نقل کیا ابن منیر نے کہا امام بخاری نے حدود میں کفالت سے دیون میں بھی کفالت کا حکم ثابت کیا (باقی بر صفحہ آئندہ)

اَلْحَکَمُ یَضْمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ھُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَہٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالشُّھَدَآءِ اُشْھِدُھُمْ فَقَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا قَالَ فَاْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ قَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَھَآ اِلَیْہِ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْکَبًا یَّرْکَبُھَا یَقْدَمُ عَلَیْہِ لِلْاَجَلِ الَّذِیْٓ اَجَّلَہٗ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَۃً فَنَقَرَھَا فَاَدْخَلَ فِیْھَآ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّصَحِیْفَۃً مِّنْہُ اِلٰی صَاحِبِہٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَھَا ثُمَّ اَتٰی بِھَآ اِلَی الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّیْ کُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَاَلَنِیْ کَفِیْلًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا فَرَضِیَ بِکَ وَسَاَلَنِیْ شَھِیْدًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا فَرَضِیَ بِکَ وَاَنِّیْ جَھَدْتُ اَنْ اَجِدَ مَرْکَبًا اَبْعَثُ اِلَیْہِ الَّذِیْ لَہٗ فَلَمْ اَقْدِرْ

جس کا حاضر ضامن ہو اگر وہ مر جائے تو ضامن پر کچھ تاوان نہ ہوگا۔ اور حکم نے کہا اس کو ذمہ کا مال دینا پڑے گا امام بخاری نے کہا لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا[۲] انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا اس نے بنی اسرائیل کے[۳] دوسرے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے کہا اچھا گواہوں کو بلا لا کہ میں ان کے سامنے دول ان کو گواہ کروں اس نے کہا اللہ کی گواہی کافی ہے تب اس نے کہا کہ اچھا ضمانت دے اس نے کہا اللہ کی ضمانت بس کرتی ہے اس نے کہا سچ کہتا ہے اور ہزار اشرفیاں اس کو وعدے پر دے دیں پھر جس نے قرض لیا تھا۔ اس نے سمندر کا سفر کیا اور اپنا کام پورا کرکے یہ چاہا کہ جہاز پر سوار ہوکر اپنے وعدہ پر پہنچ جائے (اور قرض ادا کرے) لیکن کوئی جہاز نہ ملا آخر اس نے ایک لکڑی کریدی اس میں ہزار اشرفیاں اور ایک خط رکھ کر اس کا منہ بند کر دیا اور سمندر پر آیا۔ کہنے لگا کہ یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلانے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں۔ اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تھی تو میں نے کہا تھا کہ تیری ضمانت بس کرتی ہے وہ اس پر راضی ہوگیا تھا اور اس نے مجھ سے گواہ بھی مانگے تھے۔ میں نے کہا تھا تیری گواہی بس کرتی ہے وہ اس پر راضی ہوگیا تھا

(بقیہ صفحہ سابقہ) لیکن حدود اور قصاص میں کوئی کفیل ہو اور اصل مجرم یعنی مکفول عنہ غائب ہو جائے تو کفیل پر حد یا قصاص نہ ہوگا اس پر اتفاق ہے لیکن قرضہ میں جو کفیل ہو اسکو قرض ادا کرنا ہوگا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) [۱] حماد اور حکم کے اثروں کو اثرم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اسکو اسمٰعیل اور نسائی اور امام احمد وغیرہم نے لیث سے وصل کیا اور صغانی کے نسخہ میں یوں ہے امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن صالح نے بیان کیا ہم سے لیث نے تو یہ خود موصول ہے ۱۲ منہ [۳] ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا حافظ نے کہا محمد بن ربیع نے مسند صحابہ میں عبداللہ بن عمرو سے نکالا کہ قرض دینے والا نجاشی تھا اس صورت اسکو بنی اسرائیل فرمانا اس وجہ سے ہوگا کہ وہ بنی اسرائیل کا متبع تھا نہ یہ کہ انکی اولاد میں تھا عینی نے اپنی عادت کے مطابق ناحق حافظ صاحب پر اعتراض کیا اور حافظ صاحب کی وسعت نظر اور کثرت علم کی تعریف نہ کی اور کہا کہ یہ روایت ضعیف ہے اس پر اعتماد نہیں ہو سکتا حالانکہ حافظ صاحب نے خود فرمایا ہے کہ اس کی سند میں ایک مجہول ہے ۱۲ منہ ⁂ ⁂ ⁂

وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا

میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز ملے میں اس کا قرض (وعدے پر) ادا کردوں لیکن میں کیا کروں جہاز ہی نہیں ملا اب میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں (تو پہنچا دے) یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی وہ ڈوب گئی اور لوٹ کر چلا آیا اس وقت بھی اپنے شہر جانے کو جہاز ڈھونڈھتا رہا جس نے قرض دیا تھا وہ سمندر پر اس خیال سے گیا کہ شاید کوئی جہاز آئے اور اس کا روپیہ لائے اتنے میں ایک لکڑی اس کو دکھلائی دی اس نے جلانے کے لیے اٹھالی جب اس کو چیرا تو اشرفیاں پائیں خط بھی ملا پھر وہ شخص آن پہنچا جس نے قرض لیا تھا اور (دوبارہ) ہزار اشرفیاں لایا اور عذر کرنے لگا۔ خدا کی قسم میں جہاز ڈھونڈھتا رہا کہ تمہارا قرض آن کر ادا کروں مگر جس جہاز میں آیا اس سے پہلے کوئی جہاز نہ ملا تب قرضخواہ نے کہا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اس نے کہا میں کہوں بات یہ ہے کہ جب اس سے پہلے کوئی جہاز مجھ کو نہ ملا، تو میں نے ایک لکڑی میں اشرفیاں رکھ کر ڈال دی تھیں۔ قرضخواہ کہنے لگا اللہ نے وہ اشرفیاں پہنچا دیں جو تو نے لکڑی میں رکھ کر بھیجی تھیں پھر وہ اشرفیاں لے کر اطمینان کے ساتھ لوٹ جا۔

بَاب ۵۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا جن سے تم نے قسم کھا کر قول کیا انکا حصہ انکو دے دو۔[۱]

[۱] یعنی مولی الموالاۃ سے عرب میں لوگوں میں دستور تھا کسی سے بہت دوستی ہو جاتی تو اس سے معاہدہ کرتے کہتے تیرا خون میرا خون ہے اور تو جس سے لڑے ہم اس سے لڑیں تو جس سے صلح کرے ہم اس سے صلح کریں گے۔ تو ہمارا وارث ہم تیرے وارث۔ تیرا قرضہ ہم سے لیا جائے ہمارا قرضہ تجھ سے تیری طرف سے ہم دیت دیں تو ہماری طرف سے شروع زمانہ اسلام میں ایسے شخص کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملنے کا حکم ہوا تھا پھر یہ حکم اس آیت سے منسوخ ہوگیا و اولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ ابن منیر نے کہا کفالت کے باب میں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ جب حلف سے جو ایک عقد تھا۔ شروع زمانہ اسلام میں ترکہ کا استحقاق پیدا ہوگیا تھا تو کفالت کرنے سے بھی مال کی ذمہ داری کفیل پر پیدا ہوگی کیونکہ وہ بھی ایک عقد ہے ۱۲ منہ۔

۸۴۵- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ۔

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ادریس سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے ہر ایک کے موالی یعنے وارث ٹھہرائے اور جن سے تم نے قسمیں کھا کر قول کیا اس کا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین جب مدینہ میں (ہجرت کرکے) آئے (اور آنحضرتؐ نے ان میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا) تو مہاجر انصاری کا ترکہ پاتا اور انصاری کے ناطہ داروں کو کچھ نہ ملتا اس بھائی پنے کی وجہ سے جس کو آنحضرتؐ نے کرا دیا تھا جب یہ آیت اتری ولکل جعلنا موالی تو آیت والذین عاقدت ایمانکم کو منسوخ کر دیا اب والذین عاقدت ایمانکم سے مدد اور اعانت اور خیر خواہی رہ گئی اور ان کو ترکہ میں سے حصہ ملنا جاتا رہا البتہ وصیت ان کے لیے ہو سکتی ہے[۱]۔

۸۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عبد الرحمٰن بن عوف (مکہ سے ہجرت کرکے) آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سعد بن ربیع میں بھائی چارہ کرا دیا۔

۸۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انھوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں پہنچی کہ جاہلیت کے عہد و پیمان اسلام میں نہیں ہیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قریش اور انصار میں خود میرے گھر میں عہد و پیمان کرایا تھا۔

بَابٌ ۵۵۱ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ۔

باب جو شخص مردے کے قرض کی ضمانت کرے وہ پھر نہیں سکتا امام حسن بصری نے ایسا ہی کہا ہے[۲]

[۱] جیسے اور غیر شخصوں کے لیے بھی ہو سکتی ہے تہائی ترکہ میں سے اس کا نفاذ کیا جائے گا ۱۲ منہ [۲] حافظ صاحب نے نہ قسطلانی نے بیان کیا کہ حسن کا اثر کس نے وصل کیا ۱۲ منہ

٨٤٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا نماز پڑھنے کیلیے آپ نے پوچھا کیا اس پر قرض تھا لوگوں نے کہا نہیں آپؐ نے اس پر نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا آپؐ نے پوچھا کیا اس پر قرض تھا لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے صحابہ سے فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا قرض میں نے اپنے اوپر لے لیا تب آپؐ نے اس پر نماز پڑھی[1]۔

٨٤٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَحَثَى لِي حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے امام محمد باقر سے سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر بحرین کا خراج آئے گا تو میں تجھ کو اس طرح (دونوں لپ بھر کر) دوں گا پھر بحرین کا خراج آنے سے بیشتر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی جب ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں بحرین سے روپیہ آیا تو انہوں نے منادی کرائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کچھ وعدہ کیا ہو یا آپؐ پر اس کا کچھ قرض ہو تو وہ حاضر ہو۔ میں یہ منادی سن کر ابوبکر صدیق کے پاس گیا میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے اتنا اتنا دینے کا وعدہ فرمایا تھا انہوں نے ایک لپ بھر کر مجھ کو روپے دیے۔ میں نے ان کو گنا تو پانچ سو نکلے انہوں نے کہا کہ اس کے دو گنا اور لے لے[2]۔

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ضامن اپنی ضمانت سے رجوع نہیں کر سکتا جب وہ میت کے قرضے کا ضامن ہو کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجرد ابو قتادہ کی ضمانت کے اس پر نماز پڑھ لی اگر رجوع جائز ہوتا تو جب تک ابو قتادہ یہ قرض ادا نہ کر دیتے آپ اس پر نماز نہ پڑھتے ۱۲منہ [2] سب تین لپ ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین لپ بھر کر دینے کا وعدہ فرمایا تھا جیسے دوسری روایت میں ہے جسکو امام بخاری نے شہادات میں نکالا اسکی تفریح سے باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ ابوبکر جب آنحضرتؐ کے خلیفہ اور جانشین ہوئے تو گویا آپکے سب معاملات اور وعدوں کے وہ کفیل ٹھہرے اور انکو ان وعدوں کا پورا کرنا لازم ہوا ۱۲منہ

باب ۵۵۲ جِوَارِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهِ

۸۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ

باب ابوبکر صدیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک کافر کا امن دینا اور ان سے عہد کرنا[1]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی حضرت عائشہ رض نے کہا جو بی بی تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ میں نے جب سے اپنی ماں باپ کو پہچانا (اتنی عقل آئی) تو ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا اور ابو صالح سلیمان نے[2] کہا مجھ سے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا یونس سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رض نے کہا میں نے تو جب سے اپنے ماں باپ کو سمجھا ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا[3] اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام دن کے دونوں کناروں میں ہمارے پاس نہ آتے ہوں جب مسلمانوں کو (کافروں کی طرف سے) سخت تکلیف ہونے لگی تو ابوبکر صدیق رض ہجرت کر کے حبش کی طرف چلے برک الغماد میں پہنچے تو ان کو مالک بن دغنہ ملا جو قارہ قبیلے کا سردار تھا[4] انہوں نے پوچھا ابوبکر رض کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا اب میں چاہتا ہوں اللہ کی زمین کی سیر کروں اور اس کی پوجا کرتا رہوں ابن دغنہ نے کہا تم ایسا آدمی نہ نکلتا ہے نہ نکالا جا سکتا ہے تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ ان کو کما دیتے ہو (یعنے غریب پرور ہو) اور ناتا جوڑتے ہو اور بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیتے ہو اور

[1] یہ حدیث اس باب میں لائے اس کی مطابقت اس طرح ہے کہ پناہ دینے والے نے جس کو پناہ دی گویا اس کی عدم ایذا کا متکفل ہوا اور اس پر اس کفالت کا پورا کرنا لازم ہوا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عدم ایذا، دستی اور نسائی کی ضمانت کرنا درست ہے جیسے ہمارے زمانہ میں رائج ہے ۱۲منہ [2] ابوذر کی روایت میں یہ سلسلہ مذکور نہیں ہے صرف عقیل ہی کا طریق مذکور ہے یہ ابو صالح سلیمان بن صالح مروزی ہیں جو امام بخاری کے شیخ ہیں ان کا لقب سلمویہ ہے اور جو لفظ حدیث کا اس باب میں مذکور ہے وہ یونس کی روایت کا ہے اور ہجرت میں جو مذکور ہے وہ عقیل کا لفظ ہے ۱۲منہ [3] غرض یہ ہے کہ میرے ابتدائے شعور کے زمانہ سے وہ مسلمان ہی تھے ۱۲منہ [4] قارہ ایک شاخ تھی بنی الہون قبیلے کی جو تیر اندازی میں مشہور تھے ان کا سردار مالک بن دغنہ تھا بعضوں نے کہا اس کا نام حارث بن یزید تھا ۱۲منہ

فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ
تَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلَى
نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ
رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ
مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ
فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ
وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ
وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي
الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنْفَذَتْ
قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوْا
أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ
فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ
مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ
بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِيْنَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَ
نِسَاءَنَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ
فَطَفِقَ أَبُوْ بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ
بِالصَّلٰوةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنٰى
مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيْهِ وَيَقْرَأُ
الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ
وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ وَ
كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ
دَمْعَهُ حِيْنَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ
ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
فَأَرْسَلُوْا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ
عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَهُ إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا

مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حادثوں میں حق بات کی مدد
کرتے ہو اور میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں چلو تم اپنے شہر
لوٹ چلو وہیں اپنے مالک کا پوجا کرو آخر ابن الدغنہ نے بھی سفر کیا
اور ابوبکرؓ کے ساتھ مکہ آیا قریش کے سرداروں پاس گیا اور ان
سے کہنے لگا دیکھو ابوبکرؓ کا سا آدمی اور وہ یہاں سے نکل جائے
یا نکالا جائے (سخت افسوس ہے) تم ایسے شخص کو نکالتے
ہو، جو غریب کی پرورش کرتا ہے، ناتا جوڑتا ہے، بال
بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیتا ہے۔ مہمان کی ضیافت
کرتا ہے، حادثوں میں حق بات کی مدد کرتا ہے قریش
کے کافروں نے ابن دغنہ کی پناہ منظور کی۔ اور ابوبکرؓ
کو امن دیا مگر ابن دغنہ سے کہنے لگے تم ابوبکرؓ سے کہدو وہ
اپنے گھر میں اپنے مالک کا پوجا کریں وہیں نماز پڑھا کریں جو
چاہیں وہ پڑھیں اور ہم کو نماز اور قرآن پڑھ کر تکلیف نہ
دیں نہ علانیہ پڑھیں کیونکہ ہم ڈرتے ہیں ہمارے بیٹے اور
عورتیں خراب نہ ہو جائیں ابن دغنہ نے ابوبکرؓ سے یہ کہہ دیا
اور ابوبکرؓ (اس دن سے) اپنے گھر میں عبادت کرنے لگے
اور علانیہ یا اور کسی جگہ نماز اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیا پھر
ابوبکرؓ کے دل میں آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے سامنے جو
صحن تھا اس میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر وہاں نماز
شروع کی جب وہ قرآن پڑھتے تو مشرکوں کی عورتیں بچے اُن
پر ہجوم کرتے اور تعجب سے اُن کو دیکھتے اور ابوبکرؓ بڑے
رونے والے آدمی تھے جب وہ قرآن پڑھتے تو بے اختیار
ان کے آنسو بہ نکلتے قریش کے کافر رئیس یہ کیفیت دیکھ
کر گھبرائے اور ابن دغنہ کو کہلا بھیجا وہ مکہ میں آیا کافروں نے
اس سے کہا ہم نے تو ابوبکرؓ کو اس شرط پہ اماں دی تھی کہ وہ اپنے

أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَإِنَّهُ جَاوَزَ
ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ
الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ
أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ
يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ
أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ
ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا
مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ
الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ
عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا
أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي
رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي أَرُدُّ
إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُرِيتُ
دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ
لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ
الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ
كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ
فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ
تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ
نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ

گھر میں عبادت کریں لیکن انہوں نے شرط کے خلاف مکان
کے صحن میں مسجد بنائی اور علانیہ نماز اور قرآن پڑھتے ہیں ہم کو
ڈر ہوتا ہے کہیں ہماری عورتیں بچے سُن کر پھیل نہ جائیں تم ابوبکرؓ
سے کہو اگر وہ اپنے گھر کے اندر عبادت کرتے ہیں تو کریں اگر نہ
مانیں اور علانیہ کرنا چاہیں تو اپنی امان ان سے پھیر لو کیوں کہ ہم کو
تمہاری امان توڑنا اچھا معلوم نہیں ہوتا اور ہم تو ابوبکرؓ کو
علانیہ کبھی عبادت نہیں کرنے دیں گے حضرت عائشہؓ نے کہا
ابن دغنہ یہ سن کر ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا تم جانتے
میں نے جس شرط پر ذمہ لیا تھا تو یا تو تم اپنی شرط پر قائم رہو یا
میرا ذمہ واپس کر دو کیوں کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا عربوں
میں یہ چرچا ہو کہ میرا ذمہ توڑا گیا ابوبکرؓ نے کہا لو تم اپنا
ذمہ واپس لے لو اور میں اللہ کی امان پر راضی ہوں ان دنوں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ میں تھے آپ نے یہ ذکر کیا
کہ مجھ کو خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام بتلایا گیا میں نے ایک
کیاری زمین دیکھی جو کالی پتھریلی زمینوں کے بیچ میں ہے (یعنے
مدینہ کے دونوں پتھریلے کنارے) یہ سن کر جس نے ہجرت کی
اس نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور کچھ لوگوں نے جو پہلے حبش
کے ملک میں ہجرت کر گئے تھے یہ کیا کہ مدینہ میں آگئے اور ابوبکر
صدیقؓ نے بھی ہجرت کی تیاری کی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُن سے فرمایا ذرا ٹھہرو میں سمجھتا ہوں مجھ کو بھی (خدا کی طرف
سے) ہجرت کی اجازت ملے گی ابوبکرؓ نے عرض کیا میرے
ماں باپ آپ پر قربان آپ کو امید ہے کہ ایسی اجازت
ملے گی آپ نے فرمایا ہاں اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ رُکے رہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں گے
اور اونٹنیوں کو چار مہینے تک ببول کے پتے کھلائے تاکہ وہ

وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ؎

بَابُ ۵۵۳ الدَّيْنِ ؎

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ ؎

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۵۵۴ كِتَابُ الْوَكَالَةِ

وَكَالَةُ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا ؎

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

تیز بھاگنے لگیں[1]

باب قرضہ کا بیان

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کا جنازہ آتا جس پر قرض ہوتا آپ پوچھتے کیا اس شخص نے قرض ادا کرنے کو کچھ زیادہ مال (جو تجہیز تکفین سے بچ رہے) چھوڑا ہے اگر لوگ کہتے ہاں تب تو آپ اُس پر نماز پڑھتے اور نہ مسلمانوں سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو[2] جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت دینا شروع کی تو فرمایا میں مسلمانوں کا خود ان سے زیادہ ان کا ہوا خواہ ہوں جو کوئی مسلمان مرجائے اور قرضدار مرے تو اُس کا قرض مجھ پر ہے اور اگر مال چھوڑ جائے تو اس کے وارثوں کا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب وکالت کے بیان میں[3]

ایک شریک دوسرے شریک کا تقسیم وغیرہ میں وکیل ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو قربانی میں شریک کر لیا پھر ان کو حکم کیا کہ فقیروں کو بانٹ دیں[4]

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے

---

[1] عرب کے لوگ یہ چارہ اونٹوں کو اس وقت کھلاتے ہیں جب ان کا کہیں تیز لے جانا منظور ہوتا ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ ابن دغنہ نے ابوبکر رض کی ضمانت کی تھی ان کو مالی اور بدنی ایذا نہ پہنچے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ قرضداری بری بلا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ سے نماز نہ پڑھی اختلاف ہے کہ آپ کو قرضدار پر نماز پڑھنا جائز تھا یا حرام نودی نے کہا ٹھیک یہ ہے کہ جائز تھا اگر کوئی اس کے قرضے کا ضامن ہو جائے حازمی نے ابن عباس رض سے نکالا کہ جب آپ نے اس پر نماز پڑھی تو حضرت جبریل آئے اور کہنے لگے گناہ گار وہ قرضدار ہے جس نے گناہ اور فضول خرچی میں روپیہ خرچ کیا ہو لیکن عیالدار سوال سے بچنے والا میں خود اس کا ضامن ہوں اس کی طرف سے ادا کروں گا پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی اور اس کے بعد یہ حدیث بیان فرمائی یہ روایت ضعیف ہے ۱۲ منہ [3] وکالت کا معنی لغت میں سپرد کرنا اور شریعت میں وکالت اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنا کوئی کام دوسرے کے سپرد کرے بشرطیکہ اس کام میں یا شخص میں نیابت اور قائم مقامی ہو سکتی ہو ۱۲ منہ

بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ رضہ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِیْ نُحِرَتْ وَبِجُلُوْدِھَا ؛

انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور کھالیں (فقیروں کو) بانٹ دوں[1]

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رضہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاہُ غَنَمًا یَقْسِمُھَا عَلٰی صَحَابَتِہٖ فَبَقِیَ عَتُوْدٌ فَذَکَرَہٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ اَنْتَ ؛

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انھوں نے عقبہ بن عامر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بکریاں دیں اپنے صحابہ میں بانٹنے کے لیے ایک بکری کا بچہ سال بھر کا بچ رہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے

باب ۵۵۵ اِذَا وَکَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِیًّا فِیْ دَارِ الْحَرْبِ اَوْ فِیْ دَارِ الْاِسْلَامِ جَازَ

باب اگر مسلمان حربی کافر کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل کرے تو درست ہے

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضہ قَالَ کَاتَبْتُ اُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ کِتَابًا بِاَنْ یَّحْفَظَنِیْ فِیْ صَاغِیَتِیْ بِمَکَّۃَ وَاَحْفَظَہٗ فِیْ صَاغِیَتِہٖ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلَمَّا ذَکَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا اَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ کَاتِبْنِیْ بِاسْمِکَ الَّذِیْ کَانَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَکَاتَبْتُہٗ عَبْدَ عَمْرٍو فَلَمَّا کَانَ فِیْ یَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ اِلٰی جَبَلٍ لِاُحْرِزَہٗ حِیْنَ نَامَ النَّاسُ فَاَبْصَرَہٗ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰی وَقَفَ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا ہم سے یوسف بن ماجشون نے انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے انہوں نے کہا میں نے امیہ بن خلف (کافر) کو خط لکھا کہ وہ مکہ میں (جو اس وقت دارالحرب تھا) میرے بال بچوں مال اسباب کی محافظت کرے میں مدینہ میں اس کے بال بچوں مال اسباب کی محافظت کروں گا جب میں نے خط میں اپنا نام عبدالرحمٰن لکھا تو امیہ کہنے لگا میں رحمٰن کو نہیں پہنچانتا جو تمہارا جاہلیت کے زمانہ میں نام ہے اُسی نام سے خط و کتابت کرو آخر میں نے اپنا (اصلی) نام عبدعمرو لکھا بدر کے دن ایسا ہوا میں ایک پہاڑ کی طرف نکل گیا کہ امیہ کی جان بچاؤں لوگ سو گئے تھے بلالؓ نے کہیں دیکھ پایا وہ انصار کی مجلس پر گئے کہنے لگے یہ امیہ ہے اگر وہ بچ گیا تو میں نہیں،

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵۴ اس کو خود امام بخاری کتاب الشرکۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱ اس روایت میں گو شرکت کا ذکر نہیں مگر امام بخاریؒ نے جابرؓ کی روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو کتاب الشرکۃ میں نکالا اس میں صاف یوں ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ کو قربانی میں شریک کر لیا ۱۲ منہ

عَلٰی مَجْلِسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ اِنْ نَجَا اُمَیَّۃُ فَخَرَجَ مَعَہٗ فَرِیْقٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ اٰثَارِنَا فَلَمَّا خَشِیْتُ اَنْ یَلْحَقُوْنَا خَلَّفْتُ لَھُمْ ابْنَہٗ لِاَشْغَلَھُمْ فَقَتَلُوْہُ ثُمَّ اَبَوْا حَتّٰی یَتْبَعُوْنَا وَکَانَ رَجُلًا ثَقِیْلًا فَلَمَّا اَدْرَکُوْنَا قُلْتُ لَہُ ابْرُکْ فَبَرَکَ فَاَلْقَیْتُ عَلَیْہِ نَفْسِیْ لِاَمْنَعَہٗ فَتَخَلَّلُوْہُ بِالسُّیُوْفِ مِنْ تَحْتِیْ حَتّٰی قَتَلُوْہُ وَاَصَابَ اَحَدُھُمْ رِجْلِیْ بِسَیْفِہٖ وَکَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ یُرِیْنَا ذٰلِکَ الْاَثَرَ فِیْ ظَھْرِ قَدَمِہٖ

بَابٌ ۵۵۶ اَلْوَکَالَۃِ فِی الصَّرْفِ وَالْمِیْزَانِ وَقَدْ وَکَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِی الصَّرْفِ

۸۵۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِیْدِ بْنِ سُھَیْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَ ھُمْ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا فَقَالَ

بچا[۱] یہ سن کر انصار کے کچھ لوگ بلال رض کے ساتھ ہو کر ہمارے پیچھے نکلے جب میں ڈرا کہ وہ ہم کو پالیں گے میں نے اس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا[۲] کہ وہ اس میں پھنسے رہیں انہوں نے اس کو مار ڈالا اور کسی طرح نہ مانا ہمارے پیچھے ہوئے اور امیہ ایک بھاری بھر کم آدمی تھا میں نے اس سے کہا ارے بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا میں اس کے اوپر پڑ گیا کہ میری وجہ سے اس کی جان بچ جائے لیکن انصار نے میرے نیچے سے اس کے بدن میں تلواریں گھونسیں یہاں تک کہ وہ مر گیا اور ان میں سے ایک کی تلوار میرے پاؤں کو بھی لگی عبد الرحمٰن ہم کو اس کا نشان اپنے پاؤں کی پشت پر بتلایا کرتے۔

باب صرافی اور ماپ تول میں وکیل کرنا عمر رض اور ابن عمر رض نے صرافی میں وکیل کیا[۳]۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمٰن بن عوف سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو سعید خدری رض اور ابو ہریرہ رض سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیل دار مقرر کیا[۴] وہ وہاں سے عمدہ کھجور لے کر آیا آپ نے پوچھا کیا خیبر میں سب ایسی ہی کھجور ہوتی ہے اس نے کہا نہیں ہم اس کا ایک صاع

---

[۱] حضرت بلال رض پہلے اسی امیہ ملعون کے غلام تھے وہ بے انتہا تکلیفیں ان کو دیا کرتا تا کہ وہ اسلام سے پھر جائیں اسی لیے بلال رض نے کہا کہ یہ مردود بچ گیا تو میری خیر نہیں ۱۲ منہ [۲] اس کا نام علی بن امیہ تھا حافظ نے کہا اس حدیث کی شرح انشاء اللہ غزوہ بدر میں مذکور ہوگی اور وہیں ہم یہ بیان کریں گے کہ امیہ کو کس نے مارا اور علی بن امیہ کو کس نے اور عبد الرحمٰن بن عوف کے پاؤں پر کس کی تلوار لگی۔ ترجمہ باب اس حدیث سے یوں نکلا کہ امیہ کافر حربی تھا اور دار الحرب یعنے مکہ میں مقیم تھا عبد الرحمٰن مسلمان تھے لیکن انہوں نے اس کو وکیل کیا اور جب دار الحرب میں اس کو وکیل کرنا جائز ہوا تو اگر وہ امان لے کر دار الاسلام میں آئے جب بھی اس کو وکیل کرنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کسی کا اس میں خلاف نہیں کہ کافر حربی مسلمان کو وکیل[...]

[۳] صرافی کہتے ہیں بیع صرف کو یعنے روپیوں اشرفیوں کی بدلائی حضرت عمر رض کے اثر کو سعید بن منصور نے اور ابن عمر رض کے اثر کو بھی انہی نے وصل کیا حافظ نے کہا ان کا اسناد صحیح ہے ۱۲ منہ [۴] حافظ نے کہا اس کا نام سواد بن غزیہ انصاری تھا ۱۲ منہ

إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ ؎

دوسری کھجور کے دو صاع اور اس کے دو صاع دوسری کھجور کے تین صاع دے کر خریدتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کر پہلے پنج میل کھجور کو نقد روپیہ کے بدل بیچ ڈال پھر روپیہ دے کر یہ کھجور خریدلے اور تولنے کی چیزوں میں بھی آپ نے یہ حکم دیا۔

باب ۵۵۷ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

باب جب چرواہا یا وکیل بکری مرتی دیکھے، یا کوئی چیز بگڑتی۔ تو اس کو کاٹ ڈالے۔ اور بگڑتی چیز کو درست کرے [۱]

۸۵۶ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتّٰى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَيُعْجِبُنِي أَنَّهَا أَمَةٌ وَأَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انھوں نے معتمر سے سنا کہا ہم کو عبیداللہ نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک [۲] سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے تھے ان کی بکریاں سلع پہاڑ پر (جو مدینہ میں ہے) چرا کرتیں ہماری ایک لونڈی نے دیکھا اس میں سے ایک بکری مر رہی ہے تو ایک پتھر لے اس کو کاٹ ڈالا کعب نے لوگوں سے کہا اس کا گوشت مت کھاؤ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا کسی کو بھیج کر پوچھوایا آپ نے یہ حکم دیا کہ اس کا گوشت کھاؤ عبیداللہ نے کہا مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ لونڈی ہو کر اس نے بکری ذبح کی معتمر کے ساتھ عبدہ نے بھی اس کو عبیداللہ سے روایت کیا

باب ۵۵۸ وَكَالَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ

باب حاضر اور غائب ہر ایک کو وکیل کرنا درست ہے [۳]

[۱] ابن منیر نے کہا امام بخاری کی غرض اس باب سے یہ نہیں ہے کہ وہ بکری حلال ہو گئی یا حرام بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسی صورت میں چرواہے پر ضمان نہ ہوگا اسی طرح وکیل پر اور یہ مطلب اسی طرح باب کی حدیث سے نکلتا ہے کہ کعب بن مالک نے اس لونڈی سے مواخذہ نہیں کیا بلکہ اس کا گوشت کھانے میں تردد کیا ۱۲ منہ [۲] مزی نے اطراف میں یہی لکھا ہے کہ ابن کعب سے عبداللہ مراد ہیں لیکن ابن وہب نے اس حدیث کو اسامہ بن زیدؓ سے روایت کیا انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے حافظ نے کہا ظاہر یہ ہے کہ وہ عبدالرحمٰن ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [۳] ابن بطال نے کہا جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جو شخص شہر میں موجود ہو اور اس کو کوئی عذر نہ ہو وہ بھی وکیل کر سکتا ہے لیکن ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ بیماری کے عذر یا سفر کے عذر سے ایسا کرنا درست ہے یا فریق مقابل کی رضامندی سے اور امام مالک نے کہا اس شخص کو وکیل کرنا درست نہیں جس سے دشمنی ہو اور طحاوی نے جمہور کے قول کی تائید کی ہے اور کہا ہے کہ صحابہ رضی نے حاضر کو وکیل کرنا بلا شرط بالاتفاق جائز رکھا ہے اور غائب کی وکالت وکیل کے قبول پر موقوف رہے گی بالاتفاق اور جب قبول پر موقوف رہی تو حاضر اور غائب دونوں کا حکم یکساں ہے ۱۲ منہ

جَائِزَةٌ وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ‌:

بَابٌ ۵۵۹ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ ‌:

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عبداللہ بن عمرو نے اپنے وکیل کو لکھا[1] کہ ان کے گھر والوں چھوٹے بڑے سب کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک عمر والا اونٹ قرض تھا وہ تقاضا کرنے آیا آپ نے صحابہ رضہ سے فرمایا اس کو اسی عمر کا اونٹ دید و ڈھونڈا تو اس عمر کا اونٹ نہ ملا اس سے بڑھ کر (جو قیمت میں زیادہ ہوتا ہے) ملا آپ نے فرمایا وہی دے دو[2] تب وہ بولا آپ نے میرا حق پورا دے دیا اللہ آپ کو پورا دے تب آپ نے فرمایا تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کریں

باب قرض ادا کرنے کے لیے وکیل کرنا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے ایک شخص آیا[3] اپنے قرض کا تقاضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنے لگا اور سخت الفاظ کہے آپ کے اصحاب نے اس کو سزا دینا چاہا آپ نے فرمایا نہیں کہنے دو جس کا حق نکلتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے

---

[1] حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے نکالا لیکن یہ کہا کہ مجھ کو اس وکیل کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] یہیں سے باب کا مطلب نکلا کیونکہ آپ نے جو حاضر تھے دوسروں کو اونٹ دینے کے لیے وکیل کیا اور جب حاضر کو وکیل کرنا جائز ہوا حالانکہ وہ خود کام کر سکتا ہے تو غائب کو بطریق اولیٰ وکیل کرنا جائز ہوگا ایسا ہی فرمایا حافظ ابن حجر نے اور علامہ عینی سے تعجب ہے کہ انہوں نے ناحق حافظ صاحب پر اعتراض جمایا کہ حدیث سے غائب کی وکالت نہیں نکلتی اولویت کا تو کیا ذکر ہے حالانکہ اولویت کی وجہ خود حافظ صاحب کی کلام میں مذکور ہے حافظ صاحب نے انتقاض الاعتراض میں کہا جس شخص کے فہم کا یہ حال ہو اس کو اعتراض کرنا کیا زیب دیتا ہے نعوذ باللہ من التعصب ومن سوء الفہم ۱۲ منہ [3] شاید یہ شخص یہودی ہوگا یا مسلمان ہوگا مگر گنوار لئہ امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ ایک گنوار آیا آنحضرت صلعم سے اپنے اونٹ کا تقاضا کرتا تھا گنواروں کی عادت ہوتی ہے سخت کلامی کر بیٹھتے ہیں اس سے کفر لازم نہیں آتا طبرانی کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ یہ شخص عرباض بن ساریہ تھا جو صحابی ہے لیکن نسائی اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور شخص تھا اور دونوں کو ایسا اتفاق ہوا ۱۲ منہ

دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ أَعْطُوْهُ سِنًّا مِّثْلَ سِنِّهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ أَعْطُوْهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً ۞

بَابُ ۵۶۰ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيْلٍ

أَوْ شَفِيْعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ سَأَلُوْهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِيْ لَكُمْ ۞

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ

پھر آپ نے فرمایا اس کو اُسی عمر کا اونٹ دے دو لوگوں نے عرض کیا اُس عمر کا تو نہیں اس سے بہتر اونٹ ہے آپ نے فرمایا وہی دے دو تم بس اچھے وہی لوگ ہیں جو خوبی کے ساتھ قرض ادا کریں[۱]۔

باب اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارشی کو کچھ ہبہ کیا جائے تو

درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کی طرف سے جو لوگ آئے تھے جب انہوں نے لوٹ کا مال واپس مانگا تو آپ نے فرمایا میرے حصے میں جو آیا ہے وہ تم لے جاؤ[۲]۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن شہاب سے کہ عروہ نے کہا ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ دونوں نے بیان کیا جب ہوازن کے وکیل اسلام قبول کر کے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ کھڑے ہوئے انہوں نے یہ درخواست کی ہمارے مال اور قیدی پھیر دیئے جائیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچی بات مجھ کو بہت پسند ہے تو دو میں سے ایک بات اختیار کر دیا قیدی واپس لو یا مال (دونوں واپس نہیں ہو سکتے) اور میں نے تو (جعرانہ میں) اُن کا انتظار کیا تھا (ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب طائف سے لوٹے تو) دس پر کئی راتوں تک (جعرانہ میں ٹھہرے) ہوازن کے وکیلوں کا انتظار کرتے رہے خیر

---

[۱] مستحب ہے کہ قرض ادا کرنے والا قرض سے بہتر اور زیادہ مال قرض دینے والے کو ادا کرے تاکہ اس کے احسان کا بدلہ ہو کیونکہ اس نے قرض حسنہ دیا اور بلا شرط جو زیادتی دی جائے وہ سود نہیں ہے ۱۲ منہ

[۲] حافظ نے کہا یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو ابن اسحاق نے مغازی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص سے نکالا ہوازن قیس کے ایک قبیلے کا نام تھا ابن منیر نے کہا گو ظاہر یہ ہبہ ان لوگوں کے لیے تھا جو اپنی قوم کی طرف سے وکیل اور سفارشی بن کر آئے تھے مگر درحقیقت سب کے لیے ہبہ تھا جو حاضر تھے ان کے لیے بھی اور جو غائب تھے ان کے لیے بھی خطابی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ وکیل کا اقرار موکل پر نافذ ہو گا اور مالک اور شافعیؒ نے کہا وکیل کا اقرار موکل پر نافذ نہ ہو گا ۱۲ منہ

لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا ؀

جب ان کو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں پھیرنے والے نہیں ایک ہی دیں گے تو کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی واپس دیجئے اُس وقت مسلمانوں میں آپ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیئے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد تمہارے یہ بھائی ہوازن کے لوگ) توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی ان کو پھیر دیئے جائیں اب جو کوئی خوشی سے پھیر دینا چاہیئے وہ تو پھیر دے اور جو کوئی اپنا حصہ قائم رکھنا چاہے اس طرح کہ اب جو پہلی فتح ہم کو اللہ دے گا اس میں سے اس کا بدلہ دیں گے تو ویسا کرے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپ کی خوشی کے لیے ان کے قیدی یوں ہی دے دیں گے آپ نے فرمایا دیکھو ہم کو معلوم نہیں تم میں کون اس امر پر راضی ہے کون نہیں تو بہتر یہ ہے کہ تم لوٹ جاؤ اور تمہارے نقیب سردار تمہاری طرف سے بیان کریں آخر ان نقیبوں نے اپنے اپنے لوگوں سے گفتگو کی پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا وہ راضی ہیں انہوں نے قیدی پھیر دینے کی اجازت دی۔

بَابٌ ۵۶۱ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ

باب ایک شخص نے دوسرے شخص کو کچھ دینے کے لیے وکیل کیا اور یہ نہیں بیان کیا کتنا دے انہوں نے دستور کے موافق دیا

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عطا بن ابی رباح اور کئی لوگوں سے مگر ان سب لوگوں نے حدیث کو جابر تک نہیں پہنچایا بلکہ ایک شخص نے ان میں ہر سلار روایت کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا مگر میں ایک سست اونٹ پر سوار تھا جو سب کے

الْقَوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَنْ هٰذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا لَكَ
قُلْتُ إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَالَ أَمَعَكَ قَضِيبٌ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَعْطِنِيهِ فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ
فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ
الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا
رَسُولَ اللهِ قَالَ بِعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ
دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا
مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ قَالَ أَيْنَ
تُرِيدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا
قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ
قُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ
أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا
قَالَ فَذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ
يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ
دَنَانِيرَ وَزَادَهُ قِيرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا
تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ
جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ ؛

پیچھے رہتا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گذرے پوچھا
کون میں نے عرض کیا جابر عبداللہ انصاری کا بیٹا آپ نے پوچھا
تجھے کیا ہوا میں نے عرض کیا میرا اونٹ بالکل سست ہے آپ
نے فرمایا تیرے پاس چھڑی ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے
فرمایا مجھ کو دے میں نے دی آپ نے اس کو مارا اور ڈانٹا
وہ جو اس جگہ سے چلا تو سب لوگوں سے آگے بڑھ گیا آپ نے
فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے کہا یا رسول اللہ آپ
ہی کا ہے آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے چار اشرفی کو لیا اور
تو مدینہ تک اس پر سوار رہ خیر جب مدینہ کے قریب پہنچے تو میں
اور طرف جانے لگا آپ نے فرمایا کہاں جاتا ہے میں نے
کہا میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے
فرمایا کنواری چھوکری سے کیوں نہیں کیا وہ تجھ سے کھیلتی تو اس
سے کھیلتا میں نے کہا میرا باپ مر گیا اور کئی بیٹیاں چھوڑ گیا
میرا مطلب یہ تھا ایسی عورت سے نکاح کروں جو جہاں دیدہ
ہو آپ نے فرمایا یہ بات ہے تو خیر جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ
نے فرمایا بلال رض جابر رض کو قیمت ادا کر دے اور کچھ زیادہ دے
انہوں نے چار اشرفیاں دیں ایک قیراط سونا زیادہ دیا[1] جابر رض
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک قیراط سونا زیادہ دیا
تھا وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتا ہمیشہ یہ قیراط جابر رض کی تھیلی
میں رہتا[2]

باب وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ ؛

باب کوئی عورت اپنا نکاح کرنے کے لیے بادشاہ کو وکیل کر دے[3]۔

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت ص نے صاف یہ نہیں فرمایا تھا کہ اتنا زیادہ دے مگر بلال رض نے اپنی رائے سے زمانہ کے رواج کے موافق ایک قیراط جھکتا ہوا سونا زیادہ دیا ۱۲ منہ

[2] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان کے تلوار کے نیام میں رہتا امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب حرہ کے دن یزید پلید کی طرف سے شام والوں کا بلوہ مدینہ منورہ پر ہوا تو انہوں نے سونا جابر رض سے چھین لیا ۱۲ منہ

[3] یہ وکالت امام بخاری نے عورت کے اس قول سے نکالی کہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی داؤدی نے کہا حدیث میں وکالت کا ذکر نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن اور مومنہ کے ولی ہیں بموجب اس آیت کے النبی اولی بالمومنین من انفسہم اور اسی ولایت کی وجہ سے آپ کو [illegible] ۱۲ منہ

٨٦١ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؛

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد نے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی (آپ جو جی چاہے وہ کیجئے) ایک شخص بولا[1] یارسول اللہ اُس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے آپ نے فرمایا ہم نے اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے اُس کا نکاح تجھ سے کر دیا[2]

بَابٌ ٥٦٣ اِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَاِنْ اَقْرَضَهُ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِي اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا

باب ایک شخص کسی کو وکیل کرے پھر وکیل کوئی بات چھوڑ دے لیکن موکل اس کی اجازت دے تو درست ہے اور اگر وکیل معین میعاد پر کسی کو قرض دے اور موکل اجازت دے تو بھی درست ہے[3] اور عثمان بن ہیثم ابو عمرو نے کہا ہم سے عوف نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص آیا[4] اور لپ بھر بھر کر اناج لینے لگا میں نے اس کو پکڑا میں نے کہا خدا کی قسم میں تجھ کو پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا وہ کہنے لگا میں محتاج ہوں بال بچے والا اور بڑی تکلیف میں ہوں خیر میں نے (رحم کر کے) اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابو ہریرہ رض گذشتہ رات کو تیرے قیدی کا کیا حال ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس نے بڑی محتاجی اور بال بچوں کا شکوہ کیا۔

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا طبرانی کی روایت میں یوں ہے وہ انصاری تھا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا تعلیم قرآن مہر ہو سکتا ہے امام ابو حنیفہ رح نے اس میں خلاف کیا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو نسائی اور اسمٰعیلی اور ابو نعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] وہ شیطان تھا ایک روایت میں یوں ہے کہ ابو ہریرہ رض نے صدقہ کی کھجوروں میں ہاتھ کا نشان پایا جیسے کوئی اس میں سے اٹھا کر لے گیا انہوں نے آنحضرت صلعم سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا کیا تو اس کو پکڑنا چاہتا ہے تو یوں کہہ سبحان من سخرک لمحمد ابو ہریرہ رض کہتے ہیں میں نے یہی کہا تو کیا دیکھتا ہوں وہ میرے سامنے کھڑا ہے میں نے اس کو پکڑ لیا ۱۲ منہ

فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ
كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ
لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّهُ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ
فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ
وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ
سَبِيْلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا
فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ
فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ
وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُوْا
مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ
لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ
يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ اِذَا اَوَيْتَ
اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ

مجھے رحم آیا میں نے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا خبردار رہو وہ
جھوٹا ہے اور پھر آئے گا آپ کے فرمانے سے مجھ کو یقین ہو
گیا وہ پھر آئے گا میں اس کی تاک میں رہا ایسا ہی ہوا وہ آن پہنچا
اور لگا اناج کی لپ بھرنے میں نے پکڑا اور کہا اب تو ضرور تجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے جاؤں گا کہنے لگا
محتاج ہوں عیالدار اب نہیں آنے کا پھر مجھ کو رحم آگیا
میں نے چھوڑ دیا صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
سے فرمایا ابوہریرہؓ تیرا قیدی کیا ہوا میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ اس نے سخت محتاجی اور بال بچوں کا شکوہ
کیا میں نے رحم کر کے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا خبردار رہو جا
وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا میں تیسری بار اس کی تاک میں
رہا وہ آیا اور لگا اناج کی لپ اٹھانے میں نے پکڑا
اور کہا میں تجھ کو ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
لے جاؤں گا اور یہ تیسری مرتبہ ہے تو ہر بار کہتا ہے میں پھر
نہیں آنے کا اور آئے جاتا ہے کہنے لگا مجھ کو چھوڑ دے
میں تجھ کو وہ کلمے سکھلاتا ہوں جس سے خدا تجھ کو فائدہ دے گا[۱]
میں نے کہا وہ کیا ہیں اس نے کہا جب تو سونے کے لیے
اپنے بچھونے پر جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ اللہ لا الہ الا ہو الحی
القیوم سے اخیر تک[۲] اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تیرا نگہبان

۱؎ ابو المتوکل کی روایت میں یوں ہے جب تو وہ کلمے کہہ لے گا تو جن نر پری کوئی تیرے پاس نہ پھٹکے گی چھوٹی نہ بڑی ۱۲ منہ ۲؎ معاذ بن جبل کی روایت میں
اتنا زیادہ ہے اور امن الرسول سے اخیر سورہ تک اس میں یوں ہے کہ صدقہ کی کھجور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حفاظت میں دی تھی میں جو دیکھوں تو روز بروز وہ کم ہو رہی
ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا یہ شیطان کا کام ہے پھر میں اس کو تاکتا رہا وہ ہاتھی کی صورت میں نمودار ہوا جب دروازے کے قریب پہنچا تو دروازے کی دراز
میں سے صورت بدل کر اندر چلا آیا اور کھجور کے پاس آن کر اس کے لقمے لگانے لگا میں نے اپنے کپڑے مضبوط باندھے اور اس کی کمر پکڑی میں نے کہا اللہ
کے دشمن تو نے صدقہ کی کھجور اڑا دی دوسرے لوگ تجھ سے زیادہ اس کے حقدار تھے تجھ کو پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا وہاں تیری خوب فضیحت
ہوگی رویانی کی روایت میں یوں ہے میں نے پوچھا تو میرے گھر میں کھجور کھانے کے لیے کیوں گھسا کہنے لگا میں بوڑھا محتاج عیالدار ہوں اور نصیبین سے آرہا ہوں اگر مجھے کہیں اور
کچھ مل جاتا تو تیرے پاس نہ آتا اور ہم تمہارے ہی شہر میں رہا کرتے تھے یہاں تک کہ تمہارے صاحب پیغمبر ہوئے جب ان پر یہ دو آیتیں اتریں تو ہم بھاگ گئے اگر تو مجھ کو چھوڑ باقی بر صفحہ آئندہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِيْ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَقَالَ لِيْ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوْا اَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ

باب ۵۶۴ اِذَا بَاعَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهٗ مَرْدُوْدٌ

۸۶۲ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ

رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ پھٹکے گا یہ سن کر میں نے اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اگلی رات کو تیرے قیدی کا کیا ماجرا ہوا میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے کہا میں تجھ کو کچھ کلمے سکھائے دیتا ہوں جن سے اللہ تیرا فائدہ کرے گا میں نے اس کو چھوڑ دیا آپ نے پوچھا کون سے کلمے اس نے سکھائے میں نے کہا اس نے یہ بتایا جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو آیۃ الکرسی اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم شروع سے اخیر تک پڑھ اور کہنے لگا ایسا کرے گا تو اللہ کی طرف سے ایک چوکیدار تجھ پر مقرر رہے گا اور شیطان تیرے پاس صبح تک نہ پھٹکے گا اور صحابہؓ کا یہ حال تھا کہ وہ اچھی بات کے بڑے طالب تھے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے ابوہریرہؓ تو جانتا ہے تین راتوں سے کون تیرے پاس آتا ہے میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا[1]

باب اگر وکیل ایسی بیع کرے جو فاسد ہو تو وہ بیع واپس ہوگی[2]

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا میں نے عقبہ بن عبد الغافر سے سنا

(بقیہ صفحہ سابقہ) دے تو میں وہ آیتیں تجھ کو سکھلا دوں گا میں نے کہا اچھا پھر اس نے آیت الکرسی اور آمن الرسول سے سورہ بقرہ کے اخیر تک بتلائی ۱۲ منہ حواشی منہ

[1] نسائی کی روایت میں ابی بن کعب سے یوں ہے میرے پاس کھجور کا ایک تھیلہ تھا اس میں سے روز کھجور کم ہو رہی تھی ایک دن میں نے دیکھا ایک گبرو لڑکا وہاں موجود ہے میں نے پوچھا تو جن ہے یا آدمی وہ کہنے لگا جن ہوں اخیر تک میں نے اس سے پوچھا ہم تم سے کیسے بچیں اس نے کہا آیۃ الکرسی پڑھ کر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا آپ نے فرمایا اس خبیث نے سچ کہا معلوم ہوا جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس میں شیطان شریک ہو جاتے ہیں اور شیطان کا دیکھنا ممکن ہے جب وہ اپنی خلقی صورت بدل لے ۱۲ منہ

[2] باب کی حدیث میں اس کی صراحت نہیں ہے کہ واپس ہوگی یعنے پھیری جائے گی مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں یوں ہے یہ سود ہے اس کو پھیر دے ۱۲ منہ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رض قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَوَّهْ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ

انہوں نے ابی سعید خدری رض سے سنا بلال رض آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس برنی کھجور (ایک عمدہ قسم کی کھجور) لے کر آئے آپ نے ان سے پوچھا یہ کہاں سے آئی بلال رض نے عرض کیا میرے پاس خراب کھجور تھی میں نے اس کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا آپ کے کھانے کے لیے آپ نے یہ سن کر فرمایا ہائے ہائے یہ تو بالکل سود ہے بالکل سود ایسا مت کر اگر تو آئیدہ کھجور خریدنا چاہے تو پہلے اپنی کھجور بیچ ڈال پھر عمدہ کھجور (قیمت کے بدل) خرید لے

بَابٌ ٥٦٥ الْوَكَالَةُ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتُهُ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ

باب وقف کے مال میں وکالت اور وکیل کا اپنے دوست کو کھلانا اور خود دستور کے موافق کھانا

٨٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ رض لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِي لِلنَّاسِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عینیہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض نے جو صدقے کے باب میں کتاب لکھوائی تھی اس میں یوں ہے کہ صدقہ کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے اور دوست کو کھلا سکتا ہے لیکن اپنے لیے روپیہ نہ جوڑے اور ابن عمر رض عمر رض کے صدقہ کے متولی تھے وہ مکہ والوں کو اس میں سے تحفہ بھیجتے تھے جو اُن کے پاس اترتے۔

بَابٌ ٥٦٦ الْوَكَالَةُ فِي الْحُدُودِ

باب حد لگانے کے لیے کسی کو وکیل کرنا

٨٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے زید بن خالد اور ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اُنیس بن ضحاک اسلمی سے فرمایا اُنیس تو اس کی عورت پاس جا[۱۵]

[۱۵] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے اُنیس کو حد لگانے کے لیے وکیل مقرر فرمایا ۱۲ منہ

اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا؛

اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر۔

۸۶۵ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَضْرِبُوا قَالَ فَكُنْتُ اَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو لے کر آئے اس نے شراب پیا تھا آپ نے جو لوگ گھر میں موجود تھے ان کو حکم دیا اس کو حد ماریں میں بھی اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اس کو مارا تو ہم نے اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا؛

باب قربانی کے اونٹوں میں وکالت اور اُن کی نگرانی کرنے میں۔

۸۶۶ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ؛

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے بیان حضرت عائشہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گلے میں ڈالے اپنے ہاتھوں سے پھر میرے والد کے ساتھ اُن کو (مکہ) روانہ کر دیا مگر جتنی چیزیں آپ کے لیے حلال تھیں اس میں سے کوئی چیز (اس قربانی بھیجنے کی وجہ سے) آپ پر حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ اونٹ نحر کیے گئے۔

بَابُ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيلِهِ ضَعْهُ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَكِيلُ

باب اگر کسی نے اپنے وکیل سے یوں کہا تم جس کام میں مناسب سمجھو اس مال کو خرچ کرو اور وکیل نے

۱؎ یہ راوی کو شک ہے کہ نعیمان کہا یا ابن النعیمان اسمٰعیلی کی روایت میں نعمان یا نعیمان مذکور ہے حافظ نے کہا اس کا نام نعیمان بن عمرو بن رفاع انصاری تھا بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور بڑا دل لگی باز آدمی تھا ۱۲ منہ ۲؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے گھر میں جو لوگ موجود تھے ان کو حد مارنے کے لیے وکیل مقرر کیا ۱۲ منہ ۳؎ وکالت تو اس سے نکلی کہ آپ نے ابو بکر صدیق رض کے ساتھ وہ قربانیاں روانہ کردیں اور نگرانی اس سے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے ان کے گلوں میں ہار ڈالے ۱۲ منہ

قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ ۔

کہا اچھا میں تمہارا کہنا سن چکا

۸۶۷ - حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض یَقُوْلُ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَةِ مَالًا وَّكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَیْهِ بِیْرُحَآءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِیْهَا طَیِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بِیْرُحَآءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَیْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّآئِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّآئِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِیْهَا وَاَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ

مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا میں نے امام مالک کو پڑھ کر سنایا انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے روایت کی انہوں نے انس بن مالک رض سے سنا وہ کہتے تھے ابوطلحہ انصاری لوگوں میں سب سے زیادہ مدینہ میں جائداد رکھتے تھے اور ان کو اپنے سب مالوں میں سے بیرحا (ایک باغ کا نام ہے) بہت پیارا تھا وہ مسجد کے سامنے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں جایا کرتے اور وہاں کا صاف پانی پیا کرتے جب یہ آئیت سورۂ آل عمران کی اتری تم نیکی کے درجے کو پہنچیں گے جب تک اپنے پیارے مال خرچ نہ کرو تو ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اٹھ کر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے تم نیکی کا درجہ جب تک نہ پاؤ گے جب تک اپنے پیارے مال خرچ نہ کرو گے مجھے سب مالوں میں بیرحا بہت پیارا ہے میں کے لیے اس کو خیرات کرتا ہوں اور اس کا اجر اور ثواب اللہ پاس جمع کرتا ہوں آپ جس کام میں چاہیں اس کو لگائیں آپ نے فرمایا واہ کیا کہنا یہ مال تو جانے والا ہے یہ مال تو جانے والا ہے میں نے سنا جو تو نے کہا میں مناسب سمجھتا ہوں تو اس کو اپنے عزیزوں میں بانٹ دے ابوطلحہ نے کہا بہتر پھر اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں کو بانٹ دیا یحییٰ بن یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو اسمٰعیل نے بھی امام مالک سے روایت کیا اور

ل۔ یعنے وکیل نے اپنی رائے سے اس مال کو کسی کام میں خرچ کیا تو یہ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطلحہ نے وکیل کیا کہ بیرحا کو آپ جس کار خیر میں چاہیں صرف کریں آپ نے ان کو یہ رائے دی کہ اپنے ہی ناتے داروں کو بانٹ دیں ۱۲ منہ

إِسْمٰعِيلُ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ رَابِحٌ ؛

باب ۵۶۹ وَكَالَةِ الْأَمِينِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا ؛

۸۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ نَفْسُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ ؛

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

مَا جَاءَ فِي الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ

باب ۵۷۰ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى أَفَرَءَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا ؛

۸۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ

روح نے مالک سے رائج بجائے رابح کے روایت کیا یعنے یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے

باب خزانچی کا خزانہ میں وکیل ہونا

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ رض سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا امانت دار خزانچی جو اپنے مالک کے حکم پر پورا پورا خوشی سے خرچ کرتا ہے یا دیتا ہے صدقہ دینے والوں میں شریک ہے (یعنے اس کو بھی صدقہ کا ثواب ملے گا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کھیتی اور بٹائی کا بیان

باب کھیت اور میوہ دار درخت جس میں سے لوگ کھائیں اس کے لگانے کی فضیلت اور اللہ تعالے نے (سورہ واقعہ میں) فرمایا[1] بتلاؤ تم جو کھیتی کرتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں ہم چاہیں تو اس کو چورہ کرکے رکھ دیں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے **دوسری سند** اور مجھ سے عبد الرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے انس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی (میوہ دار) درخت لگائے یا کھیتی کرے[2] پھر اس میں سے کوئی پرندہ

---

[1] امام بخاری نے اس آیت سے یہ ثابت کیا کہ کھیتی کرنی مباح ہے اور جس حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کھیتی میں ایسا مشغول ہونا منع ہے کہ آدمی جہاد سے باز رہے یا دوسرے دین کے کاموں سے ۱۲ منہ [2] مسلمان کی تخصیص اس لیے کی کہ صدقہ سے مراد آخرت کا ثواب ہے اور کافر کو باقی بر منزہ آئندہ

مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ وَقَالَ لَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا آدمی یا چوپایہ جانور کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا امام بخاری نے کہا اور ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس رضؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِاٰلَةِ الزَّرْعِ اَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَاٰى سِكَّةً وَّشَيْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ

باب کھیتی کے سامان میں بہت مصروف رہنا یا حد سے زیادہ اس میں لگ جانا اس کا انجام برا ہے

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن سالم حمصی نے کہا ہم سے محمد بن زیاد الہانی نے انہوں نے ابوامامہ باہلی رضؓ سے انہوں نے ہل دیکھا (ناگر) اور کچھ کھیتی کا سامان تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس قوم میں یہ گھسا اللہ اس کو ذلیل اور خوار کر دے گا[۱]

بَابُ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ

باب کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا[۲]

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا رکھا اس کے نیک اعمال کا ثواب قیراط روز کم ہوتا رہے گا البتہ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے کتا رکھ سکتا ہے ابن سیرین اور ابوصالح نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) آخرت کا ثواب ہونے والا نہیں البتہ دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے گا جیسے امام مسلم نے انس رضؓ سے نکالا بعضوں نے کہا آخرت میں اس کا عذاب ہلکا ہوگا مگر اس پر دلیل چاہیئے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [۱] ذلت سے مراد یہ ہے کہ حکام ان سے پیشہ وصول کریں گے ان پر طرح طرح کے ظلم توڑیں گے حافظ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا وہ پورا ہوا اکثر ظلم کا شکار کاشتکار لوگ ہی بنتے ہیں بعضوں نے کہا ذلت سے یہ مراد ہے کہ جب رات دن کھیتی باڑی میں لگ جائیں گے تو سپاہ گری اور فنون جنگ بھول جائیں گے اور دشمن ان پر غالب ہو جائے گا ہمارے زمانہ کے اکثر مسلمانوں کا یہی حال ہے اپنا آبائی پیشہ سپاہ گری اور شہسواری کو چھوڑ کر کافروں کی رعایا بن بیٹھے ہیں اور طرح طرح کے ظلم ان کی طرف سے ان پر توڑے جاتے ہیں یہ ہیں کہ بھیگی بلی بنے ہوئے دم نہیں مار سکتے آپس کا جنگ وجدل نہیں چھوڑتے کسی کو بھی اپنا امام نہیں بناتے کہ ہر تنازع میں اس کی طرف رجوع ہوں جب تک یہ کلمہ اتحاد پھر مسلمانوں میں قائم نہ ہوگا اس وقت تک روز بروز اور زیادہ خراب اور برباد ہوتے رہیں گے [۲] اس باب سے امام بخاری نے کھیتی کی (باقی برصفحہ آیندہ)

وَاَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ اَوْحَرْثٍ اَوْصَيْدٍ وَقَالَ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ صَيْدٍ اَوْمَاشِيَةٍ۔

۸۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ اَبِیْ زُهَيْرٍ رَجُلًا مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

بَابُ ۵۷ اِسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

۸۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ

ابوہریرہؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا البتہ بکریوں یا کھیت یا شکار کے لیے کتا رکھ سکتا ہے اور ابوحازم نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے البتہ شکار یا ریوڑ کا کتا رکھ سکتا ہےؔ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یزید بن خصیفہ سے ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن ابی زہیر سے سنا جو ازد شنوءہ کے قبیلے سے اور صحابی تھے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی (بے ضرورت) کتا پالے نہ کھیت کے کام کا ہو نہ بکریوں کے بچانے کے لیے اس کے عمل کا ثواب قیراط برابر ہر روز گھٹتا جائے گا سائب نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا کیا تم نے خود یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہا ہاں اس مسجد کے مالک کی قسم۔

باب کھیت کے لیے گائے بیل سے کام لیناؔ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص

(بقیہ صفحہ سابقہ) اباحت ثابت کی کیونکہ جب کھیت کے لیے کتا رکھنا جائز ہو تو کھیتی کرنا بھی درست ہوگا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ اس حدیث سے کھیت یا شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کا جواز نکلا حافظ نے کہا اسی قیاس پر اور کسی ضرورت سے بھی کتے کا رکھنا جائز ہوگا لیکن بلا ضرورت اس کا رکھنا مکروہ ہے ایک روایت میں ہے کہ ہر روز دو قیراط اس کے ثواب میں سے کم ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا فرشتوں کو گھر میں آنے سے روکتا ہے بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ مہمان پر بھونکتا ہے اور سائل کو دوڑاتا ہے ۱۲ منہ ۵۲ کیونکہ گائے بیل اصل کھیتی کے کام کے لیے بنائے گئے ہیں جیسے گھوڑا سواری کے لیے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہو جیسے گائے بیل کا گوشت کھانا حرام نہیں ۱۲ منہ

عَلٰی بَقَرَۃٍ اِلْتَفَتَتْ اِلَیْہِ فَقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِھٰذَا اُخْلِقْتُ لِلْحَرَاثَۃِ قَالَ اٰمَنْتُ بِہٖ اَنَا وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ اَخَذَ الذِّئْبُ شَاۃً فَتَبِعَھَا الرَّاعِیْ فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَّھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَھَا غَیْرِیْ قَالَ اٰمَنْتُ بِہٖ اَنَا وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ وَمَا ھُمَا یَوْمَئِذٍ فِی الْقَوْمِ۔

ایک بیل پر سوار جا رہا تھا اتنے میں بیل نے اس کی طرف دیکھا (اللہ نے اس کو زبان دی) وہ کہنے لگا میں اس لیے پیدا نہیں ہوا (سواری کے لیے) میں تو کھیتی کے لیے پیدا ہوا پھر آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ایمان لائے اور ایسا ہوا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا گڈریا اس کے پیچھے گیا بھیڑیا کہنے لگا (آج تو بچاتا ہے) جس دن (مدینہ اجاڑ ہوگا) درندے ہی درندے رہ جائیں گے اس دن میرے سوا کون بکریوں کا چرانے والا ہوگا آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ایمان لائے ابوسلمہ نے کہا حالانکہ وہ دونوں اس دن مجلس میں موجود نہ تھے۔[1]

بَابٌ ۵۷ اِذَا قَالَ اکْفِنِیْ مَؤُنَۃَ النَّخْلِ اَوْ غَیْرِہٖ وَتُشْرِکُنِیْ فِی الثَّمَرِ۔

باب باغ والا کسی سے کہے تو سب درختوں وغیرہ میں محنت کر اور ہم میوہ شریک ہوں۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضـ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیْلَ قَالَ لَا فَقَالُوْا تَکْفُوْنَا الْمَؤُنَۃَ وَ نُشْرِکُکُمْ فِی الثَّمَرَۃِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ایسا کیجئے کہ کھجور کے درخت ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں تقسیم کر دیجئے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا تب انصار نے مہاجرین سے کہا ایسا کرو تم درختوں میں محنت کرو ہم تم میوے میں شریک رہیں گے انہوں نے کہا اچھا ہم نے سنا اور قبول کیا۔[2]

[1] اس حدیث سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر پورا بھروسا تھا۔ اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو عقل کے خلاف ہو کیونکہ زبان اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو بھی دی ہے ان کا بات کرنا کچھ مشکل نہیں ہے جو لوگ عادت کے خلاف باتوں کو عقل کے خلاف جانتے ہیں یہ ان کا جہل اور حمق ہے ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا یہ صورت جائز ہے کہ باغ یا زمین ایک شخص کی ہو اور کام اور محنت دوسرا شخص کرے دونوں پیداوار میں شریک ہوں اس کو مساقات کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انصار کو زمین تقسیم کر دینے سے منع فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو معلوم تھا کہ مسلمانوں کی ترقی بہت ہوگی بہت سی زمینیں ملیں گی تو مہاجرین بیچاروں کی تھوڑی سی زمین انہی کے پاس رہنا آپ نے مناسب سمجھا ۱۲ منہ

باب ۵۷۵ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ اَنَسٌ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ نَقُطِعَ ؞

باب میوہ دار درخت اور کھجور کے درخت کاٹنا اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کھجور کے درخت کاٹے گئے[1]

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقَطَعَ وَھِیَ الْبُوَیْرَۃُ وَلَھَا یَقُوْلُ حَسَّانٌ

وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ
حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرٌ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلوا دیئے اور کٹوا ڈالے ان ہی کے باغ کا نام بویرہ تھا اور حسان بن ثابت اُسی کا ذکر اس شعر میں کرتے ہیں بنی لوی کے عمائد پہ ہو گیا آسان لگی ہو آگ بویرہ میں ہر طرف سعران[2]

باب ۵۷۶

باب[3]

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ حَنْظَلَۃَ بْنِ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا اَکْثَرَ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مُزْدَرَعًا کُنَّا نُکْرِی الْاَرْضَ بِالنَّاحِیَۃِ مِنْھَا مُسَمًّی لِسَیِّدِ الْاَرْضِ قَالَ فَمِمَّا یُصَابُ ذٰلِکَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ وَمِمَّا یُصَابُ الْاَرْضُ وَیَسْلَمُ ذٰلِکَ نَنُھِیْنَا وَاَمَّا

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یحیٰی بن سعید نے خبر دی انہوں نے حنظلہ بن قیس انصاری سے انہوں نے رافع بن خدیج سے سنا انہوں نے کہا سب مدینہ والوں میں ہمارے کھیت بہت تھے ہم زمین کو بٹائی پر دیا کرتے اس شرط پر کہ زمین کے ایک معیّن حصے کی پیداوار ہم لیں گے تو کبھی ایسا ہوتا کہ اُس حصے کی پیداوار خراب ہو جاتی باقی زمین کی اچھی رہتی اور کبھی ساری زمین کی خراب ہو جاتی اور اس حصے کی بچی رہتی اس لیے ہم کو اس سے ممانعت کی گئی اور چاندی سونے

---

[1] یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جو باب المساجد میں موصولاً اوپر گذر چکی ہے معلوم ہوا کہ کسی ضرورت سے یا دشمن کا نقصان کرنے کے لیے جب اس کی حاجت ہو میوہ دار درخت کاٹنا یا کھیتی یا باغ جلا دینا درست ہے ۱۲ منہ [2] بنی لوئی قریش کو کہتے ہیں اور سراۃ کا ترجمہ عمائد اور معززین بویرہ ایک مقام کا نام ہے جہاں بنی نضیر یہودیوں کے باغات تھے ہوا یہ تھا کہ قریش ہی کے لوگ اس تباہی کے باعث ہوئے کیونکہ اس نے بنی قریظہ اور بنی نضیر کو لطور کا کر آنحضرتؐ سے عہد شکنی کرائی بعضوں نے کہا آپ نے یہ درخت اس لیے جلوائے کہ جنگ کے لیے صاف میدان کی ضرورت تھی تا کہ دشمنوں کو چھپ رہنے کا اور کمین گاہ سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا موقع نہ ملے ۱۲ منہ [3] اس میں کوئی ترجمہ نہیں ہے گویا یہ باب پہلے باب کی ایک فصل ہے اور مناسبت یہ ہے کہ جب بٹائی ایک میعاد کے لیے جائز ہوئی تو مدت گذرنے کے بعد زمین کا مالک یہ کہہ سکتا ہے کہ اپنا درخت یا کھیت اکھاڑ لے جاؤ پس درخت کا کاٹنا ثابت ہوا اگلے باب کا یہی مطلب تھا ۱۲ منہ

الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ۔

بَابُ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ

وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ وَآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ جَمِيعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَالْحَكَمُ

کے بدل ٹھیکہ دینے کا تو اس وقت رواج ہی نہ تھا (نقدی ٹھراؤ بالکل نہیں ہوتا تھا)

باب آدھی یا کم و زیادہ پیداوار پر بٹائی کرنا اور

قیس نے ابوجعفر[1] سے نقل کیا مدینہ میں کسی مہاجر کا گھرانہ ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتے ہوں اور حضرت علی رضؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ[2] اور عمر بن عبدالعزیز اور قاسم اور عروہ اور ابوبکرؓ کے خاندان والے اور عمرؓ کے خاندان والے اور علی رضؓ کے خاندان والے اور ابن سیرین سب بٹائی کیا کرتے اور عبدالرحمٰن بن اسود نے کہا[3] میں عبدالرحمٰن بن یزید کا کھیتی میں شریک رہتا اور حضرت عمرؓ[4] نے لوگوں سے اس شرط پر بٹائی کی اگر تخم ان کا ہو تو وہ آدھی پیداوار لیں اگر تخم لوگوں کا ہو تو وہ اتنی لیں اور حسن بصری[5] نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں کہ ایک شخص کی زمین ہو (دوسرے کی محنت) دونوں اس میں خرچ کریں اور پیداوار آدھوں آدھ بانٹ لیں اور زہری نے[6] بھی یہی اختیار کیا اور حسن نے کہا اگر کوئی آدھوں آدھ کپاس ٹھرا کر اس کو چنے تو کوئی برائی نہیں اور ابراہیم نخعی[7] اور ابن سیرین اور عطاء اور حکم اور زہری اور قتادہ نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں کہ جولاہے کو تہائی یا چوتھائی کپڑے کا

---

[1] ابوجعفر کنیت ہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی جو والد ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ۱۲ منہ [2] حضرت علی اور سعد اور ابن مسعود اور عمر بن عبدالعزیز کے اثروں کو ابن ابی شیبہ نے اور قاسم کے اثر کو عبدالرزاق نے اور عروہ کے اثر کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور ابن ابی شیبہ اور قاسم کے اثر کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے امام محمد باقر سے نکالا اس میں یہ ہے ان سے بٹائی کو پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ سب کے خاندان والوں کو یہ کرتے دیکھا اور ابن سیرین کے اثر کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور طحاوی نے وصل کیا امام بخاری کا مطلب اس اثر کے لانے سے یہ ہے کہ مزارعت اور مخابرۃ دونوں ایک ہیں بعضوں نے کہا جب تخم زمین کا مالک دے تو وہ مزارعت ہے اور جب کام کرنے والا تخم اپنے پاس سے ڈالے تو وہ مخابرۃ ہے بہرحال مزارعت اور مخابرت امام احمد اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور خطابی کے نزدیک درست ہے اور باقی علماء نے اس کو ناجائز کہا ہے لیکن صحیح مذہب امام احمد کا ہے کہ یہ جائز ہے ۱۲ منہ [5] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] ابراہیم کے قول کو ابوبکر اثرم نے اور ابن سیرین کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور عطا اور قتادہ اور حکم اور زہری کے بھی اقوال

وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لَا بَأْسَ أَنْ تُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ إِلَى أَجَلٍ

شریک کرلیں اور معمر نے کہا اس میں قباحت نہیں اگر جانور ایک معین مدت کیلئے اس کی تہائی یا چوتھائی کمائی پر دیا جائے

۸۷۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے ان سے عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے خیبر کے یہودیوں سے آدھوں آدھ پیداوار پر بٹائی کرلی جو پیدا ہوا ناج یا میوہ آپ اس میں سے اپنی بی بیوں کو (سال میں) سو وسق دیا کرتے[۱] اسی (۸۰) وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے پھر حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں یہودیوں کو نکال کر) خیبر کی زمین تقسیم کردی اور آپ کی بی بیوں سے کہا پانی اور زمین لو یا جو آں حضرتؐ کے زمانہ میں ملا کرتا تھا وہ لو کسی نے زمین لینا پسند کیا کسی نے کہا ہم کو وسق دیا کرو حضرت عائشہؓ نے زمین لی تھی[۲]

بَابٌ ۵۷۸ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب اگر بٹائی میں سالوں کی تعداد نہ کرے[۳]

۸۷۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے آدھی پیداوار پر اناج ہو یا میوہ بٹائی کرلی

بَابٌ ۵۷۹

باب

۸۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

[۱] اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اسی وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے کیونکہ کھجور کا خرچ زیادہ تھا برخلاف جو کے اس کی کبھی کبھی روٹی پکایا کرتے ۱۲ منہ [۳] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے نصف پیداوار پر معاملہ کیا ۱۲ منہ [۴] امام بخاری نے یہ صراحت نہ کی کہ وہ جائز ہے یا ناجائز کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ مزارعت میں جب میعاد نہ ہو تو وہ جائز یا نہیں ابن بطال نے کہا امام مالک اور ثوری اور شافعی اور ابو ثور نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن صحیح مذہب ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کا ہے کہ یہ جائز ہے اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے ایسی صورت میں زمین کے مالک کو اختیار ہو گا کہ جب چاہے کاشت کار کو نکال دے ۱۲ منہ

سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاؤُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ اَىْ عَمْرُو اِنِّىْ اُعْطِيْهِمْ وَاُغْنِيْهِمْ وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِىْ يَعْنِىْ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔

بن عیینہ نے عمرو بن دینار نے کہا میں نے طاؤس سے کہا تم بٹائی چھوڑ دو تو بہتر ہے لوگ کہتے ہیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی سے منع کیا ہے طاؤس نے کہا میں لوگوں کو زمین دیتا ہوں ان کا فائدہ کرتا ہوں اور صحابہ میں جو بڑے عالم تھے یعنے ابن عباس رضہ انہوں نے مجھ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بٹائی سے منع نہیں کیا البتہ یہ فرمایا اگر کوئی تم میں اپنے بھائی کو یوں ہی مفت زمین دیدے تو اس سے بہتر ہے کہ اس کا محصول لے[1]

بَابُ ۵۸۰ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُوْدِ

باب یہودیوں سے بٹائی کرنا[2]

۸۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ عَلٰى اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم سے عبید اللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر یہودیوں کے سپرد کر دیا اس شرط پر کہ وہاں محنت کریں اور جوتیں بوئیں جو پیدا ہو اس کا آدھا وہ لیں

بَابُ ۵۸۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِى الْمُزَارَعَةِ۔

باب بٹائی میں کونسی شرطیں لگانا مکروہ ہیں

۸۸۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَّحْيٰى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِىَّ عَنْ رَّافِعٍ رض قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَّكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِىْ اَرْضَهٗ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِىْ وَهٰذِهٖ لَكَ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے حنظلہ زرقی سے سنا انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم سب مدینہ والوں سے زیادہ کھیتی کرتے تھے اور ہم میں کوئی اپنی زمین کو کرائے پر دیتا اور کہتا

[1] امام طحاوی نے زید بن ثابت رضہ سے نکالا انہوں نے کہا اللہ رافع بن خدیج کو بخشے میں ان سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں ہوا یہ تھا کہ دو انصاری آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لڑتے آئے آپ نے فرمایا اگر تمہارا حال یہ ہے تو کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو رافع نے یہ لفظ سن لیا کہ کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو حالانکہ آنحضرت صلعم نے کرایہ پر دینے کو منع نہیں فرمایا بلکہ آپ نے یہ برا سمجھا کہ اس کے سبب سے لوگوں میں فساد اور جھگڑا ہو۔ ۱۲ منہ

[2] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ مزارعت جیسے مسلمانوں میں آپس میں درست ہے ویسی ہی مسلمان اور کافر میں بھی درست ہے اور چونکہ حدیث میں صرف یہود کا ذکر تھا لہذا انہی کو ترجمہ باب میں بیان کیا اور جب یہود کے ساتھ مزارعت کرنا جائز ہوا تو ہر ایک کافر کے ساتھ جائز ہوگا۔ ۱۲ منہ

فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهْ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

باب ۵۸۲ إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ صَلَاحٌ لَهُمْ ؛

۸۸۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ

یہ حصہ زمین کا میں لوں گا یہ تو لے[۱] پھر کبھی ایسا ہوتا اس میں تو پیدا ہوتا اس میں کچھ نہ ہوتا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا

باب اگر کسی قسم کا روپیہ اُن سے پوچھے بغیر کھیتی میں لگا دے ان کے فائدے کے لیے۔[۲]

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا تین آدمی سفر میں جا رہے تھے پانی برسنے لگا تو وہ پہاڑ کے ایک کھوہ میں گھس گئے ان کے گھسنے ہی ایک بڑا پتھر پہاڑ سے ڈھلکا اور کھوہ کا منہ بند ہو گیا تب تو ایک دوسرے سے کہنے لگے تو اپنے اپنے نیک اعمال کو یاد کرو جو تم نے اللہ کے لیے کیے ہوں شاید اللہ اس آفت کو تم پر سے ٹال دے ان میں ایک کہنے لگا میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے تھے میں ان کے لیے جانور چرایا کرتا تھا جب شام کو گھر آتا تو دودھ نچوڑ کر پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر بچوں کو ایک دن مجھے دیر ہو گئی میں رات تک گھر میں نہ آیا جب آیا دیکھا تو ماں باپ سو گئے ہیں میں نے دودھ نچوڑا جیسے روز نچوڑتا تھا اور دودھ لیے ان کے سرہانے کھڑا رہا میں نے ان کا جگانا ناپسند نہ کیا اور ان سے پہلے اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی پلانا مناسب نہ سمجھا وہ میرے پاؤں کے پاس شور کرتے رہے صبح تک

۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک فاسد شرط ہے کہ یہاں کی پیداوار میں لوں گا وہاں کی تو لے اس لیے کہ اس سے نزاع پیدا ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

۲ امام بخاری نے اس باب میں وہی تین آدمیوں کی حدیث بیان کی جو اوپر ذکر ہو چکی ہے اور ترجمہ باب تیسرے شخص کے بیان سے نکالا کہ اس نے مزدور کی بے اجازت اس کے مال کو کام میں لگایا اور اس کے لیے فائدہ کیا اور ایسا کرنا گناہ ہوتا تو یہ شخص اس کام کو دفع بلا کا وسیلہ کیوں بناتا ۱۲ منہ

حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُہٗ ابْتِغَآءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَۃً نَرٰی مِنْھَا السَّمَآءَ فَفَرَجَ اللّٰہُ فَرَاَوُا السَّمَآءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰھُمَّ اِنَّھَا کَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّھَا کَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَطَلَبْتُ مِنْھَا فَاَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَھَا بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ فَبَغَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُھَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَیْنَ رِجْلَیْھَا قَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّہٖ فَقُمْتُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُہُ ابْتِغَآءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَۃً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰھُمَّ اِنِّی اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقٍ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَہٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ فَرَغِبَ عَنْہُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُہٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْہُ بَقَرًا وَرَاعِیَھَا فَجَآءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ فَقُلْتُ اذْھَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِھَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَسْتَھْزِئْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَسْتَھْزِئُ بِکَ فَخُذْ فَاَخَذَہٗ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ مَا بَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰہُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَیْتُ۔[1]

یہی حال رہا یا اللہ تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کو ذرا سرکا دے کہ ہم آسمان تو دیکھیں وہ پتھر ذرا سرک گیا ان کو آسمان دکھلائی دینے لگا دوسرا بولا الٰہی میری ایک چچازاد بہن تھی۔ میں اس سے بہت محبت رکھتا تھا جو مردوں کو عورتوں سے ہوتی ہے میں نے اس سے برا کام کرنا چاہا اس نے نہ مانا۔ جب تک میں اس کو سو اشرفیاں نہ دوں میں نے ان کی فکر کی سو اشرفیاں جمع کیں جب اس کی ٹانگیں اٹھائیں تو وہ کہنے لگی۔ ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور یہ ابکرنا حق نہ توڑ میں یہ سن کر ڈر گیا اٹھ کھڑا ہوا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا تو اس پتھر کو ذرا اور سرکا دے۔ وہ سرک گیا۔ اب تیسرا کہنے لگا۔ یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر رکھا تھا ایک فرق چاول کے بدل جب وہ اپنا کام کر چکا تو مزدوری مانگی میں اس کو دینے لگا اس نے نہ لی میں نے اس سے کھیتی کی اور اسی سے گائے بیل چرواہے رکھے (اتنی برکت ہوئی) پھر وہ مزدور آیا کہنے لگا خدا سے ڈر میں نے کہا جا وہ گائے بیل چرواہے سب تیرے ہیں لے لے اس نے کہا خدا سے ڈر مجھ سے ٹھٹھا نہ کر میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا وہ سب تیرے ہیں لے لے اس نے لے لیے اگر تو جانتا ہے میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا تو باقی پتھر بھی ہٹا دے اللہ نے ہٹا دیا امام بخاری نے کہا ابن عقبہ نے نافع سے بجائے فبغیت کے فسعیت روایت کیا ہے

بَابٌ ۵۸ اَوْقَافُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِہِمْ

باب صحابہ کے اوقاف کا اور خراجی زمین اور اس کی بٹائی کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنے اس روایت میں بجائے فبغیت حتی جمعتہا کے فسعیت حتی جمعتہا ہے مطلب دونوں کا ایک ہے یعنے میں نے محنت کرکے سو اشرفیاں جمع کیں ابن عقبہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الادب میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] ابن بطال نے کہا اس باب کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ کے اوقاف میں اسی طرح سے حرمت کرتے رہے

وَمُعَامَلَتِهِمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ

نے حضرت عمرؓ سے فرمایا اصل زمین کو وقف کر دے اس کو کوئی بیچ نہ سکے البتہ اس کا میوہ کھائیں پھر حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا

۸۸۳- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رض لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

ہم سے صدقہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے خبر دی انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے کہا اگر مجھ کو آیندہ جو لوگ مسلمان ہوں گے ان کا خیال نہ ہوتا؎ تو میں جس بستی کو فتح کرتا اس کو فتح کرنے والوں میں بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا۔

بَابُ ۵۸ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

وَرَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوْفَةِ مَوَاتٍ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَيُرْوٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ وَيُرْوٰى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ

باب ناآباد (بنجر؎) زمین کو جو آباد کرے اور حضرت علیؓ نے کوفہ کی ویران زمین میں یہی حکم دیا؎ اور حضرت عمرؓ نے کہا؎ جو کوئی ناآباد زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہو جاتی ہے اور اور عمرو بن عوفؓ سے ایسا ہی؎ مروی ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنا زیادہ ہے بشرطیکہ وہ کسی مسلمان کی ملک نہ ہو اور ظالم رگ والے کا؎ زمین میں کوئی حق نہیں ہے اور جابرؓ سے بھی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

؎۱ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے کتاب الوصایا میں نکالا کہ حضرت عمرؓ نے اپنا ایک باغ جس کو ثمغ کہتے ہیں صدقہ کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے کچھ مال کمایا ہے میں چاہتا ہوں اس کو تصدق کروں وہ مال بہت عمدہ ہے آپ نے فرمایا اس کی اصل صدقہ کر دے نہ وہ بیع ہو سکے نہ ہبہ نہ اس میں ترکہ ہو بلکہ اس کا میوہ خیرات ہوا کرے پھر حضرت عمرؓ نے اس کو اسی طرح اللہ کی راہ یعنی مجاہدین اور مساکین اور بردوں کے چھڑانے اور مہمان اور مسافروں اور ناطے والوں کے لیے صدقہ کر دیا اور یہ اجازت دی کہ جو اس کا متولی ہو وہ اس میں سے دستور کے موافق کھا لے اپنے دوست کو کھلائے پھر دولت نہ جوڑے ۱۲ منہ ؎۲ مطلب یہ ہے کہ آئندہ بہت سے مسلمان لوگ پیدا ہوں گے جو محتاج ہوں گے اگر میں تمام مفتوحہ ممالک کو غازیوں میں تقسیم کروں تو آئندہ محتاج مسلمان محروم رہ جائیں گے یہ حضرت عمرؓ نے اس وقت فرمایا جب سواد کا ملک فتح ہوا یہ بظاہر یہ قول امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے موافق ہے کہ ممالک مفتوحہ میں امام کو اختیار ہے ان کو وقف کر دے یا مجاہدین میں تقسیم کر دے اور شافعی کے نزدیک جو ملک جنگ سے فتح ہو اس کا تقسیم کرنا لازم ہے مگر جب مجاہدین وقف کرنے پر رضامند ہو جائیں اور امام مالک کے نزدیک ایسا ملک فتح ہوتے ہی وقف ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ؎۳ طحاوی نے کہا بنجر وہ زمین جو کسی کی ملک نہ ہو نہ شہر یا بستی کے متعلق ہو مگر یہ ضرور ہے کہ شہر یا بستی سے باہر ہو دور ہو یا نزدیک امام ابویوسف نے کہا بنجر نہ آباد زمین کہ وہاں کے نزدیک کنارے سے کھڑا ہو کر کوئی بستی والوں کو پکارے تو جو بستی والے وہاں کے قریب ہیں ان کو بھی آواز نہ جائے قزاز نے کہا بنجر زمین وہ ہے جو آباد نہ ہو یعنی اس میں کھیتی نہ ہوئی ہو جس کو عربی میں موات کہتے ہیں اس کے آباد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ اس میں پانی لائے یا کھیتی کرے یا باغ لگائے یا مکان یا عمارت بنائے تو وہ ایسا کرنے والے کی ملک ہو جاتی ہے خواہ امام یا بادشاہ کا اذن ہو یا نہ ہو جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک امام یا بادشاہ کا اذن ضرور ہے ۱۲ منہ ؎۴ ان کو موات یعنی بنجر قرار دیا ۱۲ منہ ؎۵ اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا اور باقی بر صفحہ آئندہ

باقی بر صفحہ آئندہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضَى بِهِ عُمَرُ رضؓ فِي خِلَافَتِهِ ؞

علیہ وسلم سے ایسا ہی مروی ہے۔

ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ایسی (ناآباد) زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملک نہ ہو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے عروہ نے کہا حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا۔

بَابٌ ۵۸۵

باب۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رضؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ ؞

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (مکہ جاتے وقت) ذوالحلیفہ میں نالہ کے نشیب میں اترے تھے تو آپ سے خواب میں کہا گیا تم برکت والے میدان میں ہو موسیٰ بن عقبہ نے کہا سالم نے ہمارے ساتھ وہیں اونٹ بٹھایا جہاں عبداللہ بن عمرؓ بٹھایا کرتے تھے وہ اسی جگہ کا قصد کرتے تھے جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے اس مسجد کے نیچے جو نالے کے نشیب میں تھی اس میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کی تفصیل دوسری روایت میں مذکور ہے جس کو ابو عبید قاسم بن سلام نے کتاب الاموال میں نکالا کہ لوگ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں زمین کو روکنے لگے تب انہوں نے کہا جو کوئی ناآباد زمین آباد کرے وہ اسی کی ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ فقط قبضہ کرنے یا روک لینے سے ایسی زمین پر ملک نہیں ہوتا جب تک اس کو آباد نہ کرے ۱۲ منہ ۶؎ یعنے عمرو بن عوف بن یزید مزنی نے اس کو طبرانی اور ابن عدی اور بیہقی نے وصل کیا اور اسحاق بن راہویہ نے بھی نکالا لیکن اس کے اسناد میں کثیر بن عبداللہ ضعیف ہے، اور بعضے نسخوں میں صحیح بخاری کے یوں ہے اور حضرت عمرؓ اور ابن عوف نے روایت کی مگر یہ غلط ہے اور صحیح وہی ہے کہ عمروؓ بن عوف نے روایت کی اور یہ عمرو بن عوف ان عمرو بن عوف بدری کے سوا ہیں جن کی روایت جزیہ کے باب میں آئے گی ان سے اس کتاب میں بس ایک یہی حدیث ہے وہ بھی تعلیقاً مروی ہے ۱۲ منہ ۷؎ یعنے جو جبراً دوسرے کی زمین چھین کر اس میں کھیت یا باغ لگائے ۱۲ منہ ۸؎ اس کو امام ترمذی اور نسائی نے نکالا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب کی فصل ہے اور مناسبت باب کی حدیث یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے والحلیفہ باقی بر صفحہ آئندہ

وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ ۞

۸۸۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ.

باب ۵۸۶ إِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُومًا فَهُمَا عَلَى تَرَاضِيهِمَا.

۸۸۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا

اور راستے کے بیچ میں

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن اسحاق نے خبر دی انہوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے یحیٰی بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آج کی رات ایک آنے والا (فرشتہ[1]) میرے مالک کے پاس سے آیا اس وقت آپ عقیق میں تھے اس نے کہا اس برکت والے نالے میں نماز پڑھ اور کہا کہ عمرہ حج میں شریک ہوگیا

باب اگر زمین کا مالک کاشت کار سے یوں کہے میں تجھ کو اس وقت تک رکھوں گا جب تک اللہ تجھ کو رکھے اور کوئی مدت معین نہ کرے تو معاملہ ان کی خوشی پر رہے گا (جب چاہیں فسخ کردیں۔

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے ہم کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دوسری سند[2] اور عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے یہود اور نصاریٰ کو ملک حجاز میں سے نکال دیا[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر والوں پر غالب ہوئے تو یہودیوں کو وہاں سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی زمین میں یہ حکم نہیں کہ جو کوئی اس کو آباد کرے تو وہ اسی کی ملک ہے کیونکہ ذوالحلیفہ لوگوں کے اترنے کی جگہ ہے یا یہ مطلب ہے کہ ذوالحلیفہ کی زمین بنجر ہے وہاں ہر شخص اتر سکتا ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] مراد حضرت جبرئیل ہیں اس حدیث کی ظاہری مناسبت اس باب سے وہی ہے جو اگلی حدیث کی ہے یعنے وادی عقیق کی زمین بنجر ہے کسی کی ملک نہیں وہاں ہر شخص اتر سکتا ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے عبدالرزاق سے نہیں سنا تو یہ روایت معلق ہوئی اس کو امام مسلم اور امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کا سبب انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الشروط میں مذکور ہوگا ۱۲ منہ

ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَاَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا اَنْ يَّكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ ؎

نکال دینا چاہا کیونکہ جب آپ خیبر والوں پر غالب ہوئے تو وہاں کی ساری زمین اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی[1] آپ نے چاہا یہودیوں کو وہاں سے باہر کر دیں لیکن انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ اُن کو وہاں رہنے دیں وہ کھیتی کا سارا کام کر لیں اور پیداوار میں سے آدھا حصہ لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تک ہم چاہیں گے تم کو اس کام پر رکھیں گے آخر یہودی وہاں رہے حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) ان کو تیما اور اریحا[2] کی طرف جلاوطن کر دیا۔

بَابُ ۵۸۷ مَا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا کھیتی باڑی پھل پھلاڑی میں ایک دوسرے سے موافقت رکھنا (بے معاوضہ زمین دینا۔

۸۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهٖ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُهَيْرٌ لَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے انہوں نے ابوالنجاشی سے جو رافع بن خدیج کے غلام تھے انہوں نے کہا میں نے رافع بن خدیج بن رافع سے سنا انہوں نے اپنے چچا ظہیر بن رافع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک ایسی بات سے منع فرمایا جس میں ہمارا فائدہ تھا رافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ سچ ہے ظہیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بلایا پوچھا تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو میں نے کہا نالیوں پر جو پیداوار ہو اس پر[3] (یا چوتھائی پیداوار پر) اُن کو

---

[1] کیونکہ خیبر کی کچھ زمین جنگ کے بعد فتح ہوئی وہ تو حسب قاعدہ شرع اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی ملک ہو گئی اور جو صلحاً فتح ہوئی وہ بھی صلح کے بعد مسلمانوں کی ہو گئی ۱۲ منہ

[2] تیما اور اریحا دونوں مقام کے نام ہیں جو سمندر کے کنارے بنی طے کے کنارے پر واقع ہیں جہاں سے شام کا رستہ شروع ہوتا ہے ۱۲ منہ

[3] بعض روایتوں میں علی الربیع ہے اور بعض روایتوں میں علی الربیع ہے یعنے چوتھائی پیداوار پر لیکن حافظ نے کہا صحیح علی الربیع ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ زمین کا کرایہ ٹھہراتے کہ نالیوں پر جو پیداوار ہو اور ربیع اس کی جمع ہے ربیع کہتے ہیں نالی کو

عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمْعًا وَّطَاعَةً۔

٨٨٩۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كَانُوْا يَزْرَعُوْنَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ وَقَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ۔

٨٩٠۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُهٗ لِطَاؤُسٍ فَقَالَ يُزْرِعُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ شَيْئًا مَّعْلُوْمًا۔

٨٩١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

کرایہ دیتے ہیں اور کھجور اور جو کے چند وسق پر آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو تم خود ان میں کھیتی کرو یا کھیتی کراؤ[ل] یا خالی پڑا رہنے دو رافع نے کہا میں نے عرض کیا جو ارشاد وہ سنا اور مان لیا۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا انصاری لوگ تہائی پاؤ آدھی پیداوار بٹائی کیا کرتے تھے پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کو (مفت) اپنے بھائی مسلمان کو دے نہیں تو خالی پڑا رہنے دے اور ربیع بن نافع ابو توبہ نے کہا[ٹ] ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو خود دلوے (عاریت کے طور پر) ورنہ زمین خالی پڑی رہنے دے

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن دینار سے میں نے طاؤس سے رافع کی حدیث بیان کیا انہوں نے کہا بٹائی پر زمین دے سکتا ہے ابن عباس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا آپ نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کو یوں ہی مفت (کھیتی کرنے کو) زمین دے تو یہ کرایہ لینے سے بہتر ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہو وہ تو زمین والا لے اور باقی پیداوار محنت کرنے والا لے ۱۲ منہ ل یعنی بغیر کرایہ کے یوں ہی اپنے بھائی مسلمان کو زراعت کرنے کے لیے دو ۱۲ منہ

ٹ اس کو امام مسلم نے وصل کیا حسن بن علی حلوانی سے انہوں نے ابو توبہ سے حافظ نے کہا اس کتاب میں ابو توبہ سے اس کے سوا اور کوئی روایت نہیں ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يُكْرِيْ مَزَارِعَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ اِمَارَةِ مُعٰوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا كُنَّا نُكْرِيْ مَزَارِعَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْاَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ ٭

زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رض اپنے کھیتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور شروع معاویہ کی خلافت میں کرایہ دیا کرتے تھے (یعنے بٹائی پر[1]) پھر ان کو رافع بن خدیج کی یہ حدیث سنائی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے تو وہ خود رافع کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ گیا ان سے پوچھا رافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے ابن عمر رض نے کہا تم جانتے ہو کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے کھیت اس پیداوار کے بدل جو نالیوں پر ہو اور تھوڑی گھانس کے بدل دیا کرتے تھے۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ كُنْتُ اَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ ٭

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رض نے کہا میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمین بٹائی پر دی جاتی تھی پھر عبداللہ ڈرے ایسا نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر ان کو نہ ہوئی ہو اس لیے انہوں نے (احتیاطاً) زمین کو بٹائی پر دینا چھوڑ دیا۔

بَابٌ ۵۸۸ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب نقدی ٹھہراؤ پر سونے چاندی کے بدل زمین دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَمْثَلَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ

اور عبداللہ بن عباس رض نے کہا[2] بہتر کام جو تم کرنا چاہو یہ ہے کہ

[1] حافظ نے کہا عبداللہ بن عمر رض نے حضرت علی رض کی خلافت کا ذکر نہیں کیا کیونکہ اختلافات کی وجہ سے انہوں نے حضرت علی رض سے بیعت نہیں کی تھی ان کی رائے یہ تھی کہ جس پر لوگوں کا اتفاق نہ ہو اس سے بیعت کرنا درست نہیں اور اسی لیے انہوں نے عبداللہ بن زبیر اور عبدالملک بن مروان سے بھی اختلاف کے وقت میں بیعت نہیں کی ابن زبیر کے قتل کے بعد انہوں نے عبدالملک سے بیعت کی تھی اسی طرح یزید بن معاویہ سے بھی انہوں نے بیعت کر لی تھی اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید حضرت علی رض کی خلافت میں ابن عمر رض نے اپنی زمین بٹائی پر نہ دی ہو اس لیے اس کا ذکر نہ کیا ۱۲ منہ

[2] اس کو ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا حافظ نے کہا اس کا اسناد صحیح ہے اور امام بیہقی نے بھی اس کو نکالا ۱۲ منہ

أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے لیے کرایہ پر دو

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّايَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ۔

ہم سے عمرو بن خالد نے کہا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا مجھ سے میرے دونوں چچاؤں نے بیان کیا[1] وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو اس پیداوار کے بدل جو نالیوں پر ہو یا جس پیداوار کو زمین کا مالک چن لے دیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا حنظلہ نے کہا میں نے رافع سے کہا روپیہ اشرفی کے بدل کرایہ دینا کیسا ہے رافع نے کہا[2] روپیہ اشرفی کے بدل دینا قباحت نہیں اور لیث نے کہا[3] جس بٹائی سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا وہ ایسی ہے کہ اگر اس میں حرام حلال سمجھنے والا غور کرے تو کبھی اس کو جائز نہ کہے گا کیونکہ اس میں دھوکا ہے[4]

باب ۵۸۹

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے دوسری سند اور ہم سے عبداللہ ابن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے ایک دن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کر رہے تھے آپ کے پاس ایک جنگل کا رہنے والا شخص بیٹھا تھا کہ جنت کے لوگوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگے گا۔

---

[1] حافظ نے کہا ایک کا نام تو ظہیر بن رافع تھا کلاباذی نے کہا دوسرے کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن میں نے بغوی اور ابن سکن کی کتاب الصحابہ میں قتادہ کی ایک روایت پائی اس میں یوں ہے قتادہ نے کہا کہ اس کا نام ذہیر تھا ۱۲ منہ [2] ممکن ہے کہ رافع نے یہ اپنے اجتہاد سے کہا ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو ۱۲ منہ [3] یہ تعلیق نہیں ہے لیث تک وہی سند ہے جو اوپر گذری ۱۲ منہ [4] اس سے جمہور کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ جس مزارعت میں دھوکا نہ ہو مثلاً روپیہ اشرفی کے بدل ہو یا پیداوار کے نصف یا ربع پر تو وہ جائز ہے منع وہی مزارعت ہے جس میں دھوکا ہو مثلاً کسی خاص

أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پروردگار فرمائے گا کیا تو جو چاہتا ہے وہ تیرے پاس نہیں وہ عرض کرے گا بیشک ہے مجھ کو کھیتی کرنا پسند ہے خیر وہ بیج ڈالے گا اور پلک مارتے وہ اُگ آئے گا اور سیدھا ہو جائے گا اور کاٹنے کے لائق ہو جائے گا پہاڑوں کی طرح ہو جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا آدم کے بیٹے لے (اب خوش ہو) تیرا پیٹ بھرنے والا نہیں[۵۱] یہ سن کر وہ جنگلی کہنے لگا یہ شخص یا قرشی ہو گا یا انصاری وہی کھیتی کیا کرتے ہیں اور ہم تو کھیتی باڑی کے لوگ ہیں نہیں[۵۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

بَابُ ۵۹۰ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ۔

باب درخت لونے کا بیان

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے کہا ہم کو جمعہ کے دن خوشی ہوا کرتی ایک بڑھیا چقندر کی جڑیں لیتی جن کو ہم اپنے باغ کی مینڈوں پر لویا کرتے تھے وہ ایک ہانڈی میں ان کو پکاتی اوپر سے تھوڑے دانے جو کے ڈال دیتی ابو حازم نے کہا میں یہی جانتا ہوں کہ سہل نے کہا نہ اس میں چربی ہوتی نہ چکنائی پھر ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر اس کی ملاقات کو جاتے وہ ہمارے سامنے یہ کھانا لاتی ہم کو اس لیے جمعہ کی خوشی ہوا کرتی اور جمعہ کے دن ہم نماز کے بعد ہی کھانا کھاتے اور سوتے۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[۵۱] حقیقت میں آدمی ایسا ہی حریص ہے کتنی بھی دولت اور راحت ہو وہ اس پر قناعت نہیں کرتا زیادہ طلبی اس کے خمیر میں ہے اسی طرح تلون مزاجی حالانکہ بہشت میں ہمہ شے اور ہمہ نعمت موجود ہو گی مگر بیٹھے یہ خیال سوجھے گا کہ وہ کھیتی کریں وہ آگے اس کا تماشا دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ خواہش بھی پوری کر دے گا ۱۲ منہ [۵۲] کیونکہ عرب میں قبائل کے لوگ جنگ و جدل اور لوٹ غارت میں مصروف رہتے تھے بستی والے کھیتی باڑی کیا کرتے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا وَاللّٰهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ ۔

ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رض بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور آخر اللہ سے مجھ کو ملنا ہے (میں جھوٹ بولوں گا تو سزا یہ ہو گی) کہتے ہیں دوسرے مہاجرین اور انصار ابوہریرہ رض کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازاروں میں بیچ کھوچ کرتے رہتے اور میرے بھائی انصار وہ اپنے باغوں میں محنت کرتے اور میں ایک مفلس قلاچ آدمی تھا رات دن پیٹ بھر گیا تو بس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا میں اس وقت موجود رہتا جب یہ لوگ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا یہ لوگ (اپنے کام کاج کی وجہ سے) بھول جاتے اور (ایک وجہ یہ بھی ہوئی) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا جو کوئی تم میں اپنا کپڑا اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو ختم کروں پھر اس کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لے تو وہ میری کوئی بات کبھی نہیں بھولنے کا یہ سن کر میں نے اپنی چادر بچھا دی بس وہی چادر میرے پاس تھی اور کوئی کپڑا نہ تھا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقریر ختم کی پھر سمیٹ کر میں نے اس کو اپنے سینے سے لگا لیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں آپ کی تقریر سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا اور قسم خدا کی اگر قرآن کی یہ دو آیتیں نہ ہوتیں ان الذین یکتمون سے الرحیم تک تو میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

کتاب مساقات کے بیان میں[1]

[1] مساقات در حقیقت مزارعت کی ایک قسم ہے فرق یہ ہے کہ مزارعت زمین میں ہوتی ہے اور مساقات درختوں میں یعنے ایک شخص کے درخت ہوں وہ باقی بر صفحہ آئندہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابُ ۵۹۱ فِی الشُّرْبِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ
وَقَوْلِہٖ جَلَّ ذِکْرُہٗ اَفَرَاَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ
تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْہُ مِنَ الْمُزْنِ
اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰہُ
اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْکُرُوْنَ اَلْاُجَاجُ
الْمُرُّ الْمُزْنُ السَّحَابُ ؛

بَابُ ۵۹۲ فِی الشُّرْبِ وَمَنْ رَّاٰی صَدَقَۃَ
الْمَآءِ وَھِبَتَہٗ وَوَصِیَّتَہٗ جَائِزَۃً مَقْسُوْمًا
کَانَ اَوْ غَیْرَ مَقْسُوْمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّشْتَرِیْ
بِئْرَ رُوْمَۃَ فَیَکُوْنُ دَلْوُہٗ فِیْھَا کَدِلَاءِ
الْمُسْلِمِیْنَ فَاشْتَرَاھَا عُثْمَانُ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؛

۸۹۷ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ
حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ
عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْہُ وَعَنْ
یَمِیْنِہٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْیَاخُ
عَنْ یَّسَارِہٖ فَقَالَ یَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب کھیتوں اور باغوں کے لیے پانی میں سے اپنا
حصہ لینا اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مومنون میں فرمایا ہم نے
ہر زندہ چیز پانی سے بنائی کیا وہ اس کا یقین نہیں کرتے
اور (سورہ واقعہ میں) فرمایا بھلا بتلاؤ پانی جو تم پیتے ہو تم نے
اس کو ابر میں سے اتارا یا ہم اس کے اتارنے والے
ہیں اگر ہم چاہیں تو اس کو کھارا کڑوا کر دیں پھر تم شکر کیوں
نہیں کرتے اجاج کہتے ہیں کڑوے کو اور مزن ابر کو

باب جو کہتا ہے پانی کا حصہ خیرات اور ہبہ کرنا اور
اس کی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ بٹا ہوا ہو یا بن بٹا مشترک
اور حضرت عثمان رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کون ایسا ہے جو رومہ کا کنواں مول لے پھر آپ
بھی اپنا ڈول اس میں اسی طرح ڈالے جیسے اور مسلمان
ڈالیں (یعنے اس کو وقف کر دے) آخر حضرت عثمان
نے اس کو خرید ا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے
ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک
پیالہ (دودھ پانی کا) لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور
آپ کے داہنے طرف ایک کم سن لڑکا بیٹھا تھا بائیں
طرف عمروالے لوگ تھے آپ نے فرمایا او لڑکے تو اس

(بقیہ صفحہ سابقہ) دوسرے سے یوں کہے تم ان کو پانی وغیرہ دیا کرو اُن کی خدمت کرتے رہو اور جو میوہ پیدا ہو وہ ہم تم دونوں بانٹ لیں اس کے
جواز اور عدم جواز میں بھی ویسا ہی اختلاف ہے جیسے اوپر مزارعت میں گذر چکا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ اس کو ترمذی اور نسائی اور ابن خزیمہ نے
وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ اور مسلمانوں پر وقف کر دیا پانی کی تکلیف ان پر سے جاتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے خوش ہوئے کہ حضرت
عثمان رضؓ کو اس کے بدل بہشت کی بشارت دی ۱۲ منہ ۳؎ یہ ابن عباس رضؓ تھے جیسے ابن ابی شیبہ کی روایت میں صراحت ہے
۱۲ منہ ۴؎ ان میں خالد بن ولید بھی تھے ۱۲ منہ

لِيْ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ؛

کی اجازت مجھ کو دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں اس نے کہا میں تو آپ کا جھوٹا جو میرا حصہ ہے وہ اور کسی کو پہلے نہیں دوں گا آخر آپ نے یہ پیالہ اسی کو دیا[1]

۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ ؛

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہا ایک بکری انس رضؓ کے گھر میں پلی ہوئی تھی اس کا دودھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دوہا گیا اور اُس میں اس کنوئیں کا پانی ملا دیا گیا جو انس رضؓ کے گھر میں تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا پیالہ (پینے کے لیے) دیا گیا آپ نے اس میں سے پیا جب پیالہ منہ سے جدا کیا دیکھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں طرف بیٹھے ہیں اور ایک گنوار آپ کی داہنی طرف بیٹھا ہے[2] حضرت عمر رضؓ ڈرے کہیں آپ یہ پیالہ اس گنوار کو نہ دے دیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ (پہلے) ابوبکر کو دیجئے جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں آپ نے پہلے اس گنوار کو دیا[3] اور فرمایا داہنی طرف والا زیادہ حق دار ہے پھر جو اس کی داہنی طرف ہو۔

بَابُ ۵۹۳ مَنْ قَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرْوَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ ؛

باب جس کا پانی ہے وہ سیراب ہو گئے تک پانی کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ نہ روکا جائے[4]

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ پانی کی تقسیم ہو سکتی ہے اور اس کے حصے کی ملک جائز ہے ورنہ آپ لڑکے سے اجازت طلب کیوں کرتے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقسیم میں پہلے داہنی طرف والوں کا حصہ ہے پھر بائیں طرف والوں کا ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا یہ خالد بن ولید تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خالد گنوار نہ تھے ۱۲ منہ [3] یہاں گنوار سے اجازت نہ لی جیسے اگلی روایت میں ابن عباس رضؓ سے اجازت لی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے گنوار کا خفا کرنا مناسب نہ سمجھا کہیں وہ اسلام سے پھر نہ جائے ۱۲ منہ [4] جمہور علماء کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں پانی ملک ہے تو مالک اپنے ملک سے پہلے فائدہ اٹھانے کا مستحق ہے ۱۲ منہ

۸۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ ؛

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ اس لیے نہ روکا جائے کہ ضرورت سے زیادہ جو گھاس ہو وہ بھی رکی رہے[1]

۹۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاِ ؛

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو اس غرض سے نہ روکو کہ جو گھانس ضرورت سے زیادہ ہے وہ بھی روکو

بَابٌ ۵۹۴ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِيْ مِلْكِهٖ لَمْ يَضْمَنْ ؛

باب کوئی شخص اپنی ملکی زمین میں کنواں کھودے اور اس میں کوئی گر کر مر جائے تو اس پر تاوان نہ ہو گا[2]

۹۰۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسی نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان سے جو نقصان ہو

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا کنواں ایک مقام پر ہو اس کے گرد گھانس ہو جس میں عام سب کو چرانے کا حق ہو مگر کنویں والا کسی کے جانوروں کو پانی نہ پینے دے اس غرض سے کہ جب پانی پینے کو نہ ملے گا تو لوگ اپنے جانور بھی وہاں چرانے کو نہ لائیں گے اور گھانس محفوظ رہے گی جمہور کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے اس کنویں پر جو ملکی زمین میں ہو یا ویران زمین میں بشرطیکہ ملکیت کی نیت سے کھودا گیا ہو اور جو کنواں خلق اللہ کے آرام کے لیے ویران زمین میں کھودا جائے اس کا پانی ملک نہیں ہوتا لیکن کھودنے والا جب تک وہاں سے کوچ نہ کرے اس پانی کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اور ضرورت سے یہ مراد ہے کہ اپنے اور بال بچوں اور زراعت اور مواشی کے لیے جو پانی درکار ہو اس کے بعد جو فاضل ہو اس کا روکنا جائز نہیں خطابی نے کہا یہ ممانعت تنزیہاً ہے مگر اس کی دلیل کیا ہے ظاہر یہی ہے کہ یہ نہی تحریمی ہے اور پانی کا نہ روکنا واجب ہے اب اختلاف ہے کہ فاضل پانی کی قیمت لینا اس کو روکنا ہے یا نہیں ۱۲ منہ

[2] امام بخاری کے یہ قید لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اہل کوفہ کے ساتھ متفق ہیں کہ یہ کنواں اپنے ملک میں کھودا ہو تب کنویں والے پر ضمان نہ ہو گا اور جمہور کہتے ہیں کہ کسی حال میں ضمان نہ ہو گا خواہ اپنے ملک میں ہو یا غیر ملک میں اور اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الدیات میں آئے گی ۱۲ منہ

الْبِئْرُ جُبَارٌ وَّ الْعَجْمَآءُ جُبَارٌ وَّ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ؛

بَابٌ ۵۹۵ الْخُصُوْمَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَآءِ فِيْهَا

۹۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ فَجَآءَ الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ كَانَتْ لِيْ بِئْرٌ فِيْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِيْ فَقَالَ لِيْ شُهُوْدَكَ قُلْتُ مَا لِيْ شُهُوْدٌ قَالَ فَيَمِيْنُهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفَ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ تَصْدِيْقًا لَهُ

بَابٌ ۵۹۶ اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ ابْنَ السَّبِيْلِ مِنَ الْمَآءِ ؛

۹۰۳- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

اس کا تاوان نہ ہوگا اسی طرح کنویں سے اسی طرح جانور سے اور گڑے ہوئے مال میں پانچواں حصہ دینا ہوگا

باب کنویں میں جھگڑا اور اس کا فیصلہ کرنا

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی شخص کا مال مار لے تو وہ اللہ سے جب ملے گا اللہ اس پر غصے ہوگا پھر (سورۂ آل عمران کی یہ آیت) اللہ نے اتاری جو لوگ اللہ کے عہد کو درمیان دے کر جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں اخیر آیت تک پھر اشعث آئے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود تم سے کیا بیان کرتے ہیں یہ آیت تو میرے باب میں اتری ہے ہوا یہ تھا کہ میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا اس کا جھگڑا ہوا آنحضرت صلعم نے مجھ سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے کہا گواہ نہیں ہیں آپ نے فرمایا تو پھر دوسرے فریق سے قسم لے لے میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا لے گا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت اتاری

باب جو شخص مسافر کو پانی نہ دے اس کا گناہ[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے کہا میں نے ابوصالح سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہ رض سے سنا

[1] یعنے جو پانی اس کی ضرورت سے زیادہ ہو جیسے حدیث میں اس کی تصریح ہے اور ضرورت کے موافق جو پانی ہو اس کا مالک زیادہ حقدار ہے بہ نسبت مسافر کے

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا.

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی طرف تو اللہ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں نہ اُن کو پاک کرے گا ان کو دکھ کا عذاب ہو گا ایک تو وہ شخص جس کے پاس راہ میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو وہ مسافر کو نہ دے دوسرے وہ شخص جو کسی حاکم سے بیعت کرے دنیا کی غرض سے اگر وہ کچھ دے (دنیا کا فائدہ ہو) تب تو راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے تیسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد اپنا اسباب بازار میں بتلائے اور کہے اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں مجھ کو اس کی قیمت یہ ملتی تھی (لیکن میں نے نہ دیا) پھر کوئی شخص اس کو سچا سمجھے (اور دھوکے میں آکر خرید لے) بعد اس کے آپ نے یہ آیت پڑھی جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سا مال مول لیتے ہیں۔

باب ۵۹۷ سَكْرِ الْأَنْهَارِ.

باب نہر کا پانی روکنا

۹۰۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے ایک انصاری مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زبیر بن عوام سے حرہ کی ندی میں جھگڑا کیا جس کا پانی (مدینہ کے لوگ) کھجور کے درختوں کو دیا کرتے تھے انصاری (زبیرؓ سے) کہنے لگے پانی کو بہنے دو (روکتے کیوں ہو) زبیرؓ نے نہ مانا پھر دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا آپ نے زبیرؓ سے فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسایہ کی زمین میں پانی چھوڑ دے یہ سن کر انصاری غصے ہوا کہنے لگا کیوں نہیں

الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اَنْ کَانَ ابْنَ عَمَّتِکَ فَتَلَوَّنَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِکَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ۔

زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں نا آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پلا پھر پانی روکے رہ یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر آئے زبیر نے کہا قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں (سورۂ نساء کی) یہ آیت قسم تیرے مالک کی اُن کا ایمان پورا نہ ہوگا جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں[1] اسی بارہ میں نازل ہوئی

بَابٌ ۵۹۸ شُرْبِ الْاَعْلٰی قَبْلَ الْاَسْفَلِ۔

باب جس کا کھیت بلندی پر ہو پہلے وہ پانی پلائے

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا زُبَیْرُ اسْقِ ثُمَّ اَرْسِلْ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ اِنَّہٗ ابْنُ عَمَّتِکَ۔ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ یَبْلُغَ الْمَآءُ الْجَدْرَ ثُمَّ اَمْسِکْ فَقَالَ الزُّبَیْرُ فَاَحْسِبُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِکَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا ایک انصاری مرد نے زبیر سے جھگڑا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی چھوڑ دے انصاری نے کہا ہاں وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے نا تب آپ نے فرمایا زبیر اپنے درختوں کو پانی دے پھر پانی کو روکے رہ یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک آ جائے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ آیت تو قسم تیرے پروردگار کی وہ مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں اسی باب میں اتری ہے۔

بَابٌ ۵۹۹ شُرْبِ الْاَعْلٰی اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔

باب بلند کھیت والا ٹخنوں تک بھر لے[2]

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد نے

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہر کا پانی روکنا درست نہیں بلکہ جب اپنے کھیت یا درختوں کو پانی دے لے تو نشیبی کھیت والے کی طرف چھوڑ دے ۱۲ منہ

[2] جو نہر یا نالہ کسی کی ملک نہ ہو اس سے پانی لینے میں پہلے بلند کھیت والے کا حق ہے وہ اتنا پانی اپنے کھیت میں دے سکتا ہے کہ اب زمین پانی پیئے اور کھیت کے منڈیروں تک پانی چڑھ آئے پھر نشیبی کھیت والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ فَاَمَرَهُ بِالْمَعْرُوْفِ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَآءُ اِلَى الْجَدْرِ وَاسْتَوْعٰى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَتِ الْاَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ وَكَانَ ذٰلِكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

خبر دی کہا مجھ کو ابن جریج نے کہا مجھ سے کہا ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے ایک انصاری مرد نے حرہ کی ندی میں جس سے کھجور کے درختوں میں پانی دیا کرتے زبیر سے جھگڑا کیا آپ نے فرمایا (انصاری کی رعائت کی) زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے انصاری نے کہا یہ اس وجہ سے کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا (آپ کو غصہ آگیا[۱]) آپ نے فرمایا زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر پانی روکے رہ یہاں تک کہ وہ کھیت کی میڈوں تک آجائے اور زبیر کا جو واجبی حق تھا وہ آپ نے دلا دیا زبیر کہتے تھے خدا کی قسم یہ آیت فلا وربک اخیر تک اسی باب میں اتری ابن شہاب نے کہا انصار اور دوسرے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے کا کہ پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ میڈوں تک پہنچے یہ اندازہ کیا یعنے پانی ٹخنوں تک بھر جائے۔

بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَآءِ

باب پانی پلانے کا ثواب۔

۹۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا ایک شخص[۲] (رستے میں) جا رہا تھا اس کو زور کی پیاس لگی وہ کنویں میں اترا اور پانی پیا اندر سے نکلا دیکھا تو ایک کتا ہانپ رہا ہے پیاس کے

---

[۱] حالانکہ غصہ کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی کو حکم دینے سے منع فرمایا ہے مگر آپ نے یہ حکم غصے کی حالت میں دیا کیونکہ آپ غصے میں بھی انصاف اور معدلت اور حق بات سے تجاوز نہیں کرتے اور خطا سے معصوم تھے ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا مجھ کو اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ
هٰذَا مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ
أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ
اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّ
لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ
أَجْرٌ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيْعُ
بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ
الْكُسُوْفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ
حَتّٰى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا
امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ
قَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى
مَاتَتْ جُوْعًا۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى
مَاتَتْ جُوْعًا فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ قَالَ

مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنے دل میں کہا آخر
اس پر بھی وہی تکلیف ہوگی جو مجھ پر تھی اس نے اپنا موزہ
پانی سے بھرا اور منہ میں تھام کر اوپر چڑھا کتے کو پانی پلایا
اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کی قدر کی اور اس کو بخش دیا یہ
سن کر صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا جانوروں کو پانی
پلانے میں بھی ہم کو ثواب ملے گا آپ نے فرمایا کیوں نہیں
ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے[۱]۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے
نافع بن عمرؓ نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے اسماء
بنت ابی بکرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج
گہن کی نماز پڑھی (پھر نماز کے بعد) فرمایا دوزخ مجھ سے اتنی
نزدیک ہوئی کہ میں کہنے لگا پروردگار کیا میں بھی دوزخ والوں
میں ہوں اتنے میں میں نے ایک عورت دیکھی میں سمجھتا ہوں
ایک بلی اس کو نوچ رہی تھی آپ نے پوچھا یہ کیا
معاملہ ہے فرشتوں نے کہا اس نے دنیا میں اس بلی کو
باندھ رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت
کو اس میں عذاب ہوا اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا
یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی وہ عورت دوزخ

۱؎ یہ تو بظاہر عام ہے ہر جانور کو شامل ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے حلال چوپائے جانور ہیں اور کتے اور سور وغیرہ میں یہ ثواب نہیں کیونکہ ان کے مار ڈالنے کا حکم ہے میں کہتا ہوں حدیث کو مطلق رکھنا بہتر ہے کتے یا سور کو بھی یہ کیا ضرور ہے کہ پیاسا رکھ کر مارا جائے پہلے اس کو پانی پلا دیں پھر مار ڈالیں ابو عبدالملک نے کہا یہ حدیث بنی اسرائیل کے لوگوں سے متعلق ہے ان کو کتوں کے مارنے کا حکم نہ تھا بعضوں نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ کتے کا جھوٹا پاک ہے اور اوپر کتاب الطہارت میں اس کی بحث گذر چکی ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَا اَنْتِ اَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِيْنَ حَبَسْتِيْهَا وَلَا اَنْتِ اَرْسَلْتِيْهَا فَاَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ ؛

بَابٌ ۶۰۱ مَنْ رَاٰی اَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ اَحَقُّ بِمَائِهٖ ؛

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ هُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ قَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ؛

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ ؛

گئی آپ نے یہ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے نہ تو نے اس کو قید میں کھانا پانی دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا (کر اپنا پیٹ بھر) لیتی [1]

باب حوض والا یا مشک والا پہلے اپنے پانی کا زیادہ حق دار ہے (جو بچے وہ دوسروں کو دے)

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (دودھ کا) ایک پیالہ لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا جو سب لوگوں میں کم سن تھا اور بائیں طرف عمر والے لوگ تھے آپ نے فرمایا لڑکے تو یہ اذن دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں وہ کہنے لگا میں تو آپ کا جھوٹا اپنے حصہ کا کسی کو دینے والا نہیں یارسول اللہ آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کو دے دیا [2]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو (قیامت کے دن) اپنے حوض پر سے کچھ لوگوں کو ایسے ہانک دوں گا جیسے پرائے اونٹ حوض پر سے نکال دیے جاتے ہیں [3]

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ بلی کو پانی نہ پلانے سے عذاب ہوا تو معلوم ہوا کہ پانی پلانا ثواب ہے ابن منیر نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بلی کا قتل کرنا درست نہیں ۱۲ منہ

[2] ترجمہ باب سے مطابقت اس طرح ہے کہ حوض اور مشک کو پیالے پر قیاس کیا ابن منیر نے کہا وجہ مناسبت کی وجہ یہ ہے کہ جب داہنی طرف بیٹھنے والا پیالہ کا زیادہ حق دار ہوا صرف داہنے طرف بیٹھنے کی وجہ سے تو جس نے حوض بنایا یا مشک طیار کی وہ بطریق اولیٰ پہلے اس کے پانی کا حق دار ہوگا ۱۲ منہ

[3] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوض والے پر انکار نہیں کیا اس امر پر کہ وہ غیر جانوروں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے ۱۲ منہ

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَآءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِيْنًا وَ اَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوْا اَتَاْذَنِيْنَ اَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَآءِ قَالُوْا نَعَمْ ؕ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ایوب اور کثیر بن کثیر سے ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسمٰعیل کی ماں (حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں (اس کے گرد مینڈ نہ اٹھاتیں) یا یوں فرمایا اگر وہ زمزم سے چلو بھر بھر نہ لیتیں تو وہ ایک بہتا چشمہ ہوتا اور جرہم قبیلہ کے لوگ ان کے پاس آئے کہنے لگے تم ہم کو اپنے پاس اترنے کی اجازت دیتی ہو انہوں نے کہا اچھا لیکن پانی میں تمہارا کوئی دعویٰ نہیں انہوں نے کہا بیشک[1]۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَآءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے تو اللہ قیامت کے دن بات بھی نہیں کرنے کا نہ ان کی طرف نظر التفات کرے گا ایک وہ شخص جس نے جھوٹی قسم کھائی مجھ کو اس سامان کے اتنے روپے ملتے تھے حالانکہ اس سے کم ملتے تھے دوسرے جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی ایک مسلمان مرد کا مال مار لینے کو تیسرے وہ شخص جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا پانی روک لیا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے اس پانی کو روک رکھا جو تیرا اپنا بنایا ہوا نہ تھا[2]

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہاجرہ کے اس قول پر کہ پانی میں تمہارا کوئی دعویٰ نہیں انکار نہیں کیا خطابی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ جنگل میں جو کوئی پانی نکالے وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور دوسرا کوئی اس میں بے اُس کی رضامندی کے شریک نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

[2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ضرورت سے زیادہ پانی روکنے پر سزا ملی تو معلوم ہوا کہ بقدر ضرورت اس کو روکنا جائز تھا اور وہ اس کا حق رکھتا تھا بعضوں نے کہا یہ جو فرمایا جو تیرا اپنا بنایا ہوا نہ تھا اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ پانی اس نے اپنی محنت سے نکالا ہوتا جیسے کنواں کھودا ہوتا یا مشک میں بھر کر لایا ہوتا تو وہ اس کا حقدار ہوتا ۱۲

تَعْلَمُ يَدَاكَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‌‌۔

بَاب ۶۰۲ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَقَالَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى السَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ ‌۔

بَاب ۶۰۳ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ ۔

۹۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ ۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي

آج میں اپنا فضل تجھ سے روک لیتا ہوں علی بن مدینی نے کہا اس حدیث کو ہم سے سفیان بن عیینہ نے کئی بار بیان کیا عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے ۔

باب رمنہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ کے سوا کوئی محفوظ نہیں کر سکتا ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ صعب بن جثامہ لیثی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمنہ اللہ یا اس کا رسول محفوظ کر سکتا ہے[1] اور امام بخاری نے کہا ہم کو خبر پہنچی ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو محفوظ کیا[2] اور حضرت عمرؓ نے سرف اور ربذہ کو

باب نہروں میں سے آدمی اور جانور پانی پی سکتے ہیں[3]

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح روغن فروش سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے ایک کیلئے ثواب ایک کے لیے بچاؤ اور ایک پر وبال جس کے لیے ثواب ہیں وہ تو وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں (یعنے جہاد کے لیے)

---

[1] مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جنگل میں رمنہ روکنا گھانس اور شکار بند کرنا یہ کسی کو نہیں پہنچتا سوا اللہ اور اس کے رسول کے امام اور خلیفہ بھی رسول کا قائم مقام ہے اس کے سوا اور لوگوں کو رمنہ روکنا اور محفوظ کرنا درست نہیں شافعیہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [2] نقیع ایک مقام کا نام ہے مدینے سے بیس میل پر اور سرف اور ربذہ بھی مقاموں کے نام ہیں ۱۲ منہ [3] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ جو نہریں رستے پر واقع ہوں ان میں آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں وہ کسی کے لیے خاص نہیں

فَلَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَالِكَ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَالِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۔

اُن کو باندھ رکھے اُن کی رسی کسی رمنے یا باغ میں لنبی کر دے وہ اپنی رسی کی لنباؤ جہاں تک اُس رمنے یا باغ میں چریں اُس کے لیے نیکیاں ہوں گی اگر اُن کی رسی ٹوٹ جائے اور وہ ایک بلندی یا دو بلندی تک ڈوڑ جائیں تو ان کے قدم اور ان کی لیدیں سب اس کے لیے نیکیاں ہوں گی اگر وہ کسی ندی پر گذریں وہاں پانی پی لیں گو ان کے مالک کا ارادہ پلانے کا نہ ہو[1] تب بھی نیکیاں لکھی جائیں گی ایسے شخص کے لیے تو گھوڑے ثواب ہی ثواب ہیں جس کے لیے بچاؤ ہیں وہ وہ شخص ہے جس نے روپیہ کمانے کے لیے اور سوال سے بچنے کے لیے ان کو باندھا پھر ان کی گردنوں اور پیٹھوں میں اللہ کا جو حق ہے اس کو نہ بھولے تو ایسے شخص کے لیے گھوڑے بچاؤ ہیں عذاب اور وبال اس شخص پر ہیں جو اترانے اور دکھانے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے باندھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھوں سے پوچھے گئے آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں تو مجھ پر کچھ نہیں اُترا مگر (سورہ اذا زلزلت کی) یہ جامع آیت جو کوئی رتی برابر بھلائی کرے گا وہ (قیامت کے دن) اس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے گا وہ بھی دیکھ لے گا۔

۹۱۶ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا[2] انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرتؐ پاس آیا اور آپ سے

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اگر جانوروں کو نہر سے پانی پی لینا جائز نہ ہوتا تو اس پر ثواب کیوں ملتا اور جب بغیر پلانے کے قصد کے ان کے خود بخود پانی پی لینے میں ثواب ملا تو قصداً پلانا بالطریق اولیٰ جائز بلکہ موجب ثواب ہوگا ۱۲ منہ [2] اس کا نام ابو عمیر مالک تھا بعضوں نے کہا بلال بعضوں نے کہا زید بن خالد ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا ... وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

پڑی ہوئی چیز (لقطہ) کو پوچھا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سر بندھن پہچان رکھ پھر ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ اگر اس کا مالک آ گیا تو خیر ورنہ جو چاہے وہ کر اس نے پوچھا بھولی بھٹکی بکری آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے بھولا بھٹکا اونٹ پوچھا آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض اس کے ساتھ مشک اور موزہ سب موجود ہے پانی پی لیتا ہے درخت کے پتے کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے اس کو لے لے۔

بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَإِ۔

باب لکڑی گھانس بیچنا[۱]

۹۱۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلًا فَيَأْخُذَ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِيعَ فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهِ وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أُعْطِيَ أَمْ مُنِعَ۔

ہم سے معلّی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں کوئی ایک رسی لے اور لکڑی کا گٹھا لا کر بیچے اس سے اپنا گذر کرے اور اپنی عزت بچائے تو اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ دیں یا نہ دیں۔

۹۱۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو عبید سے جو عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لا کر لائے تو اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے وہ

[۱] اس باب کی مناسبت کتاب الشرب سے یہ ہے کہ لکڑی پانی گھانس وغیرہ یہ سب مشترک ہیں جن سے ہر ایک آدمی نفع اٹھا سکتا ہے حدیث میں جو لکڑی اور گھانس بیان کی گئی ہے اس سے مراد یہی ہے کہ جو غیر ملک زمین میں واقع ہو ۱۲ منہ

مِنْ اَنْ یَّسْأَلَ اَحَدًا فَیُعْطِیَهٗ اَوْ یَمْنَعَهٗ:

(وہ اُس کو دے یا نہ دے)

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَغْنَمٍ یَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَاَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا اُخْرٰی فَاَنَخْتُهُمَا یَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَیْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِیْعَهٗ وَمَعِیَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ فَاَسْتَعِیْنَ بِهٖ عَلٰی وَلِیْمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَشْرَبُ فِیْ ذٰلِكَ الْبَیْتِ مَعَهٗ قَیْنَةٌ فَقَالَتْ: اَلَا یَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ اِلَیْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّیْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِیٌّ فَنَظَرْتُ اِلٰی مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِیْ فَاَتَیْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ زَیْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلٰی

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد امام حسینؓ سے انہوں نے جناب امیرالمومنین علی مرتضیٰ رضؓ سے انہوں نے کہا بدر کے دن جو لوٹ کا مال ملا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے ایک جوان اونٹنی پائی اور ایک جوان اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عنایت فرمائی میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصاری آدمیؓ کے دروازے پر بٹھایا میرا قصہ یہ تھا کہ ان پر اذخر لاد کر لاؤں اس کو بیچوں میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سُنار بھی تھا اور حضرت فاطمہؓ سے جو میں نکاح کرنے والا تھا اس کا ولیمہ کروں اس وقت حمزہ بن عبدالمطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور گانے والی گا رہی تھی اس نے یہ مصرع گایاؓ اٹھو حمزہ فربہ جوان اونٹنیاں یہ سُن کر حمزہ تلوار لے کر لپکے اُن کے کوہان کاٹ لیے ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور کلیجیاں نکال لیں ابن جریج نے ابن شہاب سے پوچھا اور کوہان انہوں نے کہا کوہان بھی کاٹ کر لے گئے ابن شہاب نے کہا حضرت علیؓ (کو جب خبر ہوئی وہ گئے) کہتے ہیں میں نے ایک ایسا واقعہ دیکھا جس سے میں گھبرا گیا میں اُسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ کو سارا قصہ کہہ سنایا آپ کے پاس اُس وقت زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ چلے زید بھی

[۱] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۲] اس وقت تک نہ شراب حرام ہوا تھا نہ گانا ۱۲ منہ

حَمْزَةُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ ۔

آپ کے ساتھ اور میں بھی گیا حمزہ کے پاس پہنچے آپ اُن پر غصے ہوئے حمزہ نے (جو نشہ میں تھے) آنکھ اٹھائی اور کہنے لگے تم ہو کیا میرے باپ دادا کے غلام ہو[1] یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے پاؤں لوٹے وہاں سے تشریف لے گئے[2] جب تک شراب حرام نہیں ہوا تھا۔

بَابُ الْقَطَائِعِ ۔

باب جاگیر مقطعہ دینے کا بیان[3]

٩٢٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ حَتّٰى تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطِعُ لَنَا قَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سُنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں کو بحرین کے ملک میں جاگیر مقطعے دینا چاہے انہوں نے عرض کیا جب لیں گے کہ بھائی مہاجرین کو بھی ویسے ہی جاگیر مقطعے سرفراز فرمائیے آپ نے فرمایا (بات یہ ہے) تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے گئے تو مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا[4]

بَابُ كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ رض دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ

باب جاگیر مقطعوں کی سند لکھ دینا اور لیث نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی انہوں نے انس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اس لیے کہ بحرین میں اُن کو جاگیریں دیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ دیتے ہیں

---

[1] حضرت حمزہ اس وقت نشہ میں تھے اس لیے ایسا کہنے سے گنہ گار نہیں ہوئے دوسرے ان کا مطلب یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ اور حضرت علی کے والد ابو طالب دونوں ان کے لڑکے تھے اور لڑکا اپنے باپ کا گویا غلام ہی ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] اس وقت یہی مناسب تھا شاید حمزہ کچھ اور کہہ بیٹھتے دوسری روایت میں ہے کہ اُن کا نشہ اترنے کے بعد آپ نے ان سے اونٹنیوں کی قیمت حضرت علی کو دلوائی باب کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے کہاں پر اذخر لاد کر لاؤں اذخر ایک خوشبودار گھانس ہے ۱۲ منہ [3] اصل کتاب میں قطائع کا لفظ ہے وہ مقطعہ اور جاگیر دونوں کو شامل ہے شافعیہ نے کہا آباد زمین کو جاگیر میں دینا درست نہیں ویران زمین میں سے امام جس کو لائق سمجھے جاگیر دے سکتا ہے مگر جاگیر دار یا مقطع دار اس کا مالک نہیں ہو جاتا محب طبری نے اسی کا یقین کیا ہے لیکن قاضی عیاض نے کہا اگر امام اس کو ملک بنائے تو مالک ہو جائیگا ۱۲ منہ [4] ان کو خلافت حکومت نہ ملے گی تم محروم رہو گے تو صبر کیے رہنا جنگ وجدال نہ کرنا انصار نے اسی حدیث کے موافق عمل کیا اور خلیفہ وقت کی اطاعت کی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

إِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي ۔

بَابٌ ٦٠ حَلَبِ الْإِبِلِ عَلَى الْمَاءِ

۹۲۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ الْإِبِلِ أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ ۔

بَابٌ ٦١ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌّ أَوْ شِرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي نَخْلٍ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ فَلِلْبَائِعِ الْمَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتَّى يَرْفَعَ وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ ۔

۹۲۲ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي

تو ہمارے بھائی قریش کے لوگوں کو بھی ویسے ہی جاگیروں کی سند میں لکھ دیجئے آپ نے اس کو پسند نہ فرمایا اور ارشاد ہوا تم میرے بعد دیکھو گے دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے گئے تو مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا۔

باب پانی کے پاس اونٹنیوں کو دوہنا

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اونٹنیوں کا یہ حق ہے کہ اُن کا دودھ پانی کے پاس دوہا جائے[1]

باب باغ میں گزرنے کا حق یا کھجور کے درختوں میں پانی پلانے کا حصہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] جس نے پیوند کرنے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا میوہ (جو درخت پر ہو) بیچنے والے ہی کا ہے اور جب تک وہ اپنا میوہ اٹھا لے اس کو وہاں جانے اور درخت کو پانی پلانے کا حق ہوگا اور ایسا ہی عریہ والے کو بھی[3]

ہم کو عبداللہ بن یوسف نے خبر دی کہا ہم سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی پیوند لگانے کے کھجور کا درخت خریدے تو اس کا میوہ (جو درخت پر ہو) بائع کا ہوگا مگر جب خریدار اس کی شرط کر لے اور جو کوئی مال والا غلام خریدے

[1] کیونکہ پانی پر اکثر محتاج لوگ جمع ہوتے ہیں وہ بھی دودھ پئیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر موصولاً باب من باع نخلا قد ابرت میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] عریہ کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

بَابُ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِي الْعَبْدِ :

تو مال بائع کا ہو گا مگر جب خرید ار شرط کرے[1] یہ حدیث امام مالک نے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمرؓ سے بیان کیا ہے اُس میں صرف غلام کا ذکر ہے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رض قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی انداز کر کے خشک کھجور ان کے بدل دینے کی[2]۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَاَنْ لَا تُبَاعَ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء ابن ابی رباح سے انہوں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا[3] اور میوے کے بیچنے سے جب اس کی پختگی نہ کھلی ہو اور آپ نے یہ حکم دیا کہ میوہ یا غلہ جو درخت پر لگا ہو نہ بیچا جائے مگر روپیہ اشرفی کے بدل البتہ عرایا کی اجازت دی۔

۹۲۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي سُفْيٰنَ مَوْلٰى اَبِي اَحْمَدَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے ابو سفیان (وہب) جو ابن ابی احمد کے غلام تھے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع کی اجازت دی

---

[1] امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ایک روایت امام احمد سے بھی ایسے ہی ہے اور شافعی اور مالک سے مروی ہے کہ اگر بائع نے اس غلام کو کسی مال کا مالک بنا دیا تھا تو وہ مال خریدار کا ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] کہ اس مال کا کل یا جتنا لوں گا اور بائع راضی ہو کر اسی شرط پر بیع کرے ۱۲ منہ [3] یعنے اسی اسناد سے مروی ہے جو اوپر گزر اور یہ تعلیق نہیں ہے ۱۲ منہ [4] باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ جب عریہ کا دینا جائز ہوا تو خواہ مخواہ عریہ والا باغ میں جائے گا اپنے پھلوں کی حفاظت کرنے کو یہ جو فرمایا انداز کر کے اس کے برابر خشک کھجور کے بدل بیچ ڈالنے کی اجازت دی اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کو دو تین درخت کھجور کے بہ طریق عریہ کے ملے وہ ایک انداز کرنے والے کو بلائے وہ انداز کر دے کہ درخت پر جو تازی کھجور ہے وہ سوکھنے کے بعد اتنی رہیگی اور عریہ والا اتنی سوکھی کھجور کسی شخص سے لے کر درخت کا میوہ اس کے ہاتھ بیچ ڈالے تو یہ درست ہے حالانکہ لیں کھجور کے بدل انداز کر کے بیچنا درست نہیں کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال رہتا ہے مگر عریہ والے اکثر محتاج ہوتے لوگ ہوتے ہیں تو ان کے کھانے کے لیے ضرورت پڑتی ہے اسی لیے ان کے لیے یہ بیع آپ نے جائز فرما دی ۱۲ منہ [5] مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ کے معنے اوپر گزر چکے ہیں ۱۲ منہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوٗدُ فِیْ ذٰلِكَ۔

اتنے ہی کھجور کے بدل اندازے سے جب پانچ وسق کے اندر یا پانچ وسق ہو یہ شک داؤد بن حصین نے کی ۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا زَكَرِیَّاءُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ كَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَیْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحٰبَ الْعَرَایَا فَاِنَّهٗ اَذِنَ لَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ بُشَیْرٌ مِثْلَهٗ۔

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ نے خبر دی کہا مجھ کو ولید بن کثیر نے خبر دی کہا مجھ کو بشیر بن یسار نے جو بنی حارثہ کے غلام تھے اُن سے رافع بن خدیج اور سہل ابن ابی حثمہ دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا یعنے درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل بیچنے سے البتہ عرایا والوں کو اس کی اجازت دی امام بخاری نے کہا ابن اسحاق[1] نے کہا مجھ سے بشیر نے ایسی ہی حدیث بیان کی ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

كِتَابٌ فِی الْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَاءِ الدُّیُوْنِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِیْسِ

باب قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور حجر[2] کرنے اور مفلسی منظور کرنے کے بیان میں ۔

بَابُ ۶۰۹ مَنِ اشْتَرٰی بِالدَّیْنِ وَلَیْسَ عِنْدَهٗ ثَمَنُهٗ اَوْ لَیْسَ بِحَضْرَتِهٖ

باب جو شخص قرض کوئی چیز خریدے اور اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو ۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَیْفَ تَرٰی بَعِیْرَكَ اَتَبِیْعُنِیْهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهٗ اِیَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ غَدَوْتُ اِلَیْهِ بِالْبَعِیْرِ فَاَعْطَانِیْ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا آپ نے فرمایا تیرا اونٹ کیسا ہے تو اس کو بیچتا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں بیچتا ہوں آخر میں نے آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا[3] جب آپ مدینہ میں آئے تو میں اونٹ لے کر

---

[1] یہ تعلیق ہے کیونکہ امام بخاری نے ابن اسحاق کو نہیں پایا حافظ نے کہا مجھ کو یہ تعلیق موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ [2] حجر کہتے ہیں تصرف سے روک دینا حاکم جس شخص کے لیے بوجہ فتور عقل یا کثرت قرض کے مناسب سمجھتا ہے تو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ کوئی بیع شراء نہ کرے اگر کرے تو وہ باطل ہے اس کو حجر کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر رضہ کا اونٹ سفر میں خرید فرمالیا حالانکہ اس وقت آپ کے پاس قیمت نہ تھی مدینہ میں آن کر آپ نے قیمت دی ۱۲

ثَمَنَهُ.

آپ پاس پہنچا آپ نے مجھے اُس کی قیمت دے دی

۹۲۸- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ.

ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا ادھار[1] پر اور اپنی لوہے کی زرہ (قیمت کے بدل) اس کے پاس رکھ دی۔

بَابٌ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَوْ إِتْلَافَهَا.

باب جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے[2] اور جو ہضم کرنے کی نیت سے لے (برباد کرنے کو)

۹۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ.

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں کا مال اُس نیت سے لے کہ اس کو ادا کرے گا تو اُس کی طرف سے اللہ ادا کر دے گا اور جو شخص اس کو تباہ کرنا چاہے گا تو اللہ اس کو تباہ کر دے گا۔[3]

بَابُ أَدَاءِ الدُّيُونِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا.

باب قرضوں کا ادا کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں اُن کو ادا کرو اور جب تم لوگوں کا جھگڑا ہو فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اللہ جو تم کو نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی ہے اور سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔[4]

---

[1] یعنے خرید سے باقرض لے ۱۲ منہ

[2] یعنے قرض ادا کرنے کی نیت سے قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے یا تو دنیا ہی میں اس کا قرض ادا کرا دیتا ہے یا اگر مفلسی کی وجہ سے وہ ادا نہ کر سکے تو آخرت میں اس کو عذاب نہ ہوگا

[3] یہ جو فرمایا اللہ اس کو تباہ کرے گا تو یہ تباہی دنیا میں ہوگی یا آخرت میں ۱۲ منہ

[4] امام بخاری اس آیت کو اس لیے لائے کہ جو امانت کے ادا کرنے کا اللہ نے حکم دیا حالانکہ اس کی ذمہ داری امین پر نہیں ہوتی تو قرض کا ادا کرنا بطریق اولیٰ لازم ہوگا ۱۲ منہ

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَبْصَرَ يَعْنِي أُحُدًا قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّهُ يُحَوَّلُ لِي ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَشَارَ أَبُو شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَقَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ مَكَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الَّذِي سَمِعْتُ أَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ فَعَلَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب (عبدربہ) نے انہوں نے اعمش سے اُنہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ابوذر رضہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے اُحد کا پہاڑ جب دیکھا تو فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ پہاڑ سارا سونے کا ہو جائے اور پھر اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار رہے تو رہے جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے رکھ لیا ہو پھر فرمایا دیکھو جو دولت مند ہیں وہی محتاج ہیں[۱] مگر جو اس طرح خرچ کریں ابوشہاب راوی نے سامنے اور داہنے بائیں اشارہ کیا[۲] اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں[۳] اور فرمایا یہیں ٹھہرا رہ آپ تھوڑی دور آگے بڑھ گئے میں نے کچھ آواز سُنی اور چاہا ادھر جاؤں پھر مجھ کو آپ کا فرمانا یاد آیا کہ یہیں ٹھہرا رہ جب تک میں تیرے پاس آؤں جب آپ تشریف لائے تو میں نے پوچھا یہ آواز کیا تھی جو میں نے سُنی تھی آپ نے فرمایا تو نے سُنی تھی میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا ہوا یہ کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے تمہاری اُمت کے لوگوں میں سے جو کوئی مرجائے وہ شرک نہ کرتا ہو تو جنت میں جائے گا میں نے کہا اگرچہ وہ ایسے ایسے کام کرتا ہو (زنا اور چوری)

[۱] یعنے آخرت میں ان کو ثواب کی کمی ہو گی۔ آنا نکہ غنی ترند محتاج تر ند ۱۲ منہ [۲] مطلب یہ ہے کہ روپیہ جوڑ کر نہ رکھا جب اللہ نے دیا تو کھایا کھلایا محتاجوں کو ادھر ادھر جہاں دیکھا تقسیم کیا ۱۲ منہ [۳] جو روپیہ ملنے کے بعد سب خرچ کر ڈالیں ورنہ اکثر لوگ روپیہ سے محبت پیدا کر لیتے ہیں اور اس کو جوڑ کر رکھتے ہیں نہ آپ کھاتے ہیں نہ دوسروں کو کھلاتے ہیں گویا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں ان کو ہمیشہ رہنا ہے حاشا و کلا مرتے وقت اپنے لیے حسرت اور ندامت جوڑ تے ہیں ۱۲ منہ

كَذَا أَوْ كَذَا قَالَ نَعَمْ ۔

۹۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ صَالِحٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

انہوں نے کہا ہاں ۔

ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے انہوں نے یونس سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو تب بھی مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ تین دن گذر جائیں اور اس میں سے کچھ سونا میرے پاس رہے ہاں قرض ادا کرنے کے لیے کچھ میں رکھ چھوڑوں تو اور بات ہے[1] اس حدیث کو صالح اور عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا

بابِ ۱۲۱۶ اسْتِقْرَاضِ الْإِبِلِ ۔

باب اونٹ قرض لینا

۹۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بِبَيْتِنَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو سلمہ بن کہیل نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا وہ ہمارے گھر میں بیان کرتے تھے کہ ابوہریرہؓ نے روایت کی ایک شخص نے (عرابی یا دوسرا کوئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقاضا کیا اور سخت کلامی کی آپ کے اصحاب نے اس کو سزا دینا چاہا آنحضرت نے فرمایا جانے دو جس کا کچھ حق نکلتا ہو وہ ایسی

[1] باب کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے مگر وہ دینار رہے تو رہے جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لیے رکھ لیا ہو کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر ہر شخص کو کرنا چاہیئے اور اس کا ادا کرنا خیرات کرنے پر مقدم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ خیرات کرنے کے لیے کوئی شخص بلا ضرورت قرض لے تو جائز ہے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ ادا کرنے کی نیت ہو تو جائز ہے بلکہ ثواب ہے عبد اللہ بن جعفر بے ضرورت قرض لیا کرتے لوگوں نے وجہ پوچھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے ساتھ رہے اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص نیک کاموں میں خرچ کرنے کی وجہ سے قرضدار ہو جائے تو پروردگار اس کا قرض غیب سے ادا کرا دیتا ہے ہمارے مرشد مولانا فضل رحمان صاحب مراد آبادی قدس سرہ مسافروں کی خدمت گذاری کیا کرتے اور محض متوکل تھے جب انتقال ہوا اس وقت کئی ہزار کے قرضدار تھے ان کی قبر پر بہت سے لوگ جمع تھے ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہنے لگے مولانا پر جس جس کا قرض ہو وہ ایمان سے بتلا دے میں ان کی قبر پر رکھ دیتا ہوں اٹھائے چنانچہ قرضخواہ یہ سن کر حاضر ہوئے اور انہوں نے سب کا قرض دام دام چکا دیا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۱۲ منہ کہنے لگا باقی پر سنو آگے

إِيَّاهُ وَقَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ؛

بَابُ ۶۱۳ حُسْنِ التَّقَاضِي -

۹۲۳ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَغُفِرَ لَهُ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَابُ ۶۱۴ هَلْ يُعْطَى أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ ؛

۹۲۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَقَالُوا مَا نَجِدُ

باتیں کہہ سکتا ہے ایک اونٹ خرید و اس کو دے دو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کا سا اونٹ تو نہیں ملتا اس سے بڑھیا ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی خرید کر دے دو تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھے طور سے ادا کریں۔

باب نرمی سے تقاضا کرنے کا ثواب

ہم سے مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے ربعی بن خراش سے انہوں نے حذیفہ رضـ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص مر گیا اس سے پوچھا (تیرے پاس کوئی نیکی ہے) وہ کہنے لگا میں بیوپاری آدمی اتنا تھا کہ مالدار کو بس مہلت دیتا تھا اور نادار کو معاف کر دیتا تھا آخر وہ بخشا گیا ابو مسعود رضـ نے کہا میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

باب قرضے کے اونٹ کے بدل اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دینا

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ قطان سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضـ سے ایک (گنوار) شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ایک اونٹ کا تقاضا آپ پر کرنے لگا آپ نے فرمایا اس کا اونٹ دو لوگوں نے کہا

نبی صلی اللہ علیہ عبدالمطلب کی اولاد تم میں جھوٹ بولنے اور قرضخواہ کو ٹالنے کی عادت نہ ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱ ؎ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے اونٹ کی مثل اور جانور بھی ہیں اُن کا قرض لینا درست ہے ویسا ہی جانور اس کا بدل ادا کرے اہل حدیث اور سفیان ثوری اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء یہی کہتے ہیں پر امام ابوحنیفہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے اور جس حدیث سے دلیل ہے کہ حیوان کی بیع حیوان کے ساتھ اُدھار منع ہوئی اول تو مرسل ہے دوسرے اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں طرف اُدھار ہو تو منع ہے ۱۲ منہ ۲ ؎ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً ۔

اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ موجود ہے تب وہ شخص کہنے لگا آپ نے میرا پورا حق دے دیا اللہ آپ کو پورا ثواب دے آپ نے فرمایا وہی اونٹ دے دو اچھے وہی لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں۔

بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ ۔

باب اچھی طرح سے ادا کرنا

۹۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي وَفَّى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا اونٹ ایک عمر کا قرض تھا وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے (صحابہؓ سے) فرمایا اس کا اونٹ دو انہوں نے ڈھونڈا تو اس عمر کا اونٹ نہ پایا البتہ زیادہ عمر کا موجود تھا آپ نے فرمایا وہی دے دو وہ کہنے لگا آپ نے میرا قرض بھرپور دے دیا اللہ آپ کو بھرپور ثواب دے آپ نے فرمایا دیکھو تم میں وہی اچھے لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں

۹۳۶ - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے انہوں نے جابرؓ بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ اس وقت مسجد میں تھے مسعر نے کہا میں سمجھتا ہوں محارب نے کہا چاشت کا وقت تھا خیر آپ نے فرمایا (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں پڑھ اور میرا کچھ قرض آپ پر نکلتا تھا آپ نے ادا کیا اور کچھ زیادہ دیا۔

بَابُ إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ ۔

باب قرض دار قرضہ سے کم ادا کرے اور قرضخواہ

لے جو قیمت میں اس کے اونٹ سے زیادہ ہے کیونکہ اس کا اونٹ پاٹھا تھا ۱۲ منہ سے یہ آپ کا حسن خلق تھا حالانکہ اس نے سختی سے تقاضا کیا اور کوئی ہوتا تو اس کا قرض بھی نہ دیتا سخت جواب دے کر نکال دیتا اگر حکم بھی کرتا تو اس کے واجبی حق سے ایک پیسہ بڑھ کر نہ دیتا مگر آپ نے بدی کے بدل نیکی کی اور قدرت کے ساتھ تواضع یہ بہت مشکل ہے اور آپ کے برحق پیغمبر ہونے کی ایک بڑی نشانی ہے قسطلانی نے کہا بلا شرط قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا منع نہیں بلکہ مستحب ہے اور قرضخواہ کو اس کا لینا جائز ہے ۱۲ منہ

وَحَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ.

٩٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَقَالَ سَنَغْدُوا عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهَا.

بَابٌ ١٦١ إِذَا قَاصَّ أَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ أَوْ غَيْرِهِ.

معاف کردے تو جائز ہے[1]

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے، انھوں نے زہری سے کہا، مجھ سے عبداللہ یا عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے بیان کیا، اُن کو جابر بن عبداللہ نے خبر دی، اُن کے والد اُحد کے دن شہید ہوئے وہ قرضدار تھے قرضخواہوں نے اپنے قرض کے لیے سخت تقاضا کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ نے قرضخواہوں سے کہا ایسا کرو باغ میں جتنی کھجور ہے وہ سب لے لو باقی قرض معاف کردو انہوں نے نہ مانا[2] آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ کا میوہ اُن کو نہ دیا اور مجھ سے یہ فرمایا صبح کو ہم تیرے باغ میں آئیں گے (قرضخواہوں کو بلوا لینا) پھر صبح آپ تشریف لائے باغ میں گھومے اور میوے میں برکت کے لیے دعا فرمائی میں نے جو کھجور کاٹی تو سب کا قرض ادا کردیا اور کچھ بچ رہی۔

باب اگر قرض ادا کرتے وقت کھجور کے بدل اتنی ہی کھجور یا اور کوئی میوہ یا اناج اسی میوے یا اناج کے بدل برابر ماپ تول کر یا انداز کر کے دے تو درست ہے[3]

---

[1] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب کتاب میں وحللہ ہو واو عطف کے ساتھ اکثر نسخوں میں او حللہ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا جب قرضدار قرضخواہ کے حق سے کم دے اور وہ راضی ہو جائے یا معاف کر دے تو یہ جائز ہے ابن بطال نے کہا صحیح واو عطف کے ساتھ ہے ۱۲ منہ

[2] آپ کا یہ فرمانا بر طریق حکم نہ تھا ورنہ ان کو ماننا فرض ہو جاتا بلکہ آپ نے بطور صلاح خیر کے ان کو یہ مشورہ دیا اگر وہ سارا باغ لے لیتے تو فائدہ میں رہتے ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جاتے مگر پروردگار عالم کو تو جابر کا فائدہ کرانا منظور تھا وہ لوگ کم قسمت تھے جابر رض خوش نصیب قرض کا قرض ادا ہو گیا میوہ کھانے کے لیے بچ گیا ۱۲ منہ

[3] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ گو کھجور کی بیع کھجور کے بدل یا اور کسی میوے کی اسی میوے کے بدل انداز سے جائز نہیں نہ اس میوے کی بیع جو درخت پر ہو یعنے تر ہو خشک میوے کے بدل کیونکہ اس میں کمی زیادتی کا احتمال ہے بجز عریہ کے مگر قرض بچا دا دا کا حکم علیحدہ ہے قرض ادا کرتے وقت اگر باغ کا میوہ جو درختوں پر ہو اسی خشک میوے کے بدل جو قرض آتا ہو انداز کر کے دیدے تو جائز ہے باب کی حدیث سے صاف اس کا جواز نکلتا ہے کس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے پہلے جابر رض کے قرضخواہوں کو یہی صلاح دی کہ وہ اپنی خشک کھجور کے بدل جو جابر رض کے باپ پر قرض آتی ہے باغ کی تر کھجور جو درختوں پر تھی لے لیں ۱۲ منہ

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
اَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ
تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِّنَ
الْيَهُوْدِ فَاسْتَنْظَرَهٗ جَابِرٌ فَاَبٰى اَنْ يُّنْظِرَهٗ
فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهٗ اِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ لِيَاْخُذَ
ثَمَرَ نَخْلِهٖ بِالَّذِيْ لَهٗ فَاَبٰى فَدَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشٰى فِيْهَا
ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّ لَهٗ فَاَوْفِ لَهُ الَّذِيْ لَهٗ
فَجَدَّهٗ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَوْفَاهُ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا وَفَضَلَتْ لَهٗ
سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهٗ بِالَّذِيْ كَانَ
فَوَجَدَهٗ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهٗ
بِالْفَضْلِ فَقَالَ اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ
فَذَهَبَ جَابِرٌ اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ
لَقَدْ عَلِمْتُ حِيْنَ مَشٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انسؓ
نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے وہب بن کیسان
سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے ان کے والد شہید
ہوئے اور تیس وسق کھجور ایک یہودی کا قرضہ چھوڑ گئے
جابر رضؓ نے اس یہودی (ابو شحم) سے مہلت مانگی اس نے
مہلت دی جابر رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض
کیا تاکہ آپ اُس یہودی سے سفارش کریں خیر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے فرمایا تو ایسا کر
اپنے قرض کے بدل اس کے باغ کی ساری کھجور لے لے
اس نے نہ مانا آخر آپ خود باغ میں تشریف لے گئے وہاں
چلے پھرے پھر جابر رضؓ سے فرمایا تو کھجور کاٹ اور اس کا قرض
ادا کر جابر رضؓ نے آپ کے لوٹ آنے کے بعد کھجور کاٹی اور یہودی
کے تیس وسق پورے دے دیئے اور سترہ وسق کھجور
جابر رضؓ کو بچ رہی جابر رضؓ یہ حال کہنے کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے دیکھا تو آپ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں
جب نماز سے فارغ ہوئے تو جابر رضؓ نے یہ حال کہا آپ
نے فرمایا ذرا عمر کو تو خبر دے جابر رضؓ عمر سے یہ کہنے گئے
انہوں نے کہا میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا جب آپ باغ
میں چل پھر رہے تھے کہ اس کے میوے میں ضرور برکت ہوگی[1]

باب ۶۱۸ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

باب قرض سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی

[1] یہ آپ کا معجزہ تھا عرب لوگوں کو کھجور کا جو درختوں پر ہو ایسا انداز ہوتا ہے کہ کاٹ کر تولیں یا ناپیں تو اندازہ بالکل صحیح نکلتا ہے سیر دو سیر کی کمی بیشی ہو
ہو تو یہ اور بات ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ڈیوڑھے سے زیادہ کا فرق نکلے اگر کھجور پہلی ہی سے زیادہ ہوتی تو یہودی خوشی سے باغ کا سب میوہ اپنے قرض
کے بدل قبول کر لیتا مگر وہ میوہ تو تیس وسق سے بھی کم معلوم ہوتا تھا آپ کے وہاں پھرنے اور دعا کرنے کی برکت سے وہ ۴۷ وسق ہو گیا یہ امر عقل
کے خلاف نہیں ہے حضرت عیسٰی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کے معجزے مکرر سہ کرر ظاہر ہوئے ہیں ۱۲ منہ

أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

(عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہ رض نے ان کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرضداری سے ایک شخص (حضرت عائشہ رض) نے پوچھا یا رسول اس کی کیا وجہ ہے جو آپ قرضداری[1] سے بہت پناہ مانگا کرتے ہیں آپ نے فرمایا آدمی جب قرضدار ہوتا ہے اور بات کہتا ہے تو جھوٹ اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف۔

بَابُ ۶۱۹ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا تَرَكَ دَيْنًا۔

باب قرضدار پر جنازے کی نماز پڑھنا۔[2]

۹۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو بال بچے اور قرضداری چھوڑ جائے اس کے ہم ذمہ دار ہیں[3]

---

[1] اس حدیث میں جو قرضداری سے آپ نے پناہ مانگی اس سے یہ نہیں نکلتا کہ قرض لینا ناجائز ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرضداری کی بلاؤں سے خدا محفوظ رکھے ۱۲ منہ [2] اس باب کے لانے سے یہ غرض ہے کہ قرضدار ہونے سے دین میں کوئی خلل نہیں آتا اور اسی لیے قرضدار پر جنازے کی نماز پڑھی جاتی ہے شروع اسلام میں جب مسلمان نادار تھے آپ نے اپنی ذات سے قرض دار پر جنازے کی نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا تاکہ لوگ قرضداری سے بچتے رہیں جب ملک فتح ہونا شروع ہوئے اور مسلمان مالدار ہو گئے تو آپ قرضدار پر نماز پڑھنے لگے اس کا قرض اپنے ذمہ لینے لگے ۱۲ منہ [3] یعنے اس کے بال بچوں کو پرورش اس کا قرض ادا کرنا ہمارے ذمہ ہے یعنے بیت المال میں سے یہ خرچ دیا جائے گا سبحان اللہ اس سے زیادہ شفقت اور عنایت کیا ہوگی جو حضرت رسول اللہ کو اپنی امت سے تھی باپ بھی اپنے بیٹے پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں پر مہربان تھے یہی وجہ تھی کہ مسلمان بھی سب آپ پر جان و دل سے فدا تھے مسلمانوں کی حکومت کیا تھی ایک جمہوریت تھی ملک کے انتظام اور آمدنی میں مسلمان سب برابر کے شریک اور بیت المال یعنے خزانہ ملک سارے مسلمانوں کا حصہ تھا یہ نہیں کہ وہ بادشاہ کا ذاتی مال سمجھا جائے کہ جس طرح چاہے اپنی خواہشوں میں اس کو اڑائے تو دم للے تللے کرے اور مسلمان فاقے مرتے رہیں جیسے ہمارے زمانہ میں عموماً مسلمان رئیسوں یا دولتوالوں کا حال ہے

۹۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰى بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ فَاَنَا مَوْلَاهُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس سے مجھ کو سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ نہ ہو دنیا اور آخرت دونوں میں تم (سورۂ احزاب کی) یہ آیت پڑھو پیغمبر مومنوں سے خود اُن سے زیادہ تعلق رکھتے ہیںؑ پھر جو کوئی مومن مرجائے اور مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا جو اس کے وارث ہوں اور جو کوئی قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے وہ میرے پاس آئے میں اس کا بندوبست کروں گا۔

بَابٌ ۶۲۰ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

باب مالدار ہو کر ٹالم ٹولا کرنا ظلم ہےؑ

۹۴۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَخِيْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے جو وہب بن منبہ کے بھائی تھے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا قرض ادا کرنے میں دیر لگانا ستم (گناہ) ہے۔

بَابٌ ۶۲۱ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَّيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ

باب جس شخص کا حق نکلتا ہو وہ تقاضا کر سکتا ہے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہےؑ آپ نے فرمایا مالدار قرض ادا کرنے میں دیر لگائے تو اس کو بے عزت

---

۵۱ یعنے جتنا ہر مومن خود اپنی جان پر آپ مہربان ہوتا ہے اس سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مہربان ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی گناہ اور کفر کر کے اپنی تئیں ہلاکت ابدی میں ڈالنا چاہتا ہے اور آنحضرتؐ اس کو بچانا چاہتے ہیں اور فلاح ابدی کی طرف لے جانا ۱۲منہ

۵۲ یعنے جو شخص مالدار ہو اس کو چاہئے کہ قرضہ فوراً ادا کر دے اپنے وقت پر لیکن مالدار ہو کر پھر قرض خواہوں سے حیلہ حوالہ کرنا اس کا قرض نہ دینا سخت گناہ ہے علماء نے کہا ہے کہ ایسے شخص کی گواہی قبول نہ ہو گی ۱۲منہ ۵۳ اس کو امام احمد اور اسحاق نے اپنی مسندوں میں اور ابوداؤد اور نسائی نے نکالا ۱۲منہ

قَالَ سُفْيٰنُ عِرْضُهٗ يَقُوْلُ مَطَلْتَنِيْ وَعُقُوْبَتُهُ الْحَبْسُ۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا۔

بَابٌ ۶۲۲ اِذَا وَجَدَ مَالَهٗ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيْعَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا اَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهٗ وَلَا بَيْعُهٗ وَلَا شِرَاؤُهٗ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَضٰى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضٰى مِنْ حَقِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفْلِسَ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ

کرنا اور سزا دینا درست ہے سفیان ثوری نے کہا بے عزت کرنا یہ ہے اس سے کہے تو نے ٹالم ٹولا کیا اور سزا دینا یہ ہے کہ قید کیا جائے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پاس آیا اپنے قرض کا آپ سے تقاضا کر رہا تھا اس نے سخت کلامی کی صحابہ رض نے اس کو ٹھونکنا چاہا آپ نے فرمایا جانے دو جس کا کچھ حق نکلتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے۔

باب اگر بیع یا قرض یا امانت کا مال بجنسہٖ مفلس شخص کے پاس مل جائے تو جس کا مال ہے وہ دوسرے قرضخواہوں سے زیادہ اس کا حقدار ہوگا اور امام حسن بصری نے کہا جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اس کا دیوالہ پن (حاکم کے سامنے) کھل جائے اب اس کا آزاد کرنا بیچنا خریدنا کچھ درست نہ ہوگا اور سعید بن مسیب نے کہا حضرت عثمان رض نے یہ فیصلہ کیا کہ دیوالیہ ہو جانے سے پہلے کسی نے اپنا مال اس سے لے لیا تو وہ اسی کا ہو گیا اسی طرح دیوالیہ ہو جانے کے بعد بھی اگر بجنسہٖ اپنی چیز اس کے پاس پائی۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ کو ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی ان کو عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے انہوں نے

ف۱ جب تک قرض ادا نہ کرے یا اس کی مفلسی ثابت نہ ہو جائے سفیان کے اس قول کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ف۲ مثلاً زید نے عمرو کے پاس ایک گھوڑا امانت رکھا یا اس کے ہاتھ بیچا یا قرض دیا اب عمرو نادار ہو گیا گھوڑا جوں کا توں عمرو کے پاس ملا تو زید اس کو لے لیگا دوسرے قرضخواہوں کا اس میں حصہ نہ ہوگا ۱۲ منہ ف۳ حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ حسن کا قول کس نے نکالا ۱۲ منہ ف۴ اس کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یوں کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی چیز بجنسہ (جوں کی توں)[1] کسی آدمی پاس پائے جو مفلس (دیوالیہ) ہو گیا ہو تو وہ اور لوگوں (دوسرے قرضخواہوں) سے زیادہ حقدار ہو گا۔

بَابٌ ۶۲۳ مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهِ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مَطْلًا

وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فِي دَيْنِ أَبِي فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ قَالَ سَأَغْدُوْا عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ أَصْبَحَ فَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ۔

باب اگر کوئی مالدار ہو کر کل پرسوں تک قرض ادا کرنے کا وعدہ کرے تو یہ ٹالم ٹولا نہ ہو گا[2]

اور جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا میرے باپ کے قرضخواہوں نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا وہ میرے باغ کا میوہ لے لیں انھوں نے نہ مانا آخر آپ نے باغ ان کو نہ دیا نہ میوہ تڑوایا فرمایا کل وہاں آؤں گا[3] پھر صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور باغ کے میوے میں برکت کی دعا فرمائی میں نے ان سب) کا قرض ادا کر دیا۔

بَابٌ ۶۲۴ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ أَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ حَتّٰى يُنْفِقَ عَلٰى نَفْسِهِ

باب دیوالیے یا محتاج کا مال بیچ کر قرضخواہوں کو بانٹ دینا یا خود اس کو دینا کہ اپنی ذات پر خرچ کرے

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے حسین بن معلّم نے کہا ہم سے عطا بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا (انصار کے) ایک شخص (ابو مذکور) نے ایک غلام کو[4]

---

[1] اگر وہ چیز بدل گئی مثلاً سونا خریدا تھا اس کا زیور بنا ڈالا تو اب سب قرضخواہوں کا حق اس میں برابر ہو گا حنفیہ نے اس حدیث کے خلاف اپنا مذہب قرار دیا ہے اور قیاس پر عمل کیا ہے حالانکہ وہ دعوی یہ کرتے ہیں کہ قیاس کو حدیث کے مخالف ترک کر دینا چاہیئے ۱۲ منہ [2] یعنے وہ ٹالم ٹولا جو گناہ ہے کیونکہ ایک دو روز کا وعدہ کرنا اس کی ضرورت ہر شخص کو پڑتی ہے مالدار ہو یا مفلس ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے ان کے قرض کا فیصلہ کرنا کل پر رکھا تو معلوم ہوا کہ ایک دو روز کا وعدہ کرنا ٹالم ٹولا نہیں ہے جو منع ہے ۱۲ منہ [4] اس کا نام یعقوب تھا وہ قبطی تھا یہ شخص یعنے ابو مذکور محتاج تھا اور قرضدار بھی دوسری روایت میں ہے اس غلام کے سوا اور کچھ مال اس کے پاس موجود نہ تھا ۱۲ منہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ-

اپنے مرنے پر آزاد کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے نعیم بن عبداللہ قرشی نے (آٹھ سو درم کے بدل) اُس کو خرید لیا آپ نے اس کی قیمت کے روپیہ لیے اور انصار کو دے دیئے[۱]

بَابُ ۶۲۵ اِذَا اَقْرَضَهُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَوْ اَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ اِلٰى اَجَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَاِنْ اُعْطِيَ اَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَالَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ هُوَ اِلٰى اَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهُ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى الْحَدِيْثَ

باب ایک معین وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا[۲] ابن عمرؓ نے کہا ایک میعاد پر قرض دینے میں کوئی برائی نہیں[۳] اگرچہ اس کو اپنے روپیوں سے اچھے روپے ملیں جب تک اس کی شرط نہ کرے اور عطاء اور عمرو بن دینار نے کہا قرض دینے والا اپنی مدت کا پابند رہے[۴] گا اور لیث بن سعد نے کہا[۵] مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا اس نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے قرض مانگا اس نے ایک معین میعاد پہ اس کو قرض دیا اخیر حدیث تک[۶]۔

بَابُ ۶۲۶ الشَّفَاعَةِ فِيْ وَضْعِ الدَّيْنِ

باب قرض میں کمی کرنے کے لیے سفارش کرنا

---

[۱] نسائی کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اپنا قرض ادا کر مسلم کی روایت میں ہے کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کر اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے گھر والوں کو دے اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے رشتہ والوں کو دے اگر اس سے بھی بچے تو ادھر ادھر یعنے سامنے داہنے بائیں خرچ کر اور شاید امام بخاری نے باب کے دونوں مطلب نکالنے کے لیے انہی روایتوں کی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ [۲] بیع تو ایک معین وعدے پر کرنا سب کے نزدیک جائز ہے اسی طرح قرض بھی لیکن شافعیہ نے جمہور کے خلاف یہ کہا ہے کہ قرض میں میعاد مقرر کرنا جائز نہیں امام بخاری نے یہ باب لا کر شافعیہ کا رد کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی شیبہ نے مغیرہ کے طریق سے نکالا میں نے ابن عمرؓ سے کہا میں اپنے ہمسایوں کو ان کی تنخواہ آنے تک قرض دیا کرتا ہوں پھر جیسے روپیہ میں ان کو دیتا ہوں وہ اس سے اچھے روپیہ مجھ کو ادا کرتے ہیں انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں جب تو اس کی شرط نہ کرے ۱۲ منہ [۴] یعنے مدت سے پہلے ان کو تقاضا کرنے کا حق نہیں امام مالک نے یہی کہا ہے باقی امام یہ کہتے ہیں کہ وہ ہر وقت جب چاہے اپنے قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے اس کو عبدالرزاق نے ابن جریج کے طریق سے وصل کیا انہوں نے عطا اور عمرو بن دینار سے ۱۲ منہ [۵] اس کو خود امام بخاری نے باب الکفالۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۶] یہ حدیث اوپر پوری گذر چکی ہے اور یہ دلیل اس وقت پوری ہوتی ہے جب اگلی شریعتوں کی باتیں ہمارے لیے شریعت ہوں اور اس میں اختلاف ہے ۱۲ منہ

۹۴۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا مِنْ دَيْنِهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ عَلَى حِدَتِهِ عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ وَالْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا فَأَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ أَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میرے باپ عبداللہ شہید ہوئے اور بال بچے اور قرضہ چھوڑ گئے میں نے قرضخواہوں سے یہ چاہا کہ وہ کچھ قرضہ چھوڑ دیں لیکن انہوں نے نہ مانا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے یہ چاہا کہ آپ کی سفارش کراؤں (آپ نے سفارش کی) جب بھی انہوں نے نہ مانا آپ نے فرمایا تو ایسا کر ہر ہر قسم کی کھجور کے الگ الگ ڈھیر لگا عذق ابن زید ایک جگہ لین ایک جگہ عجوہ ایک جگہ[1] پھر قرضخواہوں کو میرے آنے تک بلا میں نے ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور ہر ایک قرضخواہ کو اس کی کھجور ماپ ماپ کر دی کھجور ویسی ہی رہی جیسے کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور ایسا ہوا میں پانی بھرنے کے ایک اونٹ پر سوار ہو کر جہاد کے لیے آپ کے ساتھ گیا وہ اونٹ ماندہ ہو گیا اور لوگوں کے پیچھے رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اس کے ایک (لکڑی کی) مار لگائی اور فرمانے لگے جابرؓ یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال اور تو مدینہ پہنچنے تک اس پر سواری کر سکتا ہے جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے میں نے آپ سے (الگ ہونے کی) اجازت چاہی میں نے کہا یارسول اللہ میں نے نئی شادی کی ہے آپ نے پوچھا کنواری یا بیوہ میں نے کہا بیوہ وجہ یہ کہ عبداللہ (میرے والد) شہید ہوئے چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں میں نے بیوہ اس لیے کی کہ وہ ان کو ادب تمیز سکھائے آپ نے فرمایا

[1] عذق ابن زید اور لین اور عجوہ یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں ۱۲ منہ

فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِي مَعَ الْقَوْمِ۔

اچھا اپنی بی بی پاس جائیں گیا اور ماموں (ثعلبہ) سے کہا میں نے اُونٹ بیچ ڈالا انہوں نے مجھ کو ملامت کی[1] پھر بیان کیا وہ اونٹ ماندہ ہوگیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک لکڑی ماری خیر جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو میں دوسرے دن اُونٹ لے کر پہنچا آپ نے اُونٹ کی قیمت دی اور اُونٹ بھی دے دیا اور مجاہدین کے ساتھ لوٹ کا حصہ بھی مجھ کو دلایا۔

بَابُ ۶۲۷ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاللهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَقَالَ فِي قَوْلِهِ أَصَلَوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ فِي ذَلِكَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْخِدَاعِ۔

باب مال کو تباہ کرنا (بیجا اسراف) منع ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اور اللہ فساد پسند نہیں کرتا اور سورۂ یونس میں فرمایا) اللہ فسادیوں کا منصوبہ چلنے نہیں دیتا اور سورہ ہود میں فرمایا کیا تمہاری نماز ہم کو یہ حکم دیتی کہ جن بتوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہم ان کو اور اپنے مال میں من مانے تصرف کرنا چھوڑ بیٹھیں اور سورۂ نساء میں فرمایا اپنا روپیہ بیوقوفوں کے ہاتھ میں مت دو[2] اور بیوقوفی کی حالت میں حجر کرنا[3] اور دھوکا دینے کی ممانعت۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ ابن دینار سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ایک شخص (حبان بن منقذ یا منقذ بن عمرو) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لوگ خرید و فروخت میں مجھ کو ٹھگ لیتے ہیں آپ نے

---

[1] شاید اس امر پر ملامت کی ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اونٹ بیچنا کیا ضرور تھا یوں ہی آپ کو گذران دیا ہوتا بعضوں نے کہا اس بات پر کہ ایک ہی اونٹ ہمارے پاس تھا اس سے گھر کا کام کاج نکلتا تھا وہ بھی تو نے بیچ ڈالا اب تکلیف ہوگی بعضوں نے کہا ماموں سے جد بن قیس مراد ہے وہ منافق تھا ۱۲ منہ

[2] بے وقوفوں سے مراد نادان ہیں جو مال کو سنبھال نہ سکیں اس کو تباہ اور برباد کردیں جیسے عورت بچے کم عقل جوان بوڑھے وغیرہ ۱۲ منہ

[3] حجر کا معنے لغت میں روکنا منع کرنا اور شرع میں اس کو کہتے ہیں کہ حاکم اسلام کسی شخص کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دے اور یہ دو وجہ سے ہوتا ہے یا تو وہ شخص بیوقوف ہو اپنا مال تباہ کرتا ہو یا دوسروں کے حقوق کی حفاظت کے لیے مثلاً مدیون مفلس پر حجر کرنا قرضخواہوں کے حقوق بچانے کے لیے یا راہن پر یا [illegible] ۱۲ منہ

نَقُلُ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ ؕ

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ

بَابٌ ۶۲۸ اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَلَا يَعْمَلُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض

فرمایا تو بیوپار کے وقت یہ کہہ دیا کر دھوکے فریب کا کام نہیں ہے وہ ایسا ہی کہا کرتا تھا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے وارد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے غلام تھے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام کی اور بیٹیوں کا زندہ گاڑ دینا آپ تو کسی کو نہ دینا اور دوسروں سے مانگنا فضول بک بک لگانا بہت سوال کرنا اور مال برباد کرنا

باب غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے بے اجازت کوئی کام نہ کرے۔

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ

ﻟﮧ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور مجھ کو تین دن تک اختیار ہے یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے یہاں باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو تباہ کرنا برا جانا جب تو اس کو حکم دیا کہ بیع کے وقت یوں کہا کر دھوکے فریب کا کام نہیں ہے ۱۲ منہ ﻟﮧ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اپنے اوپر جو حق واجب ہے جیسے زکوٰۃ بال بچوں ناتے والوں کی پرورش وہ نہ دینا اور جس کا لینا حرام ہے یعنی پرایا مال وہ لے لینا ۱۲ منہ ﻟﮧ خواہ مخواہ اپنا علم جتانے کے لیے لوگوں سے سوالات کرنا یا بے ضرورت حالات پوچھنا کیونکہ یہ لوگوں کو برا معلوم ہوتا ہے بعضی بات وہ بیان کرنا نہیں چاہتے اس کے پوچھنے سے ناخوش ہوتے ہیں ۱۲ منہ ﻟﮧ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے قسطلانی نے کہا مال برباد کرنا یہ ہے کہ کھانے پینے لباس وغیرہ میں بے ضرورت تکلف کرنا باسن پر سونے چاندی کی ملمع کرانا دیوار چھت وغیرہ سونے چاندی سے رنگنا سعید بن جبیر نے کہا مال برباد کرنا یہ ہے کہ حرام کاموں میں خرچ کرے اور صحیح یہی ہے کہ خلاف شرع جو خرچ ہو خواہ دینی یا دنیوی کام میں وہ برباد کرنے میں داخل ہے بہرحال جو کام شرعاً منع ہیں جیسے پتنگ بازی آتشبازی ناچ رنگ ان میں تو ایک پیسہ بھی خرچ کرنا حرام ہے اور جو کام ثواب کے ہیں مثلاً محتاجوں مسافروں غریبوں بیماروں کی خدمت قومی کام جیسے مدرسے پل سرا مسجد محتاج خانے شفاخانے بنانا ان میں جتنا خرچ کرے وہ ثواب ہی ثواب ہے اس کو برباد کرنا نہیں کہہ سکتے رہ گیا اپنے نفس کی لذت میں خرچ کرنا تو اپنی حیثیت اور حالت کے موافق اس میں خرچ کرنا اسراف میں نہیں ہے اسی طرح اپنی عزت یا آبرو بچانے کے لیے یا کسی آفت کو روکنے کے لیے اس کے سوا بے ضرورت نفسانی خواہشوں میں مال خرچ کرنا مثلاً بے فائدہ بہت سے کپڑے بنا لینا یا بہت سے گھوڑے رکھنا یا بہت سا سامان خرید کرنا یہ بھی اسراف میں داخل ہے بعضوں نے کہا یہ مباح ہے اسراف میں داخل نہیں مترجم کہتا ہے تقویٰ اور زہد کے تو یہ بھی خلاف ہے مسلمان کو چاہئے کہ اپنی ضروری حاجت پوری کرے باقی جو مال بچے وہ دوسرے بھائی مسلمان کی حاجت میں خرچ کرے ۱۲ منہ۔

ﻟﮧ یہاں کسوا اگرچہ علم اعراب کے خلاف ہے مگر علم قوافی واسجاع و فواصل کے خلاف نہیں جیسے حریری وغیرہ نے بیان کیا ہے ۱۲۔

اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِيْٓ اَهْلِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم میں سے ہر شخص ایک کا حاکم ہے اور اپنی رعیت کی اس سے پرسش ہوگی بادشاہ تو حاکم ہی ہے اس سے تو رعایا کی پرسش ہونا ہے اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کی پوچھ ہوگی عورت بھی اپنے خاوند کے گھر میں حکومت رکھتی ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی اور خادم (غلام نوکر) اپنے سردار کے مال میں حکومت رکھتا ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا ابن عمرؓ نے کہا میں نے ان لوگوں کا تو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا آدمی اپنے باپ کے مال میں بھی اختیار رکھتا ہے اس سے بھی رعیت کی باز پرس ہوگی غرض تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کی باز پرس ہونا ہے۔

كِتَابُ فِي الْخُصُوْمَاتِ

کتاب نالشوں اور جھگڑوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۶۲۹ مَا يُذْكَرُ فِي الْاَشْخَاصِ وَالْخُصُوْمَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِ؛

باب قرض دار کو پکڑ کر لے جانا اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑا ہونے کا بیان۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَاَ اٰيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا عبدالملک بن میسرہ نے مجھ کو خبر دی کہا میں نے نزال بن سمرہ سے سُنا کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ کہتے تھے میں نے ایک شخص کو[1] ایک آیت اس کے خلاف پڑھتے سُنا جس طرح میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی

[1] حافظ نے کہا اس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا اور احتمال ہے کہ وہ حضرت عمرؓ ہوں ۱۲ منہ

فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَاَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا۔

تھی میں نے اس کا ہاتھ پکڑا[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ نے (دونوں سے سن کر) فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں آنحضرت ؐ نے فرمایا اختلاف نہ کرو تم سے پہلے اگلے لوگ اختلاف ہی کی وجہ سے تباہ ہو گئے[2]۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا

ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ اور اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا ایک مسلمان اور ایک یہودی (ابوبکر صدیق اور فنحاص) نے آپس میں گالی گلوچ کی مسلمان کہنے لگا قسم اس کی جس نے محمد مصطفےٰ کو سارے جہاں پر بزرگی دی یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے موسیٰ کو سارے جہاں پر بزرگی دی یہ سنکر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا یہودی کو ایک تھپڑ لگایا یہودی (روتا پیٹتا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور جو کچھ حال اس کا اور مسلمان کا گذرا تھا وہ آپ کو کہہ سنایا آپ نے اس مسلمان[3] کو بلا بھیجا اور دریافت کیا اس نے سارا حال عرض کیا آپ نے

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ جب قرآن غلط پڑھنے پر پکڑ کرلے جانا درست ٹھہرا تو اپنے حق کے بدل بھی پکڑ کر لیجانا درست ہوگا جیسے پہلا امر ایک مقدمہ ہے ویسا ہی دوسرا بھی ۱۲ منہ [2] آپ کا مطلب یہ تھا کہ ایسی ایسی چھوٹی باتوں میں لڑنا جھگڑنا جنگ وجدل کرنا برا ہے عبد اللہ کو لازم تھا کہ اس سے دوسری طرح پڑھنے کی وجہ پوچھتے جب وہ کہتا کہ میں نے آنحضرت ؐ سے ایسا ہی سنا ہے تو آپ سے دریافت کرتے اس حدیث سے ان متعصب مقلدوں کو نصیحت لینا چاہیے جو آمین رفع یدین اور اسی طرح کی باتوں پر لوگوں سے فساد اور جھگڑا کرتے ہیں اگر دین کے کسی کام میں شبہ ہو تو کرنے والے سے اخلاق اور نرمی کے ساتھ اس کی دلیل پوچھے جب وہ حدیث یا قرآن سے کوئی دلیل بتلا دے بس سکوت کرے اب اس سے متعرض نہ ہو ہر مسلمان کو اختیار ہے کہ جس حدیث پر چاہے عمل کرے بشرطیکہ وہ حدیث بالاتفاق منسوخ نہ ہو اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اختلاف یہ نہیں ہے کہ ایک رفع یدین کرے دوسرا نہ کرے ایک پکار کر آمین کہے ایک آہستہ بلکہ اختلاف یہ ہے ایک دوسرے سے ناحق جھگڑے اس کو ستائے کیونکہ آپ نے ان دونوں کی قرائتوں کو اچھا فرمایا اور لڑنے جھگڑنے کو برا کہا ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں یوں ہے اس یہودی نے کہا یا رسول اللہ میں ذمی ہوں اور آپ کی امان میں ہوں اس پر بھی اس مسلمان نے مجھ کو تھپڑ مارا آپ غصے ہوئے اور مسلمان سے پوچھا تو نے اس کو کیوں تھپڑ مارا ۱۲ منہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَأَخْبَرَہٗ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ
عَلٰی مُوْسٰی فَإِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
فَأَصْعَقُ مَعَہُمْ فَأَکُوْنُ أَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَإِذَا
مُوْسٰی بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِیْ أَکَانَ
فِیْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِیْ أَوْ کَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ إِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا
وُھَیْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ
أَبِیْہِ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ
جَاءَ یَہُوْدِیٌّ فَقَالَ یَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ
وَجْہِیْ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِکَ فَقَالَ مَنْ قَالَ
رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوْہُ فَقَالَ أَضَرَبْتَہٗ
قَالَ سَمِعْتُہٗ بِالسُّوْقِ یَحْلِفُ وَالَّذِی اصْطَفٰی
مُوْسٰی عَلَی الْبَشَرِ قُلْتُ أَیْ خَبِیْثُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِیْ غَضْبَۃٌ ضَرَبْتُ
وَجْہَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا
تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْأَنْبِیَاءِ فَإِنَّ
النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ فَأَکُوْنُ أَوَّلَ
مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْأَرْضُ

فرمایا دیکھو موسیٰؑ پر مجھ کو فضیلت مت دو۱؎ قیامت کے دن
لوگ بیہوش ہو جائیں گے میں بھی بیہوش ہو جاؤں گا
لیکن سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا میں کیا دیکھوں
گا موسیٰ عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں اب میں نہیں جانتا
کہ وہ بھی بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے
یا اُن لوگوں میں ہیں جن کو اللہ نے بیہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہے۲؎

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے
وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ
یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے
کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک
یہودی (فنحاص) آیا کہنے لگا ابو القاسم تمہارے ایک صحابی نے
میرے منہ پر تھپڑ مارا آپ نے پوچھا کس نے اس نے کہا
ایک انصاری نے۳؎ (آپ نے صحابہ سے) فرمایا اس کو بلاؤ وہ
آیا آپ نے پوچھا کیا تو نے اس کو مارا وہ کہنے لگا (جی ہاں)
ہوا یہ کہ میں نے اس کو بازار میں یوں قسم کھاتے سنا قسم اس کی
جس نے موسیٰؑ کو سب آدمیوں پر بزرگی دی میں نے کہا
او خبیث کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اور مجھ کو غصہ آ
گیا میں نے ایک تھپڑ مار دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ سن کر فرمایا دیکھو پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر (اس طرح)
بزرگی نہ دیا کرو قیامت کے دن ایسا ہوگا لوگوں کو غش آ جائے گا
سب سے پہلے زمین پھٹ کر میں باہر نکلوں گا کیا دیکھوں گا

۱؎ یعنے اس طرح سے کہ حضرت موسیٰ کی اہانت نکلے کسی پیغمبر کی ذری سے اہانت اور تحقیر بھی کفر ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے اس طرح سے فضیلت نہ دو کہ لوگوں سے گالی گلوچ اور جھگڑے کی نوبت پہنچے بعضوں نے کہا جب آپ نے یہ حدیث فرمائی اس وقت تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ۱۲ منہ ۲؎ یعنے اس آیت میں فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ کہتے ہیں حاملان عرش بیہوش ہوں گے وہ مستثنیٰ ہیں ۱۲ منہ ۳؎ اوپر گذر چکا کہ مارنے والے ابوبکر صدیقؓ تھے یہ روایت اس کے خلاف ہے کیونکہ ابوبکرؓ انصاری نہ تھے بعضوں نے یہ دوسرا واقعہ ہوگا بعضوں نے کہا انصار سے لغوی معنے یعنے مددگار مراد ہے وہ ابوبکرؓ کو بھی شامل ہے ۱۲ منہ

فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولَى ؛

۹۵۳ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

باب ۶۳ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ

وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ ؛ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا

موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے پس اب معلوم نہیں وہ بیہوش ہوں گے (اور مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے) یا طور پر جو بیہوش ہو چکے تھے وہی ان کو کافی ہو گئی[1]۔

ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے ایک یہودی نے ایک چھوکری[2] کا سر دو پتھروں سے کچل ڈالا (اس میں کچھ جان باقی تھی) لوگوں نے اس سے پوچھا یہ کس نے کیا فلانے نے یا فلانے نے جب اس یہودی کا نام لیا تو چھوکری نے سر سے اشارہ کیا وہ یہودی پکڑا گیا اور جرم کا اقرار کیا آنحضرت صلی علیہ وسلم نے حکم دیا اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچلا گیا[3]۔

باب ایک شخص نادان یا کم عقل ہو گو حاکم اس پر حجر نہ کرے

مگر اس کا کیا ہوا معاملہ رد کر دیا جائے گا[4] اور جابر رض سے منقول ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے ایک شخص کا صدقہ رد کر دیا پھر اس کو ایسی حالت میں صدقہ کرنے سے منع فرمایا[5] اور امام مالک نے کہا اگر کسی[6]

---

[1] جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تھے اور اللہ جل جلالہ کو دیکھنا چاہا تھا تو وہ بیہوش ہو کر گرے تھے جس کا اس آیت میں ذکر ہے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا ۱۲ منہ

[2] اس چھوکری کا نام معلوم ہوا نہ یہودی قاتل کا ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ وہ چھوکری انصاریہ تھی کچھ زیور پہنے تھی اس کے طمع میں یہودی نے اس کا سر دو پتھروں سے کچلا اور زیور اتار لیا ۱۲ منہ

[3] مالکیہ اور شافعیہ اور حنابلہ اور اہل حدیث سب نے اس حدیث کے موافق یہ حکم دیا ہے کہ قاتل کو اسی طرح ماریں گے جس طرح اس نے مقتول کو مارا ہے لیکن حنفیہ نے اس کے خلاف یہ حکم دیا ہے کہ قصاص ہمیشہ دھار دار ہتھیار جیسے تلوار سے لیا جائے گا مالکیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ صرف مقتول کے بیان یعنے تہمت اور گمان پر بھی قتل ثابت ہو جاتا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں یہ مذکور ہے کہ یہودی نے گرفتاری کے بعد جرم کا اقرار کیا ۱۲ منہ

[4] یعنے وہ جو بیع اور شرا کرے فسخ ہو سکتی ہے حنفیہ اور شافعیہ نے اس کے خلاف کہا ہے انہوں نے کہا جب تک حاکم اس پر حجر نہ کرے اس کا کیا ہوا معاملہ رد نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

[5] یہ حدیث عبد بن حمید نے نکالی ہوا یہ کہ ایک شخص سونے کا ایک ڈلا انڈے برابر لے کر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا آپ میری طرف سے بطور صدقہ کے یہ قبول فرمائیے قسم خدا کی اس کے سوا میرے پاس کچھ مال نہیں ہے آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اس نے پھر یہی کہا آخر آپ نے وہ ڈلا اس کی طرف پھینک مارا اور فرمایا تم میں کوئی نادار ہوتا ہے اور اپنا مال جس کے سوا اور کچھ اس کے پاس نہیں ہوتا خیرات کرتا ہے پھر بیٹھ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے خیرات اس وقت کرنا چاہیئے جب آدمی کے پاس خیرات کرنے کے بعد مال رہے اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی نکالا اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ۱۲ منہ

[6] اس کو ابن وہب نے اپنے موطا میں امام مالک نے نقل کیا ۱۲ منہ

كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ ؛

بَابُ ۶۳۱ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ۔

۹۵۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ ؛

۹۵۵- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ ابْنُ النَّحَّامِ ؛

بَابُ ۶۳۲ كَلَامِ الْخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ۔

کا قرض کسی پر آتا ہو اور قرضدار پاس ایک ہی غلام ہو اور کوئی جائیداد نہ ہو تو اس کا آزاد کرنا جائز نہ ہوگا۔

باب اگر کسی نے ایک کم عقل یا اس کے مانند کسی شخص کا مال بیچ کر قیمت اس کے حوالے کردی اور اس سے یہ کہا کہ حفاظت اور درستی سے رکھو تو یہ جائز ہے اگر اس پر بھی وہ روپیہ برباد کرے تو حاکم اس پر حجر کر سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے[1] مال کو برباد کرنے سے منع فرمایا اور جس شخص کو خرید و فروخت میں[2] فریب دیا جاتا تھا اس سے یہی فرمایا تو خرید و فروخت کے وقت یہی کہہ دیا کر دھوکے کا کام نہیں ہے اور اس کا مال نہیں چھینا

ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص کو خرید و فروخت میں فریب دیا جاتا تھا (لوگ اس کو ٹھگ لیتے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو خرید و فروخت کے وقت یوں کہہ دیا کر بھائی دھوکے فریب کا کام نہیں ہے۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے ایک شخص نے ایک غلام آزاد کردیا اس کے پاس اور کوئی جائداد نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آزادی رد کردی اور نعیم بن نحام نے وہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید لیا۔

باب مدعی یا مدعا علیہ ایک دوسرے کی نسبت جو کہیں (یہ غیبت میں داخل نہیں ہے)

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث بھی اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] بشرطیکہ ایسا کوئی کلمہ نہ نکالیں جس میں حد یا تعزیر واجب ہو ورنہ سزا دی

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کسی مسلمان کا مال (ناحق) مار لینے کے لیے وہ قیامت میں جب اللہ سے ملیگا تو اللہ اس پر غصے ہو گا اشعث نے کہا قسم خدا کی میرے ہی باب میں یہ حدیث آپ نے فرمائی مجھ میں اور ایک یہودی میں ایک زمین ساجھے کی تھی وہ میرا حصہ مکر گیا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے کر آیا آپ نے مجھ سے فرمایا گیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا جی نہیں تب آپ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ قسم کھا کر میرا مال مار لے گا[1] اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کی یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کا عہد کر کے قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سا مول لیتے اخیر آیت تک

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبد اللہ بن مالک سے انہوں نے کعب بن مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے مسجد نبوی میں اپنے قرض کا تقاضا کیا دونوں چلانے لگے[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے میں تھے آپ نے وہیں سے ان دونوں کی آوازیں سن لیں پھر آپ حجرے کا پردہ اٹھا کر برآمد ہوئے اور کعب کو پکارا کعب نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ اشعث بن قیس نے جو مدعی تھا اپنے مدعی علیہ یعنے یہودی کی برائی بیان کی کہ اس کو جھوٹی قسم کھا لینے میں کوئی باک نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا کیونکہ دونوں میں جھگڑا ہوا جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے قتلا جیا اور جھگڑے میں ظاہر ہے کہ ایک شخص دوسرے کی نسبت برے بھلے الفاظ کہتا ہے ۱۲ منہ

اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ ؛

فرمایا اتنا قرض چھوڑ دے اور اشارے سے بتلایا یعنے آدھا قرض کعب نے کہا میں نے چھوڑ دیا یا رسول اللہ تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ اس کا قرض ادا کر۔

۹۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيْهَا وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ لِيْ أَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ قَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبد القاری سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر بن خطاب رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حکیم بن حزام کو سورہ فرقان جس طرح میں پڑھا کرتا تھا اس کے سوا دوسری طرح پڑھتے سُنا اور مجھ کو یہ سورت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی میں قریب تھا حکیم پر کچھ جلدی سے کر بیٹھوں[1] مگر میں صبر کیے رہا جب وہ پڑھ چکے میں نے ان کے گلے چادر ڈال کر ان کو گھسیٹا (کہیں بھاگ جائیں) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لا یا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سورہ فرقان میں نے اُن کو اور طرح پڑھتے سُنا اس کے خلاف جس طرح آپ نے مجھ کو پڑھائی آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے پھر حکیم سے فرمایا پڑھ انہوں نے پڑھی آپ نے فرمایا اسی طرح اُتری ہے بعد اس کے مجھ سے فرمایا تو پڑھ میں نے پڑھی فرمایا اسی طرح اتری ہے دیکھو قرآن سات طرح پر[2] اترا ہے جیسے تم کو آسان ہو اس طرح پڑھو۔

باب ۶۲۳ إِخْرَاجِ أَهْلِ الْمَعَاصِيْ

باب جب حال معلوم ہو جائے تو مجرموں اور جھگڑنے

[1] ان کو ماردوں یا غصہ میں سخت سست الفاظ کہہ بیٹھوں ترجمہ یہیں سے نکلتا ہے اور اس سے کہ حضرت عمر نے چادر ان کے گلے میں ڈال کر ان کو گھسیٹا معلوم ہوا خصومت کے وقت ایسی باتیں معاف ہیں ۱۲ منہ [2] یعنے عرب کے ساتوں قبیلوں کے محاورے اور طرز پر اور کہیں کہیں اختلاف حرکات یا اختلاف حروف مضر نہیں کرتا بشرطیکہ مطلب میں خلل نہ آئے جیسے سات قراءتوں کے اختلاف سے ظاہر ہوتا علماء نے کہا ہے کہ قرآن کو مشہور سات قراءتوں میں سے ہر ایک قراءت کے موافق پڑھ سکتا ہے کوئی حرج نہیں لیکن شاذ قراءت پڑھنا اکثر علماء نے درست نہیں رکھا جیسے حضرت عائشہ رض کی قراءت حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطٰے والصلوٰۃ العصر وا ابن مسعود کی قراءت فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی ۱۲ منہ

وَالْخُصُوْمِ مِنَ الْبُيُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِيْنَ نَاحَتْ ؕ

۹۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ

والوں کو گھر سے نکال دینا حضرت عمرؓ نے ام فروہؓ[۱] ابوبکر صدیق رضؓ کی بہن کو گھر سے نکال دیا جب انہوں نے نوحہ کیا

ہم سے محمد بن بشار رضؓ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے یہ قصد کیا کہ نماز کا حکم دوں وہ کھڑی کی جائے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھر جلا دوں[۲]۔

بَابٌ ۶۳۴ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ

باب میت کا وصی اس کی طرف سے دعویٰ کر سکتا ہے

۹۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصَانِيْ أَخِيْ إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِيْ وَابْنُ أَمَةِ أَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِيْ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص رضؓ دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زمعہ کی لونڈی کا جو لڑکا تھا اس میں جھگڑا کیا سعد نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی (عتبہ) نے مرتے وقت وصیت کی تھی جب تو مکہ پہنچے اور زمعہ کی لونڈی کا لڑکا دیکھے تو اس کو لے لے وہ میرا بیٹا ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اس لڑکے کی صورت صاف عتبہ سے ملتی تھی

[۱] یہ ابن سعد نے طبقات میں نکالا جب ابوبکر صدیق کی وفات ہوئی تو ام فروہ ان کی بہن جاہلیت کی طرح نوحہ کرنے لگیں حضرت عمرؓ نے ہشام کو حکم دیا انہوں نے ان کو دُرّے لگائے اور ساری نوحہ کرنے والیاں یہ حال دیکھ کر بھاگ گئیں ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا کیونکہ جب گھر جلا دیئے گئے تو وہ نکل بھاگیں گے پس گھر سے نکالنا جائز ہوا ہمارے شیخ امام قیم رہ نے اس حدیث سے اور کئی حدیثوں سے یہ دلیل لی ہے کہ شریعت میں تعزیر بالمال درست ہے یعنے حاکم اسلام کسی جرم کی سزا میں مجرم کو مالی نقصان دے سکتا ہے مگر حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے باوجود اس کے کہ حیدرآباد کے اکثر لوگ اور یہاں کے بادشاہ اور امراء حنفی ہیں مگر ان سبھوں نے اپنے امام کا خلاف کر کے ایک تعزیرات آصفیہ بنائی جو تعزیر بالمال سے بھری ہوئی ہے حیرت ہوتی کہ آمین اور رفع یدین کرنے والوں پر تو حنفی ایسی لے دے کرتے ہیں کہ پناہ بخدا اور تعزیرات آصفیہ کے نافذ ہونے پر انہوں نے کوئی مزاحمت نہیں کی ۱۲ منہ

شَبَهًا بَيِّنًا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ .

بَابُ ٦٣٥ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰى مَعَرَّتُهُ

وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلٰى تَعْلِيمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ ؛

٩٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ اَطْلِقُوا ثُمَامَةَ ؛

بَابُ ٦٣٦ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ

لیکن آپ نے یہی حکم دیا کہ وہ لڑکا عبد بن زمعہ کو دیا جائے فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور ام المومنین سودہ سے فرمایا تو اس لڑکے سے پردہ کرؔ[1]

باب اگر شرارت کا ڈر ہو تو آدمی کا باندھنا درست ہے اور ابن عباس رضؔ نے عکرمہ کو قید کیا اس لیے کہ قرآن اور حدیث اور دین کے فرائض سیکھےؔ[2]۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ رضؔ سے سُنا وہ کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے ملک کو کچھ سوار روانہ کیے (۶ھ ہجری میں) وہ سوار بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور وہ یمامہ کا سردار تھاؔ[3] صحابہ رضؔ نے اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیاؔ[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ثمامہ کے پاس تشریف لے گئے پوچھا ثمامہ تو کس خیال میں ہے وہ کہنے لگا اے محمدؔ[5] میں اچھا ہوں پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا آپ نے یہ حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

باب حرم میں کسی کو باندھنا قید کرنا اور نافع بن عبدالحارثؔ[6]

---

[1] حالانکہ جب وہ لڑکا زمعہ کا ٹھہرا تو ام المومنین سودہ کا بھائی ہوا مگر چونکہ یہ شبہ تھا کہ وہ عتبہ کا نطفہ ہے آپ نے حضرت سودہ کو اس سے چھپنے کا حکم دیا یہ احتیاطاً تھا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یمامہ ایک شہر ہے طائف سے دو منزل پر یمن کے ملک میں ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے شریح قاضی بھی جب کسی پر کچھ حکم کرتے اور اس کے بھاگ جانے کا ڈر ہوتا تو مسجد میں اس کو حراست میں رکھنے کا حکم دیتے جب مجلس برخاست کرتے اگر وہ اپنے ذمے کا حق ادا کر دیتا تو اس کو چھوڑ دیتے ورنہ قید خانے بھجوا دیتے ۱۲ منہ [5] دوسری روایت میں یوں ہے آپ ہر صبح کو ثمامہ کے پاس تشریف لیجاتے وہ کہنے لگا اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو میرا بدلہ دوسرے لوگ لینگے اگر مجھ کو چھوڑ دیں گے تو میں آپ کا شکر گزار ہونگا اگر آپ میرے بدل روپیہ چاہتے ہیں تو جتنا مانگیں گے آپ کو دوں گا آخر آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو ثمامہ چھوٹ کر چل دیا تو صحابہ نے خیال کیا وہ بھاگ گیا لیکن وہ ایک درخت کے نیچے گیا اور نہایا اور وہاں سے لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ صدق دل مسلمان ہو گیا ۱۲ منہ [6] یہ نافع حضرت عمر رضؔ کی طرف سے مکہ کے حاکم تھے انہوں نے مجلس کیلیے صفوان کا گھر چار ہزار دینار کو خرید امگر یہ شرط کی کہ حضرت عمر رضؔ کی منظوری پر بیع موقوف رہیگی اگر انہوں نے اجازت دی تو فبہا ورنہ باقی بر صفحہ آئندہ

وَاشْتَرَى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عُمَرَ إِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ ؞

نے صفوان بن اُمیہ سے مکہ میں ایک گھر قید خانہ بنانے کے لیے اس شرط پر خریدا کہ اگر حضرت عمرؓ اُس خریداری کو منظور کریں گے تو بیع پوری ہوگی ورنہ صفوان کو جواب آنے تک چار سو دینار کرایہ کی بابت ملیں گے اور عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں لوگوں کو قید کیا[1]

۹۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف روانہ کیا وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور مسجد کے ایک ستون سے اس کو باندھ دیا[2]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۶۳ الْمُلَازَمَةِ.

باب قرضدار کے ساتھ رہنے کا بیان

۹۶۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے اور یحییٰ کے سوا اور راویوں نے یوں کہا[3] مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے اُنہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے انہوں نے کعب بن مالک سے ان کا قرض عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر آتا تھا وہ عبداللہ سے ملے تو اس کے پیچھے ہو گئے[4] پھر

(بقیہ صفحہ سابقہ) اتنی مدت تک جو صفوان کا گھر استعمال میں رہے گا اس کے بدل اُن کو چار سو دینار دیئے جائیں گے معلوم ہوا کہ ایسی شرط بیع میں درست ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا)

[1] اس کو ابن سعد اور خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ میں اور ابو الفرج اصبہانی نے اغانی میں نکالا کہ عبداللہ بن زبیر نے حسن بن محمد بن حنفیہ کو دار الندوہ میں سجن عارم میں قید کیا وہ وہاں سے بھاگ کر نکل گئے ۱۲ منہ [2] مدینہ بھی حرم ہے تو حرم میں قید کرنے کا جواز ثابت ہوا یہ باب لا کر امام بخاری نے اس کا رد کیا جو ابن ابی شیبہ نے طاؤس سے کیا کہ وہ مکہ میں کسی کو قید کرنا برا جانتے تھے اور کہتے تھے مکہ بیت الرحمۃ ہے وہاں بیت العذاب ہونا مناسب نہیں ۱۲ منہ [3] اس کو اسمٰعیلی نے نکالا شعیب بن لیث سے ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ کعب نے عبداللہ کی ملازمت کی یعنی ان کے پیچھے چمٹے اور کہا جب تک میرا قرض ادا نہ کرے گا میں تیرا پیچھا نہ چھوڑونگا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا اور ملازمت سے منع نہ فرمایا تو ملازمت کا جواز نکلا ۱۲ منہ

فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَكَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

بَابُ ۶۳۸ التَّقَاضِي۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا وَاللهِ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ أَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا الْآيَةَ۔

پھر دونوں نے باتیں کیں اور اُن کی آوازیں بلند ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر سے گزرے اور فرمانے لگے کعب اور ہاتھ سے اشارہ کیا یعنے آدھا قرض معاف کر دے کعب نے یہ سُن کر آدھا قرض اُس سے وصول کیا آدھا چھوڑ دیا۔

باب تقاضا کرنے کا بیان

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا عاص بن وائل (کافر) پر میرا کچھ قرض نکلتا تھا میں تقاضا کرنے کو اس کے پاس گیا[1] وہ کہنے لگا میں تو تیرا قرض جب تک نہیں دینے کا جب تک تو محمدؐ سے پھر نہ جائے میں نے جواب دیا خدا کی قسم تو محمدؐ سے اس وقت تک بھی نہیں پھرنے کا کہ اللہ تجھ کو مارے پھر مار کر اٹھائے وہ کہنے لگا تو پھر مجھ کو چھوڑ دے میں جب مر کر جیئوں گا اور مال اور اولاد مجھ کو ملے گی تو تیرا قرض ادا کر دوں گا اس وقت (سورہ مریم کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر تو نے اس کو دیکھا جس نے ہماری آیتیں نہ مانیں اور کہتا کیا ہے مجھ کو مال اولاد ضرور ملے گا اخیر آیت تک

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابٌ فِي اللُّقَطَةِ!

کتاب پڑی ہوئی چیز کے بیان میں (جس کو کوئی اٹھائے اُس کو لقطہ کہتے ہیں)

وَإِذَا أَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ

اور جب لقطہ کا مالک اس کی نشانیاں (صحیح) بتلا دے تو اس کے

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اور خباب نے جو تقاضا کیا تھا اور عاص نے جو جواب دیا تھا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا تھا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲

دَفَعَ اِلَیْہِ ؛

۹۶۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ سَمِعْتُ سُوَیْدَ بْنَ غَفَلَۃَ قَالَ لَقِیْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقَالَ اَخَذْتُ صُرَّۃً مِّائَۃَ دِیْنَارٍ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا حَوْلَہَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ یَّعْرِفُہَا ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا فَلَمْ اَجِدْ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ ثَلٰثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَآءَہَا وَعَدَدَہَا وَوِکَآءَہَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُہَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِہَا فَاسْتَمْتَعْتُ فَلَقِیْتُہٗ بَعْدُ بِمَکَّۃَ فَقَالَ لَآ اَدْرِیْ ثَلٰثَۃَ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا۔

حوالے کر دے۔

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلمہ سے کہا میں نے سوید بن غفلہ سے سنا کہا میں ابی بن کعب سے ملا انہوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی اس میں سو اشرفیاں تھیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (آپ سے پوچھا) فرمایا سال بھر تک لوگوں سے پوچھتا رہ میں سال بھر تک دریافت کرتا رہا کوئی اس کا پہچاننے والا نہ ملا پھر میں (دوبارہ) آنحضرتؐ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال اور پوچھتا رہ میں پوچھا کیا لیکن کوئی نہ ملا پھر تیسری بار آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور گنتی اور بندھن احتیاط سے پہچان رکھ پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تو اس کو اپنے کام میں لا شعبہ نے کہا میں اس کے بعد جو سلمہ سے مکہ میں ملا تو وہ کہنے لگے مجھ کو یاد نہیں تین برس تک بتلانے کو کہا یا ایک برس تک

بابٌ ۶۲۹ ضَآلَّۃِ الْاِبِلِ ؛

باب بھولے بھٹکے اونٹ کا بیان

۹۶۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ رَّبِیْعَۃَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ.

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ربیعہ سے کہا مجھ سے یزید نے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے

۱ یعنے جہاں لوگوں کا جماؤ دیکھے مسجد یا بازار یا میلے میں وہاں پکارے اگر کسی کی کوئی چیز کھو گئی ہو تو وہ میرے پاس آئے مجھ سے اس کی نشانیاں بیان کرے لیکن مسجدوں میں خاص مسجد کے اندر نہ پکارے بلکہ مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر ۱۲ منہ ۲ یعنے اس کو حوالے کر دے جیسے امام احمد اور ترمذی اور نسائی کی ایک روایت میں اس کی صراحت ہے اگر کوئی ایسا شخص آئے جو اس کی گنتی اور تھیلی اور سربندھن کو بتلائے تو اس کو دیدے معلوم ہوا کہ پہچاننے والے کو وہ مال دے دینا چاہیئے گواہ شاہد کی ضرورت نہیں مالکیہ اور حنابلہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کہتے ہیں بغیر گواہ شاہد کے دیدینا واجب نہیں گو جائز ہے اس روایت میں دو سال تک بتلانے کا ذکر ہے اور آگے جو حدیثیں مذکور ہوں گی ان میں صرف ایک سال تک بتلانا بیان ہوا ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے تمام علماء نے اور ابی کی حدیث کو ورع اور احتیاط پر محمول کیا ہے ۱۲ منہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رض قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَهَا فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ ضَالَّةُ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآؤُهَا وَسِقَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ۔

بَابُ ۶۴ ضَالَّةِ الْغَنَمِ

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ اَنَّهُ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُوْلُ يَزِيْدُ اِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَهُ قَالَ يَحْيٰى فَهٰذَا الَّذِيْ لَا اَدْرِيْ اَفِيْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَمْ شَيْءٌ مِّنْ

زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ایک گنوار (بلال یا سوید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور پڑی ہوئی چیز کو پوچھنے لگا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہ پھر اس کی تھیلی اور بندھن پہچان رکھ اگر کوئی آئے اور پتہ ٹھیک بتلاتے (تو اس کو دیدے) ورنہ اس کو اپنے خرچ میں لا اُس نے کہا یارسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے آپؐ نے فرمایا وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کیلئے کہنے لگا گمہوا اُونٹ یہ سن کر (غصے سے) آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا فرمایا اُونٹ سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ تو اس کا جوتا اور مشک موجود ہے وہ پانی پی لیتا ہے درختوں کے پتے کھا لیتا ہےؔ[1]

باب گمی ہوئی بکری کا بیان

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان تیمی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑی ہوئی چیز کو پوچھا آپؐ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سر بندھن کو پہچان رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے پوچھتا رہ یزید نے کہا اگر کوئی پہچاننے والا نہ آئے تو جس نے پایا وہ اس کو خرچ کر ڈالے مگر وہ مال اُس کے پاس امانت رہے گا یحییٰ نے کہا میں نہیں جانتا یہ فقرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہےؔ[2] یا یزید نے اپنی طرف سے

[1] یعنے اونٹ کو پکڑنے کی حاجت نہیں اس کو بھیڑیے وغیرہ کا ڈر نہیں نہ چارے پانی کے لیے اس کو چرواہے کی ضرورت ہے وہ آپ پانی پر جا کر پانی پی لیتا ہے اور آٹھ آٹھ روز کا پانی اپنے پیٹ میں بھر لیتا ہے بعضوں نے کہا یہ جنگل میں حکم ہے اگر بستی میں اُونٹ بھی ملے تو پکڑ لینا چاہیئے تاکہ مسلمان کا مال ضائع نہ ہو ایسا نہ ہو چور اس کو پکڑ لے جائے اونٹ کے حکم میں وہ جانور ہیں جو اپنی حفاظت آپ کر سکتے ہیں جیسے گھوڑا بیل وغیرہ ۱۲ منہ [2] یحییٰ کی دوسری روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ فقرہ حدیث میں داخل ہے اس کو امام مسلم اور اسمٰعیلی نے نکالا امانت سے مطلب یہ ہے کہ جب اس کا مالک آجائے گا تو پانے والے کو

عِنْدِهٖ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيْدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَآءَهَا وَسِقَآءَهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا۔

بڑھا دیا ہے پھر اُس نے پوچھا آپ بھولی بھٹکی (گمی ہوئی) بکری کے باب میں کیا فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پکڑ لے کیونکہ بکری یا تو تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کا حصہ ہے یزید نے کہا بکری کو بھی پوچھنا چاہیئے[1] پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اُونٹ کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اُونٹ کو چھوڑ رہنے دے اُس کے ساتھ موزہ مشک سب موجود ہے وہ پانی پی لیتا ہے درخت میں سے کھا لیتا ہے درخت میں سے کھا لیتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا لیتا ہے۔

بَابٌ ۶۴ اِذَا لَمْ يُوْجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا

باب اگر سال بھر تک لقطہ کا مالک نہ ملے تو پانے والا اس کا مالک ہو جاتا ہے[2]

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے کہا ایک شخص (بلال یا سوید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور لقطہ (یعنے پڑی ہوئی چیز) کو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا ایسا کر اس کی تھیلی سربندھن پہچان رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کرتا رہ اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تیرا اختیار ہے اس نے پوچھا گمی ہوئی بکری کو کیا کروں آپ نے فرمایا وہ تیری ہے

[1] یعنے لوگوں سے اس کی نسبت دریافت کرنا چاہیئے کہ کس کا مال ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ بکری میں بھی پوچھنا اور دریافت کرنا واجب ہے شافعیہ نے کہا اگر جنگل میں ملے تو پوچھنا واجب نہیں لیکن بستی میں واجب ہے ۱۲ منہ

[2] بعضوں کا یہی قول ہے کہ سال بھر تک اگر پوچھا پاچھی کرے اور کوئی مالک نہ ملے تو وہ چیز پانے والے کی ملک ہو جاتی ہے اب اگر اس نے صرف کر ڈالی اور مالک آیا تو اس پر ضمان لازم نہ ہوگا اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ مالک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس کو تصرف کرنا جائز ہوگا لیکن جب مالک آن پہنچے تو وہ چیز یا اس کا بدل دینا لازم ہوگا حنفیہ کہتے ہیں اگر پانے والا محتاج ہے تو اس میں تصرف کر سکتا ہے اگر مالدار ہے تو اس کو خیرات کر دے پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو اختیار ہے خواہ اس خیرات کو جائز رکھے خواہ اس سے تاوان لے ۱۲ منہ

أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے پوچھا گم ہوا اونٹ آپؐ نے فرمایا اس سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا موزہ ہے مشک ہے وہ پانی پی لیتا ہے درخت کے پتے کھا لیتا ہے جب اس کا مالک اس سے ملے۔

بَابُ ۶۴۲ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا[1] مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ۔

باب اگر کوئی سمندر میں لکڑی یا کوڑا یا ایسی چیز پائے

اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک مرد کا ذکر کیا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اور حدیث کو بیان کیا (جو اوپر گذر چکی جس میں قرضہ کا ذکر ہے) پھر وہ شخص نکلا اس قصد سے کہ شاید کوئی جہاز آیا ہو اور اس کا روپیہ لایا ہو اس نے دیکھا ایک لکڑی تیر رہی ہے وہ اس کو اپنے گھر میں جلانے کے لیے اٹھا لایا جب اس کو چیرا تو اس میں سے روپیہ نکلا اور خط ملا۔

بَابُ ۶۴۳ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ[2] وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

باب رستے میں کھجور پائے

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے میں کھجور پائی فرمانے لگے اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقے کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا اور یحییٰ بن سعید قطان نے کہا[2] مجھ سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ سے منصور نے اور زائدہ بن قدامہ نے[3] بھی اس حدیث کو منصور سے روایت کیا انہوں نے طلحہ سے کہا ہم سے انس رضہ نے

[1] اس کو امام بخاری نے باب التجارۃ فی البحر میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو مسدد نے اپنی مسند میں اور امام طحاوی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا۔

بَابٌ ۶۴۴ كَیْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ اَهْلِ مَكَّةَ

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِیَّاءُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

بیان کیا دوسری سند اور ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اپنے گھر میں لوٹ کر جاتا ہوں وہاں اپنے بچھونے پر ایک کھجور پڑی پاتا ہوں[۱] میں اُس کو کھانے کی نیت سے اُٹھاتا ہوں پھر یہ ڈرتا ہوں کہیں صدقے کی نہ ہو اور اس کو پھینک دیتا ہوں

باب مکہ کے لقطہ کا کیا حکم ہے[۲]

اور طاؤس نے ابن عباس سے نقل کیا[۳] انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مکہ کا لقطہ کوئی نہ اُٹھائے مگر جو اُس کو بتلائے اور خالد حذاء نے عکرمہ سے نقل کیا[۴] انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مکہ کا لقطہ کوئی نہ اُٹھائے مگر جو اُس کو بتلائے اور احمد بن سعد نے کہا ہم سے روح نے بیان کیا[۵] کہا ہم سے زکریا نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کا درخت نہ کاٹا جائے نہ وہاں کا شکار ہانکا جائے نہ وہاں کی پڑی

---

[۱] آپ کو یہ خیال آتا ہوگا کہ شاید صدقہ کی کھجور جس کو آپ تقسیم کیا کرتے تھے باہر سے کپڑے میں لگ کر چلی آئی ہوگی ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ کھانے پینے کی کم قیمت چیز اگر کوئی رستے یا گھر میں ملے تو اس کا کھالینا درست ہے اور آپ نے جو اس سے پرہیز کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ صدقہ آپ پر اور سب بنی ہاشم پر حرام تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی حقیر چیزوں کے لیے مالک کا ڈھونڈھنا اور اس کو پہنچانا ضرور نہیں ۱۲ منہ

[۲] مکہ کے لقطہ میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا مکہ کا لقطہ ہی اٹھانا منع ہے بعضوں نے کہا اٹھانا تو جائز ہے لیکن ایک سال کے بعد بھی پانے والے کا ملک نہیں ہوتا اور جمہور مالکیہ اور بعض شافعیہ کا یہ قول ہے کہ مکہ کا لقطہ بھی اور ملکوں کے لقطہ کی طرح ہے حافظ نے کہا شاید امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مکہ کا لقطہ بھی اٹھانا جائز ہے اور یہ باب لاکر انہوں نے اس روایت کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ ہے کہ حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اُٹھانا منع ہے ۱۲ منہ

[۳] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الحج میں وصل کیا ۱۲ منہ

[۴] اس کو خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ

[۵] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ؛

۹۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي

ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر جو بتلائے وہ اٹھا سکتا ہے نہ وہاں کی گھانس کاٹی جائے حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹ سکتے ہیں۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن کثیر نے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا جب اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرا دیا تو آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک لیا اور اپنے پیغمبر اور مسلمانوں کو مکہ پر حکومت دی دیکھو مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے درست نہیں ہوا (یعنے وہاں لڑنا) اور میرے لیے بھی ایک گھڑی دن درست ہوا اب میرے بعد کسی کے لیے درست نہ ہوگا نہ وہاں کا شکار چھیڑا جائے نہ کانٹا اکھیڑا جائے (کاٹا جائے) نہ وہاں کی پڑی ہوئی چیز کوئی اٹھائے مگر جو بتلائے اور جس کا کوئی عزیز مار ڈالا جائے تو اس کو اختیار ہے خواہ دیت لے یا قصاص عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ اذخر کاٹنے کی اجازت ہو اس کو قبروں میں بچھاتے ہیں چھتوں پر ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے پھر یمن والوں میں سے ایک شخص ابوشاہ نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ خطبہ مجھ کو لکھوا

ف۱ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ ف۲ یعنے ابرہہ والوں کو جو ہاتھی لے کر کعبہ ڈھانے کے لیے آئے تھے یہ روایت پہلے پارے میں گذر چکی ہے بعضی روایتوں میں فیل کے بدل قتل ہے ۱۲ منہ ف۳ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے معلوم ہوا پڑی ہوئی چیز کا مکہ میں بھی وہی حکم ہے جو اور مقاموں میں ہے ۱۲ منہ ف۴ اذخر ایک خوشبودار گھانس ہے جو مکہ کے اطراف میں پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۴۴۵ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ ؛

بَابٌ ۴۴۶ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ

دیجئے آپ نے صحابہ سے فرمایا اچھا ابو شاہ کے لیے یہ خطبہ لکھ دو ولید بن مسلم نے کہا میں نے امام اوزاعی سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے میرے لیے لکھوا دیجئے انہوں نے کہا یعنے یہ خطبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے سنا تھا۔

باب کسی کے جانور کا دودھ بے اس کی اجازت کے نہ دوہیں[۱]۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دوسرے کے جانور کا دودھ بے اس کی اجازت کے نہ دوہے کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرے گا کوئی اس کے گودام میں آن کر اس کے غلہ کا کوٹھا توڑے اور غلہ لے کر چل دے ایسے ہی جانوروں کے تھن ان کے کھانے کے کوٹھے ہیں توکسی کا جانور بے اس کی اجازت کے نہ دوہے

باب اگر پڑی ہوئی چیز کا مالک سال بھر کے بعد آئے تب بھی پانے والے کو پھیرنا پڑے گا کیونکہ وہ اس کے پاس امانت تھی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کے غلام تھے انہوں نے

[۱] اس باب کے لانے سے غرض یہ ہے کہ اس مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف ہے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی باغ پر سے گذرے یا جانوروں کے گلے پر سے تو باغ کا پھل یا جانور کا دودھ کھا پی سکتا ہے گو مالک کی اجازت نہ ملے مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ بے ضرورت ایسا کرنا جائز نہیں اور ضرورت کے وقت اگر کرے تو تاوان دے امام احمد نے کہا اگر باغ پر حصار نہ ہو تو تر میوہ کھا سکتا ہے (گو ضرورت نہ ہو) ایک روایت میں یہ ہے جب اس کی ضرورت اور احتیاج ہو لیکن دونوں حالتوں میں اس پر تاوان نہ ہوگا اور دلیل ان کی امام بیہقی کی حدیث ہے ابن عمر رضہ سے مرفوعاً جب تم میں سے کوئی کسی باغ پر سے گزرے تو کھائے لیکن جمع کر کے نہ لے جائے ۱۲ منہ

زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رض اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ
عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا
ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا
فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ
وَجْنَتَاهُ اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ مَالَكَ
وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا
حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

بَابُ ۶۴۷ هَلْ يَاْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلَا يَدَعُهَا
تَضِيْعُ حَتّٰى لَا يَاْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ
سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ
رَبِيْعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ فِيْ غَزَاةٍ
فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِيْ اَلْقِهٖ قُلْتُ لَا
وَلٰكِنْ اِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهٗ وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ
بِهٖ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِيْنَةِ
فَسَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رض فَقَالَ وَجَدْتُ
صُرَّةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا

زید بن خالد جہنی سے ایک شخص (سوید یا بلال) نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (پڑی ہوئی چیز) کو پوچھا آپ نے
فرمایا ایسا کر سال بھر تک اس کو بتلاتا رہ پھر اس کا سربندھن
اور ظرف پہچان رکھ بعد اس کے خرچ کر ڈال اب اگر اس کا
مالک آجائے[۵۱] تو اس کو ادا کر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
بھولی بھٹکی بکری کو کیا کریں آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ
تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے کہا یارسول
اللہ بھولا بھٹکا اونٹ یہ سن کر آپ غصے ہو گئے یہاں تک
آپ کے دونوں گال سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا
آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھ کو کیا واسطہ اس کے ساتھ
تو موزہ ہے مشکیزہ ہے اس کا مالک جب آئیگا اس کو لے لیگا

**باب پڑی چیز کا اٹھا لینا بہتر ہے ایسا نہ ہو
وہ خراب ہو جائے یا غیر شخص اس کو لے بھاگے**

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے
شعبہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کہا میں
نے سوید بن غفلہ سے سنا وہ کہتے تھے میں ایک لڑائی میں
سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا میں نے
ایک کوڑا پڑا دیکھا اس کو اٹھا لیا ان میں سے ایک نے
مجھ سے کہا پھینک دے میں نے کہا نہیں میں نہیں پھینکوں گا
اگر اس کے مالک کو پاؤں گا تو اس کو دے دوں گا ورنہ
اپنے کام میں لاؤں گا جب ہم جہاد سے لوٹ کر آئے اور
حج کو گئے تو مدینہ میں ابی بن کعب سے ملے میں نے ان سے پوچھا
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں نے

۵۱ یعنی اگر وہی چیز موجود ہو تو بجنسہ دے دے نہیں تو اس کی قیمت ادا کرے کیونکہ امانت کا مال خرچ کر ڈالنے سے وہ قرض کی طرح امین کے ذمہ پر ہو جاتا ہے ۱۲منہ

فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا.

ایک تھیلی پائی تھی جس میں سو اشرفیاں تھیں میں اس کو لے کر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو بتلاتا رہ میں ایک سال تک پوچھتا رہا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اور پوچھتا رہ میں ایک سال تک اور پوچھتا رہا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اور بتلا میں نے ایک سال اور ایسا ہی کیا پھر چوتھی بار آپ پاس آیا تو آپ نے فرمایا اس کی گنتی اور سربندھن اور ظرف خیال میں رکھ اگر اس کا مالک آئے تو خیر ورنہ تو خرچ کر ڈال۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِهٰذَا قَالَ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے سلمہ سے یہی حدیث شعبہ نے کہا پھر میں سلمہ سے اس کے بعد مکہ میں ملا تو وہ کہنے لگا میں نہیں جانتا اس حدیث میں سوید نے تین سال تک بتلانے کا ذکر کیا تھا یا ایک سال تک[۱]۔

بَابُ ۶۴۸ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ۔

باب لقطہ کا بتلانا لیکن حاکم کے سپرد نہ کرنا[۲]

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رض أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَوِكَائِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے کہا ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کو پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تک بتلاتا رہ پھر اگر کوئی آئے اور اس کے ظرف اور سربندھن کا پتہ (ٹھیک ٹھیک) دے تو اس کے حوالے کر دے ورنہ تو خرچ کر ڈال اور اس نے بھولے بھٹکے اونٹ کو پوچھا آپ کا چہرہ بدل گیا فرمایا اونٹ سے

---

[۱] جب راوی کو اس میں شک ہے کہ ایک سال کا ذکر کیا یا تین سال کا تو ایک سال کی روایت یقینی ہوئی اور وہی قول ہے تمام علماء کا کہ لقطہ کا ایک سال بتلانا کافی ہے ۱۲ منہ [۲] اس باب سے امام اوزاعی کے قول کا رد منظور رہے انہوں نے کہا اگر لقطہ بیش قیمت ہو تو بیت المال میں داخل کر دے ۱۲

مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ دَعْهَا حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ ۔

باب ۶۴۹

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَ انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ إِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرٰى فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

تجھے کیا واسطہ وہ اپنا مشک موزہ ساتھ رکھتا ہے پانی پی لیتا ہے درخت میں سے کھا لیتا ہے اس کا مالک جب آئے گا اس کو لے لے گا اس نے بھولی بھٹکی بکری کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔

باب

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا مجھ کو براء رض نے خبر دی انہوں نے ابو بکر صدیق رض سے **دوسری سند** ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رض سے انہوں نے ابو بکر رض سے انہوں نے کہا (ہجرت کے قصے میں) میں چلا ایک بکریوں کا چرواہا ملا وہ بکریاں ہانک رہا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا[1] میں اس کو پہچانتا تھا میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا میرے لیے دودھ نچوڑے گا اس نے کہا اچھا میں نے اس سے کہا اس نے ایک بکری پکڑی میں نے کہا اس کا تھن گرد وغبار سے صاف کر اور اپنے ہاتھ بھی جھاڑ اس نے ایسا ہی کیا (ہاتھ پر ہاتھ مارا گرد جھاڑنے کو) پھر ایک پیالہ بھر دودھ نچوڑا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (رستے میں) ایک پانی کی چھاگل رکھ لی تھی اس کا منہ کپڑے سے باندھ دیا تھا میں نے اس میں سے پانی لے کر اس دودھ

[1] اس شخص کا نام معلوم ہوا نہ چرواہے کا حافظ ابن حجرؒ نے کہا جس شخص نے کہا وہ ابن مسعودؓ تھے اس نے غلطی کی ۱۲ منہ

فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابٌ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُؤُسِهِمْ رَافِعِيْ اَلْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ مُّهْطِعِيْنَ مُدِيْمِي النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِيْنَ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ يَّعْنِيْ جُوْفًا لَّا عُقُوْلَ لَهُمْ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ

پر ڈالا اور نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں آپ پاس آیا (آپ آرام فرما رہے تھے میرے آنے پر جاگے) میں نے عرض کیا پیجئے یا رسول اللہ آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب لوگوں کے حقوق اور ان کے زبردستی چھین لینے

کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم میں فرمایا اور ظالموں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھنا اس کے سوا کچھ نہیں اللہ اُن کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس دن اُن کی آنکھیں پتھرا جائیں گے سر اُوپر کو اٹھائے بھاگے جا رہے ہوں گے مقنع اور مقمح کے معنے ایک ہیں اور مجاہد نے کہا مہطعین کا معنے برابر نظر ڈالتے والے اور بعضوں نے کہا مہطعین کا معنے جلدی بھاگنے والے اُن کی نگاہ خود ان کی طرف نہ لوٹے گی اور دلوں کے چھکے چھوٹ جائیں گے یعنے عقل سے خالی ہو جائیں گے اور اسے پیغمبر ان لوگوں کو اس دن سے ڈرا جب عذاب آترے گا اس وقت نافرمان لوگ کہیں گے پروردگار ہم کو تھوڑی مہلت اور دے تو اب کی بار ہم تیرا حکم سن لیں گے اور پیغمبروں کی تابعداری کریں گے کیا تم نے پہلے یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم کو کبھی زوال نہیں ہونے کا اور تم نافرمانوں کے گھروں میں جا کر بسے تھے اور تم کو معلوم ہو گیا تھا ہم نے اُن کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے تم سے (اگلے بہت)

۱؎ اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب ہی سے متعلق ہے اس حدیث کی مناسبت باب اللقطہ سے یہ ہے کہ جنگل میں اُس دودھ کے پینے والا کوئی نہ تھا تو وہ بھی پڑی ہوئی چیز کی شل ہوا اور چرواہا گو موجود تھا مگر یہ دودھ اس کی ضرورت سے زائد تھا بعضوں نے کہا مناسبت یہ ہے کہ اگر لقطہ میں کوئی کم قیمت کھانے پینے کی چیز ملے تو اس کا کھا پی لینا درست ہے جیسے اوپر کھجور کی حدیث گذری اور یہ دودھ بھی جب اس کا مالک وہاں موجود نہ تھا لیکن ابوبکر صدیق نے اس کو لیا اور استعمال کیا اُسے کھجور پر قیاس کیا گیا ہے گو چرواہا موجود تھا مگر وہ دودھ کا مالک نہ تھا اس وجہ سے گویا اس کا وجود اور عدم برابر ہوا اور دودھ مثل لقطہ کے ٹھہرا واللہ اعلم ۱۲ منہ ۲؎ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ یعنے ڈر اور ہیبت سے ایک ساں اس طرح آنکھ لگ جائے گی ۱۲ منہ

عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔

قصے بیان کر دیئے تھے) اور یہ کافر بڑے بڑے مکر کر رہے ہیں اور اللہ کے پاس اُن کا مکر لکھا ہوا ہے (اس کے سامنے کچھ نہیں چلنے کی) گو اُن کے مکر سے پہاڑ سرک جائیں گے تو اے پیغمبر یہ مت سمجھ کہ اللہ اپنا وعدہ خلاف کرے گا جو اُس نے اپنے پیغمبروں سے کیا ہے بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

بَابُ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ۔

باب ظلم کا بدلہ

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا نُقُّوْا وَهُذِّبُوْا اُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو معاذ بن ہشام نے خبر دی کہا مجھ سے میرے باپ ہشام دستوائی نے بیان کیا اُنہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو متوکل ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب ایمان دار لوگ (قیامت کے دن) دوزخ پر سے گذر جائیں گے تو بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر اٹکائے جائیں گے اور دنیا میں جو انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا تھا اس کا بدلہ لیا جائے گا جب پاک صاف ہو جائیں گے تو ان کو بہشت کے اندر جانے کی اجازت ملے گی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ہر شخص کو بہشت میں اپنا مکان دنیا کے مکان سے بڑھ کر معلوم رہے گا اور یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے

۱؎ جن سے تم کو عبرت ہونا چاہیئے تھی لیکن تم نے کچھ غور نہ کیا اور کفر اور شرک اور گناہوں کو نہ چھوڑا ۱۲ منہ ۲؎ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مکر سے کہیں پہاڑ بھی سرک سکتے ہیں اللہ کی شریعت پہاڑ کی طرح جمی ہوئی اور مضبوط ہے ان کے مکر و فریب سے وہ اکھڑ نہیں سکتی ۱۲ منہ ۳؎ اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ پرایا مال چھین لینا یعنے غصب اور ظلم کرنا بڑا گناہ ہے ۱۲ منہ ۴؎ اس طرح کہ مظلوم کو ظالم کی نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی یا مظلوم کو حکم دیا جائے گا کہ ظالم کو اتنی ہی سزا دے لے جو اس نے مظلوم کو دنیا میں دی تھی اور جس بندے کو اللہ تعالیٰ بچانا چاہے گا اس کے مظلوم کو اس سے بدلہ راضی کر دے گا ۱۲ منہ ۵؎ کیونکہ برزخ میں صبح اور شام اس کو دکھلاتا رہتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ

عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ.

بَابُ[۶۵۱] قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ. حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رض آخِذٌ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

بَابُ[۶۵۲] لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ

ابوالمتوکل نے بیان کیا[۵۱]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہود) میں یہ فرمانا سن لو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے صفوان بن محرز مازنی سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں عبداللہ بن عمرؓ کا ہاتھ تھامے ہوئے (رستے میں) جا رہا تھا اتنے میں ایک شخص سامنے سے آیا[۵۲] کہنے لگا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کیا سنا ہے کہ اللہ قیامت کے دن جو اپنے بندے سے سرگوشی کرے گا انہوں نے کہا میں نے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ مومن کو اپنے نزدیک بلا لے گا اور اپنا پردہ عزت اس پر ڈال دے گا اور چھپا لے گا پھر پوچھے گا تجھ کو فلانا گناہ معلوم ہے وہ کہے گا خداوند بیشک معلوم ہے جب سب گناہوں کا اس سے اقرار کرا لے گا اور مومن یہ سمجھے گا اب تباہ ہو چکا اس وقت فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپا رکھے اور آج بخش دیتا ہوں[۵۳] پھر نیکیوں کا کتابچہ اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا لیکن کافر اور منافق ان پر تو کھلم کھلا (فرشتے اور آدمی اور جن) یوں گواہ بنینگے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک پر جھوٹ باندھا سن رکھ[۵۴] ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے

باب مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم

[۵۱] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سماع ابوالمتوکل سے معلوم ہو جائے گا ۱۲ منہ [۵۲] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۵۳] سبحان اللہ اس کے کرم و رحم کے صدقے ۱۲ منہ [۵۴] اس حدیث کو کتاب الغصب میں امام بخاری اس لیے لائے کہ آیت میں جو یہ وارد ہے ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے تو ظالموں سے کافر مراد ہیں اور مسلمان اگر ظلم کرے تو وہ اس آیت میں داخل نہیں ہے اس سے ظلم کا بدلہ گو ضرور لیا جائے گا پر وہ ملعون نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

وَلَا يُسْلِمُهُ ٭

کو اُس پر ظلم کرنے دے ۔

٩٧٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے اُن سے سالم نے بیان کیا اُن سے عبد اللہ بن عمر رض نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں اُس کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا کام نکالے تو اللہ اس کا کام نکال دے گا اور جو شخص مسلمان پر سے کوئی مصیبت ٹالے تو اللہ قیامت کی ایک مصیبت اس پر سے ٹال دے گا اور جو شخص مسلمان کا عیب چھپا لے اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا ۔

بَابٌ ٦٥٣ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا ۔

باب ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا ظالم ہو یا مظلوم ۔

٩٨٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدُ الطَّوِيلُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ہم سے عثمان ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو عبید اللہ بن ابی بکر بن انس اور حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) بھائی کی ہر

ف۵ سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لیے کیا عمدہ حکم دیا ہے اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج کافروں کے ہاتھوں کیوں ذلیل اور خوار ہوتے دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان سب مل کر ایک ہاتھ کی طرح ہیں جب سے مسلمانوں میں قومی ہمدردی اُٹھ گئی اور ہر شخص نفسی نفسی میں پڑ گیا کافروں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور سب سلطنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا روم کے الگ ایران کے الگ ہندستان کے الگ چین کے الگ مصر کے الگ افریقہ کے الگ عرب کے الگ اور ایک ایک ملک پر دست درازی کر کے مسلمانوں کو اپنی رعیت بنایا اگر اب بھی یہ سب مسلمان اپنی حالت پر غور کریں اور حدیث نبوی پر چلیں اور قومی کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت اور حمایت اور ہمدردی کریں تو ان کا بچاؤ ہو گا ورنہ چند ہی روز میں اس سے زیادہ ذلیل اور خوار ہو جائیں گے آنحضرت صلعم تو یہ فرماتے ہیں کہ مسلمان خود بھی مسلمان پر ظلم نہ کرے اگر کوئی اور اس پر ظلم کرے تو مسلمان کی مدد اور حمایت کرے لیکن ہمارے زمانہ میں روم کے مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے تو ایران کے مسلمان تماشا دیکھتے ہیں رہتے ہیں ایران والوں پر ظلم ہوتا ہے تو توران والے تماشا دیکھتے ہیں بجز رعایا کو کوسنے یا گالی دینے کے وہ بھی پیٹھ پیچھے اور مسلمان کسی کام کے نہ رہے البتہ نصاریٰ میں قومی ہمدردی انتہا کو پہنچ گئی ہے ایک نصرانی پر دنیا کے کسی کونے پر ظلم ہو تو سارے نصاریٰ اس کی مدد کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ منہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَیْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ یَدَیْهِ ؛

بَابٌ ۶۵۴ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ ؛

۹۸۲ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِیَةَ بْنَ سُوَیْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِیَادَةَ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةَ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارَ الْمُقْسِمِ ؛

۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ ـ

حال میں مدد کر ظالم ہو یا مظلوم[1]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر وہ ظالم ہو یا مظلوم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کریں آپ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکو۔

باب مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے[2]

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے کہا میں نے معاویہ بن سوید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا پھر جن باتوں کا حکم دیا ان کا بیان کیا بیمار پرسی کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا اور چھینک کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینا اور مظلوم کی مدد کرنا اور دعوت قبول کرنا اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا[3]۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لیے ایسا ہونا چاہیے

---

[1] اس کی تفسیر خود آگے کی حدیث میں آتی ہے اگر مسلمان بھائی کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اس کی مدد یوں کرے کہ اس کو سمجھا کر ظلم سے باز رکھے کیونکہ ظلم کا انجام بُرا ہے ایسا نہ ہو اپنا مسلمان بھائی آفت میں پڑ جائے ۱۲ منہ [2] گو وہ کافر ذمی ہو ایک حدیث میں ہے جس کو طحاوی نے ابن مسعودؓ سے نکالا اللہ نے ایک بندے کے لیے یہ حکم دیا اس کو قبر میں سو کوڑے لگائے جائیں وہ دعا اور عاجزی کرنے لگا آخر ایک کوڑہ رہ گیا لیکن ایک ہی کوڑے سے ساری قبر آگ ہو گئی جب وہ حالت جاتی رہی تو اس نے پوچھا مجھ کو یہ سزا کیوں ملی فرشتوں نے کہا تو نے ایک نماز بے طہارت پڑھ لی تھی اور ایک مظلوم کو دیکھ کر تو نے اس کی مدد نہیں کی تھی ۱۲ منہ [3] اگر وہ کسی مباح کام کے لیے قسم دلوئے مقصود اس حدیث سے اس باب میں یہ ہے کہ مظلوم

كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ:

جیسے عمارت اس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے ہووے ہے اور آپ نے انگلیاں قینچی کر لیں۔

بَابُ ٦٥٥ الْإِنْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ

لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا وَالَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يُسْتَذَلُّوْا. فَإِذَا قَدَرُوْا عَفَوْا.

باب ظالم سے بدلہ لینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ کھلم کھلا برا کہنا پسند نہیں کرتا مگر مظلوم ایسا کر سکتا ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے اور (سورۂ شوریٰ میں) فرمایا اور وہ لوگ کہ جب اُن پر ظلم ہوتا ہے تو واجبی بدلہ لیتے ہیں[۱] ابراہیم نخعی نے کہا صحابہ ذلیل بننے کو برا جانتے تھے جب دشمن پر قدرت حاصل کر لیتے تھے تو معاف کر دیتے تھے

بَابُ ٦٥٦ عَفْوِ الْمَظْلُوْمِ لِقَوْلِهِ

تَعَالَى إِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوْهُ أَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ إِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ إِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ.

باب ظالم کو معاف کر دینا اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اگر تم کھلم کھلا نیکی کر دیا چھپا کر یا برائی کو معاف کر دو تو اللہ بھی معاف کرنے والا قدرت والا ہے اور (سورہ حم عسق میں) فرمایا برائی کا بدلہ برائی ہی اسی جتنی پھر جو کوئی معاف کر دے اور بھلائی کرے اس کو اللہ تعالیٰ ثواب دے گا اور جو کوئی اپنے پر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے اس پر کچھ گناہ نہیں گناہ اُن پر ہے جو لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں ملک میں ناحق ظلم توڑتے ہیں ایسے لوگوں کو دکھ کا عذاب ہوگا اور جو کوئی صبر کرے اور بخشدے تو یہ بڑا کام ہے اور اے پیغمبر تو ظالموں کو دیکھے گا جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو کہیں گے اب کوئی دنیا میں پھر جانے کی بھی صورت ہے

بَابُ ٦٥٧ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے

٩٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنَ أَخْبَرَنَا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون نے کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے

[۱] یعنے ظالم کے مقابلے میں رنڈیوں کی طرح عاجز ذلیل نہیں بن جاتے بلکہ اتنا ہی انصاف سے بدلہ لیتے ہیں جتنا ان پر ظلم ہوا اس سے زیادہ بدلہ نہیں لیتے ورنہ خود ظالم بن جائیں گے اس آیت سے یہ ثابت ہے کہ ظالم سے بقدر ظلم کے بدلہ لینا درست ہے لیکن معاف کرنا افضل ہے جیسے آگے آتا ہے منہ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمٰتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے[1]

بَابُ ۶۵۸ الْاِتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔

باب مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق مکی نے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے ابو سعید سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رض کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا دیکھ مظلوم کی بددعا سے بچا رہیو کیونکہ اس کو اللہ تک پہنچنے میں کوئی روک نہیں[2]

بَابُ ۶۵۹ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهٗ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهٗ

باب اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہو اور اس سے معاف کرائے، تو کیا اس ظلم کو بھی بیان کرنا ضرور ہے[3]

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے کسی کی عزت یا آبروریزی کی ہو

[1] یعنے ظالم کو قیامت کے دن نور نہ ملے گا اندھیرے پر اندھیرا اُن اندھیروں میں ٹٹا پٹاٹپاٹپا پھرے گا ۱۲ منہ [2] یعنے فوراً پروردگار تک پہنچ جاتی ہے اور ظالم کی خرابی ہوتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظالم کو اُسی وقت سزا ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے ویسے حکم دیتا ہے کبھی فوراً سزا دیتا ہے کبھی ایک میعاد کے بعد تاکہ ظالم اور ظلم کر لے اور خوب پھول جائے اس وقت دفعۃً اس کو پکڑتا ہے حضرت موسیٰ نے جو فرعون کے ظلم سے تنگ آ کر بددعا کی چالیس برس کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوا بہر حال ظالم کو یہ نہ خیال کرنا چاہئیے کہ ہم نے ظلم کیا اور کچھ سزا نہ ملی سزا اسی وقت تجویز ہو جاتی ہے اور اپنے وقت پر اس کا ظہور ہوتا ہے مسلمان اور ہندوؤں نے ۱۸۵۷ء میں نصاریٰ پر یہ ظلم کیا کہ بیچارہ بے کس عورتوں اور ان کے کم سن بچوں کو قتل کیا اس کی سزا یہ ملی کہ اب لونڈی غلاموں کی طرح نصاریٰ کے محکوم بنے ۱۲ منہ [3] کرمیں نے غلاتا قصور کیا تھا یعنے لوگوں نے کہا کہ قصور کا بیان کرنا ضرور ہے اور بعضوں نے کہا ضرور نہیں مجملاً اس سے معاف کرا لینا کافی ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حدیث مطلق ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس ظلم کی تفصیل بیان کرنے میں شرم دامنگیر ہوتی ہے مثلاً کسی کی جورو کو بری نگاہ سے دیکھا یا اس سے فعل شنیع کیا ۱۲ منہ

كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَحَدٍ مِّنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ اِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِاَنَّهٗ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلٰى بَنِيْ لَيْثٍ وَّهُوَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاسْمُ اَبِيْ سَعِيْدٍ كَيْسَانُ۔

یا اور کوئی ظلم کیا ہو تو وہ آج دنیا میں معاف کرا لے اُس دن سے پہلے جہاں نہ روپیہ ہو گا نہ اشرفی البتہ اگر نیک عمل اس کے پاس ہو گا وہ لے لیا جائے گا اُس کے ظلم کے موافق اور اگر نیک عمل نہ ہو گا تو مظلوم کی برائیاں لے کر اُس پر ڈالی جائیں گی[1] امام بخاری نے کہا اسمٰعیل بن ابی اُویس نے کہا سعید راوی کو مقبری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ مقبرہ کے پاس رہا کرتا تھا[2] امام بخاری نے کہا اور سعید مقبری بنی لیث کا غلام تھا وہ ابو سعید کا بیٹا تھا ابو سعید کا نام کیسان ہے[3]۔

بَابٌ ۶۶۰ اِذَا حَلَّلَهٗ مِنْ ظُلْمِهٖ فَلَا رُجُوْعَ فِيْهِ۔

باب جب آدمی کسی کا قصور معاف کر دے تو اب پھر رجوع نہیں کر سکتا۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْاَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِّنْهَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ اَجْعَلُكَ مِنْ شَاْنِيْ فِيْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے اُنہوں نے (سورۂ نساء کی) اس آیت کی تفسیر میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی شرارت یا بے رغبتی سے ڈرے فرمایا کسی مرد کے پاس ایک عورت ہوتی ہے وہ اس سے بہت صحبت نہیں کرتا اور اس کو چھوڑ دینا چاہتا ہے ایسی عورت اگر اپنے خاوند کو یہ کہہ دے میں نے اپنا حق تجھ کو معاف کر دیا[4] یہ آیت اسی باب میں اُتری۔

بَابٌ ۶۶۱ اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَوْ اَحَلَّهٗ۔

باب اگر کوئی شخص دوسرے کو اجازت دے یا معاف

---

[1] یہ اس آیت کے خلاف نہیں ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخرٰی کیونکہ ظالم پر مظلوم کی برائیاں ڈالا جانا خود اُسی کا کرتوت ہے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا اس لیے کہ حضرت عمر رض نے اس کو قبریں کھدانے پر مقرر کر دیا تھا ۱۲ منہ [3] یہ سعید ثقہ تھا ۱۲۳ھ میں مرا لیکن موت سے پہلے چار برس اس کے حافظے میں فتور آ گیا تھا ۱۲ منہ [4] یعنی تو میرے پاس اگر نہیں آتا تو نہ آ لیکن مجھ کو طلاق نہ دے اپنی زوجیت میں رہنے دے تو یہ درست ہے اور خاوند پر سے اس کی صحبت کے حقوق ساقط ہو جاتے ہیں حضرت علی رض نے کہا یہ آیت اس باب میں ہے کہ عورت اپنے مرد سے جدا ہو جانا بُرا سمجھے اور خاوند جورو دونوں یہ ظہر البس کہ تیسرے یا چوتھے دن مرد اپنی عورت پاس آیا کرے تو یہ درست ہے حضرت سودہ نے بھی اپنی باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دی تھی آپ ان کی باری میں حضرت عائشہ صدیقہ رض پاس رہا کرتے ۱۲ منہ

وَلَدٌ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ ؕ

۹۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا أُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ۔

کر دے مگر یہ نہ بیان کرے کہ کتنے کی اجازت اور معافی دی

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ پانی پینے کو لایا گیا آپ نے پیا آپ کی دہنی طرف ایک لڑکا تھا (ابن عباس رض) اور بائیں طرف عمر والے لوگ آپ نے لڑکے سے پوچھا میاں لڑکے تم اس کی اجازت دیتے ہو پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں اس نے کہا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ میں تو اپنا حصہ جو آپ کا جھوٹا ملے کسی کو دینے والا نہیں آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں دے دیا[۱]

بَابٌ ۶۶۲ إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ

باب جو شخص کسی کی کچھ زمین چھین لے تو کیسا گناہ ہے۔

۹۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے طلحہ بن عبد اللہ نے بیان کیا ان کو عبد الرحمٰن بن عمرو بن سہل نے خبر دی سعید بن زید نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کچھ زمین ظلم سے چھین لے تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گلے میں ڈالا جاوے گا[۲]

---

[۱] کیونکہ اس کا حق مقدم تھا وہ داہنی طرف بیٹھا تھا اس حدیث کی باب سے مناسبت بیان کرنا مشکل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے باب کا مطلب اس طرح سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ پیالہ بوڑھے لوگوں کو دینے کی ابن عباس رض سے اجازت مانگی اگر وہ اجازت دے دیتے تو یہ اجازت ایسی ہی ہوتی ہے جس کا مقدار بیان نہیں کیا گیا کہ کتنے دودھ کی اجازت ہے پس باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ

[۲] زمین کے سات طبقے ہیں جس نے بالشت بھر زمین بھی چھینی تو ساتوں طبقوں تک گویا اس کو چھینا اس لیے قیامت کے دن ان سب کا طوق اس کے گلے میں ہوگا دوسری روایت میں ہے وہ سب مٹی اٹھا کر لانے کا اس کا حکم دیا جائے گا بعضوں نے کہا طوق پہنانے سے یہ مطلب ہے کہ ساتویں طبقے تک اس میں دھنسایا جائے گا حدیث سے بعضوں نے یہ بھی نکالا ہے کہ زمینیں سات ہیں جیسے آسمان سات ہیں ۱۲ منہ

۹۹۰ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رض فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ.

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا اُن سے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اُن میں اور چند لوگوں میں کچھ (زمین کا) جھگڑا تھا اُنھوں نے حضرت عائشہ رض سے اس کا ذکر کیا حضرت عائشہ رض نے کہا اے ابوسلمہ زمین ناحق لینے سے بچارہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے گا اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

۹۹۱ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِيْ كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم سے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم سے اُنھوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذری سی زمین بھی ناحق لے لے گا وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنستا چلا جائے گا امام بخاری نے کہا یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں ہے جو انہوں نے خراسان میں بنائی لیکن بصرے میں یہ حدیث اُنھوں نے سُنائی۔

بَاب ۶۶۳ اِذَا اَذِنَ اِنْسَانٌ لِاٰخَرَ شَيْئًا جَازَ

باب کوئی شخص دوسرے شخص کو کسی بات کی اجازت دے تو وہ کر سکتا ہے۔

۹۹۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے جبلہ بن سحیم سے اُنھوں نے کہا ہم مدینہ میں عراق والوں میں تھے ہم پر قحط آیا تو عبداللہ بن زبیر ہم کو کھجور

ؐلہ حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے مگر مسلم کی روایت سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں جھگڑا تھا اور فریق ثانی ابوسلمہ کی قوم کے لوگ تھے ۱۲ منہ

ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ. اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ.

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ اِصْنَعْ لِيْ طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّيْ اَدْعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَّاَبْصَرَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا اَتَاْذَنُ لَهٗ قَالَ نَعَمْ

بَابُ ۲۶۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ

کھلایا کرتے عبد اللہ بن عمرؓ ہم پر سے گذرتے اور کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ایک بار اٹھا کر کھانے سے منع فرمایا[1] البتہ اگر اس کا بھائی (جو اس کے ساتھ کھا رہا ہو) اجازت دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو مسعود سے ایک انصاری مرد نے جس کا نام ابو شعیب تھا اپنے ایک غلام سے کہا[2] جو قصائی تھا پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دے اس لیے کہ میں دوسرے چار آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں آپ سمیت پانچ آدمی ہوں گے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرہ پر بھوک کا نشان دیکھا تھا آخر آنحضرتؐ کو اس نے بلایا آپ کے ساتھ ایک شخص بن بلائے چلا گیا[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ (بن بلائے) آگیا ہے تو اس کو اجازت دیتا ہے اس نے کہا جی ہاں[4]۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں یہ فرمانا وہ بڑا سخت جھگڑالو ہے[5]

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے

---

[1] ظاہر یہ کے نزدیک یہ نہی تحریمی ہے دوسرے علماء کے نزدیک تنزیہی ہے اور وجہ ممانعت کی ظاہر ہے کہ دوسرے کا حق تلف کرتا ہے اور اس سے حرص اور طمع معلوم ہوتی ہے نووی نے کہا اگر کھجور مشترک ہو تب تو دوسرے شریکوں کے بن اجازت ایسا کرنا حرام ہے ورنہ مکروہ ہے حافظ نے کہا اس حدیث سے اس شخص کا مذہب قوی ہوتا ہے جس نے مجہول کا ہبہ جائز رکھا ہے ۱۲ منہ [2] اس غلام کا نام معلوم نہیں ہوا لحام کہتے ہیں گوشت بیچنے والے کو ہندی میں اس کو قصائی کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] یہ چھٹا آدمی تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے امام بخاری نے اس باب کا مطلب بھی اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ بن بلائے دعوت میں جانا اور کھانا کھانا درست نہیں مگر جب صاحب خانہ اجازت دے تو درست ہو گیا ۱۲ منہ [5] پوری آیت یوں ہے لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کی بات دنیا کی زندگی میں تجھ کو بھلی لگتی ہے اور اپنے دل کی حالت پر اللہ کو گواہ کرتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے کہتے ہیں یہ آیت اخنس بن شریک کے حق میں اتری وہ آنحضرتؐ پاس آیا اور اسلام کا دعویٰ کر کے میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگا دل میں نفاق تھا ۱۲ منہ

جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

انہوں نے ابن ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو[1]

بَابٌ ۶۶۵ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ۔

باب جو شخص ناحق جھگڑے ناحق سمجھ کر کرے اس کا گناہ

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی اُن سے زینب بنت ام سلمہ نے بیان کیا اُن سے ام المومنین ام سلمہ رض نے جو اُن کی والدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑا سنا آپ باہر برآمد ہوئے اور فرمایا دیکھو میں آدمی ہوں[2] (غیب کی بات نہیں جانتا) میرے پاس ایک فریق آتا ہے (اپنی دلیل بیان کرتا ہے) کبھی ایسا ہوتا ہے ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کرتا ہوں لیکن اگر میں اس کو (اس کے ظاہری بیان پر بھروسا کر کے) کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا اس کو دلا رہا ہوں وہ لے یا چھوڑ دے[3]

بَابٌ ۶۶۶ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

باب جھگڑے کے وقت بدزبانی کرنا

---

[1] ذری ذری سی بات کے لیے لوگوں سے لڑے جھگڑے عداوت اور دشمنی کرے ۱۲ منہ [2] یعنے جب تک خدا کی طرف سے مجھ پر وحی نہ آئے میں بھی تمہاری طرح غیب کی بات سے ناواقف رہتا ہوں کیونکہ میں آدمی ہوں اور آدمیت کے لوازم سے پاک نہیں ہوں اس حدیث سے اُن بے وقوفوں کا رد ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہیں سمجھتے بلکہ الوہیت کے صفات سے متصف جانتے ہیں قاتلہم اللہ انی یوفکون ۱۲ منہ [3] یہ تہدید کے لیے فرمایا اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ قاضی کے فیصلے سے وہ چیز حلال نہیں ہوتی اور قاضی کا فیصلہ ظاہراً نافذ ہے نہ باطنا یعنے اگر مدعی ناحق پر ہو اور عدالت اس کو کچھ دلاوے تو فیما بینہ و بین اللہ اس کے لیے وہ مال درست نہ ہوگا جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ رح نے اس کا خلاف کیا ہے ۱۲ منہ

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چار باتیں جس میں ہوں گی وہ تو منافق ہے[1] اور جس میں ان چار میں سے ایک بات ہو گی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہو گی جب تک اس کو چھوڑ نہ دے وہ چار باتیں یہ ہیں جب بات کہے جھوٹ جب وعدہ کرے تو خلاف جب عہد کرے دغا دے جب جھگڑے تو بدزبانی کرے[2]

بَابٌ ۶۶ قِصَاصِ الْمَظْلُوْمِ اِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهٖ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يُقَاصُّهٗ وَقَرَءَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔

باب اگر مظلوم ظالم کا مال پالے تو وہ اپنے مال کے موافق اس میں سے لے سکتا ہے[3] اور محمد بن سیرین نے کہا[4] اپنا حق برابر برابر لے سکتا ہے اور سورہ نحل کی یہ آیت پڑھی اگر تم تکلیف پہنچاؤ تو اتنی ہی پہنچاؤ جتنی تم کو تکلیف دی گئی

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَؓ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُطْعِمِيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے کہا ہندؓ عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی (ابوسفیان کی جورو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بہت بخیل آدمی ہے کیا میں اس کا روپیہ لے کر اپنے بال بچوں کو کھلاؤں آپؐ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں تو دستور کے موافق لے سکتی ہے۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے یزید نے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے

---

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے منافق سے مراد عملی منافق ہو کافر ہے ۱۲ منہ [2] یعنے گالی گلوچ یا جھوٹا طوفان جوڑے دوسری روایت میں جو اوپر مذکور ہوئی یہ ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے ۱۲ منہ [3] اور حاکم کے فیصلے کی احتیاج نہیں قسطلانی نے کہا بدنی عقوبات میں یہ حکم نہیں وہاں حاکم کی طرف رجوع ہونا ضرور ہے ۱۲ منہ [4] اس کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَا فَمَا تَرَى فِيْهِ فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ

بَاب ۵۶۸ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ وَاَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ حِيْنَ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ اجْتَمَعُوْا فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ

عقبہ بن عامر رضہ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہم کو دوسرے ملک والوں پاس بھیجتے ہیں ہم ایسے لوگوں پاس اُترتے ہیں جو ہماری ضیافت تک نہیں کرتے تو آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جاکر اُترو وہ جیسے دستور ہے اتنی تمہاری مہمانی کرنے کا حکم دیں تو خیر ورنہ ان سے اپنی مہمانی کا حق وصول کر لو[۵۱]

باب منڈووں کے نیچے بیٹھنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بنی ساعدہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے اس کے) منڈوے میں بیٹھے[۵۲]

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالک نے اور ابن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی دونوں نے ابن شہاب[۵۳] سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اُن کو عبد اللہ بن عباس رضہ نے انہوں نے حضرت عمر رضہ سے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیا تو انصار بنی ساعدہ کے منڈوے میں جمع ہوئے میں نے ابوبکر رضہ سے کہا تم ہمارے

---

۵۱ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ مہمانی کرنا واجب ہے اگر کوئی لوگ مہمانی نہ کریں تو اُن سے جبراً مہمانی کا خرچ وصول کیا جائے امام لیث بن سعد کا یہی مذہب ہے اور امام احمد سے منقول ہے کہ یہ وجوب دیہات والوں پر ہے نہ بستی والوں پر اور امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مہمانی کرنا سنت موکدہ ہے اور باب کی حدیث ان لوگوں پر محمول ہے جو مضطر ہوں جن کے پاس راہ خرچ بالکل نہ ہو ایسے لوگوں کی ضیافت واجب ہے بعضوں نے کہا یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا جب لوگ محتاج تھے اور مسافروں کی خاطرداری واجب تھی بعد اس کے منسوخ ہو گیا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جائزہ ضیافت کا ایک دن رات ہے جائزہ تفضل کے طور پر ہوتا ہے نہ وجوب کے طور پر بعضوں نے کہا یہ حکم خاص ہے ان لوگوں کے واسطے جن کو حاکم اسلام بھیجے ایسے لوگوں کا کھانا اور ٹھکانا ان لوگوں پر واجب ہے جن کی طرف وہ بھیجے جائیں اور ہمارے زمانہ میں بھی اس کا قاعدہ ہے حاکم کی طرف سے جو چپراسی بھیجے جاتے ہیں اُن کی دستک گاؤں کو دینا پڑتی ہے ۱۲ منہ

۵۲ اسی منڈوے کے تلے ابوبکر صدیق رضہ سے بھی خلافت کی بیعت ہوئی تھی اس حدیث کو خود موئف نے کتاب الاشربہ میں وصل کیا یہاں امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ منڈوہ ڈالنا درست ہے منڈوے سے مراد وہ سایہ دار جگہ ہے جو بازار وغیرہ میں راستے پر بنادی جاتی ہے راستہ چلنے والے اس کے تلے سے ہو کر گذرا کرتے ہیں عرب کے ملک میں یہ بہت مروج ہے چنانچہ جدہ میں جو بڑا بازار ہے وہ کئی جگہ سے پڑا ہوا ہے دونوں کناروں کے مکان دار یا دوکان دار اس کو ڈال لیتے ہیں دھوپ وغیرہ سے بچنے کے لیے ۱۲ منہ

۵۳ یعنے امام مالک اور یونس دونوں نے ۱۲ منہ

انْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

ساتھ چلو پھر ہم انصار کے پاس اُسی بنی ساعدہ کے منڈوے میں پہنچے۔[1]

بَابٌ ۶۶۹ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ

باب اپنے ہمسایا کو دیوار میں لکڑیاں لگانے سے نہ روکنا چاہئیے۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں ابن شہاب سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو اس کی دیوار میں لکڑی (یا لکڑیاں)[2] لگانے سے نہ روکے ابوہریرہ رضؓ اس حدیث کو روایت کر کے کہتے تھے میں دیکھتا ہوں تم یہ بات نہیں سنتے قسم خدا کی میں تو یہ حدیث تم کو برابر سناتا رہوں گا۔[3]

بَابٌ ۶۷۰ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ۔

باب شراب کا رستے پر بہا دینا درست ہے

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رض كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ

ہم سے ابویحییٰ بن محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو عفان بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ہم سے ثابت نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں ابوطلحہ کے مکان میں لوگوں کا ساقی تھا (شراب پلا رہا تھا) اُن دنوں کھجور ہی کا شراب پیا کرتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا[4] سن لو شراب حرام ہو گیا انسؓ نے کہا

---

[1] معلوم ہوا کہ منڈوا بنانا جائز ہے وہ ظلم نہیں ہے ۱۲ منہ [2] یا ایک کڑی لگانے سے کیونکہ حدیث میں دونوں طرح یہ صیغۂ جمع اور بصیغۂ مفرد منقول ہے امام شافعیؒ نے کہا یہ حکم استحبابی ہے ورنہ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہمسایہ کی دیوار پر بغیر اس کی اجازت کے کڑیاں رکھے مالکیہ اور حنفیہ کا بھی یہی قول ہے اور امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک یہ حکم وجوبی ہے اگر ہمسایہ اس کی دیوار پر کڑیاں لگانا چاہے تو دیوار کے مالک کو اس کا روکنا جائز نہیں اس لیے کہ اس میں کوئی نقصان نہیں اور دیوار مضبوط ہوتی ہے گو دیوار میں سوراخ کرنا پڑے امام بیہقی نے کہا شافعی کا قول قدیم یہی ہے اور حدیث کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتا اور یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ منہ [3] لفظی ترجمہ یوں ہے پس اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے درمیان پھینکوں گا یعنے زور زور سے تم کو سناؤں گا اور خوب تم کو سناؤں گا اور ابوہریرہؓ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حدیث کے خلاف کسی پیر یا امام یا مجتہد کے قول پر جمے ہوئے ہوں ان کو چھیڑنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بار بار علانیہ ان کو سنانا درست ہے شاید اللہ ان کو ہدایت دے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا اس منادی کرنے والے کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

قَالَ فَقَالَ لِيْ اَبُوْطَلْحَةَ اخْرُجْ فَاَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَّهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا الْاٰيَةَ.

یہ منادی سن کر ابوطلحہ نے مجھ سے کہا باہر نکل اور یہ شراب بہا دے[1] میں نکلا میں نے اس کو بہا دیا وہ مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا[2] بعضے لوگ کہنے لگے اُن مسلمانوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پیٹوں میں شراب تھا اور وہ شہید ہوئے تب اللہ نے سورہ مائدہ کی یہ آیت اُتاری ایمان والوں پر اور جنہوں نے نیک کام کیے کچھ گناہ نہیں اس کا جو وہ کھا پی چکے[3] اخیر آیت تک۔

بَاب ۶۷۱ اَفْنِيَةِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوْسِ فِيْهَا وَالْجُلُوْسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَابْتَنٰى اَبُوْبَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ۔

باب گھروں کے صحن اور جلوخانے اور رستوں پر بیٹھنا

اور حضرت عائشہ رض نے کہا ابو بکر رض نے اپنے گھر کے جلوخانے میں ایک مسجد بنالی وہاں نماز اور قرآن پڑھا کرتے[4] مشرکوں کی عورتیں اور بچے اُن پر ہجوم کرتے اور تعجب سے سنتے اور دیکھتے ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں تشریف رکھتے تھے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا مَالَنَا بُدٌّ اِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجَالِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعمر حفص ابن میسرہ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو رستوں پر بیٹھنے سے بچتے رہو صحابہ رض نے عرض کیا یارسول اللہ اس بات میں تو ہم مجبور ہیں وہیں تو ہم بیٹھتے ہیں بات چیت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اگر ایسی ہی مجبوری ہے تو اس کا حق ادا کرو اُنہوں نے پوچھا

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ رستے کی زمین گو سب لوگوں میں مشترک ہے مگر وہاں شراب وغیرہ بہا دینا درست ہے بشرطیکہ چلنے والوں کو اس سے تکلیف نہ ہو علماء نے کہا ہے رستے میں اتنا بہت پانی بہانا کہ چلنے والوں کو تکلیف ہو منع ہے تو نجاست وغیرہ ڈالنا بطریق اولیٰ منع ہوگا ابوطلحہ نے شراب کو رستے میں بہا دینے کا اس لیے حکم دیا ہوگا کہ عام لوگوں کو شراب کی حرمت معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [2] ان لوگوں کا نام معلوم نہیں ۱۲ منہ [3] یعنے شراب کے حرام ہونے سے پہلے جو لوگ شراب پی چکے اس کا کوئی مواخذہ ان سے نہ ہوگا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر ابواب المساجد میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ ‌

کیا حق آپ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا اور ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔

بَابٌ ۶۷۲ الْآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا

باب رستے پر کنواں کھود سکتے ہیں اگر اس سے تکلیف نہ ہو

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا الْكَلْبُ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ ‌

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے جو ابوبکر رض کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایسا ہوا ایک شخص (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) رستے میں جا رہا تھا اس کو بڑی پیاس لگی ایک کنواں دیکھا اس میں اترا پانی پیا باہر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا ہانپ رہا ہے پیاس سے کیچڑ چاٹ رہا ہے وہ اپنے دل میں کہنے لگا اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوا ہوگا جو میرا ہوا تھا اور کنوئیں میں اترا اپنے موزہ میں پانی بھرا اور کتے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر کی اس کو بخش دیا صحابہ رض نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم کو ان جانوروں میں بھی ثواب ملے گا آپ نے فرمایا ہاں ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے۔

بَابٌ ۶۷۳ إِمَاطَةِ الْأَذَى وَقَالَ

هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ ‌

باب رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا

اور ہمام بن منبہ نے[۱] ابوہریرہ رض سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے تو صدقے کا ثواب ملے گا۔

ف غیر محرم عورت کو نہ گھورنا کسی کے ستر پر نظر نہ ڈالنا ۱۲ منہ ف۲ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ رستے وغیرہ میں کنواں کھود سکتے ہیں تاکہ آنے جانے والے اس میں سے پانی پئیں اور آرام اٹھائیں بشرطیکہ مضر کا یقین نہ ہو ورنہ کھودنے والا ضامن نہ ہوگا ۱۲ منہ ف۳ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ

باب الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا.

۱۰۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

۱۰۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رض عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ

باب بلند اور پست بالاخانوں (ماڑیوں) میں چھت وغیرہ پر رہنا جائز ہے[1]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے بلند مکانوں میں سے ایک مکان پر چڑھے[2] پھر فرمایا کیا تم اپنے گھروں میں بلائیں اترنے کے مقاموں کو ایسے دیکھ رہے ہو جیسے میں دیکھ رہا ہوں بارش کے مقاموں کی طرح[3]۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس رض سے انہوں نے کہا مجھ کو ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر رض سے یہ پوچھوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں سے وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کی شان میں سورۂ تحریم کی یہ آیت اتری کہ تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو بہتر ہے تمہارے دل بگڑ گئے ہیں پھر ایسا ہوا میں نے اُن کے ساتھ حج کیا وہ رستے سے مڑے[4] میں بھی چھاگل لے کر ان کے ساتھ مڑا انہوں نے حاجت پوری کی جب لوٹ کر آئے تو میں نے چھاگل سے اُن کے ہاتھ پر پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا اس وقت میں نے پوچھا

---

[1] جب دوسرے محلے والوں کی بے ستری کی مد نظر نہ ہو ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کو ٹھے اور بالا خانے پر چڑھنا درست ہے ۱۲ منہ [3] اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں بڑے بڑے فتنے اور فساد ہونے والے ہیں یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی یزید پلید کی حکومت میں مدینہ خراب اور ویران ہوا مدینہ کے لوگ مارے گئے حرم میں کئی دن تک نماز نہیں ہوئی اور لوٹے گئے ۱۲ منہ [4] یعنے حاجت کے لیے رستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو گئے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاعَجَبِي لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ. فَأَفْزَعَنِي فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ. مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ

امیر المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کے باب میں اللہ نے یہ فرمایا اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہو انھوں نے کہا ابن عباس رض تجھ سے تعجب ہے[1] عائشہ رض اور حفصہ مراد ہیں پھر انہوں نے قصہ بیان کرنا شروع کیا کہنے لگے میں اور ایک میرا ہمسایہ انصاری[2] دونوں مدینہ کے بلند دیہات میں بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں رہا کرتے تھے اور باری باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مدینہ میں) اترا کرتے ایک روز وہ آتا ایک روز میں جب میں اترتا تو اس دن کی خبر وحی وغیرہ سب اس انصاری کو کر دیتا اور جس دن وہ اترتا وہ بھی ایسا ہی کرتا اور ہم قریش لوگ عورتوں پہ غالب رہا کرتے[3] جب ہم (مدینہ میں) انصاریوں پاس آئے دیکھا تو اُن پر اُن کی عورتیں غالب ہیں یہ رنگ دیکھ کر ہماری عورتوں نے بھی وہی وتیرہ اختیار کیا ایک بار ایسا ہوا میں اپنی جورو پر چلایا (خفا ہوا) اس نے مجھ کو جواب دیا میں نے اُس پر برا مانا وہ کہنے لگی تم نے میرا جواب دینا کیوں برا سمجھا ہے قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی بی بی تو ایسا کرتی ہے کہ دن بھر شام تک آپ سے خفا رہتی ہے[4] یہ سن کر میں گھبرایا میں نے کہا جو بی بی ایسا کرتی ہے وہ غضب کرتی ہے تباہ ہوئی پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور حفصہ رض کے پاس گیا میں نے کہا حفصہ رض تم لوگوں کا کیا حال ہے تم میں کوئی سارے

---

[1] کہ ایسی مشہور بات نہیں جانتا حالانکہ قرآن کی تفسیر میں تجھ کو کمال ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام عتبان بن مالک تھا اور صحیح یہ ہے کہ وہ اوس بن خولے بن عبد اللہ بن حارث انصاری تھا ۱۲ منہ [3] یعنے ہماری قوم میں عورتیں مردوں سے دبی رہتیں ۱۲ منہ [4] عبید بن حنین کی روایت میں یوں ہے خود تمہاری بیٹی (حفصہ رض) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے آپ سارے دن غصے رہتے ہیں ۱۲ منہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِينَ لَا تَسْتَكْثِرِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَاسْأَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَنَائِمٌ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ

سارے دن بلکہ رات تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ رکھتی ہے اُس نے کہا ہاں ایسا تو ہوتا ہے میں نے کہا جو ایسا کرے وہ تباہ اور برباد ہوئی کیا تو اللہ کے غصہ سے نہیں ڈرتی جو اس کے پیغمبر کو غصہ دلاتی ہے تو تباہ ہو جائے گی[1] دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت فرمائشیں مت کیا کر اور آپ کو جواب نہ دیا کر نہ آپ سے خفا ہوا کر اگر تجھے کچھ درکار ہو تو مجھ سے کہا کر اور تو اس دھوکے میں مت آ تیری ہمجولی (گتیاں[2]) تجھ سے زیادہ گوری اور خوب صورت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زیادہ تجھ سے چاہتے ہیں حضرت عائشہ رضہ کو مراد لیا حضرت عمر رضہ نے کہا اُن دنوں میں یہ باتیں بھی ہو رہی تھیں کہ غسان کے لوگ[3] ہم سے لڑنے کے لیے گھوڑوں کے نعل باندھ رہے ہیں خیر میرا ساتھی انصاری اپنی باری کے دن مدینے گیا وہاں سے لوٹ کر آیا تو اُس نے میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہنے لگا عمر رضی اللہ عنہ سوتے ہیں میں گھبرا کر نکلا وہ کہنے لگا بڑا سانحہ ہوا میں نے

[1] معلوم ہوا اللہ کے رسول کو غصہ دلانا اور ناراض کرنا اللہ کو غصہ دلانا اور ناراض کرنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں تشریف رکھتے تھے تو ایک بار حضرت عمر رض توریت شریف پڑھنے اور سنانے لگے آپ کا مبارک چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا دوسرے صحابہ رضہ نے حضرت عمر رضہ کو ملامت کی کہ تم آنحضرت صلعم کا چہرہ نہیں دیکھتے اس وقت انہوں نے توریت شریف پڑھنا موقوف کر دیا اور آنحضرت نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو اُن کو بھی میری تابعداری کرنا ہوتی اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیئے جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس پر حدیث شریف سُن کر دوسرے کسی مولوی یا امام یا درویش کی بات پر عمل کرتے ہیں حدیث شریف پر عمل نہیں کرتے خیال کرنا چاہیئے کہ آنحضرت صلعم کی روح مبارک کو ایسی باتوں سے کتنا صدمہ ہوتا ہوگا اور جب آنحضرت صلعم ناراض ہوتے تو اب کہاں ٹھکانا رہا اللہ جل جلالہ بھی ناراض ہوا ایسی حالت میں نہ کوئی مولوی کام آئے گا نہ پیر نہ درویش نہ امام یا اللہ تو اس بات کا گواہ ہے کہ ہم کو اپنے پیغمبر سے ایسی محبت ہے کہ باپ دادا پیر مرشد بزرگ امام مجتہد ساری دنیا کا قول اور فعل حدیث کے خلاف ہم لغو سمجھتے ہیں اور تیری اور تیرے پیغمبر کی رضامندی ہم کو کافی اور وافی ہے اگر یہ سب تیری اور تیرے پیغمبر کی تابعداری میں بالفرض ہم سے ناراض ہو جائیں تو ہم کو ان کی ناراضی کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہے یا اللہ ہماری جان بدن سے نکلتے ہی ہم کو ہمارے پیغمبر کے پاس پہنچا دے ہم عالم برزخ میں آپ ہی کی کفش برداری کرتے رہیں اور آپ ہی کی حدیث سنتے رہیں ۱۲ منہ

[2] مراد حضرت عائشہ رضہ ہیں یعنے تو حضرت عائشہ کی حرص نہ کر ان کی بات اور ہے اوّل تو وہ تجھ سے کہیں خوب صورت ہیں دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی ہیں ۱۲ منہ

[3] غسان ایک قبیلہ ہے قحطان کا جو شام کی طرف رہتا ہے ۱۲ منہ

أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي قُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي قَالَ

پوچھا کیا ہوا کہو تو کیا غسان کے لوگ آن پہنچے اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور لنبا واقعہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا یہ سن کر میں نے کہا حفصہ رض تو تباہ ہوئی برباد ہوگئی میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے خیر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینے میں) آن کر پڑھی آپ (نماز پڑھ کر) اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے وہاں اکیلے بیٹھ رہے میں حفصہ رض پاس گیا دیکھا تو وہ رو رہی ہے میں نے کہا کیوں روتی کیوں ہے میں تو تجھ کو پہلے ہی ڈرا چکا تھا اب یہ بتلا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دے دیا وہ کہنے لگی مجھ کو معلوم نہیں آپ اس بالا خانے میں ہیں (لوچھو) یہ سن کر میں (حفصہ رض کے حجرے سے) باہر نکلا منبر کے پاس آیا دیکھا تو اس کے گرد لوگ بیٹھے ہیں[۱] اُن میں سے کچھ رو رہے ہیں میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر رنج کا غلبہ ہوا تو میں اٹھا اُس بالا خانے کے پاس آیا جس میں آنحضرت تھے میں نے ایک کالے غلام[۲] سے کہا جو وہاں بیٹھا تھا عمر رض کے لیے اجازت مانگ وہ اندر گیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کی پھر باہر نکلا تو کہنے لگا میں نے آپ سے تمہارا ذکر کیا لیکن آپ خاموش رہے میں لوٹ آیا اور منبر پاس جو لوگ بیٹھے تھے اُن کے ساتھ بیٹھ گیا پھر مجھ پر رنج غالب ہوا اور میں بالا خانے پاس گیا لیکن ویسا ہی معاملہ ہوا[۳] پھر میں اُن لوگوں پاس آکر بیٹھ گیا

۱؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۲؎ ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوے ۱۲ منہ ۳؎ اس کا نام رباح تھا ۱۲ منہ ۴؎ یعنی غلام نے اندر جا کر خبر دی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہے ۱۲ منہ

أَذِنَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا

جو منبر کے گرد بیٹھے تھے پھر مجھ سے نہ رہا گیا رنج نے غلبہ کیا میں (بالا خانے کی طرف) اس غلام پاس آیا اور میں نے کہا عمر کے لیے اجازت مانگ لیکن اب کے وہی ہوا آخر میں پیٹھ موڑ کر (گھر کو) چلا اُس وقت غلام نے مجھ کو پکارا اور کہا آں حضرت نے تم کو اجازت دی یہ سن کر میں آپ پاس گیا آپ خالی بوریے پر لیٹے ہوئے تھے اس پر کوئی بچھونا بھی نہ تھا اور بوریے کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے تھے ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیکا دیے ہوئے جس میں کھجور کی چھال بھری تھی میں نے کھڑے ہی کھڑے آپ کو سلام کیا اور پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دیا آپ نے میری طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا نہیں پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آپ کا دل بہلانے کو یہ عرض کیا یا رسول اللہ آپ دیکھیے ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب تھے جب ایسے لوگوں پاس آئے جن کی عورتیں اُن پر غالب ہیں پھر سارا قصہ بیان کیا) یہ سن کر آپ ہنس دیے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ملاحظہ فرماتے ہیں حفصہ رض پاس گیا اور میں نے کہا تو اپنی ہمجولی برابر والی سے دھوکا مت کھائیو وہ تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور تجھ سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت رکھتے ہیں حضرت عائشہ کو مراد لیا یہ سن کر آپ پھر ہنسے جب میں نے دیکھا کہ آپ (دوبارہ) ہنسے تو میں بیٹھ گیا بعد اس ہنسنے آنکھ اٹھا کر آپ کے گھر کا سامان دیکھا تو کوئی چیز نہیں دکھلائی دی صرف تین کھالیں وہ بھی کچی پڑی ہوئی تھیں میں نے کہا اللہ سے دعا کیجیے وہ آپ کی اُمت کو فراغت

لہ پہلے حضرت عمر رض کو آپ کے سامنے بیٹھنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی کیونکہ آپ رنج اور غصے میں تھے ۱۲ منہ

الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ
أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ
عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ
الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ
وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ
شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ
عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ
دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ
لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا
تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَ
عِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَ
عِشْرُونَ وَكَانَ ذٰلِكَ
الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَتْ
عَائِشَةُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيرِ
فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ
إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا وَلَا عَلَيْكِ

دے کیونکہ ایران اور روم کے لوگ مالدار ہیں اللہ نے اُن
کو دولت دے رکھی ہے حالاں کہ وہ اللہ کو نہیں پوجتے
اس وقت آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا
خطاب کے بیٹے کیا ابھی تجھ کو شک ہے (تو دنیا کی
دولت اچھی سمجھتا ہے) اُن لوگوں کے مزے تو دنیا کی زندگی
میں جلدی دے دیے گئے ہیں تے عرض کیا یا رسول اللہ
میرے لیے دعا فرمائیے تو ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہ رض
سے حفصہ رض نے آپ کا راز بیان کر دیا تھا[۱] اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت غصہ اُن پر آیا جب اللہ نے
آپ پر عتاب فرمایا[۲] خیر آپ اُنتیس دن کے بعد (بالاخانے میں
اکیلے رہ کر) پہلے حضرت عائشہ رض پاس گئے حضرت عائشہ رض
نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو یہ قسم کھائی تھی کہ ایک مہینے
تک ہمارے پاس نہ آئیں گے اور ابھی تو اُنتیس ہی
راتیں گذری ہیں میں اُن کو گن رہی ہوں یہ سُن کر آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مہینہ اُنتیس روز کا بھی
ہوتا ہے اور یہ مہینہ اُنتیسا ہی تھا حضرت عائشہ رض
نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے اختیار کی آیت اُتاری یا ایہا النبی
قل لازواجک ان کنتن الآیہ[۳] سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ ہی سے پوچھا اور فرمایا عائشہ رض میں تجھ سے

[۱] آنحضرتؐ نے اپنی حرم ماریہ قبطیہ سے صحبت کی حضرت حفصہ رض کو اس کی خبر ہو گئی آپ نے اُن سے فرمایا تو اس راز کو چھپا اب میں نے ماریہ کو اپنے اُوپر حرام کر لیا لیکن حضرت حفصہ رض نے اس کی خبر حضرت عائشہ رض کو کر دی وہ بہت غصے ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراض ہو کر یہ قسم کھائی کہ میں ایک مہینے تک اپنی بی بیوں پاس نہ جاؤں گا ۱۲ منہ [۲] فرمایا اے پیغمبر تو ان چیزوں کو اپنے اُوپر کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لیے حلال کیں تو اپنی بی بیوں کی رضامندی چاہتا ہے ۱۲ منہ [۳] یعنے اے پیغمبر اپنی بی بیوں سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور دنیا کا ساز و سامان چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر اچھی طرح خوبصورتی سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور کے رسول کی طلبگار ہو اور آخرت کے گھر کی تو تم میں جو نیک بی بیاں ہیں اُن کے لیے اللہ نے بڑا ثواب طیار کر رکھا ہے یہ آیت سورۂ احزاب کے تیسرے رکوع میں ہے ۱۲ منہ

أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا قُلْتُ أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

ایک بات کہتا ہوں اس کے جواب میں جلدی نہ کر اپنے ماں باپ سے صلاح کر لے حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں خوب جانتی تھی کہ میرے ماں باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہونے کی کبھی رائے نہ دیں گے پھر آپ نے یہی آیت پڑھی یا ایہا النبی سے عظیما تک میں نے کہا بس اسی باب میں میں اپنے ماں باپ سے صلاح کروں میں تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں پھر آپ نے دوسری عورتوں کو یہی اختیار دیا سب نے حضرت عائشہ کی طرح جواب دیا

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهِ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں پاس ایک مہینے تک جانے کی قسم کھائی اور آپ کے پاؤں میں سوج آگئی تھی آپ اپنے ایک بالاخانے میں بیٹھ رہے پھر حضرت عمر رضہ آئے اور پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دیا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے ایک مہینے تک اُن کے پاس جانے کی قسم کھائی ہے پھر انتیس دن تک آپ ٹھہرے رہے بعد اس کے اپنی عورتوں پاس گئے

بَابُ ۵۷۵ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ۔

باب مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچھے ہوتے ہیں وہاں یا دروازے پر اونٹ باندھ دینا[۵]

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عقیل نے کہا ہم سے ابو المتوکل نے انہوں نے کہا میں جابر رضہ

سلہ[۵] حدیث میں تو صرف بلاط یعنے مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچھے ہوتے ہیں وہاں اونٹ باندھنا مذکور ہے اور دروازے کو اسی پر قیاس کیا حافظ نے کہا اس حدیث کے دوسرے طریق میں مسجد کے دروازے کا یہی ذکر ہے امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ

قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ

ابن عبد اللہ پاس آیا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پاس گیا اور اُونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ دیا (بلاط وہ پتھر جو مسجد کے دروازے پر بچھے ہوتے ہیں) میں نے عرض کیا آپ کا اُونٹ حاضر ہے آپ باہر آئے اور اُونٹ کے نزدیک پھرنے لگے پھر فرمایا قیمت بھی لے اور اُونٹ بھی لے جا۔

بَابُ ۶۷۶ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

باب کسی قوم کے گھورے پاس ٹھہرنا وہاں پیشاب کرنا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا اُنھوں نے شعبہ رض سے اُنھوں نے منصور رض سے اُنھوں نے ابو وائل رض سے اُنھوں نے حذیفہ رض سے اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یا یوں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے پر آئے آپ نے وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا۔

بَابُ ۶۷۷ مَنْ اَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيْقِ فَرَمٰى بِهٖ

باب رستے میں سے کانٹوں کی ڈالی یا اور کوئی تکلیف وہ چیز اُٹھا کر پھینک دینا۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَذَهٗ فَشَكَرَ اللهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے سمی سے اُنھوں نے ابو صالح سے اُنھوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایک شخص رستے میں جا رہا تھا وہاں کانٹے دار ڈالی دیکھی اُس کو اُٹھا لیا (اور پھینک دی) اللہ نے اُس کام کی قدر کی اس کو بخش دیا[۱]۔

---

[۱] کیونکہ اس نے خلق خدا کی تکلیف گوارا نہ کی اور اُن کے آرام اور راحت کے لیے اس ڈالی کو اٹھا کر پھینکا ایسا نہ ہو کسی کے پاؤں میں چبھ جائے ۱۲ منہ

باب ۶۷۸ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتُرِكَ مِنْهَا الطَّرِيقُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

باب اگر عام رستے میں[1] اختلاف ہو اور وہاں رہنے والے کچھ عمارت بنانا چاہئیں تو سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیں[2]۔

۱۰۱۰ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے زبیر بن حارث سے اُنہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے کے جھگڑے میں یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیا جائے[3]

باب ۶۷۹ النُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا نَنْتَهِبَ۔

باب کسی شخص کی چیز بے اس کی اجازت کے لُوٹنا منع ہے[4] اور عبادہ بن صامت نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر پر بیعت کی کہ لوٹ نہ کریں گے

۱۰۱۱ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا وہ عدی کے نانا تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لُوٹ اور مثلہ (ناک کان کاٹنے) سے منع فرمایا۔

۱۰۱۲ - **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے عقیل نے اُنہوں نے ابن شہاب سے

---

[1] میتاء کے معنے چوڑا یا عام رستہ بعضوں نے کہا میتاء سے یہ مراد ہے کہ ناآباد زمین اگر آباد ہو اور وہاں رستہ قائم کرنے کی ضرورت پڑے اور رہنے والے لوگ وہاں جھگڑا کریں تو کم سے کم اتنا رستہ چھوڑ دیا جائے ۱۲ منہ [2] کم سے کم اس قدر رستہ آدمیوں اور سواریوں کے نکلنے کیلئے کافی ہے قسطلانی نے کہا جو دوکاندار رستے پر بیٹھا کرتے ہیں ان کے لیے بھی یہی حکم ہے اگر سات ہاتھ سے رستہ زیادہ ہو تو زیادہ میں بیٹھ سکتے ہیں ورنہ بیٹھنے سے منع کئے جائیں تاکہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ پیغمبر صاحب کا علم و فہم جو اللہ کی طرف سے معلوم ہوتا ہے حالانکہ آپ کے زمانہ میں گاڑیوں اور چھکڑوں کا رواج نہ تھا اُونٹ اور آدمیوں کے جانے کیلئے تین ہاتھ رستہ بھی کفایت کرتا ہے مگر کبھی ایسا ہوتا ہے اُدھر سے کوئی سواری آجاتی ہے تو دونوں کے برابر نکل جانے کے لیے سات ہاتھ رستہ رہنا ضروری ہے اتنے رستے میں گاڑیاں اور بگھیاں بھی نکل جاتی ہیں ۱۲ منہ [4] امام بخاری کے ترجمہ باب سے یہ نکلتا ہے کہ اگر مالک کی اجازت ہو تو لوٹنا درست ہے بشرطیکہ اپنے آگے کی چیز لے دوسرے کے سامنے سے نہ کھینچے اور امام مالک اور ایک جماعت علما نے اس حدیث کی رو سے دولہا دولہن پر کھجور مٹھائی وغیرہ لٹانا مکروہ رکھا ہے اہل حدیث کے محققین علما نے تصریح کردی ہے کہ شادی میں کھجور مصری بادام وغیرہ حاضرین پر لٹانا مکروہ اور بدعت ہے تقسیم کردینا چاہیئے کیونکہ صحیح حدیث سے مطلق لوٹ کی ممانعت ثابت ہے ۱۲ منہ [5] اس حدیث کو خود امام بخاری

شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ۔

انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور شراب پینے والا جس وقت شراب پیتا ہے اُس وقت مومن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اُس وقت مومن نہیں ہوتا اور لوٹنے والا جب کوئی ایسی لوٹ کرتا ہے جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو وہ مومن نہیں ہوتا[۱] سعید اور ابوسلمہ نے بھی ابوہریرہ رض سے ایسی ہی روایت کی مگر اس میں لوٹ کا ذکر نہیں ہے۔

باب ۶۸۰ كَسْرِ الصَّلِيْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيْرِ۔

باب صلیب (ترسول) کو توڑ ڈالنا اور سور کو مار ڈالنا۔

۱۰۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تم میں عیسیٰ مریم کے بیٹے منصف حاکم بن کر نہ اُتریں[۲] وہ صلیب (ترسول کو) توڑ

---

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ لوگ اُسی لوٹ کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہیں جو مالک کی بے اجازت ہو اور اجازت سے لوٹنے والے کو کوئی بری نگاہ سے نہیں دیکھتا قسطلانی نے کہا ان کا کرنے والا کامل الایمان نہیں ہوتا کیونکہ اگر کامل الایمان ہوتا تو اس کے دل میں خدا کا ڈر ہوتا اور وہ ایسے کام نہ کرتا یا وہ لوگ مراد ہیں جو اُن کاموں کو حلال جان کر کریں وہ تو بالکل کافر ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں ان کا ایمان جاتے رہنے کا ڈر ہے بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال الفربری وجدت بخط ابی جعفر قال ابو عبداللہ تفسیرہ ان ینزع منہ نور الایمان یعنے فربری نے کہا میں نے ابوجعفر کے خط میں یہ لکھا پایا امام بخاری نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے ایمان سلب ہو جاتا ہے بعضے نسخوں میں یوں ہے قال ابو عبداللہ قال ابن عباس تفسیرہ ان ینزع منہ نور الایمان امام بخاری نے کہا ابن عباس رض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے ایمان کا نور سلب ہو جائے گا حافظ نے کہا آگے ہم بیان کریں گے کہ ابن عباس رض کے اس قول کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] یہ نہایت صحیح حدیث ہے اور متصل اور اس کے راوی سب ثقہ اور امام ہیں اس میں صاف یہ مذکور ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ پیغمبر جو مریم کے بیٹے ہیں دنیا میں اتریں گے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر آسمان پر زندہ موجود ہیں اور حق تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا ہے جیسے قرآن شریف میں آیا ہے صلیب نصرانیوں کی نشانی ہے اور تثلیث کی علامت ہے حضرت عیسیٰ آسمان سے اُتر کر دین محمدی پر عمل کریں گے اور تثلیث کی علامت توڑ پھوڑ ڈالیں گے سب کو ایک خدائے واحد کی عبادت (باقی بر صفحہ آئندہ)

مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

ڈالیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے اور مال (روپیہ پیسہ) کی اُس وقت ایسی کثرت ہو گی کوئی قبول ہی نہیں کرنے کا[۱]

بَابٌ ۶۸۱ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِيْ فِيْهَا الْخَمْرُ اَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَاِنْ كَسَرَ صَنَمًا اَوْ صَلِيْبًا اَوْ طُنْبُوْرًا اَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهٖ وَاُتِيَ شُرَيْحٌ فِيْ طُنْبُوْرٍ كُسِرَ فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔

باب کیا شراب کے مٹکے (یا پیپے) توڑ ڈالے جائیں مشکیں پھاڑ ڈالی جائیں پھر اگر کسی نے مورت توڑ ڈالی یا رسول اللہ یا طنبورہ (ڈھول) یا جس چیز کی لکڑی کام میں نہیں آتی (جیسے ستارہ وغیرہ اس پر تاوان ہوگا یا نہیں) اور شریح قاضی پاس طنبورہ توڑنے کا مقدمہ آیا انہوں نے کچھ تاوان نہ دلایا[۱]۔

۱۰۱۴ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نِيْرَانًا تُوْقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ عَلٰى مَا تُوْقَدُ هٰذِهِ النِّيْرَانُ قَالُوْا عَلَى الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ اكْسِرُوْهَا وَاَهْرِقُوْهَا قَالُوْا اَلَا نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوْا۔

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس دن خیبر فتح ہوا کچھ آگ روشن دیکھی آپ نے پوچھا یہ کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے کہا یہی بستی کے گدھوں کا گوشت آپ نے فرمایا یہ ہانڈیاں توڑ ڈالو اور گوشت وغیرہ سب اوندھا دو (بہا دو) لوگوں نے کہا ہم گوشت وغیرہ سب بہا کر ہانڈیاں دھو ڈالیں فرمایا اچھا دھو ڈالو[۲]

۱۰۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضـ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُ مِائَةٍ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے (کعبے کے پاس گئے) وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ

(بقیہ صفحہ سابقہ) پر مجبور کریں گے سور سب مار ڈالیں گے اُس کی حرمت آپ ظاہر کر دیں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے یا تو آدمی اسلام لائے یا قتل کیا جائے بس ساری دنیا میں ایک ہی دین ہو جائے گا افسوس ہے ان لوگوں پر جو ایسی صحیح اور صاف حدیثیں دیکھتے ہوئے بھی حضرت عیسیٰ کے اترنے میں شبہ کریں اور ایک ہندی گمراہ شخص کو مثیل مسیح یا عیسیٰ خیال کریں اضلہم الشیطان فاولی لہم ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اگر کوئی صلیب توڑ ڈالے یا سور مار ڈالے تو اس پر ضمان نہ ہوگا قسطلانی نے کہا یہ جب ہے کہ وہ حربیوں کا مال ہو۔ اگر ذمی کا مال ہو جس نے اپنی شرائط سے انحراف نہ کیا ہو اور عہد پر قائم ہو تو ایسا کرنا درست نہیں ۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۲ منہ [۳] پہلے آپ نے سختی کیلئے ہانڈیاں باقی بر صفحہ آئندہ)

وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَجَعَلَ يَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْاٰيَةَ.

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ الْقٰسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَّهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا.

باب ۶۸۲ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ.

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ.

بت رکھے تھے آپ ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ہر ایک بت کو کونچا مارتے (وہ گر پڑتا صحابہ توڑ ڈالتے) اور سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیت پڑھتے تھے) حق آن پہنچا اور ناحق مٹ گیا اخیر آیت تک[۱]

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے اپنے حجرے کے سائبان پر ایک پردہ لٹکایا جس میں صورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پھاڑ ڈالا (یا اتار کر پھینک دیا حضرت عائشہ نے اس کے دو گدے بنا ڈالے وہ گھر میں رہے آنحضرت ان پر بیٹھا کرتے[۲]۔

باب جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے لڑے

ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے[۳]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) توڑ ڈالنے کا حکم دیا پھر شاید آپ پر وحی آئی اور آپ نے ان کا دھو ڈالنا بھی کافی سمجھا اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حرام چیز کے ظروف توڑ ڈالنا درست ہے جب آپ نے ان ہانڈیوں کے توڑ ڈالنے کا حکم فرمایا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بتوں کا اسی طرح ہندوؤں اور مشرکوں کے ٹھاکروں اور ٹھاکروں کو توڑ ڈالنا چاہیئے اور اگر توڑ پھوڑ کر اس کی لکڑی یا پتھر سے کچھ اور کام لیں تو منع نہیں ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کی مفصل بحث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب اللباس میں آئے گی حدیث سے مورتوں وغیرہ کا توڑ پھاڑ ڈالنا ثابت ہوا اور معلوم ہوا کہ صورت دار کپڑا اگر توشک یا فرش پر رہے تو کچھ قباحت نہیں کیونکہ اس میں اس کی اہانت ہے اور لٹکانے میں تعظیم ہے ۱۲ منہ [۳] کیونکہ وہ مظلوم ہے نسائی کی روایت میں یوں ہے اس کے لیے جنت ہے اور ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے اور جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے اور جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے یہ سب شہید ہیں ۱۲ منہ

بَابٌ ۶۸۳ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ.

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ ۔ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اگر کسی کا پیالہ یا اور کچھ سامان توڑ ڈالے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی (حضرت عائشہ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں دوسری ایک بی بی (صفیہ رض یا ام زینب یا حفصہ رض[۱]) نے اپنی لونڈی کے ہاتھ ایک پیالہ کھانے کا بھیجا حضرت عائشہ رض نے (غصہ میں آن کر) ایک ہاتھ مارا وہ پیالہ توڑ ڈالا آنحضرت ؐ نے پیالہ اٹھا کر اس کو جوڑا اور کھانا اس کے اندر رکھا اور صحابہ رض سے فرمایا کھانا کھاؤ اور اس لونڈی اور پیالہ کو رہنے دیا جب کھانے سے فارغ ہوگئے تو دوسرا ثابت پیالہ اُس کو دیا اور ٹوٹا اپنے پاس رکھ لیا اور سعید ابی مریم نے کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے بیان کیا کہا ہم سے انس رض نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث[۲]۔

بَابٌ ۶۸۴ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ ....

باب اگر کسی کی دیوار گرا دے تو ویسی ہی دیوار بنا دے[۳]

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۱] ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں صفیہ کا ذکر ہے اور دارقطنی اور ابن ماجہ کی روایت میں حفصہ رض کا نام ہے اور طبرانی کی روایت میں ام سلمہ رض کا اور ابن حزم کی روایت میں زینب رض کا اور احتمال ہے کہ یہ واقعہ کئی بار ہوا ہو حافظ نے کہا مجھ کو اس لونڈی کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۲] اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حمید کا سماع انس رض سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [۳] اس مسئلہ میں مالکیہ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ دیوار کی قیمت دینا چاہیئے مگر امام بخاری نے جس روایت سے دلیل لی وہ اس پر بنی ہے کہ اگلی شریعتیں ہمارے لیے حجت ہیں جب ہماری شریعت کے خلاف کو حکم وارد نہ ہوا اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے ۱۲ منہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ يُقَالُ لَهٗ جُرَيْجٌ يُصَلِّيْ فَجَاءَتْهُ أُمُّهٗ فَدَعَتْهُ فَأَبٰى أَنْ يُجِيْبَهَا فَقَالَ أُجِيْبُهَا أَوْ أُصَلِّيْ ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُوْمِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِيْ صَوْمَعَتِهٖ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبٰى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَّفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَكَسَرُوْا صَوْمَعَتَهٗ فَأَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوْكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِيْ قَالُوْا نَبْنِيْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِيْنٍ؛

فرمایا بنی اسرائیل میں ایک (عابد) شخص تھا جریج نامی وہ اپنے عبادت خانہ میں نماز پڑھ رہا تھا اس کی ماں آئی اُس کو بلایا لیکن وہ نماز میں تھا اس نے جواب نہ دیا[1] اپنے دل میں کہنے لگا میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں خیر پھر دوبارہ اُس کی ماں آئی (اور پکارا لیکن جواب نہ ملا) آخر اس کی ماں نے بددعا دی کہنے لگی یا اللہ جریج جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے نہ مرے جریج اپنے عبادت خانہ میں رہا کرتا تھا ایک فاحشہ عورت کہنے لگی میں تو اس کو بہکا دوں گی وہ آئی اور جریج سے بات کی لیکن اس نے نہ مانا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اُس سے بدفعلی کرائی جب لڑکا جنی تو کہنے لگی یہ جریج کا لڑکا ہے یہ سن کر (اس کی قوم کے) لوگ آئے اور اس کا عبادت خانہ توڑ ڈالا اور وہاں سے اس کو نیچے اُتار کر (خوب) گالیاں دیں (بڑا عابد بنا ہے اندر رنڈی بازی کرتا ہے) جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اُس بچے پاس آیا کہنے لگا اے بچے (بتلا) تیرا باپ کون ہے وہ بولا[2] میرا باپ چرواہا ہے جب تو لوگ (جنہوں نے اس کا عبادت خانہ توڑا تھا شرمندہ ہو گئے) کہنے لگے ہم (دوبارہ) تیرا عبادت خانہ سونے سے بنائے دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو (جیسے پہلے بنا ہوا تھا)

---

[1] حالانکہ اس کے دین میں نماز میں بات کرنا درست تھی تو ماں کو جواب دینا لازم تھا مگر اس نے نہ دیا ۱۲ منہ [2] یہ بچہ بالکل کم سن تھا ابھی اس کے بولنے کے دن نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے جریج کی دعا قبول کی اس کو جیسے حضرت عیسیٰ کو بولنے کی قوت دی تھی قسطلانی نے کہا چھ بچوں نے کم سنی میں بات کی حضرت یوسف کے گواہ اور فرعون کی بیٹی کی مغلانی کے لڑکے اور عیسیٰؑ اور صاحب جریج اور صاحب اخدود اور بنی اسرائیل کے ایک عورت کے بیٹے نے جس کو وہ دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک شخص سامنے سے گذرا عورت نے دعا کی یا اللہ مجھ کو ایسا مت کر کہتے ہیں حضرت یحییٰ نے بھی کم سنی میں بات کی تو کل سات بچے ہوں گے ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ نہیں مٹی سے بنا دو حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ماں کی دعا اپنی اولاد کے لیے ضرور قبول ہوتی ہے ماں کا حق باپ سے تین حصے زیادہ ہے جو لوگ ماں کو راضی رکھتے ہیں دنیا میں پھولتے پھلتے ہیں اور ماں کو ناراض کرنے والے ہمیشہ تباہ ہوتے ہیں تجربہ اور مشاہدہ سے اس کا ثبوت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۶۸۵ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ

وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لَمَّا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا وَكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانُ فِي التَّمْرِ.

باب کھانے اور سفر خرچ اور اسباب میں شرکت کا بیان

اور جو چیزیں ماپ تول کر بکتی ہیں ان کو یوں ہی ڈھیر لگا کر بانٹنا یا مٹھی مٹھی کر کے کیونکہ مسلمانوں نے سفر خرچ کی شرکت میں کوئی قباحت نہیں دیکھی اس طرح کہ کچھ یہ کھائے کچھ وہ کھائے یوں ہی اندازے سے اسی طرح سونے کو چاندی کے بدل یا چاندی کو سونے کے بدل بن تولے ڈھیر لگا کر بانٹنے[1] میں اسی طرح دو کھجوریں اٹھا کر کھانے میں[2]

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ. فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ تُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (رجب ۸ھ ہجری میں) سمندر کے کنارے ایک لشکر بھیجا ابو عبیدہ بن جراح کو اُس کا سردار مقرر کیا یہ تین سو آدمی تھے میں بھی اُن ہی میں تھا ہم چلے رستے ہی میں توشہ تمام ہو گیا ابو عبیدہ نے حکم دیا کہ سارے لشکر کے لوگ اپنے اپنے توشہ اکٹھا کر دیں[3] ایسا ہی کیا گیا تو کل دو تھیلے ہوئے کھجور کے ابو عبیدہ اس میں سے ہم کو تھوڑا تھوڑا دیا کرتے آخر وہ بھی تمام ہو گیا تب فی آدمی ایک ایک کھجور روز دینے لگے وہب نے کہا میں نے جابر رض سے پوچھا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہو گا

[1] البتہ سونا سونے کے بدل چاندی چاندی کے بدل ڈھیر لگا کر اندازے سے تقسیم نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں کمی اور بیشی کا خوف ہے اور جب جنس مختلف ہو تو کمی بیشی میں قباحت نہیں ۱۲ منہ [2] یعنے قران کرنے میں اس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے کہ دوسرے شریکوں کی اجازت سے ایسا کرنا درست ہے اور بے اجازت منع ہے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیوں کہ جب سب کا توشہ ایک جگہ کر دیا گیا اور سب کو تھوڑا تھوڑا ملنے لگا اندازے سے تو سفر خرچ کی شرکت اور اندازے سے اس کی تقسیم

فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا۔

۱۰۲۱ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رض قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُوْنَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوْهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ

انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو معلوم ہوا وہی غنیمت تھی خیر ہم سمندر پر پہونچے دیکھا تو پہاڑ کی طرح ایک مچھلی پڑی ہے لشکر کے لوگ اٹھارہ دن تک اُسی میں سے کھاتے رہے پھر ابو عبیدہ نے حکم دیا اُس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں اُونٹ اُن کے بیچ سے نکل گیا چھوا بھی نہیں

ہم سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا (غزوہ ہوازن میں) لوگوں کے توشے تمام ہو گئے اور ان کو توشے کی احتیاج پڑی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اپنے اُونٹ کاٹنے کی اجازت چاہی آپ نے ان کو اجازت دی پھر حضرت عمر رضؓ اُن سے ملے انہوں نے یہ حال اُن سے بیان کیا حضرت عمر رضؓ نے کہا اُونٹوں کو کاٹ ڈالو گے تو پھر تم کیسے جیو گے (پاؤں سے چلتے چلتے ہلاک ہو گے) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اُونٹ کاٹ ڈالیں گے تو یہ لوگ کیسے جئیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا لوگوں میں منادی کر دو سب اپنے اپنے بچے ہوئے توشے لے کر آجائیں اور چمڑے کا ایک دستر خوان بچھایا گیا سب نے اپنے توشے اس پر ڈال دیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے اپنے تھیلے لے کر آؤ (بھرنا شروع کرو) لوگوں نے لپ بھر بھر کر لینا شروع کر دیا ہر ایک نے اپنی ضرورت کے موافق لے لیا تب

إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ؎

آپ نے فرمایا میں یہ گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں ؎

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ رض قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُورًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ ؎

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا ہم سے ابو النجاشی نے کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا وہ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ کاٹتے تھے پھر اس کے دس حصے کرتے اور ہم میں ہر کوئی سورج ڈوبنے سے پہلے پکا ہوا گوشت کھاتا ؎

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے بیان کیا انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعر قبیلے کے لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے بال بچوں پاس کھانا کم رہ جاتا ہے تو سب مل کر اپنا اپنا توشہ ایک ہی کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں پھر ایک برتن سے برابر برابر بانٹ لیتے ہیں وہ میرے ہیں میں ان کا ہوں ؎

بَابُ ۶۸۶ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ.

باب جو مال دو شریکوں میں مشترک ہو وہ زکوٰۃ میں ایک دوسرے سے برابر مجرا لیں۔

۱۰۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا

؎۵۱ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی ایک بڑی نشانی اپنے پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر کی گویا خدائی اور پیغمبری کا ایک نیا ثبوت اور ملا یا تو توشہ اتنا کم تھا کہ لوگ اپنی سواریاں کاٹنے پر آمادہ ہو رہے یا اس قدر بہت ہو گیا کہ فراغت سے ہر ایک نے اپنی خواہش کے موافق بھر لیا اس قسم کا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار صادر ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ سے بھی منقول ہے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے سب کے توشے اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور پھر ہر ایک نے یوں ہی اندازے سے لے لیا آپ نے تول ناپ کر اس کو تقسیم نہیں کیا ۱۲ منہ ؎۵۲ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ آپ عصر کی نماز ایک مثل پر پڑھتے ورنہ دو مثل سایہ پر جو کوئی عصر کی نماز پڑھے تو اتنے وقت میں یہ کام پورا ہونا مشکل ہے اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح پر نکلتا ہے کہ اونٹ کا گوشت یوں ہی اندازے سے تقسیم کیا جاتا تھا ۱۲ منہ ؎۵۳ یعنے وہ خاص میرے طریق اور میری سنت پر ہیں میں ان کے طریق پر ہوں اس حدیث سے یہ نکلا کہ سفر یا حضر میں توشوں کا ملا دینا اور برابر برابر بانٹ لینا مستحب ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ

ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رض كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس رضؓ نے اُن سے انس رضؓ نے بیان کیا ابو بکر صدیق رضؓ نے اُن کو فرض زکوٰۃ کا بیان لکھ دیا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی آپ نے فرمایا جو مال دو شخصوں میں مشترک ہو تو وہ زکوٰۃ میں ایک دوسرے سے برابر برابر مجرالیں[1]

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ ۶۸

باب بکریوں کا بانٹنا

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَابُوْا اِبِلًا وَّ غَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوْا وَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَاَهْوٰى رَجُلٌ مِّنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا

ہم سے علی بن حکم انصاری نے بیان کیا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہاں لوگوں کو بھوک لگی انہوں نے لوٹ میں اُونٹ اور بکریاں کمائی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے (اخیر) لوگوں میں تھے اُنہوں نے جلدی سے (تقسیم سے پہلے ہی) لوٹ کے جانوروں کو کاٹ ڈالا اور ہانڈیاں چڑھا دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ ہانڈیاں اُوندھا دی گئیں پھر آپ نے تقسیم کی تو ایک اُونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں اتفاقاً ایک اُونٹ بھاگ نکلا لوگ اس کے پیچھے ہوئے لیکن اس نے تھکا مارا اس وقت لشکر میں گھوڑے بھی کم تھے آخر ایک شخص نے تیر مارا[2] اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا آپ نے فرمایا دیکھو ان جانوروں میں بھی بعضے وحشی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں

[1] جب زکوٰۃ کا مال دو یا تین ساجھیوں کی شرکت میں ہو اور زکوٰۃ کا تحصیلدار ایک ساجھی سے کل زکوٰۃ وصول کرے تو وہ دوسرے ساجھیوں کے حصے کے موافق اُن سے مجرا لے اور زکوٰۃ کے اُوپر دوسرے خرچوں کا بھی قیاس ہو سکے گا پس اس طرح سے اس حدیث کو شرکت کے باب سے تعلق ہوا ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّيْ إِنَّا نَرْجُوْا اَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مُدًى فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَآ اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

جب تم اُن کو نہ پکڑ سکو تو ایسا ہی کرو[۵۱] میرے دادا نے کہا کل ہم کو دشمنوں سے مڈبھیڑ ہونے کا ڈر ہے اور چھری بھی ہمارے پاس نہیں کیا ہم بانس کی کھپاچ سے کاٹ لیں آپ نے فرمایا جو چیز خون کو بہاوے اور جانور پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخون کے سوا (ان دونوں سے ذبح جائز نہیں) میں تم سے اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں[۵۲]

بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ.

باب دو دو کھجوریں ملا کر کھانا کسی شریک کو درست نہیں جب تک دوسرے شریکوں سے اجازت نہ لے

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا تَقْرُنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے جبلہ سے انہوں نے کہا ہم مدینہ میں تھے ہم لوگوں پر قحط آیا تو عبداللہ بن زبیر ہم کو کھجور کھلایا کرتے اور عبداللہ بن عمرؓ ہم پر سے گذرتے وہ کہتے دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لے[۵۳]

[۵۱] یعنے تیر مار کر گرا دیا کرو اگر بسم اللہ کہہ کر تیر یا برچھا مارے اور وہ جانور مر بھی جائے جب بھی اس کا گوشت کھانا درست ہے ۱۲منہ [۵۲] وہ ناخون ہی سے جانور کو کاٹتے ہیں تو ایسا کرنے میں اُن کی مشابہت ہے نودی نے کہا ناخون خواہ بدن میں لگا ہو یا الگ ہو پاک ہو یا نجس کسی حال میں اس سے ذبح جائز نہیں اور امام ابوحنیفہؒ نے اس ناخون سے جو جدا ہو ذبح جائز رکھا ہے ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اُونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے کیا ۱۲منہ [۵۳] قسطلانی نے کہا یہ ممانعت بطور تنزیہ کے ہے اور ظاہریہ کے نزدیک بطور تحریم کے ہے ۱۲منہ

دسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، رحم والا۔

بَابُ ۵۹ تَقْوِيْمِ الْاَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيْمَةٍ عَدْلٍ

۱۰۲۸ ـ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ اَوْ شِرْكًا اَوْ قَالَ نَصِيْبًا وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا اَدْرِىْ قَوْلُهُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ اَوْ فِى الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۲۹ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِنْ مَمْلُوْكِهٖ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِىْ مَالِهٖ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ

باب مشترک چیزوں کی انصاف کے ساتھ ٹھیک قیمت لگاکر شریکوں میں تقسیم کرنا۔

ہم سے عمران بن میسرہ ابوالحسن بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک (ساجھے کی) غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے اور اس کے پاس اتنا مال ہو سارے غلام کی قیمت کے موافق[1] تو وہ پورا آزاد ہو جائے گا اگر اتنا مال نہ ہو تو بس جتنا حصہ اس کا تھا اتنا ہی آزاد ہوا ایوب نے کہا یہ فقرہ جتنا حصہ اس کا تھا اتنا ہی آزاد ہوا مجھ کو معلوم نہیں۔ نافع کا قول ہے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں داخل ہے۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (مشترک) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے وہی اپنے مال میں سے اس کا باقی

[1] یعنی سارے غلام کی حالت میں قیمت لگائیں گے یعنے جو حصہ آزاد ہوا اگر وہ بھی آزاد نہ ہوتا تو اس کی قیمت کیا ہوتی ۱۲ منہ [2] عینی نے اس مسئلہ میں چودہ مذہب بیان کیے ہیں لیکن امام احمد اور شافعی اور اسحاق نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے اور امام ابوحنیفہ رح کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں دوسرے شریک کو اختیار رہے گا خواہ اپنا حصہ بھی آزاد کر دے خواہ غلام سے محنت مشقت کرا کر اپنے حصے کے دام وصول کرے خواہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو تو اپنے حصے کی قیمت اس سے بھر لے پہلی اور دوسری صورت میں غلام کا ترکہ دونوں کو ملے گا اور تیسری صورت میں صرف آزاد

مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

حصہ بھی آزاد کرائے اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو انصاف سے اس غلام کی قیمت لگا کر باقی حصہ کے لیے اس سے کمائی کرائیں پر اس پر سختی نہ کریں [1]

باب ۶۹۰ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالِاسْتِهَامِ فِيهِ

باب تقسیم میں قرعہ ڈال کر حصے کر لینا [2]

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا.

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن بشیرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی باندھی ہوئی حدوں پر قائم ہے (آگے نہیں بڑھتا) اور جو ان میں گھس گیا (گناہ میں پڑ گیا) دونوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ ڈال کر جگہ بانٹ لی کسی نے اوپر کا درجہ لیا۔ کسی نے نیچے کا اب جو لوگ نیچے کے درجے میں رہے وہ پانی لینے کے لیے اوپر کے درجے والوں پر سے گذرے پھر کہنے لگے اگر ہم نیچے کے درجہ میں ایک سوراخ کر لیں تو بار بار آنے سے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں گے اگر اوپر والے ان کو چھوڑ دیں ایسا کرنے دیں تو سب ڈوب کر تباہ ہوں گے اور اگر ان کو روکیں تو آپ بھی بچیں گے دوسرے بھی۔

باب ۶۹۱ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ

باب یتیم کا دوسرے وارثوں کے ساتھ شریک ہونا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَامِرِيُّ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

ہم سے۔ عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اویسی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے دوسری سند اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر

[1] یعنی ایسی تکلیف نہ دیں جس کا وہ تحمل نہ کر سکے جب وہ باقی حصے کی قیمت ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] ابن بطال نے کہا شرکا دلیں تقسیم کرتے وقت ان کی قطع نزاع کے لیے قرعہ ڈالنا سنت ہے اور تمام فقہاء اس کے قائل ہیں صرف کوفہ کے بعضے فقیہوں نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ قرعہ ازلام کی طرح ہے جس کی ممانعت قرآن میں وارد ہے امام ابوحنیفہ صاحب نے بھی اس کو جائز رکھا ہے دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ آپ سفر میں جاتے وقت اپنی بیبیوں کے لیے قرعہ ڈالتے جس کا نام نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] ابن بطال نے کہا یتیم کے مال میں شرکت کرنا درست نہیں مگر جب اسمیں یتیم کا فائدہ ہو ۱۲ منہ

اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِنْ خِفْتُمْ اِلٰی وَرُبَاعَ فَقَالَتْ یَا ابْنَ اُخْتِیْ هِیَ الْیَتِیْمَةُ تَکُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّهَا تُشَارِکُهٗ فِیْ مَالِهٖ فَیُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَیُرِیْدُ وَلِیُّهَا اَنْ یَّتَزَوَّجَهَا بِغَیْرِ اَنْ یُّقْسِطَ فِیْ صَدَاقِهَا فَیُعْطِیْهَا مِثْلَ مَا یُعْطِیْهَا غَیْرُهٗ فَنُهُوْا اَنْ یَّنْکِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَیَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰی سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ یَّنْکِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَاءِ اِلٰی قَوْلِهٖ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ وَالَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ اَنَّهٗ یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فِی الْکِتَابِ الْاٰیَةُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ قَالَ فِیْهَا وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِی الْاٰیَةِ الْاُخْرٰی وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ یَعْنِیْ هِیَ رَغْبَةُ اَحَدِکُمْ لِیَتِیْمَتِهِ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِیْ حَجْرِهٖ حِیْنَ تَکُوْنُ قَلِیْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا اَنْ یَّنْکِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِیْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ یَّتَامَی النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ۔

نے خبر دی اُنھوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے (سورہ نساء کی) آیت کو پوچھا اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ کرنے کا ڈر ہو تو جو عورتیں پسند آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے (ولی محافظ رشتہ دار جیسے چچیرا بھائی پھوپھی زاد یا ماموں زاد بھائی) کی پرورش میں ہو اور ترکے کے مال اس کی ساجھی ہو وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کر لینا چاہئے لیکن پورا مہر انصاف سے جتنا اس کو اور جگہ ملتا نہ دے کر تو اس کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنا منع ہوا مگر جب پورا مہر انصاف کے ساتھ اعلے سے اعلیٰ جو ان کو دوسری جگہ ملتا ادا کریں اور ان کو یہ حکم ہوا کہ اُن کے سوا جو دوسری جو پسند آئیں نکاح میں لائیں عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے کہا لوگوں نے اس آیت کے اُترنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا (ایسی لڑکیوں سے نکاح کی اجازت چاہی) اس وقت (اسی سورت کی) یہ آیت اتری اور لوگ تجھ سے عورتوں کے باب میں فتوے پوچھتے ہیں آگے فرمایا اور تم اُن سے نکاح کرنا چاہتے ہو یہ جو اس آیت میں ہے اور جو قرآن میں پڑھا جاتا ہے تم پر اس سے مراد پہلی آیت ہے یعنے اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ ہو سکنے کا ڈر ہو تو دوسری عورتیں جو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یہ جو اللہ نے دوسری آیت میں فرمایا اور تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس سے یہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکی تمہاری پرورش میں ہو اور مال اور جمال کم رکھتی ہو اس سے تم نفرت کرتے ہو اس لیے جس یتیم لڑکی کے مال اور جمال میں تم کو رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگر اس صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا مہر دینا کرو۔

ل یہیں سے ترجمہ باب شروع ہوتا ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۶۹۲ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

بَابٌ ۶۹۳ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةٌ۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

بَابٌ ۶۹۴ الِاشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي

باب زمین مکان وغیرہ میں شرکت کا بیان۔

ہم سے عبداللہ ابن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر ابن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا حکم دیا جب حد بندی ہو جائے اور رستے ٹھہرا دیئے جائیں پھر شفعہ نہیں رہے گا [۱]۔

باب جب شریک گھروں وغیرہ کو تقسیم کرلیں تو اب اس سے پھر نہیں سکتے اور نہ شفعہ کا ان کو حق رہے گا [۲]

ہم سے۔ مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا حکم دیا جب حد بندی ہو جائے اور رستے الگ پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں رہا [۳]

باب سونے چاندی اور جن چیزوں میں بیع صرف ہوتی ہے اُن میں شرکت [۴]

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن اسود سے کہا مجھ کو سلیمان بن ابی مسلم نے خبر دی کہا میں نے ابوالمنہال سے نقد النقد بیع صرف کو پوچھا انہوں نے کہا میں نے اور میرے شریک نے کچھ نقدی میں سے کچھ نقد النقد خریدی کچھ ادھار اتنے میں براء بن عازبؓ ہمارے پاس آئے ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے اور میرے ساتھی زید

[۱] قسطلانی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ شفعہ غیر منقولہ جائداد میں ہے نہ منقولہ میں اور اس کی بحث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] کیونکہ قسمت ایک لازمی عقد ہے اس میں رجوع نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [۳] ترجمہ باب اس طرح نکلتا ہے کہ جب شفعہ کا حق تقسیم کے بعد نہ رہا تو معلوم ہوا کہ تقسیم بھی پھر نہیں سکتی کیونکہ اگر تقسیم باطل ہو جائے تو پھر جائداد مشترک ہو جائیگی اور شرکا کو شفعہ کا حق پیدا ہوگا ۱۲ منہ [۴] بیع صرف کا بیان اوپر گزر چکا ہے یعنی سونے چاندی اور نقد کی بیع بعوض سونے چاندی اور نقد کے ۱۲ منہ [۵] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس شریک کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ۔

بن ارقم نے ایسا کیا تھا اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ فرمایا جو نقدا نقد ہو وہ تو رکھ لو اور جو ادھار ہو اس کو چھوڑ دو۔

بَابُ ۶۹۵ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

باب کھیتی میں مسلمان کا ذمی اور مشرک کے ساتھ شریک ہونا [1]

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کے حوالے کر دی اس اقرار پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور کھیتی اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں۔

بَابُ ۶۹۶ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا

باب بکریوں کا انصاف کے ساتھ تقسیم کرنا۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بکریاں دیں کہ صحابہ میں تقسیم کر دیں قربانی کے لیے پھر ایک سال بھر کا بکری کا بچہ بچ رہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے عقبہ سے فرمایا تو اس کی قربانی کر [2]

بَابُ ۶۹۷ الشِّرْكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

باب اناج وغیرہ میں شرکت کا بیان [3] اور منقول ہے

وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ فَرَأَى عُمَرُ رض أَنَّ لَهُ

کہ ایک شخص نے [4] کوئی چیز چکائی دوسرے نے اس کو آنکھ سے اشارہ کیا (تب اس نے مول لے لیا) حضرت عمرؓ نے سمجھ لیا کہ وہ

[1] باب حدیث سے ذمی کی شرکت کا جواز کھیتی میں نکلتا ہے اور جب کھیتی میں شرکت جائز ہوئی تو اور چیزوں میں بھی جائز ہو گی اس میں امام احمد اور امام مالک نے خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ شاید ذمی شرکت کے مال میں خمر اور خنزیر اور ربا وغیرہ کا روپیہ شریک کر دے جو مسلمان کے لیے درست نہیں ہے اور شافعیہ کے نزدیک ذمی کے ساتھ شرکت کرنا مکروہ ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سال بھر کا بکری کا بچہ قربانی کرنا درست ہے اور اس کا پورا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاضحیہ میں آئے گا ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

شَرِكَةٌ۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ رض وَابْنُ الزُّبَيْرِ رض فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ

شریک ہے۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو سعید بن ابی ایوب نے خبر دی انہوں نے زہرہ بن معبد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا[۱] اُن کی ماں زینب اُن کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئیں اُنہوں نے کہا رسول اللہ اس سے بیعت لیجئے آپ نے فرمایا وہ چھوٹا ہے[۲] پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیئے برکت کی دعا کی اور زہرہ بن معبد سے روایت ہے ان کے دادا عبداللہ بن ہشام ان کو لے کر بازار کی طرف جاتے ہیں وہاں وہ اناج خریدتے ہیں پھر عبداللہ بن عمر رض اور عبداللہ بن زبیر اُن سے ملتے اور کہتے ہم کو بھی اس اناج میں شریک کر لو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو برکت کی دعا دی ہے۔ عبداللہ بن ہشام ان کو شریک کر لیتے کبھی پورا ایک اُونٹ[۳] (مع غلہ) نفع میں پیدا کرتے اور اس کو گھر بھیج دیتے۔

بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ

باب غلام لونڈی میں شرکت

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ وَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَّتَهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دے اگر وہ اس کی قیمت کے برابر مالدار ہو تو اس کو سارا بردہ آزاد کرا دینا واجب[۴] ہے انصاف کے ساتھ اس کی قیمت کرائی جائے اور دوسرے شریکوں کو ان کے حصے کے دام ادا کرے اور بردے کا پیچھا چھوڑ دے۔

[۱] یعنے آپ کو دیکھا آپ کی وفات سے چھ برس پہلے ۱۲منہ [۲] یعنے ابھی بچہ ہے بیعت کے لائق نہیں ۱۲منہ [۳] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کبھی ایک اُونٹ کے لادنے کے موافق اناج پیدا کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کبھی ایک اونٹ پیدا کرتے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے ہم کو بھی اس اناج میں شریک کر لو ۱۲منہ [۴] خواہ آزاد کرنے والا یا شریک یا بردہ مسلمان ہو یا کافر اکثر علماء کا یہی قول ہے ۱۲منہ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

ہم سے۔ ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے اور وہ مال دار ہو تو پورا غلام آزاد ہو جائے گا۔ ورنہ باقی حصے کے لیے اس سے محنت کرائیں گے مگر سختی نہ کریں گے۔

بَابُ ۷۹۹ الِاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى

باب قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت اور اگر کوئی مکہ کو قربانی بھیج چکے پھر اس میں کسی کو شریک کر لے۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَفَشَتْ فِي ذَلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى مِنًى وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلَّهِ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي

ہم سے۔ ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم کو عبدالملک بن جریج نے خبر دی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے اور ابن جریج نے[۱] اس کو طاؤس سے بھی روایت کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کو مکہ میں آئے حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور کوئی نیت (عمرے وغیرہ کی) نہ تھی جب ہم مکہ میں پہونچے تو آپ نے ہم کو حکم دیا ہم نے حج کو عمرہ کر ڈالا یہ بھی حکم دیا کہ ہم اپنی عورتوں سے صحبت کریں اس کا چرچا ہونے لگا۔ عطاء نے جابر سے نقل کیا لوگ کہنے لگے کیا ہم (حج کے لیے) منیٰ کو اس کیفیت سے جائیں کہ ذکر سے منی ٹپک رہی ہو[۲]۔ اور جابر رضہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی بعضے لوگ ایسی ایسی باتیں بناتے ہیں خدا کی قسم میں اُن سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں اور اگر پہلے سے میں جانتا جو

---

[۱] یعنی ابن جریج نے اس حدیث کو عطاء اور طاؤس دونوں سے سنا ہے حافظ نے کہا میرے نزدیک تو طاؤس سے روایت منقطع ہے کیونکہ ابن جریج نے مجاہد اور عکرمہ سے نہیں سنا اور طاؤس انہی کے ہمعصر ہیں البتہ عطاء سے سنا ہے کیونکہ عطاء ان لوگوں کے دس برس بعد مرے تھے ۱۲ منہ

[۲] یہ مبالغہ ہے مطلب یہ ہے کہ ابھی جماع پر تھوڑا ہی وقت گزرا ۱۲ منہ

مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ۔

بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا اگر میری علاقہ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا اس وقت سراقہ بن مالک کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ یہ حکم خاص ہمارے لیے ہے یا ہمیشہ (سب لوگوں) کے واسطے آپ نے فرمایا تم سے خاص نہیں ہمیشہ کے لیے ہے جابر رض نے کہا۔ اور حضرت علی بھی یمن سے[1] آ پہنچے اب عطاء اور طاؤس میں سے ایک تو یوں کہتا ہے حضرت علی رض نے احرام کے وقت یوں کہا تھا لبیک بما اہل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا یوں کہتا ہے کہ اُنہوں نے لبیک بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا تھا خیر آپ نے اُن کو یہ حکم دیا کہ احرام قائم رکھیں اور ان کو قربانی میں شریک کر لیا۔

بَابٌ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ۔

باب تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھنا۔

١٤٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے اپنے باپ سعید بن مسروق سے اُنہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اُنہوں نے کہا ہم تہامہ کے ملک میں ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے (لوٹ میں) اُونٹ بکریاں کمائیں لوگوں نے جلدی کر کے ان کا گوشت ہانڈیوں میں (پکنے کے لیے) چڑھا دیا اتنے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں[2] سب الٹ دی گئیں۔ پھر آپ نے تقسیم میں ایک اُونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں اور ایک اُونٹ بھاگ نکلا اور گھوڑے سوار کم تھے آخر ایک شخص نے تیر مار کر اس کو روک دیا پھر آپ نے فرمایا دیکھو

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی کے لیے ترسٹھ اُونٹ لے گئے تھے اور حضرت علی یمن سے ۳۷ اونٹ لائے تھے جملہ سو اونٹ ہوئے اور حضرت علی کو آپ نے ان اونٹوں میں شریک کر لیا ۱۲ منہ [2] کیونکہ تقسیم سے پہلے لوٹ کے مال میں تصرف کرنا درست نہیں جو کچھ مجاہدین لوٹ میں حاصل کریں وہ سب حاکم کے پاس حاضر کرنا چاہیے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا قَالَ قَالَ جَدِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

كِتَابُ الرَّهْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَإِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَقْبُوضَةٌ.

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان چوپایوں میں بھی بعضے وحشی جانوروں کی طرح چمک نکلتے ہیں جب تم ان کو پکڑ نہ سکو تو ایسا ہی کیا کرو عبایہ نے کہا میرے دادا رافع نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو امید ہے یا ڈر ہے کل دشمن سے بھڑ جائیں اور ہمارے پاس چھری نہیں کیا دھار دار لکڑی سے ذبح کر ڈالیں آپ نے فرمایا جلدی کرو جو چیز خون بہاوے (اسی سے کاٹ ڈالو) اگر اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخون سے ذبح نہ کرو اس کی وجہ میں کہوں دانت تو ہڈی ہے[۱] اور ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

کتاب رہن[۲] کے بیان میں۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب آدمی اپنی بستی میں ہو اور گرو رکھے[۳] اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا کوئی نہ ملے تو ہاتھ گروی رکھ لو۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے بدل گرو رکھی اور (ایک دن) ایسا ہوا میں آپ پاس جو کی روٹی اور بودار چربی (کھانے کے لیے) لے گیا اور میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے

[۱] تو ذبح کرنے سے اس میں خون لگ جائیگا اور وہ ناپاک ہو گی جنوں کے کھانے کے قابل نہ رہیگی اوپر گذر چکا ہے کہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے ۱۲ منہ [۲] رہن کے معنے ثبوت یا رکنا اور اصطلاح شرع میں رہن کہتے ہیں قرض کے بدل کوئی چیز رکھا دینے کو مضبوطی کے لیے کہ اگر قرض ادا نہ ہو تو مرتہن اس چیز سے اپنا قرض وصول کرلے جو شخص چیز کا مالک ہو اس کو راہن اور جس کے پاس رکھی جائے اس کو مرتہن اور اس چیز کو مرہون کہتے ہیں ۱۲ منہ [۳] یہ باب لا کر امام بخاری نے یہ بتلایا کہ قرآن شریف میں جو قید مذکور ہے وان کنتم علی سفر یہ قید اتفاقی ہے اس لیے کہ اکثر سفر میں گروی کی ضرورت پڑتی ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضر میں گروی رکھنا درست نہیں اور مجاہد ضحاک سے منقول ہے کہ سفر کے سوا حضر میں گروی رکھنا درست نہیں اسی طرح جب کوئی لکھنے والا نہ ملے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ الْاَصَاعٌ وَلَا اَمْسٰی وَاِنَّہُمْ لَتِسْعَۃُ اَبْیَاتٍ

بَابٌ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهٗ

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيْلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَّهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

بَابٌ رَهْنِ السِّلَاحِ

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَنَا فَاَتَاهُ فَقَالَ اَرَدْنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَاءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ اَبْنَاءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُ

پاس صبح اور شام ایک صاع اناج کے سوا اور کچھ نہیں رہا حالانکہ نو گھر ہیں[۱]

باب زرہ کو گرو رکھنا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی پاس سلم میں گروی اور ضمانت دینے کا ذکر کیا انہوں نے کہا ہم سے اسود نے حضرت عائشہ رض سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (ابو الشحم[۲]) سے وعدے پر اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی[۳]۔

باب ہتھیار گروی رکھنا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کعب بن اشرف[۴] کا کام کون تمام کرتا ہے۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تکلیف دی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا میں کرتا ہوں[۵] خیر وہ اس کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم کو ایک وسق یا دو وسق غلہ قرض دے دو[۶] کعب نے کہا اچھا اپنی جورو ہیں گرو کر دو محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا بھلا جورو ہیں تمہارے پاس کیسے گرو کریں تم تو سارے عرب میں

[۱] یہ آپ نے اپنا حال بیان فرمایا دوسرے مومنین کو تسلی دینے کے لیے نمونہ بطور شکوہ شکایت کے اہل اللہ تو فقر و فاقہ پر ایسی خوشی کرتے ہیں جو غنا اور تونگری پر نہیں کرتے وہ کہتے ہیں فقر اور فاقہ اور دکھ بیماری خاص محبوب یعنی خداوند کریم کی مراد ہے اور غنا اور تونگری میں بندے کی مراد بھی شریک ہوتی ہے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ سے منقول ہے جب وہ اپنے گھر میں جاتے اور اپنی والدہ سے پوچھتے کچھ کھانے کو ہے وہ کہتیں "بابا نظام الدین! امروز مہمان خدا ایم" تو بے حد خوشی کرتے اور جس دن وہ کہتیں "ہاں! کھانا حاضر ہے" تو کچھ خوشی نہ ہوتی[۲]۔ شافعی اور بیہقی کی روایت میں اس کی تصریح ہے آپ نے اس یہودی سے جو کے تیس صاع قرض لیے تھے اور جو زرہ گرو کر دی تھی اس کا نام ذات الفضول تھا بعضوں نے کہا آپ نے وفات سے پہلے یہ زرہ چھڑائی تھی لیکن ایک روایت میں ہے کہ آپ کی وفات تک وہ گرو رہی[۴]۔ یہ یہودیوں میں ایک بڑا مالدار سوداگر تھا رات دن بدر میں جو کافر مارے گئے تھے ان پر نوحہ کیا کرتا اور مکہ کے کافروں کو آنحضرت سے لڑنے کے لیے برانگیختہ کرتا اور پیغمبر صاحب کی ہجو میں شعر بناتا لعنہ اللہ[۵]۔ یعنی میں اسکو قتل کروں گا دوسری روایت میں ہے انہوں نے آپ سے اجازت لی کہ میں آپ کے باب میں جو کچھ مناسب ہو اس کے سامنے کہوں اس کی اجازت دیجئے آپ نے اجازت دی ۱۲ منہ[۶] وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ

اَبْنَاءَ نَا فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ.

خوب صورت ہو۔ کعب نے کہا اچھا اپنے بیٹے گرو کردو کہنے لگے کیسے کریں لوگ ہمیشہ طعنے دیتے رہیں گے کہ ایک دو وسق اناج پر گرو کیا گیا تھا۔ یہ تو بڑے شرم کی بات ہے البتہ ہتھیار گرو رکھ سکتے ہیں [1]۔ خیر! یہ وعدہ لے کر وہ گئے۔ دوبارہ اس کے پاس آئے اور اس کو مار ڈالا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن کر آپ سے بیان کیا۔

بَابٌ اَلرَّهْنُ مَرْكُوْبٌ وَمَحْلُوْبٌ

وَقَالَ مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهٗ.

باب گروی جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا درست ہے [2]

اور مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے [3] نقل کیا انہوں نے کہا کھوئے ہوئے جانور پر اس کا چارہ نکلنے کے موافق سواری کی جائے اس کا دودھ دوہا جائے ایسی ہی گروی جانور پر بھی۔

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا ابن ابی زائدہ نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے گروی جانور پر اس کا خرچ نکلنے کے لیے سواری کی جائے دودھ والا جانور گروی ہو تو اس کا دودھ پیا جائے [5]۔

---

[1] تو ہماری عورتیں تجھ پر فریفتہ ہو کر خراب ہو جائینگی ۱۲ منہ [2] کعب نے اس کو قبول کیا پھر محمد بن مسلمہ کعب کے رضاعی بھائی ابو نائلہ کو لے کر رات کو اس کے پاس گئے اس نے قلعہ کے اندر بلا لیا اور جب ان کے پاس جانے لگا اس کی عورت نے منع کیا وہ بولا کوئی غیر نہیں ہے محمد بن مسلمہ ہے اور میرا بھائی ابو نائلہ محمد بن مسلمہ کے ساتھ اور بھی دو یا تین شخص تھے ابو عبس بن جبر حارث بن اوس عباس بن بشر محمد بن مسلمہ نے کہا میں کعب کے بال سونگھنے کے بہانے سے اس کا سر تھاموں گا۔ تم اسی وقت جب دیکھنا کہ میں سر کو مضبوط تھامے ہوں، اس کا سر اڑا دینا۔ پھر محمد بن مسلمہ نے جب کعب آیا تو کہا میں نے تمام عمر ایسی خوشبو نہیں سونگھی وہ کہنے لگا میرے پاس ایک عورت ہے، جو عرب کی ساری عورتوں سے زیادہ معطر اور خوشبودار رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے اس کا سر سونگھنے کی اجازت مانگی اور سر کو مضبوط تھام کر اپنے ساتھیوں سے اشارہ کیا مارو۔ انہوں نے تلوار سے سر اڑا دیا اور لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ خوش ہوئے اور ان کو دعا دی ۱۲ منہ [3] یہ مضمون صراحۃً ایک حدیث میں وارد ہے جس کو حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے بخاری و مسلم کی شرط پر ۱۲ منہ [4] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] امام ابن قیم اور ابن تیمیہ اور اصحاب حدیث کا مذہب یہی ہے کہ مرتہن شے مرہونہ سے نفع اٹھا سکتا ہے جب اس کی درستی اور اصلاح اور خبرگیری کرتا رہے گو مالک نے اس کو اجازت نہ دی ہو اور جمہور فقہاء نے اس کے خلاف کہا ہے کہ مرتہن کو شے مرہونہ سے کوئی فائدہ اٹھانا درست نہیں۔ اہلحدیث کے مذہب پر مرتہن کو مکان مرہونہ میں بعوض اس کی حفاظت اور صفائی وغیرہ کے رہنا اسی طرح غلام لونڈی سے بعوض ان کے نان و پارچہ خدمت لینا درست ہوگا جمہور علماء اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جس قرض سے کچھ فائدہ حاصل کیا جائے وہ سود ہے اہلحدیث کہتے ہیں اول تو یہ حدیث ضعیف ہے اس صحیح حدیث کے معارضہ کے لائق نہیں دوسرے اس حدیث میں مراد وہ قرضہ ہے جو بلا گروی کے بطور قرض حسنہ ہو ۱۲ منہ

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو زکریا نے انہوں نے شعبی سے۔ انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروی جانور پر اس کے خرچ کے بدل سواری کی جائے۔ اسی طرح دودھ والے جانور کا جب وہ گرو ہو تو خرچ کے بدل اس کا دودھ پیا جائے اور جو کوئی سواری کرے یا دودھ پئے وہی اس کا خرچ اٹھائے[۱]۔

باب ۵۰ الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ

باب یہود وغیرہ کافروں پاس کوئی چیز گرو کرنا۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ مدت ٹھیرا کر اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو کر دی۔

باب ۵۱ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

باب اگر راہن (جس کا مال ہو) اور مرتہن (گروی دار) کسی بات میں اختلاف کریں[۲]۔ یا ان کی طرح دوسرے لوگ تو مدعی کو گواہ لانا اور منکر کو قسم کھانا چاہیئے۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے نافع بن عمر نے۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس کو (دو عورتوں کے مقدمہ میں) لکھا انہوں نے جواب

۱؎ طحاوی نے اپنے مذہب کی تائید میں اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ مراد یہ ہے کہ راہن اس پر سواری کرے اور اس کا دودھ پئے اور وہی اس کا دانہ چارہ کرے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ تاویل ظاہر کے خلاف ہے کیونکہ مرہون جانور مرتہن کے قبضے اور حراست میں رہتا ہے نہ راہن کے علاوہ اس کے حماد بن مسلمہ نے اپنی جامع میں حماد ابن ابی سلیمان سے جو امام ابو حنیفہ کے استاذ ہیں روایت کی انہوں نے ابراہیم نخعی سے اس میں صاف یوں ہے جب کوئی بکری رہن کرے تو مرتہن بقدر اس کے دانے چارے کے اس کا دودھ پئے اگر وہ دودھ اس کے دانے چارے کے خرچ کے بعد بچ رہے تو اس کا لینا درست نہیں وہ ربا ہے ۱۲ منہ ۲؎ وہی ابو الشحم جس کا ذکر اوپر گزرا ۱۲ منہ ۳؎ یہ اختلاف خواہ اصل رہن میں ہو یا مقدار شے مرہونہ میں مثلاً مرتہن کہے تو نے زمین درختوں سمیت گرو رکھی تھی اور راہن کہے میں نے صرف زمین گرو رکھی تھی تو مرتہن ایک زیادت کا مدعی ہوا۔ اس کو گواہ لانا چاہیئے اگر گواہ نہ لائے تو راہن کا قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ شافعیہ کہتے ہیں۔ رہن میں جب گواہ نہ ہوں تو ہر صورت میں راہن کا قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ۔

میں لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ مدعیٰ علیہ سے قسم لی جائے گی۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ رض مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَّسْتَحِقُّ بِھَا مَالًا وَّھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَقَرَاَ اِلٰی عَذَابٌ اَلِیْمٌ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ خَرَجَ اِلَیْنَا فَقَالَ مَا یُحَدِّثُکُمْ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاہُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِیَّ وَاللّٰہِ اُنْزِلَتْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَۃٌ فِیْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاھِدَاکَ اَوْ یَمِیْنُہٗ قُلْتُ اِنَّہٗ اِذًا یَّحْلِفُ وَلَا یُبَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَّسْتَحِقُّ بِھَا مَالًا ھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ ثُمَّ اقْتَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا جو کسی کا مال مار لینے کے لیے جھوٹی قسم کھائے تو جب وہ اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہوگا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں اس کو سچ بتلایا (سورہ آل عمران میں) فرمایا جو لوگ اللہ کا عہد دے کر قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سا مول لیتے ہیں اخیر آیت ولھم عذاب الیم تک ابووائل نے کہا پھر ایسا ہوا۔ اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے انہوں نے پوچھا۔ عبد اللہ بن مسعودؓ تم سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں ہم نے یہ حدیث سنائی۔ انہوں نے کہا۔ سچ کہتے ہیں خدا کی قسم! یہ آیت میرے مقدمہ میں اتری ہوا یہ کہ میں اور ایک شخص میں کنوئیں کی بابت تکرار ہوئی ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد کی آپ نے فرمایا۔ دو گواہ لا۔ نہیں تو اس سے قسم لے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ) وہ تو قسم کھا لے گا۔ کچھ پرواہ نہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص کسی کا مال مارنے کی نیت سے جھوٹی قسم کھائے، وہ جب اللہ سے ملے گا۔ تو اللہ اس پر غصے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اتاری اشعث نے یہی آیت (سورۂ آل عمران کی) پڑھی جو لوگ اللہ کا عہد دے کر قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں، اخیر آیت ولھم عذاب الیم تک۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ۔

بَابٌ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب۔ بردہ آزاد کرنے کا ثواب۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بلد میں) فرمایا گردن چھڑانا (آزاد کردینا) یا بھوک کے دن ناتے والے یتیم کو کھانا کھلانا[1]۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عاصم بن محمد نے۔ کہا مجھ سے واقد بن محمد نے کہا مجھ سے سعید بن مرجانہ نے جو امام زین العابدین علی بن حسین کے مصاحب تھے۔ انہوں نے کہا۔ مجھ سے ابوہریرہ رضہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان بردے کو آزاد کردے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو بردے کے ہر عضو کے بدل دوزخ سے آزاد کر دے گا[2]۔ سعید بن مرجانہ نے کہا میں یہ حدیث سن کر امام زین العابدین پاس گیا (انکو سنائی) انہوں نے کیا کیا، ان کا ایک غلام تھا[3] عبداللہ بن جعفر اس کی قیمت دس ہزار درہم یا ہزار دینار دینے کو تیار رہتے۔ طیار نے اس کو آزاد کردیا[4]۔

باب کیسا بردہ آزاد کرنا افضل ہے۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابومراوح سے انہوں نے ابوذر غفاری رضہ سے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا، اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے کہا کونسا بردہ

[1] ہر چند ہر یتیم کو بھوک کے وقت کھلانا ثواب ہے مگر جس یتیم سے ناتا رشتہ ہو اس کو کھلانا اور زیادہ ثواب ہوگا ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی شرمگاہ کے بدلے ۱۲ منہ [3] اس کا نام مطرف تھا۔ امام احمد اور ابوعوانہ کی روایت میں اس کی تصریح ہے ۱۲ منہ [4] سبحان اللہ! اچھوں کے کام اچھے ہی ہوتے ہیں امام زین العابدین آخر کس کے صاحبزادے تھے امام حسین علیہ السلام کے جو محبوب تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث پر عمل کرنے میں ایسی ہی مستعدی کرنا چاہیئے۔ جیسے حضرت امام صاحب نے کی ۱۲ منہ

فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ۔

باب۹ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوفِ وَالْآيَاتِ۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ۔

باب۱۰ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

آزاد کرنا افضل ہے۔ آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور اس کے مالک کو بہت پسند ہو۔ میں نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا تو کسی مسلمان کاریگر کی مدد کر[1] یا بے ہنر کی (جو روٹی نہ کما سکے) میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا تو خیر! لوگوں سے برائی مت کر یہ ایک صدقہ ہے جو تو اپنے اوپر کرتا ہے۔

باب سورج گہن اور دوسری نشانیوں کے وقت بردہ آزاد کرنا مستحب ہے۔

ہم سے موسیٰ بن مسعودؒ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے۔ انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا۔ موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی عبدالعزیز دراوردی سے روایت کیا انہوں نے ہشام سے۔

ہم سے محمد بن ابی بکرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عثام نے کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا ہم کو سورج گہن کے وقت بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا[2]

باب اگر مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے۔

[1] حدیث میں صانع کا لفظ ہے اس کے معنے کاریگر یعنی کوئی پیشہ کرنے والا بعضوں نے ضائع روایت کیا ہے ضاد معجمہ سے تو اس کے معنے یہ ہوں گے جو کوئی تباہ حال ہو یعنی فقر اور فاقہ میں مبتلا ہلاک ہو رہا ہو ۱۲ منہ [2] کیونکہ سورج گہن عذاب کی نشانی ہے اس وقت بردہ آزاد کرنا یا اور کوئی خیرات کرنا مفید ہے اب تک یہ امر رائج ہے گہن میں لوگ خیرات نکالتے ہیں ۱۲ منہ

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَیْنَ اثْنَیْنِ فَاِنْ کَانَ مُوْسِرًا قُوِّمَ عَلَیْہِ ثُمَّ یُعْتَقُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سالم سے انہوں نے والد عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص دو کے ساجھے کا غلام آزاد کرے۔ اگر وہ مالدار ہو تو دوسرے کے حصّے کی قیمت ادا کرے اور غلام آزاد ہو جائے گا

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَّہٗ فِیْ عَبْدٍ فَکَانَ لَہٗ مَالٌ یَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِیْمَۃَ عَدْلٍ فَاُعْطِیَ شُرَکَآءَہٗ حِصَصَھُمْ وَعَتَقَ عَلَیْہِ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْہُ مَا عَتَقَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے پھر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو کافی ہو تو انصاف کے ساتھ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے شریکوں کا حصہ وہ ادا کرے اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا نہیں تو جتنا آزاد ہوا، اتنا ہی آزاد ہوا۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَّہٗ فِی الْمَمْلُوْکِ فَعَلَیْہِ عِتْقُہٗ کُلُّہٗ اِنْ کَانَ لَہٗ مَالٌ یَّبْلُغُ ثَمَنَہٗ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ یُّقَوَّمُ عَلَیْہِ قِیْمَۃَ عَدْلٍ فَاُعْتِقَ مِنْہُ مَآ اُعْتِقَ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے اس پر پورا آزاد کرنا لازم ہے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو کافی ہو اگر اتنا مال نہ ہو جو اس غلام کی واجبی قیمت کو کافی ہو تو بس جو حصہ آزاد کیا وہی آزاد ہوا۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ اخْتَصَرَہٗ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ

دوسری سند اور ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحٰقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ

نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بردے میں اپنا حصہ آزاد کردے یا یوں فرمایا غلام میں اپنا حصہ[1] اور اس کی واجبی قیمت کے برابر وہ مال رکھتا ہو تو سارا غلام آزاد ہو جائے گا (باقی حصے کی قیمت اس کو دینا ہوگی) نافع نے کہا نہیں تو جتنا آزاد ہوا بس اتنا ہی آزاد ہوگا - ایوب نے کہا میں یہ نہیں جانتا کہ نافع نے یہ اپنی طرف سے کہا یا حدیث میں داخل ہے[2] -

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے - کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی - انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ یہ فتویٰ دیتے تھے، اگر ایک غلام یا لونڈی کئی آدمیوں کے ساجھے میں ہو - پھر اُن میں کوئی اپنا حصہ آزاد کردے تو اس پر سارے غلام لونڈی کا آزاد کرنا واجب ہے جب اس کے پاس اتنا مال ہو جو اُس غلام لونڈی کی واجبی قیمت کو کافی ہو اور ہر ایک ساجھی کو اس کے حصے کی قیمت دلا کر غلام لونڈی کو چھوڑ دیں گے (اس سے کچھ محنت نہ کرائیں گے) ابن عمرؓ اس فتویٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اس حدیث کو لیث[3] اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحٰق اور جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن امیہ نے بھی نافع سے روایت کیا - انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے

---

[1] یہ ایوب راوی کی شک ہے ۱۲ منہ [2] یعنی یہ عبارت والا فقد عتق منہ ما عتق حدیث میں داخل ہے یا نافع کا قول ہے مگر اور راویوں نے جیسے عبیداللہ اور مالک وغیرہ ہیں اس فقرے کو حدیث میں داخل کیا ہے اور وہی راجح ہے ۱۲ منہ [3] لیث کی روایت امام مسلم اور نسائی نے اور ابن ابی ذئب کی ابونعیم نے مستخرج میں اور ابن اسحاق کی ابوعوانہ نے اور جویریہ کی خود امام بخاری نے کتاب الشرکۃ میں اور یحییٰ بن سعید کی امام مسلم نے اور اسمٰعیل بن امیہ کی عبد الرزاق نے وصل کی ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا۔

بَابٌ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ۔

ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ وَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ۔ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ۔

بَابٌ الْخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختصار کے ساتھ

باب۔ اگر کسی شخص نے ساجھے کے بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور وہ نادار ہے تو دوسرے ساجھی والوں کے لیے اس سے محنت کرائیں گے جیسے مکاتب سے کراتے ہیں۔ اس پر سختی نہیں کرنے کے۔ لہ

ہم سے احمد بن ابی رجار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ ابن احمد نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے قتادہ سے سنا کہا مجھ سے نضر بن انس بن مالک نے۔ بیان کیا، انہوں نے بشیر بن نہیک سے۔ انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے۔

دوسری سند۔ اور ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یزید بن زریع نے، کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے۔ انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ یا اپنا ٹکڑا بردے میں سے ؎ آزاد کر دے تو اس کو اپنے مال میں سے اس کا چھڑانا (سارا آزاد کرانا) واجب ہے۔ اگر وہ مال دار ہو۔ ورنہ اس کی قیمت لگا کر بردے سے محنت مزدوری کرائیں پر اس پر سختی نہ کریں۔ سعید کے ساتھ اس حدیث کو حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے بھی قتادہ سے روایت کیا۔ شعبہ نے اس کو مختصر کر دیا۔

باب۔ اگر بھول چوک کر کسی کی زبان سے عتاق (آزادی)

لہ یعنی خواہ مخواہ اس پر جبر نہیں کرنے کے بلکہ اگر اس سے محنت نہ ہو سکے تو جتنا آزاد ہوا اتنا آزاد باقی حصہ غلام رہیگا۔ یہ باب لاکر امام بخاری نے اس حدیث کی دونوں الفاظ میں تطبیق دی یعنی بعض روایتوں میں یوں آیا ہے والا فقد عتق منہ ما عتق اور بعضوں میں یوں آیا ہے استسعی غیر مشقوق علیہ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ پہلی صورت جب ہے کہ غلام محنت و مشقت کے قابل نہ ہو اور آزاد کرنے والا نادار ہو اور دوسری صورت جب ہے کہ وہ محنت مشقت اور کمائی کے قابل ہو ۱۲ منہ ؎ یہ راوی کی شک ہے کہ نصیبا کا لفظ کہا یا شقیصا دونوں کے معنے ایک ہی ہیں ۱۲ منہ

وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهٖ وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِئِ۔

یا طلاق یا کوئی اور ایسی ہی چیز نکل جائے[1] اور آزادی صرف خدا کی رضامندی کے لیے کی جاتی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے اور بھولنے چوکنے والے کو نیت نہیں ہوتی[2]

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفٰى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے مسعر نے انہوں نے قتادہ سے۔ انہوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے میری امت کے وسوسے اخیال، معاف کر دیئے ہیں جب تک ہاتھ پاؤں سے عمل یا زبان سے بات نہ کریں[3]

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے یحییٰ ابن سعید انصاری نے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سُنا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سارے کام نیت سے پورے ہوتے ہیں اور آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوئی اور جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت

---

[1] حنفیہ کے نزدیک ایسی صورت میں طلاق پڑ جائے گا اور امام بخاری اور امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک طلاق نہ پڑے گا کیونکہ ہر کام کے لیے نیت شرط ہے اور بھول چوک میں طلاق کی نیت نہیں ہوتی ۱۲ منہ [2] یہ ایک حدیث کا لفظ ہے۔ طبرانی نے ابن عباس سے مرفوعاً نکالا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث شروع کتاب میں بھی موصولاً گزر چکی ہے اور اس باب میں بھی آتی ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بھول چوک سے اگر طلاق کا لفظ نکل جائے تو طلاق نہ پڑے گا یہ بہت عمدہ استنباط ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح نکالا کہ جب وسوسے اور دل کے خیال پر مواخذہ نہ ہوا تو جو چیز بن خیال زبان سے بھول چوک کر نکل جائے اس پر بطریق اولیٰ مواخذہ نہ ہوگا یا وسوسے اور دل کے خیال پر مواخذہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ دل پہ آن کر گزر جاتا ہے جمتا نہیں اس طرح جو کلام زبان سے گزر جائے قصد سے نہ کیا جائے اس کا حکم بھی وسوسے کی طرح ہوگا کیونکہ دل اور زبان دونوں انسانی اعضاء ہیں اور دونوں کا حکم ایک ہے ۱۲ منہ

يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

کو بیاہنے کے لیے ہجرت کی، اس کی ہجرت انہی چیزوں کی طرف ہوگی [1]

بَابٌ ١٣١ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ۔

باب۔ جب کوئی شخص اپنے غلام کے لیے یوں کہے وہ اللہ کا ہے اور آزاد کرنے کی نیت ہو تو آزاد ہو جائیگا اور آزادی میں گواہ کرنے کا بیان [2]

١٠٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ ؎

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن بشر انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے قیس سے۔ انہوں نے ابوہریرہ سے وہ جب مسلمان ہونے کی نیت سے (۷ھ میں) آئے۔ ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ لیکن راہ بھول کر دونوں الگ الگ ہوگئے پھر ایسا ہوا (کچھ مدت بعد) ابوہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ان کا غلام (نام نا معلوم) آن پہنچا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ! یہ تیرا غلام حاضر ہے انہوں نے کہا سن لیجئے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں وہ آزاد ہے ابوہریرہ نے اسی وقت (جب مدینہ پہنچے) تھے یہ شعر کہے تھے [3]

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میری رات
پر دلائی اس نے دار الکفر سے مجھ کو نجات

١٠٦٤۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى

ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے اسمٰعیل نے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا جب میں (مسلمان ہونے کی نیت سے) آنحضرت

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ جب ہر کام کے درست ہونے کے لیے نیت شرط ہوئی تو اگر کسی شخص کی طلاق دینے کی نیت نہ تھی لیکن بے اختیار کہنا کچھ چاہتا تھا زبان سے یہ نکل گیا انتِ طالق تو طلاق نہ پڑے گا ۱۲ منہ [2] حالانکہ آزادی کے لیے گواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس کو اس لیے بیان کیا کہ باب کی حدیث میں ابوہریرہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کرکے اپنے غلام کو آزاد کیا تھا بعضوں نے کہا امام بخاری رضہ کی غرض یہ ہے کہ غلام کو یوں کہنا وہ اللہ کا ہے، اس وقت آزاد کرنا ہوگا جب کہنے والے کی نیت آزاد کرنے کی ہو اگر کچھ اور مطلب مراد رکھے تو وہ آزاد نہ ہوگا۔ آزاد کرنے کے لیے بعضے الفاظ تو صریح ہیں جیسے تو آزاد ہے یا میں نے تجھ کو آزاد کر دیا۔ بعضے کنایہ ہیں جیسے وہ اللہ کا ہے یعنے اب میری ملک اس پر نہیں رہی وہ اللہ کا ملک ہو گیا ۱۲ منہ [3] بعضے کہتے ہیں یہ شعر ابوہریرہ کے غلام کے ہیں بعضے کہتے ہیں ابو مرثد غنوی کے ہیں ۱۲ منہ

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِی الطَّرِیْقِ.
یَا لَیْلَۃً مِّنْ طُوْلِہَا وَعَنَائِہَا.
عَلٰی اَنَّہَا مِنْ دَارَۃِ الْکُفْرِ نَجَّتِ.
قَالَ وَاَبَقَ مِنِّیْ غُلَامٌ لِّیْ فِی الطَّرِیْقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعْتُہٗ فَبَیْنَا اَنَا عِنْدَہٗ اِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا غُلَامُکَ فَقُلْتُ ھُوَ حُرٌّ لِّوَجْہِ اللّٰہِ فَاَعْتَقْتُہٗ لَمْ یَقُلْ اَبُوْ کُرَیْبٍ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ حُرٌّ۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا شِہَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ لَمَّا اَقْبَلَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رض وَمَعَہٗ غُلَامُہٗ وَھُوَ یَطْلُبُ الْاِسْلَامَ فَضَلَّ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ بِھٰذَا وَقَالَ اَمَا اِنِّیْ اُشْھِدُکَ اَنَّہٗ لِلّٰہِ۔

بَابُ اُمِّ الْوَلَدِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّہَا۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ رہا تھا۔ میں نے رستے میں یہ شعر کہے

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میری رات
پر دلائی اس نے دارالکفر سے مجھ کو نجات

ابو ہریرہ کہتے ہیں میرا ایک غلام رستے میں بھاگ گیا جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچ گیا آپ سے بیعت کر لی۔ میں آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں وہی غلام آ نکلا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہؓ! دیکھ تیرا غلام آگیا میں نے عرض کیا وہ آزاد ہے اللہ کے لیے پھر میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ ابو کریب نے اپنی روایت میں ابو اسامہ سے یہ نہیں کہا وہ آزاد ہے۔[۱]

ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن حمید نے۔ انہوں نے اسمٰعیل سے انھوں نے قیس سے انہوں نے کہا جب ابو ہریرہ مسلمان ہونے کی نیت سے آرہے تھے (رستے میں) اُن کا غلام رستہ بھول کر الگ ہو گیا پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے سن لیجئے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں، وہ اللہ کا ہے۔

باب۔ ام ولد کا بیانؒ۔ ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے[۳]

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

---

[۱] بلکہ اتنا ہی ہے وہ اللہ کے لیے ہے ابو کریب کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب المغازی میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۲] ام ولد وہ لونڈی جو اپنے مالک سے جنے۔ اکثر علماء یہ کہتے ہیں وہ مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے اور ہمارے امام احمد اور اسحاق بھی اسی طرف گئے ہیں لیکن بعضے علماء نے کہا ہے وہ آزاد نہیں ہوتی اور اس کی بیع جائز ہے ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث کتاب الایمان میں موصولاً مع شرح گزر چکی ہے امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ ام ولد کی بیع جائز نہیں اور ام ولد کا بکنا یا اس کا اپنی اولاد کی ملک میں رہنا قیامت کی نشانی ہے ۱۲ منہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ
عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ
يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ قَالَ
عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ
سَعْدٌ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ
سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ
إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي ابْنُ وَلِيدَةِ
زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ
زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ
لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ
عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ
زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ وَ
كَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

بَابٌ ١٥٠ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

١٠٦٧- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا
حضرت عائشہ رضؓ نے کہا۔ عتبہ بن ابی وقاص (جب مرنے لگا)
تو اس نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضؓ کو یہ وصیت کی)
زمعہ کی لونڈی کا جو لڑکا ہے اس کو لے لینا۔ وہ میرا بیٹا
ہے۔ خیر جب مکہ فتح ہوا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہاں تشریف لائے تو سعد رضی اللہ عنہ نے
اس لڑکے کو لے لیا اور اس کو لے کر آں حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور
عبد بن زمعہ کو بھی ساتھ لائے۔ سعد رضؓ نے
کہا یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرا بھتیجا ہے۔ میرے
بھائی (عتبہ) نے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے
عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی
ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکے کو (غور
سے) دیکھا تو وہ عتبہ کے بہت مشابہ تھا پھر آپ
نے عبد بن زمعہ سے فرمایا یہ لڑکا (عبدالرحمن)
تیرا ہے۔ کیونکہ وہ تیرے باپ کی لونڈی سے
پیدا ہوا ہے (اور باوجود اس کے چونکہ
عتبہ سے اس کی صورت ملتی تھی) آپ نے
حضرت سودہ رضؓ سے فرمایا۔ تم اس سے پردہ کرو۔
(حالانکہ وہ حضرت سودہ رضؓ کا بھائی ہوا) اور حضرت
سودہ رضؓ آپ کی بی بی تھیں۔

باب۔ مدبر کی بیع کا بیان[1]

ہم سے آدم ابن ابی ایاس نے بیان کیا۔ کہا ہم

[1] مدبر وہ غلام جس کو مالک یوں کہہ دے تو میرے مرنے پر آزاد ہے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا عَبْدًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَبَاعَهٗ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ اَوَّلَ۔

سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے۔ انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رض سے سنا وہ کہتے تھے۔ ہم میں سے ایک شخص نے اپنے مرے پیچھے اپنے غلام کو آزاد کر دیا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس غلام کو بلوا بھیجا اور بیچ ڈالا۔ جابر رض نے کہا۔ وہ غلام پہلے ہی سال مرگیا۔

بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

باب ولا (غلام لونڈی کا ترکہ) بیچنا یا ہبہ کرنا۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی۔ انہوں نے ابن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا[2]۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا۔

ہم سے عثمان ابن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ رض کو خریدا اس کے مالک کہنے لگے ولا ہم لیں گے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر آزاد کر دے ولا تو اسی کو ملے گی جو روپیہ خرچ کرے (خرید سے) میں نے اس کو آزاد کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رض کو بلوایا اور فرمایا تجھ کو اپنے خاوند کے باب میں اختیار ہے[3]۔

---

[1] اس کا نام یعقوب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سو درم پر یا سات سو یا نو سو پر نعیم کے ہاتھ اسکو بیچ ڈالا امام شافعی اور امام احمد کا مشہور مذہب یہی ہے کہ مدبر کی بیع جائز ہے حنفیہ کے نزدیک مطلقاً منع ہے اور مالکیہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر مولیٰ مدیون ہو اور دوسری کوئی ایسی جائداد نہ ہو جس سے قرض ادا ہو سکے تو مدبر بیچا جائے گا ورنہ نہیں حنفیہ نے ممانعت بیع پر جن حدیثوں سے دلیل لی ہے وہ ضعیف ہیں اور صحیح حدیث سے مدبر کی بیع کا جواز نکلتا ہے مولیٰ کی حیات میں ۱۲ منہ [2] کیونکہ ولا ایک حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اس بردے پر حاصل ہوتا ہے جس کو وہ آزاد کرے ایسے حقوق کی بیع نہیں ہو سکتی معلوم نہیں مرتے وقت کچھ مال رہتا ہے یا نہیں ۱۲ منہ [3] اس کے خاوند کا نام مغیث تھا وہ غلام تھا۔ لونڈی جب آزاد ہو جائے تو اس کو اپنے خاوند کی نسبت جو غلام ہو اختیار حاصل ہوتا ہے خواہ نکاح باقی رکھے یا فسخ کر دے ایک روایت یہ بھی ہے کہ مغیث آزاد تھا مگر قسطلانی نے کہا صحیح یہی ہے کہ وہ غلام تھا یہ مغیث بریرہ کے فراق پر روتا پھرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بریرہ رض سے سفارش فرمائی کہ مغیث کا نکاح باقی رکھے مگر بریرہ نے کسی طرح اس کے نکاح میں رہنا منظور نہ کیا ۱۲ منہ

فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهٗ فَلَخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

بَابٌ اِذَا اُسِرَ اَخُو الرَّجُلِ اَوْ عَمُّهٗ هَلْ يُفَادٰى اِذَا كَانَ مُشْرِكًا وَقَالَ

اَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا وَكَانَ عَلِيٌّ لَهٗ نَصِيْبٌ فِي تِلْكَ الْغَنِيْمَةِ الَّتِي اَصَابَ مِنْ اَخِيْهِ عَقِيْلٍ وَعَمِّهٖ عَبَّاسٍ۔

۱۰۷۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسٌ رض اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهٗ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهُ

وہ کہنے لگی اگر وہ مجھ کو اتنا اتنا (بہت) مال دے جب بھی میں اس کے پاس نہ رہوں گی۔ غرض وہ اس سے جدا ہو گئی۔

باب اگر آدمی کا مشرک بھائی یا چچا قید ہو جائے تو فدیہ لیکر اس کا چھوڑ دینا۔ اور انسؓ نے کہا حضرت عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے اپنا فدیہ دیا اور عقیل کا فدیہ دیا اور اس لوٹ میں جو عقیل رضؓ اور عباس رضؓ سے ملی تھی حضرت علی رضؓ کا بھی آخر حصہ تھا عقیلؓ ان کے بھائی اور عباس چچا تھے[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے۔ انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے۔ انہوں نے کہا مجھ سے انس رضؓ نے بیان کیا۔ انصاری چند لوگوں نے[2] آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی اجازت مانگی اور (آن کر) یہ عرض کیا آپ اجازت دیجئے تو ہم اپنے بھانجے عباس کو فدیہ معاف کر دیں[3]۔ آپ نے

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ عبارت لاکر امام بخاری نے حنفیہ کے قول کا رد کیا جو کہتے ہیں کہ آدمی اگر اپنے محرم کا مالک ہو جائے تو مالک ہوتے ہی وہ آزاد ہو جائیگا۔ کیونکہ جنگ بدر میں عباس اور عقیل قید ہوئے تھے اور علیؓ کو ان پر ملک کا ایک حصہ حاصل ہوا تھا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباس پر۔ مگر ان کی آزادی کا حکم نہیں دیا گیا حنفیہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب تک لوٹ کا مال تقسیم نہ ہوا اس پر ملک حاصل نہیں ہوتی ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [4] حضرت عباسؓ کے والد عبد المطلب کی والدہ سلمیٰ انصار میں سے تھیں بنی نجار کے قبیلے کی اس لیے ان کو اپنا بھانجا کہا سبحان اللہ! انصار کا ادب ایوں نہیں عرض کیا۔ اگر آپ اجازت دیجئے تو آپ کے چچا کو فدیہ معاف کر دیں کیونکہ ایسا کہنے سے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان رکھنا ہوتا۔ آنحضرتؐ خوب جانتے تھے کہ حضرت عباس مالدار ہیں اس لیے فرمایا کہ ایک روپیہ بھی ان کو نہ چھوڑو ایسا عدل و انصاف کہ اپنے سگے چچا تک کی بھی کوئی رعایت نہ کی پیغمبری کی کھلی دلیل ہے سمجھ دار آدمی کو پیغمبری کے ثبوت کے لیے کسی بڑے معجزے کی ضرورت نہیں آپ کی ایک ایک خصلت ہزار ہزار معجزوں کے برابر تھی انصاف ایسا عدل ایسا، سخاوت ایسی، شجاعت ایسی، صبر ایسا، استقلال ایسا کہ سارا ملک مخالف ہر کوئی جان کا دشمن مگر علانیہ توحید کا وعظ فرماتے رہے بتوں کی ہجو کرتے رہے آخر میں عربوں ایسے سخت لوگوں کا کایا پلٹ کر دیا ہزاروں برس کی عادت بت پرستی کی چھڑا کر انہی کے ہاتھوں میں بتوں کو تڑوا دیا۔ پھر آج تیرہ سو برس گزر چکے آپ کا دین شرقاً و غرباً پھیل رہا ہے کیا کوئی جھوٹا آدمی ایسا کر سکتا ہے یا جھوٹے آدمی کا نام نیک اس طرح پر قائم رہ سکتا ہے ۱۲ منہ

دِرْهَمًا۔

بَابُ عِتْقِ الْمُشْرِكِ.

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِي أَتَبَرَّرُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

بَابُ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ

رَقِيقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدٰى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

فرمایا نہیں ایک روپیہ بھی نہ چھوڑو۔

باب مشرک کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی کہ حکیم بن حزام نے جاہلیت کے زمانہ میں سو بردے آزاد کئے تھے اور سو اونٹ لوگوں کو سواری کے لیے دیتے تھے جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے سو اونٹ سواری کے لیے دئے اور سو غلام آزاد کئے پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں جاہلیت میں جو میں نے ثواب کے کام کیے ہیں (ان کا ثواب مجھ کو ملے گا یا نہیں؟) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اسلام لایا تو جتنے نیک کام پہلے کر چکا وہ سب قائم رہیں گے[۱]۔

باب اگر عربوں پر جہاد ہو اور کوئی ان کو غلام بنائے

پھر ہبہ کرے یا عربی لونڈی سے جماع کرے یا فدیہ لے یہ سب باتیں درست ہیں اور اللہ تعالےٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص غلام ہے دوسرے کے ملک۔ اس کو ذرا بھی اختیار نہیں اور ایک وہ شخص ہے جس کو ہم نے اچھی دولت دے رکھی ہے وہ کھلے چھپے اس میں سے خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں اللہ کا شکر (یہ مشرک ان کو برابر نہیں کہتے) مگر ان میں بہتیرے علم نہیں رکھتے[۲]۔

---

[۱] یہ اللہ جل جلالہ کی عنایت ہے اپنے مسلمان بندوں پر حالانکہ کافر کی کوئی نیکی مقبول نہیں اور آخرت میں اس کو ثواب نہیں ملنے کا مگر جب کافر مسلمان ہو جائے اس کے کفر کے زمانہ کی نیکیاں بھی قائم رہیں گی۔ اب جن علماء نے اس حدیث کے خلاف رائے لگائی ہے ان سے یہ کہنا چاہیئے کہ آنحضرت کا حال پیغمبر صاحب تم سے زیادہ جانتے تھے جب اللہ ایک فضل کرتا ہے تو تم کیوں اس کے فضل کو رد کرتے ہو ام یحسدون الناس علیٰ ما آتٰھم اللہ من فضلہ ۱۲ منہ [۲] اس آیت کے اطلاق سے امام بخاری نے باب کا مطلب ثابت کیا یعنی اس میں یہ قید نہیں ہے کہ وہ غلام عرب کا نہ ہو بلکہ عربی اور عجمی دونوں کو شامل ہے ۱۲ منہ

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ اِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّي رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ ــــــــ

ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ کو لیث نے خبر دی انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے، عروہ نے کہا مروان اور مسور بن مخرمہ نے ان کو خبر دی جب ہوازن قبیلہ کے بھیجے ہوئے لوگ (مسلمان ہو کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے یہ درخواست کی [1] کہ ان کے مال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں آپ کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ جو لوگ ہیں (میں اکیلا ہوتا تو تم کو واپس دے دیتا) اور سچی بات مجھ کو بہت پسند ہے تم دو میں سے ایک بات اختیار کرو یا تو مال لو یا قیدی لو اور میں نے تو اسی خیال سے قیدیوں کے بانٹنے میں دیر کی تھی [2] اور آپ جب طائف سے لوٹے تھے تو آپ نے دس پر کئی راتوں تک ان کا انتظار کیا تھا (قیدی تقسیم نہیں کیے تھے) خیر جب اُن کو یہ معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں (مال اور قیدی) ان کو پھیرنے والے نہیں تو وہ کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی ہم کو دے دیجئے۔ اس وقت آپ پھر کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ اللہ کی جیسی شان ہے ــــ ویسی تعریف کی پھر فرمایا **اَمَّا بَعْدُ** دیکھو (مسلمانو!) تمہارے بھائی (کفر سے) توبہ کر کے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اُن کے قیدی ان کو پھیر دیئے جائیں جو کوئی خوشی سے ایسا کرنے تو کرے اور جو کوئی یہ چاہے کہ اپنا حصہ نہ چھوڑے تو وہ انتظار کرے جو لوٹ کا مال اللہ تعالیٰ پہلے ہم کو دیگا ہم اس میں سے اس کا حصہ ادا کر دینگے [3] لوگ کہنے لگے ہم راضی ہیں

[1] یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے اور پورا قصہ اس کا انشاء اللہ کتاب المغازی میں آئیگا ہوازن ایک قبیلے کا نام ہے ۱۲ منہ [2] یعنی مجھ کو تمہارا خیال تھا پہلے سے تھا میں سمجھتا تھا کہ تم مسلمان ہو کر عنقریب آجاؤ گے اور قیدی تم کو واپس دینا ہوگا ۱۲ منہ [3] یعنی ہم قیدیوں کو پھیر دینے پر رضامند ہیں چونکہ یہ لوگ شمار میں بہت تھے اس بیان میں سے ہر ایک کی رضامندی معلوم کرنا دشوار تھی آپ نے یہ حکم دیا کہ تم جاؤ اور اپنے اپنے چودھریوں سے جو کچھ تم کو منظور ہو وہ بیان کرو ہم ان سے پوچھ لیں گے ۱۲ منہ

قَالَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا.

آپ نے فرمایا ہم معلوم نہیں تم میں کون اس بات پر راضی ہے کون راضی نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے تم اب جاؤ اور تمہارے نقیب (چودھری) تمہارا حال ہم سے بیان کریں وہ چلے گئے پھر ان کے چودھریوں نے اُن سے گفتگو کی۔ بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پاس آکر آپ سے یہ عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور انہوں نے (خوشی سے) اجازت دی۔ زہری نے کہا ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال ہم کو پہنچا اور انسؓ نے کہا حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اپنا فدیہ دیا اور عقیل کا فدیہ دیا[1]۔

١٠٧٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ

ہم سے علی بن حسن نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے کہا میں نے نافع کو لکھا۔ انہوں نے (جواب میں) مجھ کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کو (جو ایک شاخ ہے خزاعہ قبیلہ کی) لوٹا وہ غفلت میں تھے[2] ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ جو لوگ ان میں لڑنے والے تھے ان کو تو آپ نے قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا اور اسی دن ام المومنین جویریہؓ[3] آپ کے ہاتھ آئیں نافع نے کہا یہ

---

[1] یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے کہ بحرین سے روپیہ آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں ڈال دو۔ پھر حضرت عباس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی کچھ روپیہ دلوائیے میں نے اپنا فدیہ دیا اخیر حدیث تک ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو دین کی دعوت دی جا چکی ہو ان پر غفلت میں حملہ کرنا درست ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ پہلے ان کو ڈرا دینا خبر کر دینا مستحب ہے شافعی اور لیث اور ابن منذر اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک واجب ہے حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عربوں کو غلام لونڈی بنانا درست ہے۔ امام شافعی کا جدید قول اور امام مالکؒ اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا قول ہے شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ عربوں کو غلام لونڈی بنانا درست نہیں ۱۲ منہ [3] یہ حارث بن ابی ضرار کی بیٹی تھیں ان کا باپ بنی مصطلق کا سردار تھا کہتے ہیں پہلے یہ ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں انہوں نے ان کو مکاتب کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کتابت ادا کر کے ان سے نکاح کر لیا اور آپ کے نکاح کر لینے کی وجہ سے لوگوں نے بنی مصطلق کے کل قیدیوں کو آزاد کر دیا اس خیال سے کہ وہ آنحضرتؐ کے رشتہ دار ہو گئے ۱۲ منہ

فِیْ ذٰلِکَ الْجَیْشِ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا سَعِیْدٍ رض فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَہَیْنَا النِّسَآءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَۃُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَۃٍ کَائِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا وَہِیَ کَائِنَۃٌ۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا زُہَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ۔

ح وَحَدَّثَنِی ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض ح وَعَنْ عُمَارَۃَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ۔

عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے بیان کیا وہ اس لشکر میں تھے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے۔ انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری کو دیکھا۔ اُن سے عزل کا مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا ہم غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ آئے اس وقت ہم کو عورتوں کی خواہش تھی اور عورت سے الگ رہنا ہم کو مشکل پڑ گیا۔ ہم نے چاہا عزل کریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا عزل کر سکتے ہو۔ کچھ قباحت نہیں۔ جو جان قیامت تک کبھی پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو گی[۲]

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں تو بنی تمیم سے برابر محبت کرتا رہا۔

دوسری سند: امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد سلام نے بیان کیا کہا ہم کو جریر بن عبدالحمید نے خبر دی۔ انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے حارث بن زید سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

تیسری سند: اور مغیرہ نے عمارہ سے روایت کی انہوں نے ابوزرعہ سے۔ انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔ انہوں نے کہا میں برابر

---

[۱] عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینے کو تاکہ رحم میں منی نہ پہنچے اور عورت کو حمل نہ رہے ۱۲ منہ [۲] تمہارے عزل کرنے سے اس کی پیدائش رک نہیں سکتی امام شافعی کے نزدیک لونڈی سے مطلقاً عزل جائز ہے اور آزاد عورت سے اس کی اجازت سے بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ اس میں قطع اور تقلیل نسل ہے ۱۲ منہ

تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ۔

باب ۲۰؎ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

۱۰۷۶ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ۔

باب ۲۱؎ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ذِي الْقُرْبَى

بنی تمیم سے محبت کرتا رہتا ہوں جب سے ان کے متعلق میں نے تین باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں۔ آپ فرماتے تھے میری ساری امت میں بنی تمیم دجال کے بہت زیادہ مخالف ہوں گے اور ایک بار ایسا ہوا کہ بنی تمیم کی زکوٰۃ آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے؎ اور ان میں کی ایک عورت حضرت عائشہ پاس قید تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو آزاد کر دے وہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد ہے۔

باب جو شخص اپنی لونڈی کو ادب اور علم سکھائے اس کی فضیلت

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا۔ انہوں نے مطرف سے۔ انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح پرورش کرے۔ پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا؎۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا غلام تمہارے بھائی ہیں (آدم کی اولاد) جو تم کھاؤ ان کو بھی کھلاؤ؎ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اللہ کو پوجو اس کا ساجھی کسی کو نہ بناؤ اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار پڑوسیوں اور غیر پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور غلام لونڈیوں سے اچھا سلوک کرو۔ اللہ اترانے والے بڑ مارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ آیت میں ذو القربیٰ سے

؎۱ کیونکہ تمیم کا نسب الیاس بن مضر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے مل جاتا ہے ۱۲ منہ ؎۲ ایک تو پرورش اور تعلیم کا اور دوسرے نکاح اور آزادی کا ۱۲ منہ ؎۳ اس حدیث کو امام بخاریؒ نے ادب مفرد میں وصل کیا ابو ذر اور جابر سے ۱۲ منہ

الْقَرِيْبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيْبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلُ نِ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُوْرَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

رشتہ دار[1] اور جنب سے غیر یعنی اجنبی مراد ہے اور جار الجنب سے سفر کا رفیق۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے واصل بن حیان نے جو کبڑے تھے انہوں نے کہا معرور بن سوید سے میں نے سنا۔ انہوں نے کہا میں نے ابوذر غفاری (جندب بن جنادہ صحابی) کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنے تھے ان کا غلام بھی (ویسا ہی[2]) ایک جوڑا۔ ہم نے ان سے اس کی وجہ پوچھی[3]۔ انہوں نے کہا میں نے ایک شخص سے گالی گلوچ کی تھی[4] اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی آپ نے مجھ سے فرمایا تو نے اس کو ماں کی گالی دی پھر فرمایا دیکھو تمہارے غلام لونڈی تمہارے بھائی بہن ہیں جو تمہاری خدمت کرتے ہیں اللہ نے ان کو تمہارا زیر دست کر دیا ہے پھر جس کا کوئی بھائی اس کا زیر دست (تابعدار) ہو وہ جو آپ کھائے[5] اس کو بھی کھلائے جو آپ پہنے اس کو بھی پہنائے اور ان کو ایسے کام کی تکلیف مت دو[6] جو ان سے نہ ہو سکے اگر ایسا کام کرنے کو کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو[7]۔

بَابُ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ۔

باب جو غلام اللہ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے صاحب کی بھی خیر خواہی اس کا ثواب۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غلام جب اپنے صاحب کی خیر خواہی کرے

---

[1] یہ ابن عباس سے مروی ہے اس کو علی ابن ابی طلحہ نے بیان کیا اور جنب سے بعضوں نے یہودی اور نصرانی مراد رکھا ہے یہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے نکالا اور جار الجنب کی تفسیر جو امام بخاری نے کی وہ مجاہد اور قتادہ سے منقول ہے ۱۲ منہ [2] اس غلام کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] کہ تم اپنا اور غلام کا لباس کیوں یکساں رکھتے ہو ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں وہ بلال رضؓ تھے مؤذن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضوں نے کہا ابوذر رضؓ کے بھائیوں میں کوئی تھے جیسے مسلم کی روایت میں ہے۔ یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [5] یہ حکم اکثر علماء کے نزدیک استحبابا ہے اور ابوذرؓ اسی پر عمل کرتے جو افضل ہے یعنی غلام لونڈی کو اپنے برابر کھلاتے اور پہناتے تھے ۱۲ منہ [6] یہ حکم وجوبا ہے ۱۲ منہ [7] اس حدیث سے ان پادریوں کو شرمندہ ہونا چاہیئے جو اسلام پر یہ عیب لگاتے ہیں کہ اس میں غلامی جائز ہے یہ غلامی کیا ہے فرزندی سے بڑھ کر ہے ۱۲ منہ

إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

اور اپنے مالک (خدا) کی عبادت اچھی طرح بجا لائے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے صالح سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو اچھی طرح ادب سکھائے لے تعلیم دے اور اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرلے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ اسی طرح جو غلام اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی۔ اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام نیک بخت ہو (اللہ کا حکم بجا لائے۔ اپنے مالک کی خیرخواہی کرے) اسکو دوہرا ثواب ملے گا۔ ابوہریرہؓ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا نہ ہوتا اور حج اور ماں کی خدمت۔ تو میں یہی پسند کرتا کہ غلام رہ کر مروں ؎

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابوصالح نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام

لے اسلام کی شریعت میں عورت مرد سب کو تعلیم دینا چاہئیے یہاں تک کہ لونڈی غلاموں کو بھی دوسری حدیث میں ہے کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اللہ عورت پر فرض ہے ہمارے زمانہ کے مسلمان اپنی اولاد کو تعلیم نہیں دیتے پہ جائیکہ لونڈی غلاموں کو۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ دوسری قوموں سے مغلوب ہو رہے ہیں اللہ ان کو نیک توفیق دے ۱۲ منہ ؎ ابوہریرہؓ کا مطلب یہ ہے کہ غلام پر جہاد فرض نہیں ہے اسی طرح حج اور وہ بغیر اپنے مالک کی اجازت کے حج کے لیے جا ہی نہیں سکتا اسی طرح اپنی ماں کی خدمت بھی آزادی کے ساتھ نہیں کرتا اس لیے اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو میں آزادی کی نسبت کسی کا غلام رہنا زیادہ پسند کرتا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِاَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ۔

بَابُ ۲۳۷ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيْقِ وَقَوْلِهِ عَبْدِيْ اَوْ اَمَتِيْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ وَقَالَ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ وَاذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ سَيِّدِكَ وَ مَنْ سَيِّدُكُمْ۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ

کے لیے یہ کیا اچھی بات ہے کہ اپنے خدا کی اچھی طرح عبادت۱ اور اپنے صاحب کی خیر خواہی کرے۔

باب۔ غلام پر دست درازی کرنا (یا اپنے تئیں اعلیٰ سمجھنا اور یوں کہنا یہ میرا غلام ہے یا لونڈی مکروہ ہے۱۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا۲ اور نیک بخت تمہارے لونڈی غلاموں میں۳ اور (سورہ نحل میں) فرمایا غلام مملوک اور (سورہ یوسف میں) فرمایا دونوں نے اپنے آقا کو دروازے پر پایا۔ اور (سورہ نساء میں) میں فرمایا تمہاری مسلمان لونڈیوں میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے فرمایا اپنے سردار کے لیے کو اٹھو۴۔ اور اللہ نے (سورہ یوسف میں) فرمایا اپنے رب سردار سے میرا ذکر کیجیو۵ اور آنحضرت۶ نے (بنی سلمہ) سے پوچھا تھا تمہارا سردار کون ہے؟

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا۔ مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب غلام خیر خواہی سے اپنے مالک کا کام کرے۷ اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰؓ سے

---

۱ حافظ نے کہا کہ اہانت تنزیہی مراد ہے کیونکہ غلام سے اپنے تئیں اعلیٰ سمجھنا ایک طرح کا تکبر ہے غلام بھی ہماری طرح خدا کا بندہ ہے۔ آدمی اپنے تئیں جانور سے بھی بدتر سمجھے غلام تو آدمی ہے اور ہماری طرح آدم کی اولاد ہے اور غلام لونڈی اس وجہ سے کہنا مکروہ ہے کہ کوئی اس سے حقیقی معنی نہ سمجھے کیونکہ حقیقی بندگی تو خدا کے سوا اور کسی کے لیے نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ ۲ اس آیت سے امام بخاریؒ نے غلام اور لونڈی کہنے کا جواز ثابت کیا ۱۲ منہ ۳ اس آیت سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ غلام اپنے مالک کو سید کہہ سکتا ہے جس کے معنی سردار اور صاحب اور آقا اور خداوند اور خداوند کے ہیں ۱۲ منہ ۴ یعنی سعد بن معاذ کے لیے یہ حدیث موصولاً کتاب المغازی میں مذکور ہوگی ۱۲ منہ ۵ یہ حضرت یوسف کا قول اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا جو انہوں نے ایک قیدی سے کہا تھا جو چھوٹنے والا تھا اور بادشاہ کا ساقی تھا ۱۲ منہ ۶ اس کو امام بخاریؒ نے ادب مفرد میں وصل کیا جابرؓ سے ۱۲ منہ ۷ ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ غلام کو عبد فرمایا اور مالک کو سید ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ.

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مملوک (غلام) جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالک کی جیسی لائق ہے خلوص اور خیرخواہی کے ساتھ خدمت کرے اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

١٠٨٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ. وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی۔ انہوں نے ہمام ابن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے سُنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے (غلام لونڈی کو) یوں نہ کہے اپنے رب[1] (مالک) کو کھانا کھلا۔ اپنے رب کو وضو کرا اپنے رب کو پانی پلا بلکہ یوں کہے اپنے سردار، اپنے آقا کو اور کوئی تم میں یوں نہ کہے میرا غلام، میری لونڈی بلکہ یوں کہے میرا چھوکرا چھوکری غلام[2]

١٠٨٥ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ.

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے اور اس کے پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس کی واجبی قیمت لگا کر اس کے مال میں سے پورا آزاد ہو جائیگا ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی سہی۔

١٠٨٦ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم

---

[1] رب کا لفظ کہنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح غلام لونڈی کا تاکہ شرک کا شبہ نہ ہو۔ گو ایسا کہنا مکروہ ہے حرام نہیں۔ جیسے قرآن میں ہے واذکرنی عند ربک بعضوں نے کہا پکارتے وقت اس طرح پکارنا منع ہے غرض مجازی معنی جب مراد لیا جائے تو غایت درجہ یہ فعل مکروہ ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ علماء نے عبدالنبی یا عبدالحسین ایسے ناموں کا رکھنا مکروہ سمجھا ہے اور ایسے ناموں کا رکھنا شرک اس معنی کو کہا ہے کہ ان میں شرک کا ایہام یا شائبہ ہے اگر حقیقی معنی مراد ہو تو بیشک شرک ہے اگر مجازی معنی مراد ہو، تو شرک نہ ہوگا کراہت میں شک نہیں ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو اس واسطے لائے ہیں کہ اس میں عبد کا لفظ غلام کے لیے ہے ۱۲ منہ

كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور (قیامت کے دن) اس رعیت کی اس سے پوچھ ہوگی۔ ایک تو واقعی حاکم (بادشاہ رئیس) لوگوں پر وہ حکومت کرتا ہے ان کی بازپرس اس سے ہوگی دوسرے آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اس کی رعیت کی اس سے پوچھ ہوگی۔ تیسری عورت جو اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے اور اپنی اولاد کی ان کی بازپرس اس سے ہوگی۔ چوتھے غلام اپنے مالک کے مال کا حاکم ہے[1] اس سے اس کی پوچھ ہوگی سن لو تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس کی رعیت کی اس سے بازپرس ہوگی۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے۔ انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا اور زید بن خالد سے۔ ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا لونڈی جب زنا کرائے تو اس کو حد مارو۔ کوڑے لگاؤ[2] پھر اگر زنا کرائے پھر کوڑے مارو پھر اگر زنا کرائے پھر کوڑے لگاؤ۔ تیسری بار یا چوتھی بار میں یہ فرمایا[3]۔ اس کو بیچ ڈالو بالوں کی ایک رسی ہی کے بدل سہی۔

بَابٌ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

باب۔ جب خدمت گار کھانا لے کر آئے۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو محمد بن زیاد نے خبر دی۔ کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خدمت گار کھانا لے کر آئے تو اگر اپنے ساتھ اس کو نہ بٹھائے تو خیر ایک نوالہ یا دو

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ غلام کو عبد فرمایا یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو اس لیے لائے کہ اس میں لونڈی کے لیے امۃ کا لفظ فرمایا قسطلانی نے کہا اس حدیث کے لانے سے یہ مقصود ہے کہ جب لونڈی زنا کرائے تو اس پر دست درازی منع نہیں ہے بلکہ اس کو سزا دینا مزورد ہے ۱۲ منہ [3] یہ فرمایا راوی کی شک ہے کہ آپ نے تیسرے بار میں بیچنے کا حکم دیا یا چوتھی بار میں ۱۲ منہ

أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ۔

نوالے یا ایک لقمہ یا دو لقمے اس کو دے دے[1] کیونکہ اسی نے اس کو تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی۔

بَابٌ ۲۵ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ إِلَى السَّيِّدِ۔

باب غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اس کے صاحب کا قرار دیا۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے تم میں ہر شخص (ایک طرح کا) حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔ امام (بادشاہ) تو حاکم ہی ہے اس سے تو اپنی رعیت کی بازپرس ہوگی آدمی بھی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے۔ اس سے بھی ان کی بازپرس ہوگی اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی اور خادم (لونڈی غلام) بھی اپنے مالک کے مال سے پوچھا جائے گا وہ اس کا نگہبان ہے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا یہ باتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اور میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا بھی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت (باپ کے مال) کی پوچھ ہوگی۔ غرض تم میں ہر کوئی حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کی پوچھ ہوتی ہے۔

بَابٌ ۲۶ إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

باب اگر کوئی غلام لونڈی کو مارے تو منہ پر نہ مارے

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ

ہم سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے بیان کیا۔ ابن وہب

[1] بٹھانے کا حکم استحبابا ہے اگر اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو خیر! لیکن کھانے میں سے ایک لقمہ یا دو لقمے خادم کے لیے دینے کا حکم وجوبا ہے بعضوں نے کہا یہ بھی استحبابا ہے ۱۲ منہ

وَاَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

نے کہا مجھ کو فلاں کے بیٹے (ابن سمعانؒ) نے خبر دی۔ انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ (ابوسعید) سے۔ انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

دوسری سند۔ اور امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جب کوئی مار پیٹ کرے تو منہ پر مارنے سے بچا رہے[۲]

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

کتاب مکاتب کے بیان میں[۳]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۲۷ اِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ۔

باب جو اپنی غلام لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کا گناہ۔[۴]

بَابُ الْمُكَاتَبِ وَنُجُوْمِهٖ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ

باب۔ مکاتب اور اس کی قسطوں کا بیان۔ ہر سال میں ایک قسط[۵] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا تمہاری غلام لونڈیوں میں سے جو مکاتب بننا چاہیں ان کو مکاتب کرو۔ اگر تم ان میں بھلائی پاؤ[۶]

---

[۱] ابن سمعان کا نام امام بخاری نے ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ ضعیف ہے اس کو امام مالکؒ اور امام احمدؒ نے جھوٹا کہا اور امام بخاری نے اس کی روایت اس مقام کے سوا اور کہیں اس کتاب میں نہیں نکالی اور یہاں بھی بطور متابعت کے۔ کیونکہ امام مالکؒ اور عبدالرزاق کی روایت بھی بیان کی ۱۲منہ [۲] مسلم کی روایت میں صاف اذا ضرب ہے اور اس حدیث میں گو خادم کو مارنے کی صراحت نہیں ہے مگر امام بخاریؒ نے اس طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے ادب مفرد میں نکالا اس میں یوں ہے اذا ضرب احدکم خادمہ یعنی جب کوئی تم میں اپنے خادم کو مارے حافظ نے کہا یہ علم ہے خواہ کسی حد میں مارے یا تعزیر میں۔ ہر حال میں منہ پر نہ مارنا چاہئے اس کی وجہ مسلم کی روایت میں یوں مذکور ہے کیونکہ اللہ نے آدمؑ کو اس کی صورت پر بنایا یعنی مار کھانے والے شخص کی صورت پر بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیونکہ اللہ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر بنایا ۱۲منہ [۳] مکاتب اس غلام یا لونڈی کو کہیں گے جس کو مالک یہ کہہ دے کہ اگر تو اتنا روپیہ اتنی قسطوں میں ادا کر دے تو آزاد ہے ۱۲منہ [۴] اس باب میں امام بخاریؒ نے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ شاید انہوں نے باب قائم کر لینے کے بعد حدیث لکھنا چاہی ہو گی مگر اس کا موقع نہ ملا اور کتاب الحدود میں انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جو کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کو قیامت کے دن کوڑے پڑیں گے بعضے نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے ۱۲منہ [۵] عرب میں تمام معاملات تاروں کے طلوع پر ہوا کرتے تھے کیونکہ وہ حساب نہیں جانتے تھے وہ یوں کہتے تھے جب فلاں تارا نکلے تو یہ معاملہ ہو گا اسی وجہ سے قسط کو نجم کہنے لگے نجم کہتے ہیں تارے کو بدل کتابت میں خواہ سالانہ قسطیں ہوں خواہ ماہانہ ہر طرح جائز ہے اور کم سے کم دو قسطیں ہونا ضرور ہے اور مالکیہ اور حنفیہ نے کہا کل بدل کتابت نقد بھی ٹھہرانا درست ہے ۱۲منہ [۶] یہ سمجھو کہ وہ کمائی کے لائق اور ایماندار ہیں اپنا بدل کتابت ادا کریں گے محنت مزدوری کر کے۔ یہ نہیں کہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں ان کو ستائیں ۱۲منہ

اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتَاكُمْ وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَوَاجِبٌ عَلَيَّ اِذَا عَلِمْتُ لَهٗ مَالًا اَنْ اُكَاتِبَهٗ قَالَ مَا اُرَاهُ اِلَّا وَاجِبًا وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَأْثُرُ عَنْ اَحَدٍ قَالَ لَا ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ مُوْسَى ابْنَ اَنَسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سِيْرِيْنَ سَاَلَ اَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَاَبٰى فَانْطَلَقَ اِلٰى عُمَرَ رض فَقَالَ كَاتِبْهُ فَاَبٰى فَضَرَبَهٗ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُوْ عُمَرُ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهٗ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض اِنَّ بَرِيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ اَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِيْ خَمْسِ سِنِيْنَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيْهَا اَرَاَيْتِ اِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً اَيَبِيْعُكِ اَهْلُكِ فَاُعْتِقَكِ فَيَكُوْنُ

اور اللہ کا مال جو اس نے تم کو دیا ہے ان کو بھی اس میں سے دو[1] اور روح بن عبادہ نے ابن جریج سے نقل کیا[2] میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا اگر میں سمجھوں کہ میرا غلام مالدار ہے اور وہ مکاتب بننا چاہے تو کیا مجھ پر واجب ہے اسکا مکاتب کر دینا انہوں نے کہا میں تو واجب ہی سمجھتا ہوں[3] اور عمرو بن دینار نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا تم یہ کسی روایت کرتے ہو[4] انہوں نے کہا نہیں۔ پھر انہوں نے موسیٰ بن انس سے نقل کیا کہ سیرین نے انسؓ سے یہ چاہا[5]۔ اس کو مکاتب کر دیں وہ مالدار تھا۔ انسؓ نے قبول نہ کیا۔ سیرین حضرت عمرؓ پاس گئے۔ انہوں نے انسؓ سے کہا۔ اس کو مکاتب کر دے۔ انسؓ نے نہ مانا حضرت عمرؓ نے ان کو دُرّے سے مارا اور یہ آیت پڑھی[6] فکاتبوہم ان علمتم فیہم خیرا۔ پھر انسؓ نے ان کو مکاتب کر دیا اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا۔ انہوں نے ابن شہاب سے کہ عروہ نے کہا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ بریرہؓ ان کے پاس آئی اپنی بدل کتابت میں مدد مانگنے کو۔ اس کو پانچ اوقیہ چاندی پانچ سال میں دینا تھی[7] (حضرت عائشہ نے بریرہؓ کو آزاد کرانا پسند کیا) اور کہنے لگیں بتلا اگر میں یہ پانچ اوقیے تیرے مالکوں کو ایک مشت دے دوں تو وہ تجھ کو میرے ہاتھ بیچ ڈالیں گے؟ یا

[1] یعنی تم بھی کچھ ان کی مدد کرو اس طرح کہ ان کو اپنے پاس سے کچھ روپیہ پیسہ دو یا بدل کتابت میں سے کچھ معاف کر دو ۱۲ منہ [2] اس کو اسمٰعیل قاضی نے احکام القرآن اور عبد الرزاق اور شافعی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] ہمارے اصحاب میں سے امام ابن حزم اور ظاہر یہ کے نزدیک اگر غلام مکاتبت کا خواہاں ہو تو مالک پر مکاتب کر دینا واجب ہے کیونکہ قرآن میں فکاتبوہم امر ہے جو وجوب کے لیے ہوتا ہے جمہور کے لیے یہ امر استحبابًا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی وجوب کا قول کسی صحابی سے تم نے سنا ہے یا اپنے قیاس اور رائے سے کہتے ہو۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمرو بن دینار نے عطاء سے پوچھا لیکن حافظ نے کہا صحیح نہیں ہے بلکہ ابن جریج نے عطاء سے پوچھا جیسے عبد الرزاق اور شافعی کی روایت میں اس کی تصریح ہے اس صورت میں قال عمرو بن دینار جملہ معترضہ ہوگا اور نسفی کی روایت میں یوں ہے وقال عمرو بن دینار یعنی عمرو بن دینار بھی وجوب کے قائل ہوئے ہیں اور ترجمہ یوں ہوگا اور عمرو بن دینار نے بھی اس کو واجب کہا ہے ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا یہ تم کسی سے روایت کرتے ہو ۱۲ منہ [5] سیرین انسؓ کے غلام تھے اور یہ والد ہیں محمد بن سیرین کے جو بڑے مشہور تابعین اور فقہا میں سے ہیں اور علم تعبیر میں بڑا کمال رکھتے تھے اس روایت کو عبد الرزاق اور طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس سے یہ نکلا کہ حضرت عمرؓ بھی اس کے وجوب کے قائل تھے جیسے امام ابن حزم اور ظاہریہ کا قول ہے ۱۲ منہ [7] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ

وَلَاءُكِ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

نہیں، اگر بیچیں تو میں تجھ کو آزاد کر دوں گی اور تیری ولاء میں لوں گی۔ بریرہ نے جاکر اپنے مالکوں سے یہ بیان کیا۔ انہوں نے نہ مانا مگر اس شرط پر کہ ولاء ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں یہ سن کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس گئی اور آپ سے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالک ایسا کہتے ہیں آپ نے فرمایا تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید لے اور آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے) کھڑے ہوئے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے جو کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے وہ محض لایعنی ہے اللہ کی مقرر کی ہوئی شرط زیادہ عمل کرنے کے لائق اور مضبوط ہے۔

بَابٌ ۲۸ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب۔ مکاتب سے کونسی شرطیں کرنا درست ہے اور جو شخص ایسی شرط لگائے جس کا ثبوت اللہ کی کتاب سے نہ ہوتا ہو[1] اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[2]

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے۔ انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے۔ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا لونڈی ان کے پاس آئی اپنی کتابت کا روپیہ ادا کرنے میں ان کی مدد چاہتی تھی اور اس نے اس روپیہ میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا اپنے مالکوں کے پاس لوٹ جا۔ ان سے کہہ اگر وہ پسند کریں تو میں تیری کتابت کا روپیہ ادا کر دیتی ہوں اور تیری ولاء میں لوں گی۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے

---

[1] یعنی اللہ کی کتاب کے خلاف ہو ابن بطال نے کہا اللہ کی کتاب سے اس کا حکم مراد ہے خواہ اس کی کتاب سے ثابت ہو خواہ اجماع سے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہو گی ۱۲ منہ

بَرِيْرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوْا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ وَلَاءُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَأَعْتِقِيْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

مالکوں سے یہ ذکر کیا۔ انہوں نے نہ مانا اور کہنے لگے اگر حضرت عائشہ رضؓ کو ثواب کی نیت سے تیرے ساتھ کچھ سلوک کرنا منظور ہے تو کریں باقی ولا تو ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو بریرہ رضؓ کو مول لے کر آزاد کر دے۔ ولا تو اسی کو ملے گی جو آزاد کر دے۔ راوی نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں پتہ تک نہیں جو شخص ایسی شرطیں لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہوںؔ وہ ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا گو سو بار شرط لگائے اللہ کی شرط سب سے زیادہ معقول اور مضبوط ہے۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی۔ انہوں نے نافع سے۔ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضؓ سے۔ انہوں نے کہا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ نے ایک لونڈی کو مول لے کر آزاد کرنا چاہا اس کے مالک کہنے لگے ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولاء ہم لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو اپنا کام کر (خرید کر کے آزاد کر دے) ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

بَابٌ ۷۲۹ اِسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ۔

باب اگر مکاتب دوسروں سے مدد چاہے اور لوگوں سے سوال کرے (تو کیسا؟)

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ

لہ ابن خزیمہ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی کتاب سے ان کا عدم جواز یا عدم وجوب ثابت ہو اور یہ مطلب نہیں ہے کہ جو شرط اللہ کی کتاب میں مذکور نہ ہو اس کا لگانا باطل ہے کیونکہ بیع میں کبھی کفالت کی شرط ہوتی ہے کبھی ثمن میں یہ شرط ہوتی ہے کہ اس قسم کے روپیہ ہوں یا اتنی مدت میں دیئے جائیں پس یہ شرطیں صحیح ہیں۔ گو اللہ کی کتاب میں ان کا ذکر نہ ہو کیونکہ یہ شرطیں مشروع ہیں ۱۲ منہ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ
جَآءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ
عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَّقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا
لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّ اُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَ
يَكُوْنُ وَلَآءُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا
فَاَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ
ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَآءُ
لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَآءَ
فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَشْتَرِطُوْنَ
شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاَيُّمَا شَرْطٍ
لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ
كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَآءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ
شَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ
مِّنْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَعْتِقْ يَا فُلَانُ
وَلِيَ الْوَلَآءُ اِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ.

بَابٌ ۳۱؎ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ اِذَا رَضِيَ وَ

نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں
نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا بریرہؓ (میرے پاس) آئی کہنے
لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے ہر سال
ایک اوقیہ۔ تو میری مدد کر۔ میں نے کہا اچھا اگر تیرے مالک
چاہیں تو میں ان کو نو اوقیے ایکمشت دے دیتی ہوں اور تجھ کو آزاد
کر دیتی ہوں۔ تیری ولاء میں لوں گی۔ وہ اپنے مالکوں پاس گئی ان سے
کہا انہوں نے نہ مانا (کہا ولاء ہم لیں گے) پھر بریرہؓ آئی اور کہنے
لگی میں نے ان سے گفتگو کی لیکن وہ اس شرط سے مانتے ہیں کہ ولا
وہ لیں۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپؐ نے
مجھ سے پوچھا میں نے عرض کر دیا آپ نے فرمایا تو اس کو (مول
لے کر) آزاد کر دے اور ولاء انہی کو دینا قبول کر لے
ولاء تو اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ رض نے
کہا۔ پھر آپؐ لوگوں کو خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے پہلے اللہ
کو سراہا۔ اس کی تعریف کی پھر فرمایا اَمَّا بَعْدُ تم میں
سے بعضے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (کیا دیوانے ہیں) ایسی
شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں وجود ہی نہیں ہے
دیکھو جو شرطیں اللہ کی کتاب میں نہ ہوں وہ محض لغو ہیں اگرچہ سو
شرطیں ہوں یا سو بار لگائی جائیں اللہ کا جو حکم ہے اسی پر چلنا
چاہیئے اور اللہ ہی کی شرط کا اعتبار ہے تم میں سے بعضے لوگوں کو کیا
ہو گیا ہے کہتے ہیں ارے فلانے! آزاد کر ولاء ہم لیں گے۔ ولاء تو
اسی کی ہے جو آزاد کرے۔

باب جب مکاتب اپنے تئیں بیچ ڈالنے پر راضی ہو اور حضرت عائشہ رض نے کہا ۳؎

۱؎ ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۲؎ گو وہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز نہ ہو۔ اگر عاجز ہو گیا ہو تو وہ غلام ہو جاتا ہے اس کا بیچ ڈالنا سب کے نزدیک درست ہو جاتا ہے امام احمد کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہؒ و شافعیؒ کے نزدیک جب تک وہ عاجز نہ ہو اس کی بیع درست نہیں ہے ۱۲ منہ ۳؎ اس کو ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ عَبْدٌ مَّا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَّ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَّا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَّاتَ وَإِنْ جَنَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رض فَقَالَتْ لَهَا إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً فَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَّكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَابٌ ۱۳۷ إِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِي وَأَعْتِقْنِي فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَيْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ كُنْتُ لِعُتْبَةَ ابْنِ أَبِي لَهَبٍ فَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ وَ

مکاتب غلام ہے گو اس کے ذمہ کچھ باقی ہو اور زید بن ثابت نے کہا[1] جب تک ایک روپیہ بھی باقی ہو اور عبداللہ بن عمر رض نے کہا[2] وہ زندگی اور موت اور جرم کرنے میں غلام ہے جب تک اس پر کچھ باقی رہے[3]۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی۔ انہوں نے یحییٰ ابن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ بریرہ رض حضرت عائشہ رض سے مدد مانگنے آئیں (اپنی بدل کتابت کی ادا میں) حضرت عائشہ رض نے کہا۔ اگر تیرے مالک چاہیں تو میں تیری قیمت کے روپیہ ان کو ایک بارگی پھینک دیتی ہوں[4] اور تجھ کو آزاد کر دیتی ہوں۔ بریرہؓ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے نہ مانا یہ شرط کی کہ ولا ہم لیں گے امام مالکؒ نے کہا: یحییٰ نے کہا۔ عمرہ یہ کہتی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپؐ نے فرمایا اس کو خرید لے اور آزاد کر دے۔ ولا تو اسی کو ملے گی، جو آزاد کرے۔

باب اگر مکاتب کسی شخص سے کہے مجھ کو مول لے کر آزاد کر دے اور وہ مول لے لے۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے کہا مجھ سے میرے باپ ایمن نے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ پاس گیا میں نے کہا (پہلے) میں عتبہ ابولہب[5] کے بیٹے کا غلام تھا وہ مر گئے ان کے بیٹے میرے وارث ہوئے۔ انہوں نے

---

[1] اس کو شافعی اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] مثلاً مکاتب زنا کرے تو اس کو غلام کی طرح پچاس ہی کوڑے لگائیں گے ۱۲ منہ [4] یہیں سے باب کا مطلب نکلا۔ کیونکہ حضرت عائشہ رض نے بریرہ رض کو مول لینا چاہا تو معلوم ہوا کہ بیع ہو سکتی ہے ۱۲ منہ [5] ابولہب عبدالمطلب کا بیٹا تھا تو یہ عتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے جس سال مکہ فتح ہوا اسی وقت اسلام لائے ۱۲ منہ

إِنَّهُمْ بَاعُونِي مِنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِينِي وَأَعْتِقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي بِذَلِكَ فَسَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا. وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ

مجھ کو عبداللہ بن ابی عمروؓ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ عبداللہ نے مجھ کو آزاد کر دیا لیکن عتبہ کے وارثوں نے ولار کی شرط اپنے لیے کر لی ہے حضرت عائشہؓ نے کہا بریرہؓ میرے پاس آئی وہ مکاتب تھی۔ مجھ سے کہنے لگی مجھ کو مول لے لو[1] اور آزاد کر دو۔ میں نے کہا اچھا۔ پھر بریرہؓ بولی وہ اسی شرط پر بیچیں گے کہ ولار وہ لیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ اس شرط پر میں مول نہیں لیتی۔ خیر یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی یا آپؐ کو پہنچ گئی آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ انہوں نے بیان کیا جو بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا آپؐ نے فرمایا تو مول لے کر آزاد کر دے اور ان کو، جو شرطیں وہ چاہیں لگانے دے[2]۔ حضرت عائشہؓ نے ان کو خریدا اور آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے ولار کی شرط کر لی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولار تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ اگرچہ وہ سو شرطیں لگائیں[3]۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا!

كِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

کتاب ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اسکی ترغیب دلانا[4]

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ.

ہم سے عاصم بن علی ابوالحسین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کے حصے کو ذلیل نہ سمجھے گو بکری کا کھر ہی ہو[5]۔

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی بریرہ کے مالکوں کو ۱۲ منہ [3] کہ ولا ہم لیں گے۔ ایسی خلاف شرع شرطوں سے کوئی فائدہ نہ ہوگا ۱۲ منہ [4] ہبہ کہتے ہیں بلا عوض کسی شخص کو کوئی مال یا حق دے دینا، صدقہ بھی اسی طرح ہے مگر وہ محتاج کے لیے ہوتا ثواب کی نیت سے ۱۲ منہ [5] جس پر بہت ہی ذرا سا گوشت ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ ہمسائے کا حصہ خوشی سے قبول کرے اس کے لینے میں آنکھ بھوں نہ چڑھائے نہ زبان سے کوئی ایسی بات نکالے جس سے اس کی حقارت نکلے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے دل کو رنج ہوگا اور کسی مسلمان کا دل دکھانا بڑا گناہ ہے جہاں تک ہو سکے اس سے بچنا چاہیے۔ حدیث سے باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ اپنے ہمسایہ لوگوں کو تحفہ تحائف بھیجنا مسنون ہے گو تھوڑے ہوں۔ یہ خیال نہ کرے کہ تھوڑی یا کم قیمت چیز کیا بھیجیں بلکہ جو کچھ ہو سکے اپنے مقدور کے موافق اپنے ہمسایہ کو حصہ بھیجے ۱۲ منہ

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ لِعُرْوَۃَ ابْنَ اُخْتِیْ اِنْ کُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَی الْہِلَالِ ثُمَّ الْہِلَالِ ثَلٰثَۃَ اَہِلَّۃٍ فِیْ شَہْرَیْنِ وَمَا اُوْقِدَتْ فِیْ اَبْیَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ یَا خَالَۃُ مَا کَانَ یُعِیْشُکُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّہٗ قَدْ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِیْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ کَانَتْ لَہُمْ مَنَائِحُ وَکَانُوْا یَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِہِمْ فَیَسْقِیْنَا۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے عروہ سے کہا میرے بھانجے! ہم پر ایسا وقت گزر چکا ہے ہم ایک چاند دیکھتے۔ پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند دو مہینے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی (کھانا نہیں پکایا جاتا تھا) عروہ نے کہا خالہ پھر تمہاری گزر کاہے پر ہوتی تھی۔ انہوں نے کہا یہی دو کالوں پر۔ کھجور اور پانی[2] اتنا تھا کہ چند انصاری لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ تھے ان کے پاس دودھ کی بکریاں تھیں۔ وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کا دودھ تحفہ کے طور پر بھیجا کرتے آپ ہم کو بھی پلاتے[3]۔

بَابُ الْقَلِیْلِ مِنَ الْہِبَۃِ

باب تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی ذِرَاعٍ اَوْ کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُہْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ اَوْ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو حازم سلمان اشجعی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر دعوت میں مجھ کو بکری کا دست یا پاؤں کھانے کے لیے بلایا جائے تب بھی میں ضرور جاؤں اور اگر مجھ کو کوئی بکری کا دست یا پاؤں تحفہ بھیجے تو اس کو ضرور لے لوں[4]۔

بَابُ مَنِ اسْتَوْہَبَ مِنْ اَصْحَابِہٖ

باب جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے اور

---

[1] دو مہینے میں تین چاند اس طرح دیکھتیں کہ پہلا چاند پہلے مہینے کے شروع ہونے پر دیکھا پھر دوسرا چاند اس کے ختم پر تیسرا چاند دوسرے مہینے کے ختم پر ۱۲ منہ [2] حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا لیکن عرب لوگ تثنیہ ایک چیز کے نام سے کر دیتے ہیں جیسے شمسین قمرین چاند سورج دونوں کو کہتے ہیں اسی طرح ابیضین دودھ پانی دونوں کو کہہ دیتے ہیں اور صرف دودھ ابیض یعنی سفید ہوتا ہے پانی کا تو کوئی رنگ ہی نہیں ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] ہدیہ بھی ہبہ کی طرح ہے تو باب کا مطلب نکل آیا کہ تھوڑی چیز کا ہبہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ

شَيْئًا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا.

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ فَجَاءُوا بِهِ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ وَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ

ابو سعید خدری رضؓ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین میں ایک عورت کو کہلا بھیجا[1]۔ اس کا ایک غلام تھا بڑھئی آپؐ نے یہ کہلا بھیجا اپنے غلام سے کہہ ہم کو منبر کی لکڑیاں بنا دے۔ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا وہ (غابہ کی طرف) گیا وہاں سے جھاؤ کی لکڑی کاٹی اور آپؐ کے لیے ایک منبر بنایا۔ جب پورا کام کر چکا تو اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا، آپ کا کام اس نے پورا کر دیا۔ آپؐ نے کہلا بھیجا اچھا وہ منبر میرے پاس بھیج دے۔ پھر لوگ اس کو لے کر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھا کر وہاں رکھا جہاں تم اب دیکھتے ہو۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سلمی سے انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن مکہ کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آنحضرت صلی علیہ وسلم ہم سے آگے (فاصلہ سے) اُترے ہوئے تھے میرے ساتھی لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں احرام نہیں باندھے تھا۔ انہوں نے ایک گورخر جاتے دیکھا۔ میں اپنی جوتیاں ٹانکنے میں مصروف تھا۔ انہوں نے مجھ کو خبر نہ کی لیکن انہوں نے دل میں چاہا کاش میں اس کو دیکھ لیتا پھر میں نے

[1] یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جو کتاب الاجارہ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ ابوغسان راوی کا وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ عورت انصاری تھی اس کے نام میں اختلاف ہے، جیسے کتاب الجمعہ میں

فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى نَفَّدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ.

باب ۳۴ مَنِ اسْتَسْقَى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِي.

۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا هَذِهِ فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هَذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ

جو نگاہ پھیری اس کو دیکھ لیا اور جلدی سے گھوڑے پاس جاکر اس پر زین لگایا اور سوار ہوا میں کوڑا اور برچھا لینا بھول گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا مجھ کو کوڑا اور برچھا اٹھا دو۔ وہ کہنے لگے قسم خدا کی ہم تو کسی چیز سے تمہاری مدد نہیں کرتے کے[۵۱]۔ مجھے غصہ آیا میں نے خود اتر کر کوڑا برچھے لے لیا۔ پھر سوار ہوا اور گورخر پر حملہ کیا اس کو زخمی کر ڈالا پھر اس کو لے کر آیا وہ مر گیا تھا تو میرے ساتھی اس پر گر سے اس کو کھانے لگے۔ پھر ان کو احرام کی حالت میں اس کے کھانے میں شک پیدا ہوئی۔ خیر! ہم وہاں سے چلے اور گورخر کا ایک دست میں نے اپنے پاس چھپا رکھا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے آپ سے اس کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا کچھ گوشت اس کا تمہارے پاس ہے؟[۵۲]۔ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے اور وہ دست آپ کو دیدیا آپ نے اس کو کھا کر تمام کر دیا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے محمد بن جعفر نے کہا۔ یہ حدیث زید بن اسلم نے مجھ سے بیان کی۔ انھوں نے عطاء بن یسار سے۔ انھوں نے ابو قتادہ سے۔

باب پانی (یا دودھ) مانگنا اور سہل بن سعد نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ پانی پلا[۵۳]۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے ابو طوالہ عبد اللہ بن عبد الرحمن نے۔ انھوں نے کہا۔ میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں تشریف آئے آپ نے پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا۔ پھر اپنے کنوئیں کا پانی اس دودھ میں ملایا اور آنحضرت کو دیا۔ اس وقت ابو بکرؓ آپ کی بائیں طرف

۵۱ کیونکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور احرام کی حالت میں نہ شکار کرنا درست ہے نہ شکار میں مدد کرنا ۱۲ منہ ۵۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے اس کا گوشت مانگا ۱۲ منہ ۵۳ یہ حدیث امام بخاریؒ نے کتاب النکاح میں موصل کیا ۱۲ منہ

حَتّٰى يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ أَلَا فَيَمِّنُوا قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

بیٹھے تھے اور عمرؓ سامنے اور ایک گنوار داہنی طرف[1]۔ جب آپ پی چکے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یہ ابوبکرؓ ہیں (ان کو دیجئے)۔ آپ نے گنوار کو دے دیا اور فرمایا داہنی طرف والے مقدم ہیں داہنی طرف والے مقدم ہیں سن لو داہنی طرف سے شروع کیا کرو انسؓ نے کہا تو داہنی طرف سے شروع کرنا سنت ہے تین بار کہا۔

بَابٌ ۳۵ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ

باب شکاری کا تحفہ قبول کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ سے شکار کا دست لیا[2]

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيهِ فَقَبِلَهُ قُلْتُ وَأَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید بن انسؓ بن مالک سے، انہوں نے انسؓ سے۔ انہوں نے کہا ہم نے مرّ الظہران میں[3] ایک خرگوش بھگایا۔ لوگ اس کے پیچھے لگے لیکن تھک گئے۔ آخر میں نے اس کو پکڑ پایا اور ابوطلحہؓ پاس لایا۔ انہوں نے ذبح کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا پٹھہ بھجوایا یا رانیں بھجوائیں۔ شعبہ نے کہا رانیں بھجوائیں کوئی شک نہیں کہ[4] آپ نے قبول کیا اور اس میں سے کھایا سلیمان نے کہا میں نے شعبہ سے پوچھا کیا آنحضرتؐ نے اس میں سے کھایا۔ انہوں نے کہا ہاں کھایا پھر کہنے لگے آنحضرتؐ نے قبول کیا[5]

۱۱۰۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رض أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے۔ انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے۔ انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے صعب بن جثامہؓ سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر تحفہ بھیجا اس وقت آپ ابوا یا ودان میں تھے[6]

---

[1] اس گنوار کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] مرّ الظہران ایک مقام ہے مکہ کے قریب ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا پہلے شعبہ کو شک ہوئی کہ پٹھہ بھجوایا یا رانیں پھر خیال آگیا اور یقین کے ساتھ کہا کہ رانیں بھجوائیں ۱۲ منہ [5] تو ان کو شک ہو گئی کہ آپ نے اس میں سے کچھ کھایا یا نہیں ۱۲ منہ [6] ابوا اور ودان دونوں گاؤں کے نام ہیں مدینہ اور مکہ کے درمیان ۱۲ منہ

وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

بَابُ ٣٦ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ.

١١٠٤ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١١٠٥ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١١٠٦ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

(حج کا احرام باندھے ہوئے) آپ نے پھیر دیا جب آپ نے صعب کا چہرہ بدلا دیکھا (اُن کو رنج ہُوا) تو آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے صرف اس وجہ سے پھیرا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں [1]

باب ۔ تحفہ قبول کرنا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس تحفہ بھیجنے میں حضرت عائشہ رض کی باری دیکھتے رہتے [2] اس سے یہ غرض تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے جعفر بن ایاس نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سُنا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ام حُفید (ہزیلیہ) نے جو ابن عباس کی خالہ تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پنیر اور گھی اور گوہ بھیجے [3]۔ آپ نے پنیر اور گھی کھایا اور گوہ سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دیا ابن عباس رض نے کہا تو گوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا (صحابہ نے کھایا) اور اگر حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر کیوں کھایا جاتا [4]۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے محمد بن زیاد

[1] باب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکلا کہ آپ نے فرمایا ہم نے صرف اس وجہ سے پھیرا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں معلوم ہوا اگر احرام نہ باندھے ہوتے تو آپ ضرور قبول کرتے ۱۲ منہ۔ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیبیوں میں حضرت عائشہ رض سے بہت محبت رکھتے تھے صحابہ چاہتے کہ جس دن حضرت عائشہ کی باری ہو اس دن آپ کو تحفہ بھیجیں تاکہ آپ کو اور زیادہ خوشی ہو ۱۲ منہ۔ [3] گوہ ایک جانور ہے مشہور ہے اس کو گورپھوڑ بھی کہتے ہیں قسطلانی نے کہا یہ جانور پانی نہیں پیتا اور سات سو برس اس کی عمر ہوتی ہے بلکہ زیادہ بعضوں نے کہا چالیس دن میں ایک قطرہ پیشاب کرتا ہے اور اس کا دانت نہیں گرتا ۱۲ منہ۔ [4] اس سے حنفیوں کا رد ہوا جو گوہ کو حرام جانتے ہیں۔ ابن عمر رض کی روایت میں ہے کہ آپ کو گوہ سے نفرت تھی اس لیے نہیں کھایا نہ اس وجہ سے کہ وہ حرام ہے پوری بحث اس مسئلہ کی انشاء اللہ کتاب الاطعمہ میں آئے گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ

زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ
عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ
قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ
ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ
فَقِيلَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ
وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ
قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا
أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا
وَلَاءَهَا فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا
فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ
لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا
هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا
حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ
زَوْجِهَا قَالَ لَا أَدْرِي أَحُرٌّ أَمْ عَبْدٌ۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ

سے۔ انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پاس جب کوئی کھانا آتا تو آپ پوچھتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ
اگر کہتے صدقہ ہے تو آپ صحابہ سے فرماتے تم کھا لو اور خود نہ کھاتے
اور جو کہتے ہدیہ (تحفہ) ہے تو آپ بھی اُن کے ساتھ ہاتھ
لگاتے۔ کھاتے[1]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا
ہم سے شعبہ نے، انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت لایا گیا[2]۔ لوگوں
نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رض کو صدقہ میں ملا تھا آپ نے فرمایا
اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا
ہم سے شعبہ نے۔ انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے شعبہ نے کہا میں نے
یہ حدیث عبدالرحمن سے سنی انہوں نے قاسم سے روایت کی انہوں نے
حضرت عائشہ رض سے۔ انہوں نے بریرہ کو مول لینا چاہا مگر اس کے مالکوں نے ولاء
کی شرط کر لی کہ ہم لیں گے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر آیا۔ آپ
نے فرمایا تو مول لے کر آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے
اور ایسا ہوا بریرہ کو خیرات میں گوشت ملا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ گوشت بریرہ کو خیرات میں ملا اس کے لیے تو صدقہ ہے اور ہمارے
لیے تحفہ ہے اور بریرہ جب آزاد ہوئی اس کو اپنے خاوند کے مقدمہ میں
اختیار دیا گیا عبدالرحمن نے کہا اس کا خاوند مغیث آزاد تھا یا غلام شعبہ
نے کہا میں نے عبدالرحمن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا
میں نہیں جانتا وہ آزاد تھا یا غلام۔

ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے بیان کیا کہا ہم کو خالد بن عبداللہ نے خبر دی

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ہدیہ کا قبول کرنا ثابت ہوا ۱۲ منہ [2] بریرہ رض نے یہ گوشت آپ کو تحفہ کے طور پر بھیجا تھا گو بریرہ رض کو صدقہ میں ملا تھا مگر فقیر کو اگر صدقہ ملے اور وہ کسی مالدار کو تحفہ کے طور پر بھیجے تو مالدار اس کو کھا سکتا ہے ۲ منہ

عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّۃَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَۃَ رض فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِہٖ أُمُّ عَطِيَّۃَ مِنَ الشَّاۃِ الَّتِيْ بَعَثْتَ إِلَيْہَا مِنَ الصَّدَقَۃِ قَالَ إِنَّہَا بَلَغَتْ مَحِلَّہَا۔

انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ پاس تشریف لائے پوچھا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں مگر گوشت ہے جو ام عطیہؓ نے بھیجا ہے اس بکری کا جو آپ نے ام عطیہ کو صدقہ دی تھی آپ نے فرمایا بکری اپنے ٹھکانے پہنچ گئی[1]

بَابٌ ۲۳ مَنْ أَهْدٰى إِلٰى صَاحِبِہٖ وَتَحَرّٰى بَعْضَ نِسَائِہٖ دُوْنَ بَعْضٍ۔

باب اپنے کسی دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا جب وہ ایک اپنی خاص بی بی کے پاس ہو[2]۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِيْ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَۃَ إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَہٗ فَأَعْرَضَ عَنْهَا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا لوگ اپنے اپنے تحفے بھیجنے میں میری باری کا خیال رکھتے اور ام سلمہؓ نے کہا میری سوکنیں سب اکٹھا ہوئیں[3] میں نے آنحضرت صلعم سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے جواب ہی نہیں دیا۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ أَبِيْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رض أَنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْہِ عَائِشَۃُ وَحَفْصَۃُ وَصَفِيَّۃُ وَسَوْدَۃُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان سے انہوں ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی دو ٹکڑیاں تھیں ایک ٹکڑی میں تو حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ اور

[1] یعنی صدقہ ام عطیہؓ کو دینے سے پورا ہو گیا اب ام عطیہؓ نے جو بھیجا ہے وہ ہدیہ گنا جائے گا ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے ام عطیہؓ کا ہدیہ قبول فرمایا ۱۲ منہ

[2] مطلب یہ ہے کہ اس کی کئی بیبیاں ہوا ور وہ باری باری ہر ایک کے پاس رہتا ہو تو ایسے دن کا خیال رکھنا جب وہ ایک معین بی بی کے پاس ہو اور اسی دن تحفہ بھیجنا ۱۲ منہ

[3] ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیبیاں ام المومنین ام سلمہؓ کے گھر میں اکٹھا ہوئیں اور یہ کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو آپ اپنے صحابہ کو حکم دیں کہ وہ ہدیے اور تحفے بھیجنے میں یہ راہ نہ دیکھتے رہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فلانی بی بی پاس تشریف لے جائیں تو بھیجیں بلکہ بلا قید آپ کسی بی بی پاس ہوں بھیج دیا کریں چنانچہ ام المومنین ام سلمہؓ نے عرض کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے معروضے پر کچھ التفات نہ فرمایا وجہ التفات نہ فرمانے کی یہ تھی کہ ام المومنین ام سلمہؓ کی درخواست معقول نہ تھی۔ بھیجنے والے کی مرضی وہ جب چاہے بھیجے اس کو جبراً کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا کہ فلاں وقت بھیجے فلاں وقت نہ بھیجے ۱۲ منہ

أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ
عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتَّى
إِذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ
عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ
حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ
أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ
بُيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ
يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا
فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ
إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ
مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ
فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ
فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا
عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ
أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ
بَلَى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ

حضرت صفیہؓ اور حضرت سودہؓ تھیں اور دوسری ٹکڑی میں ام المومنین
ام سلمہؓ اور آپ کی باقی بیبیاں اور مسلمانوں کو یہ معلوم تھا کہ آپ حضرت
عائشہؓ کو بہت چاہتے ہیں اور جب کسی کو کوئی تحفہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بھیجنا منظور ہوتا وہ اس میں دیر کرتا رہتا جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے گھر میں ہوتے اس دن
(تاک کر) حضرت عائشہؓ کے گھر بھیجتا یہ حال دیکھ کر
ام المومنین ام سلمہؓ کی ٹکڑی نے ان سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس بارے میں عرض کرو آپ لوگوں سے فرما
دیں جس کسی کو آپ کے پاس کوئی تحفہ بھیجنا ہو وہ بھیج دے خواہ
آپ کسی بی بی پاس ہوں (ام المومنین) ام سلمہؓ نے عرض کیا آپ
نے کچھ جواب ہی نہ دیا ان بیبیوں نے ام سلمہؓ سے پوچھا انہوں
نے کہا آپ نے کچھ جواب ہی نہ دیا انہوں نے کہا پھر عرض کرو
جب ان کی باری ہوئی انہوں نے پھر عرض کیا آپ نے کچھ جواب
نہ دیا ان بیبیوں نے پوچھا تو کہہ دیا کہ آنحضرتؐ نے کچھ جواب
ہی نہیں دیا انہوں نے کہا پھر عرض کرو انہوں نے پھر اپنی باری
کے دن عرض کیا اب آپ نے (تیسرے معروضے پر) جواب دیا عائشہؓ
کے مقدمہ میں مجھ کو مت ستاؤ کسی عورت کے کپڑے میں جب میں
ہوتا ہوں مجھ پر وحی نہیں آتی مگر عائشہؓ کے کپڑے میں آتی ہے ام سلمہؓ
نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو تکلیف دینے سے توبہ کرتی
ہوں آخر ان بیبیوں نے حضرت فاطمہ زہراؓ آپ کی صاحبزادی
کو اپنی طرف سے آپ پاس بھیجا یہ عرض کرنے کو کہ آپ کی بیبیاں
آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں ابوبکرؓ کی بیٹی میں انصاف کیجئے
انہوں نے عرض کیا آپ نے فرمایا بیٹا تو میری خوشی چاہتی
ہے انہوں نے عرض کیا بے شک یہ سن کر وہ لوٹ گئیں اور
ان بیبیوں کو جواب دے دیا انہوں نے کہا پھر جاؤ حضرت فاطمہؓ

أَنْ تُرَاجِعَهُ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ رض وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْآخِرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ

نے فرمایا اب میں نہیں جانتی[1] آخر انہوں نے ام المومنین زینب رض کو اپنی طرف سے بھیجا وہ آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں کہنے لگیں آپ کی بیبیاں ابن ابی قحافہ[2] کی بیٹی کے مقدمے میں انصاف چاہتی ہیں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں اور آواز بلند کی حضرت عائشہ رض اس وقت بیٹھی ہوئی تھیں ان کو برا بھلا کہنے لگیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رض کی طرف دیکھنے لگے (آپ کا مطلب یہ تھا وہ کیوں نہیں بولتیں (آپ کی مرضی پا کر) انہوں نے بھی بولنا شروع کیا اور زینب کو جواب دینے لگیں ان کو خاموش کر دیا آپ نے پھر حضرت عائشہ کی طرف دیکھا اور فرمایا آخر یہ کس کی بیٹی ہے ابوبکر رض کی بیٹی ہے[3] امام بخاری نے کہا اخیر کا مضمون یعنی حضرت فاطمہ رض کا قصہ ہشام بن عروہ سے مروی ہے انہوں نے ایک شخص سے (جس کا نام نہیں لیا گیا) انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمن سے اور ابو مروان نے ہشام سے روایت کی

ف۱ حضرت فاطمہ رض زہرا اپنے والد بزرگوار کی عاشق زار تھیں جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کی مرضی حضرت عائشہ رض کے مقدمہ میں دخل دینے کی نہیں ہے تو وہ خاموش ہو رہیں پھر کسی طرح اس بارے میں عرض کرنا منظور نہ کیا ہمارے مرشد حضرت شیخ احمد مجدد رح فرماتے ہیں کہ میں کھانا پکا کر مسکینوں کو کھلاتا اور اس کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام یعنی امام حسن اور امام حسین اور حضرت فاطمہ رض اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارواح مقدسہ کو بخش دیتا آپ کی ازواج مطہرات کا نام نہ لیتا ایک بار ایسا ہوا خواب میں آپ کی زیارت ہوئی دیکھا تو آپ مجھ سے کشیدہ ہیں میں نے بہت کچھ گریہ زاری کی اور وجہ پوچھی آپ نے فرمایا سب کو معلوم ہے کہ میں کھانا عائشہ رض کے گھر میں کھایا کرتا ہوں مجھ کو مرضی مبارک معلوم ہوئی کہ کھلانے کا ثواب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روح مبارک کو کیوں نہیں بھیجا اس روز سے میں مطہرات کو بھی صراحتاً شریک کرنے لگا جس کو پیا چاہے وہی سہاگن رافضی جل کر مر جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سب بیبیوں سے زیادہ پیاری تھیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اللہ جانتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض دنیا اور آخرت میں آپ کی بی بی ہیں رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ ف۲ ابو قحافہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا نام ہے ۱۲ منہ ف۳ جیسے ابو بکر رض صحابہ میں زیادہ علم و فضل رکھتے تھے ویسے ہی ان کی صاحبزادی عورتوں میں فاضلہ اور عالمہ اور مقررہ تھیں کہتے ہیں حضرت عائشہ رض علم و فضل کا یہ حال تھا کہ ہزاروں لاکھوں تو شعر ان کو یاد تھے اور جب تقریر کرتی تھیں تو اس فصاحت اور بلاغت کے ساتھ کہ کوئی جواب نہ دے سکتا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اس حدیث سے حضرت ابو بکر رض کی بھی بڑی فضیلت نکلی اور باب کی مطابقت تو ظاہر ہے ۱۲ منہ

عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْمَوَالِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ رض.

انہوں نے عروہ سے لوگ اپنے تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہؓ کی باری تاکتے رہتے اور ہشام سے انہوں نے قریش کے ایک شخص سے اور ایک غلام سے (دونوں کے نام معلوم نہیں ہوئے) انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اتنے میں حضرت فاطمہؓ نے اجازت چاہی[1]۔

بَابُ ۳۸ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

باب جس تحفے کا پھیرنا درست نہیں[2]۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا قَالَ كَانَ أَنَسٌ رض لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عزرہ بن ثابت انصاری نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے بیان کیا عزرہ نے کہا میں ثمامہ پاس گیا انہوں نے مجھ کو خوشبو دی کہنے لگے انس رضؓ خوشبو نہیں پھیرتے تھے اور انسؓ یہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہیں پھیرتے تھے (جو کوئی دیتا لے لیتے)۔

بَابُ ۳۹ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً

باب غائب چیز کا ہبہ کرنا[3]

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رض وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا عروہ نے کہا مسور بن مخرمہ اور مروان نے ان سے بیان کیا کہ ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے

---

[1] ہشام کی روایت ایک شخص سے اسی طرح ابومروان کی ہشام سے موصولاً نہیں ملی کذا قال الحافظ ۱۲ منہ [2] شاید امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے ابن عمر رضؓ سے نکالا کہ تین چیزیں نہیں پھیری جائیں تکیہ اور تیل اور دودھ ترمذی نے کہا تیل سے خوشبو مراد ہے دوسری حدیث میں ابوہریرہ رضؓ سے یوں ہے کہ جس کے سامنے خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ وہ ہلکی چیز ہے اور خوشبودار ہے ۱۲ منہ [3] یعنی جو چیز ہبہ کے وقت حاضر نہ ہو باب کی حدیث سے یہ مطلب اس طرح سے نکالا کہ قیدی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہ تھے مگر آپ نے ہوازن فتح کرنے والوں کو ہبہ کر دیے بعضوں نے کہا ہبہ غائب سے یہ مراد ہے کہ موہوب لہ غائب ہو جیسے ہوازن کے لوگ اس وقت حاضر نہ تھے لیکن آپ نے ان کے قیدی ان کو ہبہ کر دیے ۱۲ منہ

فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ جَآءُوْنَا تَائِبِیْنَ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْھِمْ سَبْیَھُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْٓءُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَیَّبْنَا لَکَ۔

کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد تمہارے بھائی توبہ کرکے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی ان کو واپس کر دیئے جائیں پھر جو کوئی خوشی سے ایسا کرنا چاہے وہ کرے اور جو یہ چاہے کہ اپنا حصہ قائم رکھے (معاف نہ کرے) اور پہلی لوٹ جو اللہ ہم کو دے اس میں سے معاوضہ لے وہ ایسا ہی کرے لوگوں نے کہا ہم آپ کے فرمانے پر راضی ہیں۔

بَابُ ۴۰ الْمُکَافَاۃِ فِی الْھِبَۃِ

باب ہبہ کا معاوضہ (بدلہ) کرنا۔

۴۱۱۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ عَلَیْھَا لَمْ یَذْکُرْ وَکِیْعٌ وَّمُحَاضِرٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کر لیتے تھے اور اس کا بدلہ کرتے اس حدیث کو وکیع اور محاضر نے بھی روایت کیا مگر انہوں نے اس کو ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وصل نہیں کیا[1]

بَابُ ۴۱ الْھِبَۃِ لِلْوَلَدِ

باب اپنی اولاد کو ہبہ کرنا۔

وَاِذَا اَعْطٰی بَعْضَ وَلَدِہٖ شَیْئًا لَّمْ یَجُزْ حَتّٰی یَعْدِلَ بَیْنَھُمْ وَیُعْطِیَ الْاٰخَرِیْنَ مِثْلَہٗ وَلَا یُشْھَدُ عَلَیْہِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ فِی الْعَطِیَّۃِ وَھَلْ لِلْوَالِدِ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْ

جب ایک اولاد کو کچھ ہبہ کرے تو وہ جائز نہیں جب تک انصاف نہ کرے اور دوسری اولاد کو بھی اتنا ہی نہ دے اور ایسے ظلم کے ہبہ پر گواہ ہونا بھی درست نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] اپنی اولاد کو دینے میں برابری کرو اور یہ بیان کہ باپ

---

[1] بلکہ مرسلاً ہشام سے روایت کیا ترمذی اور بزار نے کہا اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس نے وصل کیا حافظ نے کہا وکیع کی روایت کو تو ابن ابی شیبہ نے نکالا اور محاضر کی روایت مجھ کو نہیں ملی بعضے مالکیہ نے اس حدیث سے ہبہ کا بدلہ کرنا واجب رکھا ہے اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور کے نزدیک واجب نہیں مستحب ہے قسطلانی نے کہا ہبہ بالمعاوضہ اگر معین اور معلوم معاوضہ کے بدل ہو تو بیع کی طرح درست ہوگا اور اگر معاوضہ مجہول ہو تو ہبہ صحیح نہ ہوگا ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

عَطِيَّتِهٖ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَتَعَدّٰى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيْرًا ثُمَّ اَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

بَابُ الْاِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رض وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو پھر رجوع کر سکتا ہے[1] اور اپنی اولاد کا مال دستور کے موافق کھا سکتا ہے زیادہ نہ خرچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے[2] حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ لیا پھر وہ ان کے بیٹے عبداللہ کو دے دیا اور فرمایا تو جو چاہے وہ کر۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر سے ان دونوں نے نعمان بن بشیر سے ان کے باپ (بشیر بن سعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے میں نے اپنے اس بیٹے (نعمان) کو ایک غلام (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) دیا ہے آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھیر لے۔

باب ہبہ میں گواہ کرنا۔

ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا میں نے نعمان بن بشیرؓ سے سنا وہ منبر پر (کوفہ میں خطبہ سنا رہے) تھے کہتے تھے میرے باپ نے مجھ کو کچھ دیا (ایک غلام) عمرہ بنت رواحہ (میری ماں) نے کہا میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس ہبہ کا) گواہ نہ بنا دے یہ سن کر میرا باپ آنحضرتؐ پاس آیا کہنے لگا عمرہ بنت رواحہ کے پیٹ سے جو میرا بیٹا ہے اس کو میں نے کچھ دیا ہے اس کی ماں کہتی ہے آپ کو میں گواہ کر دوں یا رسول اللہ آپ نے

---

[1] اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ ہبہ میں رجوع جائز نہیں مگر باپ جو اپنی اولاد کو ہبہ کرے اس میں رجوع کر سکتا ہے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے کسی شخص کو درست نہیں کہ اپنے عطیہ یا ہبہ میں رجوع کرے مگر والد جو اپنی اولاد کو دے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے ان کے نزدیک قرابت موہوب لہ مانع رجوع ہبہ ہے ۱۲منہ [2] یہ حدیث موصولاً کتاب البیوع میں گذر چکی ہے اور آگے بھی مذکور ہو گی ۱۲منہ

قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ۔

بَابُ ۴۳ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهٖ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يَرْجِعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهٗ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهٖ خَدِيعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا

فرمایا کیا تونے اور بیٹوں کو بھی ایسا ہی کچھ دیا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا لوگو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو یہ سن کر میرا باپ لوٹ گیا اور اپنی دی ہوئی چیز پھیر لی[1]۔

باب خاوند کا بی بی کو اور بی بی کا خاوند کو ہبہ کرنا۔

ابراہیم نخعی نے کہا یہ جائز ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا پھر پھرا نہیں سکتے[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے بیماری کی حالت میں حضرت عائشہؓ کے گھر رہنے کی اجازت مانگی اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3] اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اس کو کھائے جاتا ہے اور ابن شہاب زہری نے کہا اگر کسی نے اپنی جورو سے یہ سوال کیا کہ کل مہر یا اس کا کچھ حصہ معاف کردے (اس نے معاف کردیا) پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد اس کو طلاق دے دیا اور عورت نے ہبہ سے رجوع کیا تو خاوند جو مہر عورت نے ہبہ کیا تھا وہ بھی عورت کو ادا کرے اگر خاوند کی نیت فریب کی تھی اور جو عورت نے اپنی خوشی سے معاف کیا تھا خاوند نے کوئی فریب نہیں کیا تھا تو ہبہ جائز ہوا (اب خاوند کو اس کا ادا کرنا ضرور نہیں) اللہ نے (سورہ نساء میں فرمایا اگر وہ دل کی خوشی سے تم کو کچھ معاف کردیں تو مزے سے چکھو۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے

[1] ابن حبان اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا ہمارے امام احمد بن حنبلؒ کا یہی قول ہے کہ اولاد میں عدل کرنا واجب ہے اور ایک کو دوسرے سے زیادہ دینا حرام ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ نعمان کے باپ نے اس کو باغ دیا تھا اور اکثر روایتوں میں غلام مذکور ہے حافظ نے کہا طاؤس اور ثوری اور اسحاق بھی امام احمد کے ساتھ متفق ہیں بعضے مالکیہ کہتے ہیں کہ ایسا ہبہ ہی باطل ہے اور امام احمد صحیح کہتے ہیں پر رجوع واجب جانتے ہیں اور جمہور کا قول یہ ہے کہ اولاد کو ہبہ کرنے میں عدل اور انصاف کرنا مستحب ہے اگر کسی اولاد کو زیادہ دے تو ہبہ صحیح ہوگا لیکن مکروہ ہوگا حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی اگر خاوند بی بی کو ہبہ کرے یا بی بی خاوند کو دونوں صورتوں میں ہبہ لازم ہوگا اور رجوع جائز نہیں ان دونوں اثروں کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ [4] یہ حدیث بھی آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رض لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ رض قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

خبردی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبردی حضرت عائشہ رض نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے آپ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ نے دوسری بیبیوں سے بیماری میں میرے گھر رہنے کی اجازت چاہی انہوں نے اجازت دی[1] آپ باہر نکلے (مارے ضعف کے) آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کرتے جاتے عباس رض (آپ کے چچا) اور ایک اور شخص دونوں طرف سے آپ کو تھامے ہوئے تھے عبیداللہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابن عباس رض سے بیان کی جو حضرت عائشہ رض سے سنی تھی انہوں نے پوچھا تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہ رض نے نہیں لیا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علی رض تھے۔

۱۱۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کر کے پھر رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر کھائے جاتا ہے[2]۔

بَابُ ۴۴۲ - هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ۔

باب اگر عورت اپنے خاوند کے سوا اور کسی کو کچھ ہبہ کرے یا لونڈی آزاد کرے اور ہبہ کے وقت اس کا خاوند موجود ہو تو ہبہ جائز ہے[3] بشرطیکہ وہ عورت کم عقل نہ ہو اگر کم عقل (بیوقوف) ہو تو ہبہ جائز نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء) میں فرمایا بیوقوفوں کے ہاتھ اپنے مال نہ دو[4]۔

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ دوسری بیبیوں نے اپنی باری کا حق آپ کو ہبہ کر دیا ۱۲ منہ [2] امام شافعی اور امام احمد نے اسی حدیث سے دلیل لی ہے اور ہبہ میں رجوع ناجائز رکھا ہے صرف باپ کو اس ہبہ میں رجوع جائز رکھا ہے جو وہ اپنی اولاد کو کرے بدلیل دوسری حدیث کے جو اوپر گزر چکی اور ابو حنیفہ نے اگر اجنبی شخص کو کچھ ہبہ کرے تو اس میں رجوع جائز رکھا ہے جب تک وہ شے موہوب اپنے حال پر باقی ہو اور اس کا عوض نہ ملا ہو ۱۲ منہ [3] اگر اس عورت کا خاوند ہبہ کے وقت موجود نہ ہو مر گیا ہو یا عورت نے نکاح ہی نہ کیا ہو تب تو بالاتفاق ہبہ درست ہے [4] جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام مالک کے نزدیک عورت کا ہبہ جب اس کا خاوند موجود ہو بغیر خاوند کی اجازت کے صحیح نہ ہوگا گو وہ عقل والی ہو مگر تہائی مال تک نافذ ہوگا وصیت کی طرح ۱۲ منہ

۱۱۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَسْمَاءَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ رض فَأَتَصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِي وَلَا تُوعِي فَيُوعَى عَلَيْكِ.

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عباد بن عبد اللہ سے انہوں نے اسماءؓ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس اور کیا مال ہے وہی ہے جو زبیر نے مجھ کو دیا کیا میں اس میں سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا صدقہ دے اور جوڑ کر مت رکھ اللہ بھی روک لے گا[۱]

۱۱۲۰ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ.

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کر اور گنا مت کر اللہ بھی گن گن کر دے گا اور نہ جوڑ رکھ اللہ بھی روک رکھے۔

۱۱۲۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي قَالَ أَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے ان سے میمونہ بنت حارث ام المومنین نے بیان کیا انہوں نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی[۲] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی جب ان کی باری کا دن آیا اور آنحضرتؐ ان کے پاس آئے وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی آپ نے فرمایا کیا سچ مچ آزاد کر چکی انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اگر تو وہ لونڈی اپنے ننہیال والوں کو دیتی تو تجھ کو زیادہ ثواب ہوتا بکر بن مضر نے بھی اس حدیث کو عمرو بن حارث سے انہوں نے کریب سے روایت کیا کہ میمونہ نے اپنی لونڈی

۱؎ نیز اوپر کشائش نہیں دینے کا اگر خیرات کرے گی صدقہ دے گی تو اللہ تعالیٰ اور دے گا اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خاوند والی عورت کا ہبہ صحیح ہے کیونکہ ہبہ اور صدقہ کا ایک حکم ہے ۱۲ منہ ۲؎ نسائی کی روایت میں ہے ایک کالی لونڈی جوان کی تھی حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

اَعْتَقَتْ۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ بِمَنْ يُّبْدَاُ بِالْهَدِيَّةِ

وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً لَّهَا فَقَالَ لَهَا وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ اَخْوَالِكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

آزاد کردی اخیر تک[1]۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جانا چاہتے تو اپنی عورتوں پر قرعہ ڈالتے اور جس عورت کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے اور ہر عورت کے پاس باری باری ایک ایک دن رات رہتے صرف سودہ بنت زمعہ نے (جو بہت بوڑھی ہو گئی تھیں[2]) اپنا دن رات حضرت عائشہ رضہ کو بخش دیا تھا ان کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں[3]۔

باب پہلے کن لوگوں کو ہدیہ دینا چاہیے :۔

(اول خویش بعدہ درویش) اور بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے روایت کی[4] انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس رضہ کے غلام تھے کہ ام المومنین میمونہ رضہ نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے ننھیال والوں کو (بنی ہلال کو) یہ لونڈی دیتی تو تجھ کو زیادہ ثواب ہوتا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے

---

[1] یہ سند لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عمرو بن حارث نے بھی یزید بن ابی حبیب کے ساتھ اتفاق کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے ان دونوں کا خلاف کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو بکیر سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا دارقطنی نے کہا یزید اور عمرو کی روایت زیادہ صحیح ہے ۱۲ منہ

[2] یہیں سے باب کا مطلب نکلا عورت کا ہبہ اپنے خاوند کے سوا دوسرے شخص کو ثابت ہوا کیونکہ حضرت سودہ رضہ نے اپنا باری کا دن حضرت عائشہ رضہ کو بخش دیا تھا ۱۲ منہ

[3] ہوا یہ کہ آنحضرت صلعم نے حضرت سودہ رضہ کو طلاق دینا چاہا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اب مردوں کی خواہش نہیں ہے میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بیبیوں میں میرا حشر ہو اور میں اپنی باری حضرت عائشہ رضہ کو ہبہ کیے دیتی ہوں آپ خوش ہو گئے کیونکہ حضرت عائشہ رضہ آپ کو بہت پیاری تھیں آپ حضرت سودہ رضہ کی باری کے دن بھی ان کے پاس رہا کرتے ۱۲ منہ

[4] اس حدیث کو امام بخاری نے ادب مفرد اور برالوالدین میں وصل کیا ۱۲ منہ

ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا.

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے طلحہ بن عبد اللہ سے جو بنی تیم بن مرہ (قبیلے) کے ایک شخص تھے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں کس کو (پہلے) حصہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے نزدیک ہو۔[1]

بَابٌ ۴۶ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ

باب کسی عذر کی وجہ سے حصہ نہ لینا

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ

عمر بن عبد العزیز نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حصہ بھیجنا ہدیہ (تحفہ) تھا لیکن آج کل تو رشوت ہے۔[2]

۱۱۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو عبد اللہ بن عباس رض نے انہوں نے صعب بن جثامہ لیثی سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گورخر تحفہ بھیجا اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے ابواء یا ودان میں تھے (دونوں مقاموں کے نام ہیں) آپ نے پھیر دیا صعب کہتے ہیں جب آپ نے میرے منہ پر حصہ پھیرنے کی ناراضی دیکھی تو فرمایا ہم کچھ تیرا حصہ پھیرنا نہیں چاہتے مگر بات یہ ہے کہ ہم احرام باندھے ہیں۔

۱۱۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر

---

[1] کیونکہ جس کا دروازہ نزدیک ہوگا وہ تیرے کھانے پکتے اور تیری چیزیں آتی جاتی دیکھے گا اس کے دل میں بہت شوق پیدا ہوگا ۱۲ منہ

[2] اس اثر کو ابن سعد نے اور ابو نعیم نے حلیہ میں وصل کیا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں لوگ اللہ کے واسطے محبت رکھتے اور بلا کسی دنیاوی غرض کے محبت ایمانی کی وجہ سے ہدایا اور تحف بھیجا کرتے اور اب تو بغیر مطلب اور غرض کے کوئی کسی کو تحفہ نہیں بھیجتا خصوصاً حکومت والوں کو تو اسی مطلب سے بھیجتے ہیں کہ وہ ان کی رعایت کریں اور انصاف چھوڑ دیں اس قسم کا تحفہ رشوت ہے اور اس کا لینا ناجائز ہے حنفیہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ قاضی اور عدالت کا حاکم انہی لوگوں کا حصہ لے جو عہدہ ملنے سے پیشتر اس کو حصہ بھیجا کرتے تھے اور جو لوگ عہدہ ملنے کے بعد حصہ بھیجیں ان کا حصہ قبول نہ کرے اسی طرح خاص دعوت میں نہ جائے البتہ عام دعوت میں جانا درست ہے ۱۲ منہ

الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رض قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرُ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا۔

سے انہوں نے ابو حمید ساعدی رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلے کے ایک شخص کو جس کو (عبد اللہ) بن اتبیہ کہتے تھے زکوٰۃ تحصیل کرنے پر مامور کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ مال تو آپ کا ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ ملا ہے آپ نے فرمایا (تحفہ کرتا ہے) اپنے باد یا ماں کے گھر بیٹھا رہتا پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ دیتا ہے یا نہیں قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو کوئی زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر لادے اس کو لائے گا اونٹ ہو گا تو وہ بڑبڑ کر رہا ہو گا گائے ہو گی تو وہ بھائیں بھائیں کرتی ہو گی بکری ہو گی تو میمیں کرتی ہو گی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی آپ نے فرمایا الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا[1]

بَابٌ ۴۶ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ۔

وَقَالَ عُبَيْدَةُ إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدٰى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي أَهْدٰى وَقَالَ الْحَسَنُ

باب اگر ہبہ یا ہبہ کا وعدہ کر کے کوئی مر جائے اور وہ چیز موہوب لہ کو نہ پہنچی ہو[2]۔

اور عبیدہ بن عمر سلمانی نے کہا اگر ہبہ کرنے والا مر جائے اور موہوب پر موہوب لہ کا قبضہ ہو گیا ہو وہ زندہ ہو پھر مر جائے تو وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہو گا اور اگر موہوب لہ کا قبضہ ہونے سے پیشتر واہب مر جائے تو وہ واہب کے وارثوں کو ملے گا[3] اور امام حسن بصری

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ عامل اور حاکم کو ہدیہ نہ لینا چاہیئے اصلان کو جو کچھ ہدیہ ملے وہ بادشاہ ان سے لے کر بیت المال میں شریک کرے اگر بادشاہ خوشی سے اس کو اجازت دے تو وہ ہدیہ قبول کر سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو اجازت دی تھی۔ ترجمہ باب اس حدیث سے یوں نکلا کہ عامل یا حکم اس عذر سے کہ میں عامل یا حکم ہوں ہدیہ واپس کر سکتا ہے ۱۲ منہ [2] تو ہبہ فسخ نہ ہو گا کیونکہ بیع کی طرح ہبہ بھی ایک عقد لازم ہے البتہ شرکت یا وکالت شریک یا وکیل یا موکل کی موت سے فسخ ہو جاتی ہے ۱۲ منہ قسط [3] کیونکہ ہبہ بغیر قبضے کے پورا نہیں ہوتا عبیدہ کے اثر کو کس نے وصل کیا معلوم نہیں ہوا اور بظاہر یہ ترجمہ باب کے خلاف ہے مگر بعضوں نے عبیدہ کے قول کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا مر جائے اور واہب شی موہوب کو اپنے دوسرے املاک سے جدا کر چکا ہو وہ تو شے موہوب موہوب لہ اور اس کے وارثوں کا حق ہو گی اور اگر جدا کرنے سے پیشتر واہب مر جائے تب وہ واہب کے وارثوں کو ملے گی اس صورت میں ترجمہ باب کے مطابق ہو جائے گا ۱۲ منہ

أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدَى لَهٗ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُوْلُ۔

١١٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رض قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِيْ فَحَثٰى لِيْ ثَلَاثًا۔

بَابٌ ۴۹ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ۔

١١٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهٗ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ

نے کہا دونوں میں سے کوئی مر جائے[52] وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہو گا جب موہوب لہ کا وکیل اس پر قبضہ کر چکا ہو۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر بحرین کے ملک سے روپیہ آیا تو میں تجھ کو اس طرح تین لپ دونگا وہ روپیہ نہ آیا اور آپ کی وفات ہو گئی آپ کی وفات کے بعد ابوبکر نے ایک منادی کو مقرر کیا اس نے یوں منادی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا آپ پر اس کا قرض آتا ہو تو وہ حاضر ہو یہ سن کر میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا انہوں نے تین لپ بھر کر مجھے روپیہ دیئے۔

باب غلام لونڈی اور سامان پر کیونکر قبضہ ہوتا ہے

اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں ایک شریر منہ زور اونٹ پر سوار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خرید فرما لیا پھر فرمایا عبداللہ یہ اونٹ تو لے لے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں (اچکنیں) بانٹیں اور مخرمہ میرے باپ کو کوئی اچکن نہیں دی والد نے مجھ سے کہا بیٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے ساتھ چل میں ان کے ساتھ گیا والد نے کہا تو اندر جا اور آنحضرت کو میری طرف سے بلا میں گیا اور آپ کو بلایا آپ باہر نکلے انہی اچکنوں میں سے ایک اچکن پہنے ہوئے اور والد سے فرمانے

[51] یہ اثر بھی موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [52] یعنے واہب اور موہوب لہ دونوں میں سے ۱۲ منہ

خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

بَابٌ ۴۹ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ۔

۲۸ ۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلٰى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

بَابٌ ۵۰ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ

لگے میں نے تیرے لیے یہ اچکن چھپا رکھی تھی والد نے اس کو دیکھا آنحضرتؐ نے فرمایا مخرمہ خوش ہوا یا نہیں[۵۱]۔

باب اگر کوئی ہبہ کرے اور موہوب لہ اس پر قبضہ کر لے لیکن زبان سے قبول نہ کرے[۵۲]۔

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میں تباہ ہو چکا آپ نے پوچھا کیوں بولا میں نے رمضان میں (روزے میں) اپنی جورو سے صحبت کی آپ نے فرمایا تجھے ایک بردہ آزاد کرنے کا مقدور ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے بولا نہیں اتنے میں ایک انصاری شخص (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کھجور کا ایک ٹوکرا لایا (جس میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے) آپ نے پہلے شخص سے فرمایا لے اس کو لے خیرات کر وہ کہنے لگا کس کو خیرات دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو یا رسول اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ کوئی گھر والے محتاج نہیں ہیں آپ نے فرمایا اچھا جا اپنے ہی گھر والوں کو کھلا۔

باب اگر کوئی اپنا قرض کسی کو ہبہ کر دے[۵۳]

[۵۱] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے والد نے کہا اب مخرمہ راضی ہوا ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ جب آپ نے وہ اچکن مخرمہ کو دی تو ان کا قبضہ پورا ہو گیا جمہور کے نزدیک ہبہ میں جب تک موہوب لہ کا قبضہ نہ ہو اس کی ملک پوری نہیں ہوتی اور مالکیہ کے نزدیک صرف عقد سے ہبہ تمام ہو جاتا ہے البتہ اگر موہوب لہ اس وقت تک قبضہ نہ کرے کہ واہب وہ چیز کسی اور کو ہبہ کر دے تو ہبہ باطل ہو جائے گا ۱۲ منہ [۵۲] مطلب یہ ہے کہ ہبہ میں زبان سے ایجاب قبول کرنا ضرور نہیں اور شافعیہ نے اس کو ضرور رکھا ہے البتہ صدقہ میں زبان سے ایجاب قبول کسی نے ضرور نہیں رکھا ۱۲ منہ [۵۳] خواہ خود وہ قرض دار کو معاف کر دے یا دوسرے شخص کو وہ قرض دے ڈالے کہ تم وصول (باقی برصفحہ آئندہ)

قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي۔

۲۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلَكِنْ قَالَ سَأَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حَتَّى أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

شعبہ نے حکم سے نقل کی ؎ یہ جائز ہے اور امام حسنؓ نے ایک شخص کو (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اپنا قرض معاف کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؎ جس پر کسی کا حق آتا ہو تو یا ادا کرے یا اس سے معاف کرائے جابرؓ نے کہا میرے باپ (احد کے دن) مارے گئے ان پر قرض تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا میرے باغ کا میوہ لے لیں اور قرض میرے باپ پر سے معاف کر دیں ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی اور لیث بن سعد نے کہا؎ مجھ سے یونس نے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابن کعب بن مالک نے ان کو جابرؓ نے خبر دی ان کے باپ (عبداللہ) احد کے دن شہید ہوئے ان کے شہید ہونے پر قرضخواہوں نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے عرض کیا (سفارش چاہی) آپ نے ان سے فرمایا تم اس کے باغ کا میوہ لے لو اور اس کے باپ کا قرضہ چھوڑ دو انھوں نے نہ مانا آپ نے ان کو میرا باغ نہیں دیا نہ میوہ درختوں سے تڑوایا آپ نے فرمایا میں کل صبح آؤں گا پھر آپ صبح کو تشریف لائے اور کھجور کے درختوں میں پھرے اور میوے میں برکت کی دعا فرمائی بعد اس کے میں نے میوہ کاٹا اور سب قرضخواہوں کا حق ادا کر دیا اور تھوڑی کھجور ہم کو بچ رہی پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کر لو اور اپنے کام میں لاؤ مالکیہ کے نزدیک غیر شخص کو بھی دین کا ہبہ درست ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک درست نہیں البتہ مدیون کو دین کا ہبہ ان سب کے نزدیک درست ہے ۱۲ منہ ؎۱ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ؎۲ حافظ نے کہا مجھے معلوم نہیں ہوا اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ؎۳ اس کو مسدد نے اپنی سند میں وصل کیا باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ حق قرض کو بھی شامل ہے جب اس کو معاف کرانے کا حکم دیا تو معلوم ہوا قرض کا معاف کرنا درست ہے ۱۲ منہ ؎۴ یہ حدیث اوپر بھی موصولاً گزر چکی ہے اور آگے بھی آتی ہے ۱۲ منہ ؎۵ لیث کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ

مَسْمَرٌ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَالِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ أَلَا يَكُوْنُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ۔

آپ بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ سے یہ حال بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا لو سنو عمرو بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کیوں نہ ہو ہم کو تو یقین ہے کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں خدا کی قسم آپ اللہ کے پیغمبر ہیں[1]۔

بَابُ[5] هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ

باب ایک چیز کئی آدمیوں کو ہبہ کرے تو کیسا[2]۔

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا۔

اور اسماء بنت ابی بکرؓ نے قاسم بن محمد اور عبداللہ بن ابی عتیق سے کہا مجھے اپنی بہن عائشہ صدیقہؓ کے ترکہ میں سے غابہ[3] میں کچھ جائداد ہاتھ آئی معاویہؓ اس کے بدل ایک لاکھ روپیہ دیتے تھے (میں نے نہیں بیچی) یہ جائداد تم دونوں لے لو[4]۔

۱۱۳۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِنَصِيْبِي مِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کو کچھ لایا گیا (دودھ پانی) آپ نے پیا آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا (ابن عباسؓ) اور بائیں طرف عمر والے لوگ آپ نے لڑکے سے پوچھا اگر تو اجازت دے تو پہلے (یہ پیالہ) میں ان بوڑھوں کو دوں وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو آپ کے جوٹھے میں سے اپنا حصہ کسی کو دینے والا نہیں آخر آپ نے وہ (پیالہ) اسی کے ہاتھ میں پٹخ دیا[5]۔

---

[1] عینی نے کہا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ کے قرضخواہوں سے یہ سفارش فرمائی کہ باغ میں جتنا میوہ نکلے وہ اپنے قرض کے بدل لے لو اور جو قرضہ باقی رہے وہ معاف کر دو گویا باقی دینے کا جابرؓ کو ہبہ ہوا ۱۲ منہ [2] یعنی مشاع کا ہبہ جائز ہے مثلاً ایک غلام یا ایک گھر چار آدمیوں کو ہبہ کیا ہر ایک کا اس میں حصہ ہے حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں جو چیز تقسیم کے قابل نہ ہو جیسے چکی یا حمام اس کا تو بطور مشاع ہبہ کرنا جائز ہے اور جو چیز تقسیم کے قابل ہو جیسے گھر وغیرہ اس کا ہبہ بطور مشاع کے درست نہیں ۱۲ منہ [3] غابہ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے متصل وہاں حضرت عائشہؓ کا کچھ حصہ تھا زمین میں ۱۲ منہ [4] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ اسماءؓ نے بطور مشاع کے دونوں کو وہ جائداد ہبہ کی قاسم بن محمد اسماءؓ کے بھتیجے تھے اور عبداللہ بھتیجے کے بیٹے قسطلانی نے کہا میں نے اس تعلیق کو موصولاً نہیں پایا اور حافظ نے بھی بیان نہیں کیا کہ کس نے اس کو وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر بھی گذر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے حافظ نے کہا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباسؓ سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنا حصہ بوڑھوں کو ہبہ کریں اور بوڑھے کئی تھے اور ان کا حصہ مشاع تھا اس لیے مشاع کے ہبہ کا جواز نکلا ۱۲ منہ

بَابٌ۵۱ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ

وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رض أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

باب جو چیز قبضہ میں ہو یا نہ ہو[1] اور جو چیز بٹ گئی ہو اور جو نہ بٹی ہو اس کے ہبہ کا بیان :۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے ہوازن کے لوگوں سے جو لوٹ حاصل کی تھی وہ ان کو ہبہ کر دی حالانکہ بٹی نہ تھی[2] اور ثابت بن محمد نے کہا[3] ہم سے مسعر نے بیان کیا انہوں نے محارب سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا میں (سفر سے لوٹ کر) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے میرا قرض ادا کیا کچھ زیادہ دیا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا (اس کا قصہ گزر چکا ہے) جب ہم مدینہ میں پہنچے تو آنحضرت نے فرمایا مسجد میں جا دو رکعتیں (تحیۃ المسجد کی) پڑھ پھر آپ نے اونٹ کی قیمت تول کر دی[4] شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یوں کہا جھکتی ہوئی تول کر دی اس میں سے کچھ (بطور تبرک کے) ہمیشہ میرے ساتھ رہتی لیکن حرہ کے دن شام والوں نے وہ مجھ سے چھین لی[5]۔

---

[1] جو چیز قبضہ میں ہو اس کا ہبہ تو بالاتفاق درست ہے اور جو قبضے میں نہ ہو اس کا ہبہ اکثر علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس کا جواز اسی طرح اس مال کے ہبہ کا جواز جو تقسیم نہ ہوا ہو باب کی حدیث سے نکالا کس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ کا مال جو ابھی مسلمانوں کے قبضے میں نہیں آیا تھا نہ تقسیم ہوا تھا ہوازن کے لوگوں کو ہبہ کر دیا حالقین یہ کہتے ہیں کہ قبضہ تو ہو گیا تھا کیونکہ یہ اموال مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے گو تقسیم نہیں ہوئے تھے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر بھی موصولاً گزر چکی ہے اور آگے بھی آتی ہے ۱۲ منہ [3] اس کو اسمعیلی وغیرہ نے وصل کیا بعضوں نے کہا یہ تعلیق نہیں ہے کیونکہ بعضے نسخوں میں یوں ہے حدثنا ثابت یعنے امام بخاری کہتے ہیں ہم سے ثابت نے بیان کیا ۱۲ منہ [4] یعنی بلال رض سے تلوا کر دلوائی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل اور شاید امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ ہے کہ وہ اونٹ بھی آپ نے مجھ کو ہبہ کر دیا تو قبضے سے پہلے ہبہ ثابت ہوا ۱۲ منہ [5] یہ لڑائی ۶۳ھ ہجری میں ہوئی یزید پلید کے لشکر نے اہل مدینہ پر حملہ کیا اور مدینہ منورہ کو لوٹا اور ویران کیا حرہ مدینہ منورہ کا میدان ہے وہاں جنگ ہوئی کئی روز تک حرم محترم میں نماز نہیں ہوئی اور مردود یزید کے لشکر والوں نے مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے لعنۃ اللہ علیہ و علی اتباعہ و انصارہ ۱۲ منہ

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے ابوحازم سے انھوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کو کچھ لایا گیا آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں طرف بوڑھے لوگ آپ نے لڑکے سے فرمایا (میاں لڑکے) تم اجازت دیتے ہو پہلے میں یہ بوڑھوں کو دوں لڑکے نے کہا نہیں میں تو آپ کا تبرک کسی کو دینے والا نہیں آخر آپ نے اسی کے ہاتھ میں پٹخ دیا[1]۔

۱۱۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوهَا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً۔

ہم سے عبداللہ بن عثمان بن جبلہ (عبدان) نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انھوں نے شعبہ سے انھوں نے سلمہ سے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے کہا ایک شخص کا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر (ایک اونٹ) قرض آتا تھا اس نے سخت کلامی کی صحابہ رض نے اس کو سزا دینا چاہا آپ نے فرمایا جانے دو جس کا حق نکلتا ہے وہ ایسا کہہ سکتا ہے ایک اونٹ اس کو خرید کر دے دو لوگوں نے کہا اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی مول لے کر اس کو دے دو[2] تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں[3]۔

بَابٌ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

باب اگر کئی شخص کئی شخصوں کو ہبہ کریں۔

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے

---

[1] یہ حدیث ابھی اوپر گذر چکی ہے باب کی مطابقت یوں نکلی کہ آپ نے لڑکے کا حق جس پر اس کا قبضہ نہیں ہوا تھا بوڑھوں کو ہبہ کرانا چاہا ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے جتنا مال بڑھ کر تھا اس پر قبضہ نہیں کیا اور ہبہ کر دیا ۱۲ منہ [3] بعضوں نے کہا اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کو وکیل کیا تھا انھوں نے اونٹ خریدا تو ان کا قبضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس لیے قبضہ سے پہلے یہ ہبہ ہوا اور اس کا جواب یہ ہے کہ ابو رافع صرف خریدنے کے لیے وکیل ہوئے تھے نہ ہبہ کے لیے تو ان کا قبضہ ہبہ کے احکام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبضہ نہ تھا پس امام بخاری کا مطلب حدیث سے نکل آیا اور غیر مقبوض کا ہبہ ثابت ہوا ۱۲ منہ

عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا وَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا مِنْ

عروہ سے ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ اسلام قبول کر کے آئے اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کو واپس مانگا تو آپ نے فرمایا (میں اکیلا تھوڑے ہوں) میرے ساتھ تو اتنے آدمی ہیں تم دیکھتے ہو اور مجھ کو سچی بات پسند ہے تم ایک بات اختیار کر دیا تو قیدی لو یا مال اور میں نے اسی خیال سے (تقسیم میں) دیر کی تھی اور (واقعی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتوں تک جب طائف سے لوٹ کر آئے تو ان کا انتظار کرتے رہے جب وہ سمجھ گئے کہ آپ دونوں چیزیں تو ان کو پھیرنے والے نہیں تو (مجبوراً) کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی پھیر دیجیے اسی وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سناتے کھڑے ہوئے پہلے جیسی چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد دیکھو مسلمانو! تمہارے بھائی کفر سے توبہ کر کے آئے ہیں اور میں ان کے قیدی پھیر دینا مناسب جانتا ہوں جو کوئی خوشی سے ایسا کرنا چاہتا ہو وہ کرے اور جس کو اپنا حق چھوڑنا منظور نہ ہو وہ اس کا معاوضہ پہلی لوٹ میں سے لے جو اللہ ہم کو دے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے ان کے قیدی پھیر دیتے ہیں آپ نے فرمایا میں کیسے سمجھوں تم میں کس نے اس کو منظور کیا کس نے نہیں کیا (تم بہت سے آدمی ہو) بہتر یہ ہے تم جاؤ اور تمہارے نقیب (چوہدری) تمہارا حال ہم سے بیان کریں یہ سن کر لوگ لوٹ گئے چوہدریوں نے ان سے گفتگو کی پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ ان لوگوں نے خوشی سے اجازت دی ہوازن کے قیدیوں کا یہ حال ہم کو

ــه باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ صحابہ نے جو متعدد لوگ تھے ہوازن کے لوگوں کو جو متعدد تھے قیدیوں کا ہبہ کیا ۱۲ منہ

سَبْیِ هَوَازِنَ هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا۔

پہنچا - یہ زہری کا کلام ہے (جو اس حدیث کے راوی ہیں -

بَابٌ ۵۴ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ۔

باب اگر کسی کو کچھ ہدیہ دیا جائے اس کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوں تو جس کو دیا جائے وہ زیادہ حقدار ہے[۱]۔

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاؤُهُ وَلَمْ يَصِحَّ۔

اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی اس میں شریک ہوں گے مگر یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

۱۱۳۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابو سلمہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک اونٹ قرض لیا تھا پھر قرض والا تقاضا کرتا ہوا آیا (سخت کلامی کی) آپ نے فرمایا جس کا قرض آتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے پھر اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ دیا[۲] اور فرمایا تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔

۱۱۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُوهُ يَا عَبْدَ اللهِ لَا يَتَقَدَّمِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت عمرؓ کے ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھے ہر گھڑی وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے آگے بڑھ جاتا اور ان کے والد حضرت عمر پکارتے ارے عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کوئی نہ بڑھے آخر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو انہوں نے عرض کیا لیجئے آپ ہی کا ہے خیر آپ نے اس کو مول لیا اور

[۱] اس سے مقصود اس قول کا ابطال ہے جو کہتے ہیں الہدایا مشترک ایک بزرگ کے سامنے یہ قول بیان کیا گیا انہوں نے کہا تنہا خوشتر ک ۱۲ منہ [۲] اس کو عبد بن حمید نے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح نکالا مگر اس کے اسناد میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے ۱۲ منہ [۳] باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اس زیادتی میں دوسرے لوگ جو وہاں بیٹھے تھے شریک نہیں ہوئے بلکہ اسی کو ملی جس کا اونٹ آپ پر قرض تھا ۱۲ منہ

شِئْتَ ۔

باب ۵۵ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ۔

وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ۔

باب ۵۶ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ أَكَسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَا عُمَرُ أَخًا لَهُ

عبداللہ کو دے دیا فرمایا جو چاہے وہ کر[۱]

باب اگر کوئی شخص اونٹ پر سوار ہو اور دوسرا شخص وہ اونٹ اس کو ہبہ کر دے تو درست ہے :۔

اور حمیدی نے کہا[۲] ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عمرؓ سے ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک منہ زور اونٹ پر میں سوار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو پھر اس کو مول لے کر مجھ سے فرمایا عبداللہ تو یہ اونٹ لے جا (میں نے تجھ کو دیا)۔

باب جس کپڑے کا پہننا مکروہ ہے وہ تحفہ کے طور پر دینا[۳]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی کے دروازے پر ایک ریشمی دھاریدار جوڑا بکتے دیکھا انہوں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا اگر آپ اس کو خرید لیں اور جمعہ کے دن یا جب باہر والے آپ پاس آئیں پہنا کریں تو اچھا ہے آپ نے فرمایا اس کو تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر ایسا ہوا کہ اسی قسم کے چند ریشمی جوڑے آپ پاس آئے آپ نے حضرت عمرؓ کو بھی ان میں سے ایک جوڑا دیا انہوں نے کہا آپ یہ مجھے پہناتے ہیں اور پہلے عطارد جو جوڑا لایا تھا[۴] اس کے باب میں آپ ہی نے ایسا فرمایا تھا آپ نے فرمایا یہ میں نے تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو خود پہنے آخر حضرت عمرؓ نے

---

[۱] مطابقت ظاہر ہے کہ عبداللہ کے ساتھ والے اس اونٹ میں شریک نہیں ہوئے ۱۲ منہ [۲] حمیدی خود امام بخاری کے شیخ ہیں اگر یہ تعلیق ہو تو اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] کراہت عام ہے تنزیہی ہو یا تحریمی اہل حدیث حرام کو بھی مکروہ کہہ دیتے ہیں ۱۲ منہ [۴] عطارد بن حاجب بن زرارہ بن عدس بن تمیم کا بھیجا ہوا ایک شخص تھا پہلا جوڑا جس کے خریدنے کی حضرت عمرؓ نے رائے دی تھی وہی لایا تھا ۱۲ منہ

بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَبُوْجَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَآءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مُّوْشِيًّا فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا فَاَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَاْمُرْنِيْ فِيْهِ بِمَا شَآءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهٖ اِلٰى فُلَانٍ اَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رضـ قَالَ اَهْدٰى اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَآءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَآئِيْ۔

بَابُ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ اَوْجَبَّارٌ فَقَالَ

وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہنا دیا[1]۔

ہم سے محمد بن جعفر ابو جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے ابن فضیل نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر پر آئے اندر نہیں گئے (باہر ہی سے لوٹ گئے) حضرت علیؓ آئے تو حضرت فاطمہؓ نے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا میں نے فاطمہؓ کے دروازے پر دھاری دار پردہ پڑا دیکھا بھلا ہم لوگوں کو دنیا کی آرایش سے کیا غرض یہ سن کر حضرت علیؓ آئے حضرت فاطمہؓ سے کہا انہوں نے کہا آپ سے پوچھیں اس پردے کو کیا کروں آپ نے فرمایا فلاں لوگوں کو بھیج دے وہ محتاج تھے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبدالملک بن میسرہ نے خبر دی کہا میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک دھاریدار ریشمی جوڑا بھیجا میں نے اس کو پہنا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرتؐ مجھ پر غصے ہیں میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا[2]۔

باب مشرکوں کا تحفہ قبول کرنا۔

اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ابراہیم[3] سارہؑ (اپنی بی بی) کو لے کر (نمرود کے ملک سے) ہجرت کر گئے ایک بستی میں پہنچے جہاں کا بادشاہ ظالم تھا (اس نے سارہ کو بلا کر دست درازی[4]

[1] ان کا نام عثمان بن حکیم تھا وہ حضرت عمرؓ کے اخیافی بھائی تھے ۱۲ منہ [2] ابو صالح کی روایت میں یوں ہے فاطموں کو بانٹ دیا یعنی فاطمہ زہراؓ اور فاطمہ بنت اسد کو جو حضرت علیؓ کی والدہ تھیں اور فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کو اور فاطمہ بنت شیبہ یا بنت عتبہ بن ربیعہ کو جو عقیل بن ابی طالب کی بی بی تھیں ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں حضرت سارہ بہت خوبصورت تھیں ان کے حسن و جمال کی تعریف سن کر بادشاہ نے ان کو بلا بھیجا اس بادشاہ کا نام عمرو بن امرء القیس تھا بعضوں نے کہا صادق ۱۲ منہ

اَعْطُوْهَا اٰجَرَ وَاُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَّكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ ٭

کرنا چاہی اس کا ہاتھ سوکھ گیا) تب یوں کہنے لگا ہاجرہ لونڈی اس کو دے کر نکالو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر آمیز بکری تحفہ بھیجی گئی اور ابو حمید نے کہا کہ ایلہ (ایک شہر ہے وہاں) کے حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نقرہ خچر تحفہ بھیجا اور آنحضرت نے اس کو ایک چادر بھیجی اور اس کے ملک کی اس کو سند لکھ دی۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رض قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَّكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رض نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سندس (باریک ریشمی کپڑے) کا ایک جبہ تحفہ گزرانا گیا اور آپ لوگوں کو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے وہ جبہ دیکھ کر تعجب کیا (کیسا عمدہ کپڑا ہے) آپ نے فرمایا قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے سعد بن معاذ کی تولیاں بہشت میں اس سے اچھی ہیں اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے روایت کیا کہ دومہ کے بادشاہ اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَّسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے ایک یہودی عورت (زینب) زہر آمیز بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس تحفہ لائی آپ نے اس میں سے کچھ کھایا (صحابہ سے فرمایا تم نہ کھاؤ

لہ یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ ۲ے یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ایلہ ایک بندر تھا سمندر کے کنارے مکہ سے مصر کو جاتے ہوئے راہ میں وہاں کے حاکم کا نام یوحنا بن روبہ تھا ۱۲ منہ ۳ے دومۃ الجندل ایک شہر کا نام تھا تبوک کے قریب وہاں کا بادشاہ اکیدر بن عبدالملک بن عبدالجن نصرانی تھا خالد بن ولید اس کو گرفتار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آنحضرت ؐ نے اس کو چھوڑ دیا وہ جزیہ دینے پر راضی ہو گیا ۱۲ منہ

فَقِيلَ أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۱۴۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍؓ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوٰى وَأَيْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلٰثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ[۲]

اس میں زہر ہے) اس عورت کو پکڑ کر لائے پوچھا اس کو قتل کر ڈالیں آپ نے فرمایا نہیں انسؓ نے کہا میں اس زہر کا اثر آپ کے تالوؤں میں برابر دیکھتا رہا[۱]۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا میں کسی کے پاس کچھ کھانا ہے دیکھا تو ایک شخص کے پاس (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ایک صاع یا ایسا ہی کچھ اناج تھا خیر اس کا آٹا گوندھا گیا اتنے میں ایک پریشان سر لمبا تڑنگا مشرک (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) بکریاں ہانکتا آن پہنچا آپ نے اس سے پوچھا (ایک بکری) ہم کو یوں ہی مفت دیتا ہے یا بیچتا ہے وہ بولا بیچتا ہوں خیر ایک بکری آپ نے اس سے مول لی وہ کاٹی گئی آپ نے حکم دیا اس کی کلیجی بھونو عبد الرحمٰن کہتے ہیں قسم خدا کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں کوئی باقی نہ رہا جس کو آپ نے اس کلیجی کا ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو اگر وہ سامنے آیا تو اس کو خود کو دے دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور گوشت کے دو پیالے تیار کیے سب لوگوں نے سیر ہو کر کھا لیا اور دونوں پیالوں میں کچھ کچھ گوشت بچ رہا وہ ہم نے اونٹ پر رکھ لیا یا راوی نے ایسا ہی کچھ لفظ کہا[۲]۔

[۱] اثر سے مراد اس زہر کا رنگ ہے یا اور کوئی تغیر جو آپ کے تالوئے مبارک میں ہوا ہوگا کہتے ہیں بشر بن براء ایک صحابی نے بھی ذرا سا گوشت اس میں سے کھا لیا تھا وہ مر گئے جب تک وہ مرے نہ تھے آپ نے صحابہ کو اس عورت کے قتل سے منع فرمایا چونکہ آپ اپنی ذات کے لیے کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے یہ بھی آپ کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے جب بشر مر گئے تو ان کے قصاص میں وہ عورت بھی ماری گئی معلوم ہوا زہر خورانی سے اگر کوئی ہلاک ہو جائے تو زہر کھلانے والے کو قصاصاً قتل کر سکتے ہیں اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے قریب ارشاد فرمایا عائشہؓ جو کھانا میں نے خیبر میں کھا لیا تھا یعنی زہر آلود گوشت اس نے اب اثر کیا اور میری شہ رگ کاٹ دی اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہادت بھی عطا فرمائی ۱۲ منہ
[۲] یہ راوی کی شک ہے کہ حملناہ علی البعیر کہا یا اور کوئی لفظ اسی مطلب کا ۱۲ منہ

بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ۔

۱۱۴۳- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هَذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

۱۱۴۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ

باب مشرکوں کو تحفہ بھیجنا۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا اللہ تم کو ان کافروں کے ساتھ انصاف اور سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے مقدمہ میں تم سے نہیں لڑے (جیسے عورت بچے وغیرہ) نہ تم کو انہوں نے تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا۔[۱]

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے دیکھا ایک شخص (عطارد بن حاجب) ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا بیچ رہا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ یہ جوڑا خرید لیجئے اور جمعہ کے دن اور جب باہر کے لوگ آپ پاس آتے ہیں اس وقت پہنا کیجئے آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے پھر ایسا ہوا کہ ویسے ہی کپڑے کے کئی جوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آنحضرتؐ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کو کیوں کر پہنوں آپ تو عطارد کے جوڑے میں ایسا ایسا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو خود اس کو پہنے تو اس کو بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا پھر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا ابھی اسلام نہیں لایا تھا بھیج دیا۔[۲]

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں میری ماں (قتیلہ بنت عبدالعزیٰ) آئی وہ مشرک تھی

---

[۱] اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ مشرکوں اور کافروں سے دنیاوی اخلاق اور سلوک منع نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] اس کا نام عثمان بن حکیم تھا جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ [۳] اس کا بیٹا حارث بن مدرک بھی ساتھ آیا تھا مگر اس کا نام صحابہ میں نہیں ہے شاید وہ کفر ہی پر مرا۔ یہ قتیلہ ابو بکر صدیقؓ نے اس کو (باقی بر صفحہ آئندہ)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

(میں نے اس کو گھر میں نہ آنے دیا نہ اس کا تحفہ لیا) اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے عرض کیا میری ماں میل[۱] (محبت) سے میرے پاس آئی ہے کیا میں اس سے سلوک کروں آپ نے فرمایا ہاں اپنی ماں سے سلوک کر۔

بَابٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ :

باب ہبہ اور صدقہ میں رجوع کرنا درست نہیں

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شعبہ نے ان دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابن عباس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا (اس کو پھیر لینے والا) ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر کھانے والا۔

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ۔

ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہم کو یہ بری مثال اپنے اوپر لانا پسند نہیں جو شخص ہبہ کر کے پھیر لے[۲] وہ کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو چاٹنے جاتا ہے۔

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک رح نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ایک مجاہد کو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا[۳] اس نے اس کو خراب کر ڈالا میں نے پھر اس کو خرید کر لینا چاہا میں سمجھا وہ ارزان (سستا) بیچ

(بقیہ صفحہ سابقہ) جاہلیت کے زمانہ میں طلاق دے دیا تھا وہ مدینہ میں اسماء کو دیکھنے آئی اور میوے گھی وغیرہ کئی تحفے ساتھ لائی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] بعض روایتوں میں وہی راغبۃ ہے یعنے وہ اسلام سے نفرت رکھتی ہے ۱۲ منہ [۲] ظاہر حدیث سے یہی نکلتا ہے کہ ہبہ اور صدقہ میں رجوع حرام ہے لیکن دوسری حدیث کی رو سے وہ ہبہ مستثنیٰ ہے جو باپ اپنی اولاد کو کرے اس میں رجوع کرنا جائز ہے امام شافعی اور امام مالک کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ نے کہا رجوع مکروہ ہے حرام نہیں ۱۲ منہ [۳] اس گھوڑے کا نام ورد یہ تمیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ گزرانا تھا اور باقی (صفحہ آیندہ)

بَائِعَهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ ؕ

ڈالے گا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اگر وہ ایک روپیہ کو بھی دے جب اس کو مول نہ لے کیونکہ صدقہ دے کر پھر لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر چاٹنے جاتا ہے۔

بابٌ

باب[1]

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ذٰلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَأَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ ؕ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ نے کہ صہیب بن سنان رومی کے بیٹوں نے[2] جو ابن جدعان کے غلام تھے دو کوٹھڑیوں اور ایک کمرے کا دعویٰ کیا اس بنا پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صہیب ان کے باپ کو دیے تھے مروان نے (جو ان دنوں حاکم تھا) کہا اچھا تمہارا گواہ کون ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ مروان نے ان کو بلا بھیجا انہوں نے گواہی دی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو دو کوٹھڑیاں اور ایک کمرہ دیا تھا مروان نے عبداللہ بن عمرؓ کی گواہی پر ان کے موافق فیصلہ کر دیا[3]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۷۶۱ مَا قِيلَ فِي الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب عمری اور رقبے کا بیان[4]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو سرفراز کیا تھا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ باب گویا پہلے باب کی فصل ہے اس باب میں جو حدیث بیان کی اس کی مناسبت اگلے باب سے یہ ہے کہ صہیب کے بیٹوں نے جب آنحضرتؐ کا ہبہ بیان کیا تو مروان نے یہ نہ پوچھا کہ آپ نے رجوع کیا تھا یا نہیں معلوم ہوا کہ ہبہ میں رجوع نہیں ۱۲ منہ [2] ان کے بیٹے یہ تھے حمزہ اور حبیب اور سعد اور صالح اور صیفی اور عباد اور عثمان اور محمد ۱۲ منہ [3] صرف عبداللہ بن عمرؓ کی شہادت پر گو حاکم کو اطمینان ہو سکتا تھا مگر شرعاً ایک شخص کی شہادت کافی نہیں ہے گو وہ کتنا ہی معتبر ہو مروان نے عبداللہ بن عمرؓ کی شہادت لی ہو گی اور مدعیوں سے قسم ایک گواہ اور ایک مدعی کی قسم پر فیصلہ کرنا جائز ہے اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا یہی قول ہے حنفیہ اس کو جائز نہیں رکھتے ۱۲ منہ [4] عمری کسی شخص کو مثلاً عمر بھر رہنے کے لیے مکان دینا اور رقبی یہ ہے مثلاً کسی کو ایک مکان دے اس شرط پر کہ اگر دینے والا پہلے مر جائے تو مکان اس کا ہو گیا اور اگر لینے والا پہلے مر جائے تو مکان پھر دینے والے کا ہو جائے گا اس میں ہر ایک دوسرے کی موت کو تکتا رہتا ہے اس لیے اس کا نام رقبے ہوا یہ دونوں عقد جاہلیت کے زمانے میں مروج تھے جمہور علماء کے نزدیک دونو صحیح ہیں اور ابو حنیفہؒ نے رقبی کو منع رکھا ہے اور جمہور علماء کے نزدیک عمرے لینے والے کا ملک ہو جاتا ہے اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا امام بخاری نے جو حدیث اس باب میں بیان کی اس میں صرف عمری کا ذکر ہے رقبی کا نہیں اور شاید انہوں نے دونوں کو ایک سمجھا ۱۲ منہ

أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى جَعَلْتُهَا لَهُ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا جَعَلَكُمْ عُمَّارًا۔

عرب لوگ کہتے ہیں میں نے اس کو گھر عمر بھر کے لیے دے دیا عمر بھر کے لیے یعنی اس کی ملک کر دیا اور (سورۂ ہود میں جو) استعمرکم فیہا آیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ تم کو زمین میں بسایا[1]۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرٰے میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ اسی کا ہے جس کو دیا جائے۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا مجھ سے نضر بن انس نے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا عمرٰے جائز ہے[2] اور عطاء نے بھی اس حدیث کو روایت کیا۔ یوں کہا مجھ سے جابر رض نے بیان کیا انہوں نے آں حضرت ؐ سے ایسی ہی حدیث۔

بَابُ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ

باب گھوڑا وغیرہ مستعار مانگنا۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار مدینے والوں کو (دشمن کے آجانے کا) ڈر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے ان کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا اور سوار ہو کر گئے جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو کوئی ڈر کی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا ایک ہے گویا دریا ہے[3]۔

---

[1] بعضوں نے کہا تمہاری عمریں دراز ہیں یا تم کو اس کے آباد کرنے کی اجازت دی یعنی اس میں کھیتی باڑی کرنے کی ۱۲ منہ [2] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ اسی اسناد سے مروی ہے یعنی قتادہ نے عطاء سے بھی روایت کی ۱۲ منہ [3] دریا کی طرح تیز اور بے تکان جاتا ہے دوسری روایت میں ہے آپ ننگی پیٹھ اس پر سوار ہوئے آپ کے گلے میں تلوار پڑی تھی آپ اکیلے اسی طرف تشریف لے گئے جدھر سے مدینہ والوں نے آواز سنی تھی سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شجاعت اس واقعہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اکیلے تنہا دشمن کی خبر لینے کو تشریف لے گئے سخاوت ایسی کہ کسی مانگنے والے کا سوال رد نہ کرتے شرم اور حیا اور مروت ایسی کہ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ عفت ایسی کہ کبھی بدکاری کے پاس نہ ٹپکے حسن و جمال ایسا کہ سارے عرب میں کوئی آپ کا نظیر نہ تھا نفاست اور نظافت ایسی کہ جدھر سے نکل جاتے در و دیوار معطر ہو جاتے حسن خلق ایسا کہ دس برس تک انس رض (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ٧٦٣ الاِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوْسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رض وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰی جَارِيَتِیْ انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰی اَنْ تَلْبَسَهٗ فِی الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِیْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَیَّ تَسْتَعِيْرُهٗ۔

باب شادی میں دلہن کو پہننے کے لیے کوئی چیز مانگنا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا وہ ایک موٹے کپڑے کا کرتہ پہنے ہوئی تھیں جس کی قیمت پانچ درہم ہو گی انہوں نے مجھ سے کہا ذرا میری لونڈی کو دیکھو[۱] وہ یہ کرتہ گھر میں پہننے میں نخرہ کرتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس ایک ایسا ہی کرتہ تھا جس عورت کو مدینہ میں (شادی بیاہ کے وقت) سنورنے کی ضرورت ہوتی تو یہ کرتہ مجھ سے مستعار منگوا بھیجتی۔

بَابُ ٧٦٤ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيْحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِیُّ تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاِنَاءٍ۔

باب دودھ کا جانور (یا اور کوئی چیز) مانگنے پر دینے کی فضیلت۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھیل اونٹنی جو خوب دودھ دے اس کا دینا بھی کیا اچھا دینا ہے۔ اس طرح دودھیل بکری کا دینا جو خوب دودھ دیتی ہے صبح کو ایک برتن بھر کر شام کو ایک برتن بھر کر۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف اور اسمٰعیل بن ابی اویس نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) خدمت میں رہے کبھی ان کا جھڑکا تک نہیں عدل و انصاف ایسا کہ اپنے سگے چچا کی بھی کوئی رعایت نہ کی فرمایا اگر فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا ڈالوں عبادت اور ریاضت ایسی کہ نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں ورم کر گئے بے طمعی ایسی کہ لاکھ روپیہ آئے سب مسجد میں ڈلوا دیئے اسی وقت بٹوا دیئے صبر و قناعت ایسی کہ دو دو مہینے تک چولہا گرم نہ ہوتا جو کی سوکھی روٹی اور کھجور پر اکتفا کرتے کبھی دو دو تین تین فاقے ہوتے ننگے بورئیے پر لیٹے بدن پر نشان پڑ جاتا مگر اللہ کے شکر گزار اور خوش و خرم رہتے حرف شکایت زبان پر نہ لاتے کیا ان سب امور کے بعد کوئی احمق سے احمق بھی آپ کی نبوت اور پیغمبری میں شک کر سکتا ہے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[۱] حافظ نے کہا اس لونڈی کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ۔

امام مالکؒ سے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کیا اچھا صدقہ ہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو ابن وہب نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا جب مہاجر لوگ مکہ سے مدینہ میں آئے ان کے ہاتھ میں کچھ نہ تھا (محتاج تھے) اور انصار پاس زمین اور جائیداد تھی تو انصار نے مہاجرین کو اپنی آمدنی میں شریک کر لیا یعنے باغوں کا میوہ ان کو دیں گے اور محنت کا کام کاج خود کر لیں گے (ان پر کوئی بوجھ نہ ڈالیں گے) اور انس رض کی ماں ام سلیم نے جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کھجور کے درخت دیے تھے (ان کا میوہ کھانے کو) آپ نے وہ درخت (اپنی کھلائی) ام ایمن کو دے دیے جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں ابن شہاب نے کہا مجھ کو انس بن مالک رض نے خبر دی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خیبر والوں کے قتل سے فارغ ہوئے اور مدینہ کی طرف لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی جائیدادیں واپس کر دیں (کیونکہ خیبر میں مہاجرین کو بہت جائیداد مل گئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ام سلیمؓ کو ان کے درخت واپس دے دیے اور ام ایمن کو آپ نے ان کے معاوضے میں ایک باغ سے کچھ درخت دلوائے اور احمد بن شبیب نے کہا (جو امام بخاری رح کے شیخ ہیں) مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے یونس سے یہی حدیث روایت کی اس میں یوں ہے اپنی خاص جائیدادیں سے[1]۔

[1] یعنی بجائے من حائطہ کے اس روایت میں من خالصہ ہے امام مسلم رحمۃ اللہ کی روایت میں یوں ہے ایک شخص اپنی زمین میں سے چند کھجور کے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کی جائیدادیں آپ کو ملیں تو آپ نے اس شخص کے درخت پھیر دیے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۵۶ا۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانِ ابْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ تَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے کہا ہم سے اوزاعی نے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابوکبشہ سلولی سے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس عمدہ خصلتیں ہیں ان سب میں افضل دودھ والی بکری عاریت دینا ہے جو کوئی ان خصلتوں میں سے کسی بھی خصلت پر ثواب کی امید سے اللہ کا وعدہ سچا جان کر عمل کرے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کو بہشت میں لے جائے گا حسان نے کہا ہم نے بکری دینے کے سوا دوسری خصلتوں کا شمار کیا جیسے سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا رستے سے تکلیف وہ چیز ہٹا دینا اور ایسی ہی باتیں تو سب پندرہ خصلتیں بھی ہم بیان نہ کر سکے[1]

۱۵۷ا۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ فَقَالُوا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے عطاء نے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں (انصار میں) بعضوں کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین تھی وہ کہنے لگے ہم اس کو تہائی یا چوتھائی یا آدھوں آدھ پیداوار (بٹائی) پر دے دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو بلا کرایہ یوں ہی دے دے اگر ایسا نہ کرے تو اپنی زمین خالی رہنے دے اور محمد بن یوسف (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) انس رضہ نے کہا میرے عزیزوں نے مجھ سے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور جو درخت ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے تھے وہ سب کے سب یا ان میں سے کچھ واپس مانگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت ام ایمن اپنی کھلائی (دایہ) کو دے دیے تھے میں جب آپ کے پاس آیا تو آپ نے وہ درخت مجھ کو دے دیے اور ام ایمن آئیں اور میرے گلے پڑ گئیں کہنے لگیں وہ درخت تو میں تجھ کو کبھی نہیں دوں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سمجھانے لگے ام ایمن قرآن کے بدل اتنے اتنے درخت لے وہ کہتی رہیں ہرگز میں نہ لوں گی قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہاں تک کہ آپ نے دس گنے درخت ان کے بدل دینا قبول کیے ۱۲ منہ (حاشی صفحہ ہذا) [1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خصلتوں کو کسی مصلحت سے مبہم رکھا شاید یہ غرض ہو کہ ان کے سوا اور دوسری نیک خصلتوں میں لوگ سستی نہ کرنے لگیں ۱۲ منہ

حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَعِیْدٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنِ الْھِجْرَۃِ فَقَالَ وَیْحَکَ اِنَّ الْھِجْرَۃَ شَاْنُھَا شَدِیْدٌ فَھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَمْنَحُ مِنْھَا شَیْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُھَا یَوْمَ وِرْدِھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا۔

کہا مجھ سے ابو سعید خدریؓ نے انہوں نے کہا ایک گنوار (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہا[۱] آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل ہے تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہیں آپ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا دیتا ہوں آپ نے فرمایا کسی کو دودھ پینے کے لیے مانگے پر بھی دیتا ہے بولا جی ہاں آپ نے پوچھا ان کو پانی پلاتے وقت دوہتا ہے (اور دودھ محتاجوں کو پلاتا ہے) اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا پھر تو ساری بستیوں کے پرے رہ عمل کرتا رہ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا۔

۱۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَعْلَمُھُمْ بِذَاکَ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی اَرْضٍ تَھْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ ھٰذِہٖ فَقَالُوْا اکْتَرَاھَا فُلَانٌ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَوْمَنَحَھَا اِیَّاہُ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْھَا اَجْرًا مَّعْلُوْمًا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے کہا[۲] سب صحابہ میں جو اس بات کو خوب جانتا تھا یعنی مزارعت کو) میں نے اس سے سنا یعنی ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے[۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر گئے جہاں کھیت لہلہا رہے تھے آپ نے فرمایا یہ کس کی زمین ہے لوگوں نے کہا فلاں شخص کی ہے جس نے اس کو کرایہ لیا ہے آپ نے فرمایا اگر زمین کا مالک اس کو یوں ہی (بلا کرایہ) اپنی زمین دیتا تو کرایہ ٹھہرا کر دینے سے بہتر ہوتا۔

بَابٌ اِذَا قَالَ اَخْدَمْتُکَ ھٰذِہِ الْجَارِیَۃَ عَلٰی مَا یَتَعَارَفُ النَّاسُ فَھُوَ جَائِزٌ۔

باب اگر کوئی دوسرے سے یوں کہے میں نے اس لونڈی کو تیری خدمت میں دیا جیسے رواج ہے اسکے موافق جائز ہوگا[۴]

---

[۱] اور مہاجرین کی طرح اپنا ملک چھوڑ کر مدینہ میں رہنا چاہا آپ جانتے تھے کہ اس گنوار سے ہجرت نہ بنھ سکے گی اس لیے یہ فرمایا کہ اپنے ملک میں رہ کر نیک کام کرتا رہ یہی کافی ہے یہ واقعہ مکہ کی فتح کے بعد کا ہے جب ہجرت فرض نہیں رہی تھی ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں ہے عمرو نے طاؤس سے کہا کاش تم بٹائی کرنا چھوڑ دو کیونکہ لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے انہوں نے کہا عمرو میں تو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہوں اور صحابہ میں جو سب سے زیادہ علم رکھتے تھے یعنی ابن عباسؓ انہوں نے مجھ سے بیان کیا اخیر تک ۱۲ منہ [۳] تو مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ اگر زمین بیکار پڑی ہو تو اپنے بھائی مسلمان کو مفت زراعت کے لیے دے اس کا کرایہ لینے سے یہ امر افضل ہے اور کرایہ لینے سے منع نہیں فرمایا ۱۲ منہ [۴] یعنی اگر یہ الفاظ عرف اور محاورہ میں ہبہ کے لیے بولے جاتے ہیں تو ہبہ پر محمول ہوں گے اگر عاریت پر بولے جاتے ہیں تو عاریت محمول ہوں گے ۱۲ منہ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهٖ عَارِيَةٌ ۚ وَاِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ ۚ

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ بِسَارَةَ فَاَعْطَوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِيْدَةً ۚ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ۔

بَابٌ ۶۶ اِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرٰى وَالصَّدَقَةِ۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْاَلُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ رض حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُهٗ يُبَاعُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ

اور بعضے لوگوں (حنفیہ) نے کہا یہ عاریت پر محمول ہوگا اور یوں کہنا میں نے یہ کپڑا تجھے پہننے کو دیا ہبہ ہوگا[۱]۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیمؑ سارہ کو لے کر ہجرت کر گئے (پھر ظالم بادشاہ کا قصہ بیان کیا یہاں تک کہ) اُن کو ہاجرہ لونڈی دی وہ لوٹ کر حضرت ابراہیمؑ پاس آئیں اور کہنے لگیں تم کو معلوم ہوا اللہ نے کافر (بادشاہ) کو ذلیل کیا اس نے خدمت کے لیے ایک لونڈی دی ابن سیرین نے ابوہریرۃؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ان کی خدمت کے لیے ہاجرہ کو دیا[۲]۔

باب اگر کسی کو (اللہ کی راہ میں) سواری کے لیے گھوڑا دے تو اس کا حکم بھی عمرے اور صدقے کا ہے[۳]

اور بعض لوگوں (امام ابوحنیفہ رح) نے کہا اس میں رجوع درست ہے

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے امام مالک رح سے سُنا وہ زید بن اسلم سے پوچھتے تھے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ اسلم سے سُنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رض نے کہا میں نے اللہ کی راہ ایک گھوڑا سواری کے لیے دے دیا پھر میں نے اس کو بکتا ہوا پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا پھر میں اس کو لے لوں آپ نے فرمایا مت لے اور اپنا صدقہ مت پھیر۔

---

[۱] مقصود امام بخاری کا رد کرنا ہے حنفیہ پر کہ لونڈی میں تو وہ کلام خاص عاریت پر محمول ہوگا اور کپڑے میں ہبہ پر ترجیح بلا مرجح اور تخصیص بلا مخصص ہے بعضوں نے کہا وان قال کسوتک ہذا الثوب یہ الگ کلام ہے حنفیہ کا مقولہ نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اس لفظ سے کہ ان کی خدمت کے لیے ہاجرہ کو دیا تملیک مراد ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی جس کو دیا اس کی ملک ہو جاتا ہے اور اس میں رجوع جائز نہیں ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

۶۷۔ مَا جَآءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِيْ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَاۤرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب گواہی کے بیان میں

باب گواہ لانا مدعی پر لازم ہے[1]۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مسلمانوں جب تم ایک وعدہ ٹھہرا کر ادھار کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو اور کوئی لکھنے والا تم میں انصاف سے لکھ دے اور لکھنے والا جیسا اللہ نے اس کو سکھلایا لکھنے سے انکار نہ کرے ضرور لکھ دے اور جس پر قرضہ ہے وہی لکھوائے اور اللہ سے ڈرتا رہے اور اس میں کچھ کاٹ چھانٹ نہ کرے اگر جس پر حق ہے وہ نادان یا ناتوان ہو یا خود لکھوا نہ سکتا ہو تو اس کا ولی انصاف سے لکھوا دے اور اپنے لوگوں میں سے جن کو تم اچھا سمجھو تم دو مردوں کو گواہ کر لو[2] اگر دو مرد نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں سہی دو عورتیں اس لیے کہ شاید ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے اور جب گواہ گواہی کے لیے بلائے جائیں تو جانے سے انکار نہ کریں اور میعادی معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو اللہ کے نزدیک یہ بہت منصفانہ اور گواہی کے لیے مضبوطی کا باعث اور آئندہ شک نہ ہونے کے لیے قریب تر سبب ہے البتہ نقد انقد سودے میں جو ہاتھوں ہاتھ کرو اگر نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور بیع کھوچ کے وقت گواہ کر لیا کرو اور منشی اور گواہ کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے اگر ایسا کرو تو یہ تمہاری شرارت ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تم کو سکھلاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور سورۂ نساء میں فرمایا مسلمانوں انصاف پر مضبوطی سے

---

[1] مدعی وہ شخص جو کسی حق یا شے کا دوسرے پر دعویٰ کرے مدعی علیہ جس پر دعویٰ کرے بار ثبوت شرعاً بھی مدعی ہی پر ہے اور عقل اور قیاس کا بھی مقتضی یہی ہے ۱۲ منہ

[2] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا۔

بَابٌ ۷۶۸ إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ أَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا۔

۱۱۶۱ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيرَةُ إِنْ رَأَيْتُ

بچے رہو اور اللہ سے ڈر کر گواہی دو[1] گو خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہو کوئی امیر ہو یا فقیر اللہ دونوں کا نگہبان ہے تم انصاف کو چھوڑ کر نفس کی خواہش پر نہ چلو اگر بات بنا کر گواہی دو گے یا گواہی دینے میں شامل کرو گے تو اتنا سمجھ لو اللہ کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے۔

باب اگر تعدیل اور تزکیہ[2] میں کوئی اتنا ہی کہے ہم تو اس کو اچھا ہی سمجھتے ہیں یا میں نے اس کو اچھا ہی جانا ہے تو کیا حکم ہے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے ثوبان نے اور لیث بن سعد نے کہا[3] مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہؓ پر تہمت کا قصہ بیان کیا اور ان میں سے ہر ایک کی روایت سے دوسرے کی تصدیق ہوتی ہے جب بہتان کرنے والوں نے حضرت عائشہؓ پر طوفان جوڑا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہؓ کو بلا بھیجا کیونکہ وحی آنے میں دیر ہوئی آپ ان سے رائے پوچھتے کہ میں اس بی بی کو چھوڑ دوں اسامہؓ نے کہا اپنی بی بی کو رہنے دیجیے ہم تو اس کو اچھا ہی سمجھتے ہیں[4] اور بریرہؓ نے کہا میں نے

۱؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ان دونوں آیتوں میں گواہی دینے اور گواہ بنانے کا ذکر ہے اور یہ ظاہر ہے کہ گواہ کرنے کی ضرورت اسی شخص کو ہوتی ہے جس کا قول قسم کے ساتھ مقبول نہ ہو تو اس سے یہ نکلا کہ مدعی کو گواہ پیش کرنا ضرور ہے امام بخاری کو اس باب میں وہ مشہور حدیث بیان کرنی چاہیے تھی جس میں یہ ہے کہ مدعی پر گواہ ہیں اور منکر پر قسم ہے اور شاید انہوں نے اس حدیث کے لکھنے کا اس باب میں قصد کیا ہوگا مگر موقع نہ ملا یا صرف آیتوں پر اکتفا مناسب سمجھی۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ ۲؎ تعدیل اور تزکیہ کے معنے کسی کو نیک اور سچا اور مقبول الشہادۃ بتلانا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ الفاظ تعدیل کے لیے کافی نہیں ہیں جب تک صاف یوں نہ کہے کہ وہ اچھا شخص ہے اور عادل ہے ۱۲ منہ ۳؎ لیث کی روایت کو امام بخاری نے تفسیر سورۂ نور میں وصل کیا ۱۲ منہ

۴؎ یہیں سے امام بخاری رہ نے باب کا مطلب نکالا کس لیے کہ اسامہؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعدیل ان لفظوں سے کی ۱۲ منہ

عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنَا مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا۔

کوئی بات اس میں عیب کی نہیں دیکھی اتنا ہے وہ کم سن بچی ہے (ایسی بھولی بھالی) کہ آٹا گندھا ہوا چھوڑ کر (بن ڈھانکے) سو جاتی ہے بکری آکر کھا جاتی ہے اس وقت آپ نے فرمایا کون ہمارا بدلہ اس شخص سے لیتا ہے[1] جس نے میری بی بی پر تہمت لگا کر مجھ کو رنج پہنچایا قسم خدا کی میں تو اپنی بی بی کو اچھا ہی سمجھتا ہوں اور جس مرد سے تہمت (لگاتے) ہیں اس کو بھی میں نے اچھا ہی سمجھا ہے[2]۔

بَابُ[3] شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي

باب جو اپنے تئیں چھپا کر گواہ بنا ہو اس کی گواہی درست ہے :-

وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذَالِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَمْ يُشْهِدُونِي عَلَى شَيْءٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا۔

اور عمرو بن حریث[4] نے اس کو جائز رکھا ہے اور کہا کہ جو شخص جھوٹا بے ایمان ہو اس کے لیے یہی تدبیر کریں گے[5] اور شعبی اور ابن سیرین اور عطاء اور قتادہ نے کہا جو کوئی کسی سے کوئی بات سنے تو اس پر گواہی دے سکتا ہے گو وہ اس کو گواہ نہ بنائے[6] اور امام حسن بصری نے کہا[7] ایسی صورت میں گواہ یوں کہے مجھ کو انہوں نے کسی بات کا گواہ نہیں کیا بلکہ میں نے ایسا ایسا سنا۔

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے سالم نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کے ساتھ اس باغ کے قصد سے چلے جہاں ابن صیاد رہتا تھا[8] جب آپ وہاں پہنچے

---

[1] یہ عبداللہ بن ابی منافق مردود تھا ۱۲ منہ [2] صفوان بن معطل ؓ ایک صحابی تھے نیک اور صالح ان سے حضرت عائشہ ؓ کو بدنام کیا تھا وے بچارے عورت کے نام سے واقف نہ تھے اور اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ۱۲ منہ [3] یہ کم سن صحابہ میں سے تھے ان کے باپ بھی صحابی تھے اس کتاب میں ان کا ذکر صرف اسی مقام میں ہے اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] جھوٹا بے ایمان شخص لوگوں کے سامنے کسی کا حق تسلیم کرنے سے ڈرتا ہے ایسا نہ ہو وہ لوگ گواہ بن جائیں اور تنہائی میں اقرار کرتا ہے تو اس کا اقرار چھپ کر سن سکتے ہیں امام ابوحنیفہ رہ نے اس کو جائز نہیں رکھا لیکن امام احمد اور مالک اور شافعی نے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ [5] شعبی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور ابن سیرین اور قتادہ کا قول آگے آئے گا اور عطا کا قول کرابیسی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کا نام صاف تھا اس کے ماں باپ یہودی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہوگا ۱۲ منہ

صَیَّادٍ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَھُوَ یَخْتِلُ اَنْ یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ وَابْنُ صَیَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ فِیْ قَطِیْفَۃٍ لَّہٗ فِیْھَا رَمْرَمَۃٌ اَوْ زَمْزَمَۃٌ فَرَأَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَیَّادٍ اَیْ صَافِ ھٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاھَی ابْنُ صَیَّادٍ

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ جَآءَتِ امْرَأَۃُ رِفَاعَۃَ الْقُرَظِیِّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَۃَ فَطَلَّقَنِیْ فَاَبَتَّ طَلَاقِیْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزُّبَیْرِ اِنَّمَا مَعَہٗ مِثْلُ ھُدْبَۃِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَۃَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ وَاَبُوْبَکْرٍ جَالِسٌ عِنْدَہٗ وَخَالِدُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ یَنْتَظِرُ اَنْ یُّؤْذَنَ لَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَا تَجْھَرُ بِہٖ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ اِذَا شَھِدَ شَاھِدٌ اَوْ شُھُوْدٌ بِشَیْءٍ فَقَالَ اٰخَرُوْنَ مَا عَلِمْنَا ذٰلِکَ

تو درختوں کی آڑ میں چلنے لگے آپ اس فکر میں تھے کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور آپ اس کی کچھ باتیں سن لیں اس وقت ابن صیاد ایک چادر پیٹے ہوئے اپنے بچھونے پر لیٹا تھا اس میں گن گنا رہا تھا ابن صیاد کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپ درختوں کی آڑ لے رہے تھے وہ (ایک دم) ابن صیاد سے بول اُٹھی صاف یہ محمدؐ آن پہنچے یہ سن کر ابن صیاد چپ ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش وہ چپ رہتی تو ابن صیاد کچھ کہتا ہم سنتے[۱]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا رفاعہ قرظی کی بی بی (تہیمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھ کو طلاق دے دیا طلاق بھی کیسا تین طلاق اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کیا وہ تو کپڑے کے حاشیہ کی طرح ڈھیلے ہیں[۲] آپ نے پوچھا کیا تو پھر رفاعہ کے پاس جایا چاہتی ہے یہ تو ہو نہیں سکتا جب تو دوسرے خاوند سے مزہ نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے مزہ نہ اٹھائے اس وقت ابو بکر صدیق رضہ آپ کے پاس بیٹھے تھے اور خالد بن سعید بن عاص دروازے پر کھڑے اجازت کے منتظر تھے خالد نے ابو بکر رضہ کو پکارا کہا تم سنتے ہو یہ عورت پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہہ رہی ہے[۳]۔

باب اگر ایک گواہ یا کئی گواہوں نے ایک بات کی گواہی دی دوسرے لوگوں نے یوں کہا ہم کو تو معلوم نہیں

[۱] یہیں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ چھپ کر کسی کی باتیں سننا درست ہے اور جب درست ہوا تو اس پر گواہی دے سکتا ہے ۱۲منہ [۲] یعنی نامرد ہیں ان کے عضو میں سختی نہیں یا ایسا چھوٹا عضو ہے کہ بالکل دخول نہیں ہوتا ۱۲منہ [۳] یعنی ایسی شرم کی باتیں کھلم کھلا بلند آواز سے کہہ رہی امام بخاری نے یہیں سے یہ نکالا کہ چھپ کر گواہ بننا درست ہے کیونکہ خالد دروازے کے باہر تھے عورت کے سامنے نہ تھے باوجود اس کے خالد نے ایک قول کی نسبت اس عورت کی طرف کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد پر اعتراض نہیں کیا ۱۲منہ

بِحُكْمِهِ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذٰلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ يُقْضٰى بِالزِّيَادَةِ۔

توجس نے گواہی دی[۵۱] اس کا قول قبول ہوگا حمیدی نے کہا اس کی مثال یہ ہے جیسے بلال رضؓ نے یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی اور فضل بن عباس رضؓ نے یہ روایت کی کہ آپ نے نہیں پڑھی تو لوگوں نے بلال رضؓ کے قول کو لیا اسی طرح اگر دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ زید کے عمرو پر ہزار روپیہ قرض نکلتے ہیں اور دو گواہوں نے یوں گواہی دی کہ ایک ہزار پانسو نکلتے ہیں تو ایک ہزار پانسو دلانے کا حکم دیا جائے گا۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمرو بن سعید بن ابی حسین نے کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی ملیکہ نے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی (غنیہ) سے نکاح کیا ایک عورت آئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے لگی میں نے عقبہ اور اس کی جورو دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے کہا میں تو نہیں جانتا[۵۲] تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے نہ تو نے مجھ سے کبھی یہ بیان کیا پھر عقبہ نے ابواہاب کے لوگوں سے پوچھوا بھیجا وہ بھی یہی کہنے لگے ہم کو معلوم نہیں کہ اس عورت نے غنیہ کو دودھ پلایا ہو آخر عقبہ سوار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے مدینہ میں آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اب اس عورت کو تو کیونکر رکھ سکتا ہے جب ایسی بات کہی گئی (کہ وہ تیری بہن ہے) عقبہ نے اس کو چھوڑ دیا اس نے دوسرے سے نکاح کر لیا۔

بَابُ الشُّهَدَاءِ الْعُدُولِ

باب گواہ عادل[۵۳] (معتبر) ہونا چاہییں۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق) میں فرمایا دو معتبر آدمیوں کو اپنے

---

[۵۱] اور ایک امر ثابت کیا اسی کے موافق حکم ہوگا اس لیے کہ اثبات نفی پر مقدم ہے ۱۲ منہ [۵۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عقبہ اور اس کی جورو کے عزیزوں کا بیان نفی تھا اور دودھ پلانے والی عورت کا بیان اثبات تھا آپ نے اسی کی گواہی قبول کی ۱۲ منہ [۵۳] عادل سے مراد یہ ہے کہ مسلمان آزاد عاقل بالغ نیک ہو تو کافر یا غلام یا مجنون یا نابالغ یا فاسق کی گواہی مقبول نہ ہوگی ۱۲ منہ

مِنكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ۔

میں سے گواہ کرلو اور (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جن گواہوں کو تم پسند کرتے ہو۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ اللّٰهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عتبہ نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وحی اُتر کر بعضے لوگوں سے مواخذہ ہوتا (اللہ تعالیٰ ان کی دل کی بات آپ کو بتلا دیتا) اور اب تو وحی آنا بند ہو گیا اب ہم تم کو تمہارے ظاہری اعمال پر پکڑیں گے جو کوئی ظاہر میں اچھے کام کرے گا اس پر ہم بھروسا کریں گے اسی کو اپنا مصاحب بنائیں گے اس کے دل کی بات سے ہم کو غرض نہیں اس کا حساب اللہ لے گا اور جو کوئی ظاہر میں برا کام کرے گا ہم نہ اس پر بھروسا کریں گے[1] نہ اس کو سچا سمجھیں گے اگرچہ وہ دعویٰ کرے کہ میرا باطن اچھا ہے[2]۔

بَابُ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ

باب تعدیل کے لیے کتنے آدمی ہونا چاہییں۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ

ہم سے [سلیمان] بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گیا لوگوں نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا اس کے لیے واجب ہو گئی

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ فاسق بدکار کی بات نہ مانی جائے گی یعنی اس کی شہادت مقبول نہ ہوگی معلوم ہوا کہ شاہد کے لیے عدالت ضرور ہے ۱۲ منہ

[2] حضرت عمرؓ کے اس قول سے ان بے وقوفوں کا رد ہوا جو ایک بدکار فاسق کو درویش اور ولی سمجھیں اور یہ دعویٰ کریں کہ ظاہری اعمال سے کیا ہوتا ہے دل اچھا ہونا چاہیئے کہو جب حضرت عمرؓ ایسے شخص کو دل کا حال معلوم نہیں ہو سکتا تھا تو تم بیچارے کس باغ کی مولی ہو دل کا حال بغیر خدا وند کریم کے کوئی نہیں جانتا پیغمبر صاحب کو بھی اس کا علم وحی یعنی اللہ کے بتلانے سے ہوتا حضرت عمرؓ نے قاعدہ بیان کیا کہ ظاہر کے رو سے جس کے اعمال شرع کے موافق ہوں اس کو اچھا سمجھو اور جس کے اعمال شرع کے خلاف ہوں ان کو برا سمجھو اب اگر اس کا دل بالفرض اچھا بھی ہوگا جب بھی ہم اس کے برے سمجھنے میں کوئی مواخذہ دار نہ ہوں گے کیونکہ ہم نے شریعت کے قاعدے سے پر عمل کیا البتہ ہم اگر اس کو اچھا سمجھیں گے تو گنہگار رہوں گے ۱۲ منہ

مُرَّ بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا شَرًّا وَقَالَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ۔

پھر دوسرا جنازہ گیا لوگوں نے اس کی برائی کی یا راوی نے اور کوئی لفظ کہا خیر آپ نے فرمایا اس کے لیے واجب ہوگئی لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ آپ نے دونوں کے لیے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی آپ نے فرمایا مسلمانوں کی گواہی مقبول ہے[51] مسلمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِی الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ یَمُوْتُوْنَ مَوْتًا ذَرِیْعًا فَجَلَسْتُ اِلٰی عُمَرَ رض فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِیَ خَیْرٌ فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰی فَاُثْنِیَ خَیْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِیَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَیْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے ابوالاسود سے کہا میں مدینہ میں آیا وہاں ایک بیماری پھیل گئی تھی جس میں لوگ جلدی سے مرجاتے تھے آخر میں حضرت عمر رض کے پاس بیٹھا اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت عمر رض نے کہا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا اس کی بھی لوگوں نے تعریف کی حضرت عمر رض نے کہا واجب ہوگئی پھر تیسرا جنازہ نکلا اس کی لوگوں نے برائی کی حضرت عمر رض نے کہا واجب ہوگئی میں نے کہا کیا چیز واجب ہوگئی یا امیر المومنین انہوں نے کہا میں نے وہی کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے لیے چار آدمی نیکی کی گواہی دیں اللہ اس کو بہشت میں لے جائے گا ہم نے کہا اگر تین گواہی دیں آپ نے فرمایا تین بھی ہم نے کہا اگر دو آپ نے فرمایا دو بھی ہم نے یہ نہ پوچھا کہ اگر ایک گواہی دے[52]۔

بَابٌ ۳۳ اَلشَّهَادَةِ عَلَی الْاَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِیْضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِیْمِ

باب نسب اور رضاعت میں جو مشہور ہو اسی طرح پرانی موت پر گواہی کا بیان کیا ہے[53]

---

[51] یعنی جس کی مسلمانوں نے تعریف کی اس کے لیے بہشت واجب ہوگئی اور جس کی برائی کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی ۱۲ منہ [52] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ تعدیل اور تزکیہ کے لیے کم سے کم دو شخصوں کی گواہی ضرور ہے امام مالک اور شافعی کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک کی بھی گواہی کافی ہے ۱۲ قسطلانی [53] مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ ان چیزوں میں صرف بربناء شہرت شہادت دینا درست ہے گو گواہ نے اپنی آنکھ سے ان واقعات کو نہ دیکھا ہو پرانی موت سے یہ مراد ہے کہ اس کو چالیس برس یا پچاس برس گزر چکے ہوں ۱۲ منہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اور ابوسلمہ دونوں کو ثویبہ (ابولہب کی لونڈی) نے دودھ پلایا تھا اور رضاعت میں احتیاط کرنا[۵۱]

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو حکم نے خبر دی انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا افلح[۵۲] نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے ان کو اجازت نہیں دی وہ کہنے لگا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو میں تو تمہارا چچا ہوں میں نے کہا یہ کیسے اس نے کہا میری بھاوج نے تم کو دودھ پلایا ہے اور دودھ بھی میرے بھائی کا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا افلح سچ کہتا ہے اس کو اندر آنے دے۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی بیٹی (امامہ یا عمارہ) کے باب میں فرمایا وہ مجھ کو درست نہیں جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ سے بھی حرام ہوتے ہیں[۵۳] وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

[۵۱] یہ حدیث خود امام بخاری نے کتاب الرضاع میں وصل کی ہے ۱۲ منہ [۵۲] یعنی جب تک رضاعت اچھی طرح ثابت نہ ہو سنی سنائی بات پر عمل نہ کرنا مقصود امام بخاری کا اشارہ ہے حضرت عائشہؓ کی حدیث کی طرف جو آگے اس کتاب میں مذکور ہے کہ سوچ سمجھ کر کسی کو اپنا رضاعی بھائی قرار دو ۱۲ منہ [۵۳] ان کی کنیت ابوالجعد تھی یہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بغیر گواہی کے صرف افلح کا کہنا قبول فرمایا اس کی وجہ یہی ہوگی کہ یہ امر مشہور ہوگا یا خاص طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگا ۱۲ منہ [۵۴] قسطلانی نے کہا ان میں سے چار رشتے مستثنیٰ ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں لیکن رضاع سے حرام نہیں ہوتے ان کا ذکر انشاءاللہ کتاب النکاح میں آئے گا حمزہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا تو دونوں رضاعی بھائی ہوئے گو حمزہ رشتہ کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ حضرت عائشہ رض صدیقہ ام المومنین نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے ایک مرد کی آواز سنی (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ حضرت حفصہ رض کے گھر میں جانے کی اجازت مانگ رہا تھا حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ میں سمجھتی ہوں وہ فلانا شخص ہے حفصہ رض کا چچا دودھ کے ناطے کا (ایک نسخے میں یوں ہے) حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ یہ مرد آپ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلاں شخص ہے حفصہ رض کا رضاعی چچا حضرت عائشہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا اپنے رضاعی چچا کو کہا تو وہ میرے پاس (بے حجاب) آسکتا آپ نے فرمایا ہاں کیونکہ جیسے نسب سے محرم رشتے ہوتے ہیں ویسے ہی رضاع سے بھی۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مسروق سے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک شخص (ان کا رضاعی بھائی جس کا نام معلوم نہیں ہوا) میرے پاس بیٹھا تھا آپ نے پوچھا عائشہ رض یہ کون ہے میں نے عرض کیا میرا رضاعی بھائی ہے آپ نے فرمایا عائشہ رض ذرا دیکھ بھال کر چلو کون تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی معتبر ہے جو کم سنی میں ہو[1] محمد بن کثیر کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے بھی سفیان ثوری سے روایت کیا۔

بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَ

باب قاذف (زنا کی تہمت لگانے والا) اور چور اور

[1] یعنی مدت رضاعت میں دو سال کے اندر اور مفصل بیان انشاء اللہ آگے آئے گا ۱۲ منہ

السَّارِقِ وَالزَّانِیْ۔ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَجَلَدَ عُمَرُ اَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيْرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ وَاَجَازَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوٗسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ الْاَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهٖ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ اِذَا اَكْذَبَ نَفْسَهٗ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ اِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ اُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهٗ وَاِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُوْدُ

حرام کار کی گواہی کا بیان :۔

اور اللہ نے (سورۂ نور میں) فرمایا ایسے تہمت لگانے والوں کی گواہی کبھی نہ مانو یہی لوگ تو بدکار ہیں مگر جو توبہ کر لیں[1] تو حضرت عمرؓ نے ابوبکرہ صحابی (نفیع بن حارث) اور شبل بن معبد (ان کی ماں جائے بھائی) اور نافع بن حارث کو حد لگائی مغیرہ پر تہمت کرنے کی وجہ سے[2] پھر ان سے توبہ کرائی اور کہا جو کوئی توبہ کر لے اس کی گواہی قبول ہوگی اور عبداللہ بن عتبہ اور عمر بن عبدالعزیز اور سعید بن جبیر اور طاؤس اور مجاہد اور شعبی اور عکرمہ اور زہری اور محارب بن دثار اور شریح اور معاویہ ابن قرہ نے بھی توبہ کے بعد اس کی گواہی جائز رکھی ہے[3] اور ابوالزناد نے کہا[4] ہمارے نزدیک مدینہ طیبہ میں تو یہ حکم ہے جب قاذف اپنے قول سے پھر جائے اور استغفار کرے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور شعبی اور قتادہ نے کہا[5] جب وہ اپنے تئیں جھٹلائے اور اس کو حد پڑ جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور سفیان ثوری نے کہا[6] جب غلام کو حد قذف پڑے اس کے بعد وہ آزاد ہو جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور جس کو حد قذف پڑی ہو اگر وہ

---

[1] غرض امام بخاری رہ کی یہ ہے کہ قاذف اگر توبہ کرے تو آئندہ اس کی گواہی مقبول ہوگی آیت سے یہی نکلتا ہے اور جمہور علماء کا بھی قول ہے حنفیہ کہتے ہیں توبہ کرنے سے وہ فاسق نہیں رہتا لیکن اس کی گواہی کبھی مقبول نہ ہوگی بعضوں نے کہا اگر اس کو حد لگ گئی تو گواہی قبول ہوگی حد سے پہلے قبول نہ ہوگی ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے ان تینوں نے ان کے نسبت یہ بیان کیا کہ انہوں نے ام جمیل ایک عورت سے زنا کی لیکن چوتھے گواہ زیاد نے یہ بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں دیکھا اور مغیرہ کی سانس چڑھ رہی تھی اس سے زیادہ میں نے کچھ نہیں دیکھا حضرت عمرؓ نے ان تینوں کو حد قذف لگائی ۱۲ منہ [3] عبداللہ بن عتبہ کی روایت کو طبری نے اور عمر بن عبدالعزیز کی طبری اور خلال نے اور سعید بن جبیر کی طبری نے اور طاؤس اور مجاہد کی سعید بن منصور نے اور شعبی کی طبری نے اور زہری کی ابن جریر نے وصل کی اور محارب اور شریح اور معاویہ کی نسبت حافظ نے کہا کہ مجھے ان کی روایت جس میں گواہی قبول ہونے کی صراحت ہو نہیں ملی ۱۲ منہ [4] یہ مدینہ کے بڑے فقیہ ہیں ان کے اثر کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] ان دونوں اثروں کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] یہ روایت ان کی جامع میں موجود ہے عبداللہ بن ولید عدنی نے ان سے روایت کی ۱۲ منہ

نَفَضَايَا لاجَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُودَيْنِ جَازَ وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ وَالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتّٰى مَضٰى خَمْسُونَ لَيْلَةً۔

قاضی بنایا جائے تو اس کا فیصلہ نافذ ہوگا اور بعض لوگ (امام ابوحنیفہ) کہتے ہیں قاذف کی گواہی قبول نہ ہوگی گو وہ توبہ کرلے پھر یہ بھی کہتے ہیں[1] کہ بغیر دو گواہوں کے نکاح درست نہیں ہوتا اور اگر حد قذف پڑے ہوئے گواہوں کی گواہی سے نکاح کیا تو نکاح درست ہوگا اگر دو غلاموں کی گواہی سے کیا تو درست نہ ہوگا اور انہی لوگوں نے حد قذف پڑے ہوئے لوگوں کی اور لونڈی غلام کی گواہی رمضان کے چاند کے لیے درست رکھی ہے[2] اور اس باب میں یہ بیان ہے کہ قاذف کی توبہ کیونکر معلوم ہوگی[3] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو زانی کو ایک سال کے لیے اخراج کیا[4] اور آپ نے کعب بن مالکؓ اور ان کے دونوں ساتھیوں سے منع کر دیا کوئی بات نہ کرے[5] پچاس راتیں اسی طرح گزریں۔

۱۱۷۲ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے اور لیث نے کہا مجھ[6] سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ایک عورت (فاطمہ بنت اسود) نے غزوہ فتح میں چوری کی اس کو[7] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پکڑ لائے آپ نے حکم دیا

[1] یہ امام بخاری نے امام ابوحنیفہ پر اعتراض کیا کہ قاذف کی گواہی کہتے ہیں مقبول نہیں ہے لیکن نکاح میں قاذف کی شہادت سے جائز بتلاتے ہیں ۱۲ منہ [2] حالانکہ یہ بھی ایک قسم کی گواہی ہے تو جب محدود فی القذف کی گواہی حنفیہ نے ناجائز رکھی ہے تو اس کو کیوں جائز رکھتے ہیں ۱۲ منہ [3] شافعی اور اکثر سلف کا یہ قول ہے کہ قاذف جب تک اپنے تئیں جھٹلائے نہیں اس کی توبہ صحیح نہ ہوگی اور امام مالک کا یہ قول ہے کہ جب نیک کام زیادہ کرنے لگے تو ہم سمجھ جائیں گے کہ اس نے توبہ کی آپ اپنے تئیں جھٹلانا ضرور نہیں ہے اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ۱۲ منہ [4] یہ روایت آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ [5] یہ روایت غزوہ تبوک میں مذکور ہوگی موصولاً ان دونوں روایتوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قاذف کو سزا ہو جانا بس یہی توبہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو اور کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کو سزا دینے کے بعد توبہ کی کوئی تکلیف نہیں دی ۱۲ منہ [6] لیث کی روایت کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] یہ عورت مخزومی قریش کے اشراف میں سے تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ایک چادر چرائی تھی جیسے ابن ماجہ کی روایت میں اس کی صراحت ہے اور ابن سعد کی روایت میں زیور چرانا مذکور ہے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١١٧٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبِ عَامٍ۔

بَابٌ لَا يَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ جَوْرٍ اِذَا اُشْهِدَ۔

١١٧٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رض قَالَ سَاَلَتْ اُمِّيْ اَبِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِيْ مِنْ مَالِهٖ ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَوَهَبَهَا لِيْ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمَّهٗ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْنِيْ بَعْضَ

اس کا ہاتھ کاٹا گیا حضرت عائشہؓ نے کہا اس عورت کی توبہ اچھی ہوئی اُس نے نکاح کیا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتی میں اس کی ضرورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دیتی۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے یہ حکم دیا کہ جو شخص محصن نہ ہو اور زنا کرے اس کو سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لیے جلاوطن کرو[2]۔

باب اگر ظلم کی بات پر گواہ بنانا چاہیں تو نہ بنے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابوحیان (یحییٰ بن سعید) تیمی نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا میری والدہ نے والد سے کہا وہ اپنے مال میں سے کچھ میرے نام ہبہ کر دیں (پہلے تو انہوں نے انکار کیا) پھر مان لیا اور (میرے نام) ایک غلام یا لونڈی یا باغ) ہبہ کر دیا والدہ نے کہا میں اس وقت تک راضی نہ ہونگی جب تک تم اس ہبہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کر دو گے یہ سن کر والد نے میرا ہاتھ پکڑا ان دنوں میں لڑکا تھا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے اور عرض کیا اس

۱؎ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے طحاوی نے کہا چور کی شہادت بالاجماع مقبول ہے جب وہ توبہ کرے باب کا مطلب یہ تھا کہ قاذف کی توبہ کیونکر مقبول ہو گی لیکن حدیث میں چور کی توبہ مذکور ہے تو امام بخاری نے قاذف کو چور پر قیاس کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس حدیث سے باب کا مطلب نکلنا مشکل ہے اور شاید امام بخاری کا مقصود یہ ہو کہ جب حدیث میں زنا نے غیر محصن کی سزا یہی مذکور ہوئی کہ سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لیے جلاوطن کرو اور توبہ کا علیحدہ ذکر نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا ایک سال تک بے وطن رہنا یہی توبہ ہے اس کے بعد اس کی شہادت قبول ہو گی ۱۲ منہ

الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَرَاهُ قَالَ لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ وَقَالَ أَبُوحَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

کی ماں نے جو رواحہ کی بیٹی ہے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس بچے کے نام کچھ ہبہ کر دوں آپ نے پوچھا تیری اور اولاد بھی ہے اس کے سوا والد نے کہا جی ہے نعمان نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا تو مجھ کو ظلم کی بات پر گواہ نہ بنا اور ابو حریز نے شعبی سے یوں نقل کیا آپ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا [۱]

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوجَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ۔

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو جمرہ نے کہا میں نے زہدم بن مضرب سے سنا کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے (صحابہؓ کا) پھر اُن کا جو ان سے نزدیک ہیں (تابعین کا) پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہیں (تبع تابعین) کا عمران نے کہا میں نہیں جانتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زمانوں کا (اپنے بعد) ذکر کیا یا تین کا پھر آپ نے فرمایا تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے چور جن میں ایمان کا نام نہ ہوگا اور کوئی ان کو گواہ نہ بنائے یا نہ بلائے جب بھی گواہی دینے کو موجود ہوں گے منت مانیں گے پوری نہ کریں گے مٹاپا ان پر پھٹ پڑے گا [۲]

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں میں بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب پھر ایسے لوگ

---

[۱] ہمارے مشائخ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اولاد کو برابر برابر دینا چاہیے اور یہ عدل واجب ہے لیکن جمہور اس کو واجب نہیں جانتے البتہ سنت کہتے ہیں ۱۲ منہ [۲] حدیث میں قرن کا لفظ ہے جو اسی یا چالیس برس کا ہوتا ہے یا سو برس کا ۱۲ منہ [۳] حرام کا مال کھا کھا کر خوب موٹے بنیں گے ۱۲ منہ

تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

(دنیا میں) آئیں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے[1] ابراہیم نخعی نے کہا (بچپنے میں) ہم کو شہادت اور عہد پر مار پڑتی تھی[2]

بَابُ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

باب جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے۔

لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) فرمایا بہشت کا بالاخانہ انہی کو ملے گا جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اسی طرح گواہی چھپانا بھی گناہ ہے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا گواہی مت چھپاؤ جو کوئی اس کو چھپائے اس کے دل میں کھوٹ ہے اور اللہ تمہارے کام خوب جانتا ہے اور (سورۂ نساء میں) جو فرمایا اگر تم پیچدار بات کہو (لگی لپٹی) یعنی گواہی میں[3]۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے وہب بن جریر اور عبدالملک بن ابراہیم سے سنا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کبیرہ (بڑے) گناہ کون کون سے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور (ناحق) خون کرنا اور جھوٹی گواہی دینا[4] وہب بن جریر کے ساتھ اس حدیث کو غندر اور ابو عامر اور بہز اور عبدالصمد نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے جریری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ (نفیع رضی اللہ عنہ بن حارث) سے انہوں نے کہا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ نہ گواہی میں ان کو باک ہوگا نہ قسم کھانے میں جلدی کے مارے کبھی گواہی پہلے ادا کریں گے پھر قسم کھائیں گے کبھی قسم پہلے کھالیں گے پھر گواہی دیں گے ۱۲ منہ [2] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ اسی اسناد سے منقول ہے جو اوپر بیان ہوا مطلب یہ ہے کہ اشہد باللہ یا علی عہد اللہ ایسی باتوں کے منہ سے نکالنے پر ہمارے بزرگ ہم کو مارا کرتے تاکہ قسم کھانے کی عادت نہ پڑ جائے ۱۲ منہ [3] یہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس کو طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ [4] حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بڑے گناہ یہی ہیں اور نہیں ہیں بلکہ صرف بیان کرنا بعضے گناہوں کا منظور ہے جو سب میں بڑے گناہ تھے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلٰثًا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بڑے بڑے گناہ نہ بتلاؤں تین بار یہ فرمایا صحابہؓ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ بتلائیے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے تکیہ سے الگ ہو گئے فرمایا اور جھوٹ بولنا سن رکھو بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش آپ چپ ہو جاتے[1] اسمٰعیل بن ابراہیم راوی نے یوں کہا[2] ہم سے جریری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن نے۔

بَابُ شَهَادَةِ الْاَعْمٰى وَاَمْرِهٖ وَنِكَاحِهٖ وَاِنْكَاحِهٖ وَمُبَايَعَتِهٖ وَقَبُوْلِهٖ فِي التَّاْذِيْنِ وَغَيْرِهٖ وَمَا يُعْرَفُ بِالْاَصْوَاتِ وَاَجَازَ شَهَادَتَهٗ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ اِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوْزُ فِيْهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَرَاَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض لَوْ شَهِدَ عَلٰى شَهَادَةٍ اَكُنْتَ تَرُدُّهٗ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض يَبْعَثُ رَجُلًا اِذَا

باب اندھے کی گواہی اور اس کا معاملہ اور اپنا یا دوسرے کا نکاح پڑھانا یا بیع و شرا کرنا اور اذان وغیرہ (جیسے امامت اور اقامت) بھی اندھے کی درست ہے اسی طرح اندھے کی گواہی ان باتوں میں جو آواز سے معلوم ہوتی ہیں اور قاسم اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور زہری اور عطاء بن ابی رباح نے اندھے کی گواہی جائز رکھی ہے[3] اور شعبی نے کہا اگر اندھا عقل والا ہو[4] تو اس کی گواہی درست ہے اور حکم بن عتیبہ نے کہا[5] بعضی باتوں بس اندھے کی گواہی جائز ہو گی اور زہری نے کہا[6] بھلا بتلاؤ اگر عبداللہ بن عباسؓ (جو اندھے ہو گئے تھے) کسی بات کی گواہی دیں تو تم منظور نہ کرو گے اور عبداللہ بن عباسؓ[7] ایک آدمی

---

[1] کیونکہ آپ کو بار بار یہ فرمانے میں تکلیف ہو رہی تھی صحابہ نے آپ پر شفقت کی راہ سے یہ چاہا کہ آپ تکلیف نہ اٹھائیں خاموش رہیں ۱۲ منہ [2] اس روایت کو امام بخاری نے کتاب استتابۃ المرتدین میں وصل کیا اس سند کے لانے سے یہ غرض ہے کہ جریری کا سماع عبدالرحمٰن سے ثابت ہو ۱۲ منہ [3] قاسم کے اثر کو سعید بن منصور نے اور حسن اور ابن سیرین اور زہری کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور عطاء کے اثر کو اثرم نے وصل کیا قسطلانی نے کہا مالکیہ کا یہی مذہب ہے کہ اندھے کی گواہی قبول ہے اور بہرے کی گواہی فعل میں درست ہے اور گواہ کے لیے یہ ضرور نہیں کہ انکھیارا اور کان والا ہو اور شافعیہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اندھے کی گواہی درست نہیں ہے کیونکہ آواز مشتبہ ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو کرابیسی نے ادب القضاء میں وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔ اس آدمی کا نام معلوم نہیں ہوا اس اثر سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اندھا اپنے معاملات میں دوسرے آدمی پر اعتماد کر سکتا ہے حالانکہ وہ اس کی صورت نہیں دیکھتا ۱۲

غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِي قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ۔

کو بھیجتے جب وہ کہتا سورج ڈوب گیا تو وہ روزہ افطار کرتے اور لوگوں سے پوچھتے کیا صبح ہوگئی جب وہ کہتے ہاں ہوگئی تو دو رکعتیں پڑھتے اور سلیمان بن یسار نے کہا (جو غلام تھے) میں حضرت عائشہؓ پاس گیا اندر آنے کی اجازت چاہی انہوں نے میری آواز پہچان لی اور فرمایا آجب تک تجھ پر کچھ باقی ہے تو غلام ہے[1] اور سمرہ بن جندبؓ صحابی نے ایک نقاب ڈالی ہوئی عورت کی گواہی جائز رکھی[2]۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا۔

ہم سے محمد بن عبید اللہ ابن میمون نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک شخص (عبداللہ بن یزید انصاری) کو قرآن پڑھتے سنا فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے اس نے مجھے ایک سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو میں بھول گیا تھا اور عباد بن عبد اللہ نے حضرت عائشہؓ سے اتنا اور بڑھایا کہ آپ میرے حجرے میں تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے آپ نے عباد بن بشر کی آواز سنی وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے آپ نے پوچھا عائشہ کیا یہ عباد کی آواز ہے انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اللہ عباد پر رحم کرے[3]۔

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا

[1] اور غلام سے پردہ کرنا حضرت عائشہؓ ضروری نہیں سمجھتی تھیں خواہ اپنا غلام ہو یا کسی اور کا سلیمان بن یسار مکاتب تھے ان کا بدل کتابت ادا نہیں ہوا تھا حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب تک بدل کتابت میں سے ایک پیسہ بھی تجھ پر باقی ہے تو غلام ہی سمجھا جائے گا ۱۲ منہ [2] اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن یزید یا عباد کی صورت نہیں دیکھی صرف آواز سنی اور اس پر اعتماد کیا تو معلوم ہوا کہ اندھا آدمی بھی آواز سنے تو شہادت دے سکتا ہے اگر اس کی آواز پہچانتا ہو ۱۲ منہ

ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ أَوْ قَالَ حَتّٰى تَسْمَعُوْا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ النَّاسُ أَصْبَحْتَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو بلال رض رات رہے سے اذان دے دیتا ہے تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے یا تم اس کی اذان کی آواز سنو اور ابن ام مکتوم اندھے تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک لوگ ان سے نہ کہتے صبح ہو گئی[۱]۔

۱۸۱ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِيْ أَبِيْ مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسٰى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ أَبِيْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيْهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ

ہم سے زیاد بن یحیی نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن وردان نے کہا ہم سے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں آئیں (اچکنیں) تو والد نے کہا تو میرے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چل شاید آپ ہم کو بھی ایک قبا دیں خیر والد دروازے پر کھڑے ہو رہے اور بات کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچانی آپ ایک قبا لیے ہوئے باہر نکلے اور والد کو اس کی خوبیاں دکھلانے لگے فرمایا میں نے یہ تیرے لیے اٹھا رکھی تھی تیرے لیے چھپا رکھی تھی۔

بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ

باب عورتوں کی گواہی کا بیان :-

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى فَإِنْ لَمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَأَتَانِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں سہی۔

۱۸۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلٰى

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی آدھے مرد کے برابر نہیں ہے ہم نے عرض کیا بے شک آدھے مرد کے برابر ہے

---

[۱] اس حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ لوگ ابن مکتوم کی اذان پر اعتماد کرتے کھانا پینا چھوڑ دیتے حالانکہ وہ اندھے تھے ۱۲ منہ ۵۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عورت کی گواہی آپ نے جائز رکھی ۱۲ منہ

قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا.

آپ نے فرمایا بس اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی عقل کم ہے[1]۔

بَابُ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيْدِ

باب لونڈی غلاموں کی گواہی کا بیان ۔

وَقَالَ أَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهِ وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيْمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُوْ عَبِيْدٍ وَإِمَاءٍ.

اور انس بن مالکؓ نے کہا اگر غلام عادل ہو تو اس کی گواہی جائز ہے[2] اور شریح قاضی اور زرارہ بن اوفی نے بھی اس کو جائز رکھا ہے[3] اور ابن سیرین نے کہا غلام کی گواہی جائز ہے مگر اپنے مالک کے فائدے کے لیے جائز نہیں[4] اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے[5] کم قیمت حقیر چیز میں اس کی گواہی جائز رکھی اور شریح نے کہا تم سب لوگ لونڈی غلام کی اولاد ہو[6]۔

۱۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے

---

[1] جب تو اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو ایک مرد کے برابر قرار دیا تمام حکما کا اس پر اتفاق ہے کہ عورت کی عقل بہ نسبت مرد کے ضعیف ہے اس کے قوی دماغیہ بھی جسمانی قوی کی طرح مرد سے کمزور ہیں اب اگر شاذ و نادر کوئی عورت ایسی نکل آئی جس کی جسمانی یا دماغی طاقت مردوں سے زیادہ ہو تو اس سے اکثری فطری قاعدے میں کوئی خلل نہیں آسکتا یہ صحیح ہے کہ تعلیم سے مرد اور عورت کے قوی دماغی میں اسی طرح ریاضت اور کسرت سے قوی جسمانی میں ترقی ہو سکتی ہے مگر کسی حال میں عورت کی صنف کی فضیلت مرد کے صنف پر ثابت نہیں ہوتی اور جن لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ تعلیم اور ریاضت سے عورتیں مردوں پر فضیلت حاصل کر سکتی ہیں یہ ان کی غلطی ہے کس لیے کہ بحث نوع ذکور اور نوع نسواں میں ہے نہ کسی خاص شخص مذکر یا مونث میں قسطلانی نے کہا رمضان کے چاند کی روایت میں ایک شخص کی شہادت کافی ہے اور اموال کے دعاوی میں ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے اسی طرح اموال اور حقوق میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت پر بھی اور حدود نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شہادت جائز نہیں ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا مختار بن فلفل سے انہوں نے انس رضہ سے ۱۲ منہ [3] شریح کے اثر کو ابن ابی شیبہ اللہ اور سعید بن منصور نے وصل کیا مگر اس میں یہ ہے کہ تھوڑی کم قیمت چیزیں جب وہ عادل ہو ایک روایت میں یوں ہے بشرطیکہ اپنے مالک کے حق میں گواہی نہ دے یعنی مالک کے فائدے کے لیے اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی زرارہ بن اوفی بصرے کے قاضی تھے ۱۲ منہ [4] ابن سیرین کے اثر کو عبد اللہ بن احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] ان دونوں اثروں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ شریح کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک خاندان کے آباؤ اجداد کسی نہ کسی زمانے میں غلام رہ چکے ہیں یہاں تک کہ عرب لوگ بھی حضرت ہاجرہ کی اولاد ہیں جو لونڈی تھیں یا مطلب یہ ہے کہ سب اللہ کے لونڈی غلام ہیں ہمارے امام احمد بن حنبل نے اسی کے موافق حکم دیا ہے کہ لونڈی غلام کی جب وہ عادل اور ثقہ ہو گواہی مقبول ہے مگر ائمہ ثلاثہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقْبَۃُ بْنُ الْحَارِثِ اَوْ سَمِعْتُہٗ مِنْہُ اَنَّہٗ تَزَوَّجَ اُمَّ یَحْیٰی بِنْتَ اَبِیْ اِھَابٍ قَالَ فَجَآءَتْ اَمَۃٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُکُمَا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ قَالَ فَتَنَحَّیْتُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ قَالَ وَکَیْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْکُمَا فَنَھَاہُ عَنْھَا۔

کہامیں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا انہوں نے کہا مجھ سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا یا میں نے عقبہ سے سنا انہوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک کالی لونڈی آئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے منہ پھیر لیا میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے آیا اور پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اب نکاح کیونکر رہ سکتا ہے جب وہ لونڈی کہتی ہے اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے غرض آپ نے عقبہ کو اس عورت کے رکھنے سے منع فرمایا۔

بَابُ شَھَادَۃِ الْمُرْضِعَۃِ

باب صرف دودھ پلانے والی کی گواہی کافی ہونا۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً فَجَآءَتِ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُکُمَا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَکَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ دَعْھَا عَنْکَ اَوْ نَحْوَہٗ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا میں نے ایک عورت (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک دوسری عورت آئی کہنے لگی میں نے تو تم دونوں (میاں بی بی) کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے کہا میں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب ایسی بات کہی جاتی ہے (کہ وہ تیری دودھ بہن ہے) یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔[۱]

بَابُ تَعْدِیْلِ النِّسَآءِ بَعْضِھِنَّ بَعْضًا۔

باب عورتیں عورتوں کا تزکیہ کر سکتی ہیں (یعنی اُن کی پاکیزگی اور ثقاہت بیان کر سکتی ہیں)۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاؤدَ وَاَفْھَمَنِیْ بَعْضَہٗ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّیْثِیِّ وَعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ

ہم سے ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے بیان کیا امام بخاری نے کہا مجھے اس حدیث کے کچھ مطلب احمد بن یونس نے سمجھائے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے

---

[۱] یہیں سے باب کا مطلب نکلا کیونکہ آپ نے لونڈی کی شہادت جائز رکھی اور ائمہ ثلاثہ کا رد ہوا ۱۲ منہ

عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا
فَبَرَّأَهَا اللهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ
حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ
أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا وَ
قَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ
الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ
يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ
فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ
فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ
سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ
فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا
حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ
آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا
بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ
فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ
فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ
أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي
فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ
لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي
الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ
وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ

انہوں نے حضرت عائشہ رض سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
تھیں وہ قصہ بیان کیا جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت
لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی بیان کی زہری نے کہا اُن
سب لوگوں (یعنی عروہ اور سعید وغیرہ) نے مجھ سے اس حدیث
کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان میں کسی نے اس کو خوب یاد رکھا اور اچھی
طرح روانی سے بیان کیا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی حدیث
جو اس نے حضرت عائشہ رض سے نقل کی یاد رکھی اور ایک کی روایت
دوسرے کی تصدیق کرتی ہے (باہم اختلاف نہیں ہے) انہوں
نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو
جانا چاہتے تو اپنی بیبیوں پر قرعہ ڈالتے اور جس کے نام پر پانسا
نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے ایک جہاد (بنی مصطلق) کے لیے
آپ جانے لگے تو میرا نام نکلا میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی
اور یہ واقعہ پردے کا حکم اترنے کے بعد کا ہے خیر میں ایک
ہودے میں سوار رہتی اس میں بیٹھے بیٹھے مجھ کو اتارا کرتے
ہم اسی طرح چلتے رہے جب آپ اس جہاد سے فارغ ہوئے
اور سفر سے لوٹے اور ہم لوگ مدینہ کے نزدیک پہنچ گئے ایک
رات ایسا ہوا آپ نے کوچ کا حکم دیا میں یہ حکم سنتے ہی اٹھی اور لشکر
سے آگے بڑھ گئی جب حاجت سے فارغ ہوتی تو اپنے ہودے کے
پاس آئی سینہ پر جو ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ ظفار کے کالے
نگینوں کا ہار جو میں پہنے تھی ٹوٹ کر گر گیا ہے میں اس کے
ڈھونڈنے کے لیے پھر لوٹی اور ڈھونڈھتی رہی میرا ہودہ اٹھانے
والے لوگ ہودے کے پاس آئے وہ سمجھے کہ میں اسی میں
ہوں اُنہوں نے اس کو اٹھایا جس اونٹ پر میں سوار ہوا کرتی
تھی اس پر لاد دیا اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی
تھیں بھاری بھرکم نہ تھیں نہ ان کے بدن پر زیادہ گوشت تھا

يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَاِنَّمَا يَاكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ
فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ
الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ
السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُ
عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ
مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِي
الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ
فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ
عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ
السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَآءِ الْجَيْشِ
فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ
نَآئِمٍ فَاَتَانِيْ وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ
فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ
فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ
حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُعَرِّسِيْنَ فِيْ
نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ
تَوَلَّى الْاِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا
الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا يُفِيْضُوْنَ
مِنْ قَوْلِ اَصْحٰبِ الْاِفْكِ وَيَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَا اَعْ

ذرا سا کھانا کھایا کرتی تھیں تو جب لوگوں نے میرا ہودہ اٹھایا اس کو معمول کے موافق بوجھل سمجھ کر اٹھا لیا کیونکہ میں اس وقت ایک کم سن (دبلی پتلی) لڑکی تھی خیر وہ اونٹ کو اٹھا کر چل دیئے اور جب سارا لشکر نکل گیا اس وقت میرا ہار ملا میں جو لوگوں کے ٹھکانے پر آئی دیکھا تو وہاں کوئی نہیں ہے میں اس جگہ جا کر بیٹھ گئی جہاں پر اتری تھی میں یہ سمجھی کہ جب لوگ مجھ کو (قافلہ میں) نہ پائیں گے تو اسی جگہ لوٹ کر آئیں گے بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی میں سو رہی صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تھے وہ قافلہ کے پیچھے رہا کرتے[1] میری جگہ پر آئے ان کو ایک آدمی سوتا ہوا معلوم ہوا جب میرے نزدیک پہنچے تو انہوں نے مجھ کو پہچانا کیونکہ پردے کا حکم اترنے سے پہلے وہ مجھ کو دیکھا کرتے انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا ان کی آواز سن کر میں جاگ اٹھی جب انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے ایک ہاتھ پر پاؤں رکھا[2] میں اونٹ پر چڑھ گئی وہ پیدل اونٹ کو کھینچتے ہوئے چلے اور قافلہ میں اس وقت پہنچے جب ٹھیک دوپہر کو لوگ آرام لینے کو اتر چکے تھے اب جس کی قسمت میں تباہی تھی وہ تباہ ہوا[3] اور تہمت لگانے والوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) بنا خیر میں مدینہ میں آئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ لوگ اس طوفان کا چرچا کرتے رہے ہیں تو بیمار تھی مجھ کو شک یوں پیدا ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مہربانی میں نے نہ پائی جو بیماری کی

[1] کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساقہ میں معین کیا تھا یعنے لشکر کے عقب میں وہ کیا کرتے جب سب لوگ روانہ ہو جاتے اس کے بعد چلتے اور گری پڑی چیز جو لوگ بھول جاتے اس کو اٹھا لاتے ۱۲ منہ [2] تاکہ حضرت عائشہؓ آسانی سے اونٹ کے ہاتھ پر پاؤں رکھ کر چڑھ جائیں ۱۲ منہ
[3] یعنی ان مردودوں نے ناحق کا ایک بہتان اٹھایا کہ معاذ اللہ حضرت عائشہؓ صفوان سے ملوث ہو گئیں ارے مردود خدا سے ڈرو کہیں ایسی پاک بیبیوں کو ایسے ناپاک خیال آتے ہیں کوئی ان گدھوں سے اتنا پوچھے کہ اس میں برائی کیا ہوئی کہ حضرت عائشہؓ صفوان کے ساتھ چلی آئیں نہ آتیں تو کیا جنگل میں پڑی رہتیں صفوان بیچارے خود پیدل چلے حضرت عائشہؓ کو اونٹ پر چڑھا دیا انھوں نے حضرت عائشہؓ کا جسم تک نہیں چھوا اگر ضرورت کی حالت میں چھوتے بھی تو کیا معاذ اللہ تھا تمام صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لونڈی غلام اور بچوں کی طرح تھے اور آپ کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں تھیں ۱۲ منہ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي
كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِيْنَ أَمْرَضُ إِنَّمَا يَدْخُلُ
فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ
مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقِهْتُ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ
مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزِنَا لَا نَخْرُجُ
إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ وَّذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَّتَّخِذَ
الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِّنْ بُيُوْتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ
الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي التَّنَزُّهِ
فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ
تَمْشِي فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ
مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّيْنَ
رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهُ أَلَمْ
تَسْمَعِي مَا قَالُوْا فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ
فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلٰى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ
إِلٰى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ
لِّي إِلٰى أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِيْنَئِذٍ أُرِيْدُ
أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ
فَقُلْتُ لِأُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ
يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلٰى نَفْسِكِ الشَّأْنَ فَوَاللّٰهِ
لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ

حالت میں مجھ پر ہوا کرتی آپ صرف اندر آتے اور سلام علیک کرتے اور یہ پوچھ کر چلے جاتے اب کیسی ہے مجھے اس طوفان کی خبر تک نہ ہوئی میں بہت ناتوان ہوگئی ایک بار میں اور مسطح کی ماں دونوں مناصع کی طرف نکلے[1] مناصع میں ہم لوگ پاخانہ کے لیے جایا کرتے اور رات ہی کو جایا کرتے ان دنوں ہمارے گھروں کے قریب پاخانے نہ تھے اور اگلے زمانہ کے عربوں کی طرح جنگل میں یا باہر دور جا کر پاخانہ پھرا کرتے خیر میں اور مسطح کی ماں (سلمی) بنت ابی رہم دونوں جا رہی تھیں وہ اپنی چادر میں اٹک کر پھسلی کہنے لگی (ہائے) مسطح تباہ ہو گیا میں نے کہا یہ کیا بری بات نکالتی ہے تو ایسے شخص کو برا کہتی ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا وہ کہنے لگی اری بھولی بھالی تجھ کو کچھ خبر بھی ہے لوگوں نے کیا طوفان اٹھایا ہے اس نے مجھ سے یہ طوفان بیان کیا ایک تو میں بیمار تھی ہی دوسرے یہ سن کر اور زیادہ بیمار ہوگئی جب میں اپنے گھر پہنچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے سلام علیک کی پوچھا اب کیسی ہے میں نے عرض کیا مجھ کو میرے والدین پاس جانے کی اجازت دیجیے میرا مطلب یہ تھا کہ میں ان کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں خیر آپ نے مجھ کو اجازت دی میں اپنے ماں باپ پاس پہنچی اور اماں جان سے پوچھا یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں انہوں نے کہا بیٹا تو ایسی باتوں کی پرواہ نہ کر یہ تو زمانہ کا دستور ہے جہاں کسی مرد کو کوئی گوری چٹی خوبصورت عورت ملی اور مرد کو اس سے محبت ہوئی تو اس کی سوکنیں اس قسم کی باتیں بہت کیا کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں میں کیا اس کا چرچا ہو گیا

---

[1] مناصع ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے باہر ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں یہ ہے کہ میں چلا کر رونے لگی ابوبکر صدیقؓ اس وقت کوٹھے پر قرآن پڑھ رہے تھے انہوں نے میری والدہ ام رومان سے پوچھا یہ کیوں روئی والدہ نے کہا اس کو وہ خبر ہوگئی جو لوگوں نے طوفان اٹھایا یہ سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنی والدہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی یہ خبر پہنچی انہوں نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

رَجُلٌ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللّٰهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يَرِيبُكِ فَقَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

(انہوں نے کہا ہاں) خیر میں نے یہ رات اس طرح کاٹی کہ ساری رات نہ میرے آنسو تھمے نہ مجھ کو نیند آئی جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالبؓ اور اسامہ بن زیدؓ (دونوں کو بلوا بھیجا) کیونکہ اس وقت تک کوئی وحی آپ پر نہیں اتری تھی آپ نے ان سے یہ صلاح کی کیا میں عائشہؓ کو چھوڑ دوں اسامہ کے دل میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے محبت تھی انہوں نے ویسی ہی رائے دی کہنے لگے یا رسول اللہ عائشہؓ آپکی بی بی ہے اور ہم تو اس کو پاک دامن ہی سمجھتے ہیں خدا کی قسم اور علی بن ابی طالبؓ نے یوں کہا یا رسول اللہ اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی عائشہؓ نہ سہی تو نہ سہی عورتوں کی کیا کمتی ہے بھلا آپ عائشہؓ کی لونڈی (بریرہؓ) سے ان کا حال پوچھیے وہ سچ سچ کہہ دے گی آپ نے بریرہؓ کو بلایا اور پوچھا کیا تو نے عائشہؓ میں کوئی شک کی بات کبھی دیکھی ہے وہ کہنے لگی نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس پر عیب لگاؤں ہاں یہ تو ہے وہ ابھی کم سن بچی ہے آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے بکری آکر آٹا چکھ جاتی ہے[1] یہ سن کر آپ اسی دن خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول کی شکایت کی (اس کو سزا دلوانا چاہی) آپ نے فرمایا[2] کون میرا بدلہ لے گا اس (منافق مردود) شخص سے جس نے میری بی بی پر تہمت لگائی قسم خدا کی میں تو اپنی بی بی کو اچھا ہی سمجھتا ہوں اور جس مرد (صفوان) سے تہمت لگاتے ہیں میں اس کو بھی نیک ہی جانتا ہوں

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہا ہاں پوچھا کیا اباجان کو بھی معلوم ہوا انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر حضرت عائشہؓ بیہوش ہو کر گر پڑیں اور زور کا بخار ان کو چڑھ آیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] مطلب یہ ہے کہ عائشہؓ ایک بھولی بھالی کم سن لڑکی ہیں وہ بھلا ان باتوں کو کیا جانیں جن کا طوفان ان بدمعاشوں نے اٹھایا ہے طبرانی کی روایت میں یوں ہے بریرہؓ نے کہا میں تو جب سے عائشہؓ کے پاس ہوں میں نے کوئی بات نہیں دیکھی اتنا جانتی ہوں کہ میں نے آٹا گوندھ کر دکھا ان سے کہا ذرا دیکھتی رہنا میں آگ لاتی ہوں میں تو ادھر گئی بکری آن کر آٹا کھا گئی ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کے تزکیہ پر اعتماد کیا ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ غیب کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تھا ورنہ اتنے دنوں تک آپ کیوں فکر اور تردد میں رہتے پھر دوسرے بزرگوں یا درویشوں کی کیا بساط ہے ۱۲ منہ

أُبَيٍّ بْنِ سَلُوْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ
فِيْ أَهْلِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ
ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ
يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِيْ إِلَّا مَعِيْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا وَاللّٰهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ
إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ
مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا
فِيْهِ أَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ
سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا
وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ
لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذٰلِكَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ
الْحُضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ
فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ
الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ
حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ لَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ
وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَأَصْبَحَ عِنْدِيْ أَبَوَايَ قَدْ بَكَيْتُ
لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتّٰى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ
قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَأَنَا أَبْكِيْ إِذَا
اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا

وہ کبھی میری بی بی پاس نہ آتا مگر میرے ساتھ یہ سن کر سعد بن معاذ کھڑے
ہوئے (جو اس قبیلے کے سردار تھے) کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ
کا بدلہ لیتا ہوں اگر وہ شخص اوس کا ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے
اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں کا ہے تو جیسا آپ حکم دیں گے
وہ ہم بجا لائیں گے سعد بن عبادہ جو خزرج کے سردار تھے اور اس
سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن اس وقت ان کو جہالت آ
گئی سعد بن معاذ رض سے کہنے لگے پروردگار کے بقا کی قسم تو جھوٹ
کہتا ہے نہ تو اس کو مارے گا نہ ایسا کر سکے گا[1] یہ سن کر اسید
بن حضیر (جو اوس قبیلے کے تھے) کھڑے ہوئے اور سعد بن
عبادہ سے کہنے لگے چل بے جھوٹے پروردگار کے بقا کی قسم واللہ
ہم تو اس کو ضرور قتل کریں گے اور تو بیشک منافق ہے جب تو منافقوں
کی (عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کی) طرف داری کرتا
ہے یہ کہنا ہی تھا کہ اوس اور خزرج دونوں طرف کے لوگ کھڑے
ہو گئے اور ہتھیار چلنے ہی کو تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے
اترے اور ان کو ٹھنڈا کیا وہ خاموش ہوئے آپ بھی خاموش
ہو رہے میرا یہ حال کہ سارا دن روتے گزرا نہ آنسو رکتا تھا نہ دم
بھر نیند آتی تھی میرے ماں باپ میرے پاس آ گئے میں دو رات
اور ایک دن سے برابر رو رہی تھی میں سمجھی کہ میرا کلیجہ کہاں پھٹ
جاتا ہے وہ میرے پاس ہی بیٹھے تھے میں رو رہی تھی اتنے میں
ایک انصاری عورت نے (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اندر آنے
کی اجازت چاہی وہ بھی آن کر بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی

[1] سعد بن عبادہ رض بڑے مسلمان اور نیک اور صالح بھی تھے مگر قومی حمیت آدمی پر غالب آجاتی ہے چونکہ اوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں
مدت سے عداوت چلی آتی تھی اسلام کی برکت سے دب گئی تھی سعد بن معاذ رض کا یہ کہنا کہ ہم خزرج کے آدمی کو بھی جیسا آپ حکم دیں گے
بجا لائیں گے یعنی ماریں گے اور سزا دیں گے سعد بن عبادہ رض کو ناگوار گزرا ان کا مطلب یہ تھا کہ سعد بن معاذ کون ہیں جو ہم پر حکومت کریں اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آدمی کو سزا دیں تو یہ اور بات ہے معاذ اور سعد بن عبادہ عبداللہ بن ابی مردود کے طرف دار نہ تھے نہ اس کی تہمت
کو سچا سمجھتے تھے ۱۲ منہ

فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ
يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمِ قِيلَ فِيَّ مَا قِيلَ قَبْلَهَا
وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ
قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي
عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ
اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ
وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ
ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي
حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ
عَنِّي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ
مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا
أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ
فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَبَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ وَلَئِنْ
اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي وَاللّٰهِ

ہم اسی خیال میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور بیٹھ گئے اس سے پہلے جس دن سے یہ طوفان اٹھا تھا آپ میرے
پاس بیٹھے ہی نہ تھے ایک مہینہ (کامل) آپ اسی تردد میں رہے
میرے باب میں کوئی وحی نہ آئی آپ نے تشہد پڑھا اور فرمایا
عائشہ رض مجھے تیری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے اگر تو پاک
دامن ہے تو اللہ تیری پاک دامنی کھول دے گا اور جو تو (واقعی)
پھنس گئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ توبہ کر جب بندہ توبہ کرتا ہے
اور گناہ کا اقرار تو اللہ معاف کر دیتا ہے جب آپ یہ گفتگو کر چکے
تو میرے آنسو دفعتہً بند ہو گئے ایک قطرہ بھی نہ رہا اور میں نے اپنے
باپ سے کہا تم میری طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب
دو وہ کہنے لگے خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا جواب دوں[1] پھر میں نے اپنی ماں سے کہا تم تو بھی میری
طرف سے کچھ بولو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دو وہ بھی یہی کہنے
لگیں قسم خدا کی میری سمجھ میں نہیں آتا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کیا جواب دوں حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں ان دنوں میں ایک کم سن لڑکی
تھی اتنا بہت قرآن بھی نہیں پڑھتی تھی میں نے خود ہی جواب دینا شروع
کیا[2]) اور کہا میں جانتی ہوں لوگوں نے جو باتیں بنائیں وہ تم سن چکے ہو
اور تمہارے دل میں جم گئی ہیں اور تم نے ان کو سچ بھی سمجھ لیا ہے اور
میں اگر اپنے تئیں پاک کہوں اور اللہ میری پاکی خوب جانتا ہے جب
بھی تم مجھے سچا کیوں سمجھنے لگے اور اگر میں (جھوٹ موٹ) خطا کا اقرار
کر لوں تو اللہ میری پاکی جانتا ہے تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے خدا کی قسم
اب تو میری اور تمہاری وہی مثل ہے جو یوسف ؑ کے باپ کی گزری[3]

---

[1] وہ تو عاشق رسول اور فنافی الرسول تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیتے باوجود زمین آوازنیا ندکہ منہ [2] سبحان اللہ حضرت عائشہ رض کو کم سن تھیں مگر جوہر ذاتی کہیں مٹ سکتا ہے فصاحت اور بلاغت اور خوش تقریری حضرت عائشہ رض کی ضرب المثل تھی ایسے سخت رنج اور غصے کے وقت بھی وہ تقریر کی کہ بڑے بڑے ثابت القلب اور منصبوط مردوں سے ہونی دشوار ہے ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں ہے حضرت عائشہ رض نے کہا مجھے اس رنج میں حضرت یعقوب ؑ کا نام یاد نہ رہا میں نے یوسف کا باپ کہہ دیا

فِيَّ وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلٰى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُوا أَنْ يُبَرِّئَنِي اللّٰهُ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيًا وَلَأَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْاٰنِ فِي أَمْرِي وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُوا أَنْ يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ احْمَدِي اللّٰهَ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللّٰهُ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْاٰيَاتِ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رضـ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى

جب انہوں نے کہا اچھی طرح صبر کرنا یہی میرا کام ہے اور تم جو باتیں بنا رہے ہو ان میں اللہ ہی میرا مددگار ہے یہ کہہ کر میں نے اپنے بچھونے پر گردن موڑ لی مجھے امید تھی اللہ ضرور مجھ کو پاک کرے گا لیکن میں یہ نہیں سمجھتی تھی کہ میرے باب میں قرآن اُترے گا (جو قیامت تک پڑھا جائے گا) میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ میرے مقدمہ میں قرآن پڑھا جائے بلکہ مجھے یہ امید تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مقدمے میں کوئی خواب دیکھیں گے جس سے اللہ میری پاک دامنی ظاہر کردے گا پھر قسم خدا کی آپ اس جگہ سے سرکے بھی نہ تھے اور نہ گھر کے لوگوں میں سے کوئی باہر گیا تھا اتنے میں آپ پر وحی آنے لگی آپ کو پسینہ آنا شروع ہوا (جیسے وحی کے وقت آیا کرتا تھا) موتیوں کی طرح سردی کے دن میں بھی آپ کے چہرے سے ٹپکتا جب وحی کی حالت ختم ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خوشی سے) ہنسنے لگے اور پہلے جو بات آپ نے فرمائی وہ یہ تھی مجھ سے فرمایا عائشہؓ اللہ کا شکر بجا لا اللہ نے تیری پاکی بیان فرمادی اس وقت میری ماں (ام رومان) کہنے لگیں اُٹھ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ آپ کا شکریہ کر میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہ آپ پاس اُٹھ کر جاؤں گی نہ آپ کا شکریہ کروں گی تیں تو اپنے مالک کا شکریہ کروں گی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں ان الذین جاءوا بالافک عصبۃ منکم آخر رکوع تک جب اللہ نے میری پاکی اتاری تو ابو بکر صدیقؓ نے جو پہلے مسطح بن اثاثہ سے قرابت کی وجہ سے کچھ سلوک کیا کرتے یہ قسم کھائی اب میں مسطح سے کبھی کچھ سلوک نہ کرونگا اس نے

ـــــــــــــــــــــــ

لـه یہ حضرت عائشہؓ نے ناز محبوبیت سے فرمایا اور ان کا ناز بجا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بدمعاشوں کی بات پر ان سے گمان پیدا کر لیا اور ایک مہینہ کامل تردد میں رہے ان کے پاس بیٹھنا چھوڑ دیا آخر اللہ ہی نے ان کی صفائی بیان کی اور صفائی بھی کیسی اپنی کلام پاک میں جس کی تلاوت قیامت تک جاری ہے سبحان اللہ گو ابتدا میں حضرت عائشہؓ کو صدمہ اور رنج رہا مگر خاتمہ کیسا عمدہ ہوا کہ ان کا ذکر خیر قیامت تک ہر مسلمان کے دل اور زبان پر قائم ہو گیا یہ دولت کسی عورت کو نصیب نہیں ہوئی ۱۲ منہ

مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ

عائشہ رضؓ کے باب میں طوفان اٹھایا (نیکی برباد گنہ لازم) اس وقت یہ آیت اتری ولا یاتل اولوالفضل منکم والسعۃ غفور رحیم تک ابوبکرؓ کہنے لگے بیشک میں تو اللہ کی مغفرت کا طالب ہوں (سبحان اللہ ایمان ہو تو ایسا) اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے وہ پھر جاری کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس طوفان کے زمانہ میں) زینب بنت جحش (میری سوکن) سے میرا حال پوچھتے فرماتے زینب تو کیا سمجھتی ہے تو نے کیا دیکھا ہے وہ کہتیں یا رسول اللہ میں نے جو سنا اور جو دیکھا وہی کہوں گی میں تو عائشہؓ کو پاک دامن ہی سمجھتی ہوں اور آپ کی بیبیوں میں میرے مقابل کی وہی تھیں مگر ان کی پرہیز گاری کی وجہ سے اللہ نے ان کو بچائے رکھا[1] ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے کہا ہم سے فلیح نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے یہی حدیث نقل کی ابوالربیع نے کہا اور ہم سے فلیح نے بیان کیا انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اور یحیی بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے یہی حدیث

بَابٌ ۸۲ إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ.

باب جب ایک مرد دوسرے مرد کو اچھا کہے تو یہ کافی ہے[2]

وَقَالَ أَبُو جَمِيلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي قَالَ عَرِيفِي إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا

اور ابوجمیلہ (سنین) نے کہا میں نے ایک پڑا لڑکا پایا حضرت عمرؓ نے مجھ کو دیکھا تو کہنے لگے ایسا نہ ہو یہ غار آفت کا غار ہو[3] گویا انہوں نے مجھ پر بُرا گمان کیا[4] پھر میرے نقیب نے ان سے کہا[5] نہیں یہ نیک بخت آدمی ہے جب انہوں نے کہا ایسا ہے تو یہ بچہ لے جا اس کا

[1] وہ اس طوفان میں شریک نہیں ہوئیں حالانکہ وہ اول تو سوکن تھیں دوسرے خوب صورتی اور شرافت میں میرے مقابلہ کی تھیں مگر چونکہ نیک اور پرہیزگار تھیں اس لیے سچی بات انہوں نے کہی رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ

[2] یعنی ایک شخص کا تزکیہ کافی ہے اور شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک کم سے کم دو شخص تزکیہ کے لیے ضرور ہیں ۱۲ منہ

[3] یہ ایک مثل ہے عرب میں اس موقع پر کہی جاتی ہے جہاں ظاہر میں سلامتی کی امید ہو اور در پردہ اس میں ہلاکت ہو ہوا یہ تھا کہ کچھ لوگ جان بچانے کو ایک غار میں جا کر چھپے وہ غار ان پر گر پڑا یا دشمن نے وہیں آکر ان کو مارا جب سے یہ مثل جاری ہو گئی ۱۲ منہ

[4] حضرت عمرؓ نہ یہ سمجھے کہیں اس نے حرام کاری نہ کی ہو اور یہ لڑکا اسی کا نطفہ ہو ۱۲ منہ

[5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کی گواہی قبول کی ۱۲ منہ

نَفَقَتُهُ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رض قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

خرچ ہم پر ہے[۱]۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی[۲] آپ نے فرمایا ارے یہ کیا کرتا ہے تو نے اس کی گردن کاٹی۔ کئی بار آپ نے یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں کسی کو اپنے بھائی (مسلمان) کی تعریف کرنے کی ضرورت پڑے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں آگے اللہ خوب جانتا ہے میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا میں سمجھتا ہوں وہ ایسا ایسا ہے اگر اس کا حال جانتا ہو[۳]۔

باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جتنا جانتا ہو اتنا ہی کہے۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا وہ اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا آپ نے فرمایا تم نے اس کو تباہ کیا یا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی[۴]۔

[۱] یعنی بیت المال سے اس کے کھانے پینے کا خرچہ دیا جائے گا اور تو پرورش کر اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا بعضے کہتے ہیں تعریف کرنے والا محجن بن ادرع تھا اور جس کی تعریف کی اس کا نام عبداللہ بن ذی البجادین تھا ۱۲ منہ [۳] یعنی خوب یقین ہو کہ اس میں یہ وصف ہیں۔ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ آپ نے ایک شخص کا تزکیہ جائز رکھا بہ شرطیکہ وہ یا وہ گو نہ ہو اور مدح میں مبالغہ نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی مدح میں مبالغہ کرنا جیسے شاعروں کی عادت ہوتی ہے مکروہ ہے اور دینداری کے خلاف ہے ۱۲ منہ [۴] آپ کو یہ ڈر ہوا کہیں اس کی تعریف سے اس شخص میں تکبر اور غرور پیدا نہ ہو جائے باب کا دوسرا مطلب یعنے جتنا جانتا ہو اتنا ہی کہے گو اس حدیث میں مذکور نہیں ہے مگر جو حدیث ابو بکرہؓ کی اوپر گزری اس میں مذکور ہے اور شاید امام بخاری نے اسی طرف اشارہ کیا اپنی عادت کے موافق ۱۲ منہ

بَابُ ۸۴؎ بُلُوْغِ الصِّبْيَانِ وَ شَهَادَتِهِمْ ۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا وَقَالَ مُغِيْرَةُ احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوْغُ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ إِلٰى قَوْلِهٖ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً ۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهٗ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ ثُمَّ عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْحَدُّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ

باب بچے کب جوان ہوتے ہیں اور ان کی گواہی درست ہے یا نہیں :۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا اور جب تمہارے بچے احتلام کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اجازت لیں اور مغیرہ بن مقسم نے کہا مجھے بارہ برس کی عمر میں احتلام ہونے لگا ؎۱ اور عورتیں حیض آنے پر جوان ہو جاتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق میں) فرمایا جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں اخیر آیت یضعن حملہن تک اور حسن بن صالح نے کہا ہماری ایک ہمسائی تھی ؎۲ وہ اکیس برس کی عمر میں نانی ہو گئی تھی۔

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عمر نے کہا مجھ سے نافع نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمر رض نے وہ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی آپ نے ان کو لشکر میں شریک نہیں کیا پھر خندق کے دن پیش ہوئے اس وقت پندرہ برس کی عمر تھی آپ نے منظور کیا نافع نے کہا میں عمر بن عبد العزیز پاس آیا جب وہ خلیفہ تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا بس بالغ اور نابالغ کی یہی حد رکھنی چاہیئے اور اپنے نائبوں کے نام حکم لکھا کہ جو مسلمان پندرہ سال کا ہو جائے

؎۱ یعنی بارہ برس کی عمر میں جوان ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں عمرو بن عاص بھی اپنے بیٹے عبد اللہ سے صرف بارہ برس بڑے تھے اہل حدیث اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی کے نزدیک کم مدت بلوغ کی ضرورت کے لیے حیض اور مرد کے لیے پندرہ سال ہیں جیسے آگے ابن عمر رض کی روایت میں مذکور ہو گا بعضوں نے کہا عورت کو جب حیض آ جائے اور مرد کو جب احتلام ہونے لگے تو بلوغ ہو گیا اور مالک اور لیث نے کہا جب شرم گاہ پر بال نکل آئیں اور ابو حنیفہ رح نے کہا جب اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہو اور حق یہ ہے کہ بلوغ کی میعاد مقرر نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ ہر ملک کی آب وہوا پر منحصر ہے عرب میں اور گرم ملکوں میں عورتیں دس برس کی جوان ہو جاتی ہیں اور سرد ملکوں میں جیسے روس وغیرہ ہے بیس برس تک عورت جوان نہیں ہوتی۔ اب رہی بچوں کی گواہی تو جمہور علماء نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے مگر امام مالک نے کہا اگر بچے آپس میں ایک دوسرے سے لڑیں اور زخمی کریں تو ان کی گواہی منظور ہو گی ۱۲ منہ ؎۲ اس کو دینوری نے مجالست میں وصل کیا یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے ۱۲ منہ

وَالْكَبِيرِ وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ

١١٨٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

بَابٌ ٨٥ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِي هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِينِ۔

١١٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

بَابٌ ٨٦ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُودِ۔

اس کا حصہ (لشکر والوں میں) لگائیں۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صفوان بن سلیم نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جمعہ کے دن ہر اس شخص پر غسل واجب ہے جس کو احتلام ہوتا ہو[1]

باب مدعا علیہ کو قسم دلانے سے پہلے حاکم کا مدعی سے یہ پوچھنا تیرے پاس گواہ ہیں؟

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کی نیت سے جھوٹی قسم (جس کو وہ جھوٹ سمجھتا ہو) کھائے تو وہ خدا سے جب وہ ملے گا خدا اس پر غصے ہوگا اشعث بن قیس نے (یہ حدیث سن کر) کہا یہ حدیث تو میرے ہی باب میں آپ نے فرمائی ہوا یہ کہ مجھ میں ایک یہودی (جشیش) میں ایک زمین ساجھے میں تھی وہ مکر گیا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا آپ نے مجھ سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں تب آپ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا کر میرا مال اڑا لے گا اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں اخیر آیت تک۔

باب دیوانی اور فوجداری دونوں مقدموں میں مدعیٰ علیہ سے قسم لینا۔

[1] اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ احتلام سے مرد جوان ہو جاتا ہے گو اس کی عمر پندرہ سال کو نہ پہنچی ہو ۱۲ منہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَقُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى قُلْتُ إِذَا كَانَ يُكْتَفَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هٰذِهِ الْأُخْرَى

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] یا تو دو گواہ لا نہیں تو اس سے قسم لے اور قتیبہ نے کہا[2] ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن شبرمہ سے (جو کوفہ کے قاضی تھے) مجھ سے ابوالزناد نے (جو مدینہ کے قاضی تھے)[3] ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنے میں گفتگو کی میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے مردوں میں سے دو مردوں کو گواہ کر لو اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں ان لوگوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے میں نے کہا جب ایک گواہی اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا تو پھر یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے دوسری عورت کے یاد دلانے سے فائدہ ہی کیا ہے[4]۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عباسؓ نے (مجھ کو) لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ کو قسم دلانے

---

[1] یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری نے وصل کی ہے ۱۲ منہ [2] قتیبہ امام بخاری کے شیخ ہیں تو یہ تعلیق نہیں ہے ۱۲ منہ [3] ابوالزناد مدینہ کے قاضی تھے جو شیخ ہیں امام مالک کے مدینہ والے اور شافعی اور احمد اور اہل حدیث سب اس کے قائل ہیں کہ اگر مدعی پاس ایک ہی گواہ ہو تو مدعی سے قسم لے کر ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کر دیں گے مدعی کی قسم دوسرے گواہ کے قائم مقام ہو جائے گی اور یہ امر صحیح حدیث سے ثابت ہے جس کو امام مسلم نے ابن عباس رضؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کیا اور اصحاب سنن نے اس کو ابوہریرہؓ اور جابر رضؓ سے نکالا ابن خزیمہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ابن شبرمہ کوفہ کے قاضی تھے اہل کوفہ جیسے امام ابوحنیفہؒ وغیرہ اس کو جائز نہیں کہتے اور صحیح حدیث کے برخلاف آیت قرآن سے استدلال کرتے ہیں حالانکہ آیت قرآن حدیث کے برخلاف نہیں ہو سکتی اور قرآن کا جاننے والا اور سمجھنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی نہ تھا ۱۲ منہ [4] یہ استدلال ابن شبرمہ کا صحیح نہیں ہے کیونکہ قرآن میں معاملہ کرنے والوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ معاملہ کرتے وقت دو مردوں یا ایک مرد دو عورتوں کو گواہ کر لیں دو عورتیں اس لیے رکھیں کہ وہ ناقص العقل اور ناقص الحفظ ہوتی ہیں ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے اور یہ ظاہر ہے کہ مدعی سے جو قسم لی جاتی ہے وہ اسی وقت جب نصاب شہادت کا پورا نہ ہو اگر ایک مرد اور دو عورتیں یا دو مرد موجود ہوں تب مدعی سے قسم لینے کی ضرورت نہیں امام شافعیؒ نے فرمایا یمین مع الشاہد کی حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہے بلکہ حدیث میں بیان ہے اس امر کا جس کا ذکر قرآن میں نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس کے پیغمبر کے حکم پر چلیں اور جس چیز سے آپ نے منع کیا اس سے باز رہیں۔ میں کہتا ہوں قرآن میں تو یہ کا ذکر ہے کہ اپنے پاؤں وضو میں دھوؤ پھر حنفیہ موزوں پر مسح کرنا کیوں جائز رکھتے ہیں اسی طرح قرآن میں یہ ذکر ہے کہ اگر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو اور حنفیہ اس کے برخلاف ایک ضعیف حدیث کے رو سے نبیذ تمر سے وضو کرنا کیوں جائز سمجھتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ نبیذ تمر کی ضعیف اور مجہول حدیث کو ضعیف قرار دے کر اس نے کتاب اللہ پر زیادت جائز سمجھتے ہیں اور یمین مع الشاہد کی صحیح اور مشہور حدیث کو رد کرتے ہیں وہل ہذا الا ظلم عظیم ۱۲ منہ

عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

بَابٌ

١١٩٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ إِلَى عَذَابٌ أَلِيمٌ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ.

کا حکم دیا[١]

باب

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جو شخص (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ جب اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کی تصدیق اتاری فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر عذاب الیم تک جب عبداللہ یہ حدیث بیان کر چکے تو اشعث بن قیس ہمارے سامنے آئے انہوں نے پوچھا ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعودؓ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہم نے ان سے کہہ دی انہوں نے کہا عبداللہ سچے ہیں یہ آیت میرے ہی باب میں اتری ایسا ہوا مجھ میں اور ایک شخص (یہودی معدان بن اسود بن معدیکرب جفشیش) میں کچھ جھگڑا ہوا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا یا تو دو گواہ لا یا اس سے قسم لے[٢] میں نے عرض کیا وہ تو قسم کھا لے گا کچھ پروا نہیں کرنے کا تب آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے گا تو جب اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا بعد اس کے اللہ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق اتاری اور آپ نے یہی آیت پڑھی۔

---

١ یعنی جب مدعی پاس گواہ نہ ہوں بیہقی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعاً یوں نکالا البینة علی من ادعی والیمین علی من انکر معلوم ہوا کہ مدعی علیہ پر ہر حال میں قسم کھانا لازم ہوگا جب مدعی پاس شہادت نہ ہو خواہ مدعی اور مدعا علیہ میں اختلاط اور ربط ہو یا نہ ہو شافعی اور اہل حدیث اور جمہور علما کا یہی قول ہے لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ مدعی علیہ سے اسی وقت قسم لی جائے گی جب اس میں اور مدعی میں ارتباط اور اختلاط اور معاملات ہوں ورنہ ہر شخص شریف آدمیوں کو قسم کھلانے کے لیے جھوٹے دعوے ان پر کر دے گا ١٢ منہ

٢ یعنی حنفیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ یمین مع الشاہد پر فیصلہ کرنا درست نہیں اور یہ استدلال فاسد ہے کس لیے کہ یمین مع الشاہد شاہدین کی شق میں داخل ہے تو مطلب یہ ہے کہ دو گواہ لا اس اس طرح سے کہ دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک قسم ورنہ مدعی علیہ سے قسم لے یہ حنفیہ اتنا غور نہیں کرتے کہ اللہ اور پیغمبر کے کلام کو باہم ملانا بہتر ہے یا ان میں مخالفت ڈالنا ایک پر عمل کرنا ایک کو ترک کرنا ١٢ منہ

بَابٌ ۸۸ اِذَا ادَّعٰی اَوْ قَذَفَ فَلَهٗ اَنْ یَّلْتَمِسَ الْبَیِّنَةَ وَیَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَیِّنَةِ

۱۱۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَیَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰی اَحَدُنَا عَلٰی امْرَاَتِهٖ رَجُلًا یَنْطَلِقُ یَلْتَمِسُ الْبَیِّنَةَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ الْبَیِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِیْثَ اللِّعَانِ

بَابٌ ۸۹ الْیَمِیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۱۹۴- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِیْقٍ یَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِیْلِ وَرَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا لَا یُبَایِعُهٗ اِلَّا لِلدُّنْیَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مَا یُرِیْدُ وَفٰی لَهٗ وَاِلَّا لَمْ یَفِ لَهٗ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهٖ كَذَا وَكَذَا

باب اگر کسی نے کوئی دعوی کیا یا (اپنی عورت پر) زنا کا جرم لگایا اور گواہ لانے کے لیے مہلت چاہی۔[۱]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی جورو پر شریک بن سحماء سے زنا کرانے کا جرم لگایا آپ نے فرمایا یا تو (اس جرم کے ثابت کرنے کے لیے چار) گواہ لا ورنہ اپنی پیٹھ پر کوڑے لگنا قبول کر اس نے عرض کیا یا رسول کوئی اپنی جورو کو برا کام کرتے دیکھے تو کیا گواہ ڈھونڈھنے کے لیے (دوڑتا) جائے آپ برابر یہی فرماتے رہے گواہ لا نہیں تو پیٹھ پر کوڑے لگوا پھر ابن عباسؓ نے لعان کی حدیث بیان کی۔

باب عصر کی نماز کے بعد (جھوٹی) قسم کھانا اور زیادہ گناہ ہے۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات نہیں کرنے کا نہ ان کو دیکھے گا نہ ان کو (گندگی سے) پاک کرے گا اور ان کو دکھ کی مار پڑے گی ایک وہ شخص جس کے پاس رستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر کو نہ دے دوسرے وہ جو دنیا کے لیے (حاکم سے) بیعت کرے اگر اس کی خواہش موافق اس کو دے تو بیعت پر قائم رہے ورنہ توڑ دے تیسرے وہ شخص جو عصر کے بعد مول تول میں جھوٹی قسم کھائے کہ اس کو یہ چیز اتنے میں پڑی ہے اور اس کے کہنے پر دوسرا شخص (دھوکا

[۱] تو مہلت دی جائے گی جیسے حساب دیکھنے کے لیے مہلت دی جائے گی اگر مہلت کے بعد ایک گواہ لایا اور دوسرا گواہ حاضر کرنے کے لیے اور مہلت دی جائے گی ۱۲ منہ

نَلْخَذَهَا۔

بَابٌ يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلٰى غَيْرِهٖ

قَضٰى مَرْوَانُ بِالْيَمِيْنِ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِيْ فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَأَبٰى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِيْنُهٗ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُوْنَ مَكَانٍ۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

بَابٌ إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِيْنِ۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَأَسْرَعُوْا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ

کھاکر) خرید لے۔

باب مدعی علیہ پر جہاں قسم کھانے کا حکم دیا جائے وہیں قسم کھالے یہ ضرور نہیں کہ دوسری جگہ پر جاکر قسم کھائے[1]

اور مروان نے زید بن ثابت کو منبر شریف پر قسم کھانے کا حکم دیا زید نے کہا میں یہیں قسم کھاؤں گا اور قسم کھانے لگے اور منبر پر قسم کھانے سے انکار کیا مروان زید پر تعجب کرنے لگا[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعث سے فرمایا تو دو گواہ لا نہیں تو اس سے قسم لے اور آپ نے یہ نہیں تخصیص کی کہ فلاں جگہ یا فلاں جگہ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کھا کے کسی کا مال مار لینے[3] کو وہ جب اللہ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہوگا۔

باب جب چند آدمی ہوں اور ہر ایک قسم کھانے میں جلدی کرے تو پہلے کس سے قسم لی جائے۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں سے فرمایا قسم کھاؤ ہر ایک جلدی کرنے لگا آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو اور جس کا نام قرعہ میں پہلے نکلے وہی پہلے قسم کھائے[4]۔

---

[1] مثلاً مدعی کہے کہ مسجد میں چل کر قسم کھاؤ تو مدعی علیہ پر ایسا کرنا لازم نہیں ہے حنفیہ کا یہی قول ہے اور حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں اور شافعیہ کے نزدیک اگر قاضی مناسب سمجھے تو ایسا حکم دے سکتا ہے گو مدعی اس کی خواہش نہ کرے ۱۲ منہ

[2] اس کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا زید بن ثابت اور عبداللہ بن مطیع میں ایک مکان کی بابت جھگڑا ہوا تھا مروان اس وقت معاویہؓ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا اس نے زیدؓ کو منبر پر جاکر قسم کھانے کا حکم دیا زید نے انکار کیا اور زید کے قول پر عمل کرنا بہتر ہے مروان کی رائے پر عمل کرنے سے لیکن حضرت عثمانؓ سے بھی مروان کی رائے کے مطابق منقول ہے کہ منبر کے پاس قسم کھائی جائے امام شافعیؒ نے کہا مصحف پر قسم دلانے میں قباحت نہیں ۱۲ منہ

[3] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

[4] ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ دو شخصوں نے ایک چیز کا دعویٰ کیا اور کسی پاس گواہ نہ تھے آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو باقی بر صفحہ آئندہ

باب ۷۹۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

١١٩٧ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ اَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ اَعْطٰى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى النَّاجِشُ اٰكِلُ رِبًا خَائِنٌ

١١٩٨ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ اَوْ قَالَ اَخِيْهِ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَاَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِي الْقُرْاٰنِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ فَلَقِيَنِي الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ

باب ۷۹۳ كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ

قَالَ تَعَالٰى يَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَكُمْ وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَ

باب اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں

مجھ سے اسحاق (بن راہویہ یا ابن منصور) نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم کو عوام بن حوشب نے کہا مجھ سے ابراہیم ابو اسمٰعیل سکسکی نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص (نام نامعلوم) نے بازار میں اپنا سامان رکھا قسم کھائی میں نے یہ اتنے کو خریدا ہے حالانکہ اتنے کو نہیں خریدا تھا اس وقت یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کو درمیان دے اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا نجش کرنے والا گویا سود خوار چور ہے[1]۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کسی کا مال مار لینے کو یا یوں فرمایا اپنے مسلمان بھائی کا مال مار لینے کو وہ جب اللہ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن میں اتاری فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال کماتے ہیں اخیر آیت تک ابو وائل نے کہا پھر مجھ سے اشعث بن قیس ملے انہوں نے پوچھا عبداللہ نے تم سے آج کونسی حدیث بیان کی میں نے کہا یہ انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے ہی باب میں اتری۔

باب قسم کیونکر لی جائے۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براۃ میں) فرمایا اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تم کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) جس کا نام نکلے وہ قسم کھائے اور حاکم کی روایت میں یوں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور دونوں نے گواہ پیش کیے آپ نے وہ اونٹ آدھوں آدھ دونوں کو دلا دیا ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے قرعہ کا حکم دیا اور جس کا نام قرعہ میں نکلا اس کو دلا دیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] نجش کا بیان اوپر گذر چکا ہے یعنے مال کا مول اس نیت سے بڑھانا کہ دوسرا دھوکا کھائے اور خرید لے ۱۲ منہ

جَلَّ ثُمَّ جَآءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَانًا وَّتَوْفِيقًا يُقَالُ بِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ وَوَاللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ۔

راضی کرنے کے لیے اور (سورۂ نساء میں) پھر تیرے پاس اللہ کی قسم کھاتے آتے ہیں ہماری نیت تو بھلائی اور ملاپ کی تھی[1] قسم میں یوں کہا جائے باللہ تاللہ واللہ[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3] ایک وہ شخص جس نے عصر کے بعد اللہ کی جھوٹی قسم کھائی اور اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم نہ کھائیں[4]۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَآ إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمِّهٖ أَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهٗ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَآ إِلَّآ أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَآ إِلَّآ أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَآ إِلَّآ أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَآ أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَآ أَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اپنے چچا ابوسہیل سے انہوں نے اپنے باپ (مالک بن ابی عامر) سے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص (ضمام بن ثعلبہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا معلوم ہوا وہ آپ سے اسلام کو پوچھ رہا تھا آپ نے فرمایا اسلام کیا ہے رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنا وہ کہنے لگا ان پانچ کے سوا اور بھی کوئی نماز مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل پڑھے تو اور بات ہے پھر آپ نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا وہ کہنے لگا اس کے سوا اور بھی کوئی روزہ مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل رکھنا چاہے تو خیر طلحہ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا اس نے کہا اور بھی کوئی خیرات مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل صدقہ دینا چاہے تو اور بات ہے یہ سن کر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا کہتا جاتا تھا قسم خدا کی میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا آپ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس نے مراد پائی[5]

---

[1] بعضے نسخوں میں اور دو آیتیں مذکور ہیں ویحلفون باللہ انہم لمنکم اور فیقسمان باللہ لشہادتنا احق من شہادتہما ان آیتوں کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قسم میں تغلیظ یعنی سختی ضرور نہیں صرف اللہ کی قسم کھانا کافی ہے ۱۲ منہ

[2] عرب میں باللہ تاللہ واللہ یہ تینوں کلمے قسم میں کہے جاتے ہیں ۱۲ منہ

[3] یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[4] یہ امام بخاری کا کلام ہے ہماری شریعت میں اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم کھانا درست نہیں نہ اس قسم کا کوئی اعتبار ہے مثلاً کوئی پیغمبر یا امام یا ولی کے نام کی قسم کھائے تو اول تو گناہ گار ہوگا دوسرے وہ قسم محض لغو ہوگی صحیح حدیث میں ہے جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کی دوسری میں ہے جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے ۱۲ منہ

[5] یعنے بہشت میں جائے گا دوزخ سے بچے گا باب کا مطلب اس سے نکلتا ہے کہ اس نے کہا قسم خدا کی معلوم ہوا قسم میں یہی کافی ہے واللہ کہنا ۱۲ منہ

۱۱۹۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذُكِرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے کہا نافع نے عبد اللہ بن عمر رض سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے[1]۔

بَابٌ ۹۴ مَنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِيْنِ.

باب جو شخص مدعیٰ علیہ کے قسم کھا لینے کے بعد پھر گواہ پیش کرے[2]۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَاِبْرَاهِيْمُ وَشُرَيْحٌ اَلْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3] کبھی تم میں کوئی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے بڑھ کر ہوتا ہے اور طاؤس اور ابراہیم نخعی اور شریح نے کہا[4] معتبر گواہ جھوٹی قسم کی نسبت زیادہ قابل قبول ہیں۔

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا بِقَوْلِهٖ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْهَا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب سے انہوں نے ام سلمہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جھگڑتے آتے ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک تم میں دوسرے سے دلیل بیان کرنے میں بڑھ کر ہوتا ہے (قوت بیان بڑھ کر رکھتا ہے) پھر میں (غلطی سے) اگر اس کے بھائی کا حق اس کو دلا دوں تو وہ (حلال نہ سمجھے) اس کو نہ لے[5] میں اس کو دوزخ

---

[1] قسطلانی نے کہا معلوم ہوا کہ کسی مخلوق کی قسم کھانا قصد کر کے مکروہ ہے اگر بلا قصد زبان سے نکل جائے تو گناہ گار نہ ہوگا جیسے طلحہ کی حدیث میں جو اوپر گزری ایک روایت میں یوں ہے افلح وابیہ ان صدق مخلوق میں پیغمبر صلعم اور کعبہ اور جبریل اور صحابہ و تابعین بزرگ درویش فقیر ولی سب داخل ہیں نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ نہ ماں نانی کی کسی کی قسم اللہ کے سوا نہ کھاؤ قسطلانی نے کہا اگر کوئی اللہ کے سوا دوسرے کسی کو اللہ کی طرح بزرگ سمجھ کر قسم کھائے تو وہ کافر ہو جائے گا اور جو بے قصد زبان سے کسی دوسرے کی قسم نکل جائے تو کراہت نہ ہوگی لیکن قسم لغو ہوگی یعنی اس کے خلاف کرنے میں کچھ کفارہ لازم نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] تو اس کے گواہ قبول ہوں گے اہل کوفہ اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے امام مالک کہتے ہیں اگر مدعی کو اپنے گواہوں کا علم نہ تھا اور اس نے مدعی علیہ سے قسم لے لی پھر گواہوں کا علم ہوا تو گواہ قبول ہوں گے اور جو گواہوں کا علم ہوتے ساتے اس نے گواہ پیش نہیں کیے اور قسم لے لی تو اب گواہ منظور نہ ہوں گے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا طاؤس اور ابراہیم کا قول مجھ کو موصولاً نہیں ملا لیکن شریح کے قول کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے امام مالک اور شافعی اور امام احمد اور جمہور علما کا مذہب ثابت ہوا کہ قاضی کا حکم ظاہراً نافذ ہوتا ہے نہ باطناً یعنی قاضی اگر غلطی سے کوئی فیصلہ کر دے تو فیما بینہ و بین اللہ جس کے موافق فیصلہ کرے اس کے لیے وہ شے درست نہ ہوگی اور حنفیہ کا رد ہوا جن کے نزدیک قاضی کی قضا ظاہراً اور باطناً دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر صاحب کو بھی دھوکا ہو جانا ممکن تھا اور آپ کو علم غیب نہ تھا اور جب آپ سے جو سارے جہان سے افضل تھے غلطی ہو جانا ممکن ہوا تو اور کسی قاضی یا مجتہد یا امام یا عالم کی کیا حقیقت اور کیا ہستی ہے اور بڑا بے وقوف ہے

(باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ مَنْ اَمَرَ بِاِنْجَازِ الْوَعْدِ

وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَضٰى ابْنُ الْاَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ قَالَ وَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ اِسْحٰقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَشْوَعَ۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَاَلْتُكَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا

کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں۔

باب وعدے کا پورا کرنا ضرور ہے[1]۔

اور امام حسن بصری نے اس کو پورا کرایا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مریم میں) حضرت اسمٰعیل کا ذکر کیا ان کا وعدہ سچا ہوتا[2] اور سعید بن اشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا[3] اور سمرہ بن جندبؓ صحابی سے ایسا ہی نقل کیا اور مسور بن مخرمہ (صحابیؓ) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنے ایک داماد (ابوالعاص) کا ذکر کرتے تھے اس نے جو وعدہ مجھ سے کیا وہ پورا کیا[4] امام بخاریؒ نے کہا میں نے اسحاق بن راہویہ (مجتہد مشہور) کو دیکھا وہ وعدے پورا کرنے کے وجوب پر ابن اشوع کی حدیث سے دلیل لیتے۔[5]

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے نقل کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے ان سے عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسفیان کہتا تھا کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے اس سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا یہ پیغمبر تم کو کیا حکم دیتا ہے تو نے کہا نماز اور سچ بولنے اور حرام کاری سے بچنے اور وعدہ پورا کرنے اور امانت کو ادا کرنے کا ہرقل نے کہا پیغمبر کی یہی صفت ہوتی ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ شخص جو کسی مجتہد یا پیر یا درویش یا ولی کو خطا سے معصوم سمجھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] امام بخاری اور بعضے علماء کا یہی قول ہے کہ وعدہ پورا کرنا چاہیے اگر کوئی نہ کرے تو قاضی پورا کرائے گا لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ وعدہ پورا کرنا مستحب ہے اور اخلاقاً ضرور ہے پر قاضی جبراً اس کو پورا نہیں کرا سکتا ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں حضرت اسمٰعیلؑ نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا حضرت اسمٰعیلؑ وعدے کے موافق اس مقام پر پہنچے وہ شخص نہ آیا آپ اس کے انتظار میں دوسرے دن تک وہیں ٹھہرے رہے غرض صدق وعدہ انبیاء کی خصلت ہے اور خلف وعدہ منافقوں کا شیوہ اور آیت کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون سے وعدہ پورا کرنے کا وجوب نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۲ منہ [4] مشرکوں نے ابوالعاص سے کہا کہ علیا حضرت زینبؓ کو طلاق دے دو انہوں نے نہ سنا اور جب قید ہو کر مدینہ میں آئے آپ نے ان سے فرمایا مکے جا کر زینبؓ کو یہاں بھیج دو انہوں نے بھیج دیا ۱۲ منہ [5] یہیں سے امام بخاری نے وعدہ پورا کرنے کا وجوب نکالا ۱۲ منہ

اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ۔

جعفر نے انہوں نے ابوسہیل نافع بن مالک بن ابی عامر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے تو جھوٹ جب اس کے پاس امانت رکھیں تو چوری کرے جب وعدہ کرے تو خلاف[1]

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَّ فِيْ يَدِيْ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور علاء بن حضرمی (بحرین کے حاکم) نے ابوبکر صدیقؓ پاس روپیہ بھیجا تو ابوبکرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کا کچھ قرض نکلتا ہو یا آپ نے اس سے وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے (اپنا حق لے لے) جابرؓ نے کہا میں نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا تین بار دونوں ہاتھ پھیلا کر جابرؓ نے کہا ابوبکرؓ نے میرے ہاتھ میں پانسو گنے پھر پانسو پھر پانسو[2]

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلَنِيْ يَهُوْدِيٌّ مِّنْ اَهْلِ الْحِيْرَةِ اَيَّ الْاَجَلَيْنِ قَضٰى مُوْسٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو سعید بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم سے مروان بن شجاع نے بیان کیا انہوں نے سالم بن عجلان افطس سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا حیرہ کے[3] ایک یہودی نے (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) مجھ سے پوچھا حضرت موسیٰ نے دونوں میعادوں میں سے[4] کونسی میعاد پوری کی تھی میں نے

---

[1] یہ حدیث کتاب الایمان میں مع شرح گزر چکی ہے امام بخاریؒ نے کہا اس سے وفاء وعدہ کا وجوب نکالا کس لیے کہ اگر واجب نہ ہوتا تو خلف وعدہ نفاق کی نشانی نہ ہوتا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا وعدے کا پورا کرنا ضرور ہے جب تو حضرت ابوبکرؓ نے قرضے کے ساتھ وعدے کو بھی بیان کیا اور اس کو پورا کیا ۱۲ منہ [3] حیرہ ایک بستی ہے مشہور کربلا کے پاس ۱۲ منہ [4] ایک آٹھ سال کی ایک دس سال کی جیسے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ حضرت شعیبؑ نے ان سے کہا میں چاہتا ہوں ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کو تیرے نکاح میں دوں بشرطیکہ تو آٹھ برس تک میری نوکری کرے اگر تو دس برس پورے کر دے تو یہ تیرا احسان ہے میں تجھ پر تکلیف نہیں ڈالنا چاہتا ۱۲ منہ

حَتّٰی اَقْدَمَ عَلٰی حِبْرِ الْعَرَبِ فَاَسْاَلَهٗ فَقَدِمْتُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ قَضٰی اَكْثَرَهُمَا وَاَطْيَبَهُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ فَعَلَ۔

بَاب ۷۹۶ لَا يُسْئَلُ اَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا

وَقَالَ الشَّعْبِیُّ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلٰی بَعْضٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ الْاٰيَةَ۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتٰبِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلٰی نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ

کہا مجھے معلوم نہیں میں عرب کے عالم سے جب تک نہ پوچھوں پھر میں ابن عباسؓ پاس آیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا لمبی میعاد جو شعیبؑ کو زیادہ پسند تھی (یعنی دس سال کی) پوری کی اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کہتا ہے وہی کرتا ہےؑ۔

باب مشرکوں کی گواہی قبول نہ ہوگیؑ۔

اور عامر شعبی نے کہا کافروں میں ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں پر قبول نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا ہم نے ان میں دشمنی اور عداوت ڈال دی اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹاؑ اور یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو ہم پر اترا اخیر آیت تک۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا مسلمانو! تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں) کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر پر اتری ہے (قرآن شریف) اللہ کی سب کتابوں کے بعد والی ہے (سب میں نئی

---

[۱] یعنی وعدہ خلاف نہیں کرتا ہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے پیغمبر سے مراد حضرت موسیٰؑ ہیں دوسری روایت میں یوں ہے سعید نے کہا پھر وہ یہودی مجھ سے ملا تو میں نے جو ابن عباسؓ نے کہا تھا وہ اس کو بتلا دیا وہ کہنے لگا ابن عباسؓ بیشک عالم ہیں۔ ابن عباسؓ نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جیسے ابن جریر کی روایت میں صراحت ہے ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جبریل سے پوچھا انہوں نے دوسرے فرشتے سے اس نے پروردگار سے پروردگار نے یہی فرمایا کہ وہ میعاد پوری کی جو زیادہ لمبی اور زیادہ بہتر تھی ۱۲ منہ [۲] نہ مشرکوں پر نہ مسلمانوں پر حنفیہ کے نزدیک مشرکوں کی گواہی مشرکوں پر قبول ہوگی اگرچہ ان کے مذہب مختلف ہوں کیونکہ آنحضرتؐ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو چار یہودیوں کی شہادت پر رجم کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس حدیث سے صاف نکلا کہ اہل کتاب کی شہادت مقبول نہ ہوگی ہمارے زمانہ میں مسلمانی ریاستوں میں یہ غضب ہو رہا ہے کہ کافروں کی شہادت مسلمانوں کے برخلاف قبول کرتے ہیں جو کسی امام یا مجتہد کے نزدیک درست نہیں امام ابوحنیفہ بھی اس کو جائز نہیں جانتے ۱۲ منہ

تَعْهَدُوْنَهُ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ

وَقَوْلِهِ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اقْتَرَعُوْا فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّا وَقَوْلِهِ فَسَاهَمَ اَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ مِنَ الْمَسْهُوْمِيْنَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ

اتری ہے) اس میں کچھ غلط ملط (گول مال) نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ اسی کتاب میں فرماتا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے کو بدل ڈالا اور اپنے ہاتھوں سے اس میں تصرف کیا کہنے لگے یہ اللہ کا کلام ہے دنیا کا تھوڑا مول کمانے کے لیے کیا تم کو جو اللہ نے علم دیا اس میں ان سے پوچھنے کی ممانعت نہیں ہے اور (تعجب تو یہ ہے) قسم خدا کی اہل کتاب کا کوئی آدمی تم سے وہ نہیں پوچھتا جو تم پر اترا[1]

باب مشکل کے وقت قرعہ ڈالنا[2]

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا جب وہ اپنے اپنے قلم ڈالنے لگے کون مریم کی پرورش کرے ابن عباسؓ نے کہا[3] انہوں نے قرعہ ڈالا تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ میں بہ نکلے اور حضرت زکریا کا قلم اوپر آنکلا آخر انہوں ہی نے مریم کی پرورش کی اور (سورۂ والصافات میں) فرمایا پھر قرعہ ڈالا تو حضرت یونس ہی پر قرعہ پڑا (وہ دریا میں پھینک دیئے گئے) اور ابوہریرہؓ سے کہا[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو حکم دیا قسم کھانے کا وہ جلدی کرنے لگے آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو (پہلے) کون قسم کھائے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے نعمان بن بشیرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہوں پر سکوت کرنے والے[5] اور گناہوں میں پڑ جانے

---

[1] یعنی وہ قرآن کے مضمون تم سے نہیں پوچھتے حالانکہ قرآن آخری کتاب ہے جو قیامت تک منسوخ نہیں ہو سکتی اور اس میں کچھ کمی بیشی تغیر تبدل بھی نہیں ہوا بالکل محفوظ ہے جب اہل کتاب ایسی کتاب کی قدر نہیں کرتے اور اپنی غلط ملط شدہ کتابوں پر نازاں رہ کر تم سے کوئی بات دریافت نہیں کرتے تو تم کو کیا خبط نے گھیرا ہے کہ ان سے جا کر دین کی باتیں پوچھتے ہو تمہاری شریعت میں سب کچھ موجود ہے اس پر عمل کرو ان سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

[2] جمہور علماء کے نزدیک قطع نزاع کے لیے قرعہ ڈالنا جائز اور مشروع ہے اور حنفیوں نے اس کا انکار کیا ہے لیکن ابن منذر نے امام ابوحنیفہ سے بھی اس کا جواز نقل کیا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] یہ ترجمہ مدہن کا ہے یعنی جو گناہ دیکھ کر خاموش رہے ریاکار ہو بعضے روایتوں میں مدہن کے بجائے قائم علی حدود اللہ ہے یعنی گناہوں سے بچنے والا حافظ نے کہا یہی زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ مدہن کا حکم وہی ہے جو گناہ کرنے والے کا ہے ۱۲ منہ

فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى حِينَ أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ

جاننے والے کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے قرعہ ڈال کر[۵۱] ایک جہاز بانٹ لیا کچھ لوگ تو نیچے (تنق) میں رہے اور کچھ اوپر (چھتری) پر اب تنق والے پانی لے کر چھتری والوں پر ہو کر آنے جانے لگے ان کو ایذا ہوئی آخر نیچے والوں میں سے ایک شخص نے کلہاڑی لی اور جہاز میں سوراخ کرنے لگا (وہیں سے پانی لے لینے کو) یہ حال دیکھ کر اوپر والے اس کے پاس آئے اور کہنے لگے ارے یہ کیا غضب کر رہا ہے وہ کہنے لگا تم کو میرے آنے جانے سے ایذا ہوتی ہے اور پانی لینا تو ضرور ہے اب اگر جہاز والے اس کے ہاتھ پکڑیں تو وہ بھی بچے خود بھی بچیں گے ورنہ وہ بھی (ڈوب کر مرے گا) یہ بھی مریں گے

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے خارجہ بن زید انصاری نے بیان کیا ام علاء انصار کی ایک عورت تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ کہتی تھی جب انصار نے مہاجرین کے رہنے کے لیے قرعہ ڈالا[۵۲] تو عثمان بن مظعون کا قرعہ ہمارے نام پر نکلا وہ ہمارے پاس رہتے (اتفاق سے) بیمار ہو گئے ہم نے ان کی بیمارداری کی (یعنے خدمت) جب ان کا انتقال ہو گیا اور ہم نے ان کو (نہلا دھلا کر) کفن پہنایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے میں کہنے لگی ابو السائب[۵۳] تم پر اللہ رحم کرے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تم کو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اس کو عزت دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے مجھ معلوم نہیں تب آپ نے

أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ الْيَقِينُ وَإِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ

فرمایا عثمان بن مظعون خدا کی قسم مر گیا اور مجھے اس کی بھلائی کی امید ہے (پر یقینا میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں لیکن میں نہیں جانتا عثمان کا کیا

[۵۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۵۲] ہر ایک انصاری نے ایک مہاجر کو قرعہ ڈال کر اپنے پاس رہنے کو جگہ دی عثمان بن مظعون کا قرعہ ام علاء کے گھر پر آیا وہ ام علاء کے پاس جا کر رہے ۱۲ منہ [۵۳] ابو السائب عثمان بن مظعون کی کنیت ۱۲ منہ

وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ اَبَدًا وَاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ۔

حال ہوناؔ ہے ام علاء نے کہا قسم خدا کی میں عثمان کے بعد اب کسی کی تعریف نہیں کرنے کی کبھی اور مجھے آپ کے فرمانے سے رنج ہوا میں سو گئی خواب میں دیکھا کہ عثمانؓ کے لیے ایک چشمہ بہ رہا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ اس کا (نیک) عمل ہے۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جانا چاہتے تو اپنی بیبیوں کے نام پر قرعہ ڈالتے جس کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے کر نکلتے اور ہر ایک عورت پاس باری باری ایک دن ایک رات رہتے فقط سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری کا دن رات حضرت عائشہ (صدیقہؓ) کو بخش دیا تھا ان کی غرض یہ تھی کہ آپ ان سے راضی ہو جائیں (اور طلاق نہ دیں)۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے سمی سے جو ابو بکرؓ بن عبد الرحمٰن کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور صف اول میں جو ثواب ہے اگر لوگ اس کو جانتے پھر قرعہ کے بغیر اس کو حاصل نہ کر سکتے تو ضرور اس پر قرعہ ڈالتے اور اگر وہ جانتے جو اول وقت نماز کے لیے جانے میں ثواب

ل دوسری روایت میں یوں ہے میرا حال کیا ہونا ہے اور عثمان کا حال کیا ہونا ہے یہ موافق ہے اس آیت کے جو سورۂ احقاف میں ہے وما ادری ما یفعل بی ولا بکم اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے پادریوں کا یہ اعتراض کہ تمہارے پیغمبر کو جب اپنی نجات کا علم نہ تھا تو دوسروں کی نجات وہ کیسے کرا سکتے ہیں محض لغو ہے کس لیے کہ اگر آپ سچے پیغمبر نہ ہوتے تو ضرور اپنی تعلّی کے لیے یوں فرماتے کہ میں ایسا کرونگا ویسا کرونگا مجھے سب اختیار ہے یہ حدیث اس وقت کی ہے جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو معلوم نہ کرایا ہوگا کہ تمہارا آخرت میں یہ حال ہے یا معلوم کرایا ہوگا مگر خداوند کریم کی بارگاہ الیسی مستغنی بارگاہ ہے کہ وہ دم بھر میں مقبول سے مقبول بندوں کو مردود کر سکتا ہے اور مردود سے مردود بندوں کو مقبول بنا سکتا ہے جل شانہ ۱۲ منہ

اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

ہے تو ضرور اس طرف لپکتے اور اگر وہ جانتے جو عشا اور فجر کی جماعت میں شریک ہونے کا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان میں جاکر شریک ہوتے۔

كِتَابُ الصُّلْحِ

کتاب صلح کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

۷۹۸- مَا جَاءَ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب لوگوں میں صلح کرانے کا ثواب[1]۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا خَيْرَ فِي كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا وَخُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِاَصْحَابِهٖ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا ان کی اکثر کانا پھوسیوں میں بھلائی نہیں ہوتی مگر اس کی کانا پھوسی میں جو خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں ملاپ کرانے کے لیے کرے اور جو کوئی اللہ کو راضی کرنے کی نیت سے (نہ ریا کی نیت سے) ایسا کرے اس کو ہم بڑا ثواب دیں گے[2] اور اس باب میں یہ بیان ہے کہ حاکم خود اپنے لوگوں کو ساتھ لے جاکر صلح کرائے۔

۱۲۱۱- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَاْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَاْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ بنی عمرو بن عوف (انصار کے ایک قبیلے) میں کچھ تکرار ہوئی (وہ قبا میں رہتے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب (ابی بن کعب سہیل بن بیضاء) کو ساتھ لے کر ان میں ملاپ کرانے کو تشریف لے گئے نماز کا وقت آن پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) واپس تشریف نہ لائے بلال آئے انہوں نے نماز کی اذان دی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے تو بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کے

[1] صلح کہتے ہیں قطع نزاع یعنی جھگڑا مٹانے کو اور وہ ہر حال میں درست ہے خواہ مدعا علیہ کو اقرار ہو یا انکار اسی طرح خاوند اور جورو میں بھی اور زخمی کرنے میں اور باغی گروہ اور امام میں ۱۲ قسطلانی [2] امام بخاری نے صلح کی فضیلت میں اسی آیت پر اقتصار کیا شاید ان کو کوئی صحیح حدیث اس باب میں اپنی شرط پر نہ ملی امام احمد نے ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً نکالا کیا میں تم کو وہ بات نہ بتلاؤں جو روزے اور نماز اور صدقے سے افضل ہے وہ کیا ہے آپس میں ملاپ کر دینا آپس میں فساد نیکیوں کو میٹ دیتا ہے ۱۲ منہ

اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ اَنْ تَؤُمَّ
النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ
الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ حَتّٰى اَكْثَرُوْا
وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَالْتَفَتَ
فَاِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآءَهٗ
فَاَشَارَ اِلَيْهِ بِيَدِهٖ فَاَمَرَهٗ يُصَلِّيْ كَمَا هُوَ
فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ
الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ
وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى
بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَاَيُّهَا
النَّاسُ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِكُمْ اَخَذْتُمْ
بِالتَّصْفِيْحِ　اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ
مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ
فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا الْتَفَتَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا
مَنَعَكَ وَحِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ
سَمِعْتُ اَبِيْ اَنَّ اَنَسًا رضی اللہ عنہ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ فَانْطَلَقَ
اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ

پاس آئے اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو وہاں پھنس گئے (بنی عمرو بن عوف میں) اور نماز کا وقت آگیا اب تم لوگوں کی امامت کرتے انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہو خیر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے (نماز شروع کر دی) اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آن کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بہت بجانا شروع کیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی وہ نماز میں ادھر ادھر نگاہ نہیں کرتے تھے (جب بہت تالیاں دی گئیں تو) انہوں نے نگاہ کی دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہیں آپ نے ہاتھ سے ان کو اشارہ کیا نماز پڑھائے جاؤ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا پھر الٹے پاؤں پیچھے سرکے صف میں آگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف (مبارک) منہ کیا فرمایا لوگو جب نماز میں تم کو کوئی بات پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو تالیاں تو عورتوں کے لیے ہیں جس کسی کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہے اس کو سن کر ہر کوئی نگاہ کرے گا (پھر فرمایا) ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے تم کو اشارہ کیا تم نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے انہوں نے عرض کیا ابوقحافہ کے بیٹے کو یہ شایان نہیں کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے [1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رائے دی اگر آپ عبداللہ بن ابی پاس تشریف لے چلیں تو بہتر ہے [2] یہ سن کر آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس گئے

[1] یہ حدیث اوپر مع شرح گزر چکی ہے یہاں اس لیے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح کرانے کے لیے تشریف لے جانے کا اس میں بیان ہے ۱۲ منہ

[2] عبداللہ بن ابی خزرج کا سردار تھا مدینہ والے اس کو بادشاہ بنانے کو تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہ امر ملتوی رہا لوگوں نے آپ کو یہ رائے دی کہ آپ اس کے پاس تشریف لے جائیں گے تو اس کی دلجوئی ہوگی اور بہت سے لوگ اسلام قبول کریں گے (باقی بر صفحہ آیندہ)

حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ يَمْشُوْنَ مَعَهُ وَهِيَ اَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِلَيْكَ عَنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اٰذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْيَبُ رِيْحًا مِّنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَشَتَمَا فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَصْحَابُهٗ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَالْاَيْدِيْ وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا نَزَلَتْ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

مسلمان آپ کے ساتھ چلے وہاں کی زمین کھاری تھی جب آپ اس مردود پاس پہنچے تو کیا کہنے لگا چلو پرے ہٹو تمہارے گدھے کی بدبو نے میرا دماغ پریشان کر دیا یہ سن کر ایک انصاری (عبداللہ بن رواحہ) بولے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبو دار ہے اس پر عبداللہ کی قوم کا ایک شخص غصے ہوا (نام نامعلوم) دونوں میں گالی گلوچ ہوئی اور دونوں طرف کے لوگوں کو غصہ آیا چھڑی ہاتھ جوتا چلنے لگا انسؓ نے کہا ہم کو یہ بات پہنچی کہ (سورۂ حجرات کی) یہ آیت وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما اسی بات میں اتری[۱]۔

بَابٌ ٩٩ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ۔

باب دو آدمیوں میں میل کرانے کے لیے جھوٹ بولنا گناہ نہیں ہے[۲]

١٢١٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّهٗ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان سے حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا ان سے ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں میل کرائے اور (ملاپ کی نیت سے) اچھی بات پہنچائے یا کہے[۳]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) پیغمبر مغرور نہیں ہوتے آپ بلا تکلف تشریف لے گئے مگر اس مردود نے جو اپنے آپ کو بہت نفیس مزاج سمجھتا تھا آپ کے گدھے کو بدبودار سمجھا آپ کے سواری کا گدھا اس مردود سے کہیں زیادہ معطر اور خوشبودار تھا یہ خوشبو ایمان والوں کو معلوم ہوتی ہے کافر مردود خود گندے ہیں ان کو خوشبو کی کیا قدر عبداللہ بن ابی کی مثال وہی ہے جیسے ایک موچی عطار کی دکان پر گذرا اور خوشبو سے بیہوش ہو گیا لوگوں نے بہت کچھ دوائیں کیں اس کو ہوش ہی نہ آیا آخر ایک موچی آن پہنچا اس نے سڑے چمڑے کی بدبو سنگھائی تو ہوش آگیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یعنی اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو ان میں میل کرا دو مگر یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ آیت تو مسلمانوں کے باب میں ہے اور عبداللہ بن ابی کے ساتھی تو اس وقت تک کافر تھے قسطلانی نے کہا ابن عباسؓ کی تفسیر میں ہے کہ عبداللہ بن ابی کے ساتھی بھی مسلمان ہو چکے تھے واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے گلستان میں گویا اسی حدیث سے یہ نکالا ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ۱۲ منہ [۳] مثلاً دو آدمیوں میں رنج ہوا اور یہ ملاپ کرانے کی نیت سے کہے وہ تو آپ کے خیر خواہ ہیں یا آپ کی تعریف کرتے ہیں قسطلانی نے کہا ایسے جھوٹ کی رخصت ہے جس سے بہت فائدے کی امید ہو امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت ہے میں دوسرے مسلمانوں میں میل جول کرانے میں تیسرے اپنی جورو سے بعضوں نے ان مقاموں کو بھی جہاں کوئی مصلحت ہو انہی پر قیاس کیا ہے وہ کہتے ہیں جھوٹ بولنا جب منع ہے جب اس سے نقصان پیدا ہو یا اس میں کوئی مصلحت نہ ہو بعضوں نے کہا (باقی برصفحہ آئندہ)

بَابُ قَوْلِ الْاِمَامِ لِاَصْحَابِهِ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ وَاِسْحٰقُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض اَنَّ اَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوْا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ۔

باب حاکم لوگوں سے کہے ہم کو لے چلو ہم میل جول کرا دیں۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی اور اسحاق بن محمد فروی نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ قبا کے لوگ آپس میں لڑ لیے یہاں تک کہ پتھر چلے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپ نے (لوگوں سے) فرمایا چلو ہم کو (ان پاس) لے چلو ہم ان میں میل کرا دیں۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ مَا لَا يُعْجِبُهٗ كِبَرًا اَوْ غَيْرَهٗ فَيُرِيْدُ فِرَاقَهَا فَتَقُوْلُ اَمْسِكْنِيْ وَاقْسِمْ لِيْ مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَاْسَ اِذَا تَرَاضَيَا۔

باب (سورۂ نساء میں) اللہ کا یہ فرمانا اگر جورو خاوند صلح کر لیں تو صلح بہتر ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (سورہ نساء میں جو یہ آیت ہے) اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی شرارت یا بے پروائی سے ڈرے اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی عورت میں بڑھاپا یا اور کوئی بات دیکھ کر اس سے جدا ہونا چاہے وہ عورت کہے نہیں مجھ کو اپنے پاس رہنے دے اور جو تیرا جی چاہے وہ میرے لیے مقرر کر دے انہوں نے کہا اگر دونوں کسی بات پر راضی ہو جائیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔[۱]

(بقیہ صفحہ سابقہ) جھوٹ ہر حال میں منع ہے اور ایسے مقاموں میں تو یہ کرنا بہتر ہے مثلاً کوئی ظالم سے یوں کہے میں تو آپ کے لیے دعا کیا کرتا ہوں اور مطلب یہ رکھے کہ اللھم اغفر للمسلمین کہا کرتا ہوں اور ضرورت کے وقت تو جھوٹ بولنا بالاتفاق جائز ہے مثلاً کوئی ظالم ظلم سے کسی کو قتل کرنا چاہتا ہو اور وہ بیچارہ آن کر چھپ جائے تو جس کے پاس چھپے وہ کہہ سکتا ہے بلکہ قسم کھا سکتا ہے کہ میرے پاس نہیں ہے وہ گناہ گار نہ ہوگا اس لیے کہ نیت بخیر ہے یعنے مظلوم کا بچانا اور صحیح حدیث ہے انما الاعمال بالنیات ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [۱] پھر اگر مرد قرارداد کے موافق اس کی باری میں دوسری عورت کے پاس رہے یا اس کو خرچ کم دے تو گناہ گار نہ ہوگا کیونکہ عورت نے اپنی رضامندی سے اپنا حق ساقط کر دیا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہؓ سے ٹھہرا لیا تھا کہ ان کی باری میں حضرت عائشہ صدیقہؓ پاس رہا کریں گے ۱۲ منہ

بَابٌ ۸۰۲ اِذَا اصْطَلَحُوْا عَلٰی صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُوْدٌ

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ قَالَا جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَقَالُوْا لِیْ عَلٰی ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَیْتُ ابْنِیْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِیْدَةٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا عَلَی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِیْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْوَلِیْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَیْكَ وَعَلَی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِیْبُ عَامٍ وَّاَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَیْهَا اُنَیْسٌ فَرَجَمَهَا۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

باب اگر ظلم کی بات پر صلح کریں تو وہ صلح لغو ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنیؓ سے ان دونوں نے کہا ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجیے پھر اس کا دشمن (طرف ثانی) اٹھا اور کہنے لگا سچ کہتا ہے اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے اب اس گنوار نے بیان کرنا شروع کیا میرا بیٹا اس شخص[۱] کے پاس نوکر تھا اس نے اس کی جورو سے زنا کیا لوگ کہنے لگے تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کو دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا[۲] پھر میں نے علم والوں سے پوچھا[۳] تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور برس بھر کا دیس نکالا ہے (کیونکہ وہ محصن نہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کی کتاب کے موافق تمہارا فیصلہ کروں گا بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے ایک برس تک پردیس میں رہے گا انیس بن ضحاک کل تو ایسا کر اس دوسرے شخص کی جورو پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو رجم کر انیس دوسرے دن اس پاس گئے اس کو رجم کیا۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے

---

[۱] اس گنوار کا نام معلوم ہوا نہ اس کے بیٹے کا نہ فریق ثانی کا نہ اس کی جورو کا ۱۲ منہ [۲] گویا جورو کے خاوند سے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر صلح کر لی باب کا مطلب اس سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس ملیں گی کیونکہ یہ ناجائز اور خلاف شرع صلح تھی ابن دقیق العید نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ معاوضہ ناجائز کے بدل جو چیز لی جائے اس کا پھیر دینا واجب ہے اور لینے والا اس کا مالک نہیں ہوتا ۱۲ منہ [۳] ان صحابہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگوں کو فتوی دیا کرتے تھے جیسے خلفائے اربعہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَالَیْسَ فِیْهِ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِیُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَبِیْ عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ۔

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی (جس کی اصل شریعت سے نہ ہو) وہ لغو اور ناجائز ہے اس حدیث کو عبد اللہ بن جعفر مخرمی اور عبد الواحد بن ابی عون نے بھی سعد بن ابراہیم سے روایت کیا[۱]۔

بَابٌ۸۰۲ کَیْفَ یُکْتَبُ ھٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّاِنْ لَّمْ یَنْسُبْهُ اِلٰی قَبِیْلَتِهٖ اَوْ نَسَبِهٖ۔

باب صلح نامہ میں یہ لکھنا کافی ہے یہ وہ صلح نامہ ہے

جس پر فلاں ولد فلاں اور فلاں ولد فلاں نے صلح کی اور خاندان اور نسب نامہ لکھنا ضرور نہیں ہے (اگر دونوں شخص مشہور معروف ہوں)۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَیْبِیَةِ کَتَبَ عَلِیٌّ بَیْنَهُمْ کِتَابًا فَکَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ لَا تَکْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لَوْ کُنْتَ رَسُوْلًا لَّمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِیٍّ اُمْحُهُ فَقَالَ عَلِیٌّ مَا اَنَا بِالَّذِیْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ وَصَالَحَهُمْ عَلٰی اَنْ یَّدْخُلَ هُوَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علیؓ صلح نامہ لکھنے بیٹھے انہوں نے یوں لکھا محمد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ والوں سے ان شرطوں پر صلح کی) مشرک کہنے لگے یہ مت لکھو محمد اللہ کے رسول نے اگر تم اللہ کے رسول ہوتے تو ہم تم سے لڑتے کیوں آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اچھا رسول کا لفظ میٹ دے انہوں نے کہا میں تو اس کو نہیں میٹوں گا[۲] آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے رسول کا لفظ میٹ دیا[۳] اور کافروں سے یہ صلح کی کہ

---

[۱] عبد اللہ بن جعفر کی روایت کو امام مسلم نے اور عبد الواحد کی روایت کو دارقطنی نے وصل کیا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو صلح برخلاف قواعد شرع ہو وہ لغو اور باطل ہے اور جب معاہدہ صلح باطل ٹھہرا تو جو معاوضہ کسی فریق نے لیا ہو وہ واجب الرد ہوگا۔ یہ حدیث شریعت کی اصل الاصول ہے اس سے تمام بدعات کا جو لوگوں نے دین میں نکال رکھی ہیں پورا رد ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حضرت علیؓ نے عدول حکمی کے طور پر نہیں کہا بلکہ قوت ایمانیہ کے جوش سے ان سے یہ نہیں ہو سکا کہ آپ کی رسالت جو سراسر برحق اور صحیح تھی اس کو مٹائیں اور حضرت علیؓ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کا حکم بطور وجوب کے نہیں ہے ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں ہے رسول کی جگہ عبد کا لفظ لکھ دیا یہ آپ کا کھلا معجزہ تھا باوجودیکہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے امی تھے اس پر بھی رسول کا لفظ پڑھ لیا اور اس کو میٹ کر عبد کا لفظ لکھ دیا ۱۲ منہ

وَاَصْحَابُهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَا يَدْخُلُوْهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَاَلُوْهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ۔

۲۱۹ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رض قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ اِلَّا فِي الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتَّبِعَهُ وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهِ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ

(سال آیندہ) آپ اپنے اصحاب سمیت تین دن مکہ میں رہیں گے اور ہتھیار جلبان میں رکھ کر مکہ میں داخل ہو نگے لوگوں نے آپ سے پوچھا جلبان کیا ہے آپ نے فرمایا غلاف اور جو اس میں ہے۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعد مہینے میں عمرے کا ارادہ کیا لیکن مکہ والوں نے آپ کو نہ چھوڑا (مکہ میں گھسنے نہ دیا حدیبیہ مقام میں آپ اتر پڑے) یہاں تک کہ فیصلہ یوں ہوا آپ (سال آیندہ تشریف لائیں تین دن مکہ میں رہیں جب صلح نامہ لکھ چکے تو اس کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول راضی ہوئے کافر کہنے لگے ہم تو آپ کی رسالت نہیں مانتے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے ہوتے تو آپ کو روکتے ہی کیوں یوں لکھئے محمد بن عبد اللہ آپ نے فرمایا میں رسول اللہ ہوں اور ابن عبد اللہ بھی ہوں پھر حضرت علیؓ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ میٹ دے انہوں نے کہا میں تو واللہ کبھی نہیں میٹنے کا آخر آپ نے کاغذ اپنے ہاتھ میں لیا اور یوں لکھا (لکھوایا) یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا[۱] وہ مکہ میں ہتھیار غلاف میں رکھ کر داخل ہوں گے اور مکہ والوں میں جو کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا اس کو ساتھ نہیں لے جائیں گے اور اپنے ساتھ والوں میں سے اگر کوئی مکہ میں رہ جانا چاہے گا تو اس کو منع نہیں کریں گے جب (شرط کے موافق سال آیندہ) آپ تشریف لائے اور مدت گذر گئی (تین دن) تو کافر حضرت علیؓ پاس آئے کہنے لگے اپنے صاحب (آنحضرتؐ) سے کہو اب جاؤ مدت گذر چکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے

۱ یہ صلح اور امن کی نشانی ہے گویا زور زبردستی سے داخل نہیں ہوتے بلکہ رضا مندی سے ۱۲ منہ ۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ صلح نامہ میں صرف فلاں بن فلاں لکھنے پر اقتصار کیا اور زیادہ نسب نامہ خاندان وغیرہ نہیں لکھوایا ۱۲ منہ

حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَّزَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَانَا

حمزہ کی صاحب زادی (عمارہ یا امامہ) ان کے پیچھے ہوئی کہنے لگی چچا چچا[1] حضرت علیؓ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہؓ سے کہا اپنے چچا کی بیٹی کو لو انہوں نے اس کو اونٹ پر سوار کر لیا اب علیؓ اور زیدؓ اور جعفر اس کی پرورش کے لیے جھگڑنے لگے علیؓ نے کہا میری چچازاد بہن ہے جعفر نے کہا میری بھی چچازاد بہن اور اس کی خالہ (اسماء بنت عمیس) میرے نکاح میں ہے اور زید نے کہا میری بھتیجی[2] ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کی خالہ کے حوالے کیا اور فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے اور حضرت علیؓ سے فرمایا تم تو میرے ہو میں تمہارا انہوں اور جعفرؓ سے فرمایا تو صورت اور عادت سے میری طرح ہے اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور مولیٰ[3] ہے۔

بَابُ الصُّلْحِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

باب مشرکوں سے صلح کرنا

فِيْهِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُوْنُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فِيْهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَّأَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ

اس میں ابو سفیان کی حدیث[4] ہے اور عوف بن مالک اشجعی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے پھر تم میں اور بنی اصفر (نصاریٰ) میں ایک صلح ہو جائے گی[5] اور اسی باب میں سہل بن حنیف کی حدیث بھی[6] ہے اور اسماء بنت ابی بکر کی اور مسور بن مخرمہ کی[7] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور موسیٰ بن مسعود نے کہا[8] ہم سے سفیان بن ثوری نے بیان کیا انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن

---

[1] حضرت حمزہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے اس لیے ان کی صاحب زادی نے آپ کو چچا چچا کر کے پکارا ۱۲ منہ [2] کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو حضرت حمزہ کا بھائی بنا دیا تھا ۱۲ منہ [3] مولیٰ اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مالک آزاد کر دے آپ نے حضرت زید کو آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ جب آپ نے یہ لڑکی از روئے انصاف کے جعفر کو دلائی تو اوروں کا دل خوش کرنے کے لیے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے حضرت علیؓ کی بڑی فضیلت نکلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تیرا ہوں تو میرا ہے مطلب یہ کہ ہم تم دونوں ایک ہی دادا کی اولاد ہیں اور خون ملا ہوا ہے ۱۲ منہ [4] جو اوپر گزر چکی ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ ابو سفیان نے ہرقل کے سامنے یوں کہا تھا ہم میں اور اس پیغمبر میں ایک مدت کے لیے صلح ہو گئی ہے ۱۲ منہ [5] یہ حدیث آگے امام بخاری نے کتاب الجزیہ میں وصل کی ہے ۱۲ منہ [6] ابو جندل کی حدیث یہ بھی کتاب الجزیہ میں موصولاً آئے گی ۱۲ منہ [7] اسماء کی حدیث کتاب الہبہ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ اور مسور بن مخرمہؓ کی کتاب الشروط میں ۱۲ منہ [8] اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰی اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِیْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ اِلَيْهِمْ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيٰنَ اَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ اِلَّا بِجُلُبِ السِّلَاحِ۔

مشرکوں سے تین شرطوں پر صلح کی ایک یہ کہ جو مشرک (مسلمان ہو کر) ان کے پاس آئے اس کو پھیر دیں گے دوسری جو مسلمان بھاگ کر مشرکوں پاس چلا جائے گا تو مشرک اس کو نہ پھیریں گے تیسری یہ کہ آپ سال آیندہ مکہ میں آئیں گے اور تین دن رہیں گے اور ہتھیار غلاف میں رکھ کر آئیں گے جیسے تلوار کمان وغیرہ خیر یہ شرطیں لکھے جانے پر ابو جندل بیڑیوں میں لڑکھڑاتا آن پہنچا آپ نے اس کو کافروں کے حوالے کر دیا امام بخاریؒ نے کہا مومل بن اسمٰعیل نے سفیان ثوری سے ابو جندل کا ذکر نہیں کیا اور جلبان کے بدل جلب کہا۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلٰی اَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ اِلَّا سُيُوْفًا وَلَا يُقِيْمَ بِهَا اِلَّا مَا اَحَبُّوْا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا اَقَامَ بِهَا ثَلٰثًا اَمَرُوْهُ اَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ

ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے (مکہ سے) نکلے قریش کے کافروں نے آپ کو خانہ کعبہ کے پاس جانے نہ دیا آڑے آئے آخر آپ نے (مجبور ہو کر) حدیبیہ میں ہدی کے جانور نحر کر دیے اور سر منڈایا اور کافروں سے یہ ٹھہرا کہ سال آیندہ آپ عمرہ کریں اور تلواروں کے سوا کوئی ہتھیار ساتھ نہ لے جائیں اور مکہ میں جب ہی تک رہیں جب تک کافروں کی مرضی ہو خیر آپ سال آیندہ مکہ میں گئے جیسے ٹھہرا تھا تین دن وہاں رہنے کے بعد کافروں نے کہا آپ تشریف لے جائیے آپ روانہ ہو گئے۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰی خَيْبَرَ وَهِیَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے ان دنوں خیبر والوں سے صلح تھی[1]

بَابُ الصُّلْحِ فِی الدِّيَةِ۔

باب دیت پر صلح کر لینا[2]

[1] خیبر والے یہودی تھے تو کافروں سے صلح کرنا ثابت ہوا ۱۲ منہ [2] یعنی قصاص معاف کر کے دیت پر راضی ہو جانا ۱۲ منہ

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ الرُّبَیِّعَ وَهِیَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِیَّةَ جَارِیَةٍ فَطَلَبُوا الْاَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِیَّةُ الرُّبَیِّعِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِیَّتُهَا فَقَالَ یَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ زَادَ الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ

ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے حمید طویل نے ان سے انس رضؓ نے بیان کیا کہ ربیع نضر کی بیٹی نے (جو انسؓ کی پھوپھی تھیں) ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ربیع کے لوگوں نے لڑکی کے وارثوں سے کہا دیت لے لو یا معاف کر دو وہ راضی نہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے قصاص کا حکم دیا انس بن نضر (انس بن مالکؓ کے چچا) یہ حکم سن کر کہنے لگے کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا یا رسول اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ایسا تو کبھی نہ ہو گا آپ نے فرمایا اے انس اللہ کی کتاب قصاص کا حکم کرتی ہے (قصاص ضرور ہو گا) پھر خدا کی قدرت سے ایسا ہوا کہ) لڑکی کے وارث راضی ہو گئے انہوں نے قصاص معاف کر دیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں جو اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم ضرور سچی کرے مروان بن معاویہ فزاری نے حمید سے انہوں نے انس سے اتنا بڑھایا کہ لڑکی کے وارث راضی ہو گئے دیت منظور کر لی۔

بَابُ ۸۰۶ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضؓ اِبْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا.

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امام حسن بن علی علیہ السلام کی نسبت یہ فرمانا یہ میرا بیٹا ہے جو (مسلمانوں کا) سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں میل کرا دے اور اللہ نے (سورۂ حجرات میں) فرمایا ان میں کرا دو۔

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ اسْتَقْبَلَ وَاللّٰهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ مُعٰوِیَةَ بِكَتَائِبَ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنِّیْ لَاَرٰی كَتَائِبَ لَا تُوَلِّیْ حَتّٰی تَقْتُلَ اَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِیَةُ وَكَانَ وَاللّٰهِ خَیْرَ الرَّجُلَیْنِ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے قسم خدا کی امام حسن علیہ السلام معاویہؓ کے مقابل پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر آئے تھے عمرو بن عاصؓ نے (جو معاویہؓ کے مشیر خاص تھے) یہ کہا میں تو یہ فوجیں ایسی دیکھ رہا ہوں جو اپنے برابر والوں کو جب تک مار نہ لیں گی پیٹھ نہیں پھیریں گی یہ سن کر معاویہؓ نے کہا جو پھر اچھا

[۱] یعنی معاویہ اور عمرو دونوں میں معاویہ غنیمت تھا کہ اس کو ذرا رحم تو آیا اور خلق خدا کی خون ریزی سے ڈرا اگر عمرو کو ذرا درد نہ تھا اس کا مطلب یہ تھا (باقی برصفحہ آئندہ)

أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ
هَؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ
مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ
قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ
اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَ
قُولَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا
عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ فَقَالَ
لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ
قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا فَإِنَّهُ يَعْرِضُ
عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ
قَالَ فَمَنْ لِي بِهَذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا
سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ
فَصَالَحَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ

آدمی تھا ان دونوں میں عمرو اگر انہوں نے ان کو مار ا یا انہوں نے ان
کو آخر ان کے خون کا (خدا کے پاس) کون ذمہ دار ہوگا اور ان کی عورتوں
بچوں کی کون خبر گیری کرے گا پھر معاویہؓ نے قریش کے دو شخص
جو بنی عبد شمس کی اولاد میں سے تھے عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ
بن عامر بن کریز کو امام حسن کے پاس بھیجا اور کہا ان کے پاس
جاؤ اور صلح پیش کرو ان سے گفتگو کرو اور جو کہیں وہ مان لو خیر
یہ دونوں امام کے پاس گئے اور گفتگو کی اور صلح کے طلب گار
ہوئے امام صاحب نے فرمایا ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور
ہم کو (خلافت کی وجہ سے) روپیہ پیسہ خرچنے کی عادت ہوگئی ہے[۱] اور
ہمارے ساتھ جو یہ لوگ ہیں یہ خون خرابہ کرنے میں طاق ہیں (بغیر
روپیہ دیئے ملنے والے نہیں) وہ کہنے لگے معاویہ آپ کو اتنا اتنا
روپیہ دینے پر راضی ہے اور آپ سے صلح چاہتا ہے اور جو آپ چاہیں
وہ منظور کرتا ہے امام صاحب نے فرمایا اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے
ان دونوں نے کہا ہم ذمہ دار ہیں امام صاحب نے جو بات چاہی انہوں
نے یہی کہا ہم اس کا ذمہ لیتے ہیں آخر امام صاحب نے معاویہؓ سے صلح کر لی[۲]

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ خوب جنگ ہو لوگ مارے جائیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اگر ہم خلافت چھوڑ دیں تو روپیہ پیسہ کہاں سے آئے گا عادت تو بہت خرچ کرنے کی ہوگئی ہے پیسہ نہ ہو تو خلاف عادت بہت تکلیف اٹھانا پڑے گی کہتے ہیں امام صاحب کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ کسی سائل کا سوال رد نہ کرتے کئی بار سارا مال اسباب گھر بار مسکینوں پر لٹا دیا سبحان اللہ آخر بیٹے کس کے تھے اس پیغمبر کے جو سارے جہان سے بزرگ ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ [۲] حالانکہ امام صاحب کے ساتھ ٹڈی دل پہاڑوں کی طرح لشکر تھا اور سب سے لڑنے مرنے پر بیعت لے چکے تھے معاویہؓ کو چھٹی کا دودھ یاد دلا سکتے تھے خوب مزہ چکھا سکتے تھے مگر پیغمبر کی وراثت اور ذاتی شرف نے آپ کے رحم و کرم کو جوش دلایا اور اپنے نانائے بزرگوار کی امت کی تباہی اور خون ریزی پسند نہیں آئی خلافت اور حکومت سی شے چھوڑ دی جس کا چھوڑنا نہایت مشکل ہے یہ نہیں کہ امام حسن علیہ السلام نے کچھ ڈر کر یا دب کر حکومت سے ہاتھ دھویا ہو - کہتے ہیں معاویہؓ نے سادہ کاغذ مہر کر کے بھیج دیا اور یہ کہلا بھیجا کہ امام حسن علیہ السلام کا جو جی چاہے وہ لکھ لیں کہتے ہیں ان شرطوں میں یہ بھی ٹھہرا تھا کہ خلافت امام حسن کا حق ہے اور وہ اپنی خوشی سے معاویہؓ کی زندگی تک معاویہؓ کو سپرد کرتے ہیں معاویہؓ کے مرنے کے بعد پھر خلافت اپنے مستحق کی طرف رجوع کریگی لیکن معاویہؓ نے بدعہدی کی اس کے بیٹے یزید نے اسی ڈر سے کہ معاویہؓ کے بعد امام حسن پھر خلیفہ ہوں گے آپ کی بی بی جعدہ کو بلا کر آپ کو زہر دلوایا اور معاویہؓ نے امام حسن کی شہادت کی جب خبر آئی تو یوں کہا ایک انگارہ تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا اور اپنے مرتے وقت یزید سے بیعت کرا دی پھر یزید نے تو وہ وہ ستم ڈھائے جس کے بیان سے قلم تھرتھراتا ہے کمبخت شراب خوار زانی فاسق فاجر اور کسی قاعدے سے خلافت کا مستحق نہ تھا (باقی بر صفحہ آیندہ)

أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

بَابٌ هَلْ يُشِيْرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهٗ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَهٗ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ.

حسن بصری فرماتے ہیں میں نے ابو بکرہ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور امام حسن علیہ السلام آپ کے پہلو میں تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف منہ کرتے کبھی امام صاحب کی طرف فرماتے یہ میرا بیٹا ہے (مسلمانوں کا) سردار اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں میل کرا دے امام بخاری نے کہا مجھ سے علی بن مدینی نے کہا ابو بکرہ سے حسن بصری کا سننا ہم کو اسی حدیث سے ثابت ہوا ہے۔

باب کیا امام صلح کر لینے کے لیے (فریقین کو) اشارہ کر سکتا ہے۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابو الرجال محمد بن عبدالرحمٰن سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑنے جھگڑنے والے لوگوں کی بلند آوازیں دروازے پر سنیں ان میں ایک یوں کہہ رہا تھا کچھ قرضہ معاف کر دے ذرا مجھ پر مہربانی کر دوسرا کہہ رہا تھا قسم خدا کی میں نہیں کرنے کا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر برآمد ہوئے فرمانے لگے وہ شخص کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھا کر یوں کہہ رہا تھا میں نیکی نہیں کرنے کا (قرضہ معاف نہیں کرنے کا) اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ میرا دین دار جو چاہے میں اس کو منظور کرتا ہوں۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) امام حسین علیہ السلام خلافت کے مستحق تھے اور انہوں نے یزید سے بیعت نہیں کی تھی پس آپ کا خروج بغاوت نہیں ہو سکتا اور جن مردودوں نے امام حسین علیہ السلام کو باغی سمجھا ہے اور یزید کو خلیفہ قرار دیا ہے خدا ان سے سمجھے وہ پیغمبر صاحب کو کیا منہ دکھلائیں گے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے اس شخص کو پوچھا وہ کہاں ہے جو اچھی بات نہ کرنے کے لیے قسم کھا رہا تھا گویا آپ نے اس کے فعل کو برا سمجھا اور صلح کا اشارہ کیا وہ سمجھ گیا آپ کے پوچھتے ہی کہنے لگا جو میرا مدیون چاہے مجھ کو منظور ہے ۱۲ منہ

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا انہوں نے کعب بن مالک سے ان کا عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر کچھ قرض نکلتا تھا عبداللہ کعب کو رستے میں ملے تو کعب نے ان کو گانٹھ لیا دونوں آواز سے جھگڑ رہے تھے ادھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے آپ نے فرمایا کعب اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرض چھوڑ دے[1] کعب نے آدھا قرض اس سے لے لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

بَابُ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ۔

باب لوگوں میں ملاپ کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن کے ہر جوڑ پر (تین سو ساٹھ جوڑوں میں سے) ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے خیرات کرنا لازم ہے (کیونکہ ہر جوڑ خدا کی ایک نعمت ہے) لوگوں میں انصاف کرنا یہ بھی ایک خیرات ہے۔

بَابُ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ

باب اگر حاکم صلح کرنے کے لیے اشارہ کرے اور کوئی فریق نہ مانے تو قاعدے کا حکم دے دے۔

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی زبیر بیان کرتے تھے ان میں اور ایک انصاری میں (حمید میں) جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا مدینہ کی پتھریلی زمین کی نالی کے باب میں جھگڑا ہوا دونوں (اپنے اپنے باغ میں) اس کا پانی لیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے فرمایا تم اپنے درختوں کو پانی پلا لو پھر اپنے

[1] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے آپ نے آدھے قرضے پر صلح کر لینے کا اشارہ فرمایا ۱۲ منہ

فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٍ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ مَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

ہمسایہ کی طرف پانی چھوڑ دو یہ سن کر انصاری غصے میں ہوا اور (شیطان کے اغوا سے) کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں نا آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا آپ نے فرمایا اسے زبیر درختوں کو پانی پلا پھر جب تک پانی مینڈوں تک نہ آجائے اس کو روکے رہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کا پورا حق دلا دیا اور پہلے جو حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اس میں زبیر اور انصاری دونوں کی رعایت تھی جب انصاری نے (بے ادبی کر کے) آپ کو غصہ دلایا تو آپ نے زبیرؓ کا پورا حق صاف حکم دے کر دلا دیا[51] عروہ نے کہا زبیر کہتے تھے قسم خدا کو میں سمجھتا ہوں یہ آیت (سورۂ نساء کی) قسم تیرے مالک کی وہ اس وقت تک مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو حاکم نہ بنائیں اخیر تک اسی مقدمہ میں اتری ہے۔

بَابُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذٰلِكَ

باب میت کے قرض خواہوں اور وارثوں میں صلح کا بیان اور قرض کا اندازے سے ادا کرنا[52]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ فَيَأْخُذَ هٰذَا دَيْنًا وَهٰذَا عَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ۔

اور ابن عباسؓ نے کہا دو شریک اگر یہ ٹھہرالیں کہ ایک نقد مال لے لے اور دوسرا (اپنے حصے کے بدل) قرضہ وصول کرے تو کچھ قباحت نہیں پھر اگر ایک کا حصہ تلف ہو جائے (مثلاً قرضہ ڈوب جائے) تو وہ اپنے ساجھی سے کچھ نہیں لے سکتا۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضـ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا میرے باپ مر گئے ان پر قرضہ تھا تو میں نے ان کے قرض خواہوں سے کہا تم اپنے قرضہ کے بدل جو مرحوم پر نکلتا ہے درختوں پر کی کھجور لے لو

---

[51] قاعدے اور ضابطہ کا حکم یہی ہے کہ جس کا کھیت اوپر ہو وہ مینڈوں تک پانی بھر جانے کے بعد اپنے ہمسایہ کے کھیت میں پانی چھوڑ دے ۱۲ منہ

[52] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَنَّ فِيهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَسِتَّةٌ لَوْنٌ أَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَسَبْعَةٌ لَوْنٌ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَضَحِكَ فَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا فَقَالَا لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَكُونُ ذٰلِكَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا بَكْرٍ وَلَا ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا دَيْنًا وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ

انہوں نے نہ مانا سمجھے کہ وہ قرضہ کو کافی نہ ہوگی پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو کھجور کاٹ کر وہیں کھلیان میں رہنے دے اور مجھ کو خبر کر (میں نے خبر دی) آپ تشریف لائے آپ کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے آپ کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا بھیج ان کا قرضہ بھرپور ادا کر میرے باپ پر جس جس کا قرضہ تھا میں نے ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجور بچ رہی[۵۱] سات وسق عجوہ اور چھ وسق لون یا چھ وسق عجوہ اور سات وسق لون خیر میں (سب قرضخواہوں کا قرضہ ادا کر کے گھر کو لوٹا) اور مغرب کے وقت آنحضرت صلعم سے ملا آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ ہنس دیئے اور فرمانے لگے ذرا ابوبکرؓ اور عمرؓ پاس جا کر ان کو بھی خبر کر دے وہ دونوں کہنے لگے ہم تو جانتے ہی تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کی تھی (اس پر بیٹھے برکت کی دعا کی) کہ ایسا ہوگا اور ہشام نے وہبؓ سے انہوں نے جابرؓ سے مغرب کے بدل عصر کہا اور ابوبکرؓ کا ذکر نہیں کیا نہ آپ کے ہنسنے کا اس میں یوں ہے کہ میرا باپ تیس[۵۲] وسق کھجور کا قرضہ چھوڑ گیا اور محمد بن اسحاق نے وہب سے انہوں نے جابرؓ سے ظہر کے وقت کہا (مغرب کے بدل)۔

بَابُ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ

باب کچھ نقد دے کر قرض کے بدل صلح کرنا۔

۱۲۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمرؓ نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی اور لیث نے کہا مجھ سے[۵۳] یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبداللہ ابن کعب نے خبر دی ان کے والد کعب بن مالک نے ان سے بیان کیا ابن ابی حدرد پر ان کا کچھ قرض آتا تھا انہوں نے اس پر تقاضا کیا آنحضرت

[۵۱] ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے عجوہ مدینہ کی کھجوروں میں بہت اعلیٰ قسم ہے اور لون بھی ایک قسم کی کھجور کا نام ہے جو عمدہ قسم کی نہیں ہوتی ۱۲ منہ [۵۲] ہشام کی روایت کو خود امام بخاری نے استقراض میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] لیث کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَیْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ یَا كَعْبُ قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَأَشَارَ بِیَدِهٖ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خاص مسجد نبوی کے اندر دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرے میں سے سن لیں آپ باہر برآمد ہوئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا پکارا کعب کعب انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا یعنے آدھا قرض معاف کردے کعب نے کہا بہت خوب میں نے معاف کردیا یارسول اللہ تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ ادا کر[1]

کِتَابُ الشُّرُوْطِ

شرطوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۸۱۲ مَا یَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِی الْإِسْلَامِ وَالْأَحْكَامِ وَالْمُبَایَعَةِ

باب اسلام لاتے وقت اور معاملات بیع وشرا میں کونسی شرطیں لگانا جائز ہے۔

۲۳۰ اسحٰق ثنا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَیْرِ أَنَّهٗ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رض یُخْبِرَانِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَیْلُ بْنُ عَمْرٍو یَوْمَئِذٍ كَانَ فِیْمَا اشْتَرَطَ سُهَیْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ لَا یَأْتِیْكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دِیْنِكَ إِلَّا رَدَدْتَهٗ إِلَیْنَا وَخَلَّیْتَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوْا مِنْهُ وَأَبٰى سُهَیْلٌ إِلَّا ذٰلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَرَدَّ یَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلٰى أَبِیْهِ سُهَیْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ یَأْتِهٖ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ

ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے مروان اور مسور بن مخرمہ سے سنا وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا جب آپ نے (حدیبیہ میں) سہیل بن عمرو سے صلح نامہ لکھوایا اس میں جو شرطیں آپ نے قبول کی تھیں ان میں یہ بھی تھی کہ کافروں میں سے ہمارے پاس کوئی مرد آجائے گو وہ مسلمان ہو تو ہم اس کو پھیر دیں گے اور کافروں کو دیں گے وہ جو چاہیں کریں یہ شرط مسلمانوں کو ناگوار ہوئی وہ بہت چڑے اور سہیل نے اس شرط بغیر صلح قبول نہ کی آخر آپ نے اسی شرط پر صلح نامہ لکھوایا اسی دن ابو جندل جو مسلمان ہو کر آیا آپ نے اس کو اس کے باپ سہیل بن عمرو کو دے دیا اور مردوں میں سے مدت صلح کے اندر جو آپ پاس آیا آپ نے

[1] گویا آدھا قرضہ نقد دے کر کل قرضہ کے بدل صلح کرلی ۱۲ منہ

يَوْمَئِذٍ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ لِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلَى غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا بَايَعَهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ

اس کو پھیر دیا گو وہ مسلمان ہو کر آیا اور عورتوں میں سے مسلمان ہو کر چند عورتیں ہجرت کر کے آئیں ان میں ایک ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی تھی جو جوان کنواری تھی وہ بھی اسی دن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئی اس کے رشتہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اس کو مانگتے تھے آپ نے اس کو واپس نہیں دیا (کیونکہ شرط مردوں کے واپس کرنے کی تھی نہ عورتوں کی) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ میں) یہ آیت اتاری جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آجائیں تو ان کو جانچ لو اللہ ان کو ایمان خوب جانتا ہے اخیر آیت ولا ہم یحلون لہن تک عروہ نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اسی آیت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جانچا کرتے یعنی اس آیت کے یاایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوہن غفور رحیم تک عروہ نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا پھر جو کوئی عورت ان شرطوں کو قبول کرتی جو اس آیت میں مذکور ہیں آپ زبان سے فرما دیتے ہیں نے تجھ سے بیعت کر لی قسم خدا کی آپ کا ہاتھ بیعت کرنے میں کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا ہر ایک عورت سے آپ زبان سے بیعت کرتے[1]۔

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا میں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے مجھ سے شرطیں کیں یہ شرط بھی لگائی کہ ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے انہوں نے اسمٰعیل سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے جریر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر بیعت

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں سے بیعت لینے میں صرف زبان سے کہہ دینا کافی ہے ان کو ہاتھ لگانا درست نہیں جیسے ہمارے زمانہ کے بعضے جاہل پیر کیا کرتے ہیں خدا ان سے سمجھے اور ان کو ہدایت کرے ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔

کی کہ نماز پڑھا کروں گا اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور ہر مسلمان کا خیرخواہ رہوں گا۔

باب ۸۱۳ اِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ

باب پیوند لگانے کے بعد اگر کھجور کا درخت بیچے

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرَتُھَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند لگایا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کا میوہ بیچنے والا ہی لے گا مگر جب خریدار شرط کرلے۔

باب ۸۱۴ الشُّرُوْطِ فِی الْبَیْعِ۔

باب بیع میں شرطیں کرنے کا بیان۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ عَآئِشَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ بَرِیْرَۃَ جَآءَتْ عَآئِشَۃَ تَسْتَعِیْنُھَا فِیْ کِتَابَتِھَا وَلَمْ تَکُنْ قَضَتْ مِنْ کِتَابَتِھَا شَیْئًا قَالَتْ لَھَا عَآئِشَۃُ ارْجِعِیْ اِلٰٓی اَھْلِکِ فَاِنْ اَحَبُّوْٓا اَنْ اَقْضِیَ عَنْکِ کِتَابَتَکِ وَیَکُوْنَ وَلَآؤُکِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ بَرِیْرَۃُ اِلٰٓی اَھْلِھَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَآءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْکِ فَلْتَفْعَلْ وَیَکُوْنَ لَنَا وَلَآؤُکِ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھَا ابْتَاعِیْ فَاَعْتِقِیْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

ہم سے عبداللہ بن سلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بریرہؓ اپنی کتابت کے روپیہ میں ان سے مدد مانگنے آئی اس نے کچھ ادا نہیں کیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا اپنے لوگوں پاس جا اگر وہ اس پر راضی ہوں کہ تیری ولا میں لوں تو میں تیری کتابت کا روپیہ ادا کر دیتی ہوں وہ گئی اور اپنے لوگوں سے کہا انہوں نے نہ مانا کہنے لگے اگر حضرت عائشہؓ خدا کے واسطے تیرے ساتھ سلوک کرتی ہیں تو کریں تیری ولا ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو بریرہؓ کو مول لے کر آزاد کر دے ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

باب ۸۱۵ اِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَھْرَ الدَّآبَّۃِ اِلٰی مَکَانٍ مُّسَمًّی جَازَ۔

باب اگر بیچنے والا یہ شرط کرے کہ اس جانور کو میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ فلاں مقام تک میں اس پر سوار رہوں گا تو یہ شرط جائز ہے۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَسِیْرُ عَلٰی جَمَلٍ لَّہٗ قَدْ اَعْیَا فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے جابرؓ نے بیان کیا وہ ایک اونٹ پر (سفر میں) جا رہے تھے جو بالکل خستہ ہو گیا تھا چل نہ سکتا تھا آنحضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي قَالَ مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ إِسْحٰقُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتّٰى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتّٰى تَرْجِعَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُقِيَّةٍ وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَغَيْرِهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سے گزرے اس کو مارا اور دعا کی وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ ویسا کبھی چلا ہی نہ تھا (روکے سے نہیں رکتا تھا) آپ نے فرمایا جابرؓ ایک اوقیہ چاندی کے بدل یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے عرض کیا میں نہیں بیچتا آپ نے پھر فرمایا نہیں ایک اوقیہ کے بدل بیچ ڈال میں نے بیچ دیا اور یہ شرط لگائی کہ میں اپنے گھر پہنچنے تک اس پر سوار رہونگا خیر جب میں (گھر پہنچا) اونٹ لے کر آپ پاس آیا آپ نے اس کی قیمت مجھے دلوادی جب میں چلا تو آپ نے بلا بھیجا فرمایا میں تیرا اونٹ تھوڑے لونگا اپنا اونٹ لے جا وہ تیرا مال ہے شعبہ نے مغیرہؓ سے[1] انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے یوں روایت کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تک اس اونٹ پر چڑھنے کی مجھ کو اجازت دی اور اسحاق بن راہویہ نے[2] جریر سے انہوں نے مغیرہ سے یوں روایت کیا میں نے اس اونٹ کو اس شرط پر بیچا کہ مدینہ تک اس کی پشت پر میں سوار رہوں گا اور عطاء بن ابی رباح وغیرہ نے[3] جابرؓ سے یوں نقل کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تو مدینہ تک اس کی پیٹھ پر چڑھ سکتا ہے اور محمد بن منکدرؒ نے[4] جابرؓ سے یوں روایت کیا کہ انہوں نے مدینہ تک اس کی پیٹھ پر رہنے کی شرط کر لی اور زید بن اسلم نے جابرؓ سے[5] یوں روایت کیا آنحضرتؐ نے فرمایا مدینہ تک لوٹتے تو اس کی پیٹھ پر چڑھ سکتا ہے اور ابو الزبیر نے جابرؓ سے یوں نقل کیا[6] ہم نے مدینہ تک تجھے اس کی پشت دی اور اعمش نے سالمؒ سے[7] انہوں نے جابرؓ سے یوں نقل کیا تو اس کی پیٹھ پر مدینہ تک پہنچ جا اور عبید اللہ[8] اور محمد بن اسحاق نے وہب سے انہوں نے جابرؓ سے یوں نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کو ایک اوقیہ کے بدل

---

[1] شعبہ کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے شعبہ سے ۱۲ منہ [2] اسحاق کی روایت کو خود امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] عطاء کی روایت اوپر موصولاً باب الوکالۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [4] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو طبرانی اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] عبید اللہ کی روایت کو خود امام بخاری نے بیوع میں اور محمد بن اسحاق کی روایت کو امام احمد اور ابو یعلیٰ اور بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ جَابِرٍ اَخَذْتُهُ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَهٰذَا يَكُوْنُ وَقِيَّةً عَلٰى حِسَابِ الدِّيْنَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ مُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَقِيَّةُ ذَهَبٍ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِطَرِيْقِ تَبُوْكَ اَحْسِبُهُ قَالَ بِاَرْبَعِ اَوَاقٍ وَقَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوُقِيَّةٍ اَكْثَرُ الْاِشْتِرَاطُ اَكْثَرُ وَاَصَحُّ عِنْدِيْ قَالَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

خرید لیا اور وہب کی طرح زید بن اسلم نے بھی[۵۱] جابرؓ سے روایت کی اور ابن جریج نے عطاء وغیرہ[۵۲] سے انہوں نے جابرؓ سے یوں نقل کیا آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے یہ اونٹ چار دینار کے بدل خرید لیا اور چار دینار کی ایک اوقیہ چاندی ہوتی ہے ہر دینار دس درم کے نرخ سے اور مغیرہ نے اس حدیث کو شعبی[۵۳] سے انہوں نے جابرؓ سے اور محمد بن منکدر[۵۴] اور ابو الزبیر[۵۵] نے بھی جابرؓ سے روایت کیا انہوں نے قیمت کا بیان نہیں کیا اور اعمش نے سالم[۵۶] سے انہوں نے جابرؓ سے ایک اوقیہ سونا نقل کیا اور ابو اسحاق[۵۷] نے سالم سے انہوں نے جابرؓ سے دو سو درم قیمت بیان کی اور داؤد بن قیس نے عبید اللہ[۵۸] بن مقسم سے انہوں نے جابرؓ سے روایت کی آپ نے اس اونٹ کو تبوک کے رستے میں خریدا میں سمجھتا ہوں چار اوقیہ کو اور ابو نضرہ (منذر بن مالک) نے جابرؓ سے یوں روایت کی کہ بیس دینار کو خریدا اور شعبی نے جو ایک اوقیہ نقل کیا اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے[۵۹] امام بخاری نے کہا مدینہ تک سوار رہنے کی شرط بہت روایتوں میں ہے اور میرے نزدیک یہی زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِی الْمُعَامَلَةِ

باب معاملات میں شرط لگانا

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[۵۱] زید بن اسلم کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۲] اس کو خود امام بخاری نے باب الوکالۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] مغیرہ کی روایت کو امام بخاریؒ نے استقراض میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۵] اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۶] اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۷] حافظ نے کہا معلوم نہیں اس کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۸] معلوم نہیں اس کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۹] اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۶۰] امام بخاری کی وسعت علم یہاں سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک ایک حدیث کے کتنے کتنے طریق ان کو محفوظ تھے حاصل ان سب روایات کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ اکثر روایتوں میں سواری کی شرط کا ذکر ہے جو ترجمہ باب ہے معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط لگانا درست ہے امام بخاری کے بعد ہمارے شیخ حافظ ابن حجر کا مرتبہ ہے شاید کوئی کتاب حدیث کی ایسی ہو جو ان کے نظر سے نہ گزری ہو اور صحیح بخاری تو الحمد کی طرح ان کو حفظ تھی یا اللہ ہم کو عالم برزخ میں امام بخاریؒ اور ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن حجرؒ کی زیارت نصیب کر ۱۲ منہ

اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُوْنَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں کھجور کے درخت تقسیم کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں یہ نہیں ہو سکتا (وہ تمہاری جایداد ہے) تب انصار مہاجرین سے کہنے لگے اچھا ایسا کرو درختوں کی خدمت تم کرو ہم تم میوے میں شریک رہیں انہوں نے کہا بہت خوب ہم نے سنا اور مان لیا۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ اَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریۃ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کے حوالے کی اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور بوئیں جوتیں اور پیداوار کا آدھا حصہ وہ لیں۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ۔

باب نکاح کرتے وقت مہر میں کوئی شرط لگانا

وَقَالَ عُمَرُ اِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي۔

اور حضرت عمرؓ نے کہا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب شرط پوری کی جائے[51] اور تو جو شرط کرے اس کے پورا کرنے کا تجھ کو حق ہے اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے داماد (ابو العاص) کا ذکر کیا ان کی تعریف کی فرمایا انہوں نے دامادی کا رشتہ اچھی طرح پورا کیا بات کہی تو سچ وعدہ کیا تو پورا[52]۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جو شرطیں پوری کرنے کے لائق ہیں وہ شرطیں ہیں جن پر تم نے عورتوں کی شرمگاہ حلال کی ہو[53]۔

---

۵۱ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۲ اس کو خود امام بخاری نے باب الخمس میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۳ یعنی جن شرطوں پر تم نے نکاح باندھا ہو ان کا پورا کرنا واجب ہے گو اور شرطوں کا بھی پورا کرنا ضروری ہے مگر نکاح کی شرطیں اور زیادہ پوری کرنے کے لائق ہیں قسطلانی نے کہا مراد وہ شرطیں ہیں جو عقد نکاح کے مخالف نہیں ہیں جیسے معاشرت یا نان نفقہ کے متعلق شرطیں لیکن اس قسم کی شرطیں کہ دوسرا نکاح (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۸۱٧ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ

باب مزارعت میں شرط لگانا۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یحیٰی بن سعید نے کہا میں نے حنظلہ زرقی سے سنا کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا وہ کہتے تھے تمام انصاری لوگوں میں ہمارے کھیت زیادہ تھے ہم زمین کو کرایہ پر دیا کرتے کبھی ایک جگہ کچھ اُگتا دوسری جگہ نہ اُگتا اس لئے مزارعت سے ہم منع کیے گئے لیکن روپیہ کے بدل کرایہ دینا منع نہیں ہوا[۱]۔

بَابُ ۸۱۹ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلٰى خِطْبَتِهٖ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا۔

باب نکاح میں کونسی شرطیں درست نہیں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بستی والا جنگل والے کا مال نہ بیچے اور بخش نہ کرو اور اپنے بھائی (مسلمان) کی بیع مت بڑھاؤ (مت بیچو) اور اپنے بھائی کے پیغام پر (نکاح کا) پیغام مت دو اور کوئی عورت اپنی سوکن کو طلاق نہ دلوائے[۲] اس لیے کہ اس کا حصہ بھی خود لے لے گی۔

بَابُ ۸۲۰ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ۔

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

باب حدوں میں جو شرطیں کرنا درست نہیں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنیؓ سے ان دونوں نے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) نہ کرے گا یا لونڈی نہ رکھے گا یا سفر میں نہ لے جائے گا پوری کرنا ضرور نہیں ہیں بلکہ یہ شرطیں لغو ہوں گی میں کہتا ہوں امام احمد اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ہر قسم کی شرطیں پوری کرنی پڑیں گی کیونکہ حدیث مطلق ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یعنے وہ مزارعت منع ہوئی جس میں یہ قرارداد ہو کہ اس قطعہ کی تم لینا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید اس قطعہ میں کچھ پیدا نہ ہو ۱۲ منہ [۲] اس کی شرح کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا نکاح میں یہ شرط کرنا درست نہیں کہ دوسری بیبیوں کو طلاق دے دے گا ۱۲ منہ

الْجُهَنِيِّ رض اَنَّهُمَا قَالَا اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ لِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهِ وَاِنِّيْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِيْدَةٍ فَسَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّمَا عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاَنَّ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَّعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ اغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

ایک گنوار (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اس کا دشمن دوسرا فریق (نام نامعلوم) جو اس سے زیادہ سمجھ وار تھا کہنے لگا جی ہاں ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اور مجھ کو بیان کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کر وہ کہنے لگا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اس کا نوکر تھا اس نے اس کی جورو سے زنا کی لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیئے تو میں نے سو بکریاں ایک لونڈی اس کی طرف سے فدیہ دے کر اس کو چھڑا لیا پھر میں نے علم والوں سے پوچھا انہوں نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک برس کے لیے دیس نکالا ہوگا اور اس کی جورو سنگسار کی جائے گی آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اللہ کتاب کے موافق تمہارا فیصلہ کروں گا بکریاں اور لونڈی تو پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے ایک سال کے لیے پردیس میں رہنا انیس کل تو اس (دوسرے) شخص کی جورو پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر صبح انیسؓ اس کے پاس گیا اس نے زنا کا اقرار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ سنگسار کی گئی۔

بَابٌ ۸۲۱ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ اِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلٰى اَنْ يُّعْتَقَ

باب مکاتب اگر آزاد ہونے کی شرط پر بیع پر راضی ہو جائے تو یہ درست ہے۔

۲۴۳ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ

ہم سے خلاد بن یحیی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن مکی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ

۵ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ اس نے زنا کی حد کے بدل یہ شرط کی کہ سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کی طرف سے دوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باطل اور لغو قرار دیا ۱۲ منہ

عَلٰى عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اشْتَرِيْنِيْ فَاِنَّ اَهْلِيْ يَبِيْعُوْنِيْ فَاَعْتِقِيْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ اِنَّ اَهْلِيْ لَا يَبِيْعُوْنِيْ حَتّٰى يَشْتَرِطُوْا وَلَائِيْ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْكِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَلَغَهٗ فَقَالَ مَا شَاْنُ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَلْيَشْتَرِطُوْا مَا شَاۤءُوْا قَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَاَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاۤءَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاۤءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ۔

پاس گیا انہوں نے بیان کیا کہ بریرہؓ لونڈی جو مکاتب تھی ان کے پاس آئی اور کہنے لگی ام المومنین مجھ کو مول لے لو میرے مالک مجھ کو بیچ ڈالیں گے پھر مجھ کو آزاد کر دو انہوں نے کہا اچھا بریرہؓ نے کہا میرے مالک اس وقت تک نہیں بیچنے کے جب تک وہ ولار خود لینے کی شرط نہ کر لیں حضرت عائشہؓ نے کہا تو مجھے مول لینے کی ضرورت نہیں[1] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا یا آپ کو پہنچا آپ نے پوچھا بریرہؓ کا کیا مقدمہ ہے (میں نے بیان کیا) آپ نے فرمایا مول لے کر آزاد کر دے ان کو جو چاہیں وہ شرطیں لگا نے دے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس کو مول لے کر آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے ولار کی شرط (اپنے لیے) کر لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولار اسی کو ملے گی جو آزاد کرے وہ سو شرطیں لگائیں تو کیا ہوتا ہے۔

بَابُ ۸۲۲ الشُّرُوْطِ فِي الطَّلَاقِ

باب طلاق میں شرطیں لگانے کا بیان:-

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاۤءٌ اِنْ بَدَاَ بِالطَّلَاقِ اَوْ اَخَّرَ فَهُوَ اَحَقُّ بِشَرْطِهٖ۔

اور سعید بن مسیب اور حسن بصری اور عطار بن ابی رباح نے کہا خواہ شرط کو بعد بیان کرے یا پہلے[2] ہر حال میں شرط کے موافق عمل ہوگا۔

۲۴۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّيْ وَاَنْ يَّبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ وَاَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار کے باہر جا کر قافلہ سے (جو رسد لاتا ہو) ملنا منع فرمایا اور بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنا اور کسی عورت[3] کا اپنی بہن کو طلاق دلوانے کی شرط لگانا اور اپنے بھائی

---

[1] یعنے جیسے ولار وہ لیا چاہتے ہیں تو میں تجھے مول لینا نہیں چاہتی ۱۲ منہ [2] یعنے طلاق کو مقدم کرے شرط اس کے بعد کہے مثلاً یوں کہے انت طالق ان دخلت الدار یا شرط کو مقدم کرے طلاق بعد رکھے مثلاً یوں کہے ان دخلت الدار فانت طالق ہر حال میں طلاق جب ہی پڑے گا جب شرط پائی جائے یعنی وہ عورت گھر میں جائے ان تینوں اثروں کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے (باقی بر صفحہ آیندہ)

عَلٰی سَوْمِ اَخِیْہِ وَنَھٰی عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِیَۃِ تَابَعَہٗ مُعَاذٌ وَّعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَۃَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ نُھِیَ وَقَالَ اٰدَمُ نُھِیْنَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ نَھٰی۔

کے سودا چکانے پر چکانا اور نجش سے بھی منع فرمایا اور جانور کے تھن میں دودھ رکھ چھوڑنے سے محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ بن معاذ[1] اور عبد الصمد بن عبد الوارث نے بھی شعبہ سے روایت کیا اور غندر اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے یوں کہا ان باتوں سے منع کیا گیا اور آدم بن ابی ایاس نے یوں کہا ہم منع کیے گئے اور نضر اور حجاج بن منہال نے یوں کہا منع کیا فقط۔

تمت

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیونکہ معلوم ہوا اگر وہ سوکن کی طلاق کی شرط کرے اور خاوند شرط کے موافق طلاق دے دے تو طلاق پڑ جائے گی ایسی شرط لگانے کی ممانعت سے کوئی فائدہ نہیں رہتا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] معاذ کی روایت کو امام مسلم نے اور عبد الصمد اور غندر کی روایتوں کو بھی امام مسلم نے وصل کیا اور عبد الرحمٰن بن مہدی کی روایت حافظ صاحب کو موصولاً نہیں ملی اور حجاج کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا اور آدم کی روایت کو انہوں نے اپنے نسخہ میں وصل کیا اور نضر کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ